العلماء [illegible] بنی اسرائیل [illegible]

[illegible]

الحمد لله المنان الذی خلق الانسان علمه البیان کہ بتوفیق خالق و مالک دو جہان کتاب لہذا ملقب (دینِ محمدؐ چھپا ہوا)

الموسوم بہ

عصاءِ موسیٰ علیہ السلام

مظہر

حقیقۃ البیعۃ والالہام

فی جواب

رسالہ ضرورۃ الامام

بماہِ جمادی الاولےٰ سنہ ۱۳۱۸ ہجری قدسی مطابق ستمبر سنہ ۱۹۰۰ عیسوی

سالِ ہجری سیزدہ صد ہشتدہ — نوزدہ صد سال انگریزی شدہ

من جانب حامی الاسلام مخالف مدعی مرزا صاحب قادیانی [illegible]

مولوی محمد عبد المجید صاحب [illegible]

[illegible] مطبع [illegible]

قیمت فی جلد [illegible] — محصول ڈاک بذمہ خریدار

[illegible]

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

اعلان

مرزا صاحب اور اُنکی جماعت نے مشہور کر رکھا ہی کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ عاجز کو موسیٰ ہونیکا دعویٰ ہی سو اس افترا و تہمت کے جواب میں صفحہ ۳۰ فصل ا و صفحہ ۴۳ تا ۴۷ فصل ۱۵ و صفحہ ۶۷ فصل ۲۸ ملاحظہ ہو اور اس کتاب کی وجہ تسمیہ کا حال رُویا مندرجہ صفحہ ۵ و ۶۷ فصل ۳۰ کی دفعہ ج سے

137254

عیاں ہے ۔

شائقین کتاب کا شوق حد سے بڑھ گیا اور زیادہ صبر نہونے کے باعث شدت تقاضے ہونے لگے لہذا مناسب معلوم ہوا کہ بغیر باب پنجم کے ہی اس کو شایع کیا جائے ۔ باب پنجم جس کا نام خاتمۃ الکتاب ہی اور جو مرزا صاحب کے خط مورخہ ۱۶ جون ۱۸۹۹ء اسمی عاجز کا جواب ہی اور جس میں مرزا صاحب کے ابن سیرین رضی اللہ عنہ کے قول میں تحریف کرنے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور بعض انبیاء علیہم السلام سے اپنے آپ کو افضل کہنے اور باوجود مرید عبداللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ کی توہین کرنے کے اُنکے ذمہ اپنی فضیلت کی جھوٹی پیشگوئی لگا کر اُس کو اپنی فضیلت کے لیے اشتہار معیار الاخبار ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء میں پیش کرنے کا مشرح و مدلل رد ہے ۔ سو وہ خاتمۃ الکتاب بھی انشاء اللہ العزیز عنقریب (بلا وعدہ) چھپکر شایع ہوگا ۔ جسکی قیمت اس کتاب سے علحدہ ہو گی ۔ جو اغلباً ۸ سے زیادہ نہو ۔ یہ ہر دو کتب نقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل منشی محمد اسحٰق صاحب منتظر محکمہ ڈاک بھاٹی دروازہ لاہور سے ملے گی ۔ فقط

Marfat.com

فہرست مضامین کتاب عصاء موسیٰ علیہ السلام

	فصل	مطلب	مسایل جو ضمناً بیان ہوئے
۱	تمہید	خط وکتابت متعلق تالیف کتاب	مذمت غصہ وتعجیل - تجدید قسم - درگذر وصبر کار صاحب نصیب
	عرض حال	تقاضائے وکمر بستگی تردید کتاب ہذا کا جواب -	
۰	عذر	تحریر میں تکرار کیوجہ - اپنی نالائقی کا اعتراف معترضین کی تسلی کیلئے ہدایت وطرز فیصلہ	دعا استخارہ - کسب وتجارت سدراہ دین نہیں - عاجز سے بھی دینی خدمت ہوسکتی ہے -
		باب اول	
	۱	مرزا صاحب سے ابتدائی تعارف وملاقات کا حال -	
۱	۲	تغیر حافظہ - ناواقفانہ سلوک وتبلیغ دعاوی مرزا صاحب -	
۰	۳	عدم پاسداری وعدہ - واظہار اجنبیت -	
۱	۴	حال شروع الہامات ومکاشفات خود بطفیل فیض صحبت سید عبداللہ صاحب غزنوی	
۱۰	۵	تشریحات دربارہ الہامات غیر زبان ودیگر جو اسی وقت سمجھ میں نہ آویں بوجوہ شش گانہ	
۱/	۶	اول اول الہام میں شک کرنے پر تنبیہ اور انکے پورا ہونے پر ترقی ایمان وتسکین -	
۱۹	۷	عاجز کے کچھ الہام پر مرزا صاحب کا فہم اور ان کا بیانی الہام بحق عاجز -	
۲۰	۸	عاجز کے کچھ الہامات -	
۲۳	۹	تشریحات دربارہ الہامات بآیات قرآنی ومخاطبات انبیاء علیہم السلام -	
۳۰	۱۰	خطابات باسمائے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام -	
۳۱	۱۱	خطاب بالفاظ نبی ورسول علیہ السلام	
۳۲	۱۲	تغیر حالات خود ببرکت الہامات	نماز وقت پر مسجد میں ادا کرنا - کان آنکھ ودل کی حفاظت کرنا آنحضرت ...
۳۳	۱۳	منامات ورؤیا صادقہ دربارہ مرزا صاحب -	
۳۴	۱۴	مرزا صاحب سے ناموافقت کی وجہ - بیعت سید عبداللہ رح صاحب غزنوی کی بشارت اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کے الہام سے اس کی تصدیق -	
۳،۷	۱۵	رویا والہامات عاجز جو پورے ہوئے تشریح وتعبیر خواب عیسیٰ وموسیٰ علیہما السلام جس پر مریدان مرزا صاحب معترض ہیں - معہ دیگر الہامات مخالف مرزا صاحب بر مریدین کے اعتراض کا جواب -	حقیقت وثبوت خواب اور اس کا تعبیر طلب ہونا - افضلیت صدیق بر محدث - معیار صحت وسقم الہام -
۳۹	۱۶	سید عبداللہ صاحب غزنوی کے الہام کنتم خیر امۃ الخ کا ذکر -	
۳۹	۱۷	مرزا صاحب کے الہامات - منامات وتفہیمات بے ثمر کی دس مثالیں	
۴۴	۱۸	حافظ نابینا کے مشتہرہ خواب دربارہ موت عبداللہ آتھم کا بمقابلہ مرزا صاحب سچا نکلنا اور عاجز کے رویا والہام مخالف مسیحیت مرزا صاحب -	

Marfat.com

صفحہ	فصل	مطلب	مسایل جو ضمناً بیان ہوے
۴۶	۱۹	مرزا صاحب کا علماے آخر الزمان کے مذموم افعال و نشانیاں بیان کرنا اور انہی اعمال مذموم کا خود مرتکب ہونا اور اشتہاری ذلتوں کا خود ان پر وارد ہونا اور اپنے قرارداد شرائط کیموافق انکے مخالف خدائی فیصلہ وغیرہ۔	
۵۰	۲۰	اشتہار ۵۔ نومبر ۱۸۹۹ء میعادی تین برس پر نظر مرزا صاحب جس امر کو اپنے صدق و کذب کا معیار قرار دیتے ہیں۔ وہی ان کے مخالف ہوتا ہے۔	
۵۲	۲۱	بدیہی البطلان خود غرضانہ اشتہار ۱۲۔ نومبر و دسمبر ۱۸۹۹ء درباب ذلت مولوی محمد حسین کا مختصر جواب	وزن یا موازنہ میں کمی بیشی پر وعید۔ آلہ زراعت باعث ذلت۔
۵۷	۲۲	اسی اشتہار کے چند دیگر عجائبات پر نظر و جواب	لعن طعن خود فروشی کا منتج بعد اخلاق فاضلہ ہونا۔ مخالفت انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام کا موجب بداعتقادی و انکار مسائل شرعیہ ہونا حیا خلق اسلامی و نتیجۂ ایمان ہے۔
۵۹	۲۳	سید عبد اللہ صاحب رح غزنوی کے اخلاق فاضلہ کا ذکر اور انسے مرزا صاحب کے اخلاق کا مقابلہ	
۶۱	۲۴	مرزا صاحب کے سید عبد اللہ صاحب غزنوی رح کی تحقیر و توہین کرنے کا جواب۔	موتے کو نیکی سے یاد کرنا۔ صالح مرد کی اولاد کی رعایت۔
۶۲	۲۵	ملہم کے عالم ہونیکی شرط کا جواب	اللہ تع کیلیے سب کچھ آسان ہے نا خواندہ پر علمی بناوٹ کا شبہ باطل ہے۔
۶۳	۲۶	ملہم کے خاندانی ہونے کی شرط کا جواب	فخر نسب کی مذمت۔ شرافت اللہ تعالے کے نزدیک اتقاء ہے۔ عاقبت میں نسب نہ پوچھا جاویگا۔
۶۵	۲۷	عاجز کے الہامات بخطاب و بمکالمات خاص و متعلق حضرت موسٰے علیہ السلام۔	
۶۷	۲۸	کیا عاجز بھی ان خطابات موسوی کے باعث مرزا صاحب کی طرح نعوذ باللہ موسٰے یا مثیل خیال کرے یا اصطلاح صوفیہ کے موافق موسوی المشرب؟ اور ایسے بیہودانہ خیال پر توبہ و استغفار	
۶۷	۲۹	رویا و الہام جو قادیاں میں ہوے۔	
۶۸	۳۰ (الف)	الہامات گذشتہ میں سے "ان ترن انا اقل" الخ کی تصدیق رسالہ ضرورۃ الامام سے۔	
۶۹	۳۰ (ب)	الہام "قل ہل ننبئکم بالاخسرین اعمالا" کی تصدیق کشف الغطا ستارہ قیصرہ وغیرہ سے اور مسلمانوں پر تہمتوں کا جواب مرزا صاحب کا مسلمانوں سے کچھ اور سرکار سے کچھ اور کہنے کا حال	دو رخی کارروائی پر وعید۔ سیر دجال کے زمانہ کا حساب۔ قطبین میں اوقات نماز کا اندازہ کرنے کا حکم۔
۷۵	۳۰ (ج)	رویا دوسرا پتنگ والہام "لا یخاف لدی المرسلون" کی تصدیق طبع و اشاعت ضرورۃ الامام سے اور ان پتنگوں کو بعصاء موسٰے نیچے کرنا جسکی وجہ سے اس کتاب کا نام عصاء موسٰے ہوا۔	
۷۶	۳۱	قادیاں سے واپس آنے پر الہامات کی بارش اور بعض کا بیان و تشریح۔	مختار نم خصوصاً یہ کہ جو شخص خالصۃً للہ بخلوص نیت کوئی کام کرے۔ اور اس میں غلطی ہو جاوے۔ تو وہ سزاوار ملامت نہیں۔ دیکھو صفحہ ۸۲ سطر ۳
۸۳	۳۲	تحریر مسودہ کتاب ہذا پر الہامات۔	
۸۴	۳۳	اپنے الہامات کی صورت و صداقت کی کیفیت۔	
۸۵	۳۴	الہامات عاجز پر مریدین مرزا صاحب کے اعتراضات کا جواب بسند اصول مسلمہ مرزا صاحب۔	

Marfat.com

صفحہ	فصل	مطلب	مسائل جو ضمناً بیان ہوئے
		باب دوم	
۸	۱	وجہ جواب رسالہ ضرورۃ الامام	
۸۰	۲	حدیث شناخت امام الزمان کا جواب -	جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش کرتا ہے وہ ہدایت پاتا ہے
۸	۳	سچی خواب والہام وتقوے سے امام نہ بننے کا جواب اور تفسیر آیتہ "واجعلنا للمتقین اماما" میں مغالطہ دہی کا دفعیہ	ریا، سمعہ و انگشت نمائی کا موجب بننا شر ہے - پوشیدہ نیکوکار ومتقی سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے - اللہ تعالیٰ اپنے پیارے کی شہرت خود کس طرح کرتا ہے؟
۹۱	۴	ہر ایک ملہم وصاحب رویاء صادقہ کے امام نہ ٹھہر سکنے کا جواب -	
۹۱	۵	عام مومنوں کے لئے الہامات وخوابیں روحانی نعمت ہونے کا جواب -	
۹۲	۶	الہامات پانے سے امام وقت سے مستغنی نہ ہونے کا جواب -	
۹۴	۷	کاتب قرآن شریف کو نور نبوت سے آیتہ الہام ہونے اور برابری کا خیال آنے پر ہلاک ہونے کا جواب کہ پھر مرزا صاحب اسمہ احمد کے مشار الیہ وغیرہ کیوں بنتے ہیں؟ احمد وغلام احمد پر بحث	قرآن مجید میں ہدایت کی سب باتیں موجود ہیں وہ کامل کتاب مفصل وآسان ہے - آنحضرت صلعم نے کل احکام بلاکم وکاست پہنچا دیئے - اثر صحبت کی مثال -
۹۷	۸	حضرت عمر رض کا باوجود ملہم ہونے کے امامت حقہ میں شریک نہ بننے کا جواب -	لوگوں سے اطاعت کا خواہاں ہونا خاصۂ الوہیت ہے -
۹۸	۹	اویس قرنی رض کا باوجود ملہم ہونے کے آفتاب نبوت کے سامنے آنے کو سوء ادب خیال کرنے کا جواب -	فضیلت خدمت والدہ
۱۰۰	۱۰	اکثر لوگوں کا امامت حقہ کی ضرورت نہ سمجھنے اور سلسلہ میں داخل نہ ہونے کا جواب	قیامت کو کون اندھا اٹھے گا - اسراف کی تفسیر وسزا -
۱۰۴	۱۱	سچی خواب یا الہام امام الزمان کے نور کا پرتو ہونے کا جواب اور استفسار کہ اس پرتوہ سے کیا امام الزماں ہی کے مخالف الہام اکرتے ہیں	امامت علیٰ منہاج النبوت کے زمانہ میں ہو کر مومنین کو الہام ہونا ضروری نہیں
۱۰۶	۱۲	امام الزمان کے ہزار ہا انوار کے ساتھ آنے اور مختلف استعداد و نیز اسکے اثر کا جواب اور ابن ہود کا قصہ جس کو مسیح موعود کہتے اور اس کی ہالی کا نام بھی مریم تھا -	حج عمرہ، فضیلت حاجی - باوجود استطاعت حج نہ کرنے کی وعید - خطبہ جمعہ - مناقب امام حسین رض - مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا - مشورہ کا حکم - ذکر اللہ تعالیٰ کے احکام وفوائد وبرکات -
۱۱۸	۱۳	مسیح موعود کے زمانہ کی بڑھ کر خصوصیت کیوجہ سے انتشار نورانیت وغیرہ کا جواب -	
۱۲۰	۱۴	دیوار پر آفتاب کا سایہ پڑ کر منور ہونے کی مثال کا جواب -	
۱۲۱	۱۵	امام الزمان کی خبر سنکر تعلق نہ پکڑنے سے سلب ایمان تک نوبت پہنچنے کا جواب	اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق رکھنے والے آدمی سب بلاؤں اور خوفوں سے مامون رہتا ہے -
۱۲۲	۱۶	آنحضرت صلعم کے وقت میں ہزاروں راہب کے ملہم اور اہل کشف ہونے کا جواب اور مرزا صاحب کی راہب کے معنے سے بیخبری اور آیتہ قرآنی کے پس وپیش کرنے کا اظہار	قرآن مجید میں اپنی رائے و مرضی کے موافق دخل دینے کی وعید -
۱۲۲	۱۷	عیسائی مذہب میں مخلوق پرستی ملنے کے باعث بہودیوں کی بربنت وغیرہ کا جواب -	نبیوں کی عداوت وبے ادبی نورانیت کی دشمن ہے

Marfat.com

صفحہ	فصل	مطلب	مسایل جو ضمناً بیان ہوئے
۱۲۹	۱۸	نبی موعود کے وقت راہبوں کے ہلاک و سیہ دل ہونے کا جواب۔	نصاریٰ کی تحریف بمقابلہ دیگر اقوام قران مجید میں اسلام کے معنے و مفہوم۔
۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۴ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸	۱۹	امام الزمان کسکو کہتے ہیں اور اسکی علامات کیا ہیں۔ ان کا جواب مریدین کی کیفیت۔ روحانی تربیت پر پیر جیلی صاحب کی کلام اور مرزا صاحب کا منحالف علی خیالات خاندانی کا ادعا سان فطرت میں امت کی روشنی اور اسپر فقرا ثقہ اہل کشف کی رائے مباحثہ کا اثر و نتیجہ۔ اور اوروں سے گریز۔ دنیا کو مسافر خانہ کہنا کس کو شایاں ہے۔	(۲) بولتے وقت ربانی نگہبان کا خیال رکھنا۔ (۳) تنازعات میں اللہ تعالےٰ و رسول اللہ صلعم کیطرف رجوع کرنا۔ (۴) اسلام کامل دین ہے۔ کسی کی خانہ ساز باتیں در بارہ شرائط امامت و الہام قابل التفات نہیں۔ (۶) سالک چوتھی حالت میں کاملیت ہوتا ہے۔ طالب حظ و پابند خواہشات نفس کبھی محبت الٰہی و ولایت کے دعوے میں سچا نہیں ہوتا۔ دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے۔ اس میں گذران نان نفقہ۔ رسول اللہ صلعم و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات۔
۱۴۰	۲۰	امام الزمان کے فوج محمدی کے سپہ سالار ہونے اور دوبارہ دین کی فتح کا جواب۔	افسری و امارت کے احکام۔ اپنے دل سے فتوے لینے کا حکم۔
۱۴۳	۲۱	اسکے جھنڈے تلے آنیوالوں کو اعلےٰ درجہ کے فتوے بخشے جانیکا جواب۔	
۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۶ ۱۴۹ ۱۵۱	۲۲	جواب امام الزمان کی اعلےٰ درجہ کی اخلاقی قوت بے ادبیوں و بدزبانوں کے مقابلہ میں۔ مرزا صاحب کی بدزبانی کی الف سے تی تک کی فہرست۔ ان کا صحابہ پر پلے درے کرنا۔ اور انبیاء کے حق میں کچھ کچھ کہنا۔ قران مجید میں گالیاں ہونے اور آنحضرت صلعم کی طرف استعمال سخت الفاظ کی نسبت کرنے و بت شکنی کا جواب۔ آنحضرت صلعم کے اخلاق کا ذکر و ان کا نتیجہ۔	(۴) لعن طعن کی مذمت لعنت کہنے کی وعید۔ ۷ مسلمان بھائی کو کسی گناہ کا طعنہ دینے سے وہ خود اس میں مبتلا ہو کر مرتا ہے (۱۴ و ۱۵) اخلاق فاضلہ آنحضرت صلعم۔ مسلمان کی تعریف۔ رسول اکرم صلعم کے حکم و فیصلہ سے ناراضی بے ایمانی ہے۔
۱۵۳	۲۳	بنی نوع کی سچی ہمدردی دل میں ہونیکا جواب	دعوت الی اللہ و بحث بعقل و طرز احسن ہی کرنا چاہیے۔
۱۵۴	۲۴	اخلاقی قوت سے نرمی مراد نہونے اور اسکے اخلاقی حکمت کے موافق ہونیکا جواب۔	
۱۵۶	۲۵	کبھی بناوٹی غصہ رعب دکھلانے کے لئے ظاہر کرنا۔ اور دل آرام و انبساط میں ہو کا جواب۔ کہ اس میں اور نفاق اور تقیہ میں کیا فرق ہے؟	بناوٹ نیک خصلت میں درست ہے نہ بد میں۔ جس کے شر یا فحش سے ڈر کر لوگ اس سے کنارہ کریں وہ قیامت میں سب سے برا ہوگا۔ برے کیساتھ بھی حسن خلق سے پیش آنا۔ بدی کے عوض نیکی سے دشمن دوست بن جاتا ہے۔
۱۵۷	۲۶	حضرت عیسیٰ کیطرف سخت الفاظ کی نسبت کرنیکا جواب	انبیاء میں تفریق کی ممانعت۔ مسیح نرم مزاج و بدخلقی سے بری تھے۔ محبت الٰہی کے لئے اتباع صلعم لازمی و لابد ہے۔
۱۵۹	۲۷	اخلاقی حالت میں اماموں کا باکمال ہونے اور سخت لفظ سوختہ مزاجی مجنونانہ طیش انکی حالت کے منافی ہونے کا جواب	برائی کا بدلہ اس کے برابر اور معافی بڑھکر ہے۔
۱۶۰	۲۸	جنکو خدا تعالےٰ امام بناتا ہے انکی فطرت میں امامت کی قوت وغیرہ رکھے جانے کا جواب۔	قران مجید کے ہر ایک حرف میں دس نیکیوں کا ثواب ہے۔

Marfat.com

	فصل	مطلب	مسایل جو ضمناً بیان ہوئے
۱۶۲	۲۹	اماموں میں بنی نوع کے فائدہ کیلئے چند مفروضہ قوتوں کے ضروری ہونیکا جواب اور حضرت عمرؓ کے اتقاء کا ذکر	ناشکری کمائی کے کھانے سے کوئی کھانا بہتر نہیں۔ جیسے نبی اللہ داؤدؑ کرتے
۱۶۶	۳۰	اوّل۔ قوت اخلاق کا جواب	
۱۶۶	۳۱	دوم قوت امامت کا جواب	(۴) مخلوق کو پیدا کرکے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو مناسب حال کام پر لگایا۔ (۵) نسبت کی فضیلت کاموں سے ثابت ہوتی ہے۔ (۶) اللہ تعالیٰ کو ہر ایک چیز کی تقدیم وتاخیر پر اختیار ہے (۷) ایمان کے ساتھ عمل صالح شرط ہے (۸) انبیاءؑ کا اگر کوئی پیرو نہ ہو تب بھی وہ امام ہیں۔ (۹) اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ کوئی شے دیکر ناشکری کے باعث چھین لے۔ اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے بیخوف ہونا خاسرین کا کام ہے۔
۱۶۹	۳۲	تیسری قوت بسطت فی العلم کا جواب۔	
۱۶۹	۳۳	قرآنی معارف جاننے۔ کمالات افاضہ واتمام حجت میں اسکے برابر کسی دوسرے کے نہ ہونیکا جواب چند آیات مندرجہ رسالہ کی غلطیوں کا اظہار۔ مرزا صاحب کے احبار و رہبان میں تمیز نہ کرنیکا ذکر	"
۱۷۰	۳۴	اسکی رائے کے صائب ہونے۔ دوسرے نئے علم کی تصحیح کرنیکا جواب اور نزول ملائکہ وغیرہ مسائل و انکار معجزات مسیحؑ سے شہادت	لیلۃ القدر کی تعریف۔ اسکا وقت اور اسکے لئے دعا ماثورہ
۱۷۲	۳۵	دینی حقائق کے بیان کرنے میں حق اسی کیطرف ہونے کا جواب۔	
۱۷۵	۳۶	مثال مرغیکا انڈوں کو پروں کے نیچے لیکر بچے بنانے اور انکے اندر جوہر پہنچانے کا جواب۔	(۱) توحید باری عز اسمہ (۲) انشاء اللہ کہنے کی ضرورت (۵) اللہ تعالیٰ کو خالق الافعال نہ جاننا قدریہ مجوسیکا قول ہے
۱۷۸	۳۷	دوسرے ملہموں وزاہدوں کیلئے بسطت علم ضروری نہ ہو اور انکا ملاح کی محتاج نہ ہونیکا جواب	اگر کوئی رحمت رب تعالیٰ کے خزانوں کا مالک ہوتا تو خرچ کے ڈر سے بند کر رکھتا۔ کشتی جہاز وریل پر سوار ہونے کی دعا
۱۸۱	۳۸	امام کی حاجت کیسی ضروری ہوئی جیسی عورت کو مرد کی حاجت کا جواب	کسی دوسرے کی بات وذکر کرنے سے اپنے نفس کا فکر اہم وضروری ہے۔
۱۸۴	۳۹	ایک ولی۔ زاہد۔ متقی۔ نیکبخت۔ مگر بے علم وفضول گو کے قصہ کا جواب وبلال رضؓ وبلعم کی نظیر۔	مومن لغو سے اعراض کرتا ہے۔ ترک کلام بیفائدہ حسن اسلام سے ہے۔
۱۸۴	۴۰	علمی قوت کی ضرورت کو الہامی ضرورت پر ترجیح دینے اور متعدد کمالات اسلامی باغ کا باغبان وغیرہ ہونے کا جواب۔	(۳) بے نفع علم بیخوف دل بے صبر ہونیوالے نفس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ (۵) اللہ تعالیٰ طاقت سے زیادہ کسی پر بوجھ نہیں ڈالتا (۶) اللہ تعالیٰ دین کا کام فاجر سے لے لیتا ہے (۷) طلب تعظیم شاخ انانیت ہے۔ (۸) محبت خواہشات عورتیں۔ اولاد۔ خزائن۔ چاندی سونا۔ چارپایاں۔ زمین وغیرہ متاع حیاتی دنیا ہیں (۹) محبت دنیا آدمی کو اندھا وبہرہ کر دیتی ہے (۱۰) استکبار نسبت ناری اور انکسار نسبت خاکی ہے (۱۱) جو لوگ ہلاک ہوئے وہ خود سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا
۱۸۸	۴۱	چوتھی قوت عزم کا جواب اور اس کی نظیریں۔ ابتلاء عام ومعمولی بات ہے	حب جاہ وقبولیت خلق بڑا مہلک مرض ہے۔ ناامیدی لازمہ بشری ہے۔
۱۹۲ / ۱۹۶	۴۲	پانچویں قوت اقبال علی اللہ اور مرزا صاحب کے اقوال کا انکے افعال سے مقابلہ سید عبداللہؒ	(۲) حقیقت توحید ومقام صدیقین (۳) قول وفعل کا مطابق نہ ہونا سخت گناہ ہے۔ (۵) اپنی بڑائی وبزرگی کرنا و لوگوں کو اپنا خوف وامید دیکر اپنی طرف بلانا اللہ تعالیٰ کیساتھ مشابہت ومنازعت ہے۔ یہ کہنا کہ اللہ کا بھروسہ یا اللہ تعالیٰ آسمان پر اور آپ زمین پر ہیں والی ہیں غیبر شرک ہے (۷) اگر کوئی مشرک بنگام جنگ

Marfat.com

صفحہ	فصل	مطلب	مسائل جو ضمناً بیان ہوئے۔
۱۹۹		کے اقبال علی اللہ کی تین مثالیں مرزا صاحب کے اثر دعاء وقدرت نمائی کی کیفیت کا نتیجہ	پناہ مانگے تو اسکو اسکی امن گاہ تک پہنچا دو ۔ زمانہ کو برا مت کہو۔ اللہ تعٰ کی تقدیر پر راضی نہونے کی برائی وتنبیہ (۹) نشان دکھانا اختیاری نہیں (۱۰) اللہ تعالےٰ اپنے مخلص بندے کسی بات پر قسم کھاویں تو اللہ تعٰ اس کو پورا کر دیتا ہے۔ قبولیت دعا کے آداب (۱۱) خوش گزرانی وتن آسانی سے بچنے کا حکم
۲۰۱	۴۳	امام الزماں کے اقبال علی اللہ کی دیگر اولیاء اللہ سے زیادہ تیزی وسریع الاثری اور اسکے مقابلہ سے ہلاکت کا جواب۔ بلعم کا قصہ اور اس سے مرزا صاحب کی مشابہت	تکبر جہنم رساں ہے۔
۲۰۳	۴۴	چھٹی ۔ کشوف والہامات کے سلسلہ اور انکی کیفیت وکمیت کے اعلے وغیرہ ہونیکا جواب	۔۔
۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷	۴۵	خدا تعٰ کا نہایت صفائی سے مکالمہ کرنے اور اس کا دوسروں پر حجت ہونے۔ غیب کو ہر پہلو سے چابک سوار کے گھوڑے کیطرح قبضہ کر لینے وغیرہ کا جواب۔ الہام کے بارہ میں صوفیہ کرام امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ نقشبند قدس سرہ پیر سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ وامام الملہمین والمحدثین سیدنا عمر رضہ کے اقوال واعمال اور انکی مناقب۔	(۴) کیفیت قرب رب العالمین (۶) علم غیب خاصہ اللہ تعٰ (۷) الہام وکشوف خلاف شریعت الحاد وزندقہ ہیں کسی پر حجت نہیں (۹) فتوے ظاہری حال پر ہوتا ہے۔ حاملہ عورت ومجنون پر حد نہیں۔ دیت قتل ومعافی۔ کمی وبیشی مہر زناں (۱۱) مسئلہ پوچھنے کا ادب (۱۲) اسلامی عورت کی ترجیح (۱۳) اہلیت تقی کی شرط عمل صالح ہے (۱۴) مسلمان کا خون اور اس کا مال وآبرو مسلمان پر حرام ہے ہرچہ بر خود مبیندی بہ دیگراں مبیند کی تعلیم۔
۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲	۴۶	شیطانی الہام ہونا حق اور پاکوں کو شیطانی وسوسہ پر بلا توقف مطلع کئے جانے کا جواب آنحضرت صلعم پر جبرئیل کی توجہ کا ذکر۔ الہام پر حضرت محدث الامۃ عمر رض کی احتیاط۔	مفتری جھوٹے کو شیطانی الہام ہوتا ہے (۲) اجابت دعا کی طرز وشرط تکبر باعث سلب نعماء ہے (۳) انبیاءع کی وحی والہام میں دخل شیطان سے حفاظت وعصمت کا وعدہ بغیر پیر ومرشد تصوف میں قدم رکھنے کا خطرہ اور اسکا خلاف سنت ہونا
۲۱۴	۴۷	حضرت عیسٰے کو شیطانی الہام ہونیکا اور مرزا صاحب کے الیسی تفسیر سننے سے بدن کانپنے کا جواب۔ انکے خود اس سے بسر نہ کرنیکا ذکر۔ مسیح علیہ السلام کی تعریف و معجزات کا ذکر قرآن مجید میں۔	(۲) اموال واولاد فتنہ ہیں۔ اجرت نہ مانگنا امر ہدایت پر (۴) انبیاءع کے معجزات کو سحر ومسمریزم کہنا کافروں کا کام ہے (۵) نبیوں کو ایک دوسرے پر بڑھانے کی ممانعت شیطان بوقت ولادت سب کے جسم میں مس کرتا ہے لیکن مسیح عم کا نہیں کیا۔
۲۱۹	۴۸	یہ انجیلیں حضرت مسیح کی انجیلیں نہیں بلکہ حواریوں کے یا دوسروں کے خیالات کا جواب	۔۔
۲۱۹	۴۹	انجیل نویسوں کی غلطی کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت ہوئے کا جواب۔ کہ وہ ہرگز صلیب پر چڑھائے ہی نہیں گئے۔ اور وہ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے۔ بدلائل قرآن مجید۔	جب اللہ تعٰ کسی کو سلامتی وایذا سے بچانیکا حکم دے تو اس کی مخالفت کرنا کسیکی مجال نہیں۔
۲۲۱	۵۰	حواریوں کی غلطیوں۔ حالات ناقصہ۔ موٹی عقل وغیرہ تحقیر کا جواب کہ اللہ تعٰ تو انکی تعریف فرماتا ہے	
۲۲۲	۵۱	پاکوں کے دل میں شیطانی خیال مستحکم نہ ہونے کا جواب	۔۔
۲۲۲	۵۲	شیطان کا حضرت مسیح عم کے دل میں وسوسہ ڈالنے کا ارادہ اور مرزا صاحب کا اس کو مجازی بیان کرنے کا جواب۔ اور فن حدیث میں مرزا صاحب کے کمال کا نمونہ۔	۔۔

Marfat.com

صفحہ	فصل	مطلب	مسایل جو ضمناً بیان ہوئے۔
۲۲۳	۵۳	شیطان کی طرز آمد کو جبرئیلؑ سے مشابہت اور اُنکے گاڑی گھوڑے پر آنے وغیرہ کا جواب۔	(۲) عبادالرحمن کی علامات۔ کیفیت آمد جبرئیلؑ بخدمت آنحضرت صلعم۔ اسلام۔ ایمان۔ احسان کی تعریف۔ علامات قیامت۔ کیفیت وحی۔ رؤیت ملائکہ۔ سورہ فاتحہ و اخیر آیات سورۂ بقرہ کے خواص (۵) نزول ملائکہ (۱۰) جو رسول کی مخالفت کرتا ہے وہ الٹا پھیرا جاتا و جہنم ہو جاتا ہے۔
۲۲۵ ۲۲۶		جبرئیلؑ کی تعریف اور اُن کا صحابہ کرام کے سامنے آنا۔ اُنکا اُنکو دیکھنا۔ اور ان کا اپنے ہیڈ کوارٹر آفتاب کے ساتھ غار حرا میں چگوگی داخل کا سوال۔ سید سید بالقابہ کی اسلامی خیر خواہی و خدمت کا ذکر بمقابلہ مرزا صاحب۔	
۲۲۷	۵۴	شیطان ذلیل کا کیونکر انسانی طور پر دکھلائی دینا جواب۔ ابوہریرہ رضؓ کے پاس اُسکا آنا پیر جیلانی رحؒ کا اُسکو دیکھنا	آیۃ الکرسی کی تاثیر۔ بعض وقت جھوٹا بھی سچ بولتا ہے۔
۲۲۸	۵۵	تحقیق سے ڈر پیر کا بیان ماننے کا جواب۔	..
۲۲۹	۵۶	نورانی لوگوں کا شیطانی تسلط سے مستثنٰے ہونے۔ اُن کے لئے دایرہ مشاہدہ مخلوقات پورا کرنے کو اس عجیب الخلقت کے وجود و چہرہ دیکھنے کا جواب۔ مسیحؑ و یسوعؑ کو مرزا صاحب کا ایک ہی جاننا و کہنا۔	اللہ تعالےٰ کے خالص بندوں پر شیطانی غلبہ نہیں ہوتا۔
۲۳۰	۵۷	شیخ عبدالقادر جیلانی رحؒ کو شیطانی الہام ہونیکا جواب۔ پیر صاحب رحؒ کے کمالات و اتباع کتاب و سنت کا ذکر۔ اُنکے اقوال اور اسی محک سے مرزا صاحب کے الہام و عمل ماسلف کا امتحان تحلیل حرام و تحریم حلال کا ذکر۔	(۵) اولاد کو محروم الارث و عاق کرنا سوائے دلیل شرعی یعنے قتل مورث و ارتداد جایز نہیں۔ ازواج مطہرات انبیاء علیہم السلام کے سوا کوئی عورت خطاب ام المومنین کے لائق نہیں۔ حج فرض میں کسی کی مخالف رائے و قال پر عمل درست نہیں۔
۲۳۲	۵۸	سید عبدالقادر جیسے اہل اللہ کو جب شیطانی الہام ہوا تو دوسرے عامۃ الناس ناتمام سلوک والے کب بچ سکتے ہیں اور اُن کو وہ نورانی آنکھیں کہاں حاصل ہیں کا جواب۔ اور مرید و نیز مرزا صاحب کے فیض صحبت کا کچھ ذکر۔	اللہ تعالیٰ مومنوں کا رسا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کو کسی خاص کام کے لئے منتخب کرتا ہے تو اسکا اسباب خود عطا فرماتا ہے۔ اپنے نبی اور اسکے دین کی حفاظت کرتا ہے۔ شکر سے نعمت افزوں ہوتی ہے۔
۲۳۴ ۲۳۶ ۲۴۰ ۲۴۳	۵۹	کاہنوں کو بکثرت شیطانی الہام ہونے۔ ان کا پیشگوئیاں کرنا۔ اور بعض پیشگوئیوں کا سچا نکلنا۔ چار سو نبی کی پیشگوئی جھوٹی ظاہر ہونے کا مسئلہ مرزا صاحب نے کیوں کہا؟ اس کا جواب بحوالہ قصہ مندرجہ بیبل و تفاسیر۔ جن سے ثابت ہے کہ وہ مہنت و پجاری تھے نہ برحق نبی۔ جواب اعتراضات مولوی نورالدین بر قاضی محمد سلیمان۔ نیز مرزا صاحب کے پیغام مسئلہ ہذا کی تحقیق سے باز رہنے اور سرکشی سے اجتناب کرنے و ذلت رسوائی کی دھمکی وغیرہ کا جواب۔	شیطانی وسوسہ سے پناہ کی دعا (۵) انبیاء علیہم السلام نزول وحی و تبلیغ میں معصوم ہیں۔ (۱۳) برحق نبیوں کے الہام وحی پیشگوئیاں خطا نہیں جاتے (۱۸) نیکی و پرہیزگاری پر اعانت۔ اور گناہ و ظلم سے ممانعت کا حکم (۲۲) شیطانی تسلط کا محل کون ہوتا ہے (۲۴) عاقبت اندیشی [illegible] (۲۶) بعض مسائل رحمت الٰہی [illegible] عزت ہی ایمانی عزت کو والوں کی اور عزت سمجھنا منافقانہ علم ہے (۲۷) گونگے بہرے ہو کر بلا تحقیق مان لینے والے جاندار بدترین ہیں مسائل میں تحقیق و ترکہ نا [illegible] (۲۸) کھوٹے و کھرے کی شناخت (۲۹) شرک فی الالوہیت و فی الرسالت (۳۱) ظالموں کی طرف میل کرنیکی وعید۔

Marfat.com

صفحہ	فصل	مطلب	مسایل جو ضمناً بیان ہوئے
۲۴۷	۶۰	کثرت شیطانی الہام کیوجہ سے امان اٹھنے بھروسہ کے لائق نہونے اور اسپیر بیدل نہونے اور امام الزمانکے الہامی جواہرات کا جوہری ہونیکا جواب	شیطان سے پناہ و حفاظت کا وظیفہ۔
۲۴۹	۶۱	مرزا صاحب کے حق میں دوسرے ایسے ملہمین کے الہام جو مرزا صاحب کی اپنی قرار دادہ شرائط کے مُوافق سچے الہام والوں کی صفات سے موصوف ہیں۔	
۲۵۵	۶۲	صوفیوں اور اس مہوسی کے گرفتاروں کو ذرہ ہوش سنبھال کر قدم رکھنے کیلئے مرزا صاحب کے اعلان کا جواب	علت غائی پیدایش جن و انسان انعامات الہی طاعت اللہ سے والبنہ وغیر منفک ہیں۔
۲۵۵	۶۳	سچے الہام کی علامت اوّل دلِ آتش درد سے پانی کیطرح بہنے کا جواب۔	
۲۵۵	۶۴	علامت دوم۔ لذت سرمد فولادی میخ کیطرح فصیح عبارت وغیرہ کا جواب	تحقیق سے ذکرنا مخالفین پر حجت کا دستور ہے
۲۵۶	۶۵	علامت ۳۔ شوکت و رعب۔ اور جھوٹے میں چوروں مخنثوں و عورتوں کی سی دھیمی آواز شیطانی خاصیت کا جواب	
۲۵۶	۶۶	علامت ۴۔ اس کے اندر خدا کی طاقتوں کا اثر وغیرہ ہونیکا جواب۔	
۲۵۷	۶۷و۶۸	علامات ۵ و ۶۔ انسانکو دن بدن نیک بنانا۔ اندرونی طاقتوں کی گواہی۔ نئی زندگی و روشنی پیدا ہونیکا جواب	
۲۵۸	۶۹	علامت ۷۔ سچے الہام کا ایک آواز پر ختم نہونیکا جواب۔	
۲۵۸	۷۰	علامت ۸۔ بزدل نہونیکا جواب اور امام ابوحنیفہ صاحب رح کی وعدہ وفائی کا نمونہ	احکام توکل علے اللہ
۲۶۰	۷۱	علامت ۹۔ اکثر علوم و معارف کے جاننے کے ذریعہ ہونیکا جواب۔	
۲۶۱	۷۲	علامت ۱۰۔ سچے الہام کیساتھ بہت سی برکتیں ہونے اور کلیم اللہ کو غیب سے عزت دئے جانیکا جواب۔ مرزا صاحبکی ذلت کا ثبوت و فرعونی نسبت بموجب جناب مولوی محمد حسین صاحب	عزت و ذلت اللہ تعالیٰ مالک الملک کے ہاتھ میں ہے۔ لڑائی دھوکہ بازی ہے
۲۶۲	۷۳	زمانہ کو برا کہنے کا جواب	زمانہ کو برا کہنے کی ممانعت
۲۶۳	۷۴	سچائی کو سچائی نماننے کا جواب	سننے و سوچنے سے اعراض کرنا باعث حسرت عاقبت ہوگا
۲۶۳	۷۵	آریوں کے وید تک اور عیسائیوں کے حضرت مسیح تک الہام پر مہر لگانیکا جواب	
۲۶۴	۷۶	ایمان تازہ رکھنے کے لئے تازہ الہامات و اقتداری قوت کا جواب	علاج سوء حافظہ
۲۶۴	۷۷	امام الزمان کے الہام سے باقی الہام کی صحت ثابت ہونیکا جواب۔	
۲۶۵	۷۸	جبلت میں قوت امامت رکھنے۔ مومن ستارے و امام کے سورج ہونے اور تفرقہ پردازوں پر لعنت کا جواب۔	دنیا دار العمل ہے۔ نہ دار الجزاء اسلئے فوراً سزا نہیں ملتی۔
۲۶۵	۷۹	اُولی الامر منکم میں اس شخص کا جو ہمارے مقاصد کا مخالف نہ ہو داخل ہونیکا جواب	
۲۶۷	۸۰	انگریزوں کے خلاف بغاوت کی کبھی نیت تک نہ رکھنے اور اپنی جماعت کو اطاعت کی نصیحت کرنیکا جواب	ایذا پر صبر کرنا۔ یہود و مشرکین مسلمانوں کے سخت دشمن ہیں اور نصاریٰ دوست۔ احسان کا بدلہ احسان۔ جو لوگوں کا شکر گذار نہیں وہ اللہ تعالیٰ کا ناشکرہ ہے۔
۲۶۹	۸۱	اہدنا الصراط المستقیم میں امام کے ساتھ ہو جانے کے اشارہ کا جواب	
۲۶۹	۸۲	جو لوگ ارشاد و ہدایت خلق اللہ کے لئے مامور نہیں وہ خواہ ولی یا ابدال ہوں اونکے امام الزمان نہ کہلا سکنے کا جواب	اصلی باطنی نیکی اچھی ہے نہ ظاہرداری کی۔ اللہ تعالیٰ کو خزانوں کا مالک نجاننا منافقانہ سمجھ ہے
۲۷۰	۸۳	دعوے امام الزمان و مجمع تمام علامات و شرائط ہونیکا جواب اور اسکے متعلق احکام نبوی۔ اورنگ زیب عالمگیر	(۳) امامت کا قریش سے مخصوص ہونا۔ امامت کی ذمہ داریاں (۷) غیبت سے پرہیز۔ امانت۔ زہد۔ تقوےٰ۔ قناعت کی عملی تعلیم (۸) عمارات میں صرف کرنے کی ممانعت۔ بلند عمارت کی

Marfat.com

صفحہ	فصل	مطلب	مسایل جو ضمناً بیان ہوئے
۲۷۶ و ۲۷۷ ، ۲۷۳ ، ۲۷۵ و ۲۷۸		بادشاہ گے کے حصول سند نیابت امامت کا قصہ۔ امیر المومنین عمرؓ و انکے نائب عمیرؓ کے امارت و امامت کے حالات۔ اپنے مرزا صاحب کا مقابلہ ضرارہ بنانیکا ذکر اور انکی خوش طبیعت درجہ غلبہ نفس امارہ کا ذکر	مناہی امر تعمیر کنندہ بر قبر یال۔ (۹) خود ستائی سے احتراز کرنے کے احکام۔ کسی پر فخر و زیادتی کرنیکی ممانعت۔ (۱۰) اپنی بزرگی یا کسی بھائی کی منہ پر تعریف کرنے کی نہی اور اس کا علاج۔ (۱۱) عجب نفس کا علاج۔ (۱۲) منجیات و مہلکات کا ذکر۔ (۱۳) اتباع نفس سے بچنے کی دعا ماثورہ۔
۲۸۰	۸۴	دعوے اختلافات دور کرنے غلط خیالات و اعتقادات دربارہ نزول و حیات مسیح علیہ السلام کے لئے حکم بنکر آنے۔ کسر صلیب کرنے۔ اور ضرورت کو اپنی حقیقت کی دلیل ٹھہرانے کا جواب معہ نظایر	..
۲۸۳ ، ۲۸۴ ، ۲۸۵ ، ۲۸۶	۸۵	تائید میں نشان ظاہر ہونے۔ مسئلہ وفات مسیح میں معتزلہ کے قول کو صحیح اور اہل سنت کو غلطی کا مرتکب سمجھنے اور اپنا فیصلہ نافذ کرنیکا جواب۔ مرزا صاحب کے چند اپنے و متعلقین کے حق میں فیصلے اور انکے مقابل حضرت عمرؓ کے حقانی فیصلوں کی نظیریں اور حیات و وفات مسیحؑ کے بارہ میں کتابوں کے حوالے	رسول اللہ صلعم کی محبت و حکم شریعت کو اپنے نفس و متعلقین پر ترجیح دینی چاہیئے۔
۲۸۶	۸۶	حکم ہونے کے ثبوت میں دلایل و نشان پیش کردہ کا جواب	
۲۸۷	۸۷	نشانوں کے مقابلہ کرنے۔ اختلاف عقاید کے وقت آنے اور سب بحثیں ختم ہونیکا جواب اور مباحثین سے مرزا صاحب کے گریز کرنے کا ذکر۔	اختلاف اللہ تعالے کے منشا سے چلا آتا ہے۔
۲۸۸	۸۸	چار نشانوں میں سے اول نشان عربی فصاحت بلاغت نشان کا جواب	..
۲۸۹	۸۹	دوم قرآنی حقائق معارف بیان کرنیکے نشان کا جواب معہ نظایر اذا الشمس کورت کی تفسیر کا ذکر الٹ پلٹ عبارت تفسیر و معانی وغیرہ۔	قرآن مجید میں اپنی رائے کو دخل دینے کی وعید۔
۲۹۱	۹۰	۳۔ کثرت قبولیت دعا کے نشان دئے جانیکا جواب	اللہ تعالے مضطر کی دعا قبول فرمانیوالا اور ساری مخلوقات کی حاجات کا کفیل و فریادرس ہے۔
۲۹۲	۹۱	۴۔ غیبی اخبار کے نشان دئے جانیکا جواب۔	
۲۹۳	۹۲	رمضان میں کسوف خسوف ہونے کا جواب۔	..
۲۹۴	۹۳	حج کے بند ہونے اور ملک میں طاعون پھیلنے کا جواب۔ کہ یہ پہلے کئی مرتبہ ہو چکا ہے	راہ خدا سے روکنے والا یا اس کا موجب حقانی کبھی نہیں ہو سکتا۔
۲۹۶	۹۴	خدا تعالے کا بغیر بلوائے کسی طرح تائید کے لئے کھڑا ہونے اور مقابلہ کے شرمندہ ہونیکا جواب	
۲۹۸ و ۲۹۹ ، ۳۰۰ ، ۳۰۶ ، ۳۲۱ ، ۳۰۸ ، ۳۱۹	۹۵	تحریک کرنیوالے واقعہ نے دہشت کی اجتہادی غلطی دردناک دل تعریف اندیشہ عاجز کے خدا تعالے کے الہامات سے مشرف ہونیکی بہت خوشی اور خواب کی حالت میں "میں کیوں بیعت کروں" کہنے کا جواب۔ تائید کی خاطر مرزا صاحب کا روزہ رکھ کر مراقبہ کرنا۔ نیز موتکی دھمکیوں کا جواب۔ آیۃ لو تقول علینا میں انکی غلط فہمی و مغالطہ دہی و تقرری میعاد کا بیان۔ نظایر دجالین۔ کذابین گذشتہ۔ مہلت۔ والو طاہر قرمطی۔ مکہ معظمہ کی بیحرمتی کے حالات	(۵) متقین کی تعریف و ان پر انعام (۶) اللہ تعالے کے سوا کوئی نفع نقصان پر قادر نہیں اور اسکے سوا سب شئے فانی ہے۔ (۷) موت سے کوئی نہیں بچتا موت فی نفسہ مکروہ نہیں۔ بلکہ محبان الہی کے لئے ذریعہ حصول مدعا ہے۔ کافر کو بوجہ اعمال و عذاب موت سے ڈرنا ہے۔ (۸) یاد موت نعمت ہے (۹) بیماری موت کا فکر (۱۰-۱۱-۱۲) صلعم کے عمل نصیحت و آخر لقاء اللہ تعالے کا ذکر۔ (۱۳) حیات دنیوی کی کیفیت۔ (۱۴) موت میں ابرار و اشرار کی خصوصیت نہیں (۱۵) وقت موت پس و پیش نہیں ہوتا۔ خواہش درازی عمر و یادگار بقاء بینا ما عاشقان دنیا کا کام ہے (۱۶) عمر اعمال بمنزلہ بیج ہے (۱۷) لو تقول الخ کی دلیل پر بحث (۱۹) جب آدمی جیسا ہو جاتا ہے جو چاہے کرتے ہے۔ مومن حق کے طالب جھوٹ و لغو پر جمے نہیں رہتے۔ (۲۰) دجالین کذابین کی شناخت بموجب حدیث شریف (۲۳) شیطان کو مہلت اغوا ملنا۔

Marfat.com

صفحہ	فصل	مطلب	مسایل جو ضمناً بیان ہوئے
۳۲۵	۹۶	خواب میں مسیح موعود نہ ماننے۔ امامت حقہ سے بیخبر ہونے۔ ہمدردی سے رسالہ لکھنے کا جواب۔ مرزا صاحب کا رسول اللہ صلعم وصحابہ کرامؓ سے زیادہ خبردار ہونے کے دعوے کا ذکر۔	عملوں کا مدار نیت پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نیکوکار کا اجر ضایع نہیں فرماتا۔
۳۲۶ عہ ۳۲۷ عہ ۳۳۰ سہ ۳۳۵ ص ۳۳۸ س ۳۳۶	۹۷	حقیقت بیعت اور مرزا صاحب کے معنے و عمر مرید کے نفس کو مع لوازم خرید لینے کا جواب منکرین بیعت و معترضین بیعت کے اعتراضوں کا جواب سید عبد اللہ رحہ غزنوی کی نماز۔ مجلس پرانوار کا حال اور اصطلاحات صوفیہ لم و کیف کی تشریح۔ بسیار و بدگوئی و بدخلقی و غفلت وغیرہ سے کیونکر بچنے کا سوال۔	اللہ تعالیٰ کے منزلہ احکام ہدایات صلعم کی تابعداری (۲) اسلام میں کوئی تنگی حرج۔ بوجہ تشدد و رہبانیت نہیں۔ بلکہ اسنے بیجا قیدوں سے چھڑایا ہے۔ غیر طریق پر چلنے کی ممانعت۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی جان و مال جنت کے بدلے خرید لئے ہیں (۳) کسی کو اپنے عبد و غلام بننے کیلئے امر کرنیکی نہی (۵) احکام و اقسام بیعت (۹) مداومت توبہ و توبہ کی تعریف (۱۰) توبہ کی ضرورت و فضیلت دعاء سید الاستغفار (۱۱) کس سے بیعت کرنی چاہیئے۔ رسول اللہ کا جمیع اخلاق فاضلہ کا مجمع ہونا۔ (۱۲) نماز میں خشوع و خضوع (۱۳) فضیلت و فواید خاموشی (۱۴) کثرت ذکر۔ طوالت نماز و قصر خطبہ و ترک لغو قیامت کے دن سب کوئی اپنے حال میں محو ہوگا۔ جو عمل شرع کے موافق نہ ہو مردود ہے۔
۳۴۰	۹۸	بیعت کا ثمرہ دینے والے سے اعراض سخت بدذاتی و معارف حقایق و آسمانی برکات کی پیاس کا جواب۔	آخرت کے ارادہ کرنے والیکو اللہ تعالیٰ کی عطا کثیر۔ طالب دنیا کو بھی حصہ ملتا مگر عاقبت سے بے نصیب ہنا۔ سعی کرنے سے ہدایت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بندہ کے گمان کے موافق برتاؤ کرتا ہے
۳۴۱ ۳۴۲	۹۹	حقایق معارف و قرآنی علوم کے بزرگ اظہار پر غلامی و اطاعت کے ہاتھ دینے اور ایک جلسہ میں سورہ اخلاص کے ہزار درجہ زیادہ حقایق معارف بیان کرنے کا جواب امام ربانی مجدد الف ثانی رحہ کی اس بارے میں شہادت۔	مذمت کبر و شیخی۔ حب جاہ۔ شہرت و قبولیت خلق۔ اللہ تعالیٰ دین کی تائید فاجر سے کرا لیتا ہے۔ مضرت خواہش حصول مریدان و طمع مال مرید شیخ و مرید کیلئے باعث خرابی ہے۔ دین خالص ہونا چاہیئے۔ عبدیت تمام مراتب کمال سے بڑھکر ہے (۴) علم پر غرہ ہونا باعث ہلاکت ہے (۵) اللہ تعالیٰ سے ڈرنا علما کا کام ہے۔ علو و کبریائی اللہ تعالیٰ کی شان ہے دعاے پناہ از علم بے عمل و دل بیڈر۔ و نفس بے صبر و دعاے بے ثمر۔ کبریائی اللہ تعالیٰ کا حصہ ہے۔ جس شخص کے دل میں ذرہ برابر کبر ہوگا وہ جنت میں نہ جاویگا۔
۳۴۵	۱۰۰	عاجز کے الہامات میں صرفی نحوی غلطیاں ہونیکا جواب	شاعروں و شعرگوئی کی مذمت
۳۴۷	۱۰۱	عاجز کی غلطیوں پر مرزا صاحب کے شرمندہ ہونے۔ و دلیل دعا کرنے اور کسی نیر بر خشک ملا کے ٹھٹھے ہنسی کا جواب اور اخبار پانیر کا حوالہ۔	اللہ تعالیٰ تمسخر کرنیوالوں کے لئے کافی ہے۔ تمسخر کرنیوالوں کا بیان و انجام۔ انابت باعث ہدایت ہے۔
۳۵۱	۱۰۲	حقایق معارف سے خالی و غلطیوں سے پر الہام سے بجاے فایدہ کے نقصان کے اندیشہ ہونے اور اس بانکو حلفاً لکھنے کا جواب	بدون منشاء ہادی حقیقی کوئی کسی کو ہدایت پر نہیں لا سکتا۔
۳۵۲	۱۰۳	توجہ الی اللہ۔ دلکی صفائی سے الہامات میں فصاحت و رنگ کامل وغیرہ کا جواب	۰
۳۵۴	۱۰۴	عبد الکریم کی حقایق معارف دانی کی جلی تعریف اور عاجز کے الہام ناقص۔ کسی طریق متروک۔ و لاعلمی کسی محقق سے سماع قرآن مجید کا جواب۔	اللہ تعالیٰ کو قسموں کا نشانہ بنانے اور بار بار قسم کھانے کی مناہی و مذمت۔ قرآن مجید میں دخل دینے کی وعید۔ لوگ کاٹ زبان کے باعث منہ کے بل آگ میں ڈالے جائینگے (۵) داعی الی اللہ سے اعراض گمراہی ہے۔
۳۶۵	۱۰۵	علم لدنی کے چشمے کھلنے۔ خوابوں اور کشفوں پر استعارات و مجازات غالب ہونیکا جواب	۰
۳۵۷	۱۰۶	مجدد صاحب سرہندی رحہ کے کشف دربارہ (۲ و ۳) افاضہ روحانیہ۔ تفضیلت عبدیت (۴) آنحضرت صلعم کو انکی طفیل خلیل اللہ کا رتبہ ملنے	خیالات فلسفیہ کی مخالفت یا انبیاء ؑ و نصوص بینہ۔

Marfat.com

صفحہ	فصل	مطلب	مسایل جو ضمناً بیان ہوئے
۳۵۸ و ۳۵۹ و ۳۶۴ ۳۶۵		اور شاہ ولی اللہ صاحب کے ہاتھ پر صلعم کے بیعت کرنے کا جواب - مجدد صاحب رح کے نصایح واقوال در رد خیالات سفیہ وخوالط فلاسفہ اور اُنکے علوم کا مخرج - شاہ ولی اللہ صاحب رح کی تحقیق درباب فرقہ شیعہ مسئلہ امامت البنیان مشابہت و نوا امامت جال مرزا صاحب ہو	جو کچھ عاقبت میں کار آمد نہ ہو لا یعنی ہے - التزام متابعت انبیاء عہ کے بغیر دام شیطان سے رہائی نہیں - (۸) بمقابل نصوص کسی کا کام لائق التفات نہیں - کلام محمد عربی ذکار رست الخ - اہل سکر یعنے مجذوب معذور ہیں - ملامتی بننے کے لئے حدود شرعیہ سے تجاوز جایز نہیں - (۹) فتوے درباب ختم نبوت (۱۱) سچی گواہی کا تاکیدی حکم -
۳۶۸	۱۰۷	برائے خدا ناراض نہ ہونے اور بیعت میں لینے دینے کا جواب - اور مرزا صاحب کا خلاف دستور بجائے پیر کے مریدوں کو تلاش کرنا -	اللہ تعالیٰ طاقت سے زیادہ کسی پر بوجھ نہیں ڈالتا آیات الٰہی کے عوض ثمن قلیل ٹھرانے کی نہی - پیری مریدی بطور ذریعہ معاش بنانے کی مذمت -
۳۷۰	۱۰۸	مدح وثناء مولوی نورالدین صاحب برنظر - ان کے کچھ حالات کا بیان - انکو سیپارہ پڑھا دینے کا جواب - ان کے دوسرے ملہم کو چھوڑ کر مرزا صاحب کی بیعت کرنیکی وجہ اور آخر پر مرزا صاحب کے ایک در الہام ناکام اور فہم نافرجام کا ذکر	(۲) کتب کا ذخیرہ بدون عمل گدھے پر بوجھ کے مشابہ ہے (۳) الہام کی پرکھ کیلئے کتاب وسنت کامل معیار ہیں - جس کلام میں نقیض ضد - افراط وتفریط ہو وہ منجانب اللہ ہرگز نہیں ہوتا - دل کے قفل کھلنے کی - اللہ تعالیٰ کے دائم پردہ فاش وغفلت سے پناہ کی دعا (۶) تقوے - ایفا عہد الٰہی - واحسان کا حکم - (۹) عالموں ومشایخوں کی بات بلا تحقیق دلیل وسند مان لینا شرک ہے - برائی دیکھکر اسکو حسب طاقت مٹانیکا حکم - (۱۱) مسلمان بھائی کا عیب دیکھکر اس کو آگاہ کرنا واذیت سے بچانا چاہیئے - (۱۵) خالق الاطوار کی قدرت پر بھروسہ وتوفیر کا حکم -
۳۸۲ ۳۸۴	۱۰۹	سخت درجہ کی غلطی میں مبتلا ہونے - الہامی طاقت سے پہلے نوردین کو قادیانی کا نمونہ دکھلانے - خرق عادت کی چمکار ونا شناختہ الہامات وغیرہ کا جواب آیات طفلی جنگ مقدس کا ذکر	مسلمان بھائی سے اپنے نفس کیطرح سلوک کرنا (۵) کسب کشف امور جوگیانہ کام ہے نہ اسلامی (۱) حد سے زیادہ خلاف شرع تعظیم شرک ہے (۸) شرک ظلم عظیم ہے - اللہ تعالیٰ شاہ رگ سے قریب تر ہے - بیت اللہ شریف جائے عبادت وتعظیم وہی ہے جو مکہ معظمہ میں ہے - اللہ تعالیٰ کے فضل میں کسی کو دخل نہیں - عزت وذلت اسی کے ہاتھ میں ہے -
۳۸۸	۱۱۰	مرزا صاحب کی جماعت میں بہت ملہم ہونیکا جواب اور انکے مجازات استعارات خواب والہام وغیرہ کی تمیز سے بے بہرہ ہونے کا ذکر -	الہام خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا خلاف سنت صحابہ کرام ہے - حسد حسنات کو بھسم کرتا ہے - اللہ تعالیٰ کی رحمت جب آتی ہے - اسکو کوئی روکنے والا نہیں -
۳۹۰ ۳۹۵	۱۱۱	بیعت سے غدر نہ کرنے اور اغراض بیعت و تعلیم علوم کے مطالبہ کا جواب اور مرزا صاحب کی نسبت و اتباع فرعون کا ثبوت اور بیعت میں داخل ہونے پر دس مضامین کی تعلیم - حضرت عیسے مسیح کو گمراہ نہیں الخ کا جواب -	اللہ تعالیٰ کے علم سے کوئی شے پوشیدہ نہیں - سچ بولنا نیکی وجنت کی رہنمائی کرتا ہے - جھوٹ کی بدبو سے فرشتے پرے ہٹ جاتے ہیں (۱) توحید وولایت رب العلمین - (۲) اطاعت واتباع سید المرسلین - (۳) تعظیم انبیاء (۴) اولیاء کرام ومومنین کرنا اور عیب جینی - غیبت وتحقیر سے حذر کرنا - (۴) امانت میں امین بننا اور بیجا خرچ نہ کرنا - (۵) وعدہ وفائی کی پابندی کرنا اور بیگانہ مال نہ کھانا - (۶) اخلاص وصحت نیت - (۷) تعلی کبر غرور سے پرہیز کرنا - (۸) عبادات ودعا کو نہ بیچنا - (۹) قول وفعل میں یکسانی ہونا دورخہ ہونے وحیلہ بازی سے باز رہنا - (۱۰) ذکر وتوجہ الی اللہ میں مشغول رہنا -

Marfat.com

صفحہ	فصل	مطلب	مسایل جو ضمناً بیان ہوے۔
۳۹۵ سے ۳۹۸	۱۱۲	نقارہ کی آواز سے کہنے اور سب کچھ بطور نشان امامت ہونے ۲۰ برس کے الہامات کے رو سے علوم قرآنی و معرفت الٰہی میں بیمثل ہونے کا جواب۔ مرید کے الہام کی ترمیم کی نظیر۔ معجزات خاتم النبیین صلعم۔ کرامات صحابہ و تابعین و صالحین رضہ۔ احوال نابینیات شیطانیہ۔ معجزات کرامات و تحدی و ان کی تصدیق وغیرہ کے متعلق بحث۔	اللہ تعالیٰ اپنی قبولیت و بغض کو فرشتوں کی معرفت شہرت دیتا ہے (۲) طالب دنیا نعمائے آخرت سے محروم رہتا ہے (۸) اپنے دوستوں کو خبریں جھوٹ و سچ ملا کر پہنچاتے ہیں (۹) شناخت اولیاء الرحمان و اولیاء الشیطان۔ لا الہ الا اللہ و آیۃ الکرسی کے ورد سے شیطانی عمل کی تاثیر دور ہو جاتی ہے
۴۱۷	۱۱۳	کشتی کے میدان میں کھڑا ہونے اور قبول نہ کرنیوالوں کا موت کے بعد شرمندہ ہونے کا جواب اور پیر مہر علی شاہ صاحب کے ساتھ کشتی کا ذکر اور سہل طریقہ فیصلہ کی تجویز۔	(۵) اللہ تعالیٰ کی حفاظت و تدبیر سب پر غالب ہے (۶) اللہ تعالیٰ مخلوق کے دلپر رعب ڈالتا ہے (۸) اللہ تعالیٰ اونگھ۔ نیند و تھکنے سے پاک ہے (۱۲) مومنوں کے لئے تواضع و پسندیدہ طریق سے بحث کا حکم۔
۴۲۳	۱۱۴	لیاقت بغیر کام نہ ہونے۔ ناخواندہ شخص کیلئے تحصیلداری کی سفارش اور اُسکو مذکوری کے سوا کوئی اور نوکری نہ ملنے کی تمثیل کا جواب۔	اللہ تعالیٰ کے خزانے بے انتہا ہیں۔ اُس کے ہاتھ کشادہ ہیں۔ بڑا غالب صاحب فضل ہے۔ اس کے لئے مثال گھر بیکی تھی۔
۴۲۴ ۴۳۸	۱۱۵	ہزاروں دشمن دوستوں کے سوالات و اعتراضات الہنے اور نیابت نبوت سپرد ہونے پر اسکی یہ شان کہ چند الہام فقرے بے ثبوت بغل میں ہوں اور مخالف قوم کی تسلی بھی نہ کر سکنے کا جواب۔	حق کو حق و باطل کو باطل دکھلانیکی دعا۔ بحث مباحثہ پر ایمان باللہ کی فضیلت ایمان باللہ تعمیر مسجد و خدمت حاجیان سے افضل ہے۔ (۱) صبر۔ رفق۔ درگذر کا حکم۔ نائم۔ نابالغ۔ دیوانہ کا مواخذہ سے بری ہونا۔ (۲) ممانعت سب و شتم و لعن طعن (۳) ممانعت بد دعا حق دیگراں (۴) علامات المنافقین (۵) خلاف وعدہ و غدر عہد (۶) کذب (۷) خصومت میں بد زبانی (۱۳) مصارف زکوٰۃ (۱۴) اپنے حق میں بد دعا کرنیکی ممانعت و ادعیہ ماثورہ۔ (۱۵) حرمت تصویر (۱۶) تاثیر کواکب ماننے کی مناہی۔ اللہ تعالیٰ کی حکمبرداری پر سب مجبول ہیں
۴۳۹	۱۱۶	مضمون کو ختم کرنے اور معافی مانگنے کا جواب	
۴۴۰	۱۱۷	کتاب ہذا کے متعلق الہامات معہ تشریح و ادعیہ۔ شکریہ و تاریخ فارسی۔	

باب سوم

صفحہ	مطلب
۴۴۳	(۱) خلاصہ مضمون خط متعلقہ (۲) حالات کاتب و مدح سرائی
۴۴۴	(۳) کاتب کی خدمات اور ان کے عوض ان کی تواضع (۴) کیفیت دوا کولو۔
۴۴۵	حالات سرور عالم صلعم صحابہ کرام رضہ / اخفاے حاجت وز ... کی تاکید۔
۴۴۷	(۷) ایک سوال کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔
	(۸) مرزا صاحب و مولویصاحب کی محبت مولویصاحب کا نقص صحت (۹) مرزا صاحب کے دعاوی قبولیت دعا وغیرہ۔
۴۴۸	(۱۰) مضمون دعا مشتہرہ الحکم۔ (۱۱) آئینہ کمالات کا مضمون اقتداری خوارق بہر۔
۴۴۹	لقاء کے مرتبہ پر متوج کے اوقات میں انسان کے حالات کن کا خطا نہ جانا و دیگر برکات۔
۴۵۰	۱۲ مرزا صاحب کے نشان مسیح سے بڑھکر معاذ اللہ ۱۳۔ رسول اللہ صلعم کے معجزات متعلق صحت چشم و ٹانگ۔
۴۵۱	۱۴ مولویصاحب کا اخفاے اصلی حالت کے لئے تصویر کشی کے وقت عینک کا جدا نہ کرنا۔
۴۵۲	۱۵ موحدانہ مضمون مورخہ الحکم مرزا صاحب کی مخالفت ورد میں ۱۶ مولویصاحب کا مشتہر کا نہ عقاید کنامعہ جواب۔
۴۵۳	۱۷۔ استعفے درخواست نکرنا۔ ۱۸ عاجز کے الہام کی تصدیق ۱۹ بیہرت مسیح کا مضمون و جواب۔
۴۵۴	۲۰ مسیح کو آسمان پر لیجانے اور رسول اللہ صلعم کو غار ثور میں کفار سے بچا لینے میں قدرت الٰہی کا کرشمہ۔
”	۲۱ مولوی صاحب کی مضمون نویسی۔ دجال کا کانا ہونا خودسرائی۔ مولوی صاحب کی مشابہت۔
۴۵۵	۲۲۔ استفتاء در بارہ مرتد و باغی و سرکش امام۔ خاتمہ و نظم

باب چہارم

صفحہ	مطلب
۴۵۶	۲ یعنی مرزا صاحب در بارہ معافی انکم ٹیکس بابت آمدنی جو چندے سے آمدنی پر شخص ہوا مریدین کے حلفی بیانات۔
	۴ مرزا صاحب کا حلفی بیان در بارہ رہن جائیداد ترد الہیہ و بیت سے مصارف سے اسقدر بحث دنیاری زیور نتیجہ کفایت شعاری وغیرہ۔
۴۵۸	۵ جسٹری کی رسوم و کا علانیہ اقسام وغیرہ جہاں ضرورت ہے جہاں اعتبار نہ ہو۔ گھر میں اس کی کیا ضرورت۔
”	۶ اسقدر جائیداد زیور عملدر آمد رجسٹری و میعاد تیس سالہ کو مسیح موعود مہدی مسعود و امام الزمانی وغیرہ کے دعویدار کو از روے شرع محمدی و قران مجید و حدیث شریف کہاں تک مناسبت و موافقت ہے۔
۴۵۹ تا ۴۶۰	تاریخ تالیف کتاب در نظم تمت

Marfat.com

صحت نامہ کتاب عصائے موسیٰ علیہ السلام

نوٹ :- بوجوہات چند در چند اس کتاب کے بغیر جگہ چھپنے - اہل مطبع کو اصل مسودہ نہ ملنے - پروف کی پڑتال انہوں نے وغیرہ کے باعث صحت کا پورا اہتمام نہو سکا - نیز کاتب کے اپنی طرف سے اعراب لگانے سے جو بوجہ ناواقفی صرف و نحو عربی عاجز نے نہیں لگائے تھے بعض جگہ غلطیاں ہوگئیں لیکن چونکہ انکا ترجمہ لکھا گیا ہے اسلئے چاہئے تردد نہیں - یائے معروف و مجہول کی رعایت اسلئے ضروری نہیں سمجھی گئی کہ عبارت خود تبلادیتی ہے ٭

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳	۱۷	تبدیل	تبدّل
۷	حاشیہ ۲	ضرور ٭ خصلتین	ضرورت ٭ خصلتان
۸	۹ و حاشیہ	نام ٭ جھوٹ افترائی کرے	٭ ٭ جھوٹ باندھے -
۱۱	۱۳	فرماں ٭ سب	فرماں اور آدہ ہر سب
۱۲	۶ و ۹	منزہ ٭ دھلتا	منزہ ٭ ملدّد
〃	۱۰ و ۱۷	لا یعنی ٭ او تجربہ	لا یعنی ٭ اور تجربہ
〃	حاشیہ سطر	جو خیر ہے اسکا سوال ہے	ہو بہتر سوال ہے یعنی جسکو ... اور وہ سیدھی سوال کیا جاتا ہے
〃	سطر ۱۴	کم ہوں	کنا ہوں
۱۴	۹ - ۱۱ و ۱۵	ابتداء ٭ آسمین ٭ تبدیل	ابتدائی ٭ آسمین ٭ تبدل
۲۰	حاشیہ سطر	ہم نشانیوں	ہم اسکو نشانیوں
۲۱	۲	ترضا ولسوف	ترضها ٭ ولسوف
〃	۳ و ۶ و ۱۱	ہفت ہیں ٭ خلعت ٭ کیونکہ	منفکمین ٭ خلوت ٭ کیونکہ
〃	۹ و ۱۷	کن لک ٭ حزنیا	کن لک ٭ حزنیا
〃	حاشیہ سطر	ایسا ہی اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے ... کی آیتین ہین -	ایسا ہی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ... اللہ تعالیٰ کی آیتین ہین
〃	سطر ۶	اس نے سچ کے ساتھ جو تم	اس سچ سے جو تم
〃	۹ - ۱۰	کو پھیرنے والوں	کو گردہ پھیرنے والوں
۲۲	حاشیہ سطر ۹	پھیرنے جاوینگے	پھیرینگے
〃	۳۰	تیری بیوی	تیرا ساتھی
〃	اخیر	آنکھوں کے سامنے ہے	آنکھوں کے سامنے ہے
۲۴	شروع سطر	[illegible]	فصل (۹)
۲۵	۳ و ۱۶	انبیا اور انکے ٭ فہم	انبیاء کے ٭ فہم
۲۵ حاشیہ	[illegible]	سے اس ٭ سمجھے	کے اس ٭ سمجھے
۲۸	۹	معلمدر آمد	عملدر آمد ہے
〃	۱۳	سے ان ارشادات	ہے ٭ ان ارشادات
۳۱	۱۱	موسیٰ اور تعجب	موسیٰ ٭ اور تعجب
۳۳ حاشیہ	[illegible]	[illegible]	اور وہ
۳۶	۸ و ۱۸	ہے ٭ باہر ہیں	ہے ٭ باہر ہیں
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۶	۲۱	سنیۃ ستۃ	سَنِیۃ
۴۷ و ۴۹	۲ و ۱۳	دالی ٭ مرزا	٭ ٭ ٭
۴۹	۵ و ۱۶	از دست ٭ دالی	الشا ٭ ٭
۵۲	۹ و ۱۷	فعل ٭ سنہ ۹۸	فعل یہ ہوتا ہے ٭ ۹۹
۵۵	۳	ہو ٭ سبب	ہو ٭ سبب سے
۵۸	۳ و ۱۳	مین بھی ٭ خود بدولت	مین کسی ٭ خود بدولت
۶۰	حاشیہ سطر	اسکا ترجمہ گذرا	- است ہے تحقیق جو گذر گئی
۶۳	۱۱ و ۲	شستیت پورا - حیبتہ	شستیت کے پورا - عنت
۶۴	۱	فخر عالم ٭ تراب (۲)	فخر عالم ٭ تراب کیا فی دواقی [illegible]
〃	[illegible]	والدین ٭ علیہ ٭ شہ	والا ٭ علیہم ٭ د
〃	حاشیہ اخیر	٭ ٭	کیا تو نے نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ... ہر قادر ہے -
۶۵	[illegible]	اللّٰہم ٭ اسکو آپ اور وہ	اللّٰہم ٭ اسکو پکارا آیا وہ
حاشیہ	[illegible]	ہمنے سرگوشی ٭ غمگین	ہمنے اس سے سرگوشی ٭ وہ غمگین
۶۶	۱۰	فرا کہ	فرماکر
۶۸	۲ و ۳	جعلنہ	جَعَلْنٰہ
〃	اور حاشیہ سطر	[illegible] ٭ الحد سینہ کی باتوں	ہین ٭ اللہ تعالیٰ مفسدون سینہ کی باتوں
۶۹	[illegible]	غرض ٭ غرض	غرض ٭ ٭
۷۰	۱۴	دو ٭ بوجہ	ذا ٭ بوجہ
[illegible]	۲۱	گرو خستیانہ	گو خستیانہ
[illegible]	[illegible]	سر بلندی ٭ توجہ ٭ تنگ	سر بلندی قابل توجہ ٭ تنگ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیونکہ غرض اس سے
[illegible]	[illegible]	ابتدا انکے ساتھ کیا گیا	٭ اسکو ہوتا ہے
۹۰	[illegible]	[illegible] ٭ جب	اللّٰہم جیسے
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

Marfat.com

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۹۹	۹ و ۱۸،۱۹	صرف + والدہ + اور بجائی	کچھ صرف + والدہ + دیگر	۱۵۲ حاشیہ	۳	خاتمہ	اسکا خاتمہ
۱۰۰	۲۱ و ۲۲	حسن + پہلو نواز	حسن + ×	۱۵۳	۹	لازم ملزوم	لوازم
۱۰۱	۹ و ۱۰ و ۱۱	تحقیر الرحیم + وہو	تحقیر + روف الرحیم + وھو	۱۶۰	۵ و ۶	سوختہ مزاجی + مجنونہ	سوختہ مزاجی + مجنونانہ
۱۰۴	۹ و ۲۱	پرتو + بضعیف	پرتوہ + لضعف	〃	۱۷	اعطی کل شئی خلقہ	اعطی کل شئی خلقہ
۱۰۵	۱ و ۲ و ۲	حال + فیصلہ + ولکن	حاجۃ + منجا + ولیکن	۱۶۱	۱۲ و حاشیہ	خلقہ + کو پیدا کیا	خلقہ + کو عطا کی پیدائش
〃	حاشیہ …	بنقص + حال + ایسا	لتنقص + حاجت + اسقدر	۱۶۲	۵	امام کے ثواب سے	امام سے ثواب و
حاشیہ	…	لیکن + ہوئے	اور + ہوئے ہیں	〃	۱۳	باکل من عل بدیہ	باکل من عمل یدیہ
〃	…	کی حاجت نہیں	قائل نہیں ہیں	۱۶۵	۱۱ و ۲۱	فرماسکتے + نقط دوسرون	فرماسکتے ہیں + دوسرے نقطون
۱۱۰	۳ و ۷	طوالت ہے + بہی	طوالت رکھتا ہے + بھی	۱۶۷	۶ و ۲۰	جوہرداری + متدعیہ	جوہرداری + ادعاسۂ
۱۱۱	۶	انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	حضرت امام صاحب	۱۷۵	۹	تربیت	ترتیب
〃 حاشیہ	سلہ	امام خطبہ پڑھ رہا ہو	امام کے خطبہ پڑھتے وقت	۱۷۷	۸	تشہد	استشہد
۱۱۲	۳ و ۱۸	دیگانی + مبو الصائع صنعا	دیکھانا + منبر + الصانع صنعا	۱۷۸	۹ و ۱۲	واللہ + عرصہ دوسر	× + عرصہ ودیر
۱۱۵	۵ و حاشیہ	دیکھیں لوجنت + پوچھا	دیکھیں تو جنت ہیں + پوچھا	۱۸۰	۷ و ۱۵	جوبیت + ساور یکم	جوبیت + سار یکم
۱۱۶	۲ و ۴ و ۵	بغیر + قبل + درجتہ	بغیر + قبل + درجتہ	۱۸۳	۹ و ۱۳	ومن + سہو + اشہد	من + صحو + اشہد
۱۱۷	۱۰ و حاشیہ	الاحقنین + اللہ تعالی	الا حقبین + اللہ تعالی کا	〃	۷ و حاشیہ	اعاذنا + سلہ	اعاذنا + سلہ
۱۱۹	۲ و ۱۱	بیش + کھویے	بیش + کھوئے	۱۸۵	۱ و حاشیہ	ارسگ جو اپنی نیا ہیں لکھی + کہوں	ارسگ جو اپنی تیسی نیا مانگتا
۱۲۲	۱۰	ثم النفش	ثم النقش	۱۸۶	۱۱	یوید الدین	لیوید الدین
۱۲۳	۱ و ۲	سلف + گدر	سلب + قدر	۱۹۳	۱۹ و ۲۱	منصب + نقطع	منصب + تقطع
۱۲۵	۱۴	وذخیرہ	ذخیرہ	۱۹۵	۱۲ و ۱۳	طرابشہ + باالله	اطرابلہ + باللہ
۱۲۶	حاشیہ	لما + جاوین اور	لما + جاوین ان سے جو انہوں نے نہیں کئے اور	۱۹۶	۲ و ۱۴	القائل + بابن	لقائل + باین
				〃	۱۵ و حاشیہ	لکھے + ناش کو	لکھتے + بیجا کون
۱۳۱ حاشیہ	…	قلم کے + اسکے	قلم سے + انکی حق کے	۱۹۷	۱ و حاشیہ	اللہ نعم + میں سے پناہ	اللہ ونعم + میں مجھ سے پناہ
۱۳۳	۷ و ۹	یعنے خیر الدنیا ہیون و نزوات	یعنی اس حبیب خیر الدنیا + صحل فروع	۱۹۹	۲ و ۷	والبطلبہ + والشفقت تخلق	ولیطلب + والشفقۃ علی خلق
۱۳۴	۱ و حاشیہ سطر آخر	کی چوتھی حالت ہیں وہ ایسا + تھے	چوتھی حالت میں ایلہ + انتہا	۱۹۹	۱۲	مبنی دالی	بنی والی
۱۳۶	۸	آبرو	ابرو	۲۰۵	حاشیہ سطر ۵	ابتاع + کیا کیا دیگا	باتباع + کیا کیا دیگا
۱۳۸	۱۴ و ۱۹ و حاشیہ	بوجہک + تلی + توان	ولو جھک + تلا + تونون	۲۰۹	…	یالی عبور + امام الزبان مسلم	بالی عبور + امام الزمانی وسلم
۱۳۹	۶ و ۹ و ۱۱	یابن + خبیز + ومالی	یابن + خبز + مالی	۲۱۱ حاشیہ	۱۲ و ۱۳	ہیں انہو کہا + فرمایا کہ مجھے + پیدا کیا	ہیں انہو کہا + فرمایا ہے مجھے + پیدا کیا ہے
حاشیہ	…	کے + گدرعہ	نے + کے آپکی زرہ	۲۱۳	حاشیہ سطر آخر	یہاں بھی + بستر	یہاں + بہتر ہے
۱۴۰	۶ و ۱۰	لعود + دول	لعود + کول	۲۱۴ حاشیہ	…	مسیح بیٹا	مسیح علیہ بیٹا
۱۴۱	۲ و ۴ و ۶	موسی + قنفی + دای	ابو موسی + اقنفی + بلای	۲۱۶	۱۷	پڑھ ہو چکا	پڑھ آیت ہو چکا
〃	…	سبہ ساری + بیبی + بہت	سپہ سالاری + بھی + نہیں	۲۲۳	حاشیہ اخیر	کوئی اور + نسبت ۲۲۳	کوہی انکو + نسبت ۲۲۴
۱۴۴	۱ و ۳	بیباک + تحقر و توہین	بیباکہ + تحقیر و توہین	۲۲۴	۳ و ۴	فعجنا + تتمثل	فعجبنا + تیتمثل
۱۴۵	۲۰	عیب بندار	عیب وپندار	۲۲۵	۵ و ۹	فاتحہ الکتاب + یوم بین	فاتحۃ الکتاب + یوم بدین
۱۴۶	۱۱ و ۱۳	لیس + یکونون	لیس + یکونون	〃 حاشیہ	۵ و ۱۱	دروازہ میں + نخری وتیا ہون	دروازہ سے + آپکو خوشخبری ہو
حاشیہ	۲۱	ہوتا ہے ورنہ	ہوتا ہی تو اسپر واقع ہوئی ہی + تو	〃 حاشیہ	۱۲ و ۱۶	نہیں پڑھکا جاتا + عطا ہوتا ہو	نہیں پڑھتگو آپنے + آپکو اسکا جو بیگا
۱۴۸	۱۳	علیہم	علیہم	〃 تتمہ	۲	تی انجام بگڑے	کا سر بگڑے
۱۵۰	۶ و ۲۰	سخت + تبہ لک	سخت + تبالک	۲۲۶	۲ و ۵	واقع + الیوم + کی بھی + مداخلت	واقعہ الیوم + سلطہ کی + مداخلت
حاشیہ	…	رحمت + ہر قسم	رحمت + فیا کر قسم	۲۲۹	…	النظر + کیونکہ + ایک کر	النظر + کیونکہ + ایک شخص آکے

Marfat.com

صفحہ	سطر	خطا	صواب
٢٢٩	١٣ و ١٤	خناثًا ۔ مجم ۔ واقع	خناثًا ۔ واقعہ
٢٣٠	١٣ و ١٦ و ١٧	والی ۔ بدنظر ۔ بشارت	۔ کو ۔ بدنظر ۔ وبشارت
٢٣٣	١٠	سامنے گم	سامنے سے گم
٢٣٢	٢٠	ومردو فرد	اور مردو فرد
٢٣٢	٦ و ٢	ظلومًا ۔ جہولًا ۔ دائم	ظلوم ۔ جہول ۔ دتم
٢٣٤	٥ و ٢١	شہادۃ القرآن ۔ اسنے بھی	شہادۃ القرآن مین ۔ اسنے بھی
٢٣٥	٤	اعوذ	اعوذ سلہ
٢٣٨	٣٠	سادہ ہے	سارہ ہے
٢٤١	٦	کے سوا	کہنے کے سوا
٢٤٢	٢	تعجب	تعجب خیز
٢٤٤	١٤ آخر سطر	العزت ۔ گرینگے	العزۃ ۔ گوینگے
٢٤٥	١٦ و ٢٣	کلمات سراسر ۔ مباحثات	کلمات کے سراسر ۔ مباحثات
٢٤٦	٨ و ١٩	فلا ۔ اور مضمون	فلاسفہ ۔ اور متضمن
٢٤٧	١٣	جبکا	جنکا
٢٤٩	٧ و ١٢	مصنوعی ۔ نصیحۃ	مصنوعی ۔ النصیحۃ
٢٥٠	١٣	فساد	فساد
٢٥١	زیر صفحہ	١٥١ ۔ ہمنے ۔ دکھادی	٢٥١ ۔ ہم ۔ دکھادینگے
٢٥٣	١٦	وھو	وھو سلہ
٢٥٥	١٢ و ١٣	سیدہ ۔ رضا ۔ ہوگا۔	سیدہ ۔ رضا کا مصداق ہوگا
″	٢١	کثیر التعداد مین	کثیر التعداد مین سے
٢٥٦	٢٢	الرحیم	الرحیم
٢٥٨	١٥ و ١٤	تحول ۔ دکھلا ۔ ابنت	تحول بہ ۔ دکھلا ۔ ابنت
٢٥٩	١٣ و ٢٣	رھنے سے ۔ ان نمینسک	رھنے ۔ ان نعیسک
٢٦٢	١٤	انما ضعوا	انما صنعوا
٢٦٣	حاشیہ	ایذا دی ابن آدم نے مجکو پر کہا	ایذا دیتا ہے ابن آدم مجکو پر کہتا ہے
٢٧٠	١٢ و ١٣	خدا ۔ بلا احصی	خدا نے ۔ لا احصی
٢٧١	[illegible]	نل ۔ یا ایام	بل ۔ ایام
٢٧٣	٢١	دو	دہ
٢٧٤	١٣ و ١٩	تھی تکم ۔ اور دار	توتکم ۔ دار وبدار
٢٨٠	[illegible]	نجات والی ۔ ہلاکت والی	نجات دینی والی ۔ ہلاکت بھی انبوالی
٢٨١	٢٠	کیا کہا	کیا کیا
٢٨٦	اخیر	صلاح	اصلاح
٢٨٩	١٣ و ١٢	واللہ ۔ تصنیع	اللہ ۔ لتصنیع
٢٩٠	١٣ و ١٥	ان الحق ۔ واقع	انی الحق ۔ واقعہ
٢٩٥	١١ و ١٩	واللہ وغیرہ ۔ سندھویہ	باطلہ وغیرہ کا ۔ ادعائیہ
٢٩٦	٢ و ١٤	یونہی ۔ سندھویہ ۔ ستیر	یونہی ہی ۔ ادعائیہ ۔ تیتیر
٢٩٦	١٣	دجال	دجال ہونے
٢٩٩	١	ہونیوالے ہے۔	ہوگا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
٢٩٩ حاشیہ	١٤ و ١٥	فیوقت ۔ العاقبۃ ۔ لغو	اسوقت ۔ العاقبۃ ۔ فلغوا
″ حاشیہ	١٠ و ١٢	جہلایا ۔ کیطرف	جہلانا ۔ کیطرف سے۔
٣٠٠	١	متحمل	محتمل
٣٠١	١٢ و ١٣ و حاشیہ	عنصر ۔ مستراح ۔ کسی	عنصر فیہ ۔ المستراح ۔ کسی کو
٣٠٢	١١ و ١٥ و ١٩	ھوی ۔ ادخل ۔ لکل ۔	حوی ۔ ذخل ۔ ولکل
٣٠٧	١٨	رفع اللہ	رفعہ اللہ
٣٠٩	٣ و ٢٣	طول ۔ رحمتہ اللہ	طویل ۔ رحمہ اللہ
٣١٠	٢٨	سبحان اللہ من	سبحان من
٣١٢	١٩	ہمزہ	ہمزہ
٣١٣	١٠	المنتفی ۔ بعد واقع	المقتفی ۔ لئے بعد واقعہ
″	١٣	یہ بھی اپنی موت سے مرا	× ×
″	٣ و ٢٠	یعنی ۔ توقف	بنی ۔ واقف
″ حاشیہ	١٠ و ١١	اپنے دین ۔ اپنے راستہ	اسکے دین ۔ اسکے راستہ
٣١٤	١٨	بالبیت	باہل بیت
٣١٦	١٠ و ١٧	حیال ۔ منصورین	جہال ۔ منصورین
٣٢٠	١٩	لبیت	البدیہۃ
٣٢١	٧ و ٩ و ١٤	ممتس ۔ جلمہ ۔ غرا	مص ۔ مجلہ ۔ غرو
″	[illegible]	مائل ہوتا اور نہ توہم بدی اور نہ	عود کرتا اور نہ فحشی کرتا اور نہ
″	[illegible]	بنا تا۔	بناتا اور نہ غلبہ کرتا۔
٣٢٢	١١	سجام	سجاح
٣٢٥	پہلا	اور ہر ایک	تحقیق اعمال متو نکی ساتھ نیتون اور اسکی
٣٢٧	١٩ و ١٥	فالذین ۔ تشرد وا ۔ کیا	فالذین ۔ شددوا
٣٢٨	٩ و ١٧ و حاشیہ	الانجیل ۔ گروہ کو ۔ العانت	الانجیل ۔ گروہ انکو ۔ [illegible]
٣٢٩	٥ و حاشیہ	بیعتہ ۔ وبال	بیع ۔ وبال
٣٣٢	١٠ و ١٣	علی ان ۔ قراب	علی ان لا ۔ قرار پر
″	١٩ و ٢١	علیلی ۔ جنبہ خلافت	خلیفتہ ۔ جنبہ الخلافت
٣٣٣	١١ و ١٩ و ٢٣	مروۃ ۔ نہوا ۔ اور	مودوۃ ۔ نہوم ۔ اور
٣٣٤	حاشیہ [illegible]	کریتے ۔ مجمع ۔ من شر	کرلگا ۔ اور من شر
٣٣٥	٢٣ و اخیر	من الجنۃ ۔ امین	من اھل الجنۃ ۔ [illegible]
″	[illegible]	فرغرہ ۔ کمال	فرغرہ ۔ کامل
٣٣٦	٢١ و ١٦	بنسبت ۔ کمیاء ۔ جاتا	نسبت ۔ کیمیاء ۔ جاتا
٣٣٨	٢٣ و ٢٢	لما	لہم
٣٣٩	٥	عمل	عمل
٣٤٢	١٢ و ٢٠	درحدیث ۔ لاابالی ۔ کرونگا	درحدیث ۔ لاابالی ۔ کرونگا
٣٤٣	١٣ و ١٥	صلی اللہ علیہ ۔ کہ ب	علیہ وعلی ۔ سب
٣٤٨	٩ و ١٤	کنیدہ دری ۔ واقعًا	کشیدہ روئی ۔ الواقع
٣٤٩	٢ و ٥	صاحب ۔ آخیر	صاحب کی ۔ اخیر
٣٥٠	٣	زبانی	ربانی

Marfat.com

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۵۱	۲۰	وماکانوا	ماکانوا	۴۰۸	۱۷	کم	کم
۳۵۳	۸	اجبت	احببت	۴۰۹	۱۴و۱۳	وصیلۃ + آنچ	صلۃ + اپنے
۳۵۳	۲۱	کبھی	کسبی	۴۱۰	۱۹و۱۲و۳	اخنف + عبداللہ بن + محکرات	احنف + عبداللہ + خوارق
۳۵۴	۶	اخطی	اخطاء	۴۱۲	۱۳و۱۲	میرزی + ہتیاب + صدمقرہ	(میرزی) (ہتیاب) + صدمقرو
۳۵۵	۲۰و۱۰و۹	یغفرون + لایسلکم + بخوا	یغفرون + لایسلکم	۴۱۳	۲۲و۲۱و۱	جادو + طاغوت شیطان + کرکے	(جادو) طاغوت (شیطان) کرکے
۳۵۶	۴	ولی صاحب	ولی اللہ صاحب	۴۱۴	۱۹و۱	بات + رکھ کر کے	باب + رکھکر تامل کرین کہ
۳۵۹	۱۹و۹	حکماء اعدل + مسکین	حکماء اعدل + ملتین	۴۱۵	۱۸و۵	کی جاتی + قتادہ	کیے جاتے + ابوقتادہ
۳۶۲	۲۱و۱۷و۹	اجماع ہین ہی + افعال + تفسق	اجماع ہے + وافعال + تفسق	۴۱۶	۷و۲	اشتہادین + ضمیمہ + جعفر + خوارق	اشتہار + ضمیمہ + اخبار جعفر + خارق
۳۶۳	۹و۷	انہونے + منفسق	انہون نے + تفسق	"	۱۸و۱۰و۹	دوفواول + والے + غلطاً عرض ضروری	دونوازاول + (والے) خطا عرض (ضروری)
۳۶۵	۲۱و۱	وحق + التغوبہا + خال	حق + التفوہ + باشال				
۳۶۷	۱۲و۱۱و۹	معدوم + ۱۰ و ۱۱ + ۹ و ۱۱	معدوم + ۱۰ + ۱۱ + ۱۲	۴۲۲	۱۸	ازدست	بلکہ انکے برعکس
۳۶۹	۱۸و۵	احسان ہے + ملتے	احسانات کا ہی + بنتے	۴۲۵	۱۹و۱۴	فیہا + وقعت	وماء + توقیت
۳۸۰	۴	حفظنا من زلت	احفظنا من زلۃ	۴۲۶	۱۷	خلف	اخلف
۳۸۲	۲۵و۷	حملوالتوراۃ + اکی	حملوالتوریۃ + اسکا	۴۲۷	۱۳و۱۲و۱۱	خلفہ + دشر + دوم مین کہ	اخلف + رسالہ شر + دوم مین
۳۸۳	۱۱و۱	مصرعہ + اسی سے	مقولہ + اس سے	"	۱۷	عہ یا عہ	عہ یا عہ
۳۸۸	۵و حاشیہ	التعجب + عہد وفا	التعجب خیز + عہد کو پورا	۴۲۸	۱۳و۴	گئے + کیئے + شایع	کیے + لئے + شایع ہو
۳۹۰	۱۸و۳	النسب + بیجھدا	النسب ہونیکے + لیکھدا	۴۲۹	۷	گمنا	تکمنا
"	۱۵و۲ حاشیہ	ہکو ہمارے عیب تبلاوکر	ہماری عیب ہماری پاس ہدیۃ	۴۳۰	۲۳و۲۰ حاشیہ	نیوت + خوف + گالین	نیابت + خوب + گالیان
۳۸۵	آخر حاشیہ	× ×	دکھا کو اسد سامنے ظاہر ہو	۴۳۱	۲۰و۲	قابل ملاحظہ + ولاندعوا	قابل غور ہے + ملاحظہ ہو
۳۸۷	حاشیہ ۱۳	ین -	بجہ ابنین	۴۳۲	۲۳و۱۸و۱۳	دین دعا + دردہ + غرا	دین ودنیا + کا + وردہ + غراء
۳۸۹	حاشیہ ۲	اور اپنے نفس کے فکر مین الخ	اور سب کے نفس کیلئے اپنی اندر لوگوں کی طرف سے	۴۳۳	۴	شرعیہ	شرعیہ کرکے
۳۹۰	۱۱	سے فرماتے		۴۳۶	۱۸و۸	فہتکتہ + اذنبت	فہتکہ + اذنبت
۳۹۱	۱۶ حاشیہ	انا خیر + مین	انا خیر + بلکہ مین	۴۳۷	۲۳و۷	کیف + فلاذیک	کیف + فلا وسبلک
۳۹۲	۱۳و۱۱ حاشیہ	الکم + دیگا	انکم + دیگی	۴۳۸	۲۵و۲۰و۱۳	مخالف ہدایات + یسمع مغرلہ	مخالف ہدایات + یسمع مزنے
۳۹۳	۲۲	تودوکاامانات + حق العاد	تود والامانات + حق العباد	حاشیہ	۲و۱	ہین -	ہین اور انکی طرف پھیر جاوینگے
"	۲۲و۱۴	لیعبد اللہ + الکبریائی	لیعبد اللہ + الکبریا	۴۳۹	۲۰و۵	توجہ + نذیر ہے	کچھ توجہ + نذیر ہے
۳۹۴	۱۱و۱۰	بوجھہ + دوزخی	بوجہ + دوزخی	۴۴۱	۲۱و۱۳و۱۰	ذروا + بکڑی + غرا	وذروا + بکھرتی یا پراگندہ + غراء
۳۹۶	۲۶و۱۴	اپنید + روح رواں	آئندہ + روح وروان	۴۴۴	۲۳	ولیسی ہی	ولیسی ہی ہے
۳۹۷	۱۱ و اخیر	شل + اخیر	جیسے + اخیر	۴۴۷	۲۵و۱۳	حکو + نفرعات	فکو + تفرعات
۳۹۸	۱۲و۱۱و۱	تو + ومرید + اگر	× + مرید + ×	۴۵۳	۳	کارنتا	کانتا
۴۰۰	۸	جوشیطان	اور شیطان	۴۵۵	۱۹و۱	یاعی + سرکش امام + الکمالے	لوامام ہے باغی سرکش + الکمال
۴۰۲	۲	غرا	غرہ	۴۵۷	۱۸و۱۴و۱۲	تعجب + مرزاصاحب بنتے پکہا ہے	موجب تعجب + مرزا صاحب کی
۴۰۳	۲۲	مین برے	مین سے کئے برے	۴۵۸	۱۱	فکاتبوھم	فاکتبوہا
۴۰۵	۲۱	حصیر	خطبہ جبر	۴۶۰	۱۶و۱۵	تواخذنا + مولینا	تواخذنا + مولنا
۴۰۷	۲۰	ساوی	ساری				

صفحہ ۱۲۹ و ۱۵۱ پر علیحدہ پرچیان چسپان کیا ہے۔

Marfat.com

یا فتاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تمہید

اما بعد۔ جو کارروائی محرک وموجب تالیف واشاعت کتاب ہذا ہوئی وہ خط وکتابت ذیل سے عیان ہے جسکی **نقل مطابق اصل** ہدیہ ناظرین ہے

نمبر۱۔ ۲۷۔ اپریل ۱۸۹۹ء

از فقیر محمد یوسف بخدمت بابرکت مخدومی مکرمی جناب منشی الٰہی بخش صاحب و منشی عبد الحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں کل ۲۶۔ اپریل ۱۸۹۹ء کو امرتسر سے بسواری ریل دینانگر (؟) کیطرف جارہا تھا۔ امرتسر کے سٹیشن پر حافظ حامد علی صاحب جو مرزا صاحب کے پرانے رفیق ہیں ملے بٹالہ تک آپکے الہامات کے بارہ میں جو مرزا صاحب کی نسبت ہوئے ہیں گفتگو ہوتی رہی حافظ حامد علی صاحب نے کہا منشی الٰہی بخش صاحب اپنے الہامات کو کیوں نہیں شائع کرتے۔ مینے کہا کہ الہامات ہو بعض شائع نہیں کیے گئے کہ شاید مرزا صاحب ناراض ہوجاویں اور نوبت بعدالت پہونچے۔ حافظ حامد علی صاحب بٹالہ سے علیحدہ ہوگئے اور قادیان کو چلے گئے آج حافظ حامد علی صاحب ۲۷ اپریل کو میرے پاس قادیان سے ایک خط مرزا صاحب کا لیکر آئے جو آپ کو بجنسہ روانہ کرتا ہوں۔ اب آپکو لازم ہے

Marfat.com

کہ جو خط آپ نے مرزا صاحب کو لکھا ہے یا تو بذریعہ طبع یا بذریعہ قلمی جسطرح مناسب ہو یعنے تین ہفتہ تک
جلدی مرزا صاحب کی خدمت مین روانہ کردین میرے خیال مین صرف تحریری یعنے قلمی بھیجدین مرزا
صاحب کو لکھدین کہ دو ہفتہ تک بعد مطالعہ واپس فرماوین ہمارے خیال مین اس خط کا طبع ہونا
آپ کی طرف سے مناسب نہین ہے اگر مرزا صاحب طبع کرانے کی اجازت دیوین تو طبع کراوینگی باقی
خیریت ہے۔ از دہاریوال جواب امر تسر بدفتر نہر۔

نمبر ۲۔ تحریر مرزا صاحب

میرے پاس شیخ حامد علی صاحب ساکن تہہ غلام نبی نے یہ بیان کیا ہے کہ حافظ محمد یوسف صاحب ڈپٹی
کلکٹر انہار نے مجھ سے یہ کہا تھا کہ منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ لاہور کو مرزا غلام احمد کی نسبت
کئی الہامات ایسے ہوئے ہین جن مین اللہ تعالے منشی صاحب موصوف کو یہ خبر دیتا ہے کہ غلام احمد مسرف
کذاب ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھکر الہام ہوئے ہین لیکن منشی صاحب اس مصلحت سے ان الہامات کو کسی
اشتہار کے ذریعہ سے شائع نہین کرتے کہ مبادا مرزا غلام احمد ہمپر انگریزی عدالت مین نالش کردی
ہان اگر مرزا غلام احمد یہ تحریری وعدہ لکھدے کہ مین نالش نہین کرونگا تو ہم وعدہ کرتے ہین کہ ہفتہ عشرہ
مین کسی اشتہار یا اخبار کے ذریعہ سے ان الہامات کو منشی الٰہی بخش صاحب کے ہاتھ سے شائع کرادینگے
پس چونکہ یہ طریق نہایت عمدہ ہے اور ممکن ہے کہ اس سے کوئی فیصلہ ہو جاوے اسلیے مین حضرت عزت
کی قسم کھا کر لکھتا ہون کہ مین ایسے الہامات کے شائع کرنے سے کسی عدالت مین نالش نہین کرونگا
ہان یہ شرط ہے بلکہ نہایت ضروری شرط ہے کہ منشی الٰہی بخش صاحب خداتعالی کی قسم کھا کر الہامات
شائع کرین یعنے تحریر الہامات کے پہلے یہ قسم کہاوین کہ مجھے اللہ جلشانہ کی قسم ہے کہ جو الہامات ذیل
مین لکھتا ہون وہ درحقیقت خداتعالی کی طرف سے ہین اور اگر اس تحریر مین میری طرف سے کوئی
گستاخی یا جھوٹ یا افترا ہے تو خداتعالی اس افترا کا مجھے پاداش دے۔ یہ لکھکر یہ الہامات لکھتے
سو مین یہ رقعہ بخدمت حافظ محمد یوسف صاحب اسی غرض سے لکھتا ہون۔

(دستخط) الراقم مرزا غلام احمد بقلم خود

مگر یہ کہ یہ بھی شرط ہے کہ منشی الٰہی بخش صاحب اپنے مکذب بالتصدیق کے الہامات کو اپنے نام اور پورے پتہ عہدہ و سکونت وغیرہ سے شائع کریں اور اگر ایسا نہ ہوا تو پھر تین ہفتہ[1] تک انتظار کر کے یہ رقعہ کسی اشتہار یا اخبار کے ذریعہ سے شائع کر دیا جائیگا اسکی ایک نقل اسی غرض سے رکھی گئی ہے فقط ۲ ۔ اپریل ۱۸۹۹ء

گواہ شد گواہ شد گواہ شد گواہ شد
(دستخط) عبدالرحمن حاجی اللہ رکھا (دستخط) مرزا خدا بخش (دستخط) نورالدین عفا اللہ عنہ (دستخط) معراج الدین عفی عنہ بقلم خود

گواہ شد
(دستخط) عبدالکریم سیالکوٹی

نمبر ۳ جواب الٰہی بخش

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم ۔ الٰہی بخش بخدمت اخی حافظ محمد یوسف صاحب بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ و مغفرتہ و رضوانہ عرض آنکہ والا نامہ جناب و تحریر حضرت مرزا صاحب پہونچی ۔ عاجز کو تعجب آتا ہے کہ مرزا صاحب کو تو ماشاء اللہ متانت مستقل مزاجی و وقار اور متجربہ کاری کا بڑا دعوی ہے یا اب اس قدر تغیر ہوا کہ کچھ حد نہیں بالہا سال سے وہ عاجز سے واقف ہیں چنانچہ دور دراز تجربہ کے بعد مرزا صاحب نے رسالہ ضرورۃ الامام میں عاجز کی نسبت کئی تعریفی الفاظ بھی درج فرمائے ہیں یعنی بے شر انسان نیکبخت متقی پرہیزگار ۔ اور فرمایا ہے کہ ابتدا سے ہمارا انکی نسبت نیک گمان ہے اور اخیر پر دعا فرمائی ہے کہ خدا پاک اسکے ساتھ ہو فقط یہ رائے مرزا صاحب کی کچھ سرسری نہیں بلکہ مدت مدید و عرصہ بعید کے تجربہ کا نتیجہ ہے اور اب حضرت مرزا صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ یہ عاجز قسم تحریر کرے اور پھر الہامات لکھے نیز شرائط مقرر فرماتے ہیں کہ اپنا نام پتہ عہدہ سکونت وغیرہ وغیرہ لکھے ۔ اس تغیر و تبدیل حالات سے عاجز بہت متعجب ہے اور بار بار خیال آتا ہے کہ علیم و خبیر نے جو اپنے فضل و کرم سے حضرت مرزا صاحب کے حالات کے تغیر کی عاجز کو الہاماً آیہ شریفہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ میں اطلاع فرمائی کیسی صحیح ہے سبحانک

[1] وعدہ توڑ کر دیا لیکن جو عادت الفاظ دبجائے تین ہفتہ کے تین مہینہ سے بھی زیادہ گذر گئے لیکن یہ رقعہ شائع نہ ہوا شاید اسلیے کہ بموجب حکم قرآن مجید اشارہ نہیں کیا تھا +

ﷲ واتعا سب کچہ اللہ پاک کے قبضہ قدرت مین ہو اور ذرہ ذرہ پر اسکا اختیار ہے جو چاہے سو کرے یُقَلِّبُ کَیفَ یَشَاءُ۔ یَفعَلُ مَا یَشَاءُ۔ وَیَحکُمُ مَا یُرِیدُ جناب خیال فرماوین کہ حضرت مرزا صاحب نے جو کچہ اول عاجز کی نسبت تحریر فرمایا کیا وہ صحیح نہین کہ اب عاجز سے قسم وغیرہ شرائط لیتے ہین۔ کیا خدا نخواستہ عاجز کی انسے کسی قسم کی عداوت و دشمنی مقابلہ یا کچہ حسد و بغض ہے۔ معاذ اللہ۔ یا عاجز انپر زور ڈالتا ہے کہ وہ خواہ نخواہ ضرور عاجز کے الہامات کو قبول و تصدیق کرین تاکہ عاجز پر کسی قسم کی شرائط قائم کرنے کی ضرورت و حاجت ہو یا مرزا صاحب کے نزدیک نعوذ باللہ وہ ذات پاک قادر جل جلالہ عالم الغیب و الشہادہ بدون پتہ نشان و قسم عاجز کے شناخت کرنے و یادداشت دینے مین مغالطہ کہانیوالی ہے؟ جناب کو خوب معلوم ہے اور مرزا صاحب بہی خوب جانتے ہین کہ عاجز ایک گمنام بے تعلق اور بفضل و کرم مولی غنی و کریم مستغنی المزاج شخص ہے اور شہرت وجاہ طلبی سے الحمد للہ اس ارحم الراحمین کی سنت بیکران و احسان بے پایان سے متنفر و بیزار پہر عاجز کو کیا ضرور ہے کہ ایسے فضول و بے ضروری مخالف اخلاص شرائط کا پابند ہو۔ ہان الہام الہی کی پابندی ضرور ہے اور اپنے اختیار سے باہر ہے۔ مرزا صاحب کے مخالف جو الہام عاجز کو ہوئے اور ہوتے رہتے ہین وہ سوائے آپکے اور تین چار دیگر رفقاء کے بلحاظ ملاقات دیرینہ بنظر ناراضگی مرزا صاحب اب تک کسی کو نہین سنائے گئے۔ اور اسی خیال سے شائع بہی نہین کیے اگر حضرت مرزا صاحب بجوش دلی و فراخ حوصلگی و اخلاص ان ربانی شہادات کو یعنے الہامات کو بلا کسی شرط و اکراہ و عذر کے سننا گوارا فرماتے ہین جیسا کہ اہل اللہ کی شان ہوتی ہے تو عاجز کو حسب اجازت و ارشاد مرزا صاحب انکی بیان و شائع کرنے مین کچہ عذر نہین۔ لیکن جناب غور فرمالین کہ جو امور مخالف طبیعت۔ مخالف وجاہت۔ اور خصوصاً سلسلہ پیری مریدی کے حارج و مضر ہون تو وہ ضرور طبعاً ناگوار گذرا کرتے ہین اور پہر جب غصہ[1] آجاتا ہے تو انسان بے قابو ہو کر ایسا ہی ہو جاتا ہے جیسا حد...

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغضب من الشیطان وان الشیطان خلق من النار وانما یطفأ النار بالماء فاذا غضب احدکم فلیتوضأ (ابوداود) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غضب شیطان

Marfat.com

شریف میں آیا ہے البتہ عباد الرحمن جنکا حافظ و ناصر خود وہ عز اسمہ ہو اور جو حکم وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ
وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ کے ادب و لحاظ و تعمیل کرنیوالے ہوں وہ البتہ مستثنی ہیں
اور غصہ میں بے قابو نہیں ہوتے اور نہ کسی قسم کی ایذا رسانی کی کارروائی کرنے کی فکر کرتے ہیں
سو یہ ہر ایک کا منصب نہیں بحکم آیۃ کریمہ وَمَا يُلَقّٰهَا اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَمَا يُلَقّٰهَا اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ
عاجز خاکسار تو رضای مولی کا خواہاں ہے اور اسکے احکام کا پابند کسی سے کچھ مقابلہ نہیں اور نہ
کچھ غرض وہ مالک جو چاہے گا آپ ہی سب کچھ کر کرا لیگا فقط لاہور می سنہ ۱۸۹۹ء یوم یکشنبہ

نمبر ۴ جواب مرزا صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی ۱۵ مئی سنہ ۱۸۹۹ء

بخدمت مکرمی حافظ صاحب حافظ محمد یوسف صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپکا عنایت نامہ پہونچا اگرچہ وہ شرائط جو مینے لکھے تھے

سے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو پانی بجھاتا ہے پس جب تم میں سے کسیکو غضب (غصہ) آوے
تو وہ وضو کرے

عن ابی ذر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا غضب احدکم وھو قائم فلیجلس فان ذھب عنہ الغضب
والا فلیضطجع (رواہ احمد والترمذی) ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب
تم میں سے کسیکو غصہ آوے تو اگر کھڑا ہے تو بیٹھ جاوے اگر پھر بھی غصہ فرد نہ ہو تو لیٹ جاوے

الا ان الغضب جمرۃ فی قلب ابن آدم الا ترون الی حمرۃ عینیہ وانتفاخ اوداجہ فمن وجد من ذلک
شیئا فلیلصق خدہ بالارض خبردار غصہ ایک کوئلہ ہے آدمی کے دل میں کیا تم اسکی آنکھوں کی سرخی اور
رگوں کا پھولنا نہیں دیکھتے جو شخص ایسا محسوس کرے اسے چاہیے کہ اپنا رخسار زمین سے لگا دے۔

ان الغضب جمرۃ توقد فی القلب الم تروا الی انتفاخ اوداجہ وحمرۃ عینیہ فاذا وجد احدکم من
ذلک شیئا فان کان قائما فلیجلس وان کان جالسا فلینم بیشک غصہ ایک کوئلہ ہے جو دل میں
سلگایا جاتا ہے کیا تم اسکی رگوں کے پھولنے اور سرخی آنکھوں کو نہیں دیکھتے پس جب کوئی یہ حالت کو محسوس کرے تو اگر
کھڑا ہے تو بیٹھ جاوے اگر بیٹھا ہو تو لیٹ جاوے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الشدید بالصرعۃ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب (متفق علیہ) فرمایا رسول

Marfat.com

وہ سب قوم کے فائدہ کے لئے لکھی تھی اور انکے لکھنے سے نہ یہ غرض تھی کہ حضرت منشی الٰہی بخش صاحب پر مجھے اعتبار نہیں اور نہ یہ غرض تھی کہ میں نعوذ باللہ انکے لیئے کوئی بد منصوبہ سوچتا ہوں محض نیک نیتی سے لکھا گیا تھا۔ لیکن چونکہ مجھے آسمانی فیصلہ مطلوب ہے یعنے یہ مدعا ہے کہ تا لوگ ایسے شخص کو شناخت کر کے جسکا وجود حقیقت میں انکے لیئے مفید ہے راہ راست پر مستقیم ہو جاویں اور تا لوگ اس شخص کو شناخت کر لیں جو درحقیقت خدا تعالی کیطرف سے امام ہے اور ابھی تک یہ سر کو معلوم ہے کہ وہ کون ہے صرف خدا کو معلوم ہے یا انکو جنکو خدا تعالی کی طرف سے بصیرت دی گئی ہے اسلیئے یہ انتظام کیا گیا ہے پس اگر جناب منشی الٰہی صاحب کے الہامات درحقیقت خدا تعالی کی طرف سے ہیں تو وہ الہام جو میری نسبت انکو ہوئے ہیں اپنی سچائی کا کوئی کرشمہ ظاہر کریں گے اور اس طرح یہ خلقت جو وجب الرحم ہے صرف کتاب سے نجات پا جائیگی۔ اور اگر خدا تعالے کے علم میں کوئی ایسا امر ہے جو اس بدظنی کے برخلاف ہے تو وہ امر روشن ہو جائیگا لہذا میں اسبات سے تو باز آیا کہ منشی صاحب کے مونہ سے قسم کا اقرار لوں گو خدا تعالی نے بھی قسمیں کھائی ہیں اور ہمارے سید و مولی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کے سامنے بعض اوقات قسمیں کھایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لیکن میں عام لوگوں کو زیادہ توجہ دینے کے لیے خود بصورت حضرت منشی الٰہی بخش صاحب کو قسم دیتا ہوں اور میری طرف سے منشی صاحب موصوف کو یہ قسم ہے کہ اے منشی الٰہی بخش صاحب آپکو اس خدائے قادر ذوالجلال غیور کی قسم ہے کہ میری نسبت جسقدر آپکو خدا تعالے کی طرف سے الہامات ہوئے ہیں وہ سب مع ترجمہ

نقل مطابق اصل لکھا ہے

اللہ صلعم نے کہ سخت زور آور وہ نہیں جو دوسرے کو گرا دے بلکہ وہ ہی جو بوقت غضب اپنے نفس پر قابو رکھے۔

لہ سوا چند مریدین جناب کے باقی ساری دنیائے مسلمان آپکے نزدیک بے بصیرت ہیں۔ معاذ اللہ

سکہ خود بدولت کے الہامات کی سچائی کا کرشمہ در بارہ داماد مرزا احمد بیگ و میعاد عبداللہ اتھم وغیرہ جو ظاہر ہوا اسکو بھی مدنظر رکھیں ۔

سکہ قسم ہے اس اللہ کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے ۔

Marfat.com

لکھنا کہ کسی اشتہار کے ذریعہ سے شائع کر دیجیے میں آپکو اے منشی الٰہی بخش صاحب پھر اس قادر قدوس کی قسم دیتا ہوں کہ آپ ان الہامات میں سے جو آپنے حافظ محمد یوسف صاحب کو یا حضرت منشی عبد الحق صاحب کو یا کسی اور کو سنائے ہیں یا ابھی سنائے نہیں کوی الہام مخفی نہ رکھیے۔ میں پھر تیسری مرتبہ اے منشی الٰہی بخش صاحب آپکو اس حیّ و قیوم لا الہ الا اللہ کے مصداق کی قسم دیتا ہوں جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن شریف نازل کیا ہے اور قسم کا منشا یہی ہے کہ آپ اسی کے منہ کے لیے اسی کی عزت کے لیے اسی کے نام کے ادب کے لیے وہ کل الہامات جو میری نسبت آپ کو ہوئے ہیں اس خط کے پہونچنے سے ایک ہفتہ[۱] تک کسی اشتہار کے ذریعہ سے شائع کرا دیجیے اور دس اشتہار میری طرف بھی بھیج دیجیے اور کوی الہام جو میری نسبت ہو چکا ہے مخفی نہ رکھیے اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ نعوذ باللہ میری طرف سے نہ کوئی آپ پر نالش ہوگی اور نہ کسی قسم کا بیجا حملہ[۲] آپ کی وجاہت و شان پر ہوگا میں جانتا ہوں کہ ایسے سب کام بدذاتی ہیں میں صرف خدا تعالے سے عقدہ[۳] کشائی چاہوں گا تا وہ لوگ جو مجھے مسرف کذاب کا نام دیتے ہیں جو قرآن میں فرعون اور کسی شد کافر کا نام

---

[۱] دینی امور میں جلدی و گھبراہٹ کی کیا ضرورت ہے حدیث شریف میں ہے الاناۃ من اللہ والعجلۃ من الشیطان رواہ الترمذی۔ خصلتان یحبہما اللہ الحلم والاناۃ (ای الوقار) رواہ مسلم

[۲] اس وعدہ کی بھی کچھ پرواہ نہیں کی اخبار الحکم ۲۴ جون سنہ ۱۹۰۷ء ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء میں کچھ کچھ لکھا۔ ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء پھر ۹ و ۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۷ء میں بہت لکھا کہیں کذاب خدا تعالی پر افترا کرکے دو چار فقرے سنا کر مامور من اللہ ہونیکا دعوی کرنیوالا راستباز کے بالمقابل بول نہ سکنے والا۔ کہیں تفرقہ پرداز الہام کا مدعی۔ نقاب سے منہ باہر کر۔ برقع پرے پھینک کے میدان میں نکل وغیرہ۔ کہیں متکبر سڑی خود پسند سنن انبیاء علیہم السلام سے ناواقف پر ظلمت روح تاریکی کی روح وغیرہ لکھا ہے۔ شاید یہ الفاظ آپکے یہاں معیوب و بیجا حملہ خیال نہیں کیے جاتے۔ غرض عہد کرکے اسکے ایفا کی کچھ پرواہ نہیں۔ معاذ اللہ

[۳] ۔ لیکن آپ تو اقرار نامہ لکھ چکے ہیں کہ میں خدا کے پاس اپیل بھی نہ کرونگا لہذا اب عہد شکنی آپکو شایان نہیں کیونکہ ایفاء عہد کی تعریف جو اللہ پاک نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمای ہے۔ اور پھر نقض عہد جو وعید آئی جناب کو وہ سب بحیثیت ایک مسلمان و متبع قرآن مجید ہونے کے مد نظر چاہیے۔ منہ مؤلف

Marfat.com

نام ہے اور وہ لوگ میرے دعوی مسیح موعود ہونے کی تصدیق کرتے ہین ان مین اللہ تعالی آپ فیصلہ کرے مین تین قسمون کے ساتھ آپ کی خدمت مین عرض کی ہے اور یہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام پیغمبرون کی ہے کہ حسب قسم دیگر انکو پوچھا جاتا تھا تو وہ اس جواب کو بغیر کم یا زیادہ کرنے کے اور بغیر کسی قسم کی خیانت و تحریف کر ٹھیک ٹھیک مطابق واقعہ بیان کردیتے تھے سوا اس سے زیادہ مین کچھ نہین کہہ سکتا آپ اپنے مونہہ سے قسم کھانے سے الگ رہی مگر میرا مدعا بھی اس طور سے حاصل ہو جائیگا ضرور نہین کہ اظہار قسم کرو *

(دستخط) مرزا غلام احمد

نمبر ۵ جواب الٰہی بخش

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ الٰہی بخش بخدمت مخدومی مکرمی اخی حافظ محمد یوسف صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ عرض آنکہ ۔ والا نامہ جناب حضرت مرزا صاحب مکتوبہ ۱۵ امی ۹۹ سنہ جو بذریعہ رجسٹری جناب کے نام تھا موصول ہوا حضرت مرزا صاحب فرماتے ہین کہ شرائط جو لکھی تھین قوم کے فائدہ کے لیے لکھی گئی تھین لیکن عاجز کے خیال مین اب تک نہین آیا کہ قسم کھانے مین قوم کا کیا فائدہ ہے بلکہ اللہ تعالی کا تو حکم ہے لَا تَجْعَلُوا اللّٰہَ عُرْضَۃً لِّاَیْمَانِکُمْ خیر اب تو حضرت مرزا صاحب نے ناحق کی قسمون سی عاجز کو معاف فرما کر خود عاجز کو بضرورت قسمین دی ہین کیونکہ بموجودگی ارشاد وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَہٗ اَلَیْسَ فِیْ جَہَنَّمَ مَثْوًی لِّلْکٰفِرِیْنَ کے مومنین خاشعین کو انکی کچھ ضرورت نہین ۔ اگرچہ عاجز ابتک کشش و پنج مین تھا کہ اشاعت الہامات مین خواہ نخواہ انگشت نمائی کا موجب بنا اور اپنی گوشہ گزینی مین خلل ڈالنا کیا ضرور ہے ۔ لیکن چونکہ اب حضرت مرزا صاحب اصرار فرماتے اور اللہ جل جلالہ کی قسمین ڈالتے ہین لہذا مجبورًا عاجز انکے ارشاد کی تعمیل مین حتی الوسع سعی کرے گا وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۔ لیکن جو چیز عاجز کی وسعت و اختیار سے باہر ہے اسکے واسطے عاجز ہرگز کوئی وعدہ نہین کرسکتا ۔ الہامات کوئی پانچ دس پندرہ نہین کہ کل شائع

Marfat.com

ہوسکین۔ ہان کوشش کر رہا ہون کہ انکا معتدبہ حصہ بمعہ تفہیمات و تشریحات انکی خدمت مین گذارش ہو جاوے اور چونکہ حضرت مرزا صاحب نے قوم کے فائدہ کا لفظ لکھکر یاد دلا دیا ہے لہذا اسکو مدنظر رکھنا بہی ضرور ہوا تا کہ ارشاد خَیرُ النَّاسِ مَنْ یَّنفَعُ النَّاسَ پر کچہ عمل ہو جاوے چنانچہ اس ضمن مین انکے ساتہہ چند مسائل مندرجہ رسالہ ضرورۃ الامام بہی استفساراً پیش کرنے کو لازمی و لابد سمجہکر شامل کیے جا رہے ہین سو انشاء اللہ العزیز ختم ہونے پر حضرت مرزا صاحب کے ارشاد کی تعمیل کرونگا۔ دربارہ میعاد یک ہفتہ جناب خیال فرماوین کہ عاجز مزدوری و ملازمت پیشہ ہونے کے باعث نہایت ہی عدیم الفرصت ہے لہذا اس قلیل میعاد کا جسکی بلحاظ ربانی کام و منفعت رسانی خلق اللہ ہونے کی کچہ ضرورت نہین عاجز ہرگز اسکا وعدہ نہین کر سکتا۔ دیکہیے حضرت مرزا صاحب جو ماشاء اللہ بالکل فارغ البال اور سوائے ایسے اشغال کے دیگر انکو کچہ شغل ہی نہین باوجود طول طویل میعادی وعدون کے عہدہ برآ نہین ہوسکے چنانچہ انکے وعدے درباب براہین احمدیہ و سراج منیر (اسا روپیہ کی لاگت والا) رسالہ قرآنی طاقتون کا جلوہ گاہ منن رحمان وغیرہ جنکے وقت معہودہ کو گذرے ہوسالہا سال گذر گئے ہیں غور فرماوین باوجودیکہ انکے پاس استعداد۔ لیاقت فرصت۔ چہاپہ خانہ۔ آدمی کارکن و سب اسباب و سامان موجود و مہیا ہین پہر یہ عاجز خاکسار بیچارہ باین بے بضاعتی۔ عدیم الفرصتی بے سروسامانی بے مائگی و کم لیاقتی کس طرح میعاد کا پابند ہوسکتا ہے۔ ہان انشاء اللہ الرحمن اپنی طرف سے تعمیل ارشاد مین ہرگز کوتاہی نہ ہوگی آیندہ اختیار بدست قادر مختار ہے بلکہ اسکی تالیف کے بارہ مین الہام بہی ہوا ہے کہ بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ لہذا اسکا چلنا و ٹہیرنا اسی مالک و قادر مطلق کے ہاتہ ہے خاکسار بالکل ناچیز و بیحقیقت ہے والسلام خیر ختام۔ لاہور ۲۳ مئی سنہ ۱۸۹۹ یوم سہ شنبہ

عرض حال

عاجز ورفقاء عاجز نے ہرچند حتی المقدور کوشش و سعی کی کہ امور مندرجہ ہذا کی نسبت مولوی نورالدین صاحب سے کچہ استفسار کر کرا کر اپنی تسلی کرین اور انکی طبع و اشاعت کی نوبت نہ آئے۔ لیکن خدا

پاک کی قدرت وحکمت کہ مولوی صاحب ممدوح نے باوجود درخواست اسکو قبول نفرمایا بلکہ اشاعت کی ہدایت فرمائی اور مرزا صاحب نے تو ہسقدر اصرار فرماکر مجبور کردیا کہ طوعاً و کرہاً انکے ارشاد کی تعمیل کرنی پڑی لہذا عاجز انکی اشاعت واظہار مین بالکل بری الذمہ ہے ٭

۲- بعض احباب کی معرفت کمترین کی استماع مین آیا کہ متبعان حضرت مرزا صاحب بہت منتظر وموکد ہین کہ کتاب جلد نکلے تو مرزا صاحب اس کے جواب یعنے رد کے لیئے مستعد وآمادہ بیٹھے ہین اسکے نکلنے کی دیر ہے ایک پھونک سے اڑجائیگی یا طغیانی دریاء معرفت کے لہرون مین بہا دیجائیگی۔ بھلا **آسمان** سے زمین کی کیا نسبت چنانچہ مرزا صاحب کی بالواسطہ تحریرات سے بھی اسکی تصدیق ہوئی سو بجواب عرض ہے کہ اگر فی الحقیقت تردید کے لیئے ہاتھ مین قلم لیئے ہوئے ہمہ تن طیار ہین تو عاجز اگرچہ بنسبت آسمانی و زمینی مذکورہ بالا کا معترف ہے۔ لیکن اس جلدبازی کے معاملہ مین خود مرزا صاحب کا مضمون مندرجہ سرورق براہین احمدیہ حصہ دوم قابل توجہ ہے جس مین آپنے براہین کی نسبت مخالفین کی ایسی ہی حرکت پر بڑا عاقلانہ ومنصفانہ جواب دیا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ قبل از وقوف بر حق وباطل وصحت وسقم مضمون تردید کے لیے کمربستہ ہونا ہٹ دھرمی نہین تو اور کیا ہے۔ حق طلبی وانصاف پسندی کا تو یہ تقاضا ہونا چاہیئے کہ اگر حق ہو تو آدمی قبول کرنے کے لیئے طیار رہے۔ ورنہ اظہار حق کے لیے اسکی تردید کرے نہ یہ کہ پہلے ہی سے اسکے رد ومقابلہ کی دل مین ٹھان لے چنانچہ اس مضمون کو جس دلچسپ نظم مین آپنے ادا فرمایا ہے وہ یہ ہے ٭

یارو خودی سے باز بھی آؤگے یا نہین؟	خو اپنی پاک صاف بناؤگے یا نہین؟
باطل کی میل دل سے ہٹاؤگے یا نہین؟	حق کیطرف رجوع بھی لاؤگے یا نہین؟
کبتک رہوگے ضد وتعصب مین ڈوبتے؟	آخر قدم بصدق اٹھاؤگے یا نہین؟
کیونکر کروگے رد جو محقق ہے ایک بات؟	کچھ ہوش کرکے عذر سناؤگے یا نہین؟
سچ سچ کہو اگر نہ بنا تم سے کچھ جواب؟	پھر بھی یہ منہ جہان کو دکھاؤگے یا نہین؟

Marfat.com

بہر تعجب ہے کہ باوجود اپنے اس محققانہ ومدبرانہ جواب کے عاجز خاکسار کی عاجزانہ تحریر پر جسکی کیفیت و ماہیت آشکارا نہیں ہوئی پہلے سے ہی بمقابل اعتراض کلمات کا اظہار کرنا کیونکر مناسب وجائز سمجھا گیا

عذر

اگرچہ عاجز خاکسار ورفیق مددگار کو کبھی تحریر وتالیف کا موقعہ نہیں پڑا نہ اس قسم کے کام کی مشق و مہارت وشوق ہے۔ بلکہ ایسا شغل عاجز ورفقائے عاجز کی نسبت عادت ومذاق کے بالکل مخالف ہے لیکن خبیر بصیر عز اسمہ نے یہ شعور وبصیرت بخشی ہے کہ تحریر وتقریر مین تکرار اور اسی مضمون کا بار بار اظہار ہواذ کار ناظرین وسامعین کو طبعاً مکروہ وناگوار گذرتا ہے بقول ؎

مکرر گرچہ شہد آمیز باشد   طبیعت را ملال انگیز باشد

مگر چونکہ مرزا صاحب کے تصانیف کا اکثر تکرار پر مدار کار رہتا ہے بنابران مجیب کو بحالت لاچاری بدرجہ اضطراری اسکی پیروی ناگزیر یا بایں ہمہ تکرار کی تخفیف کی حتے الامکان بہت سعی کی گئی ہے لیکن بعض جگہ اسکا تدارک کما حقہ نہیں ہوسکا۔ علاوہ ازین عاجز کی مرضی وارادہ کی کچہ پیش نہیں گئی۔ قلم سے جو قادر مختار نے چاہا نکلتا گیا۔ حالانکہ عاجز ورفقاء عاجز سے نہ کوئی عالم نہ مولوی نہ منطقی نہ فلسفی نہ دین ہی کامل طور پر واقف وماہر۔ علاوہ ازین اگر ہماری مرضی وارادہ پر منحصر ہوتا تو اس تحریر تک ہرگز نوبت ہی نہ پہونچتی۔ لیکن ادہر مرزا صاحب کے فرمان نے سب سے بڑا احکم الحاکمین وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ کے مشیت وارادہ اور پہر الہامات نے ایسا کیا کہ بے اختیار اضطرارا الہام فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ کی تعمیل کراکر چہوڑی جسکے باعث یہ کتاب باوجود اختصار اس قدر ضخیم ہوگئی ؟

۲۔ اس مین جو واقعات مندرج ہین اکثر ذاتی واقفیت وتجربہ پر مبنی ہین اور انکے اظہار مین حتے المقدور بہت احتیاط کی گئی ہے مثلاً تکرار دعائے استخارہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ

Marfat.com

أَمْرِي أَوْ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدِرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ اور دخل نفس وشیطان سے تعوذ کے لیئے ادعیہ معوذات کا ورد رہا بایںہمہ اگر کوئی غلطی ہوگئی ہو تو لازمہ بشریت ہی کیونکہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کی شان مین اللہ تعالے قرآن مجید مین فرماتا ہے وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا کی عاجز اولاد مین سی ہے اور خطا ونسیان سی مبرا ومنزا نہین ہوسکتا ہ

يَا رَبِّ غَفْرًا إِنْ طَغَتْ أَقْلَامُنَا	يَا رَبِّ مَعْذِرَةً مِنَ الطُّغْيَانِ
بِحَيَاةِ وَجْهِكَ خَيْرِ مَسْئُولٍ بِهِ	وَبِنُورِ وَجْهِكَ يَا عَظِيمَ الشَّانِ
وَبِكَ الْمَعَاذُ وَلَا مَلَاذَ سِوَاكَ	أَنْتَ غِيَاثُ كُلِّ مُلِدٍّ وَلَهْفَانِ
وَلَكَ الْمَحَامِدُ كُلُّهَا حَمْدًا كَمَا	يُرْضِيكَ لَا يَفْنَى عَلَى الْأَزْمَانِ
وَعَلَى رَسُولِكَ أَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَ	التَّسْلِيمِ مِنْكَ وَأَكْمَلُ الرِّضْوَانِ
وَعَلَى صَحَابَتِهِ جَمِيعًا وَالْأُولَى	تَبِعُوهُمْ مِنْ بَعْدُ بِالْإِيمَانِ

ہ چونکہ انسان مختلف الطبائع ومذاق وخیالات ہوتے ہین اسلیے ضرور ہے کہ خاکسار کی نسبت انکی رائین بھی مختلف ہون کوئی کہے کہ ساری عمر ملازمت مین مصروف ودنیا رہنے پر یہ انعام یزدانی و فضل رحمانی کیونکر ہوسکتا ہے تو انکی خدمت مین عرض ہے کہ وہ آیت شریف رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ پر جو عاجز کو کئی بار الہام بھی ہو چکی ہے غور فرماوین نیز خیال فرماوین کہ حدیث شریف لَا يَشْقَىٰ جَلِيسُهُمْ بھی اسکی معاون ہے جیسا کہ مشاہدہ اور تجربہ ہوا ہے کہ شیخ سید عبداللہ صاحب غزنوی کے اکثر دشمن بھی انکی صحبت کے فیض وبرکت سی محروم نہین رہے اور عاجز کو تو بفضلہ تعالی وتقدس انکی صحبت بابرکت کا بہت حصہ نصیب ہوا فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَىٰ اگر اس سی بھی اطمینان نہ ہو تو حدیث شریف إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَيُؤَيِّدُ الدِّينَ

Marfat.com

بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ میں فکر کر کے فیصلہ کر لیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کے کام گنہگار رجل فاجر سے بھی لے لیتا ہے۔ پھر سب سے آخر مثل خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدِرَ تو ہر شخص کے لیے موجود ہے۔ فقط فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْاَمِيْنِ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَحْبَابِهٖ وَعِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَجْمَعِيْنَ۔ اٰمِيْن ثُمَّ اٰمِيْن ثُمَّ اٰمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةً تَكُوْنُ لِلنَّجَاةِ وَسِيْلَةً وَلِرَفْعِ الدَّرَجَاتِ كَفِيْلَةً وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا رَسُوْلَ بَعْدَهٗ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَحْبَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اٰمِيْن **الہام** اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ + اَمَّا بَعْدُ

باب اول در حالات

فصل (۱) عاجز کا تعارف مرزا صاحب سے قریباً طبع حصہ سوم براہین احمدیہ اور ملاقات ۱۸۸۲ء سے ہے یعنے اسوقت سے جبکہ موجودہ حاضر باشان و مریدان سے شاید ہی انکا کوئی آشنا و واقف

ہوا اسوقت انکی دعوت اسلام مخالفین اسلام کو بذریعہ براہین و دیگر اشتہارات و وعدہ ادائے خرجانہ بصورت عدم تشفی معترضین اور بعد بحث مباحثہ درباره اثبات معجزات شق القمر وغیرہ و تصنیف سرمہ چشم آریہ سنہ ۱۸۸۶ وغیرہ خدمت اسلامی و اعلاء کلمۃ اللہ مین عاجز معہ رفیقان انکے ساتھہ شامل تہا بنا علیہ مرزا صاحب عاجز سی اور عاجز انکے ہرحال سی بخوبی ماہر ہے حتی کہ مرزا صاحب کے مخالفین عاجز و رفقاء عاجز کو بہی انکی جماعت سمجہکر سب و شتم کرتے اور لکہتے رہے *

فصل (۲) وہ اشتہار جو کئی ہزار طبع ہوکر ممالک دور و دراز مین پیشوایان غیر مذاہب و ہریان و فلاسفران وغیرہ کو بہیجا گیا تہا اسکا ترجمہ و روانگی وغیرہ سب عاجز کے ہاتہہ سی ہوکر نکلے اوس ابتداء وقت مین اسقدر تو ملاقات و یکجہتی کہ مرزا صاحب عاجز و رفقاء عاجز کا ذکر و نام اپنی کتب میز بہی درج فرماوین یا اب کثرت مریدان و حاشیہ نشینان مین آپکے حافظہ سے وہ سب کچہ ایسا محو ہوا کہ بموقع ملاقات گذشتہ پر مرزا صاحب نے عاجز و رفیق عاجز کو ایسا ناواقف و بیگانہ خیال فرمایا کہ اپنے دعاوی و دلائل دعاوی کی تبلیغ شروع کر دی اور جب تک وہان رہے آپ اسمین مصروف رہے اس تغیر و تبدیل حافظہ و طبیعت مرزا صاحب کا نہایت ہی تعجب ہوا اور خاصکر اسلیے کہ مرزا صاحب نے یہہ خیال نہ فرمایا کہ انکی کونسی مطبوعہ تحریر ہے جو عاجز و رفقاء عاجز نے نہین دیکہی اور کونسا دعوی و دلیل ہے جو نہین سنی اور معلوم نہین جنکی تبلیغ انکو مکرر کرنی ضروری معلوم ہوئی *

فصل (۳) اشتہارات و تصانیف تو مرزا صاحب کی سب پہونچتی رہی البتہ ملاقات کو ضرور عرصہ گذر گیا تہا جسکے واسطے مرزا صاحب نے ملتان سے واپس ہوتے ہوئے لاہور مین باصرار فرمایا کہ یہان خلوت میسر نہین ہوئی ضرور قادیان آؤ ملاقات کو بہت عرصہ ہوگیا ہے" آپکے اس اصرار پر جو وعدہ کیا گیا تہا اسکی ایفا کا بہت خیال تہا جسکے باعث ستمبر ۱۸۹۸ع مین قادیان جانے کا اتفاق ہوا لیکن مرزا صاحب نے خلوت موعودہ کا کچہ خیال نہ فرماکر ایسی اجنبیت ظاہر فرمائی کہ گویا عاجز کے حال سے انکو کچہ آگہی نہ تہی انا للہ و انا الیہ راجعون الخیر فی ما وقع امید کہ اس مین بہی کئی مصالح و حکمتین اس خالق مالک عزیز و حکیم کی ہونگی *

Marfat.com

فصل (۴) **اظہار حقیقت** کے لیئے بعونہ تقدس و تعالیٰ کچہ اپنا حال تحریر کرتا ہون وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ خاکسار کو الہامات جنکو مرزا صاحب کلمات الٰہیہ سے ہمیشہ تعبیر کرتے ہین محض اللہ پاک کے فضل و کرم سے مرزا صاحب کی **ملاقات** سے پہلے اول اول سید شیخ عبداللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ الرب الرحیم علیہ کی مسجد مین بوقت اعتکاف عشرہ اخیرہ رمضان المبارک ۱۲۹۰ ہجری مین شروع ہوئی اگرچہ رویاء صادقہ و مکاشفات اس سے بہی پہلے شروع تہے مواقع ضرورت و حاجت مین الہامات و بشارت فراوان ہوتی رہی چنانچہ سنہ ۱۲۹۳ء مین ایک افسر سے ناموافقت ہونے پر الہام ہوا اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَكِیْلًا ترجمہ سوائی میرے مت کسیکو کارساز بناؤ۔ پہر الہام ہوا نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ **ترجمہ** قوم ظالمون سے تجہ کو نجات ملی۔ اور یہ الہام اسطرح پوری ہو گئے۔ الحمدللہ۔ اور **ابتک** کوئی ایسا موقع یاد نہین کہ جس مین مجہ کو الہامات کی کچہ بہی **تاویل** وغیرہ کرنی کی حاجت ہوئی ہو **کثرت** سے تو پورے ہو گئے اور ایسے بہی ہین جنکا ابہی انتظار ہے اور بعض (غیر زبان والےن سمیت) ایسے بہی ہین جن کا مطلب ابتک بخوبی منکشف نہین ہوا اور جنکے انکشاف اور تکمیل کی امید قادر مطلق کے فضل و کرم پر واثق ہے کیونکہ ان مین عاجز کا کوئی دخل ہرگز نہین ❖

فصل (۵) تشریح بعض لوگ اعتراض کرتے ہین کہ جو الہام سمجہ مین نہ آئے اس الہام کا کیا فائدہ اور ایسا الہام خدا جل وعلا کیون کرتا ہے وغیرہ" سو اس بارہ مین امور **ذیل** پر توجہ چاہیے **(اول)** غیر زبان مین الہام ہونا اور ایسا ہونا کہ ملہم کی سمجہ مین نہ آئے یہ دلیل تو صداقت و راستی ملہم کی ہے کیونکہ جو چیز ملہم جانتا ہے اور سمجہتا ہے اسپر تو وہ خود **قادر** ہے اور دوسرے شبہ کر سکتے ہین کہ یہ واقف قادر ماہر تہا۔ اس نے خود بنا لیا ہوگا **لیکن** جس چیز سے وہ واقف ہی نہین اور جانتا ہی نہین اس مین اسکی بناوٹ کا شبہ بالکل لغو بے دلیل و باطل ہے بلکہ یہ اس امر کی دلیل ہے کہ یہ اس خالق مالک علیم و خبیر و علیٰ کل شئ قدیر کی طرف سے ہے اور ملہم **کا** اس مین کچہ دخل نہین۔ ہان یہ شرط اس مین ضروری ہے کہ وہ کسی صورت مین خلاف کتاب اللہ و سنت

Marfat.com

وتعلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہو چنانچہ اسکے متعلق قرآن مجید مین بہی سعید الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا ہے وَمَا كُنتَ تَتْلُوا مِن قَبْلِهِ مِن كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ إِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الظَّالِمُونَ ۔ مَا كُنتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ خبکا یہ مدعا ومطلب ہے کہ تو پہلے پڑہنے لکھنے والا نہین تہا۔ اگر ایسا ہوتا تو یہ باطل پرست وباطل پسند شک کرسکتے اور جس حالت مین یہ امر نہین تو پہر شک کیسا

(دوم) دربارہ فرق زبان کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک عربی تہی اور قرآن مجید بہی عربی زبان مین اللہ رحمن رحیم نے اپنی رحمت سے نازل فرمایا لیکن قرآن مجید کی بے نظیر وبے مانند عربی مین اور دوسری معمولی مخلوق کی عربی مین سب ماہرین جانتے ہین کہ کس قدر فرق وبعد المشرقین ہے کہ کسی کی عربی قرآن مجید کی عربی کی برابری ہرگز نہین کرسکتی اور اس کی مثل ہرگز نہین ہوسکتی ✤

سوم ۔ خود قرآن مجید مین آیات متشابہات وحروف مقطعات ۔ الٓمٓ ۔ المٓصٓ ۔ المٓرٰ ۔ کٓہٰیٰعٓصٓ ۔ طٰہٰ ۔ طٰسٓمٓ ۔ طٰسٓ ۔ یٰسٓ ۔ صٓ ۔ حٰمٓ ۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ ۔ قٓ ۔ وحی والہامات الٰہی جل شانہ وعم نوالہ موجود ہین خبکا صحیح صحیح مدعا ومطلب آجتک اکثرون نے بیان نہین فرمایا ۔ باوجودیکہ قرآن مجید عربی مبین ہے کوئی غیر زبان نہین ۔ اور اسکے اللہ جل شانہ کی طرف سے ہونے مین ذرہ برابر بہی ہرگز شک نہین ہے گو سمجہا اور کوئی انکا مطلب سمجہے انکے معانی مین مفسرین کا بہت ہی اختلاف ہے کوئی اسماء قرآن مجید کوئی اسما سور وغیرہ اور کوئی کچہ اور کوئی فرماتے ہین کہ اکابر صحابہ کرام سے یہی مروی ہے کہ غیر معلوم ہین اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین کہ علما انکے ادراک سے عاجز ہین اور کوئی فرماتے کہ متشابہ ہین اور پہر اللہ جل جلالہ خود فرماتا ہے هُوَ الَّذِي أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ

Marfat.com

يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ آگے دعا تعلیم فرمائی رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا الخ اس مین گو اختلاف ہے کہ مَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ پر وقف ہے ۔ یا کہ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ پر لیکن بہر حال اللہ جل جلالہ وعم نوالہ علیم وخبیر کو ہی بہتر معلوم ہے اور اسی کے بتلانے سے کسی کو کچھ معلوم ہی ہوسکتا ہے (چہارم) صلح حدیبیہ کے متعلق پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وسلم بموجب القاء وحکم الٰہی جلشانہ وعز برہانہ مکہ شریف کو مسجد الحرام کیطرف باسید عمرہ معہ تیرہ چودہ پندرہ سو صحابہ کرام حسب اختلاف الروایات تشریف فرما ہوئے تو اس سال صلح حدیبیہ ہو کر جسکا نام اللہ تعالیٰ نے فتح فرمایا دوسرے سال وہ وعدہ الٰہی پورا ہوا حالانکہ سب کا یہی خیال تھا کہ اسی سال کے لیے یہ حکم و وعدہ خداوندی ہے اور جلیل القدر صحابہ کو شاق بھی گذرا ۔ اس واقعہ مین منام وحکم تو صاف وظاہر تھا جسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار ہو کر سفر اختیار فرمایا تھا لیکن میعاد ووقت بعد مین ظاہر ہوئی *

پنجم ۔ احادیث مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے کہ کئی منامات والقا کو فہم واسرار کا انکشاف اسی وقت نہین ہوا ۔ بلکہ بعد مدت ہوا ۔ عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رأيت في المنام اني اهاجر من مكة الى ارض بها نخل فذهب وهلي الى انها اليمامة او هجر فاذا هي المدينة يثرب ورأيت في رؤياي هذه اني هززت سيفا فانقطع صدره فاذا هو ما اصيب من المؤمنين يوم احد ثم هززته اخرى فعاد احسن ما كان فاذا هو ما جاء الله به من الفتح واجتماع المؤمنين ۔ دیکھیے کہاں قبل از ہجرت مکہ شریف کا یہ رویا اور کہاں اسکا وقوع وتکمیل یوم احد پھر عن عائشة رضي الله عنها قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اريتك في المنام ثلث ليال يجيئ بك الملك في سرقة من حرير فقال لي هذه امرأتك فكشفت عن وجهك الثوب فاذا انت هي فقلت ان يكن هذا من عند الله يمضه تو پھر کسی اور عاجز غلام کا

غلام وطفیلی و ذلہ بردار کا کیا حق ہے کہ یہی وقت کل کی بتمامہ سمجھنے کا دعوی کرے ۔

(ششم) علاوہ ان دلائل مذکورہ بالا کے یہ بھی ظاہر ہے کہ اس ذات پاک تعالی وتقدس ورار الورا کے کلمات طیبات والہامات واسرار وغوامض حسب فحوائے ارشاد قرآن مجید جسکا عاجز کو الہام بھی ہوا ہے قُل لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا (الہام ختم) وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِن بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ کی بے حد و بے نہایت ہونیکے علاوہ لطیف در لطیف وعمیق در عمیق بھی ہین ۔جیسا وہ خود لطیف خبیر ہے پس الانسان ظلوما جہولا کی کیا ہستی اور کیا حقیقت ہے اور اسکا کیا بے مقدور و محدود دماغ و ادراک ہی کہ اس خالق مالک کی کل الطف وعمیق کلمات و اسرار کو پورا کامل طور پر فوراً سمجھ سکے تا وقتیکہ وہ رحیم کریم خود ہی اپنے فضل وکرم سے سمجھاوے ورنہ تو یہی عرض صحیح ہے ما عرفناك حق معرفتك وما عبدناك حق عبادتك اور برحق ہی قول امام العارفین خلیفہ رسول رب العالمین کا ۔العجز عن درك الادراك ادراك ۔ والكشف عن ذات الله اشراك ۔ نظر برین وجوہات کچہ حرج ومضائقہ معلوم نہین ہوتا ۔اگر کسی الہام کے فہم مین کسی عاجز ملہم کا قاصر رہے ویا الہام بعد مدت منکشف ہوکر کامل طور پر وقوع مین آوے واللہ اعلم بالصواب ۔

فصل (۶) چونکہ کمترین مین کسیطرح کی لیاقت نہین نہ پڑہا ہوا یعنے نہ عالم نہ مولوی نہ عابد نہ زاہد کوی فضیلت نہین رکہتا مخلوقات سے بھی کچہ بہت تعلق نہین مزدوری پیشہ ہے داب ملاقات رسمی وگفتگو مروجہ زمانہ سے بہی اکثر ناواقف اپنے آپکو حقیر وناچیز سمجہتا ہے لہذا اول اول اکثر اپنی بے بضاعتی ونالیاقتی کی وجہ سے انعامات واحسانات الہی پر نہایت تعجب وتردد ہوا کرتا تہا جنکے جواب مین بارہا تلطف آمیز تنبیہ ہوئی ہی مثلاً جب اولاً دل مین خدشہ گذرا کہ میرے جیسے ناچیز ونالائق کو الہام ہونا اجتماع ضدین ہے تو الہام ہوا

Marfat.com

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَۃً اور بہ دیگر مواقع پر مَا لَکُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰہِ وَقَارًا - اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ - اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ جسپر عاجز تائب و نادم ہوتا رہا - ڈیرہ غازیخان ۱۳۲۳ھ مین جب الہام ہوا قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ تو عاجز تمام روز توبہ و استغفار کرتا رہا کہ شیطان مجھ پر غالب ہوگیا ہے (چنانچہ اس بارہ مین مرزا صاحب کو خط بھی لکھا تھا) اسپر فورًا ارشاد ہوا اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْہِمْ سُلْطَانٌ بباعث ایسے جوابات ملنے کے و پورا ہونے وعدہ ہائے الہامیہ کے مثلاً **نصرت و فتح** براعدا و مخالفین و عطای فرزندان و نام الیشان بالہام و **قبول** ادعیہ و تسلی و تلطف بر ہر موقع اضطراب و تردد و غیر و غیرہ امور کے یومًا فیومًا یقین و ایمان بڑھتا و ترقی کرتا رہا - اور طبیعت مین تبدل ہوتا گیا یہانتک کہ پہلے مجھ کو ایک لحظہ زندگانی کا اعتبار نہ تھا اور خیال تھا کہ ابھی مرا کہ مرا لیکن بعد الہامات و تغیر حالت کے مہلک بیماری مین بھی یہی یقین رہا کہ **جبتک** یہ وعدہ ہائے متع المسلمین بطول حیاتک و بطول بقائک ینفع اللہ المسلمین بطول حیاتک و بطول بقائک وغیرہ اور جو خدمت مجھ کو سپرد ہوئی ہے پوری نہ ہوں تب **تک** مین ہرگز نہ مرونگا وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْہِ التُّکْلَانُ ٭

فصل (۷) عرصہ ہوا جب خاکسار نے الہام مُنْتَ سہیل یمانی مجھ کو خدا تعالیٰ کی محبت ہے" مرزا صاحب کو استفسارًا بھیجا تو اسکے جواب مین مرزا صاحب کی قلم سے یہی نکلا کہ بلا واسطہ غیر کے آپ (عاجز) پر اللہ پاک کا ارادہ فضل و کرم کرنے کا معلوم ہوتا ہے" جو الحمد للہ کہ ایسا ہی ہوا - جیسا کہ الہامات ذیل سے ظاہر ہے مرزا صاحب کو شاید یاد ہوگا جب عاجز نے اپنے آنے کے ارادہ پر ڈیرہ غازیخان سے انکو خط لکھا تو اسکے جواب مین مرزا صاحب نے لکھا کہ تمہارا خط ہاتھ مین آتے ہی الہام ہوا قُلْ تَعَالَوْا سلام علیکم طبتم سبحان اللہ کیا اللہ پاک کے احسان و اکرام ہین کہ عاجز کا خط پہونچتے ہی مرزا صاحب کو الہام ہوا - اور عاجز

Marfat.com

بے مقدار کے حق میں کیسے الطاف آمیز الفاظ اس میں ارشاد فرمائے ❊

فصل (۸) اب کچھ الہامات و رویا چندی از بسیار و مشتے از انبار کے طور پر عرض ہیں لَا تَتَّخِذُوا مِنْ دُونِي أَوْلِيَاءَ - قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ - صد کتاب و صد ورق در نار کن ❊ جان و دل را جانب دلدار کن ❊ دل آرامی کہ داری دل درو بند دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند ❊ تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا - هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ - وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ - وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَنْ يَشَاءُ - إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ - وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ (رحمۃ بمعنے وفور شفقت یہ تفہیم الہامی ہے) إِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ - حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ - رفعت شان رفت بر اوج فلک ❊ این چنین شد رحمت رب جلیل - أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ الخ - يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ - سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا (الی) لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا) اور سیر بھی کرا دی گئی لِنُرِيَ إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ - إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا (الی) صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا - فَوَقَعَ الْحَقُّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ - آسمان بار امانت نتوانست کشید ❊ قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الآیۃ رب نے دنیاں گا جراں وچ ٹرنا رکھہ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ - لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا - فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا

Marfat.com

ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ فَوَلِّ وَجْهَكَ
شَطْرَهٗ تَرْضٰهَا. وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی لَكُمْ كُلُّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا
ہوگیا + یار چرخ ہفت مین سے اپنا نالہ ہوگیا۔ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ الخ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ
عَبْدَهٗ۔ استقامت بہ از کرامت خدا داری چہ غم داری كَفٰی بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا مین رید
نہین مراد ہمین مجھکو مراد صاحب کہو دیہ بہی اسی پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ پاک جل جلالہ کا خود
اپنا ارادہ عاجز پر فضل وکرم کا ہے کسی کے توسل اور عاجز کیطرف سے کسی سعی وکسب یا ضت و
خلعت وغیرہ کی جہت سے نہین ہے) وَاللّٰهِ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ
وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا يَا اَحْمَدُ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ اِنَّ وَعْدَ
اللّٰهِ حَقٌّ (كذلك وعد الله / ذلك آيات الله) نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ۔ ایک دفعہ خیال آیا کہ مجھ سے تو کچھ کام اور
خدمت نہین ہوئی۔ اور دوسرے عمدہ وعالی شان کام مین مصروف ہین مجھ کو ایسا مرتبہ
کیونکر مل سکتا ہے جواب ملا نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَآءُ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا
يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ۔ نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ جو چاہیگا
اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ۔ نکہد اشت مار از راہ خطا +
خطا درگذار و صوابم نما + اَنْ لَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰهَ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ۔ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ
وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ۔ يَا قَوْمَنَا اَجِيْبُوْا دَاعِیَ اللّٰهِ وَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ
الَّذِیْ بَايَعْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۔ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ
يَا رَبِّ انْصُرْ خَيْرَ حِزْبِنَا عَلٰی حِزْبِ الضَّلَالِ وَعَسْكَرِ الشَّيْطَانِ وَاللّٰهِ مَا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْيَا
اَلَّا مِنِ اشْتِيَاقِ الْعَبْدِ لِلْحَجِّ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ بَيْتِیَ لِلطَّائِفِيْنَ۔ كُنْ فِی الدُّنْيَا كَاَنَّكَ
غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ۔ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ
الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ۔ يَا يَحْيٰی خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ۔ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ۔ قُلْ اِنْ
كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ اَلَا اِنَّ

Marfat.com

نصر اللہ قریب۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر۔ ڈ مسٹک خلیفۃ اللہ
اسکے الہامی معنے گہر کا اسلامی خلیفۃ اللہ ہے) ففتحت ابواب السماء بماء منھمر۔ نحن جمیع
منتصر۔ سیھزم الجمع ویولون الدبر۔ ان المتقین فی جنٰت ونھر فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر۔
ان یروا اٰیۃ یقولوا سحر مستمر۔ ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین
وبذٰلک امرت وانا اول المسلمین۔ واشرقت الارض بنور ربھا وجیٓء بالنبیین ذٰلک
فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا انہ لر
مقصود بہر جا رسید نبیٔ عبادی انی انا الغفور الرحیم۔ بشر المخبتین۔ انما توعدون لاٰت
ان انا الا نذیر وبشیر لقوم یؤمنون۔ ان اجری الا علی اللہ علیہ توکلت والیہ انیب
فذکر انما انت مذکر الخ اقم وجھک للدین حنیفا۔ یا اٰدم اسکن انت وزوجک الجنۃ
اکان للناس عجبا ان اوحینا الیٰ عبدنا۔ یفتح اللہ لکم فسترضوا۔ ذرنی والمکذبین
اولی النعمۃ ومھلھم قلیلا (الیٰ اخذنٰہ اخذا وبیلا)۔ اذا جاء نصر اللہ الخ والضحیٰ واللیل اذا
سجی الخ مازاغ البصر وما طغیٰ عندنا لزلفیٰ وحسن مآب۔ یا ایھا المدثر قم فانذر
انی معک حیث اینما کنت واللہ معکم حیث اینما کنتم۔ اذا استعنت فاستعن باللہ۔ اذا
سالت فاسئل اللہ۔ واصبر لحکم ربک فانک باعیننا وغیرہ وغیرہ غرض بہت ہیں جن سے
واضح ولائح ہوتا ہے کہ قادر قدیر مالک الملک کا کچھ فضل کرنے کا ارادہ ہے اور چونکہ یہ سب
امور بلا کسی استدعا وآرزو ولیاقت کے محض فضل وکرم رب العالمین واحکم الحاکمین سے ہی
ہین میرا کچھ دخل نہین لہٰذا عاجز الہام فاصدع بما تؤمر کی تعمیل مین سست رہا اسی
بنا پر کہ جو کچھ حکم وارادہ احکم الحاکمین کا ہے وہ ضرور بالضرور خود بخود ہو کر رہے گا چنانچہ
اسکا ظہور اسیطرح ہو رہا ہے یعنے بلا کوشش وسعی عاجز کے وہ امور آشکارا ہو رہے ہین

137254

Marfat.com

اور طرفہ یہ کہ جو لوگ نہیں چاہتے کہ یہ آشکارا ہوں وہ خود انکے مشتہر کرنے واظہار کا موجب بن گئے ہیں حق ہے مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا پھر یہ الہام بھی ہوا ہے ؎

این تقویم بس ست کہ چون زاہدان شہر — ناز و کرشمہ بر سر منبر نہ میکنم

تشریحات

ان الہامات میں بعض آیات قرآن مجید ایسی ہیں جنہیں خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے اور بعض میں دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مخاطب ہیں اور بعض میں لفظ نبی و رسول بلکہ خاص وہی نام بھی ہیں تو **سوال** ہو سکتا ہے کہ بعد نزول آیۂ شریفہ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ کے جب کوئی بھی نبی و رسول نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کسی کی ایسی شان ہے کہ ان خاص خطابات و آیات کا مخاطب ہو سکے تو پھر ایسے خطاب والے آیات کیوں الہام میں آئیں بجواب عرض ہے **تشریح اول** درباره ایسے آیات و خاص خطابات کے رسالہ اثبات الالہام والبیعۃ بادلۃ الکتاب والسنۃ کی عبارت بجواب مغالطہ ۱۶۲ بقلیل تغیر و تبدیل و کمی و بیشی ملخصاً ذیل میں درج ہے جو امید کہ انشاء اللہ الفتاح رفع اعتراض کے لیے کافی ہے وہو ہذا۔

(۱) اگر **الہام** میں اس آیت کا القاء ہو جس میں خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب ہے تو **صاحب** الہام یعنے ملہم وغیرہ اسکو اپنے حق میں خیال کرکے اسکے مضمون کو اپنے حال سے مطابق کرے گا اور اس سے نصیحت اور عبرت پکڑے گا بموجب ارشاد اللہ جل جلالہ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ ترجمہ پس عبرت حاصل کرو اے آنکھوں والو۔ لفظ اعتبار عبور سے بنے اور عبور کے معنے گذر کرنا اور اصطلاحی معنے ایک امر میں نظر کرکے اسکے ساتھ اور امور کو پہچاننا ہے۔ اللہ جل جلالہ کا حکم ہے کہ بندگان ایک دوسرے کا حال دیکھکر یا قصہ سنکر نصیحت پکڑیں اور عبرت حاصل کریں جیسا فرمایا اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّمَنْ یَّخْشٰی

Marfat.com

ترجمہ بیشک البتہ اس مین عبرت ہے ڈرنے والے کو اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ بیشک اسمین
البتہ پتے ونشان ہین دہیان کرنیوالون کے لیے *

(۲) انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام اور انکے قصص اسی واسطے قرآن مجید مین اللہ پاک نے اپنی رحمت
سے نازل فرمائے کہ بندگان الٰہی اپنے حالات انکے مطابق کرکے دیکھین اور اپنی سعادت
اور شقاوت رضا ونارضا خالق مالک کا اپنے حق مین اندازہ کرین یہ نہین کہ ان قصص کو
سرسری نظر سے دیکھکر یا داستان سمجھکر عبور کرجاوین پس اگر ایک آیۃ کریمہ جو اللہ جل
جلالہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق مین نازل فرماچکا ہے وہی آیت کسی شخصکو
الہاما القا ہوا اور وہ شخص اسکو اپنے پر وارد کرکے اسکے امر اور نہی اور تاکید وترہیب و
ترغیب کو بطور اعتبار وعبرت اپنے لیے سمجھے توکچہ مضائقہ وحرج نہین اور بیشک وہ
شخص اللہ پاک کے فضل سے صاحب بصیرت اور مستحق تحسین ہے نہ قابل اعتراض *

(۳) چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب حکیم امت محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بہی فوز الکبیر مین اس
مضمون واعتبار کو مشرح تحریر فرمایا ہے جیسا فرمایا۔ اما اشارات صوفیہ واعتبارات ایشان
بحقیقت از فن تفسیر نیست بلکہ نزد استماع قرآن مجید چیزہا بر دل سالک ظاہر گردد ودرمیان
نظم قرآن مجید وحالتے کہ آن سالک دارد یا معرفتیکہ او را حاصل ست متولد میشود چنانچہ
کسے قصہ مجنون ولیلی شنود ومعشوقہ خود را یاد کند ومعاملہ کہ درمیان وے ومعشوقہ محبوبہ
وے میگذرد مستحضر سازد ودر اینجا فائدہ ایست فہم آن را باید دانست کہ آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم فن اعتبار را معتبر داشتہ اند ودر ان راہ سلوک فرمودہ اند تا سنت باشد
علماء امت را وفتح طریقہ باشد علوم موہوبہ ایشان را مانند انکہ آیت فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی
وَاتَّقٰی در مسئلہ قدر تمثیل خواندند اگرچہ معنے منطوق آیۃ آن ست کہ ہرکہ این کارہا کردہ ست
او را راہ جنت ونعیم نمائیم وہرکہ اضداد آن عمل آوردہ ست او را راہ دوزخ وتعذیب بخشائیم
لیکن بطریق اعتبار توان دانست کہ ہر کسے برائے حالتے آفریدہ اند آن حالت بروے

Marfat.com

جاری ہیکنند من حیث یدری او لا یدری پس باین اعتبار آیت را بہ مسئلہ قدر ربطے واقع شد انتہے پس
اگر کسی پر ان آیات کا القا ہو جن مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے مثلاً اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ
صَدْرَكَ ترجمہ کیا ہمنے تیرا شرح صدر نہین کیا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ترجمہ قریب
ہے تجھے دیگا رب تیرا پس تو راضی ہوگا فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ کفایت ہی تیری طرف سے ان کو اللہ
فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ پس تو صبر کر جیسا صبر کیا اولوا العزم رسولون نے وَاصْبِرْ
نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۔ اور صبر دلا تو اپنے
جی کو ان لوگون کی رفاقت مین جو پکارتے ہین اپنے رب کو صبح و شام خواہش رکھتے ہین
اسکی ذات کی فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ پس نماز پڑہ تو اپنے رب کے لیے اور قربانی کر وَلَا تُطِعْ مَنْ
أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ اور نہ کہا مان جسکا دل غافل کیا ہمنے (بسبب اسکی گناہون
و سرکشی کے بمصداق آیۂ کریمہ مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ)
اپنی یاد سے اور پیچھے لگا اپنی خواہش کے وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى ترجمہ اور پایا ہمنے تجھکو
گم (محبت وطلب مین) پس راہ دکہا دیا۔ اس آیت شریفہ مین ضالًّا کے وہی معنے لیے ہین
جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام کو کہا گیا تہا اِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ چنانچہ شاہ رفیع الدین
صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بہی ضالًّا کے معنے وہم کے کیے ہین اور تفسیر کبیر یعنے تکملہ امام فخر الدین
رازی رحمۃ اللہ علیہ مین بہی اس آیۃ شریفہ کی وجہ تفسیر ایسی ہی (جزو عشر صفحہ ۶۰۳ جلد اٹھ مین) تفسیر
کی ہے چنانچہ فرمایا الضَّلال بمعنے المحبۃ کما فی قولہ اِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ ای محبتك
ومعناہ انک محب فهديتك الى الشرائع التي بها تتقرب الى خدمة محبوبك انتہی وَاسْتَقِمْ
كَمَا أُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ترجمہ اور قائم رہ جیسا کہ حکم کیا گیا ہے تو اور مت پیروی کر
ان کی خواہشون کی۔ تو ان آیات القا شدہ کا بطریق اعتبار یہی مطلب نکالا جاویگا کہ انشراح
صدر۔ عطا۔ رضا۔ کفایت۔ حکم۔ صبر۔ ہدایت۔ صلوۃ۔ قربانی۔ پرہیز از اطاعت غافلین ذکر
الٰہی و متبعان ہوا النفس وغیرہ جن لائق یہ شخص ہے علے حسب المراتب اس شخص کو بہی اللہ پاک

Marfat.com

کے فضل سے نصیب ہوگا اور امر و نہی و وعدہ وغیرہ مین باتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو بہی فرمان بردار و کاربند ہونا چاہیے ❖

(۴) یہ عام مشاہدہ و معمول ہے کہ جس قدر آقا۔ امیر۔ سردار۔ اور متبوع عالی شان و ذی رتبہ ہوتا ہے اسیقدر اسکے خادم و تابع کی عزت و توقیر ہوتی ہے اور وہ توقیر و عزت در اصل اسی سردار متبوع کی ہے پس اس خیال سے بہی اگر متبعان و خادمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بہ طفیل اطاعت و اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کچہ انعام و اکرام عطا ہو تو در اصل یہ سب فضیلت اسے سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہے نہ کسی اور کی کیونکہ جس عاجز پر یہہ انعام و اکرام و تلطف و مرحمت ہوئی وہ تو طفیلی ہے اسکی کیا شیخی ❖

(۵) پہر آیات مذکورہ کوئی ایسی نہین جو خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہون بلکہ اور مومن اور متبعان بہی ان مین شامل ہین یعنے جسطرح اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ خاص نہین بلکہ ہر مومن صادق متبع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حسب مراتب انشراح صدر ہوتا ہے بموجب ارشاد فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ترجمہ جسکی ہدایت کا اللہ پاک ارادہ کرتا ہے اسکا سینہ واسطے اسلام کے کہول دیتا ہے اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ترجمہ اللہ جل جلالہ نے جس کا سینہ واسطے اسلام کے کہولدیا۔ پس وہ اوپر نور کے ہے اپنے رب سے وغیرہ ایسا ہی عطای نعماء و رضاء الٰہی کے بارہ مین اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مومنین متبعین کے حق مین فرمایا جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ترجمہ بدلا انکا نزدیک انکے رب کے باغ ہین بسنے کے بہتی ہین نیچے انکے نہرین ہمیشہ رہین گے ان مین راضی ہوا اللہ انسے اور وہ راضی ہوئے اس سے اسی طرح کفایت کے بارہ مین ارشاد وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ترجمہ کفایت کی اللہ تعالے نے مومنون کو لڑائی سے اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ترجمہ تحقیق ہم البتہ مدد کرینگے اپنے رسولون اور ایمان

Marfat.com

والدین کی زندگانی دنیا مین اور جس دن کھڑے ہونگے گواہ **ایسا ہی** صبر کے واسطے مومنین کو ارشاد
ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ترجمہ اے ایمان والو صبر کرو اور ایک دوسرے
کو صبر دلاؤ اور لگے رہو اور تقوی اور صادقین اور صابرین ذاکرین کی مجالست کیواسطے فرمایا
یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ساتھ
رہو سچے لوگون کے وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ پیروی کر راہ اس شخص کی جو رجوع کرتا ہے
طرف میری وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَھْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ ترجمہ اور مت چلو ان لوگون کی خواہش
پر جو گمراہ ہوئے اس سے پہلے وَلَا تُطِیْعُوْٓا اَمْرَ الْمُفْسِدِیْنَ اور مت پیروی کرو مفسدون کے کام
کی۔ ایسا ہی صلوۃ وغیرہ کے واسطے ارشاد اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ترجمہ قائم کرو تم نماز
اور ادا کرو زکوۃ اور در بارہ **قربانی** ارشاد وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰھَا لَکُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ لَکُمْ فِیْھَا خَیْرٌ ترجمہ
اور اونٹ قربانی کے ٹھیرائے ہین ہمنے تمہارے واسطے نشانی دین کی تمہارا اس مین بھلا ہے
اسیطرح ہدایت کے بارہ مین عام ارشاد فرمایا وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا
ترجمہ اور جن لوگون نے محنت کی ہماری راہ مین البتہ دکھلاتے ہین اور دکھلاوینگے ہم ان کو
راہ اپنی **ایسا ہی در بارہ استقامت** عام ارشاد و وعدہ ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ
ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ
کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ترجمہ تحقیق جن لوگون نے کہا کہ رب ہمارا اللہ ہے پھر ثابت و قائم رہے اوپر
اسی کے اترتے ہین ان پر فرشتے یہ کہ مت خوف کرو اور مت غم کہاؤ اور خوشخبری سنو اس بہشت کی
جو تھے تم وعدہ دیے جاتے **اسیطرح ارشاد** لَا تُحَرِّکْ بِہٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِہٖ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ
تَرْتِیْلًا ترجمہ قرآن مجید ٹھیر کر عمدہ طور سے پڑھ **اسمین بھی** اگرچہ خطاب خاص ہے مگر حکم عام
بلکہ اللہ جل شانہ وعم نوالہ نے اپنا فعل مبارک بھی ترتیل قرآن مجید فرمایا ہے جیسا کہ وَرَتَّلْنٰہُ
تَرْتِیْلًا **اسی سبب سے** جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تنثروہ نثر الدقل ولا تھذوہ
ھذ الشعر قفوا عند عجائبہ وحرکوا بہ القلوب ولا یکن ھم احدکم آخر السورۃ ترجمہ قرآن شریف

Marfat.com

کو ایسا پراگندہ نکرو جیسے ردی کہجورون کو پہینکتے ہین اور شعر خوانی کی طرح اس مین جلدی نہ کرو
بلکہ اسکے عجائب پر ٹہیر کر غور کرو اور اسکے ساتہ اپنے دلون کو ہلاؤ اور پڑہتے وقت تمہارا یہی
خیال نہو کہ سورہ کب ختم ہوتی ہے پہر یَاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ اسمین بہی اول خطاب
خاص اور پہر سب امت کو جمع فرما کر ارشاد فرمایا ایسا ہی وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ
الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۔ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۔ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ
الی فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۔ وَاِذَا جَاءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيَاتِنَا فَقُلْ
سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۔ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ
وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ ۔ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ وغیرہ گو خاص خطابات
ہین لیکن تمام امت کو یہی ہدایات ہین اور سب کا انہی پر عملدرآمد مسلمانون مین آجتک کوئی
اسکا قائل نہین کہ یہ خاص ہین کسی دوسرے کو انکا عمل کرنا نہین چاہیے بلکہ اہل اسلام اسکے
بہی قائل ہین کہ جو خطابات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید مین ہین وہ باتباع رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے اکثر سب امت کو بہی ہین علاوہ ازین حکم اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ
اقْتَدِهْ بہی وجوب العمل والاطاعت ہو ان ارشادات وہدایات کے علاوہ شفاعت جو مہتم
بالشان باعظمت و معزز امر و رتبہ ہے جو کامل طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اللہ پاک
نے مقرر فرمایا ہے اس سے بہی ارحم الراحمین نے علی قدر مراتب و منزلت مومنین و متبعین کو محروم
نہین فرمایا ۔ جیسا بخاری و مسلم مین ہے شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّوْنَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَمْ
يَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ترجمہ شفاعت کر چکے فرشتے اور شفاعت کر چکے انبیا اور شفاعت
کر چکے مومنین اور نہین باقی رہا مگر ارحم الراحمین ۔ نیز صحیحین مین ہے فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ
مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْكُمْ بِاَشَدِّ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِاِخْوَانِهِمُ
الَّذِيْنَ فِي النَّارِ ترجمہ پس قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے نہین تم مین سے
کوئی شخص اپنی ثابت شدہ حق پر ایسا سخت تقاضا کرنے والا جیسے کہ مومن قیامت کے دن

Marfat.com

اپنے مومن بھائی کی خاطر جو گرفتار دوزخ ہوگا تقاضا کریگا تو مومنین کی شفاعت تو بجائے خود ہے بلکہ فرمایا
ان السقط لیراغم ربہ اذا دخل ابویہ النار فیقال ایھا السقط المراغم ربہ ادخل ابویك الجنۃ ترجمہ
تحقیق کچا بچہ البتہ جھگڑے گا رب اپنے سے جس وقت اسکے ماں باپ دوزخ مین داخل ہونگے پس
کہا جاویگا اے گرے ہوے بچے اپنے رب کے ساتھہ جھگڑنے والے داخل کر تو اپنے ماں باپ کو جنت
مین وغیرہ غرض وہ ارشاد و احکام جنکے ساتھہ اللہ جل جلالہ نے خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو مخاطب فرمایا ہے دوسری جگہہ قرآن مجید مین جب دوسرون کے واسطے بھی موجود ہین جیسا کہ
آیات و احکام مذکورہ بالا مین ذکر ہوا تو دوسری انبیا علیہم الصلوۃ والسلام والے خطاب بھی اگر
متبعان سید الاولین و الآخرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جن کے واسطے كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ
أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کا الغام وارشاد ہے القاہون یا آوین تو کیا مضائقہ ❖

(۷) پس جب ثابت ہوا کہ خطابات انبیا علیہم الصلوۃ والسلام مین اور مومنین متبعین بھی
شامل ہین تو اگر ان خطابات کو صاحب الہام بطریق اعتبار و اتعاظ اپنے حق مین سمجھے تو
کچھ حرج و ممانعت نہین بلکہ اگر ملہم یہی سمجھے کہ خاص مجھکو خطاب ہے تب بھی شرعاً کچھ
قباحت نہین کتاب و سنت و اقوال علماء اہل سنت بلکہ صالحین و خلف سے کچھ اعتراض پایا
نہین جاتا انتہی فقط ❖

(۸) ہان یہ بہت ہی ضروری ہے کہ بندہ عاجز ملہم کو ان انعامات و اکرامات سے جو اس ناچیز کو
بطفیل اتباع ہادی جن و انس سید ولد آدم موصوف باوصاف و مخاطب بخطابات شَاهِدًا
وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا وَّدَاعِيًا إِلَى اللهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا صلے اللہ علیہ وسلم کے نصیب ہے مغرور ہوکر
اپنے آپ کو بھولکر اپنے جامہ سے باہر ہوکر لوگون مین اپنی فضیلت و شیخت و تعلی و تفاخر مشتہر
کرنے کی تدابیر مین مصروف دیکر مخلوق الٰہی و اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیر جانکر اپنے
آپ کو سب سے أَنَا خَيْرٌ کہکر تباہ و برباد نہ کرنا چاہیے بلکہ ترقی انعامات و کمالات کے واسطے ارشاد
قرآن مجید وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ کو مد نظر رکھکر اپنے محسن

Marfat.com

مولی خالق و مالک جلشانہ و عز برہانہ و سلطانہ و عم احسانہ و اکرامہ و امتنانہ کی شکر گذاری عبودیت مسکنت و اتباع رسول رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وسلم مین ہمیشہ مصروف رہکر خوشنودی رضائے مولی کریم و کامیابی کامل کے واسطے بخضوع وخشوع و بالحاح و زاری دعامین لگے رہنا چاہیے اور ادعیہ ماثورہ و مسنونہ جیسے سورہ فاتحہ شریف اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ اٰمِيْنَ کو تدبر و تفکر معانی پڑہنا و اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَيُّ وَيَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ وغیرہ کا ہردم ورد و لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور نیز درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ـ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ کو وظیفہ بنانا چاہیے چنانچہ سورہ فاتحہ و درود شریف عاجز کو الہام کبھی تلقین ہوے ہین

فصل ۱۰

تشریح ثالث خطاب باسم خاص انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارہ مین معلوم ہو کہ پیغامبرون کا نام مبارک اگر خواب مین یا الہام مین کسی ملہم کی نسبت آجاوی تو لوگ حیران و برافروختہ ہوکر اعتراض کرتے ہین کہ یہ شخص پیغمبری کا مدعی ہو اور یک لخت اسکی نسبت جو چاہتے ہین برا بہلا کہتے ہین سو اگر وہ شخص ملہم واقع مین اشارتاً و کنایۃً کسیطرح بہی مدعی نبوت کا ہو تو بے شک معترضین حق پر ہین کیونکہ ان خاص برگزیدگان و محبوبان و مقربان بارگاہ تعالی الٰہی کی برابری سے چہ نسبت خاک را با عالم پاک کا مصداق ہو معاذ اللہ مین اس خیال و اعتقاد سے بریت ظاہر کرتا ہون اور توبہ عاجز گنہگار خاکسار بے مقدار انکی اطاعت و فرمانبرداری کو اپنا فخر سمجہ کران کے کسی وصف کی برابری بہی نہین کرسکتا (۲) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی مناسبت کے باعث ایسا نام آتا ہے اور

Marfat.com

ہوسکتا ہے جس سے مقصود بالذات اس مناسبت وصفت کا اظہار مراد ہو جیسے بول چال روزمرہ مین بہادر کو شیر و رستم فیاض و سخی کو حاتم عادل کو نوشیروان بے عقل کو گدہا و اُلّو متکبر و تعلی پسند کو فرعون بخیل کو قارون متمرد و سرکش کو ابوجہل وغیرہ وغیرہ سے پکارتے اور تعبیر کرتے ہین حالانکہ اصل مین مشابہت حقیقی نہین ہوتی یا جیسے حضرات صوفیہ کرام و اولیاء ذوالاحترام نفس امارہ کو فرعون و روح کو موسے علیہ السلام سے تشبیہ دیتے ہین چنانچہ شیخ محی الدین بن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے قوی النفس کو فرعون و قلب کو حضرت موسی علیہ السلام اور روح کو عصا موسی علیہ الصلوۃ والسلام سے مشابہت بیان فرمائی ہے۔ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہان بہی بباعث غلبہ توحید الٰہی کے اسم مبارک حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام اور بباعث نسبت عبودیت و اقرار تقصیرات و ورد ربنا ظلمنا انفسنا الخ کے اسم مبارک حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام وغیرہ آئے ہون اور اسیطرح جیسا کہ آگے ذکر آئیگا کسی فرعون مجوزہ کے مقابلہ پر یا کسی اور دینی غیرت دیا حضلت کے باعث اسم مبارک حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام وغیرہ استعمال ہوئے ہون جیسا کہ مثل مشہور ہے لِکُلِّ فِرْعَوْنٍ مُوسیٰ اور تعجب ہے کہ اگر کسی کی خصلت ذمیمہ پر اسکو فرعون یا قارون کہا جاوے تو لوگون کو ہرگز وحشت نہین ہوتی۔ پہر اگر کسیکو کسی اچہی خصلت و پسندیدہ عادت کے واسطے آدم۔ موسی۔ عیسی۔ یحیی۔ ہارون یا احمد صلوات اللہ علیہم اجمعین خواب یا الہام مین کہکر خطاب کیا جاوے تو کیون گہبرانا چاہیے (۴) یہی قابل توجہ و غور ہے کہ موافق ارشاد حدیث شریف تَسَمَّوْا بِاَسْمَاءِ الْاَنْبِیَاءِ الخ کی اکثر مسلمین و مومنین اپنی فرزندون کے نام تبرکاً انبیاء یعنے۔ ابراہیم۔ اسمعیل۔ اسحاق۔ یعقوب۔ موسی۔ یوسف عیسی واحمد۔ محمد علیہم افضل الصلوات واکمل التحیات کے نام رکہہ لیتے ہین اور کوئی معترض نہین ہوتا پہر اگر الہام و خواب مین جن پر انسان کا اپنا کچہ دخل و تصرف نہین اور بالکل بے اختیاری حالت ہے کسی کا ایسا نام رکہا جاوے یا پکارا جاوے تو کیون تعجب کرنا چاہیے ٭

فصل (۱۱) تشریح ثالث لفظ نبی و رسول کی نسبت واضح ہو کہ جب کبہی کسی ملہم کو ان الفاظ سے خطاب ہوتا ہے تو اس جگہہ حقیقی لغوی معنے یعنے نبی خبر دینے والا اور رسول بہیجے

Marfat.com

بھیجا ہوا مراد ہوتے ہین نہ اصطلاحی شرعی معنے جو کسی صورت مین کبھی بھی نہین ہو سکتے کیونکہ بعد نزول
اسی آیۃ کریمہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ کے ہرگز
ہرگز کسی کے واسطے اسلامی دنیا مین یہ معنی نہین ہو سکتے اور نہ کوئی فرد اس امت مرحومہ خیر الورا مین
اسکا قائل ہے۔ اور جو کوئی اسکی ذرہ بھی مخالفت کرے نبوت کو ناقص و کامل وغیرہ کہکر کچھ اپنی فضیلت
کے واسطے بنائے یا کہے وہ ہرگز قابل سماعت نہین کیونکہ دین اسلام بموجب ارشاد اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ
دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ہر طرح سے کامل مکمل ہوکر باعث
خوشنودی و رضا رب رحیم و کریم ہو چکا ہے اس مین کبھی کسی تغیر و تبدل کی گنجایش و حاجت و ضرورت نہین

فصل (۱۲) عاجز کثیر العیوب مین نقائص سستی و کاہلی بھی تھے سو الحمد للہ علی احسانہ و
اکرامہ کہ بفضلہ تعالی و تقدس دور ہو گئی ہین اور ہوتی جاتی ہین۔ مثلاً صبح کی نماز قریباً ہمیشہ قضا
ہو جاتی تھی بموجب ارشاد وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ سے وقت پر ادا ہونے لگی اشغال عمہ
سید عبد اللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی وصایا و تعلیمات مین جو کچھ سستی ہو گئی تھی وہ حکم شَرَعَ
لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ سے دور ہو کر ورد سورہ فاتحہ و مداومت ذکر یاحی یاقیوم برحمتک استغیث
پر خود بخود تاکید و تعمیل شروع ہو گئی اور قساوت قلبی مین کمی ہونے لگی اور ارشاد اِنَّ السَّمْعَ وَ
الْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا بھی نصب العین ہونے لگا نماز ظہر عادتاً
مین دیر سے پڑھتا تھا حکم اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ سے اسکی جلدی کی فکر پڑ گئی مسجد مین نماز
پڑھنی کبھی اتفاقیہ میسر ہوتی تھی ارشاد سے فرماتے ہین نبی کہ جلادون مین انکے گھر ہوتے نہین
جو آن کے شامل نماز مین ✤ سے گھر مین بلا عذر نماز پڑھنے سے اب دل ڈرتا ہے علی ہذا القیاس یہ
بھی حکم ہوا ہے ✤ خلاف پیمبر کسے راہ گزید ✤ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ✤ نیز مین عاشق ہون آگر
اپنی پوری صدا کا ✤ مخالف نبی کا ہے دشمن خدا کا ✤ بلکہ جسمانی کمزوری و دیگر بیماریون کو بھی بدون
استعمال ادویات و مقویات شافی مطلق و قادر برحق کے فضل و کرم سے آرام ہو گیا ہے چنانچہ
عاجز کی نظر جو ہمیشہ سے ضعیف و کمزور تھی اور مرزا صاحب کو بھی کئی مرتبہ دعا کے واسطے درخواست

Marfat.com

کی جس کے جواب میں دوا وعینک کے استعمال کا جو عاجز پہلے ہی سے کرتا تھا نیز کچھ نذر ماننے کا ارشاد فرماتے رہے اب الحمد للہ کثیرا بہت اچھی ہے بسا اوقات عینک کی حاجت نہیں ہوتی اس میں بھی سوائے اقسام سرمہ جو عاجز کی صغر سنی سے عادت ہی اور کوئی تدبیر و حیلہ نہیں کیا۔ اس سے ثابت و یقین ہوتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالٰے کا منشا مبارک ضرور کچھ طاعت و خدمت لینے کا ہے وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا كَثِيْرًا ۔

فصل (۱۳) منامات و رویائے صادقہ بھی بہت ہوئے اور ہوتے رہتے ہیں چنانچہ مرزا صاحب کے بارہ میں بھی کئی موقعہ ہوئے **مثلاً** بدہ ۱۷ نومبر ۱۸۹۶ء کو دیکھا کہ ایک مسجد میں ہم تینوں یعنے خاکسار۔ رفیق الطریق۔ و حافظ جی موجود تھے۔ **عاجز** مسجد کے اندر۔ رفیق وضو والی نالی کے اندرونی دیوار پر۔ اور حافظ جی باہر کی دیوار کی نالی پر وضو کر رہے تھے اس جگہ مرزا صاحب کی بیعت کی نسبت بحث ہوا۔ میں نے **انکار** کیا اس پر حافظ جی نے کہا کہ کیا مضائقہ ہے توبہ ہی کرنی ہے" خاکسار نے کہا اگر توبہ ہی کرنا ہے اور کچھ مضائقہ نہیں تو مرزا صاحب آپکے ساتھ یا میرے ساتھ کریں غرض انکی (مرزا جی کی) عبداللہ صاحب کی تحقیر کرنی ہے" یہ رویا مرزا صاحب کو خوب واضح کر کے سنایا تھا۔ جو بحیثیت رویا و خواب ہونے کے کچھ دلیل یا قابل اعتراض تو نہیں ہو سکتا۔ لیکن مرزا صاحب اسپر ناراض ہو کر۔ ایک رسالہ ضرورۃ الامام تحریر فرما کر **شائع کر دیا** اور باین دعاوی علم و فضل ارشاد رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ الخ پر کچھ لحاظ و خیال نہ کیا **جمعہ** ۷ جنوری ۱۸۹۵ء رویا میں مرزا جی نے جاکر ملا انھوں نے فرمایا کہ میں نے تمہاری نسبت دیکھا ہے کہ تم بیمار نہیں ہو تجھے ابھی مرض تک ہوا اور یہ اس کی ایک وجہ ہے" میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کی نسبت دیکھا ہے کہ آپ کو جو کچھ ملا ہے میری بدولت حاصل ہوا ہے۔ آپ کا اشارہ شاید بیعت کی نسبت ہو سو اسکے لیے حکم ہو چکا ہے کہ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ مرزا صاحب نے طنزاً فرمایا کہ تم نے بیعت کب یا کہاں کری ہے" میں نے کہا عبداللہ صاحب سے مرزا صاحب نے فرمایا وہ تو مشی ہو گئے میں نے

Marfat.com

کہا کہ آپ بھی بٹی ہو جاوینگے اور مین بھی ہم سب اس پر کشیدہ رو ہو گئے ۔

فصل (۱۴) ان ہی اسباب کے باعث مرزا صاحب سے اتفاق نہین ہوا۔ کیونکہ الہام فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ سے یہی مفہوم ہوا کہ بیعت اول سید عبداللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ والی ہی موجب **بشارت** ہے کیونکہ بیعت بھی بموجب مفہوم مرزا صاحب کے ایک قسم کی بیع ہے جیسا کہ رسالہ ضرورۃ الامام مین کئی جگہہ ایسا لکھا ہے ۔

اور یہ بشارت بیعت سید عبداللہ صاحب مرحوم والی بظاہر ان سب اصحاب کے واسطے عاجز کو معلوم ہوتی ہے جو سید عبداللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کر چکے اور اس پر قائم ہین واللہ اعلم بالصواب

دوم اور الہام شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ سے یہی مراد ہے کہ جو شیخ ممدوح علیہ الرحمۃ تلاوت سورہ فاتحہ و یا حی یا قیوم برحمتک استغیث و مداومت ذکر فرمایا کرتے تھے اس پر کاربند و پابند ہونا چاہیے **چنانچہ** مولوی عبدالرحمن صاحب مرحوم لکھو کے والے جو عالم باللہ متبع و عاشق سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مستغرق ذکر و عابد و زاہد ہونے کے سوا بڑے محتاط بھی تھے اور اپنی صفائی قلب و الہام کے ذریعہ سے عبداللہ صاحب کی خدمت مین استفادہ کے لیے خراسان پہونچے تھے انہون نے جب عبداللہ صاحب کے بعد مین مرزا صاحب کی بیعت کا ارادہ کیا تھا تو ان کو بھی الہام ہوا تھا اَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ الحمدللہ کہ انکا یہ الہام بھی عاجز کی تفہیم و اعتقاد کا شاہد و مصدق ہے ۔

فصل (۱۵) عاجز کے رؤیا و الہامات جو پورے ہوئے ان مین کئی وہ ہین جو مرزا صاحب کے پاس **قادیان** جانے مین پورے ہوئے مثلاً **اول** جو ۲۴ اپریل ۱۸۹۰ء جمعہ کو خواب مین دیکھا تھا کہ مین اور مرزا صاحب بالمقابل ایک خاص ہیئت پر بیٹھے ہین لوگ باہر سے جھانکتے ہین کہ عیسے و موسی ہین چنانچہ ۲۴ ستمبر ۱۸۹۰ء ہفتہ کو بعینہ اسی ہیئت و شکل سے مرزا صاحب کے بیٹھنے اور بٹھلانے سے پورا ہوا۔ جیسا کہ اسی موقع پر مرزا صاحب کو جتلایا گیا تھا فالحمدللہ علے ذالک (دوم) اس خواب کو

Marfat.com

مرزا صاحب کے مریدین بغیر غور و تامل سے سننے کے الہام کہکر اس بات پر بڑا زور دیتے ہین کہ اس سے
مرزا صاحب کا عیسے ہونا ثابت ہوتا ہے" لیکن وہ بہولے بہالے اپنی ناواقفی و کم سمجہی پر خیال نہین
کرتے کہ اول تو اس بنا پر انکو چاہیے کہ عاجز کو بہی موسے مانین اور عیسی کو اسکا تابعدار خیال کر کے
اس سی موسی کی اطاعت کا اقرار کراوین کیونکہ عیسی خود موسی کا متبع تہا حسب اقرار مولوی
نور الدین صاحب جن کا خط اس بارہ مین عاجز کے پاس موجود ہے اور اگر عاجز کے موسی ہونے
سے انکار کرین جیسا کہ عاجز خود ایسے گستاخانہ و خود تراشیدہ خیالات سی بیزار و متنفر ہے تو مرزا
صاحب کے عیسے ہونے سے انکو بدرجہ اولی انکار کرنا چاہیے ورنہ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ والا
معاملہ ہوگا (سوم) چونکہ خواب تعبیر طلب بہی ہوتے ہین سو کتاب تعبیر مین لکہا ہے "موسی علیہ
السلام را اگر در خواب بیند مبتلا گردد با اہل و عیال و بعد ازان حالش نکو گردد و بر دشمن ظفر
یابد" عیسی کی تعبیر تو نہین ملی لیکن مسیح عیسے چونکہ ایک ہی ہین اور مسیح کے معنے قاموس و
منتہے الارب مین کذاب کے بہی لکہے ہین لہذا یہ امر قابل غور و توجہ ہے + (چہارم) خواب کی
اکثر تعبیرین عجیب ہوتی ہین۔ جیسا حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی خواب و تعبیر کا ذکر خود
اللہ جل جلالہ نے قرآن مجید مین فرمایا ہے اور ایسی بہت عجیب تعبیرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے بہی احادیث مین مروی ہین۔ تو اسکی تعبیر بہی بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ عاجز کا مقابلہ
(جیسا خواب مین بالمقابل بیٹہنے سے ظاہر ہے) اس شخص سے ہوا جو اپنے آپ کو بنام عیسے
و مسیح ابن مریم غلطی سے مشہور کرتا ہے اور موافق الفاظ بعد ازان حالش نکو گردد و بر
دشمن ظفر یابد" کے اللہ تعالی انجام بخیر کر کے فتح و ظفر عنایت فرماویگا۔ واللہ اعلم۔ سو ناحق
اختلاف کا مقدمہ تو مرزا صاحب نے بلا خواہش و ارادہ عاجز اب شروع کر ہی دیا ہے۔ بہر تعجب
کہ ایسی صریح اپنے مخالف خواب کو مریدین مرزا صاحب موافقت پر کس طرح حمل کر کے اسکو
اپنے مفید مطلب قرار دیتے ہین (پنجم) یہ تو عرفی نام کی طرح ہین جیسے مرزا صاحب نے اپنے
تئین غلطی سے عیسے مشہور کیا ہے اور چونکہ عاجز کے اکثر الہامات مین نام موسے علیہ السلام آیا

Marfat.com

یہ ہے جس کا اصل سر وحال تو اللہ جل جلالہ وعم نوالہ کو معلوم ہے لیکن اس قدر مشابہت ومناسبت تو عاجز کو معلوم ہے کہ جس طرح سیدنا موسی علیہ السلام کا نام دریا سے نکلنے پر موسے کہا گیا تھا جیسا تفسیر معالم التنزیل مین ہے فقالت آسیۃ قد سمیتہ موسی لانا وجدناہ فی الماء والشجر فمو الماء وشی ھو الشجر" انتھی ایسا ہی تیسیر القرآن مین ہے کہ موسی نام رکھا اسواسطیکہ مو قبطی زبان مین پانی کو کہتے ہین اور سے درخت کو" اسی طرح یہ عاجز بھی خورد سالی مین دریا مین ڈوب کر اور پھر چوب کے ساتھ اٹک کر نکلا ہوا ہے واللہ اعلم بالصواب اس نام پر عاجز کو ان کے مرید اپنی طرف سے کہتے ہین کہ مین نعوذ باللہ موسی ہونے کا مدعی ہون جو سراسر بہتان - افترا و غلط ہے اور عاجز نے دوسری جگہہ اسپر مفصل لکھا ہے (ششتم) اور پھر اس خواب کا ظہور بھی خود قادیان مین مرزا صاحب کے مکان پر ہی ہوا جہان انکو سوائے حضرت اقدس عیسی بن مریم مسیح موعود ومہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کے کچہ اور کہنا بے ادبی وگناہ مین داخل کر رکھا ہے حالانکہ وہ اپنے روزمرہ خطوط وقبالہ وغیرہ مین اپنی قلم سے مرزا غلام احمد ہی لکھتے ہین (ہفتم) یہ ظاہر ہے کہ خواب والہام مین کوئی نام آجانے سے وہ شخص بالکل وبعینہ وہی نہین ہو جاتا - کیونکہ اگر ایسا ہو تو مرزا صاحب اس بنا پر - آدم - نوح - ابراہیم - یوسف - موسی - نیز مریم علیہم الصلوۃ والسلام سب کچہ بن بیٹھین صرف خصوصیت سے عیسے علیہ السلام بننے کی کیا ضرورت ہے پھر آجتک ان الہامی نامون کے سبب کوئی ملہم مومن مطیع ومتبع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس امر کا قائل ومدعی نہین ہوا - یہہ ناوقفی کا باعث ہے کہ مرزا صاحب نے ایسی ٹھوکر کہائی ہے - واللہ اعلم بحقیقت الحال والمآل (ہشتم) مرزا صاحب نے چونکہ خود بخود بغیر کسی رہبر کے کام شروع کیا اور چلایا ہے لہذا مسئلہ الہام مین بہت غلطیان وٹھوکرین کہائی ہین اور پھر متقدمین ماہرین کتاب وسنت رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جو کچہ اس بارہ مین لکھا ہے اسپر توجہ نہین کی کاش وہ مدارج السالکین ہی پڑہ لیتے جس مین صدیق کو محدث سے اکمل اور بباعث کمال صدیقیت ومتابعت کے اس کا استغنا تحدیث والہام وکشف سے بیان کر کے فرمایا وکان ھذا المحدث یعرض ما یحدث بہ علی

ما جاء به الرسول فان وافقه قبله والا رده ایسا ہی حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح بخاری
مین لکھا ہے وقد وقع الامر کذلک حتی ان المحدث منهم اذا تحقق وجوده لا یحکم بما
وقع له بل لابد له من عرضه علی القرآن فان وافقه او وافق السنة عمل به والا ترکه پھر
مدارج مین لکھا ہے والعصمة منتفية الا عن الرسل ومجموع الامة فمن این للمخاطب ان
هذا الخطاب رحمانی او ملکی بای برهان او بای دلیل والشیطن یقذف فی النفس وحیه
ویلقی فی السمع خطابه فیقول المغرور المخدوع قیل لی وخوطبت وصدقت ولکن الشان
فی القائل لک والمخاطب وقد قال عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه لغیلان بن سلمة
وهو من الصحابة لما طلق نساءه وقسم ماله بین بنیه انی لاظن الشیطان فیما یسترق
من السمع سمع بموتک فقذفه فی نفسک انتهی **دیکھیے** صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین
کی جب یہ احتیاط و یہ حال ہے تو پھر دوسرے کسی بیچارے کی کیا حقیقت ہے۔ **دوم الہام قبل**
از روانگی لاہور ۲۲ ستمبر جمعرات کو الہام ہوا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ
اُتْلُ مَا اُوْحِیَ مِنْ کِتَابِکَ جو عاجز کی اپنی کتاب مرزا صاحب کو سنا دینے سے پورا ہوا۔

شرح مرزا صاحب کے بعض مرید الزاما کہتے ہین کہ تمکو اولا جب عبداللہ صاحب کی توہین سے
رنج نہین ہوپنچا تھا۔ تو مرزا صاحب کے مخالف الہام نہ ہوتے تھے اب کیون ہونے لگے یہہ
تمہارے فساد نفس کا باعث ہی سو اسکے جواب مین یہ الہام اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی
یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ خاص توجہ و غور کے لائق ہے کیونکہ یہ اسوقت کا ہے جب ہم محبت و اشتیاق
ملاقات مین حسن ظن سے ملبب تھے۔ اور عبداللہ صاحب کی توہین و تحقیر ہرگز نہین سنی تھی بلکہ انکی
تعریف مرزا صاحب کی تحریر مین دیکھتے تھے انکے سوا کئی اور بھی ہین جن کو حسن ظنی مرزا صاحب
کی طرف منسوب نہین ہونے دیتی تھی لیکن اب انکی تکرار و انکشاف سے ان کو مرزا صاحب کے

Marfat.com

مخالف ماننا پڑا چنانچہ دو تین جو کئی ماہ پیشتر کے ہین آئندہ درج ہونگے۔ یہ تغیر حالت مرزا صاحب کی خبر کیسی عبرت ناک و صحیح ہے جسکے ثبوت مین مرزا صاحب کی تحریر و تصانیف ابتدائی و سابقہ جو نرمی و ملائمت سے مظہر نسبت عبودیت مین جیسا کہ منشی محمد رمضان کے دربارہ الہام نکاح و منشی نبی بخش ملازم ریلوی کی بجائے لڑکا لڑکی پیدا ہونے کے اعتراض و سخت سست کہنے پر بھی مرزا صاحب نے سوا ر دعا کے کہ اُے قادر مطلق انکو آنکھین بخش سمجھ عطا کر نیکی کی توفیق دے" زیادہ نہین کہا اور بہر حال کی تحریر و تصانیف جو مملو علو و بلندی ہین جیسا کہ غریب کم زبان خادمان قرآن مجید و احادیث شریف مولویان کو بھی غول الاغوی مضل ملعون وغیرہ کہکر بس ہی نہین کرتے خود شاہد صادق ہین۔ اور یہ الہام مشعر تغیر حالت مرزا صاحب (اولاً) ۲۶ دسمبر ۹۷ء بروز یک شنبہ ہوا تھا پھر اسکی تشریح ۹ مئی ۱۸۹۸ء جمعرات کو الہامات ذیل مین ہوئے فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِہَا۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ الخ یہ صریحاً مرزا صاحب کی تراشیدہ تثلیث مندرجہ کتب نیز خود بدولت کے واسطے ابن اللہ و ابنیت جائز کرنے کا رد جواب معلوم ہوتا ہے) کَانُوْا قَوْمًا عَالِیْنَ۔ ففررت منکم لما خفتکم فوھب لی ربی حکما وجعلنی من المرسلین،

سوم الہام بوقت روانگی قادیان ۴ مئی ۱۸۹۸ء ہفتہ کا الہام اِنَّمَا ہِیَ زَجْرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ فاضت لک شفتاک یا نائب رسول اللہ جو میرے الہامات کو تمام و کمال مرزا صاحب کو سنا دینے وڈیڑہ دینے سے پورا ہوا کیونکہ کثیر التعداد اوراق اس قدر قلیل المقدار وقت مین میرے جیسے کند زبان سے پڑہے جانے کی ہرگز امید و توقع نہ تھی خصوصاً بعد طی منزل و تکان سفر

چہارم رویا ۱۷ نومبر ۹۸ء کا جو خواب تھا کہ ہم کو بیعت کیواسطے مرزا صاحب کے تاکید کہنے سے عبد اللہ صاحب غزنوی مرحوم کی تحقیر منظور ہے یہ خواب خوب وضاحت سے مرزا صاحب کو سنایا گیا تھا لیکن باوجود سُن لینے کے بھی آپ اس سے رک نہ سکے اور اسکی تصدیق کیواسطے علانیہ کئی طرح سے کئی موقع پر اس فانی فی اللہ و باقی باللہ کی ناحق توہین و تحقیر کی جو بالکل صحیح نہ تھی۔

Marfat.com

فصل (۱۶) اثنار گفتگو مین مرزا صاحب نے فرمایا کہ عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم کے مولوی محمد حسین کی نسبت یہ یہ الہام تہے لیکن اب اسکے برخلاف ظاہر ہوا **غرضکہ** وہ الہام صحیح نکلا سو جواب اسکے عرض ہے کہ اول تو کوئی ایسا الہام ہے نہین کیونکہ عاجز و رفقار عاجز حاشیہ نشینان عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس انکے **الہامات** موجود ہین اور انکی زبان سے بہی بہت سے سننے کا اتفاق ہوا کبہی کوئی ایسا الہام نہ دیکہا نہ سنا ہان گا ہے ان پر انکی عدم التفاتی و کم توجہی کا افسوس کرتے دیکہتے سنتے تہے **خود** مولوی صاحب سے بہی کبہی اسکا ذکر نہین سُنا اگر کوی ایسا الہام ہوتا تو مولوی صاحب انکے فرزندان کے مقابلہ مین اسکو کیون پیش نہ کرتے اور **مولوی صاحب** کا ایسا نہ کرنا بہی ایک ایسی دلیل ایسے الہام کے نہ ہونے کی ہے کہ کسی دوسری دلیل کی حاجت نہین رکہتی مرزا صاحب نے عبداللہ صاحب کا الہام کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ خود بدولت کے ہاتہ سے پورا نقل کیا ہوا سنایا تہا ۔ اور اسکو بڑے اصرار و کوشش سے مولوی محمد حسین صاحب کے حق مین ثابت کرنے کے معنے کرتے تہے حالانکہ وہ صریحاً خود عبداللہ صاحب مرحوم کی اپنی نسبت تہا چنانچہ انکے الہامات مین جو موجود ہین اس طرح درج ہے کہ ”بروقت اضطراب و بیقراری ۔ کہ چکنم کہ مولائی من راضی شود ۔ الہام شد کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ“

فصل (۱۷) پہر اگر تنزل سے فرض بہی کر لین کہ **عبداللہ** صاحب غزنوی کا کوئی الہام یا اجتہاد مولوی محمد حسین صاحب کی فضیلت کے بارہ مین ایسا تہا اور وہ **پورا** نہ ہوا بلکہ اسکے برخلاف ظہور مین آیا تب بہی کوئی مضائقہ و حرج و باعث تحقیر عبداللہ صاحب نہین ہو سکتا **کیونکہ** خود مرزا صاحب کے الہامات ۔ منامات و اجتہادات بہی تو کئی ایسے مین جو بالکل پورے نہین ہوئے ۔ بلکہ اس سے بہی کہین زیادہ **مثلاً** مرزا صاحب کا الہام اَصحَابُ الصُّفَّۃِ کا نا ثابت وَفرعُہَا فِی السَّمَاءِ ۔ میر عباس علی مرحوم لودہانوی کی نسبت جو اپنی زندگی ہی مین نہایت منحرف و مخالف ہو کر مقابلہ کے واسطے مرزا صاحب کو بلاتا اور **للکارتا** ۔ **اشتہار** دیتا

Marfat.com

رہا اور اسی مخالفت مین انکا خاتمہ ہوا حالانکہ مولوی محمد حسین صاحب حیات عبد اللہ صاحب مین انکے
تابع و ثنا خوان ہے اور اب تک بدستور ادب کرتے ہین اور پہر ابہی خاتمہ کی کس کو خبر ہے کہ وہ
بفضل و توفیق او سبحانہ و تعالی آخر کار کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ والون مین بہی بخوبی داخل ہو جاوین وَ
اللّٰہُ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۱ اور ارشاد لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ ۲ بہی نہایت صادق الوقوع ہی مشاہدہ
ہو چکا ہے کہ عبد اللہ صاحب غزنوی مرحوم کے جلیس گو اول اول بعض بیگانہ منحرف
مخالف و دشمن رہے لیکن آخر کار شقاوت و مخالفت سے نکلکر تابع و معتقد ہو کر فائز
المرام ہو گئے اور مولوی محمد حسین صاحب تو انکے خود معتقد رہے اور وہ محبت سے ان کے
واسطے دعائین کرتے رہے اس صورت مین بفضلہ تعالے انکا فائز المرام تو کچہ بہی مشکل نہین
اور مرزا صاحب کی مخالفت مین اللہ جل جلالہ نے مولوی صاحب کو یہ توفیق تو عطا فرمائی
ہے کہ انہون نے اس پیرانہ سالی مین قرآن مجید کلام رب حمید حفظ کیا اپنی اولاد کو کرایا۔ اگر
مرزا صاحب فرماوین کہ وہ الہام میر عباس علی کے اس وقت حالت موجودہ کی نسبت تہا
جب اس مین ثابت قدمی موجود تہی۔ زبردست قوت اخلاص کی پائی جاتی تہی۔ اور میر
صاحب عرصہ دس سال تک ٹ ے اخلاص و محبت اور ثابت قدمی۔ سے مخلصون مین شامل رہے
اور بہت سے الہامات صرف موجودہ حالت کے آئینہ ہوتے ہین عواقب امور سے انکو کچہ تعلق
نہین ہوتا اور جب تک انسان زندہ ہے اسکے سوء خاتمہ پر حکم نہین کر سکتے وغیرہ۔ جیسا کہ
مرزا صاحب نے فیصلہ آسمانی مین خود تحریر فرمایا ہے تو غور و تامل کرین کہ عبد اللہ صاحب علیہ الرحمۃ
کا الہام اول تو کوئی ایسا ہے نہین اور اگر ہو بہی تو وہی معنے حالت موجودہ و صلاحیت والے
کیون نہ کیے جاوین یہ تو انصاف نہین کہ اپنے واسطے کچہ اور دوسرے کے واسطے کچہ کیا یہ
عمل وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ مین داخل نہین ہو سکتا مرزا صاحب کا رویا و الہام جو اول فرزند
ہونے کی نسبت تہا لیکن لڑکی ہوئی تہی چنانچہ جب عاجز نے امرتسر مین انسے کہا کہ آپ
نے تو فرزند کا حلیہ بہی مجہ سے بیان کیا تہا اسپر جواب دیا کہ علم تعبیر مین ایسا ہی ہے کہ اگر لڑکا

۱ امر تعالے ہر شے پر قادر ہے ۲ انکا ہمنشین بدبخت نہین رہتا ۱۲

دیکہا جاوے تو لڑکی مراد ہوتی ہے ٭

پہر مرزا صاحب کا الہام فرزند کی نسبت جسکو بشیر موعود سمجہ کر اسکی ہر ایک تقریب عقیقہ وغیرہ پر نہایت وثوق سے دہوم دہام کی گئی **اشتہار** بدین مضمون جاری فرمایا۔ محمد عربی کہ ابروی ہر دو سرا است ٭ کسی کہ خاک درش نیست خاک بر سر اوست ٭ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا **خوشخبری** اے ناظرین مین آپکو بشارت دیتا ہون کہ وہ لڑکا جسکے تولد کے لیے مین نے اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء مین پیشگوئی کی تہی۔ اور خدا تعالے سے اطلاع پاکر اپنے کہلے کہلے بیان مین لکہا تہا کہ اگر وہ حمل موجودہ مین پیدا نہ ہو تو دوسرے حمل مین جو اسکے قریب ہے ضرور پیدا ہوگا آج ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۰۳ ہجری مطابق ۷ اگست ۱۸۸۶ء مین ۱۲ بجے رات کے بعد ڈیڑہ بجے کے قریب وہ مولود مسعود پیدا ہو گیا۔ فالحمد للہ علی ذلک **اب دیکہنا** چاہیے کہ یہ کسقدر بزرگ پیشگوئی ہے جو ظہور مین آئی وغیرہ" **پہر قلمی نقول** اس اشتہار کے بذریعہ رجسٹری مخالفین کو روانہ فرمائین **مہد** بنوانے پر عاجز کو تحریر فرمایا کہ کچہ مضائقہ نہین اگر زیادہ روپیہ خرچ ہو کیونکہ یہ ایسا ایسا ہے جتنی خدمت ہم سے ہو کم ہے" **وہ فرزند** بیچارہ طفولیت مین ہی بغیر پوری کرنے شرائط و بشارات الہام متعلقہ کے وفات پاکر اجر و ذخر و فرط و شافع و مشفع۔ دعا جنازہ پر ہی جانے کا محل بنا **والد** مولوی محمد حسین صاحب کی وفات کی نسبت میعاد ایک سال فرمودہ مرزا صاحب بہی بہت طول ہو گئی تہی یعنے اس میعاد مقررہ مین وہ فوت نہین ہوئے تہے **شاید آپ** کہدین کہ انابت استغفار و رجوع الی اللہ کے سبب انکی بہی عمر بڑہ گئی تہی **لیکن بات** یہ ہے کہ مرزا صاحب کی فرمودہ میعاد تو پوری نہوئی اور اٹکل بازی کی مد ہی مین رہے۔

۵ سید امیر شاہ صاحب سالدار میجر سردار بہادر کے گہر فرزند ہونے کی نسبت مرزا صاحب نے اپنی دستخطی خط مین جو موجود ہے ۱۵ اگست ۱۸۸۶ء سے ۱۵ اگست ۱۸۸۹ء تک اپنے **اوقات** صافیہ کو وقف فرما کر تحریر فرمایا تہا کہ اگر مینے اس عرصہ مین بفضل رب **قدیر** جسکی اختیار مین سب کچہ ہے کوئی کہلی کہلی بشارت جو مقرون بصدق ہو آپ کی نسبت نہ پائی یا اس بشارت کے موافق نتیجہ

Marfat.com

ظہور مین نہ آیا تو پہر میری نسبت آپ امیر شاہ صاحب جس طرح کا اعتقاد چاہین اختیار کرین۔ اور
یقین کہ ایسا ہرگز نہین ہوگا بلکہ آپ ہی کو اپنا عہد پورا کرنا ہوگا اور یہہ تاریخ کتاب مین لکھ لی
ہے آپ ہی اسکو لکھہ چھوڑین ضرور یادداشت لکھہ لین" اور فرمایا کہ "آپ بکلی مطمئن ہوکر اور خیال
اور تشویشات چھوڑ دین اور پکے صدق اور اعتقاد سے میرے وعدہ کے منتظر رہین جس وقت سال کے
عرصہ مین میری طرف سے کوئی بشارت ملی تو خواہ آپ اسکو اخبار مین چھپوا دین اور اگر وہ بات جھوٹی
نکلے تو پہر مجہ سے مواخذہ کرین اور میرا دامن پکڑ لین" اور اس گرامی نامہ کی ابتدا مین فرمایا کہ
مین اپنے نفس سے حلفاً عہد کر چکا ہون کہ آپ کے لیے انتہائی درجہ توجہ۔ وجد وجہد کرون اور یقین
رکھتا ہون کہ مین اس جدوجہد مین کامیاب ہوجاؤن وغیرہ" وہ معاملہ بہی اب تک ویسا ہی
ہے نہ اوقات صافیہ کو وقف کرنیکا کچہ نتیجہ ہوا۔ اور نہ کوئی بشارت ہی آئی باوجودیکہ رسالدار
صاحب نے اپنی حسن ظنی و فراخ دلی سے پانسو روپیہ بہی جسکی عوض مرزا صاحب نے اپنے اوقات
صافیہ کا ایک سال وقف کیا تہا پیشگی دیدیا جسکے واسطے مولوی محمد حسین صاحب اپنے رسالہ
مین کچہ نہ کچہ لکھتے رہے ہین اور عاجز و رفیق عاجز کو اس معاملہ مین دلال قرار دیتے رہے ہین حالانکہ
سالہا سال کے بعد اب تہوڑے عرصہ سے ہمکو یہ حال معلوم ہوا ہے۔۔

پہر عبد اللہ آتہم والے الہام مین مرزا صاحب کا خیال و فہم ایک ہی پہلو یعنے اسکی موت کی طرف ہی
رہا چنانچہ فیروزپور مین حافظ محمد یوسف صاحب کے برادران کی استفسار پر آپنے یہی فرمایا تہا کہ اسمین
کوئی تاویل نہ ہوگی ضرور یہی ہوگا اور آپنے شہادت القرآن علے نزول المسیح الموعود فی آخر الزمان
کے صفحہ ۲۰۱ پر بہی فرمایا کہ "جب بمقام امرتسر مسٹر عبد اللہ آتہم صاحب کو انکی موت کی نسبت پیشگوئی
سنائی گئی وغیرہ" تعجب ہے وہ حافظ نابینا جو عیسائیت سے تائب ہوکر بذریعہ خواب مسلمان ہوا تہا
اس کا تو وہ خواب جو اسنے مرزا صاحب کے مخالف چھپوا کر تحدی کرکے مشتہر کیا تہا کہ عبد اللہ آتہم اندر میعاد کے
ہرگز نہین مریگا بالکل سچا نکلا حالانکہ اسکو کسی فضیلت و الہام وغیرہ کا کچہ دعوی نہ تہا۔ اور مرزا صاحب
کی تفہیم و اجتہاد باین دعاوی صحیح نہ نکلے جسکو واسطے مرزا صاحب و تمام جماعت مریدین نے خضوع و خشوع

Marfat.com

سرگرمی سے دعائین کرنے مین بھی اپنی طرف سے کوئی کسر باقی نہین رکھی تھی۔ نہایت تعجب ہے کہ مرزا احمد بیگ کے داماد کی وفات والی میعاد بھی مدت ہوئی گذر چکی ہے جسکے بعد اسکی منکوحہ نے مرزا صاحب کی زوجیت مین داخل ہونا تھا جسکے متعلق شہادت القرآن مین بصفحہ ۸۰ تحریر فرمایا ہے کہ مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کے داماد کی نسبت جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جس کی میعاد اس تاریخ سے جو ۲۱ ستمبر سنہ ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئے ہین یہ تمام امور جو انسانی طاقتون سے بالا تر ہین ایک صادق یا کاذب کی شناخت کرنیکے کافی ہین کیونکہ احیا و امانت دونو خدا تعالے کے اختیار مین ہین اور جب تک کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو خدا تعالے اسکی خاطر اسکے دشمن کو اسکی دعا سے ہلاک نہین کر سکتا خصوصاً ایسے موقع پر کہ وہ شخص اپنے تئین منجانب اللہ قرار دیوے اور اپنی اس کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل ٹھیراوے سو پیشگوئیان کوئی معمولی بات نہین جو انسان کے اختیار مین ہون بلکہ محض اللہ جل شانہ کے اختیار مین ہین انتہی اور اس پیشگوئی کو بہت ہی عظیم الشان اور چہ کراماتون کا مجموعہ فرمایا لیکن بخلاف اشتہار و تفہیم مرزا صاحب اب بجائے گیارہ ماہ مقررہ کے چھ برس سے زیادہ عرصہ گذر گیا ہے کہ اللہ تعالے کے فضل و کرم سے معاملہ اسی طرح ہے بموجب ارشاد اللہ سبحانہ و تعالی اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۔ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ کہ انکی میعاد تو آگے پیچھے ہرگز نہین ہوتی اور نہ ایک دن آخر ہے مرنا ہی ہے لیکن اس مین مرزا صاحب اپنی تحریر و اصرار پر توجہ و خیال کرین کہ کس زور سے اس پیشگوئی کو اپنے صدق و کذب نہایت درجہ کا مقبول خدا تعالی و منجانب اللہ و صادق ہونے کا معیار قرار دیا تھا اور اب اس میعاد کو گذرے ہوے کتنی مدت گذر چکی ہے؟

۸ شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیارپور کو اشتہار فروری سنہ ۹۳ بذریعہ رجسٹری بھیجا جس مین خوف دلانے والے الفاظ درج کر کے لکھا کہ اگر ایک ہفتہ مین معافی طلب خط چھپوانے کے لیے نہ بھیجین تو پھر آسمان پر پھیرا اور انکا مقدمہ دائر ہوگا اور مین اپنی دعاؤن کو جو انکی عمر بحالی عزت و آرام کے لیے کی تھین واپس لے لونگا اس مقدمہ کا فیصلہ بھی اب تک نامعلوم ہے شیخ صاحب کا

Marfat.com

کوئی معافی طلب خط چھپا ہوا نہین دیکھا شاید مرزا صاحب نے شفقت سے انہین رضی نامہ دیدیا ہو اور مشتہر نکیا ہو اگرچہ ایسا کرنا ضروری تہا اسلیے کہ دائری مقدمہ کا اشتہار مشتہر کر چکے تھے۔

خان بہادر ڈپٹی فتح علی شاہ صاحب کی اول زوجہ کی بیماری پر صحت کی دعا کے لیے مرزا صاحب کو لکھا گیا تہا انکی نسبت مرزا صاحب بہت کچھ تحریر فرماتے رہے بلکہ انکے انتقال کے بعد مرزا صاحب نے انکی صحت کا حال استفسار فرمایا جب حقیقت حال سے خبر دی گئی تو فرمایا کہ ہمنے بھی ایک بکری سلخ ہوتی دیکھی تہی۔لیکن پہلے کچھ نہین فرمایا۔

گول کمرہ جو ملحق مکان مرزا صاحب ہے واسطے رہایش انگریزون مخالفین جنکے نام خطوط مع اشتہار جاری ہوے تہے **تعمیر** ہوا تہا **اب تک** کوئی ایسا مہمان آنکر اس مین فروکش نہین ہوا۔اور نہ اب اس مین گنجایش باقی ہے **ان کے علاوہ** اوربھی بہت امور والہامات مرزا صاحب ہین لیکن سردست بلحاظ طوالت ان ہی موٹی موٹی دس نظیرون پر اکتفا کیا ہے۔ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ قرآن مجید کی آیت کریمہ کا ثواب حاصل کرنے کو عاجز بہی لکہدیتا ہے۔ ۵- نمبر پورے ہوئے

فصل (۱۸) مرزا صاحب و مریدین مصدقین گو بوجہ حسن ظن ان سب امور مین آپ کی تائید مین کچھ نہ کچھ تاویل و معنے کرلین کسی مین غلطی اجتہادی کسی مین غلطی فہم اور کسی مین انذاری الہامات مین سنت اللہ کے موافق توبہ و استغفار و انابت سے فائدہ اٹہانا **لیکن** امور متذکرہ بالا سب کے سب مین اگر غلطی اجتہادی و غلطی فہم ہی قائم کرین تو مقام غور ہے کہ پہر مرزا صاحب کے **دعاوی** والے الہامات مین ویسی ہی غلطی کیون نا ممکن ہے اور درصورت اس طرح امان اٹھ جانے کے **مرزا صاحب کے** دوسرے **الہامات منامات و اجتہادات** کی صحت و صداقت پر سوا مرزا صاحب کے مریدین و مصدقین کے دوسرون کے لیے اور کیا دلیل ہوسکتی ہے **خصوصًا** جبکہ واقعات مندرجہ ذیل بہی پیش نظر ہون اول اس امر کے حافظ کا رہے کہ مرزا صاحب کے مرید بڑی سختی سے مفتری و کذاب وغیرہ وغیرہ کہتے ہین) تحدی سے مقابلۃً اشتہار دیا کہ عبداللہ آتہم میعاد کے اندر ہرگز نہین مریگا سچا نکلا جو بظاہر مقابل کے خذلان سے کم نہین بلکہ حق تو یہی معلوم

Marfat.com

ہوتا ہے اور فراست انسانی بھی جیسا کہ عاجز پر منکشف ہوا ہے یہی گواہی دیتی ہے کہ حی و قیوم
نے حکمت کاملہ سے اپنی مخلوق کو غلطی دعاوی مرزا صاحب پر متنبہ کرنے کے واسطے ایسا ہی مقدر کیا
کہ مرزا صاحب بباعث اپنے نقص و کمی سمجھ کے اصل حقیقت نہ سمجھ کر غلط پہلو اسکی موت پر ہی اخیر تک جمے و اصرار
کرتے رہے کیونکہ بظاہر تو از روی قانون قدرت و مشاہدہ واقعات اسکا میعاد مقررہ مرزا صاحب
کے اندر مر جانا کچھ عجائبات سے نہ تھا بلکہ بلحاظ کبر سنی و ضعف و نقص صحت اور ان سب سے
بڑھکر مرزا صاحب کی دہمکی موت سے خوف زدہ ہونے کی حالت میں بہت ہی اغلب تھا لیکن حکیم و
عادل جل جلالہ نے مرزا صاحب کے دعوی مشتہرہ کی مخالف اسکو میعاد کے بعد بھی کئی ماہ تک زندہ رکھا
دوم عاجز کمترین کے معلومات بھی اگر بفضلہ تعالی و تقدس لائق اعتماد و حق ہیں اور اسکی وسیع
رحمت پر امید ہے کہ ضرور ہیں تو مرزا صاحب کے دعاوی کا معاملہ ایسا ہی نظر آتا ہے کیونکہ رویا عاجز
مورخہ ۲۴ اگست ۱۸۹۶ء یوم منگل بھی اسیکا مثبت ہے جسمین بابی و امی جناب رسول کریم
صلے اللہ علیہ وسلم خاکسار بے مقدار کے پہلو راست کی طرف نہایت نفیس سفید شرعی لباس میں
قبلہ رو تشریف فرما ہوئے تو اسوقت عاجز نے ایک شخص سفید پوش کو جو کمترین کی ساق
راست کے پاس بیٹھا تھا کہا کہ حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کو بلاؤ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ
وہ ہمارے خاتمہ پر تشریف لاوینگے کیونکہ ساق و پاؤں انسان کا آخری حصہ ہوتا ہے اور اس اخیر
پر بیٹھنے والے کو حضرت مسیح علیہ السلام کے بلانے کے لیے بھیجا تو گویا وہ بعد میں اخیر پر یعنے ہمارے
خاتمہ پر آنے والے ہوئے واللہ اعلم بالصواب +

نیز انگریزی الہام بھی مندرجہ انجیل موجودہ و مروجہ حال اور جو مقولہ حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام
کہا جاتا ہے If I will that he tarry till I
come what is that to thee :

ترجمہ اگر میں چاہوں کہ جبتک میں آؤں وہ یہیں ٹھیرے تو تجھ کو کیا۔ انجیل یوحنا باب ۲۱ آیۃ ۲۲
اسی کا شاہد و مصدق ہے اور وہ بھی آنے والے ہیں +

Marfat.com

چہارم۔ مزید بران چونکہ عاجز بخطاب موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام الہام مین مخاطب کیا جاتا ہے تو یہ بھی اسپر دلالت کرتا ہے کہ جیسے سیدنا مسیح علیہ السلام سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بعد تشریف لائے تھے اب بھی مسیح علیہ السلام بعد ہی مین تشریف لاوین ❊

پنجم۔ عاجز کا الہام بھی ہے کہ عیسےٰ نتوان گشت بہ تصدیق خرے چند۔ ایک دوسرے موقعہ پر یہ اس طرح ہوا۔ عیسیٰ نتوان گشت بہ تصدیق خرے چند۔ صلوٰۃ بر آنکس کہ ہمین ورد بگویند۔ نظر برین وجوہات ودلائل ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کو سردست بہ تقاضائے بشریت ونادانستگی جیسے متذکرہ بالا الہامات کی تفہیم واجتہادات مین خطا ہوئی ہے ایسے ہی ان دعاوی والے الہامات مین بھی خطا ہوگئی ہے کیونکہ اب مرزا صاحب کیطرف سے خلاف نیاز والی کارروائیان بھی شروع ہوگئی ہین جو بظاہر بالکل مخالف منصب وشان عیسویت ومہدویت ہین بلکہ عام مومنین کے بھی شایان حال نہین ہین ❊

فصل (۱۹) مثلاً یاد پڑتا ہے کہ مولوی حکیم نورالدین صاحب نے مرزا صاحب کی صداقت کے بارہ مین فرمایا تھا کہ یہ دیکھنا چاہیے کہ مرزا صاحب کے مخالفین کیسے افراط وتفریط مین پڑکر حیلہ وحوالہ مکروفریب سے فرضی وبناوٹی کارروائی مرزا صاحب پر الزام لگانے کے واسطے کرتے ہین یہہ ایک معقول دلیل تھی اور مرزا صاحب نے خود بھی رسالہ شہادۃ القرآن کے صفحہ ۱۱ مین بضمن تشریح پیشگوئیان تحریر فرمایا ہے کہ آخری زمانہ مین علما اس امت کے یہود کے مشابہ ہوجاوینگے اور دیانت اور تقویٰ ان مین سے جاتی رہے گی جھوٹے فتوے اور مکاریان اور منصوبے انکا دین ہوگا اور دنیوی لالچون مین گرفتار ہوجاوینگے وغیرہ سو افسوس کہ اب وہی کارروائی اور منصوبہ بازی دنیوی لالچون مین گرفتاری وغیرہ مرزا صاحب کی طرف سے بھی ظاہر ہونے لگی یعنے مولوی محمد حسین صاحب کو کافر بنانے کے واسطے اور کل الہامات وتشخیص مندرجہ اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کو چھوڑکر صرف ایک دو ہی جز جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ بِمِثْلِهَا کو اور نیز تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ کو کسی ضرورت کے سبب پورا کرنے کے لیے ایک مرید

لہ علماء کا مثل یہود ہونا ۔ لہ دنیا طلبی کا آنا وغیرہ

صاحب کی معرفت ایسی کارروائی کی گئی اور اس نیک بخت راستباز مرید نے خلاف ضمیر و خلاف
راستی بیان و حیلہ حوالہ کر کے امرتسر سے فتوی حاصل کیا جو بظاہر راست بیانی و صحیح طور سے بھی حاصل
ہو سکتا تھا کیونکہ فتوی تو اگر بغیر اس حیلہ کے بھی استفسار کیا جاتا تو جواب وہی تھا جو اب ملا ہے
تو پھر اس الہام مندرجہ اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء والی کو بجائے ۱۳ ماہ کے چند روز ہی میں پورا کرنے
کی سعی و تکلیف اٹھانے کی کیا ضرورت تھی اگر الہام الٰہی تھا تو ضرور ضرور خود بخود پورا ہوتا یہ
امر کس قدر قابل غور و افسوس ہے اور کبھی کسی اہل اللہ نے ایسی کارروائی کی ہے؟ ہرگز نہیں ۔ ۲۰
قابل غور ہے کہ اس اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کی پیشانی پر مرزا صاحب نے لکھا ہے "ہم خدا پر فیصلہ
چھوڑتے ہیں اور مبارک وہ جو خدا کے فیصلہ کو عزت کی نظر سے دیکھیں" پھر اس میں
خود بدولت کو ایک طرف اور مولوی محمد حسین ملا محمد بخش جعفر زٹلی مولوی ابو الحسن تبتی کو دوسری
طرف خدا تعالی کے حکم کے نیچے بیان کر کے عربی الہامات کا خلاصہ مطلب یہ لکھا کہ جو لوگ سچے
کی ذلت کے لیے بدزبانی کر رہے ہیں اور منصوبے باندھ رہے ہیں خدا انکو ذلیل کرے گا میعاد
تیرہ ماہ ۱۵ دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک خدا تعالے کے الہام سے مقرر فرمائی اور
لکھا کہ اس فیصلہ کو اللہ تعالے نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اب ابتدائی تشے مقدمہ مباہلہ کے
رنگ میں آگیا خدا سچوں کو فتح بخشے آمین" انتہی تو اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرزا
صاحب نے اس محکمہ عالیہ میں مقدمہ دائر تو کر دیا لیکن اسکے بعد باین دعوی توکل و اقبال
علی اللہ وغیرہ تقرب و فضائل بے شمار مع یقین صدق و راستی خود بدولت پھر خدا
تعالی جل جلالہ و عم نوالہ کے فیصلہ کو عزت کی نظر سے انتظار کیوں نہ کیا۔ حالانکہ جو الہامات
اس اشتہار میں ہیں ان میں یہ الہام بھی ہے فَاصْبِرْ حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهٖ جس پر مرزا صاحب
کو ضرور کاربند ہو کر صبر سے منتظر رہنا ضروری تھا ۳ ۔ پھر یہی الہام اس میں ہے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ
الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ اور چونکہ مرزا صاحب تمام دنیا کے متقین محسنین سے
اپنے آپ کو اعلی و افضل ماننے و دعوی کرتے ہیں لہذا انکو اس الہام پر بھی سید

Marfat.com

کرکے کہ فتح ضرور ہماری ہی ہوگی انتظار کرنا چاہیے تھا نہ یہ کہ ان سب امور کو بالائے طاق رکھکر و بازیچہ
طفلان سمجھکر گھبراہٹ سے اس اشتہار کے متعدد الہامات میں سے صرف ایک دو الہام کو فورًا
پورا کرنے کے واسطے ایسی ناجائز کارروائی حصول فتوے کے لیے کرتے ۴ پھر اس خلاف راستی
کارروائی سے گئی الہامون میں سے صرف ایک دو الہام ایک شخص مولوی محمد حسین صاحب
کی نسبت باین کوشش پورے تو فرمائے لیکن دوسرے دو کس فریق ثانی میں سے جو باقی ہین انکا
کیا ہوا؟ معافی کے لائق تو وہ بظاہر اسلیے نہین کہ بقول مرزا صاحب گندہ اور گالیون سے
پر اشتہار تو ان دونون ہی کی طرف سے نکلا تھا جسپر مرزا صاحب نے فیصلہ خدا تعالی پر چھوڑکر اشتہار
شائع فرمایا تھا نیز باقیماندہ الہامات کا بھی حال معلوم نہ ہوا کہ کیون واپس لیے گئے ۵ بالآخر
مرزا صاحب کے اشتہار و دعا کا اثر بھی جو ظاہر ہوا وہ تو یہی ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب
کو چار مربعہ زمین سرکار کی طرف سے نہر چناب پر عطا ہوی جسپر کاشتکار و مزارعین مقرر
کرکے مولوی صاحب نے آبادی و کاشت کرالی اور مرزا صاحب نے جو فرضی دل خوش کن ذلت
انکی حصول فتوی سے کی اسکی حقیقت یہ کہ وہ فتوی مرزا صاحب کے دستخطی انکار مہدی علیہ السلام پر
جو مرزا صاحب کے مرید نے جھوٹ موٹ مرزا صاحب کا مخالف وسائل بنکر پیش کیا تھا جیسا کہ مرزا صاحب
نے خود استفتاء مشتہرہ ۳ جنوری ۱۸۹۹ء مین لکھا ہے کہ ایک شخص مہدی موعود کے آنے سے جو
ظاہر و باطن خلیفہ برحق بنی فاطمہ سے ہوگا جیسا کہ حدیثون مین آیا ہے قطعًا انکار کرتا ہے اور
اس جمہوری عقیدہ تمام اہل سنت کو سراسر لغو و بیہودہ سمجھتا ہے اور ایسا عقیدہ رکھنا ایک
قسم کی ضلالت و الحاد خیال کرتا ہے کیا ہم اسکو اہل سنت مین سے اور راہ راست پر سمجھ سکتے ہین
یا وہ کذاب اجماع کا چھوڑنے والا و ملحد و دجال ہے بینوا توجروا پھر صفحہ ۱۰ پر لکھا بالآخر ہم مردانہ طور
پر اپنا اعتقاد ظاہر کرتے ہین کہ یہ خیالات ان تمام مولویون کے کہ خونی مہدی بنی فاطمہ سے خلیفہ
یعنے بادشاہ ہوگا جبر سے دین کو غالب کریگا بالکل لغو باطل اور جھوٹا عقیدہ ہے الخ اسپر مفتیان
نے جو فتوی دیا وہ صریحا بحق مرزا صاحب ہوا نہ بحق مولوی محمد حسین صاحب لیکن مرزا

Marfat.com

مرزا صاحب نے اپنا الہام و اشتہار سچا کرنے کو وہ فتویٰ مولوی محمد حسین صاحب پر چسپان کر دیا اور فتح مشتہر کرتے وقت بجای نام اصلی سائل اس مرید کے خلاف واقعہ خود بدولت کو بالقابہ السائل لکھکر اشتہار شائع کر دیا جسکا حال مولوی عبد الحق غزنوی کے اپنے اشتہار ۹ جنوری ۱۸۹۹ء مین اور کچھ ایک کتاب "دو مسلمانون کا حلفی بیان" مطبوعہ مطبع اسلامیہ لاہور مین درج ہے لہذا اس سی مولوی محمد حسین صاحب کا کیا بگڑا بلکہ از دست مرزا صاحب کی عجلت و کارروائی حصول فتویٰ لوگون کو معیوب معلوم ہوئی پھر دوسرے دو کس اشتہار دہندگان رضی خوشی اسی طرح مستعد و مقابل مرزا صاحب قائم ہین کسی قسم کی ذلت ان کو بھی نہین پہونچی ۶ دوسری طرف اس میعاد اشتہار مین جو کامیابی بحق مرزا صاحب ہوئی وہ یہہ ہے (اول) مقدمہ صرف بنام مرزا صاحب قائم رہکر مولوی محمد حسین صاحب اس مین بطور گواہ پیش ہوئے اور اخیر پر ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء کو مرزا صاحب سے قسمیہ اقرار نامہ لیا گیا کہ کسیکو ذلت پہنچنے کی خبر والی پیشگوئی شائع نکرین اور خدا تعالے کے پاس فریاد (اپیل) کرنے سے بھی اجتناب کرین مباحثہ مین دشنام آمیز فقرہ یا دل آزار لفظ بھی استعمال نکرین مولوی محمد حسین یا انکے کسی دوست پیرو کو مباہلہ کے لیے نہ بلائین ان کی نسبت لفظ کافر دجال کاذب بطالوی نہ لکھین وغیرہ (دوم) مرزا صاحب اور انکی جماعت کے حالات و کمالات ایک خط و کتابت موسومہ خلاف بیانی مین شائع ہوکر مظہر حقیقت ہوئے (سوم) مرزا صاحب کے مرید کا اشتہار مرہم عیسے علیہ السلام والی کی اشاعت دل بازار خیال ہوکر حکما بند کی گئی چنانچہ اب اسکا مقدمہ مرزا صاحب کے مرید کی طرف سی چیف کورٹ مین دائر ہے یہ اس میعاد کے اندر کا ذکر ہے او جو کچھ ہوگا اس میعاد سے باہر ہوگا (چہارم) پھر ایک مرزا صاحب کا مرید جو سُنا ہے کہ مرزا صاحب کو معقول رقم ماہوار نذرانہ بھیجتا تھا قضاء الٰہی سے فوت ہوگیا۔ باقی حالات اللہ تعالے عالم الغیب والشہادہ کو معلوم ہین اَب ناظرین دیکھ لین کہ تیرہ ماہ والے اشتہار کا نتیجہ کس کے حق مین ہوا۔ آیا مرزا صاحب کے یا انکے مخالف فریق کے؟

فصل

(۲۰) بہرطرفہ یہ کہ میعاد تیرہ ماہ اب قریب الاختتام تہی کہ مرزا صاحب نے اپنی جماعت کے ڈہارس باندہنے کو اور انکے قیام کی خاطر ایک اور اشتہار مورخہ ۵ نومبر ۱۸۹۹ء جاری فرمایا اور میعاد تین برس آخر ۱۹۰۲ء تک اور بڑہادی ہے ۲ اس مین لکہا ہے ''مجہے تیری عزت وجلال کی قسم کہ مجہے تیرا فیصلہ منظور ہے پس اگر تو تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے دسمبر ۱۹۰۲ء تک پوری ہوجائیگی میری تائید مین اور میری تصدیق مین کوئی آسمانی نشان نہ کہلادے۔ اور اپنے اس بندہ کو ان لوگون کی طرح رد کردے جو تیری نظر مین شریر۔ پلید۔ بیدین۔ کذّاب۔ دجّال۔ خائن ومفسد ہین تو مین تجہے گواہ کرتاہون کہ مین اپنے تئین صادق نہین سمجہونگا۔ اوران تمام تہمتون الزامون وبہتانون کا اپنے تئین مصداق سمجہ لونگا جو میرے پر لگائے جاتے ہین تونے مجہے مخاطب کرکے کہا کہ مین تیری ہر ایک دعا قبول کرونگا مگر شرکا* کے باری مین نہین تب ہی سے میری روح دعاؤن کی طرف دوڑتی ہے اور مینے اپنے لیے قطعی فیصلہ کرلیا ہے کہ اگر میری یہ دعا** قبول نہو تو مین ایسا ہی مردود۔ ملعون۔ کافر۔ بیدین وخائن ہون جیساکہ مجہے سمجہا گیا ہے اگر مین تیرا مقبول ہون تو میرے لیے آسمان سے ان تین برسون کے اندر گواہی دے تا ملک مین امن وصلحکاری*** پہیلے الخ ۳ عجائب یہ امر ہے کہ مرزا صاحب کے مریدین ہمیشہ آیندہ کی تاریخون کے منتظر و شائق رہتے ہین اور گذشتہ تواریخ تجاوز وغلطیون کی پرواہ نہین کرتے اور یہ عمدہ حسن اعتقاد ہی ہے جو دوسرون سے ہونا مشکل ہے ۴ مرزا صاحب وانکے مریدین وغیرہ کے بہت قابل توجہ یہ امر ہے کہ مرزا صاحب جس الہام وپیشگوئی کو

---

* یہ معما معلوم نہین ہوا کہ مرزا صاحب نے یہان بہی صرف کہتے پر ہی اکتفا کیا ہے سید ہا سیدہا منیبین کیطرح یہ کیون نہین فرمایا کہ پہر مین توبہ واستغفار ورجوع کرونگا۔

** لفظ شرکا چونکہ عام وبے تخصیص ہے لہذا اس الہام سے ظاہر ہے کہ اہامی شرکا کے بارہ مین بہی مرزا صاحب کی دعا قبول نہین ہوگی پس اگر یہ الہام سچا ہے تو مرزا صاحب کو اسپر خیال رکہنا چاہیے

*** کیا آجکل امن وصلحکاری نہین ہے اگر یہی حال ہے تو مرزا صاحب نے ستارہ قیصرہ وغیرہ مین امن وصلحکاری کی تعریف کس دلیل پر کی ہے؟

Marfat.com

بڑے اصرار سے اپنے **صدق وکذب** کا معیار قرار دیتے ہین اسی مین اس خالق و مالک حکم وعدل کی طرف سے مرزا صاحب کے **مخالف** ہی فیصلہ ہوتا ہے مثلاً (۱) داماد مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی کو کئی کراستون کا مجموعہ قرار دیکر اسکو اپنے **صدق وکذب** کا معیار ٹھیرایا ۲ پہر عبداللہ آتہم والے معاملہ مین کس قدر زور دیا کہ اگر ایسا نہ ہوا تو مجہ کو **ذلیل** کیا جاوے۔ رو سیاہ کیا جاوے **گلے مین** رسہ ڈالا جاوے **پہانسی** دیا جاوے ۳ پہر اس تیرہ ماہ والے اشتہار کا فیصلہ بہی خدا تعالی پر چہوڑ کر صدق وکذب کا اسکو معیار قرار دیا اور لکہا کہ اگر مین جہوٹا۔ **دجال وظالم** ہون تو فیصلہ شیخ محمد حسین کے حق مین ہوگا اور اگر محمد حسین ظالم ہے تو فیصلہ میرے حق مین ہوگا ۴ **اب** غور کرین کہ ان سب مین اللہ تعالی نے کیا **فیصلہ** فرمایا اور کیا **صدق وکذب** ظاہر ہوا اور کون **سچا** نکلا ۵ پہر اگر مرزا صاحب کے دعوی کے موافق انکے **الہامات** کو سچا قبول کیا جاوے تو وہ بہی حسب شرائط قرار دادہ مرزا صاحب بظاہر مرزا صاحب کے مخالف ہی ظاہر ہوئے ہین **جیسا** اوپر ذکر ہوا اور اگر سچا قبول نکرین تو نتیجہ ظاہر ہے **غرض** بہر حال دعاوی مرزا صاحب ہرگز قابل التفات نہین ہو سکتے کیونکہ کسیطرح بہی مرزا صاحب کی کچہ تائید و موافقت نہین ہوئی **لہذا** اگر عاجز مخلوق الہی ان کو قبول نکرین تو انکا کیا ذمہ ۶ **مرزا صاحب** ہر وقت اشاعت الہام و اشتہار ہر ایک طرح کا موکد اقرار و مدار تو باصرار تمام کر لیتے ہین لیکن میعاد گذر جانے پر **مرزا صاحب** ان عہد و پیمانون کا ہرگز کچہ خیال نہین کرتے ایک **تاریخ گذر جانے** پر دوسری **تاریخ ڈال** دیتے ہین ۷ جب پہلے میعاد مرزا احمد بیگ والی کو گذرے ہوئے **پانچ برس** سے بہی زیادہ عرصہ گذر چکا ہے اور **مرزا صاحب** نے ابہی تک حسب اقرار خود **کذب و صدق** کا فیصلہ مانکر رجوع نہین کیا تو اب اس تین برس والی میعاد پر کیا اعتماد ہو سکتا ہے کہ اسکے بہی اسیطرح گذر جانے پر قائل ہو کر مان لینگے اور رجوع فرما لین گے اور اپنے کل اقرار پورے کرینگے جب **عام** مومن مسلمان اپنے عہد و پیمان و اقرار کا پاس و لحاظ کرتا ہے تو **مرزا صاحب** کو بڑ

Marfat.com

دعوی خصوصیت و فضیلت کر سب سے زیادہ اور بڑہکر اپنے عہد و اقرار کا پاس و لحاظ فرمانا چاہیے
کیونکہ صادقین کا صادق الوعد ہونا قرآن مجید کی شرط ہے (۸) تنبیہ تو منہمک بہیمیت و غفلت شعار
و عاقبت فراموشون کا کام ہے کہ نہ عاقبت کی خبر خدا جانے - اب تو آرام سے گذرتی ہے +
کے مقولے کے موافق کسی امر کی پرواہ نہ کی جاوے صرف چند روزہ گذران ہی مد نظر ہو اور اسی کے
فکر و انتظام مِن استداد تواریخ سے بسر کرنے کو غنیمت سمجھا جاوے گو اغراض نفس طلب جاہ
و طول امل کو چھوڑ کر کسی عاشق دنیا کو کب گوارا ہو سکتا ہے کہ اپنے نفس کے مخالف حقیقت الحال
علانیہ قبول کر کے اپنی گذران مین خلل انداز ہو لیکن اہل اللہ و عارفان باللہ کے نزدیک
بفضلہ تعالے یہ کچھ مشکل نہین انکا تو آیات قرآن مجید وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ
مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ - وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ پر کامل ایمان اور یہ قول فعل يَكْفِيكَ مَنْ
وَسِعَ الْخَلَائِقَ رَحْمَةً + وَكِفَايَةً ذُو الْفَضْلِ وَالْإِحْسَانِ ؏

فصل (۲۱)

عبد اللہ آتھم والی میعاد گذر جانے پر جب لوگون نے حتے کہ مولوی
نور الدین صاحب نے بہی ایک شخص کے استفسار پر لکہا کہ یہ پیشگوی پوری نہین ہوئی
اور صحیح نہین نکلی تو مرزا صاحب نے ناراض ہو کر علاوہ بے ایمان بد اعتقاد بنانے
کے طرح طرح کی دشنام و گالیان دین لیکن خلاف مشاہدہ کوئی شخص کیونکر صم بکم ہو کر
جبرا قبول کر سکتا تہا کہ یہ بلا کم و کاست پوری ہو گئی لہذا مرزا صاحب نے اپنی صداقت منوانے
کے بدلے پیرایہ کو بدلکر دوسرا پیرایہ اختیار کیا اور عجیب نرالی نئی منطق سے اپنی پیشگوئی
مندرجہ اشتہار ۱۲ نومبر ۱۸۹۶ء کو مکرر ثابت کیا ہے یعنے ایک ہی امر و شی کو خود بدولت کے
لیے باعث عزت و مقبولیت اور اسی کو دوسرے غریبون کے لیے موجب ذلت و خواری
قرار دیا ہے اور ارشاد قرآن مجید وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ
وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ کا کچھ لحاظ نہین فرمایا چنانچہ ایک طویل اشتہار ۱۷ دسمبر
سنہ ۱۸۹۶ء اس بارہ مین شائع فرمایا ہے جسکی پیشانی سے ایک عظیم الشان پیشگوی کا پورا ہونا

Marfat.com

۲ اگرچہ ان مضامین سے عاجز کو کچھ تعلق نہین لیکن چونکہ یہ بذیل ذکر کارروائی و دعاوی مرزا صاحب خواہ نخواہ آگئے ہین لہذا جو کچھ ظاہر معلوم ہوا عرض ہے باقی متعلق اشخاص خود جواب دین تو دین۔

۳ اشتہار مین مرزا صاحب لکھتے ہین کہ ابتک بعض کوتاہ اندیش نادان دوست محمد حسین کے خلاف واقعہ طور پر یہ سمجھ رہے ہین کہ وہ پیشگوئی پوری نہین ہوئی اور جو پیشگوئی مین ذلت کا وعدہ تھا وہ ابتک ظہور مین نہین آیا" پھر صفحہ ۲ مین لکھا کہ "یہ پیشگوئی اس طرح پوری ہوئی" (۱) محمد حسین کی تحریر مین یہ تھا کہ مہدی کی حدیثین صحیح نہین ظاہر ہو کر اسپر فتوی ہوگیا ذلت ہوئی **جواب** عجیب معاملہ ہے **مرزا صاحب** احادیث مہدی کی اپنے دل پسند خلاف سلف و خلف تاویل کرین مہدی علیہ السلام کو خونی کہکر اسکے آنے سے انکار اور تمام امت اہل سنت سے مخالفت کرین تو انکی **عزت** اور دوسرے کسی کا انکو **صحیح** نہ کہنا ہی ظاہر ہو تو اسکی **ذلت** (۲) صفحہ ۳ مین لکھا کہ الہامی عبارت اَتَعۡجَبُ لِاَمۡرِیۡ مین لام کے صلہ کو غلط کہا۔ ذلت ہوئی۔ کیونکہ یہ اہل ادب و اہل بلاغت کی کلام دیوان حماسہ وغیرہ مین پایا جاتا ہے **جواب** مرزا صاحب قرآن مجید کی آیات احادیث و راویون کے نامون مین **غلطیاں** کرین اور ان غلطیون کی فہرستین چھپین جن کا ذکر دوسری جگہہ آویگا تو مرزا صاحب کی **عزت** اور دوسرا کوئی کہے کہ قرآن مجید مین **تعجب** کا صلہ تو من آیا ہے جیسا آیۂ کریمہ اَتَعۡجَبِیۡنَ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکٰتُہٗ عَلَیۡکُمۡ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ اِنَّہٗ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ (جیسا مولوی محمد حسین صاحب فرماتے ہین کہ ہمنے تو صرف اسیقدر کہا ہے زیادہ کچھ نہ کہا) تب بھی وہ اس حق و درست کہنے پر ذلیل اور **عجب** تر یہ کہ مرزا صاحب بدعوی حمایت فوقیت قرآن مجید کلام خالق کی فصاحت و صلہ کے مقابلہ پر دوسری مخلوق کی کلام سے **عجب** کا صلہ لام پیش کرتے ہین۔ پھر زیادہ **تعجب** یہ کہ متفق علیہ حدیث کے الفاظ عَجِبۡنَا لَہٗ یَسۡاَلُہٗ وَ یُصَدِّقُہٗ تو ثبوت صلہ لام کی خاطر تحریر فرمادیئے **لیکن** اسحدیث مین جو مضمون **نزول** ملائکہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام زانو بزانو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹھکر سوال کرتے اور پھر تصدیق کرتے اس کے مرزا صاحب قائل نہین آپ جبرئیل علیہ السلام کا ہیڈ کوارٹر آفتاب مقرر فرماتے ہین

Marfat.com

(۳) محمد حسین سے اس اقرار پر دستخط کرائی گئی کہ وہ آیندہ مجھے **دجال۔ کافر۔ کاذب** نہین کہے گا قادیان **جھوٹے** کا فسی نہین لکھے گا **جواب** مرزا صاحب سے بھی سب سے اول اسی اقرار نامہ پر دستخط کرائے گئے کہ الہی **الہامات** کسیکی ذلت وغیرہ والے شائع نہ کرینگے خدا تعالے کے پاس اپیل نہ کرینگے **بٹالہ** سے نہ لکھینگے وغیرہ تو **مرزا صاحب** کی اس مین **عزت** دوسرا جسکو الہام کا دعوی بھی نہ ہو وہ اگر اس اقرار پر دستخط کرے **تو ذلت** (۴) جعفر زٹلی وغیرہ کی قلمین ٹوٹ گئین اگر ذلت وغیرہ کی موت اسیر دار د نہین ہوئی تو اب کیون نہین گالیان نکالتا ہے ابو الحسن تبتی کہان ہے اسکی زبان کیون بند ہو گئی ان سب کے موںہہ مین لگام دی گئی **جواب** جعفر زٹلی کی قلم کہان اور کیونکر ٹوٹی جب اسکے مضامین برابر چھپتے ہین **بلکہ** مرزا صاحب کی طرف سے تو خبار الحکم ۲۴ ستمبر سنہ ۱۸۹۹ء مین انکی زبان درازی مکرر کی شکایت کی گئی اور گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی کہ انکا خیال رکھے اور **بیان** ثبوت مدعا کے لیے تجاہل عارفانہ کر کے فرمایا کہ **قلمین** ٹوٹ گئین اور موںہہ بند ہو گئے (۵) خلاف تہذیب کاغذات عدالت مین پیش ہونے اور پبلک پر ظاہر ہونا **عزت** ہے یا بے عزتی اور **عدالت** کی طرف سے مواخذہ ہونا موجب سرافرازی ہے یا **شان** مولویت کو اس سے ذلت کا دہبہ لگتا ہے **جواب** مرزا صاحب کی خود ایجاد **لعنتین** مسلمانان پر **گالیٔین** اپنی زبان سے انکو سرکار کا باغی بنانا وغیرہ مضامین بقول **مرزا صاحب** تمام بلاد مین شائع ہون تو انکی **عزت** لیکن دوسرے کسیکی خلاف تہذیب تحریر ظاہر ہو تو اسکی ذلت پیر مولوی صاحب زور سے انکاری ہین کہتے ہین کہ ہماری اپنی کوئی ایسی تحریر عدالت مین ہرگز پیش نہین ہوئی (۶) عالمانہ عزت مین فرق آیا اسلیے کہ انہون نے اخبار مین شائع کر دیا کہ مقدمہ مین عاجز بری نہین ہوا بلکہ ڈسچارج ہوا جو غلط ہے **جواب** مرزا صاحب اقرار نامہ کو نوٹس کہین تو **عزت** دوسرا کوئی بری کو ڈسچارج کہے جو لفظ بعینہ فیصلہ انگریزی مین ہے اور اسکا ترجمہ لفظاً بلا فیصلہ اردو مین **تو ذلت** مرزا صاحب نے بلا ضرورت عربی الفاظ سے مقابلہ کر کے طول بحث کی ہے اس جگہہ تو ان الفاظ سے غرض ہے جو عدالت نے لکھے اور موجود ہین (۷) اسی میعاد مین بموجب ایک

Marfat.com

پیشگوئی کے عبدالحق غزنوی کی زندگی مین جو تہا لڑکا مبارک احمد پیدا ہو گیا جو میری عزت کا موجب اور
محمد حسین اور اسکے گروہ جعفر زٹلی وغیرہ کی ذلت کا موجب ہوا ہوگا **جواب** مرزا صاحب کے گہر فرزند
قادیان مین ہوا اور امرتسر مین تب تک ایک شخص زندہ رہے تو اس سبب ذلت **لاہور** اور
بٹالہ اور **تبت** کے خاص خاص اشخاص اور انکے گروہ کی **مرزا** صاحب نے اس قاعدہ کے روسے
تو جس قدر فرزندان انکے مخالفین کے گہرون مین پیدا ہون انکو اپنے مخالفین کے لیے **عزت**
اور خود بدولت وگروہ والا کے لیے باعث **ذلت** قبول فرما لیا کرین تو عین انصاف ہی (۸) مقدمہ
کے بعد خدا تعالی کے کرم وفضل نے میری طرف دنیا کو رجوع دیا اور دے رہا ہے یہ بہی اس شخص
کی صریح ذلت ہے جو اسکے برخلاف میرے لیے چاہتا تہا **جواب** مرزا صاحب باین دعوی النسر
محبت شوق وذوق الہی اقبال علے اللہ و دعوی **نیابت** نبوت ارشاد قرآن مجید اِنَّمَا
اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ **واحادیث** مذمت دنیا کو نظر انداز فرما کر **رجوع** دنیا کو اللہ تعالے
کا فضل وکرم کہکر **عزت** والے بنین لیکن دوسرا کوئی قرآن مجید حفظ کرنے اور درود ووظائف
کے سبب لوگون سے کم مخالطت کرے تو وہ **ذلیل** ہے عبداللہ آتہم کی پیشگوئی پوری نہ ہونے پر جو
لوگ قادیان مین جمع تہے انکے چلے جانے پر اور جو مرید کہتے تہے کہ ہم کس ریش سے واپس اپنے شہر
کو جاوین انکے جواب مین تو فرماتے تہے کہ اللہ تعالی کا بڑا **فضل** ہوا کہ عام اناپ شناپ لوگون
کا رجوع نہ ہونے دیا غرض اُسوقت رجوع نہونے مین کامیابی اور اب رجوع ہونے مین (۹) مولوی
محمد حسین کو کچہ زمین مل گئی سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث موجود ہے لاتدخل سکة
الحرث علی قوم الا اذلهم - انه صلی الله علیه وسلم رای شیئا من آلة الحرث فقال لا یدخل هذا
بیت قوم الا ادخله الذل **جواب** اول مولوی محمد حسین صاحب کو زمین کا نہ ملنا ذلت کہا جا
تہا اب جب مل گئی تب بہی حدیث شریف ذلت والی موجود **لطف** یہ کہ مرزا صاحب پشتہا پشت از
آبا و اجداد سے **حارث** زمیندار اسی پر معاش وگذران کرنے پر بہی اور زمین دیوار بدیوار رکہ
کر عزت والے بلکہ مسیح مہدی مجدد امام الزمان اور مولوی محمد حسین اپنی سکونت

سے مسافت بعیدہ سیکڑون میلون پر زمین ملنے اور دوسرے مزارعان سے کاشت وآباد
کرانے پر ذلت والون مین شاید مرزا صاحب فرماوین کہ ہمنے اسی وجہ سے زمین و باغ بذریعہ رجسٹری
رہن انتقال کر دیا ہے تو جواب ظاہر ہے کہ اس رہن و انتقال پر بھی وہ زمین کہین دوسری جگہ
نہین گئی گھر کی گھر ہی مین رہی اور کل زمین رہن بھی نہین ہوئی (۱۰) کسی ریاست مین محمد حسین
کا وظیفہ مقرر ہو گیا اسکو کوئی دانشمند عزت قرار نہین دیگا بلکہ اس جگہہ تو وہ فقرہ یاد آتا ہے کہ لہ
بِئْسَ الْفَقِيرُ عَلَى بَابِ الْأَمِيرِ **جواب** مرزا صاحب ہر ضرورت وامر مین اشتہارات شائع کر کر
اقرار و مدار وعدہ کر کے کبھی بنام **قیمت** کتاب کبھی درستی و فراخی **مکان** کبھی بنام مدرسہ
و مہمان خانہ و **مسجد** باوجود دعوی صاحب **وسعت** و **جائداد** ہونے کے آئے دن **غربا**
و متوسط الحال اشخاص سے چندہ و روپیہ بطور خیرات و صدقات وصول کرتے رہین اور حدیث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وھو علی المنبر وھو یذکر الصدقة
والتعفف من المسئلة الید العلیا خیر من الید السفلی والید العلیا ھی المنفقة والسفلی ھی السائلة
متفق علیہ وغیرہ جو اس بارہ مین ہین ان سب کو **پس پشت** ڈالنے پر بھی **معزز و عزت والے**
اور دوسرے کسیکا اگر کسی ایسی ریاست و سرکار سے وظیفہ مقرر ہو جسکی آمدنی لاکھہا۔ کروڑہا روپیہ
ہو اور اس قدر فراوانی مال بظاہر ہوتی بھی اسی لیے ہے کہ دوسری مستحق مخلوق کا اسمین حصہ ہو اور
انکو اس خزانہ مین سے کسی کو کچھ دینے سے کوئی تکلیف بھی ہرگز نہین ہوتی گویا ایسا ہی جیسا
کہ دریا مین سے قطرہ سو ایسی ریاست سے بھی اگر کسی کو کچھ ملے تو اسکی **ذلت** سبحان اللہ۔

۴ غرض مرزا صاحب کی بزبان خود ہر طرح سے ہر امر مین **عزت** اور دوسری **غریب مخلوق** کی
ہر طرح سے ہر امر مین بزبان مرزا صاحب ذلت و خواری اور پھر مرزا صاحب خیر خواہ مخلوق
رحمۃ للعالمین۔ انک لعلی خلق عظیم وغیرہ سب کچھ ۵ اسیطرح مرزا صاحب نے بعد مباہلہ
مولوی **عبدالحق** غزنوی کی نسبت بھی لکھا ہے کہ وہ اور اسکا گروہ ذلیل ہوا اور ہماری ہر طرح
سے **عزت** اور قبولیت ہوئی یہ مرزا صاحب کے دلائل و کمالات ہین جن پر انکے مرید مفتون اور قربان

Marfat.com

ہین ۶ یہ امر باعث حمد و شکر و قابل تسکین ہے کہ پیشگوییون کی تاثیر و تکلیف و صداقت
خود بذات خاص مرزا صاحب کو ہی محسوس و معلوم ہوتی ہے الحمدللہ کہ دوسری مخلوق الٰہی جنکے ڈرانے
اور دہمکانے کے لیے انکی اشاعت وغیرہ کی تکلیف اٹہائی جاتی ہے انکو کچہ بہی معلوم نہین ہوتا گویا ان
پیشگوئی کرنے کی پہر اسکی اشاعت کی انتظار کی و بالآخر اسکی صداقت و تاثیر معلوم و محسوس ہونے
کی غرض یہ سب تکالیف مرزا صاحب نے وفور شفقت علی خلق اللہ کے باعث نہایت مہربانی و
ہمدردی سے اپنی ہی ذات پر گوارا کر رکہی ہین دیگر عاجز بندگان اس محنت و دردسری سے بری
و آزاد ہین اگرچہ مرزا صاحب مزید بران اپنی زبان و قلم کو یہ تکلیف بہی ساتھہ ہی دیتے رہتے
ہین کہ جنکے حق مین پیشگوییان تہین وہ تباہ و برباد و ذلیل ہو گئے انکا کچہ باقی نہین رہا۔

فصل (۲۲) اس اشتہار مین مرزا صاحب کے اور امور بہی بہت عجائب ہین مثلاً آپ
ہر پیشگوئی کو عظیم الشان ہی لکہتے ہین کبہی کسیکو ادنیٰ معمولی یا اوسط شان والی نہین
فرماتے تاکہ لوگون کو کچہ فرق و امتیاز تو معلوم ہو یہ شاید اسلیئے کہ خود بدولت جو عظیم الشان ہوے
لہذا انکا ہر امر عظیم الشان ہوا مولوی محمد حسین پر اعتراض کرتے ہین کہ انہون نے اقرار
کیا کہ آیندہ دجال کافر کاذب نہین کہے گا اب دیکہو وہ استفتا انکا کہان گیا یعنی خدا تعالےٰ
کے فضل اور کرم سے ابتک اور اخیر زندگی تک انہین عقائد پر قائم ہون جنکو محمد حسین نے کلمات کفر
قرار دیا ہے انتہے **جواب** جب آپ انہین عقاید پر قائم ہین تو پہر مرزا صاحب یہ کیونکر کہدیا کرتے
ہین کہ یہ ہمپر افترا ہین ہمارا وہی عقیدہ ہے جو دوسرے مسلمانونکا جیسا کہ کتب وغیرہ مین لکہا ہے
اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بہی مسلمانون کی تسکین کی خاطر پڑہ دیا کرتے ہین !!! مرزا صاحب
فرماتے ہین کہ مولوی محمد حسین کا استفتا کہان گیا جواب مولوی صاحب استفسار پر کہتے ہین کہ
فتوی اسیطرح قائم ہے ہم سے کوئی پوچہے تو وہی کہینگے ہان بحث مباحثہ مین ایسے الفاظ حسب
اقرار جانبین استعمال نہین کرینگے اور ظاہر بہی ہے کہ اگر مرزا صاحب اقرار نامہ پر دستخط
کرنے سے اپنے کتب و اشتہارات و مضامین و عقاید مندرجہ کو کالعدم خیال کرین تو فتوی بہی نہین

Marfat.com

رہیگا ورنہ جب تک وہ **عقائد** موجود ہین تب تک وہ **فتوی** بہی موجود وقائم وکارگر رہے گا۔

۳۔ اشتہار کے صفحہ ۵ مین لکہا ہے کہ میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعوی کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص **کافر۔ دجال** نہین ہوسکتا ہین اسکا نام بے **ایمان** نہین رکہتا مین کبہی کلمہ گو کا نام کافر نہین کہتا اپنے دعوی سے انکار کرنے والے کو کافر کہنا صرف ان نبیون کی شان ہے جو خدا تعالے کی طرف سے **شریعت** اور احکام جدیدہ لاتے ہین۔ ماسوا اسکے **ملہم** اور محدث کیسا ہی اعلے شان کہتے ہون اور مکالمہ الہیہ سے سرفراز ہون انکے انکار سے کوئی کافر نہین بنجاتا ہان بدقسمت منکر الخ **جواب** جب یہ امر صحیح ہے تو پہر آپنے **خط** مورخہ ۱۶ جون ۱۸۹۹ء اسمی حاجی مین خود بدولت کی حق مین یہ الہام کیسے لکہدیا ہے کہ ''جو شخص تیری پیروی نہین کریگا اور تیری بیعت مین داخل نہین ہوگا اور تیرا مخالف رہیگا وہ خدا تعالی اور رسول کی نافرمانی کرنے والا **جہنمی** ہے'' **۴** اشتہار کے صفحہ ۶ مین لکہا ہے کہ ''اولیاء اللہ کی مخالفت مین اللہ اسکا دشمن ہوکر دولت ایمان اس سے چہین لیتا ہے تب بلعم کی طرح صرف لفاظی اور زبانی قیل وقال اسکی پاس رہجاتی ہے۔ نسبت **انس۔ شوق۔ ذوق۔ محبت۔ تبتل۔ تقوی**۔ اس سے کہوئی جاتی ہے'' **جواب** مرزا صاحب براہ مہربانی خود بدولت کی لفاظی اور حیل کی طرف بہی خیال فرماوین اور پہر انس شوق ذوق محبت تبتل تقوی کو جنکا ذکر دوسرے موقع پر ہوا ہے دیکہین نیز یہ کہ مرزا صاحب کو بحث مباحثہ سب وشتم لعن طعن مخلوق ودیگر ترددات سے ایسی فرصت اور وقت ہی کب ملتا ہے کہ آپ ان امور کی طرف متوجہ ہون **ہان** خالی الفاظ بیشک آپکے پاس بہت ہین۔ **صرف مرزا** صاحب ہی پر کیا منحصر ہے اگر کوئی واقعی صادق الحال عالی شان عارف باللہ بہی خدانخواستہ خودبینی وخودفروشی کی فضولیات مین پڑکر ان پر **قساوت ونامبارک** الفاظ کا شغل ومشق کرے تو ممکن نہین کہ ان منحوس الفاظ کی شامت وتاثیر سے اس مین ان اخلاق فاضلہ واعمال حسنہ کی توفیق باقی رہجاے **۵** پہر اسی صفحہ مین لکہا ہے کہ انجام کار اس مخالفت کی پردہ مین کسی دن کسی عظیم الشان مسئلہ کی مخالفت یا نشان کا انکار کر بیٹہتا ہے۔ **جواب** مرزا صاحب

Marfat.com

نے جو مسائل کا انکار کیا ہے جنمیں عظیم الشان مسئلہ تصویر کا جسکی نسبت اس قدر وعید متفق علیہ احادیث مین وارد ہین اور آجتک سلف و خلف امت کا عمل بھی اسی پر رہا اسکو ہیچ سمجھکر خود بدولت نے جو طرح طرح کی اپنی تصاویر کھچوائین اور اسکے جواز پر اپنا عمل سند گردانا انکی طرف خوب خوض و تدبر سے غور کر کے سوچین کہ اسکا محرک کونسا باعث ہوا ہے ؟ ۶ صفحہ ۱۳ مین فرمایا کہ ہم بدل بیزار و متنفر ہین کہ ان لوگون کا نام بھی لین چہ جائیکہ انکے حق مین بیشگوئی کرکے ایسے خطاب انکو کہ جیسے عزت دین" **جواب** سبحان اللہ۔ اللہ اکبر مرسلون اور مجددوان اور رحمۃ اللعالمین۔ و انک لعلی خلق عظیم کے خطاب والون کی یہی شان ہے کہ **دعوی تو فنا نیستی و خاکساری و خیر خواہی** اور اسپر غصہ و غضب تکبر و علو کا یہ حال و خیال **اسیواسطے** تو مرزا صاحب کے دعاوی و حالات کے اضداد و اختلافات کو دیکھکر مخلوق کو حیرانی ہوتی ہے کہ یا الٰہی یہ کیا قیل و قال و حال و چال ہے **مولوی روم صاحب** نے کیا عمدہ فرمایا ؎ عاشق تصویر و وہم خویشتن ✦ کے بود چون عاشقان ذو المنن ✦ و نیز دوسرا شعر جو اس مضمون کو صاف کرنے کے بعد عاجز کو کشفاً دکھلایا گیا ؎ حدیث عشق از بطال مینوش ✦ کہ در سختی کند یاری فراموش ✦ ۷ **آپ** غور فرماوین کہ مرزا صاحب نے جو اس اشتہار کے اخیر مین الفاظ سراسر ترک حیا و نا منصف" دوسرے غریبون کے حق مین تحریر فرمائی ہین آیا یہ انصاف ہے؟ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ۔ وَاِنَّ لِکُلِّ دِیْنٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ اَلْحَیَاءُ کے موافق تو کسیکو تارک حیا یا حیا سے خالی کہنا گویا اسکو ایمان و اسلام سے جواب دینا ہے حالانکہ مرزا صاحب ابھی فرما چکے ہین کہ مین کسی کا نام بے ایمان نہین رکہتا کسی کلمہ گو کو کافر نہین کہتا۔ تدبر فرماوین۔

فصل (۲۳) چونکہ سید عبد اللہ صاحب غزنوی مرحوم کی صحبت کا سالہا سال اتفاق رہا اور فانی فی اللہ باقی باللہ کی نسبت صحبت بھی جو خود انپر نہایت غالب تھی بہت سرایت کر گئی۔ بمصداق ؎ جمال ہمنشین در من اثر کرد ✦ وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم ✦ مثلاً جب عاجز کو الہام ہوا کہ وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُھَا اِلَّا ھُوَ اور اسکے بعد ایک شخص سامنے آیا اور پوچھا کہ تم اپنے

Marfat.com

لیے یہ چاہتے ہو تو مینے کہا کہ ہرگز نہین اور اپنا سینہ اسکے سامنے کرکے کہا کہ توجہ سے دیکھو میرے دل مین یہ
خیال مطلق نہین آیا ۲- اس مرحوم کے بعد جب اہل اللہ سے اتفاق ملاقات ہوا خواہ نخواہ بے
اختیار اس مرحوم کے اخلاق فاضلہ تجرد و تبتل و انابت و استغراق ذکر دوستون و دشمنون
کے لیے خالصاً للہ دعا دینے نہ دینے والا ایک شان غیر اللہ سے استغنا فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ پر عمل اور اسکی
تعلیم و تکرار التفات اہل دنیا سے بیزاری تعظیم و تکریم بیجا سے نفرت وغیرہ وغیرہ پیش نظر ہوکر اس
دوسرے اہل اللہ کی صفات و اخلاق کا مقابلہ ہوجاتا ہے اور جو اخلاق ان اخلاق سے معارض و
مخالف ہون انسے بے اختیار طبیعت بھڑکتی ہے اور ہرگز موافقت و دلچسپی پیدا نہین ہوتی
مثلاً جب کوئی اپنی مدح سرائی و طلب شہرت کے لیے کوئی پہلو اختیار کرکے کسیطرح ساعی ہو۔ دشمنون
کے لیے سب و شتم مین ان دشمنون و مخالفون سے بھی بڑھکر مصروف رہے دینے والے کی تعریف
و شہرت و تحسین مین مبالغہ کرے مخلصین و محبین سے بھی دعا کی اجرت خفیہ دانہ دعوصانہ کا تقرر و
اصرار کرے اور پیر پیشگی ادا کرنے کی ترغیب بھی کسی نہ کسی پیرایہ مین ساتھ ہو فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ کے
خلاف اظہار فضیلت ہی شیوہ بنا کے اہل دنیا کا خواہ کسی مصلحت ہی سے ہو از حد شکر گذار و رطب
اللسان و مداح ہو تو مجبوراً بے اختیار باعث غلبہ نسبت عبودیت نہایت شاق و ناگوار گذرتا ہے
مرزا صاحب کے عادات و اخلاق کا نہ عاجز سعد رفقا صرف واقف ہی نہے بلکہ قائل ہے انکی
مہمان نوازی جسکا دنیا و دین مین نافع و مفید ہونا ظاہر و ثابت و محقق ہے دعوی خدمت اعلای
کلمۃ اللہ جو مسلمانون کو نہایت عزیز و پیارا ہونے کے باعث انکی رجوع و میلان طبیعت کیواسطے
اثر مقناطیسی کا حکم رکھتا ہے) بمقابلہ مخالفین اسلام اور انکے اعتراضات دور کرنے کو ہر طرح سے
زبانی ہر وقت کمر بستہ اور انکے مقابلہ مین دلائل قرآنی بیان کرکے انکو لاجواب و ساکت و ملزم کرنے
پر طیار اور بلکہ تحریر ایسا کہ ایک ہی سوال کے جواب مین نفیاً و اثباتاً ہر دو قسم کے ایسے دلائل پیش کرنے
کہ مخاطب حیران رہجاوے وغیرہ لیکن سدراہ اور مشکل یہ ہوا کہ جب کبھی کوئی امر مخالف اخلاق
عبودیت خواہ کسی مصلحت سے ہی ہو مرزا صاحب سے ظہور پذیر ہوتا رہا ہے تو اول تو عاجز مع رفقا

Marfat.com

بباعث حسن ظن کے اسکو اخلاص پر حمل کرتے رہے اور اگر بہت ہی مشکلات اور موانع اس مین پیدا ہوئے تو بوجہ غلبۂ نسبت عبودیت عاجز معہ رفقا اس مین موافقت ودلچسپی معذور رہا کیونکہ اس مین بے اختیاری تہی اور یہہ بہی ایک بہاری وعظیم موجب علٰحدگی کا ہے جسکو سبب سے مرزا صاحب کی ہان مین ہان وہر ایک امر مین موافقت نہین ہوسکی ❊

فصل (۲۴) توہین وتحقیر سید عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم کی جو مرزا صاحب نے عاجز کے رویا کی صداقت کے لیے کی اسپر تو بہت ہی تعجب ہوا خصوصاً اسلیے کہ نہ صرف بوقت حیات عبداللہ صاحب کے مرزا صاحب خود کئی مرتبہ انکے پاس دعا کے واسطے آئے بلکہ انکے بعد عالم روحانی مین بہی ان سے استفادہ یعنے سوال تعبیر رویا کی کرتے رہے جیسا کہ خاتمہ تبلیغ مین خود مرزا صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ رَأَیْتُ فِیْ تِلْكَ الرُّؤْیَا شَیْخًا صَالِحًا اِسْمُهٗ عَبْدُ اللهِ الْغَزْنَوِیُّ قَدْ مَاتَ فِی السِّنِیْنَ فَسَأَلْتُهٗ مِنْ تَاوِیْلِ هٰذِهِ الرُّؤْیَا الخ ۲ مرزا صاحب کئی مواقع پر انکی مدح وثنا تحریر و بیان فرما چکے ہین اور اب ملاقات گذشتہ پر مرزا صاحب کا یہ فرمانا کہ محمد حسین کو سمجہا تو تب پردہ پوشی عبداللہ مرحوم کی ہوتی ہے ورنہ کچہ باقی نہین رہتا علاوہ نازیبا ناقص ہونے کی کسقدر خلاف ہدایت وارشاد اسلام ہے اور کیسا ارشاد تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ الخ وَاذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِیْهِمْ وغیرہ کے مخالف ومنافی ہے ۳ مرزا صاحب کی قلم سے بہی عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم کی نسبت لفظ صالحا ہی نکلا ہے جیسا قرآن مجید مین ایک مرد صالح کی توقیر مین آیا ہے لیکن تعجب و افسوس ہے کہ اللہ جل جلالہ نے جو فرزندان و اولاد کے بارہ مین مراعات پدری کا آیات وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا۔ فَكَانَ اَبَوَاهُ مُؤْمِنَیْنِ مین سبق دیا ہے مرزا صاحب نے باین دعوی قرآن دانی وفضل وکمال واخلاق فاضلہ اس مراعات خداوندی کے خلاف جن بکروہ الفاظ سے انکی اولاد کو گو پابند صوم وصلوۃ حج زکوۃ کو یاد کیا ہے ناگفتہ بہ وقابل شرم ہے ۴ مرزا صاحب نے عاجز ورفیق عاجز کو عند الملاقات مخالف ومحض ناواقف ٹہیرا کر سیدنا موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے الہامات کے مکذبین اور انکی بد انجامی کے متعلق نیز دیگر کئی بغیر متعلق قصص سنائی انسے بہی تعجب وحیرانی ہوئی کیونکہ وہ منکرین ومخالفین

Marfat.com

کے قصص مین اور بیان الحمد للہ کسی قسم کی مخالفت و تکذیب ان امور سے نہین تہی ٭

فصل (٢٥) مرزا صاحب نے فرمایا کہ ملہم عالم و خاندانی ہونا چاہیے تاکہ اسپر کوئی اعتراض نہ ہو اور بروقت بحث و سوال قرآن و اسلام پڑوگری نہ کرایے وغیرہ یہ دلیل مرزا صاحب کی نہایت تعجب و حیرت افزا ہے کیا انکو معلوم نہین کہ ایسے ہی شرائط کے مقابلہ پر جو کفار مکہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیش کیے تہے اللہ تبارک و تعالی نے اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ۔ وَ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاءُ وغیرہ کا جواب کافی و دندان شکن دیا تہا پہر خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب پہلے ارشاد اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ الخ آیا تو صاف امی ہونا بانکر یہی فرمایا کہ مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ لیکن جب خالق مالک رحمن رحیم واہب العطیات نے فضل و کرم کیا تو سب کچھ ہوگیا ایسا کہ تمام دعویدار شیخت و علوم ہیچ و پوچ ہوگئے مرزا صاحب اپنی ہی عربی لیاقت کے دعوے کی طرف خیال کرین کہ حسب تحریر و قول خود اول کیا تہی اور اب مدح و ثنا مخلوق وغیرہ مضامین مین کتنے کتب لکھڈالین جنکو اپنے دعوی کے ثبوت مین کہ اشاعت فرماتے رہتے ہین اگرچہ ایک صوفی منش و فقیر مزاج مولوی صاحب جو وعظ اخلاص و بیان عیوب و مکر نفس و تاکید عبادت الہی و امتثال اوامر و اجتناب نواہی و فکر طیاری عقبے کرتے رہنے کی علاوہ خود بہی رقیق القلب و کثیر البکا تہے انہون نے تو یہ مضمون بیان کیا تہا کہ اول اول ہم مرزا صاحب کی تحریر و تصانیف کو بہت قدر و منزلت سی دیکہتے تہے اور خیال تہا کہ اگر یہ اپنے دعاوی مین صادق ہین تو ہمکو قبول کرنے مین کیا عذر ہے لیکن جب بعد ازین ایک عربی تحریر نکلی جسپر بڑا دعوی تہا کہ یہ بطور نشان ہے اور کوئی اسکی نظیر پیش نہین کرسکتا اور نہ اس مین کوئی غلطی پکڑ سکتا ہے تو اس روز سے ہماری سب امیدین کافور ہوگئین کیونکہ ہم لوگ بہی عربی سے واقف تہے اور عمرین اسی مین گذاری ہتین اور اس تحریر مین صریح صریح اغلاط ہر قسم ایسی ہتین کہ انکی تکذیب و ابطال دعوی کے لیے انہین کو کافی سمجہکر قابل توجہ و جواب خیال نہ کیا لہذا اس روز سے مرزا صاحب کی تحریرات کا دیکھنا اور ادہر التفات ختم ہوگیا اور جس قدر لوگ امید مین تہے سب نے

Marfat.com

مایوس ہوکر اس طرف سے رخ پھیر لیا انتہے فقط یہ بیان مولویصاحب کا صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ مولوی محمد حسین صاحب نے جو نمونہ کے طور فہرست اغلاط عبارت مرزا صاحب کی اپنے رسالہ مین مشتہر کی ہے اور جو اغلاط دوسرون نے مرزا صاحب کی عربی عبارت و اشعار سے نکالی ہین انکا مرزا صاحب نے کبھی جواب نہین دیا تاکہ لوگ دیکھتے کہ مرزا صاحب کے دعاوی فصاحت بلاغت کہانتک صحیح ہین ایسا ہی مرزا صاحب کے مرید خاص و مصدق مولوی نورالدین صاحب نے بھی ایک مولوی صاحب کے اس اعتراض کا کہ "فصل الخطاب لمقدمۃ اہل الکتاب" نام موجب محاورہ عربی کے صحیح نہین کیونکہ عربی مین مقدمہ جھگڑے و تنازعہ پر جیسا کہ اردو مین معمول ہو بولا نہین جاتا اب تک نہ معلوم کیون جواب نہین دیا اور اسکو موافق محاورہ کیون ثابت نہین کیا۔ ۵ خیر یہ تو مولویان و عالمان کا قال و حال ہے عاجز امی محض کو اس سے کیا بحث مقصد تو صرف یہ ہے کہ قادر قیوم علی کل شئ قدیر جب کچھ چاہتا ہے سب کچھ جس سے چاہے کرا لیتا ہے وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرٌ اور اسکے ارادہ اور مشیت پورا ہونے کو کسی شرط کی حاجت نہین پھر تعجب ہے کہ مرزا صاحب بائین دعاوی علوم ایسی شرط ضروری قرار دیوین ۶ عاجز کے نزدیک تو باتباع ہادی نبی الامی علیہ الصلوۃ والسلام امی ہونا فخر ہے و نیز دلیل صداقت کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صاحب الہام کا اس مین کچھ دخل و دست اندازی نہین یہ سب کچھ اس قادر قدیر و عزیز و حکیم کا کام ہے اور ارشاد سراپا صدق حضرت باریتعالی جل جلالہ و عم نوالہ جو پاک کتاب قرآن مجید مین حضرت ہادی جن و انس صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے کہ مَا كُنْتَ تَتْلُوا مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ إِذًا لَارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ بھی اسیکا مصدق و شاہد ہے اور عاجز کو اپنی نالائقی اور بے بضاعتی کے خیال پر یہ الہام بھی ہوا ہے ۷ داد حق را قابلیت شرط نیست * بلکہ شرط قابلیت داد اوست * نیز وَاللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ **

فصل (۲۶) ایسا ہی شرط خاندانی کا حال ہے اسکے وجوہ یہ ہین اول نسب سے اگر فخر سے پرہیز کرنی کے واسطے یہ ارشاد سید الاولین والآخرین اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّة

Marfat.com

وفخرھا بالآباء انما ھو مؤمن تقی او فاجر شقی الناس کلھم بنو آدم و آدم من تراب (۲) علاوہ ازین حسب ونسب سلسلہ نبوت و رسالت مین تو ایک مسلم مسئلہ ہے لیکن ولایت والہام کے واسطے اسکی کچھ حاجت وضرورت نہین جیسا کہ صحابہ کرام جو بعد از رسل افضل مانے گئے ہین ان مین سیدنا بلال صہیب وغیرہ رضی اللہ تعالی عنہم کے حال سے ظاہر ہے اور طالوت اور لقمان کا حال بھی جن کا ذکر اللہ پاک نے تعریف سے قرآن مجید مین فرمایا ہے اکثرون کو معلوم ہے کہ اللہ پاک کے فضل وکرم نے نسب کی کچھ پرواہ نہین کی (۳) پہلو دوم خاندانی ہدایت ومعرفت تقرب و توحید باریتعالی سو اسکو تو اتباع انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کا یا ذکر خود انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے لیے بھی اللہ جل جلالہ نے ضروری مقرر نہین دیا جیسا کہ حال سیدنا ابرہیم جد نبینا و لوط وغیرہ علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام سے ظاہر ہے یہان بھی وہی اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ و واللہ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَاءُ کے ارشاد واللہ علی کل شیء قدیر ہی کارساز ومختار ہے یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کونسی چیز اسکے واسطے مشکل وانہونی ہے؟ (۴) حسب رسالت جیسے اہم مہتم بالشان امور مین اُس قادر مطلق صمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد نے کچھ پرواہ شرائط کی نہ کرکے اپنا سارا کام کرالیا تو اتباع انبیا علیہ الصلوۃ والسلام اور خصوصاً متابعت خیر الوری وسید الاولین والآخرین کیلیے کہ جنکے واسطے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ الخ کا خطاب ہے ایسے شرائط کیا حقیقت رکھتی ہین بلکہ بغیر ایسے شرائط کے اس قادر مطلق کا کام چلنا محال سمجھنا مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ لہ ۔ مَا لَکُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰہِ وَقَارًا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وغیرہ وغیرہ احکام کا مخاطب ومقابل بننا ہے رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا الخ (۵) ہان شاید مرزا صاحب حسب رواج ہندوستان سیدون ومغلون کو اصل خاندانی خیال فرماتے ہون سو عاجز کے پیر وشیخ سید عبداللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ باوجود سید ہونیکے باتباع ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اس امر کی شیخی وفخر تو بجائے خود نام بھی اسکا نہ لیتے اور نہ ایسا نام رکھتے جس مین اسکا شائبہ

لہ نہین قدر کی اللہ کی حق قدر اسکی کا ۔ تمکو کیا ہوا کہ تم اللہ تعالی کا وقر نہین مانتے

Marfat.com

سے پس جب پھونکا جاویگا بیچ صور کے پس نہین نسب درمیان انکے اسدن اور نہ ایک دوسرے کو پوچھے گا پس جو شخص کہ بھاری ہوئے تول اسکے پس یہ لوگ وہی ہین فلاح پانیوالے اور جو شخص کہ ہلکے ہوئے تول اسکے پس یہ لوگ وہی ہین جنہوں نے ٹوٹا دیا جانون اپنی کو بیچ دوزخ کے ہمیشہ رہین گے جھلس دیگی منہ انکے کو آگ اور وہ بیچ اسکے تیوری چڑہاتے ہین ۱۲

سے ای اللہ مجھکو اپنے فضل و رحمت کر اپنے ڈرنیوالے تابعداری کرنیوالے اور نیک بندون مین

ہو بلکہ فرماتے "در عجم نسب را ہیچ اعتماد نیست" اور ظاہر بھی ہے کہ ہندوستان و پنجاب مین شہر اور پرگنے سادات سو بہین علمدار حسین علی نقی میر باقر اور پنجاب مین لوبہ شاہ نتھو شاہ و گلاب علی وغیرہ نام سے آخر سید بن جاتے ہین اور بن گئے ہین ایسا ہی حال مغلون کا ہے جنکے جد امجد (بقول مورخین) چنگیز خان بدمذہب تھا اسکے سلسلہ نسب کا حال و خونریزی مسلمانان کس کو معلوم نہین (۸) ہان دولتمندی و ریاست دنیا مین خاندانی بنا دیتی ہے غیر قومون کا ذکر کیا ضرور کہ رنجیت سنگھ بھی ساہنسی جاٹ ہو کر برہمنون اور کھتریون سے مہاراج کہلاتا تہا (۹) عاجز کو ان امور مین کسی سے بھی تعلق نہین ہے مین تو سچی خاندان و شرافت کا قائل ہون جسکو میرے محسن مولی قدیر و حکیم نے اپنی کتاب مجید مین اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ کے ارشاد سے شرف بخشا ہے و بس کیونکہ ارشاد ہے فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَہُمْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوْنَ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُہٗ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَہُمْ فِیْ جَہَنَّمَ خٰلِدُوْنَ تَلْفَحُ وُجُوْہَہُمُ النَّارُ وَہُمْ فِیْہَا کٰلِحُوْنَ بہی خاندانی فخر و شیخی کی نفی کرتا ہے اَللّٰہُمَّ اجْعَلْنِیْ بِفَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ وَلَا تَجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ وَمَعَ الَّذِیْنَ یَفْتَخِرُوْنَ بِالْاَنْسَابِ آمین

فصل (۲۷) عاجز کو اکثر خطابات و مکالمات خاص متعلق حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام الہام ہوتے ہین جیسے الہام اِصْطَنَعْتُکَ لِنَفْسِیْ وَلَا تَنِیَا فِیْ ذِکْرِیْ ـ وَاضْمُمْ یَدَکَ اِلٰی جَنَاحِکَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ ـ فَاسْلُکْ یَدَکَ فِیْ جَیْبِکَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ لِلنّٰظِرِیْنَ ـ اِصْطَنَعْتُکَ لِتَمْشِیْ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰی قَدَرٍ یّٰمُوْسٰی ـ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ ـ اَلَمْ نُرَبِّکَ فِیْنَا وَلِیْدًا ـ سَنَشُدُّ عَضُدَکَ ـ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ـ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ـ نَادَیْنٰہُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ وَقَرَّبْنٰہُ نَجِیًّا ـ اَللّٰہُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ـ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَہُوْا قَوْلِیْ ـ ہٰرُوْنَ اَخِی اشْدُدْ بِہٖٓ اَزْرِیْ ـ اَنْ بُوْرِکَ مَنْ فِی النَّارِ ـ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَکُوْنَ ظَہِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ ـ کَانَ عِنْدَ اللّٰہِ

بلا برکت دنیا بیہودہ ہوا گئی ہے ـ اے میرے رب بسبب اسکے کہ تونے مجھ پر انعام کیا مین گنہگارون کا ہرگز مددگار نہ ہونگا بقیہ ہو صفحہ ۶۶

Marfat.com

وَجِيهًا ـ لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ـ كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ـ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الصَّالِحِينَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ جَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ أَسْمَعُ وَأَرَىٰ فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَيِّنًا ـ خُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ ـ وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰهِ ـ إِنَّهَا لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ ـ رَبِّ نَجِّنِي بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ـ اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ ـ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ـ كُنْتَ بِنَا بَصِيرًا ـ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَا مُوسَىٰ ـ لَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَىٰ ـ فَتَنَّاكَ فُتُونًا ـ أَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِنِّي ـ قَدْ جِئْتُكَ بِآيَةٍ يَا مُوسَىٰ ـ أَنَا اخْتَرْتُكَ ـ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ

اور علاوہ الہامات کے رویا بھی اسی کے مشابہ ہیں مثلاً خضر علیہ السلام سے ملاقات و ناموافقت اور پھر اپنے ہاتھ مین عصائی موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دیکھنا اور اس سے بلند اوڑنیوالے پتنگون کو نیچے کرکے زمین پر لانا۔ گو ان سب کا اصل مقصد و کامل طور پر مدعا تو تب ہی ظاہر ہوگا جس وقت خالق مالک علےٰ کل شیٔ قدیر اپنے فضل و کرم سے ظاہر فرما کر مناسبت و متابعت تامہ کی توفیق عنایت فرماویگا۔ لیکن سردست ظلم و فساد سے نفرت اور بہبودی خلق اللہ کا جوش و خیال تو البتہ زیادہ ہوگیا ہے اور دیگر خواص حسب واہب العطیات عطا فرما کر ممتاز فرماویگا تو دیکھا جاویگا کیونکہ تکلف و بناوٹ سے کھینچ تان کر خواہ نخواہ بہت سی عالی اوصاف سے اپنے آپ کو متصف بنانا اور جتلانا عاجز کے نزدیک معصیت و تقول علی اللہ ہے جسکی نسبت عاجز کو تاکیدی حکم بھی ہو چکا ہے الہام لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ ۳۳۔ اور جو کچھ آجتک ہوا اور یہ سلسلہ جو شروع ہے جس مین بڑے بڑے وعدے محض فضل و کرم مولیٰ کریم سے میرے جیسے ہیچ در ہیچ کو مع خطابات و القاب الہاما ہوئے ہین مین خوب جانتا ہون کہ میرا ان مین کچھ دخل و حق نہین اللہ تبارک کے اپنے ہی فضل و کرم اور اپنے ہی ارشاد وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ـ وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ کے منشا کے موافق ہے کیونکہ میری طرف سے تو عبادت

Marfat.com

زہد۔ محنت۔ لیاقت وغیرہ مین صفر ہی صفر ہے ٭

فصل (۲۸) مرزا صاحب غور فرماوین کہ کیا ان خطابات موسوی کے باعث عاجز بہی انکی طرح اپنے آپ کو مثیل یا مطلق موسے علیہ السلام خیال کرلے۔ یا حسب اصطلاح صوفیہ کرام موسوی المشرب ہونے۔ اور مثیل ہونے مین تو حسب مذاق مرزا صاحب اسحدیث مرقومہ ذ اصاحب کی بہی اگرچہ محدثین کو اس مین کلام ہے تصدیق ہوتی ہے جس مین فرمایا لَوْ کَانَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی حَیَّیْنِ لما وسعہما الا اتباعی کیونکہ اسوقت بزبان خود بموجب الہام ہردوان خطابات کی مخاطب موجود ہین۔ اور بظاہر اتباع سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم کے دعویدار (۳۳) یہ مسئلہ مرزا صاحب کے مذاق عملی کے مطابق پیش کیا گیا ہے ورنہ کمترین تو خود اپنے عقیدہ کی تشریح اوپر کر آیا ہے۔ اور ایسے نازیبا و مخالف شرع خیالات پر استغفار پڑہتا ہے استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ عاجز کو تو انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کی فرمانبرداری و اتباع کا فخر ہی بس ہے اور دل و جان سے اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ پڑہتا ہے

فصل ۲۹ چونکہ عاجز کے الہامات و رویا صحیح و صادق الوقوع ہوتے ہین اور تو اور خود مرزا صاحب نے بہی انکو عملاً تصدیق فرمایا ہے۔ تو پہر جائے غور ہے کہ رویا و الہامات ذیل کو عاجز کیونکر صحیح و صادق خیال نکرے مثلاً قادیان مین دوسری رات ۲۶ ستمبر ۱۸۹۱ء کو مجہکو دکہایا گیا کہ میری چارپائی کے نیچے ایک چاہ ہے کہ اگر مین نیچے قدم رکہون تو اس مین گر جاؤنگا اور الہام بہی ہوا کہ دَعْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِىْ لَا يَمُوْتُ یعنے چہوڑ انکو اور حی الذی لایموت پر توکل کر۔ جسکے ساتہ ہی تفہیم تہی کہ اگر رفعت شان علیہ بارگاہ رحمن جنان منان کو چہوڑ کر تنزل یعنے بیعت کرون تو نافرمان ہو کر گر جاؤنگا۔ اور ۲۵ ستمبر کو یعنے ایکدن پہلے الہام بہی ہو چکا تہا لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ جس سے مراد ہے کہ پہلے احکام و حالات مین کچہ تبدیلی نہین ہوسکتی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مرزا صاحب کی تقریر و دلائل وغیرہ سنکر خیالات مین کچہ بہی تبدیلی نہوئی اور عاجز اس مین بالکل معذور و بلا اختیار

Marfat.com

ہے خاکسار بے مقدار کی ہر حالت وہر امر میرے خالق مالک مولیٰ ومحسن کے ہاتھ واختیار مین ہے۔
لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

فصل ۳۰ بعض عرصہ کے الہامات کا اجمال نہایت عمدہ طرح سے ظہور ہو رہا ہے مثلاً الف ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء مطابق ۱۴ شوال ۱۳۱۶ھ ہجری جمعرات کا
اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِالْمُفْسِدِیْنَ بذات الصدور لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْکَ مَالًا وَّوَلَدًا فَعَسٰی رَبِّیْ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِکَ وَیُرْسِلَ عَلَیْھَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِیْدًا زَلَقًا اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْکَھْفِ وَالرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا۔ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ جَعَلْتُہٗ کَالرَّمِیْمِ۔ سُنَّتَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا۔ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَلَا تَھِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ۔ قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ اسکے اکثر حصص مرزا صاحب کے ہی متعلق ہین چنانچہ آپنے وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِالْمُفْسِدِیْنَ بذات الصدور کی تصدیق ایک سراسر ناحق اختلاف وفساد کی بنیاد رکھنی اور اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْکَ مَالًا وَّوَلَدًا کی تصدیق اپنی جماعت کی اظہار فضیلت وکمالات اور عاجز کی کم لیاقتی وبے بضاعتی کو طرح طرح سے رسالہ ضرورۃ الامام مین بیان فرماکر خوب کردی ہے گو خود اسکو محسوس نہ فرمادین اور انکو معلوم بھی نہ ہو جیسا کہ اکثر ایسے مواقع پر کم توجہ لوگون کا ایسا ہی حال ہوا کرتا ہے لیکن اگر غور فرماوینگے تو معلوم ہو جاویگا کہ ضرور ان الہامات کی تصدیق ہو کر پوری ہو گئی ہے لہذا۔ باقی حصہ الہام فَعَسٰی رَبِّیْ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِکَ وَیُرْسِلَ عَلَیْھَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِیْدًا زَلَقًا بہت توجہ وغور کے قابل ہے کیونکہ جب ایک جزو پورا ہو گیا تو بقیہ بھی انشاء اللہ العزیز لابد پورا ہو کر رہے گا نیز کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ۔ جَعَلْتُہٗ کَالرَّمِیْمِ۔ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وغیرہ وغیرہ بھی قابل غور ہین مطلب صاف وظاہر ہے اور اسکا وقوع لابد ہونا اسکی پرواز بنیا دیری اظہر من الشمس ہے ارادہ احکم الحاکمین ضرور ضرور ہو کر ہی رہتا ہے خواہ سارا جہان اسکا سدراہ ومانع ہو حسب ارشاد خداوندی لَوْ

اتبع الحق اھواءھم لفسدت السمٰوٰت والارض ومن فیھن بل اتینٰھم بذکرھم فھم عن ذکرھم معرضون
وبقول مرزا صاحب ∗ غرض رکھتے نہین ہرگز خدا کے کام بندون سے ؎ جبکا عاجز کو بھی الہاما
ارشاد ہو چکا ہے۔

ب ایک اور الہام اس سے بھی پہلے ۱۰ جنوری ۹۵ء یوم پیر والا یعنی قل ھل انبئکم بالاخسرین
اعمالا الذین ضل سعیھم فی الحیوۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا جسکی صداقت بذریعہ
رسالہ کشف الغطا و دیگر اشتہارات مرزا صاحب اب ظہور مین آئی غور طلب ہے حسن ظن
کرنیوالون کو حسن ظنی کا پردہ بمصداق حدیث شریف حبک الشئ یعمی ویصم اس قدر حائل ہوا تھا
کہ اگر کشف الغطا یہ پردہ نہ کھولتا تو وہم وگمان کی رسائی بھی وہانتک نہ ہوتی اور اضطراب حیرت
مین پڑے رہتے مگر ہان سچے الہام کا (خواہ نرمی سے ہو خواہ سختی سے) یہ ضرور خاصہ ہونا چاہیے
کہ خود ملزم سے اپنی راستی کا اقبال کراوے۔ پس کون جانتا تھا کہ مرزا صاحب کی اونیس سالہ
کارروائی خیر خواہی و امداد و تعریف مخلوق کے لیے تھی نہ کہ خدمت اعلاء کلمۃ اللہ و
حصول رضاے خالق ہولے کریم و سعادت عقبی کے لیے جسکے آپ ہمیشہ دعویدار رہے
اور اب بھی بظاہر ہین سو کشف الغطا وغیرہ نے ایک سر بمہر راز نہفتہ کا افشا کرکے ہاتھی کے
دانتون کی مثال کا نمونہ دکھلا دیا جس مین مرزا صاحب نے خود ان امور کا اعتراف فرمایا ہے
چنانچہ اسکے سرورق پر تاج عزت جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کا واسطہ ڈالکر صفحہ ۳ سے شروع
کیا ہے کہ یہ تو میرے باپ اور بھائی کا حال ہے اور چونکہ میری زندگی فقیرانہ اور درویشانہ طور پر
ہے اس لیے مین اسی درویشانہ طرز سے گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہی اور امداد مین مشغول
رہا ہون۔ قریبا انیس برس سے ایسی کتابون کے شائع کرنے سے مینے اپنا وقت بسر کیا ہے
جن مین یہ ذکر ہے کہ مسلمانون کو سچے دل سے اس گورنمنٹ کی خدمت کرنی چاہیے اور اپنی فرمان
برداری اور وفاداری کو دوسری قومون سے بڑھکر دکھلانا چاہیے اور مینے اسی غرض سے بعض

∗ مرزا صاحب نے تصانیف کتب کی غرض خود بیان فرمادی ہے لہذا اخلاص و للہیت کی بابت بحث کرنیکی ضرورت نہین ہے

Marfat.com

بعض کتابین عربی زبان مین لکھین بعض فارسی زبان مین اور ان کو دور دور ملکون تک شائع کیا اور
ان سب مین مسلمانون کو بار بار تاکید کی اور معقول وجوہ سے انکو اس طرف جھکایا کہ وہ گورنمنٹ
کی اطاعت بدل وجان اختیار کرین یہ کتابین عرب اور بلاد شام کابل اور بخارا
مین پہونچائی گئین اگرچہ مین سنتا ہون کہ بعض نادان مولویون نے انکے دیکھنے سے مجھے کافر
قرار دیا ہے اور میری تحریرون کو اس بات کا ایک نتیجہ ٹھیرایا ہے کہ گویا مجھے سلطنت انگریزی سے
ایک اندرونی اور خفیہ تعلق ہے۔ اور گویا مین ان تحریرون کے عوض گورنمنٹ سے انعام پاتا ہون
انتہے **جواب** یہ تو مرزا صاحب کی عبارت آرائی ہے کہ ایک امر کو دوسری شکل مین کر دیا
مرزا صاحب کی نسبت مسلمانون کا ایسا خیال وگمان توکبھی سننے مین نہین آیا بلکہ ان کا
اعتقاد وقول تو اسکے بالکل برعکس ہے وہ تو ایسا کہتے ہین کہ مرزا صاحب ایسے ہوشیار
پولٹیکل ہین کہ قانون دانی کے زور وحوصلہ سے ادہر تو مسلمانون کو کہتے ہین کہ مین صلیبی
اعتقاد کو توڑنے اور پاش پاش کرنے آیا ہون اور یہ کام میرے ہاتھہ سے ہوکر رہیگا چنانچہ یہ مضامین
رد عقاید صلیبی وتحقیر وبے ادبی سیدنا مسیح علیہ السلام جابجا انکے کتب ورسائل واشتہارات مین
درج ہین اور ادہر گورنمنٹ سے کہتے ہین کہ یہ سب کاروبار مین آپ کی خیرخواہی اور امداد
مین کر رہا ہون (قاضی فضل احمد صاحب نے کتاب کلمہ فضل رحمانی مین بھی اس امر کی کچھ تشریح
کی ہے) پھر مرزا صاحب باوجود دعوی اسلام کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان احکام
کا کچھ خیال نہین کرتے جو دو رخی کارروائی کی مذمت مین آئی ہین جیسا قال رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم تجدون اشر الناس یوم القیمۃ ذوالوجہین الذی یاتی ھٰؤلاء بوجہ وھٰؤلاء بوجہ
متفق علیہ۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کان ذا وجہین فی الدنیا کان لہ یوم القیمۃ
لسان من نار (رواہ الدارمی)

۳ پھر جیسا کسر صلیب یعنے صلیب توڑنے کے اور سیدنا مسیح علیہ السلام کی **موت**
اور قبر کا پتہ وکھوج لگانے کے مرزا صاحب پیچھے پڑے ہین ویسا ہی دیگر مسائل کی ترمیم

Marfat.com

وتنسیخ کے بھی درپے ہو کر اپنے سنگھڑت مسائل کہ حضرت جبریل کا ہیڈ کوارٹر آفتاب ہے شخصی وجود سے نزول ملائکہ سے انکار لیلۃ القدر ظلمت کر زمانہ کا نام ہے۔ کواکب کی تاثیر اپنے لیے ابن اللہ کہہ سکنا جائز روح القدس روح الامین وغیرہ ان حالتون کے نام ہین جو خالق ومخلوق کی محبت کی جوڑ سے پیدا ہوتی ہین وفات مسیح علیہ السلام مسیح علیہ السلام کے معجزات کو مسمریزی تاثیر کہنی بغیر مطابق ہونے وصادق آنے اوصاف احادیث متعلقہ کے خود مسیح موعود ومہدی مسعود بن بیٹھنے خود بدولت کو خیر خواہ دوسرے مسلمانون کو غولی مہدی وخونی مسیح کا منتظر کہکر سرکار کا بدخواہ قرار دینے اور جو کوئی آپ کی تابعداری وبیعت مین داخل نہ ہو اسکو جہنمی وغیرہ بنانے اور ان مسائل کو دوسرون سے منوانے کے لیے دن رات مصروف وسرگرم ہین وغیرہ ان ہی مسائل کے سبب سلمان مرزا صاحب سے مخالف ہین جیسا کہ فتوی مین درج ہے نہ اسلیے کہ مرزا صاحب سرکار کی خیر خواہی کا اظہار کرتے ہین کیونکہ وہ خود بھی دیوانون اور پاگلون کی طرح خلاف احکام وتعلیم اسلامی ایسی سرکار کی بدخواہی ومخالفت کا خیال نہین کرتے جس سے انکو ادائے شعائر اسلام مین بلا کسی روک ٹوک وممانعت کے ہر طرح آزادی ہے اور اس نعمت کے عوض وہ صحیح وجائز شکر گذاری سے بھی غافل نہین ہین ؎ پھر صفحہ ۶ مین فرمایا کہ مجھے یقینا معلوم ہوا ہے کہ بعض دانشمندوان کے دلون پر ان تحریرون کا نہایت نیک اثر ہوا ہے اور انہون نے ان وحشیانہ عقائد سے توبہ کی ہے جن مین وہ برخلاف اغراض اس گورنمنٹ کے مبتلا تھے ان نیک تاثیرات کے لیے میری مذہبی تحریرین ؎ جو پادریون کے مخالف تھین بڑی محرک ہوئی ہین ورنہ جس زور کے ساتھ مینے مسلمانون کو اس گورنمنٹ کی اطاعت کے لیے بلایا ہے اور جابجا سرحدی نادان ملاؤن کو جو ناحق آئے دن فتنہ انگیزی کرتے اور افغانون کو مخالفت کے لیے ابھارتے ہین سرزنش کی ہے یہ پرزور تحریرین گورنمنٹ انگریزی کی حمایت مین متعصب اور نادان مسلمانون کے لیے قابل برداشت نہ تھین اور اب اہل عقل جب ایک طرف دینی حمایت کے

؎ سبحان اللہ یہ کیسا عمدہ اور بین ثبوت مرزا صاحب کی دینی حمایت واخلاص لہیت وکمالیت کا ہے

Marfat.com

مضمون میری تحریرون مین پاتے ہین اور دوسری طرف میری یہ نصیحتین سنتے ہین کہ اس گورنمنٹ
کی سچی خیرخواہی اور اطاعت کرنی چاہیے تو وہ میرے پر کوئی بدظنی نہین کر سکتے" جواب تنقیح
طلب یہ امر ہوا کہ وہ کون دانشمند تہے جنہون نے وحشیانہ عقاید سے توبہ کی ہے اور وہ کون اور کہان
متعصب نادان مسلمان تہے یا ہین جنکو مرزا صاحب کی گورنمنٹ کی حمایت والی تحریرین قابل
برداشت نہ تہین مرزا صاحب کے کشف الغطا مین تو لکہا ہے کہ بعض دانشمندون کے دلون پر ہماری
تحریرون کا نہایت نیک اثر ہوا ہے اور ستارہ قیصرہ مین جو اسکے بعد قریب ہی شائع کیا ہے
اس مین لکہا ہے کہ ہماری کتابون کی اشاعت کا یہ نتیجہ ہوا کہ لاکہون انسانون نے غلط خیالات
چہوڑ دیے ہین دیکہیے کہان بعض اور کہان لاکہون اور ثبوت ہر دو مین ندارد براہ مہربانی
زیادہ نہین اگر چند ہی ایسے اشخاص کا نام تحریر فرمایا ہوتا تو بہتر تہا تاکہ سرکار اور دوسرے لوگ ان سے
دریافت کرکے مرزا صاحب کے صدق اور راست بیانی کا یقین کرتے بظاہر تو اسکا کچہ
وجود نہین ہے ہان غریب مسلمانون کو خود بدولت کے تراشیدہ مسائل وفات مسیح علیہ السلام
لیلۃ القدر ۔ نزول ملائکہ ۔ تاثیر کواکب وغیرہ سے ناموافق بلکہ مخالف ہونیکے سبب مرزا
صاحب خواہ نخواہ سخن سازی و زور تحریر سے دوسرے پیرایہ مین وحشی متعصب ۔ نادان مخالف
اغراض گورنمنٹ بناکر اور برا بہلا کہکر اپنا دل خوش کرتے ہین سو انکا اختیار ہے لیکن راستی
اور خشیت اللہ مد نظر فرماوین (۵) پہر آگے چلکر فرمایا کہ اب گورنمنٹ غور فرما سکتی ہے کہ جس حالت
مین میرا باپ گورنمنٹ کا ایسا سچا خیرخواہ تہا اور میرا بہائی بہی اسی کے قدم پر چلا تہا اور مین بہی
انیس برس سے یہی خدمت اپنی قلم کے ذریعہ سے بجا لاتا ہون تو پہر میرے حالات کیونکر مشتبہ
ہو سکتے ہین میری تمام جوانی اسی راہ مین گذری اور اب دائم المرض اور پیرانہ سالی کے کنارہ
پر پہونچ گیا ہون اور ساٹہہ سال کے قریب ہون وہ شخص سخت ظلم کرتا ہے جو میرے وجود کو گورنمنٹ
کے لیے خطرناک ٹہیراتا ہے جواب ۔ جو شخص مرزا صاحب کی کارروائی کا حال کچہ بیان کرے
وہ تو سخت ظلم کرنے والا ہے ۔ اور مرزا صاحب خود بدولت دوسرے تمام مسلمانون کو وحشیانہ

Marfat.com

عقائد والے متعصب نادان وغیرہ آزاردہ الفاظ کہکر خونی مسیح و خونی مہدی کے اپنی رائے اور
اپنے ہونہ سے منتظر بناکر گورنمنٹ کے لیے خطرناک ٹھیراکر آئے دن رسالہ و اشتہارات شائع کرتے رہنے
سے بہی ظالم نہین بلکہ عادل اور منصف ہی بنے رہین یہ بہی خوب انصاف اور خیرخواہی اسلام
و اسلامیان ہے ٭ رسالہ کشف الغطا کے بعد مرزا صاحب نے ستارہ قیصرہ قادیان مین طبع
کرکے شائع کیا اس مین آپ اپنا اخلاص محبت جوش اطاعت حضور ملکہ معظمہ اور انکے معزز
افسرون کی نسبت اور سچی محبت و اخلاص کی تحریک سے جشن جوبلی پر خون دل سے لکہکر تحفہ
قیصریہ جناب ممدوحہ کی خدمت مین روانہ کرنا اور قوی یقین سے اسکے جواب سے عزت دیے جانا
اور امید سے بڑہکر سرفرازی کا موجب ہونا اور جواب کا منتظر رہنا وغیرہ وغیرہ بیان کرکے فرمایا ہے
کہ مینے پچاس ہزار کے قریب (دوسری جگہہ پچاس ہزار سے کچہ زیادہ جسکا بظاہر کچہ ثبوت نہین)
اپنے رسالہ مبسوط کتابین اور اشتہارات چہپواکر اس ملک نیز دوسرے بلاد اسلامیہ تمام ملکون میز
یہانتک کہ اسلام کے مقدس شہرون مکہ و مدینہ روم قسطنطنیہ بلاد شام مصر و کابل
افغانستان جہانتک ممکن تہا شائع کیے ہین روحانی انسان و کامل ریفارمر کے وجود کو
عادل بادشاہ کی نیک نیتی ہمت و ہمدردی عامہ خلائق پیدا کرتی ہے تیرے رحم کے سلسلہ نے
آسمان پر ایک رحم کا سلسلہ برپا کیا خدا کی نگاہین اس ملک پر ہین جسپر تیری (ملکہ معظمہ کی) نگاہ ہین
ہین دو عیب و غلطیان مسلمانون مین ایک تلوار کے جہاد کو اپنے مذہب کا ایک رکن سمجہتے ہین۔
دوسرا خونی مسیح و خونی مہدی کے منتظر ہین انکے مقابل ایک غلطی عیسائیون مین بہی ہے
وہ یہ کہ مسیح جیسے مقدس اور بزرگوار کی نسبت جسکو انجیل مین نور کہا گیا ہو نعوذ باللہ لعنت کا لفظ
اطلاق کرتے ہین اور حضرت مسیح علیہ السلام جو بقول انکے خدا سے نکلا جو سراسر نور جو آسمان سے
ہے جو علم کا دروازہ اور خداشناسی کی راہ اور خدا کا وارث ہے روشنی بخشنے والا چاند ٭ اسکی نسبت

٭ یہ موقعہ اظہار مدح و تعریف بہی قابل غور ہے مرزا صاحب اگر صفحہ ۹ ضمیمہ انجام آتہم سے جسمین سیدنا مسیح کی
نسبت درشت و سخت الفاظ استعمال کیے ہین مقابلہ کرکے مطابق فرماتے تو بہتر ہوتا ٭

Marfat.com

نعوذ باللہ یہ خیال کہ وہ لعنتی ہو کر خدا سے مردود ہو کر خدا کا دشمن ہو کر دل سیاہ ہو کر خدا سے برگشتہ ہو کر معرفت الٰہی سے نابینا ہو کر شیطان کا وارث بنگیا مسلمانوں کا جہاد کا عقیدہ مخلوق کے حق مین بداندیشی اور عیسائیوں کا یہ عقیدہ خود خدا کے حق مین بداندیشی ہے ہزارہا مسلمان خدا کے عجیب اور فوق العادت نشانوں کو دیکھکر میرے تابع ہوگئے اور خطرناک دوحشیانہ عقاید چھوڑ کر میرا گروہ ایک سچا خیرخواہ اس گورنمنٹ کا بن گیا ہے وغیرہ وغیرہ ایک جگہ کہا کہ مین اس قدر خدمت گورنمنٹ بائیس برس تک کرتا رہا ہون دوسری جگہہ کہا کہ ہزارہا مسلمانوں کے دل میری بائیس تیئیس سال کی کوششوں سے صاف ہوگئے ہین وغیرہ" ۷ جسطرح مرزا صاحب کے مسائل سب سے نرالے ہین اسیطرح آپ کا حساب بھی سب سے نرالا انوکھا وعجیب ہے مثلاً کشف الغطا جو ۲۷ دسمبر ۱۸۹۸ء کو طبع فرماکر شائع کیا اسمین سرکاری خدمات کا عرصہ انیس برس لکھا ہے اور اسکے بعد ستارہ قیصرہ جو ۲۴ اگست ۱۸۹۹ء کو طبع کرکے شائع فرمایا اس مین بائیس تیئیس سال کی خدمات لکھے ہین غرض طبع رسالہ کشف الغطا اور رسالہ ستارہ قیصرہ مین عرصہ تو صرف آٹھہ ماہ سے بھی کچھ کم گذرا لیکن مرزا صاحب کی خدمات سرکار کا عرصہ ان چند ماہ مین تین چار برس کا زیادہ ہوگیا اسکے بعد حضور گورنمنٹ عالیہ مین ایک عاجزانہ درخواست مرقومہ ۲۷ ستمبر ۱۸۹۹ء کے صفحہ ۲ مین فرمایا ہے لیکن مین اس بات کا فیصلہ نہین کرسکتا کہ اس گورنمنٹ محسنہ انگریزی کی خیرخواہی اور ہمدردی مین مجھے زیادتی ہے یا میرے والد مرحوم کو بیس برس کی مدت سے مین اپنے دلی جوش سے ایسی کتابین زبان فارسی عربی اردو اور انگریزی مین شائع کر رہا ہون انتہے سبحان اللہ کیا حافظہ ہے اور کیسا پکا وصحیح حساب کہ ایک سے دوسرا ہرگز نہین ملتا اور یہہ یہ رسائل انگریزی مین ترجمہ کراکر پیش اس سرکار کے کیے گئے ہین جسکے افسر اقلیدس۔ جبر ومقابلہ۔ علم ہندسہ وحساب وغیرہ کو بالاستیعاب تحصیل کرکے ملازمت مین بعد امتحان وکامیابی قدم رکھتے ہین

۸ ۔مرزا صاحب کی میعادین بھی شاید اسی حساب سے یعنے آٹھہ ماہ سے بھی کم عرصہ مین تین تین۔ چار۔ چار برس بڑہنے وزیادہ ہوتے ہین۔ تو اس طرح پر بیشک ابھی کئی میعادین مرزا

صاحب کے الہامات کی باقی ہو سکتی ہین لہذا معترضین کو چاہیے کہ آیندہ اس نو ایجاد حساب کا خیال
رکھین اور زبان وقلم کو طعن واعتراض سے روکین اور جو میعاد مشتہرہ مرزا صاحب ہو اسکو شش
چند کرلین کیونکہ حسب نظیر بالا مرزا صاحب کے نزدیک ساٹھہ یوم برابر ایک سال کے ہوئے یہان
پہونچکر بقدر احادیث متضمن علامات بین یدی الساعہ ذکر دجال مع بعثت ونزول مسیح ابن مریم
علیہ السلام کے دیکھنے کا اتفاق ہوا تو معلوم ہوا کہ احادیث سے دجال والی مین بھی قریبا اسی طرح
کا حساب ہے مثلا اسماء بنت یزید (القاریۃ من ذوات الفضل) کی حدیث مین ہے کہ سال مثل مہینے
کے اور مہینہ مثل جمعہ (ہفتہ) کے اور جمعہ مثل دن کے الخ ہوگا۔ اور مفصل حدیث نواس بن سمعان
مین ہے کہ ایک دن مثل سال کے اور ایک دن مثل مہینے کے اور ایک دن مثل جمعہ کے ہوگا الخ اسپر
صحابہ کرام نے جب عرض کیا کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا سال کے برابر دن مین ایک دن کی
نماز ہمکو کافی ہوگی تو جواب فرمایا کہ نہین اوقات کا اندازہ کرنا۔ اس سے ان ملکون مین جہان کہین
دن بہت لمبا اور رات بہت چھوٹی اور اسکے مقابل قطب مین دن چھوٹا اور رات لمبی ہوتی ہے
وہان اگر آبادی انسانی ہو تو وہان کے اوقات نماز کا مسئلہ بخوبی حل ہوجاتا ہے بالآخر اگر یہ تحریر
مرزا صاحب کی راستی وصدق دل سے ہین تو مدعا حاصل و الہام عاجز صحیح اور اگر مرزا صاحب انکے
مریدین فرمادین کہ کسی مصلحت سے ایسا کشف الغطاء وستارہ قیصریہ وغیرہ مین بیان کیا ہے تو یہ اعتراض
اسپر قائم ہوگا کہ امر مہدویت ومجددیت وعیسویت و امام الزمانی کے بالکل مخالف ہے کہ
پولیٹیکل چال سے خلاف راستی ایسی بناوٹی بات لکھکر شائع کی جاوے راستی تو کسی حالت مین
بھی مومن چھوڑ نہین سکتا ❊

ج۔ ایک اور ان سے بھی پہلے یعنے ۱۹ نومبر ۰۷ء یوم جمعہ کا رویا نہایت عجیب وغریب بخواب
مین دیکھا کہ سفید رنگ کے مضبوط بنائے ہوئے دو تین جوڑے گئے تپنگ کے ڈور میرے سر پر کٹ کر
یا ٹوٹ کر آ پڑی (یعنے تپنگ تو سر سے اونچا اور ڈور سر سے آلگی تھی) جو مینے اپنی اسسٹنٹ (معاون)
کے سپرد کیے پھر ایک ڈور کھینچتا رہا جو بہت مضبوط اور زور طلب تھی حتے کہ میرے معاون دوست

Marfat.com

نے بھی کچھ ذکر اسکا کیا اور مینے کہا کہ ۳۰ تارکی ہے اور جب پتنگ کو نیچے اتار رہا تھا تو سید خضر
موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عصا کے ساتھہ یہ کام کر رہا تھا جو اس وقت میرے ہاتھہ مین تھا اسکے بعد الہام
ہوا لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ سربلند قابل توجہ ہے کہ سنہ ۱۸۹۹ع کا رویا کیسا صحیح اسیطرح ظہور مین آیا
دو تین سفید جوڑی ہوے پتنگ یعنے ایک پتنگ تو مرزا صاحب کا رسالہ ضرورۃ الامام دوسرا
مولوی عبدالکریم صاحب کا خط - تیسرا - کرامت نامہ معافی انکم ٹکس تازہ نشان جو سب
برنگ سفید اور ایک ساتھہ جوڑے ہوے ہین بذریعہ اشاعت اڑکر عاجز کے سر پر آن پڑے اور
لطف یہ کہ ضرورۃ الامام کے مضمون کے صفحہ بھی ۳۰ ہی ہین جن پر وہ پتنگ مرزا صاحب
نے بہت مضبوط کرکے اڑایا ہے لیکن اسکے مقابلہ پر یہ عصا موسے علیہ الصلوٰۃ والسلام جسنے
انکو بلندی سے نیچے کیا پھر الہام لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ اور سربلند بھی بہت قابل غور ہین
کہ رویا و الہامات اس طرح صریح واقعی طور پر واقع و ظہور ہونے پر بھی عاجز کیونکر انپر یقین
نہ کرے اور خواہ نخواہ انکی تکذیب ہی کرے ۲ ہان اس خواب مین مرزا صاحب کے رسالہ
کی پتنگ کے ساتھہ مشابہت بھی غور طلب ہے کیونکہ مینے سنا ہوا ہے اور تجربہ بھی ہوا ہے کہ
پتنگ کی تعبیر شاید بسبب کم حوصلگی و شیخی بلند پروازی کے سفلہ و کمینہ ہوتی ہے اگرچہ مرزا
صاحب نے اسکو مَآ اُرِیْکُمْ اِلَّا مَآ اَرٰی وَمَآ اَھْدِیْکُمْ اِلَّا سَبِیْلَ الرَّشَادِ کا نسخہ اپنی جماعت مریدین
کے لیے تجویز فرماکر اڑایا تھا ہے - اور خوابنامہ مین بھی پتنگ کی تعبیر بادفروش و دروغ گو ہی لکھی
ہے جو بظاہر اسکے عین مطابق و موافق ہے واللہ اعلم *

فصل (۳۱۰) قادیان سے واپس آکر تو الہامات و احکامات کی بارش شروع ہوگئی مختصرا
متعلق ملاقات مرزا صاحب وغیرہ حسب اصرار و تاکید مرزا صاحب درج ذیل ہین لیکن ان الہامات
کی بعض تفہیمات ایسی بھی ہین جنکے بیان و اظہار کو مرزا صاحب کا ادب و لحاظ تو اجازت
نہین دیتا لیکن بموجب انکے اصرار و قسمین دینے و تاکید اظہار کے انکا اخفا بھی خلاف دیانت
و امانت معلوم ہوتا ہے لہذا اظہار حقیقت حال و تعمیل حکم مرزا صاحب کی خاطر کچھ لکھدیے ہین

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم وھو ارحم الراحمین وبالمؤمنین رؤف رحیم ۳ ممکن ہے
کہ انکے فہم مین کچھ خطا وغلطی ہو کیونکہ شاید ذوالوجوہ مجازات واستعارات وغیرہ کے سبب سے ہی تفہیم
نے الہامات کو ظنی قرار دیا ہے اور اسی لیے عاجز کو ان تفہیمات پر اصرار نہین واللہ اعلم بحقیقت
الحال ۔ ۲۸ ستمبر ۱۸۹۶ء انما انت منذر من یخشاھا اس سے عاجز کی علحدہ منصب انذار پر
خدمت کرنے سے مراد معلوم ہوتی ہے مَرَدُوا علی النفاق اپنے ضمیر کے خلاف محض اپنی فضیلت
جتلانے کو عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم کی نیز الہامات عاجز کی بے اصل توہین وحقارت
اور ہمپر زور ڈالنے کی نسبت معلوم ہوتا ہے کانتا رتقا ففتقناھما مرزا صاحب و مولوی عبدالکریم
کی علیحدگی کی تفہیم ہے جو مولوی صاحب کے مضمون دعا بخلاف درد تحریر مرزا صاحب لکھنے پر کچھ تو ظاہر
ہو چکی ہے اور شاید کچھ آئندہ بھی ہو اور جسکا ذکر اس رسالہ مین علحدہ باب سوم مین ہوا ہے خاکسار
کو عجز و بشریت سے یہ خیال آیا کہ اپنے قبض کے باعث و یا مرزا صاحب کی ناراضی سے شاید کچھ نقصان
و الہام بند ہو اسپر الہام ذیل مین حفاظت وسلامتی کی تسلی فرمائی گئی وَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا
وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۔ فَبِلَامٍ لَكَ انتہے فسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۔
۲۹ ستمبر جمعرات ۱۸۹۶ء إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ یہدی سے مراد ہمکو اپنی راہ پر
مجبور اور ہمپر غلبہ کرنا معلوم ہوا مسرف سے اپنی اہلیہ کے پاس بعوض پانچ ہزار روپیہ کے جائداد
تیس برس کے لیے بذریعہ رجسٹری رہن کرنے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ اس سے اپنے شرعی وارثون
کو محروم کرنا بتلاتے ہین (۲) لوگون نے جس مقصد و مراد کے واسطے روپیہ دیا اور بھیجا اسکو غیر
محل مثلاً نیو د مکان بنوانے اور دیگر غیر جگہ صرف کرنا بھی اسراف ہے کذّاب سید عبداللہ
صاحب غزنوی مرحوم پر افترا اور انکے الہام کا برعکس ظہور پذیر ہونا بیان کرنا خود خطوط لکھکر
دوسرون کے نام سے بھجوانے وعدہ خلافی براہین و سراج منیر وغیرہ کے بارہ مین بھی کذب
مین داخل ہے نیز تدابیر وحیلہ حوالہ الہامات پورا ہونے کے لیے کرنے اور تاویلات بیجا سے انکی صداقت

ثابت کرنا بہی ازین قبیل ہین بلکہ غالبا و بلا ریب مرزا صاحب کے موجودہ دعاوی کی نسبت ہی جسکے اندر سب باتین آجاتی ہین لا تستوی بآیات اللہ معلوم ہوتا ہے جو آیات اللہ عزوجل نے خاکسار کے لیے مقدر فرمائی ہین انکی برابری مرزا صاحب کی جماعت کو نصیب نہین ❊

۳۰ ستمبر جمعہ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۱ سے ہیچ قومی را خدا رسوا نکرد تا دلی صاحبدلی نامد بدرد ❊ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِکْرِ اللّٰهِ ـ هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا ہرسہ قابل غور نزل من الحق ابو داؤد کا حال تبلاؤ کوکلان کا حال تبلاؤ ـ ابو داؤد سے مرزا صاحب کی مرزا احمد بیگ والے معاملہ کے لیے سعی و کوشش کرنے کی نسبت ایما پایا جاتا ہے گو عاجز تو جملہ انبیا علیہم الصلوہ والسلام کو معصوم و محفوظ مانتا و جانتا ہے لیکن حسب قصہ مشہورہ جس طرح کہتے ہین کہ سیدنا داؤد علیہ الصلوۃ و السلام نے ایک عورت کے واسطے سعی فرمائی تہی اسیطرح مرزا صاحب کی سعی دربارہ نکاح منکوحہ داماد احمد بیگ کے مشابہت کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے ـ ۲ لفظ ابو علے سبیل المحاورہ شاید اسلیے ہو کہ مرزا صاحب کی سعی و حیلہ حوالہ مین ناحق زیادتی و تشدد ہے کیونکہ اول جناب داؤد علیہ السلام کے قصہ کی روایات مین بہت اختلاف ہی جس سے اسکی صحت ثابت نہین ہوتی دوم وہ شخص اوریا حضرت داؤد علیہ السلام کے زیر حکم و ماتحت تہا ۳ بعض مفسرین نے لکہا ہے کہ ادسکا ابہی نکاح نہین ہوا تہا صرف خطبہ ہی تہا برخلاف اسکے مرزا صاحب کا کسی طرح کا بہی حکم و واسطہ اس شخص سے نہین اور پہر اسکا نکاح ہو کر وہ اب صاحب اولاد بہی ہو چکا ہے پہر بموجب تفاسیر داؤد علیہ السلام نے اپنی پر توبہ و استغفار بہی کی جیسا آیۂ کریمہ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاکِعًا وَّاَنَابَ کی تفاسیر مین مفسر لکہتے ہین لیکن مرزا صاحب باوجود ناکامی کے اس امر پر بدستور مصر غرہ و نازان ہین واللہ اعلم بالصواب ـ اور کوکلان ایک بلند آواز خوش گلو خاکی رنگ کی جسیم پست قد بہنکتی چڑیا کا نام ہے جسکا آواز ایسا پسند ہی کہ موسیقی والے اظہار تعریف آواز کے لیے اپنے گویون کا نام ہی کوکلان رکہتے

Marfat.com

ہین سواس سے اس شخص کی آواز کی مشابہت ہے جو مرزا صاحب کی مدح سرای مین غلو کرتا چلا چلا کر بولتا مختلف اور گوناگون پیرایون مین مثل کوکلان زبان کھولتا اور ثنا کرتا ہے یہ ہر دو فقرہ دا بود اور وکوکلان کیفیت اصلی حالت کے اظہار کے لیے الہام ہوئے معلوم ہوتے ہین جن سے ایک صاحب کے طبعی خیال کا حال ظاہر ہوتا ہے اور دوسرے صاحب کا یہ حال کہ سب سرمایہ جابڈادولیاقت صرف گویائی ۔ خوش آوازی ۔ لسانی ۔ اور زبان درازی مثل کوکلان خوش آواز کے زبانی ہی زبانی ہے اور باطنی مذاق روحانیت اخلاص و معرفت الٰہی و محبت سے بالکل مثل کوکلان کے معرا ہین واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اتم واکمل ✤ اور اسی لیئے ایسے الہامات وتفہیمات کا شائع کرنا عاجز خاکسار کو ہرگز ہرگز پسند نہین تہا کیونکہ علاوہ ناموافق طبیعت ونسبت عبودیت عاجز کے یہ پیرایہ نصیحت دینی وہمدردی مخلوق الٰہی کے بہی مخالف ہے لیکن حسب تاکید اصرار واللہ جل شانہ وعم نوالہ کی قسمین دینے مرزا صاحب کی عاجز نے بادل ناخواستہ مجبوری سے ان کو لکہا ہے جس کے ذمہ وار خود مرزا صاحب ہین ۔ اور ہر دو کا حال بتلانے سے بظاہر یہی مراد ہوسکتی ہے جیسا کہ اس کتاب مین حسب اصرار وتاکید مرزا صاحب کے ہر دو کا حال بموجب منشا الہام کے بتلایا و ظاہر کیا گیا گویا کہ یہ الہام مرزا صاحب کے اصرار وتاکید وقسمین دینے سے پورا واقع ہوگیا واللہ اعلم بالصواب ✤

یکم ۸ ۔ اکتوبر ۔ ہفتہ کن انا اتیناً اسکی تشریح سرف کذاب مین گذر چکی

نہم ۹ ۔ اکتوبر ۔ منگل من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا اس پر عاجز کو اضطراب وتردد ہوا کہ شاید یہ میری نسبت ہو اسپر رات کو یعنے دوسرے روز بدھ کو الہام ہوا سلام لك تغلبون یحل علیہ غضب فقد ھویٰ فتدبر

۱۰ ۔ اکتوبر ۔ پیر فاصدع بما تؤمر واللہ ذو الفضل العظیم لقد اثرك اللہ بار بار

۱۵ ۔ اکتوبر ۔ ہفتہ انی مھین لمن اراد اھانتك کئی دفعہ فسیکفیکھم اللہ ۔ ان اللہ بہ علیم ۔ قل کل یعمل علیٰ شاکلتہ فربك اعلم بمن ھو اھدیٰ سبیلا ۔ اور جائیگی ۔ زبان

---

۵ تو کہہ ہر ایک اپنے طریق پر عمل کرتا ہے پس تیرا رب جانتا ہے اس شخص کو جو کہ بہت راہ پانیوالا ہے ۔ ۶ عہ آنحضرت ... بڑا ... ۔
عسہ اور اللہ تعالےٰ صاحب فضل عظیم کا ہے ۔ عنہ تحقیق اللہ تعالےٰ نے تجہ کو پسند کیا ✤

خلق کو نقارہ خدا سمجھو۔ قابل غور ہے اور عاجز کا ان میں ذرہ دخل ومنی نہیں وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا
۲۷ اکتوبر جمعرات۔ رسالہ ضرورۃ الامام کے کھولنے و مطالعہ سے پہلے الہام ہوا اَللّٰهُمَّ افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ ۔ يَا رَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا بعد ختم مطالعہ رسالہ مذکور کے الہام ہوا +

۲۸ اکتوبر جمعہ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَائِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ۔ كَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا دیکھو کہ ضرورۃ الامام کی کیفیت اور اسکی جلد بازی کا کیسا صریح بیان ہے ۔

۲۹ اکتوبر ہفتہ فَاسْتَقِمْ كَمَا اُمِرْتَ بار بار یہ رسالہ کے دوبارہ پڑھنے سے پیش ہوا اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ایک چھاونی کا مجمع دیکھا جسکا یہ اعتقاد ہے مرزا صاحب اور انکی جماعت کے دوسرے خاکساروں کے الہامات کو بمقابلہ اپنی ناچیز ہیچ و نظر حقارت سے دیکھنے کا جواب قابل توجہ ہے اسی الہام کے ساتھ اور مواقع پر مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ بھی ہے کہاں تک لکھوں مضمون کے صفحہ میں اس واسطے کوئی کوئی مختلف اوقات میں سے درج کرکے بس کرتا ہوں اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ یہ بھی مرزا صاحب کا عاجز کی تحقیر و بے علمی وغیرہ پر نکتہ چینی کا جواب ظاہر ہے ۔ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةً قابل توجہ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ ۔ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۔ اِنَّا اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ۔ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۔ معرفت تامہ نُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۔ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ ۔ لَوْ سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى یہ حق کے مقابلہ پر ضد و ہٹ کرنیوالوں کی شان میں ہے مَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ۔ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ الخ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ۔ قُلْ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ + اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا کی اول و آخر تعلیم اعوذ ظاہر اسلیے ہے

Marfat.com

کہ اس ارشاد و حکم انی جاعلك الخ مین کسی قسم وسوسہ شیطانی کا شک و شبہ نہ ہو فالحمد للہ حمداً کثیراً
تبارك الذی بیدہ القرآن ما ثبتت بہ فؤادك ۔ یا ایہا النبی حسبك اللہ ومن اتبعك من المؤمنین
یا عیسیٰ انی متوفیك ورافعك الی وجاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الی یوم
القیمۃ ۔ انما توعدون لآت (۱۷) **ایک دن** عاجز مغرب کے وقت ٹہل رہا تھا اور اپنی نسبت
بدگمانی کی لہرین دل مین خوش زن نہین تھے کہ سینے اپنے تئین **شیخ چلی** قرار دیا اس رات الہام
ہوا ن والقلم وما یسطرون ۔ ما انت بنعمۃ ربك بمجنون ۔ ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ
المتین فعال لما یرید (۱۹) **مرزا صاحب** کے ایک مرید سے ۴ دسمبر ۱۸۹۹ء اتوار کو کچھ باتین ہوئین جس میں
انہون نے علاوہ اور امور کے عاجز کے فہم کی غلطی بیان کی اور کہا کہ تمنے (عاجز نے) اپنی ہی
چارپائی کے نیچے چاہ دیکھا ہے" **لیکن** انہون نے یہ خیال نہ کیا کہ یہ چاہ اور گر جانے
اور خوف کی جگہ **قادیان** مرزا صاحب کے مکان مین ہی ظاہر ہوی پہلے کبھی لاہور مین جو
فی الحال جائے قیام و سکونت عاجز ہے کبھی دکھائی نہین گئی (۱۹) نیز انہون نے بلالحاظ
اس بات کے کہ یہ الہام تو بحالت موافقت ہوا ہے نہ بحالت مخالفت۔ یہ بھی کہا کہ دعھم سے
مراد مخالفت کا چھوڑنا ہے نہ کہ مرزا صاحب و انکی جماعت کو **لیکن** اسپر پھر وہی سوال آتا ہے
کہ ملہم کو جو تفہیم ہوئی اسکو بالائے طاق رکھکر ہر ایک مخالف اپنی حسب مرضی دوسرے کے الہام
کے معنے کرنے و بنانے کا مجاز ہے جو کسی صورت مین کسی کو بھی قابل تسلیم نہین ہو سکتا جیسا
کہ خود مرزا صاحب نے اس امر پر بہت زور دیکر لکھا ہے جو عنقریب بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ (۲۰)
علاوہ ازین عاجز کا کیا قصور کہ اسکو غلط تفہیم عطا فرما کر صحیح معنے دوسرون کو سمجھائے جاوین۔
اور زیادہ تعجب یہ کہ الہام تو عاجز کو ہو اور تفہیم دوسرون کو تلك اذاً قسمۃ ضیزی (۲۱)
اسکے بعد عاجز نے رات کو دعا کی کہ یا اللہ انت معبودی وانت مطلوبی وانت مقصودی اسپر
۵ دسمبر کو الہام ہوا اللہ ولی الذین آمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور۔ وذکرھم
بایام اللہ۔ ودوا لو تدھن فیدھنون ۔ ن والقلم وما یسطرون ما انت بنعمۃ ربك

Marfat.com

يَجْحَدُوْنِ هُوَالرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ ۔ نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ بار بار برائے طمانیت وتسکین خاکسار ذَرْهُمْ
يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۔ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ ذَاقُوْا
وَبَالَ اَمْرِهِمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوْا فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ قابل غور سَيَقُوْلُ السُّفَهَاءُ
مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ
وَجْهُ اللّٰهِ لوگوں کے خیالات کے جواب ہیں (۲۳) قُلْ اَتُحَاجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا وَ
اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ یہ مرزا صاحب کے اور انکے تابعان کے لیے الزامی جواب ہے **هَدٰىنَا سے**
خاص مرزا صاحب کا اس طرز الہامی کے اظہار کا رستہ ڈالنا اور پھر آپ کا اور آپ کی جماعت
کا اوروں کے (عاجز کے) الہامات پر جھگڑنا و تحقیر کرنا کیا غور طلب ہے **دوسرے** موقع پر یہ الہام
اسطرح ہے قُلْ اَتُحَاجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدَانِ (۲۴) مرزا صاحب کے ایک مرید نے عاجز
کے الہامات کو کہا کہ یہ جوز و موز ہیں نیز دیگر جماعت مرزا صاحب کی باتیں سنکر دل مضمحل تھا
اسپر ۱۲ دسمبر ۹۹ء پیر کو پھر تسکین ملی لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۔ اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرُ
مَنْ يَّخْشٰهَا ۔ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۔ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ
رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ۔ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ
وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً مِّنَ اللّٰهِ ۔ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ
تَحْتَكِ سَرِيًّا ۔ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (۲۵) ایک رات منام میں عاجز مرزا صاحب کو مع اور
دو شخصوں کے جو تھوڑے فاصلہ پر کھڑے تھے جنکا پتہ و شناخت یاد نہیں رہا دور سے ایک صحرا میں کھڑے دیکھا
تھا اسکے بعد الہام ہوا **کہدی** اے باد صبا اجڑی ہوئے یاروں سے ۔ راہ ملتی ہی نہیں
وحشت کے آواروں سے ۔ لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ **اس میں** لفظ اجڑی ہوئی ان اصحاب
کی شان میں معلوم ہوتا ہے جو گھر بار اجاڑ کر یا خانہ بدوش اور گھر والوں سے علیحدہ ہو کر مرزا

Marfat.com

مرزا صاحب کے پاس آتے جاتے یا ڈیرہ لگاتے ہین واللہ اعلم (۲۶) لبا اوقات عاجز کو خیال آتا کہ اب مرزا صاحب اپنی تنزل حالت پر مطلع ہوکر توبہ و استغفار سے قابل التوب غفار کو راضی کر لینگے تو پھر کسی نصیحت و تحریک کی ضرورت نہ ہوگی اسپر الہام ہوا خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (۲۷) جب مرزا صاحب کی طرف سے عاجز کو اظہار الہامات کا سخت تقاضا ہوا تو الہام ہوا يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ (۲۸) پہر مرزا صاحب نے جو بمقتضائی طبیعت اپنا وتیرہ بنا رکھا ہے کہ باوجود دعوی ہمدردی و خیر خواہی خلق اللہ ہمیشہ انکو دہمکانے ڈرانے کے لیئے برا کہنا کوسنا اور بد دعاؤن سے انکی بد انجامی کی خبرین مشتہر کرتے رہنا اسکی نسبت الہام ہوا ے جو اور کا چیتیے برا اسکا برا ہوجائیگا + سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ +

فصل (۳۲) اس کتاب کے تحریر کرنے مین جو ردوقدح ہو رہا تھا اسپر یہ الہام ہوا کہ قصہ کوتاہ کرد ورنہ درد سر بسیار بود اور جب عاجز پہلے مختصر مسودہ تیار ہونگی تکمیل و نقل کر رہا تہا اسپر الہام ہوا اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور چند روز بعد اَتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ بہی ہوا اور جب ختم کر چکا تو الہام ہوا مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى فرمایئے عاجز کا اس مین کیا ذمہ ہے (۲) غرضکہ یہ چند لطور نمونہ متعلق ملاقات مرزا صاحب و علیحدگی وطمانیت اور تسکین عاجز خاکسار کے بارہ مین ہین نیز مرزا صاحب کی جماعت کی اعتراضات کے جواب مین جو بعد شروع رسالہ ضرورۃ الامام ہوئے اور ہوتے رہتے ہین گو عاجز کیطرف سے تو یہانتک خاموشی واخفا تہا کہ روانگی قادیان کی خبر بہی کسیکو نہین کی گیی تہی لیکن فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وغیرہ الہام کے ظہور کے واسطے خود مرزا صاحب نے رسالہ ضرورۃ الامام شائع فرماکر ایسی تحریک کی کہ مجلسون جماعتون اندگلی کوچون مین خاکسار گمنام کا ذکر چرچا و جستجو شروع ہوگیی اور غیر شہرون سے خط آنے لگے باوجودیکہ کمترین کو اپنی نسبت لفظ الہام کے بیان و

استعمال سے بھی شرم آتی تھی الحق مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَالَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ - وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا (یہی الہامی تعلیم ہے) اسیطرح ارادہ و احکام الٰہی خود بخود پورے ہوتے ہین اور انکو کوئی روک نہین سکتا (۳) جب یہ کتاب قریبًا ختم ہوکر مسودہ سے مقابلہ ہورہی تھی تو مرزا صاحب کے مریدون مین سے بعض تو اپنے نفسانی الہام و اضغاث احلام کے پیغام بھیجکر ڈراتے - بعض عاجز کے رفقا کو - رفاقت سے باز رہنے کے خطوط بھیجتے اور بعض دیگر لغو افواہین اوڑاتے ان سب کی کیفیت و ماہیت اس جامع الہام سے ظاہر ہوئی - الہام ؎ یہ لوگ دغاباز جفاجو ہے رزالی * کرتے ہین ہر ایک بات مین کیا حیلے حوالے * یہ ۱۴ ستمبر ۱۸۹۹؁ء جمعرات کا واقعہ ہے -

فصل (۳۳) اکثر الہامات

ایسے ہین جن مین بعض بعینہٖ اسی صورت مین وبعض بشمولیت و ارتباط دیگر آیات و فقرات بہت تکرار سے ہوتے رہتے ہین انکو حتے المقدور درج نہین کیا اور اگر کوئی ہوگیا ہو تو عجز بشریت ہے ان الہامات پر خوب توجہ و نظر عمیق فرماکر عدل و انصاف سے سخن پروری اور ضد و تعصب سے دل کو خالی کرکے غور فرماوین کہ عاجز ان سب الہامات کو جن مین عاجز بے مقدار کا ذرہ بھی کچھ دخل و آورد نہین معاذاللہ ہیچ و پوچ سمجھکر سب کو پس پشت ڈالکر اور سب کا انکار کرکے حسب منشا و ارشاد مرزا صاحب کے مولوی نور الدین صاحب کی کیونکر پیروی کر سکتا ہے ؟ جیسا کہ مرزا صاحب نے رسالہ ضرورۃ الامام کے صفحہ ۲۹ پر لکھا ہے (۲) اور اس درجہ کی بے ادبی نافرمانی گستاخی و ناشکری اس عاجز خاکسار ذرہ بے مقدار سے کیونکر ہو سکے جبکہ ایک ادنیٰ درجہ کے شک و شبہ پر فورًا زجر و توبیخ صادر ہوتی ہے اور پھر جو الہام ہوتا ہے اکثر آیات قرآن مجید مین ہوتا ہے اور پھر مثل روز روشن نصف النہار کے اسیطرح ظاہر و واقع بھی ہوجاتا ہے (۳) اور تو اور خود مرزا صاحب نے بھی بحالت اختلاف عاجز کے کئی رویا و الہامون کے صداقت کا عملی ثبوت ظاہر فرمایا ہے پھر خاکسار انکا انکار

Marfat.com

کیونکر سکے عاجز معذور ہے اور دعا مین مصروف ہے مرزا صاحب بہی اپنے حال پر خیال کر کے دعا کرین ۔ امید کہ فتاح العلیم و احکم الحاکمین اپنے فضل و کرم سے خود فیصلہ فرماویگا عاجز کو کسی سے بہی کسی قسم کا خدا نخواستہ مقابلہ و ضد ہرگز نہین لیکن الہامات کی مخالفت کسی طرح نہین کر سکتا کیونکہ شرعی معیار کے رو سے وہ ایسے نہین کہ انپر اعتبار نہ کیا جاوے ۔

فصل (۳۴) مرزا صاحب کی جماعت نے بعد مطالعہ رسالہ ضرورۃ الامام کے بنظر توہین و تحقیر الہامات عاجز کے معنے و تفہیم اپنی سمجھ و پسندیدگی کے موافق معہ اپنے الہام و کشف و منامات وغیرہ کے الٹ پلٹ بیان کیے ہین اور ابتک کرتے ہین گو عاجز کو اس کی ہرگز کچہ پرواہ نہین کیونکہ مقصود و ارادہ باری تعالے احکم الحاکمین ۔ علی کل شئی قدیر بیدہ ملکوت السموت والارض تو کسی مخالف و موافق کی راے و معنے و فہم کے موافق و تابع نہین ہو سکتا وہ تو بہر حال اپنی منشاء و مطلوب و مقصود کے مطابق ہی ہو کر رہے گا اس مین ناراضگی و رنجیدگی اور ذہن آزمائی و راے زنی کی کیا ضرورت ہے ما[۱] كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا لیکن[۲] یہ امر توجہ و غور طلب ہے کہ اگر ملہم کی اپنی تفہیم کو بالاے طاق رکھکر ہر ایک **شخص** کو دوسرے کے الہامات کی **تفہیم** و معنے بنانے و بیان کرنے کا اختیار ہے اور وہی قابل تسلیم ہین تو پہر کسی ملہم اور اسکے الہامات کا کچہ اثر باقی نہین رہتا ہر **مخالف** اپنی مرضی کے موافق ایسا گہڑ بیگا کہ وہ بیچارہ ملہم بیچارہ تحت الثری مین مردود اور اسکے مخالف عرش برین کے نزدیک **مقبول** تسلیم کیے جاوین وہذا اعجب کل العجب (۳) اور امید کہ مرزا صاحب خود ہی اس قاعدہ کو ہرگز قبول نہ فرماوین گے اور مسلم نہ مانین گے کہ انکے الہامات کے معنے انکے مخالف اپنی مرضی و پسند کے موافق خود کرلین جیسا کہ مرزا صاحب نے اس اشتہار مین جو ۲۰ اگست ۱۸۹۶ء مطابق ۱۶ ۔ ذیقعدہ ۱۳۱۴ ہجری جو بضمن و بعد اشتہار ۸ ۔ اپریل ۱۸۸۶ء مطابق ۲ رجب ۱۳۰۳ کے **خوشخبری** کے عنوان سے شائع فرمایا اس اشتہار کے اخیر آریوں کے اعتراضوں کی تردید

۱؎ آسمان اور زمین مین اپنے ارادون سے کوئی اسکو عاجز نہین کر سکتا

۲؎ حقیقت یہ ہے کہ جناب مرزا صاحب ...

مین خود لکھا ہے کہ الہام کے وہ معنے ٹھیک ہوتے ہین جو ملہم آپ بیان کرے اور ملہم کے بیان کردہ معنون پر کسی اور کی تشریح اور تفسیر ہرگز فوقیت نہین رکھتی کیونکہ ملہم اپنے الہام سے اندرونی واقفیت رکھتا ہے اور خدا تعالےٰ سے خاص طاقت پا کر اسکے معنے کرتا ہے کیا ملہم کا اپنے الہام کے معانی بیان کرنا یا مصنف کا اپنی کسی تصنیف کے عقدہ کو ظاہر کرنا تمام دوسرے لوگون کے بیانات سے عند العقل زیادہ معتبر نہین ہے بلکہ خود سوچ لینا چاہیے کہ ملہم جو کچھ پیش از وقوع کوئی امر غیب بیان کرتا ہے اور صاف طور پر ایک بات کی نسبت دعوی کر لیتا ہے تو وہ اپنے اس الہام اور اس تشریح کا آپ ذمہ وار ہوتا ہے۔ اور اسکی باتون مین دخل بیجا دینا ایسا ہے جیسا کوئی کسی مصنف کو کہے کہ تیری تصنیف کر یہ معنے نہین بلکہ یہ ہین جو مینے سوچے ہین الخ (۴) اس تحریر و فیصلہ مرزا صاحب سے بھی ظاہر ہے کہ سوا ملہم کے کوئی دوسرا اس ملہم کے الہام کی معنے و تفسیر و تشریح کرنے کا ہرگز مجاز نہین و لبس لہذا مریدین کو اپنے پیر کی راے و فیصلہ کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ ہان اگر مرید عرفان و معرفت مین اپنے پیر سے بھی سبقت لے گئے ہین تو پھر انکا اختیار ہے اور چونکہ مرزا صاحب کو اپنی فضیلت و بزرگی کے قائم رکھنے کے لیے اپنے مریدین کی تصدیق و سارٹیفکٹ حاصل کر کے شائع کرنے کی آجکل ضرورت و حاجت بڑی ہے جیسا کہ اشتہارات مشتہرہ مریدین سے ظاہر ہو رہا ہے یہ امر ظاہر کرتا ہے کہ انکا قدم معرفت مین ضرور کچھ مرزا صاحب سے بڑھا ہوا ہے واللہ اعلم بالصواب

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب دوم بجواب رسالہ ضرورۃ الامام

فصل (۱) اگرچہ قیل وقال وبحث مباحثہ سے عاجز نہایت متنفر ہے لیکن محض اس نظر سے کہ مرزا صاحب یہ خیال نہ فرماوین کہ ہماری ناصحانہ تحریر ضرورۃ الامام کو بے ضرورت سمجھ کر دیکھا بھی نہین لہٰذا اس ثبوت مین کہ اسکو عاجز ورفقائی نہایت غور وتعمق سے مطالعہ کیا ہے اسکی نسبت ذیل مین کچھ عرض کرتا ہے وھو ہٰذا٭

فصل (۲) ضرورۃ الامام مرزا صاحب صفحہ ۲ امابعد واضح ہو کہ حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کرے اسکی موت جاہلیت کی موت ہے یہ حدیث ایک متقی کے دل کو امام الوقت کا طالب بنانے کے لیے کافی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ جاہلیت کی موت ایک ایسی جامع شقاوت ہے جس سے کوئی بدی وبدبختی باہر نہین سو بموجب اس نبوی وصیت کے ضروری ہوا کہ ہر ایک حق کا طالب امام صادق کی تلاش مین لگا رہے۔

جواب احادیث کے صحیح وقابل حجت ہونے اور انکے مواضع صدور ومنشار ومعانی وغیرہ کے بارہ مین گفتگو کرنا تو عالمون ومولویون کا منصب ہے لہٰذا اس امر کو ان پر موقوف رکھکر عرض ہے کہ عاجز اسکو قبول ومنظور کرتا ہے اور الحمدللہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ کہ عاجز نے امام صادق کی طلب وتلاش مین کبھی کوتاہی نہین کی اور الحمدللہ کہ بموجب وعدہ سراپا صدق وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا کی امام صادق عبد من عباد الرحمٰن برحق یعنے سید عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم کو پایا اور ان سے بیعت کی اور الحمدللہ کہ بہت انعام واکرام واحسان ارحم الراحمین کے اس بیعت کی بدولت مشاہدہ کیے جنکا عاجز کچھ ذکر کرچکا ہے

(۲) انکی رحلت کے بعد بہی جسکو ربانی و نورانی عباد الرحمٰن مین سے سنا اسکی خدمت کرنے اسکو پاس حاضر ہونے سے کبہی تساہل نہین کیا چنانچہ اسی تلاش و طلب رضا و معرفت الٰہی و طبعی مذاق کے باعث مرزا صاحب سے بہی ملاقات و موافقت ہوئی تہی اور خوب عرصہ تک سالہا سال رہی اور طبعا بلا ارادہ خود بخود سید عبد اللہ صاحب مرحوم کی اخلاق و عادات حالات فیض صحبت و اثر نورانیت و روحانیت و دوسری طرف مرزا صاحب کے اخلاق و عادات حالات اثر صحبت وغیرہ کا جو فرق معلوم ہوا کچہ تو عرض ہو چکا ہے اور کچہ آیندہ ہوگا جسکا ماحصل یہ ہے کہ بندہ عاجز نے صرف ہمت و تگدو مین حتے المقدور خود قصور نہین کیا مرزا صاحب کے دعاوی کے لحاظ سے شراب شربت عرفان مرزا صاحب کے ہان خیال کرکے حسن ظن سے بہت قدمبازی کی لیکن قطع منازل و مراحل کے بعد جب سراب ہی نظر آیا تو لاچار مایوس ہوکر حکما واپس آنا پڑا +

فصل (۳) ضرورۃ الامام یہ صحیح نہین ہے کہ ہر ایک شخص جسکو کوئی خواب سچی آوے یا الہام کا دروازہ اسپر کہلا ہو وہ اس نام سے موسوم ہو سکتا ہے بلکہ امام کی حقیقت کوئی اور امر جامع اور حالت کاملہ تامہ ہے جسکی وجہ سے آسمان پر اسکا نام امام ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ صرف تقوی اور طہارت کی وجہ سے کوئی شخص امام نہین کہلا سکتا اللہ تعالے فرماتا ہے وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا پس اگر ہر ایک متقی امام ہے تو پہر تمام مومن متقی امام ہی ہوئے اور یہ امر منشا آیت کے برخلاف ہے +

جواب اگر یہ امر حق ہے کہ سچی خواب یا الہام و تقوی و طہارت سے کوئی امام نہین کہلا سکتا تو مرزا صاحب اپنی مسیحیت و مہدویت مجددیت محدثیت امام الزمانی کی بنیاد پہر کیون انہی امور و دعاوی پر قائم فرماتے ہین؟ ہان سوائے ان امور و دعاوی کے اگر کوئی اور خاص حکم الٰہی ہے تو وہ ظاہر فرماوین لیکن وہ حکم بہی پہر الہام ہی مین داخل ہوگا اور ۲ اگر مرزا صاحب کسی اور علامات کسوف و خسوف وغیرہ سے تمسک

Marfat.com

فرماوین تو یہ بھی خیال ہین ہے کہ کیون جائز نہین کہ وہ علامات وغیرہ کسی دوسری غریب مخلص شخص
کے واسطے ہون جو شیخی وریا کو بموجب حدیث شریف ان یسیر الریاء شرک سرک وگناہ جانکر حسب منشاء
وحکام احادیث شریفہ من سمع سمع اللہ بہ ومن یرائی یرائی اللہ بہ بحسب امرئ من الشر ان
یشار الیہ بالاصابع فی دین او دنیا الا من عصمہ اللہ ان اللہ یحب الابرار الاتقیاء الاخفیاء انکے
اپنا حال ابھی خود نہ ظاہر کرنا چاہتا ہو اور جسکو اللہ تعالی احکم الحاکمین وغالب علی امرہ وہو علی کل
شئ قدیر اسی زمانہ مین امام برحق بنانا چاہتا ہو اور وہ شخص کسی ایسی جگہہ وحالت مین ہو جسکا
کا ظہور خود بخود بغیر اسکی کوشش واشتہار دینے کے خود وہ مالک وخالق کرے جیسا کہ احادیث
مین ہے ان اللہ اذا احب عبدا دعا جبریل فقال انی احب فلانا فاحبہ قال فیحبہ جبریل ثم
ینادی فی السماء فیقول ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ فیحبہ اھل السماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض
الخ وغیرہ سلم پھر اگر تقوی وطہارت لازمہ امامت نہین ہے تو یہ کیا فسق وفجور دغا وفریب
تکبر شیخی عہد شکنی خیانت لازمہ امامت مین ہرگز نہین ہے تعجب ہے کہ اللہ جل جلالہ تو
تقوی اور تقوی والون کے حق مین فرماتا ہے ورحمتی وسعت کل شئ فساکتبہا للذین
یتقون ۔ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون الذین امنوا وکانوا
یتقون ۔ لہم البشری فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ لا تبدیل لکلمت اللہ ذلک ہو الفوز العظیم
۔ وانجینا الذین امنوا وکانوا یتقون ۔ ولاجر الاخرۃ خیر للذین امنوا وکانوا یتقون
ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ۔ ومن یتق اللہ یجعل لہ
من امرہ یسرا ۔ ومن یتق اللہ یکفر عنہ سیاتہ ویعظم لہ اجرا اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی احادیث شریف مین ہے فاما المنجیات فتقوی اللہ فی السر والعلانیۃ عن
ابی ذر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ انک لست بخیر من احمر ولا اسود الا ان تفضلہ

Marfat.com

بتقوی ان اولی الناس بی المتقون من کانوا وحیث کانوا - ان اللہ یحب الابرار الاتقیاء
وغیرہ اور مرزا صاحب باین دعوی علم و امامت تقوی وطہارت کو معمولی وایسی
خفت کی نظر سے دیکھتے اور بیان کرتے ہین کہ آیا اللہ عزوجل ورسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
صریح احکام وارشادات کی مخالفت لازمہ امامت ہے ایسا ہرگز نہین ہوسکتا ہے کیونکہ تقوی
ہی مدار نجات اور ہر مومن کا سرمایہ ہے ۵ آیہ کریمہ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا کی تفسیر بھی مرزا
صاحب نے نرالی کی ہے کہ "اگر ہر ایک متقی امام ہے تو پھر تمام مومن متقی امام ہی ہوئے اور امر
منشا آیت کے خلاف ہے آپ خیال کرین کہ اللہ تعالے نے جو اپنے فضل وکرم سے یہ
دعا تعلیم فرمائی اسکا مطلب تو ظاہر وباہر ہے امام پیشرو وآگے چلنے والا ہوتا ہے اور پیشرو وہ
ہوگا جو دوسرے ہمراہیون سے افضل ہوگا سو اس آیت کریمہ مین مومنین کو ترقی درجات کے
لیے حث وترغیب فرمائی کہ وہ دوسرون سے زیادہ تقوی وطہارت کی سعی کرکے بڑہنے
اور امامت کے خواستگار رہون - کیونکہ امام تب ہی ہوسکین گے جب دوسرون سے زیادہ
تقوی وخشیت وانابت کرین گے نہ کہ زبانی باتین بنانے سے یہ صاف وسیدھی
تفسیر ہے جسکو مرزا صاحب نے صرف اپنی ہی امامت ثابت کرنے کے خیال پر دوسری طرح بیان
کیا ہے تاکہ لوگ مغالطہ کہا کر اس آیت سے ہر ایک کا امام ہوجانا خیال کرکے اس کو محال
جانین اور آپ کی طرف رجوع کرین خیال فرمایئے تقوی وخشیت اللہ مد نظر ومعمول بہ نہ ہونے
سے قرآن مجید کی تفسیر مین شیخی - دلیری وبیباکی کے سبب ایسی لغزشین ہوتی ہین ؎

اے بسا علم وذکاوات وفطن ۔ گشتہ رہرو را چو غول راہزن

اللھم احفظنا بفضلک ورحمتک فانک انت خیر الحافظین ۶ مرزا صاحب کا یہ فرمانا کہ "امام
کی حقیقت کوئی امر جامع اور حالت کاملہ تامہ ہے جسکی وجہ سے آسمان پر اسکا نام امام ہے"
اسکی نسبت یہ عرض ہے کہ جو حالت کاملہ تامہ ظاہر ہے وہ تو معلوم ہو رہی ہے دوسری حقیقت
اور امر جامع جب تک معلوم نہ ہون عاجز مسلمان کیونکر سمجھین ہان جب معلوم ہون تو معیار اسلام

Marfat.com

قرآن مجید وحدیث شریف سے دیکھکر کہہ سکتے ہین کہ کیسے ہین اور آسمان پر نام وہ دیکھے جسکو اللہ پاک علیم خبیر
آسمان کے حال سے واقف کرے بیچارے عاجز زمینی لوگ آسمان کا حال کیا جانین مرزا صاحب
کو براہ مہربانی تکلموا الناس علی قدر عقولھم مدنظر رکھکر عام لوگون سے ایسی بات کہنی چاہیے کہ وہ
سمجھ سکین کیونکہ ہدایت کا امر تو ہر خاص وعام کے واسطے عام اور آسان وسریع الفہم
ہی ہونا چاہیے دقائق اور آسمانی حال ہر ایک شخص کہان سمجھ سکتا ہے اور پہر دین مین میتیان
کی ضرورت بہی نہین +

فصل (۴) ضرورۃ الامام - بموجب نص قرآن کریم کے ہر ایک ملہم اور صاحب رویا صادقہ
امام نہین ٹہیر سکتا کیونکہ قرآن کریم مین عام مومنین کے لیے یہ بشارت ہے کہ لَهُمُ الْبُشْرٰى
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا یعنے دنیا کی زندگی مین مومنین کو یہ نعمت ملیگی کہ اکثر سچی خوابین انہین آیا
کرینگی یا سچے الہام انکو ہوا کرینگے +

جواب جب یہ نعمت عام ہے تو پہر مرزا صاحب ان ہی عام نعماے ودعاوی کی بنیاد پر
کیون خصوصیت کا دعوی فرماتے ہین اسکو دلائل شرعیہ سے ثابت کرین کہ دوسرے غریب مومنین
تو ان نعمتون سے عام ہی رہے اور خود بدولت ان ہی کے سبب کیون خاص ہو گئے باوجودیکہ خود
بدولت کے **الہامات** اور مشتہرہ پیشگوئیان اس طرح پوری بہی نہون جن کے لیے بعد مین
عذرات وتاویلات رکیکہ کی آپ کو تکلیف اٹہانی پڑے اور دوسرے غریب ملہمین کی خوابین و
الہامات بفضلہ تعالی وتقدس اسطرح پوری ہون اور انکو ایسی کوئی تدبیر وتکلیف آپ کیطرح
کرنی پڑے +

فصل (۵) ضرورۃ الامام یہ قرآن مجید مین ایک دوسرے مقام ہے اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ
اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا یعنے جو لوگ اللہ پر ایمان لاتے
ہین اور پہر استقامت اختیار کرتے ہین فرشتے انکو بشارت کے الہامات سناتے رہتے ہین
اور انکو تسلی دیتے رہتے ہین جیسا کہ حضرت موسے علیہ السلام کی مان کو بذریعہ الہام تسلی دی

Marfat.com

گئے لیکن قرآن ظاہر کر رہا ہے کہ اس قسم کی الہامات یا خوابین عام مومنون کے لیے ایک روحانی نعمت ہے خواہ مرد ہون خواہ عورت +

جواب یہ صحیح اور قرآن مجید کا ارشاد سراپا صدق و راست ہی مرزا صاحب کی تحریر سے ظاہر ہے کہ ملہمین الہامات کی کیسے پابند و فرمان بردار ہوتے ہین کہ ہرگز ان سے انکا خلاف نہیں ہوسکتا جیسا کہ ام موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے الہام الٰہی کی فرمانبرداری کی کہ بموجب حکم الہام اَنِ اقْذِفِیْهِ فِی التَّابُوْتِ فَاقْذِفِیْهِ فِی الْیَمِّ کی اپنے جگر پارہ **وقرۃ العین** کو دریا مین ڈالدیا۔ اور مرزا صاحب نے براہین صفحہ ۲۶۴ مین بھی لکھا ہے کہ "جو امر بذریعہ الہام کسی پر نازل ہوا سکے لیے اور ہر ایک کے لیے کہ کوئی وجہ یقین کرنے کی رکھتا ہے یا خدا نے کوئی نشان یقین کرنے کا اسپر ظاہر کردیا ہے وجب العمل ہے اور جو شخص جسکو الہام کی نسبت باور دلایا گیا ہے اسپر عمل کرنے سے عمداً دستکش ہو وہ مورد غضب الٰہی ہوگا بلکہ اسکے خاتمہ بد ہونیکا اندیشہ ہے"

۲ سو اسی طرح عاجز کا حال ہے کہ جو الہامات مرزا صاحب کی مخالفت مین ہوتے ہین کسی طرح انکی خلاف ورزی و نافرمانی نہین کرسکتا اور نہ مرزا صاحب کو خوب معلوم ہے کہ عاجز کی طبیعت مین بفضلہ تعالیٰ و تقدس خواہ مخواہ کی شرارت و مقابلہ و مخالفت کا مادہ معاذ اللہ نہین فالحمد للہ حمداً کثیراً ۳ **عام روحانی نعمت** کا ذکر کچھ تو ہوچکا ہے اور کچھ آیندہ ہوگا اور آیۃ کریمہ مین جو استقامت کا ذکر ہے اسپر مرزا صاحب توجہ فرماوین کہ **خود بدولت کی استقامت** کا کیا حال ہے کہ چھوٹے چھوٹے امور مین بھی کسقدر تردد کوشش و سعی فرماتے ہین **استقامت** حال تو کہان مجرد قال مین بھی اسکا نام و نشان پایا نہین جاتا ایک جگہہ کچھ دوسری جگہہ کچھ تیسرے موقع پر انکے مخالف لکھدیتے ہین اور کچھ پرواہ نہین کرتے جسکا کچھ حال باب اول مین گذرا اور کچھ انشاءاللہ آیندہ بیان ہوگا

فصل (۶) ضرورۃ الامام صفحہ ۳ اور ان الہامات کی پاسے سے وہ لوگ امام وقت سے مستغنی نہین ہوسکتے اور اکثر یہ الہامات انکے ذاتیات کے متعلق ہوتے ہین اور علوم کا

Marfat.com

افاضہ انکے ذریعہ سے نہین ہوتا اور نہ کسی عظیم الشان تحدی کے لائق ہوتے ہین اور بہت سے بھروسہ کے قابل نہین ہوتے بلکہ بعض وقت ٹھوکر کہانے کا موجب ہوجاتے ہین اور جب تک امام کی دستگیری افاضہ علوم نکرے تب تک ہرگز ہرگز خطرات سے امن نہین ہوتا اس امر کی شہادت صدر اسلام مین موجود ہے *

جواب حُبّ "مرزا صاحب کے نزدیک قاعدہ کلیہ ہے کہ الہامات کے سبب لوگ امام وقت سے مستغنی نہین ہوسکتے" تو مرزا صاحب یہ بھی تو فرماتے کہ خود بدولت نے کس امام وقت کی دستگیری سے علوم حاصل کیے ہین اور **اگر خود** بدولت کو بلادلیل اس سے مستثنے فرمادین تو دوسرے عزیزوں کو کیون مستثنی نہین کرتے ۲ **مرزا صاحب** نے استغناء ناموافقت کا باعث عاجز تو عرض کر چکا ہے کہ وقتی **حالات معاملات تجارب اور الہامات** کے سبب سے ہی ۳ الہامات متعلق ذاتیات" سو الحمدللہ کہ عاجز کے الہامات ایسے نہین ذاتیات کے متعلق بھی ہوتے ہین لیکن عظیم الشان امور و **واقعات** کی نسبت کثرت سے ہوتے ہین اور قابل بھروسہ اسلیے کہ اسیطرح واقع وظاہر ہوتے رہتے ہین بلکہ عاجز ان ہین امام بنایا جاتا ہے بخطاب موسے علیہ السلام پکارا جاتا ہے مرزا صاحب کی مخالفت مین بہت کچھ آتا ہے اسلیے مجبورا ومعذورا ان الہامات کی نافرمانی و ناشکری کے خوف سے مرزا صاحب کی دستگیری کا طالب نہین ہوسکتا اور بار بار حکم ہوتا ہے مَا لَكَ مِنْ دُوْنِ اللهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ - لَا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ اَوْلِیَآءَ - اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ - اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَاللهُ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ - وَاللهُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ وغیرہ ہے افاضہ علوم جو مرزا صاحب سے مریدین کو ہوا وہ بظاہر تو بحث ومباحثہ **اپنی تعلی** دوسرے مسلمانون کی تحقیر و تبرہ بازی ہی کا دیکھنے مین آئی ہے جس کا نمونہ اخبار الحکم خاص کر ۹ و ۱۶ ستمبر ۱۸۹۹ء و دیگر خطوط مین موجود ہے اور مرزا صاحب نے خود بھی اعلان التواء جلسہ دسمبر ۱۸۹۳ء اور بہر اشتہار ۲۹ مئی ۱۸۹۰ء مین کچھ بیان کیا ہے۔

Marfat.com

۵ اور مرزا صاحب کا فرمان کہ کسی عظیم الشان تحدی کے لائق ہوتے ہین اور بہت سے بہروسہ کے قابل نہین ہوتے بلکہ بعض وقت ٹہوکر کہانیکا موجب ہوجاتے ہین بہت منصفانہ اور مطابق واقعہ والہامات خود بدولت مرزا صاحب کے ہی مرزا صاحب انصاف اور تحمل و تامل سے خیال فرماوین کہ انکے الہامات مذکورہ باب اول کی تحدیون کا کیا نتیجہ ہوا اور وہ سب کس بہروسہ کے قابل ثابت ہوئے ہان یہ ظاہر ہے کہ ہٹ اور ضد کی قوت اور زور تحریر سے مرزا صاحب نے ٹہوکر کو ٹہوکر زبان سے نہین مانا سو ایسی ہمت اور عالی حوصلگی بیشک نادر الوجود ہے اور غریب عام مسلمانون و مومنون سے ہونی مشکل و محال ہے ۶ مرزا صاحب نے چونکہ سنت اللہ کے خلاف خود کسی کو امام نہین بنایا اور نہین مانا اور بے امام ہی کام چلایا ہے اسیواسطے مرزا صاحب کو ایسی ناکامیون کے خطرات سے امن نہین ملا اور ٹہوکر پر ٹہوکر پیش آئی گو وہ خود زبان سے قبول نہ کرین لیکن دوسرے مسلمان تو جانتے اور دیکھتے ہین اور امید کہ انکے عقیل و ذہین مریدین مین سے بہی کئی اسکے قائل ہونگے سلسلہ سلوک مین سنت اللہ کا ذکر عاجز نے اوراق آیندہ مین کیا ہے۔

فصل (۷) ضرورۃ الامام کیونکہ ایک شخص جو قرآن شریف کا کاتب تہا اسکو بسا اوقات نور نبوت کے قرب کی وجہ سے قرآنی آیت کا اسوقت مین الہام ہوجاتا تہا جبکہ امام یعنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم وہ آیت لکہوانا چاہتے تہے۔ ایکدن اس نے خیال کیا کہ مجہ مین اور رسول مین کیا فرق ہے مجہے بہی الہام ہوتا ہے اس خیال سے وہ ہلاک کیا گیا اور لکہا ہے کہ قبر نے بہی اسکو باہر پہینکدیا جیسا کہ بلعم ہلاک کیا گیا ٭

جواب کاتب وحی قرآنی اور بلعم کے قصہ کو یہان کچہ تعلق و ربط نہین کیونکہ نہ عاجز کبہی مرزا صاحب کے الہامات کا کاتب بنا اور نہ بلعم کی طرح معاذ اللہ کسی موسوی نسبت و نورانیت والے کے کبہی مقابل ہوا۔ اور نہ کبہی الہامی وغیرہ شیخی کرکے دوسرون پر اپنی فضیلت ثابت کرنیکا ساعی ہوا جس شخص مین یہ امراض ہون اور وہ بلعم

Marfat.com

کی طرح سوسوی نسبت اور نورانیت والے کی مخالفت کرے اور مقابل ہو اسکو ضرور ڈرنا اور
عبرت پکڑنا چاہیے اور علیحدہ جو کوئی بدنصیب اس سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم
کی برابری کا حرف بھی زبان پر لاوے یا بدبختی سے برابری وہمسری کا خیال کرے
یا اس امامت کا شریک بننا چاہے اسکو قبر سے باہر پھینکا گیا اور جو بادافش وسزا ملے وہ تھوڑی ہے
اگرچہ یہ عقدہ وراز نہین کھلا کہ مرزا صاحب خود کس حوصلہ سے آیۃ شریفہ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ
مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ کی تفسیر کرتے ہین اور نبوت کی تقسیم کاملہ ناقصہ بیان کرکے بڑے
فخر سے خود بدولت کو اسکا مشار الیہ قرار دیکر رسالت ونبوت کے مسند پر تکیہ لگانے کا
حوصلہ کرتے ہین جو اور کسی مومن بندہ عاجز کا جگر وحوصلہ نہین ۳ زیادہ تعجب یہ کہ اس آیت
قرآن مجید مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ کا اشارہ مرزا صاحب کے اپنے حق مین مقرر
کرنے سے جو جو اعتراض وارد ہوتے ہین ویا تحقیر ونقص قرآن مجید وشریعت اسلامی کے
لازم آتے ہین انکی آپنے کچھ پرواہ نہین کی ۴ مثلاً آیۃ قرآن مجید مین اسم احمد آیا ہے اور مرزا
صاحب کا اصلی نام جو والدین نے رکھا ہے اور اب تک ویسا ہی مشہور ومعروف ہی اور آپ
اپنے ہاتھ سے وہی کاغذات وقبالون مین لکھتے ہین وہ غلام احمد ہے۔ تو پھر مرزا صاحب
اس آیت کے مشار الیہ کیونکر ہو سکتے ہین کیا مرزا صاحب کو اتباع وغلامی احمد صلے اللہ
علیہ وسلم سے ننگ وعار ہے کہ لفظ غلام کو دور کرکے مجرد احمد بنتے ہین؟ ۵ قرآن مجید
جسکی شان کتٰب مبین۔ تبیان لکل شیء۔ وفصلت ایاتہ ہے اور جسکے نازل فرمانے والے کی
شان ہے وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا۔ وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ
الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ اور جس نے یہ ارشاد فرمایا وَلَقَدْ یَسَّرْنَا
الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ (یہ آیت عاجز کو کئی بار الہام بھی ہوئی ہے) اس ذات تعالے
وتقدس ومالک نے کیا دوسرے احکام دین ومدار نجات امور تو نہایت روشن کھلے
کھلے نازل فرماکر اس مین درج فرمادیے اور اس اہم امر مین ایسا معما واخفا رکھا کہ تیرہ سو

Marfat.com

سے کچھ زیادہ عرصہ تک اسکو امت محمدی مین سے کسی نے نہ سمجھا اور آخر چودہوین صدی مین مرزا صاحب کو اسکے اظہار و عقدہ کشائی کی تکلیف کرنی پڑی قرآن مجید جو عام ہدایت خلق اللہ کے واسطے اس ہادی نے نازل فرمایا کیا اسمین لفظ غلام بہمراہ لفظ احمد درج فرمانا اس خالق مالک دوجہان کو معاذ اللہ کچھ دشوار تھا و یا مرزا صاحب کا نام صرف احمد اس قادر ذوالجلال کو رکھوا دینا معاذ اللہ کچھ مشکل تھا یا نعوذ باللہ اس ارحم الراحمین کو ایسی اہم امر باعث ہدایت خلق کو بھی وظاہر طور پر درج کتاب عزیز خود نہ فرما کر عاجز بندون کو تذبذب و مشکلات مین ڈالنا منظور تھا معاذ اللہ شہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ نازل فرما کر یہ بھی ارشاد فرمایا بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ توکیا انہون نے بھی اور سب کچھ تو فرما دیا پہنچا دیا یہانتک کہ استنجا بول و براز وغیرہ ضروریات کے مسائل و ہدایات بھی فرما دین اور یہ اہم مسئلہ ظاہر نہ فرمایا اور ایسا ہی صحابہ کرام و اہل بیت عظام و ائمہ مجتہدین بلکہ تمام امت پر صدہا سال تک یہ امر پوشیدہ رہا اور اب صرف مرزا صاحب پر ہی یہ راز ظاہر ہوا کہ اس آیت مین جس احمد کی بشارت ہے وہ خود بدولت ہین اور طرفہ تر یہ کہ جس قدر احمد یا غلام احمد اب تک ہوئے اور آئندہ ہونگے ان سب بیچارون کو محروم کر دیا۔ کیا اسلامی شریعت و قرآن مجید مرزا صاحب کے نزدیک معاذ اللہ ایسی چیستان ہین کہ مدار نجات والے امور کی اول آسانی سے سمجھ ہی نہین آسکتی و یا آسکتی ہے تو صدہا سال کے بعد ایسے مشکل سے ؟ استغفراللہ اور آپ غور کرین کہ اس سے آپ انکا نقص ثابت کر رہے ہین یا کمال اور انکی تحقیر کر رہے ہین یا عزت توجہ و غور فرما دین کیا یہی خدمت اسلام ہے جسپر آپ کو فخر ہے فتدبر و تفکر ۹ ایسے مسائل نازک مین مرزا صاحب تقوی و خشیت الٰہی کو مدنظر رکھکر یہ تو خیال فرماتے کہ امت محمدی کس طرح اور کیونکر ان بے اصل امور کو بغیر شہادت کتاب و سنت وغیرہ دلائل شرعی قبول کریگی

۱۰ مرزا صاحب فرماتے ہین کہ کاتب کو نور نبوت کے قرب کی وجہ سے اس آیت کا الہام ہوجاتا تھا لیکن عاجز کو تو نورانیت و روحانیت کا اثر حسب فحوای حدیث شریف مثل الجلیس

Marfat.com

الصالح والسوء کحامل المسک ونافخ الکیر فحامل المسک واما ان یحذیک واما ان تبتاع منه وایما ان تجد منه ریحا طیبة ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابک واما ان تجد منه ریحا خبیثة ومصداق خیارکم الذین اذا را وذکر الله وغیرہ جیسا کہ سید عبد اللہ صاحب غزنوی کی صحبت مین کرای العین محسوس ومعلوم ہوا کرتا تہا مرزا صاحب کی صحبت مین جسکا بارہا اتفاق ہوا کبہی یاس اثر کا اثر معلوم ومحسوس نہین ہوا زبانی بحث مباحثہ اور لے دے ہی سنتے رہے ہان یہ اثر ضرور دیکہنے مین آیا کہ جس شخص کا مرزا صاحب سے خاص تعارف و بے تکلفانہ تعلق نشست وبرخاست ہوا بشرطیکہ اسکو اور کسی قسم کی محتاجی وحاجت نہ ہو وہی اخیر یہ مرزا صاحب کی محبت صحبت وقبول دعاوی سے دست بردار ہوکر علیحدہ ہوگیا جیسا میر عباس علی لودہیانوی مرحوم فتح خان منشی غلام قادر فصیح وغیرہ اور حافظ حامد علی بہی جسکی نسبت یاد پڑتا ہے کہ مرزا صاحب فرماتے تہے کہ یہ اگر نبی کی صحبت مین بہی بیٹہے تو اسکی طبیعت کو اثر نہ ہوگا اگرچہ اب پہر وہ مرزا صاحب کے بظاہر معتقدین مین سے ہے اور عاجز خاکسار تو معذور ہی ہے کیونکہ علاوہ دیگر تجارب کے الہامات بہی عدم موافقت مرزا صاحب پر زور دے رہے ہین

فصل ۸۔ ضرورۃ الامام مگر عمر رضی اللہ عنہ کو بہی الہام ہوتا تہا انہون نے اپنے تئین کچہ چیز نہ سمجہا اور امامت جو آسمان کے خدا نے زمین پر قائم کی تہی اسکا شریک بننا نہ چاہا بلکہ ادنیٰ چاکر اور غلام اپنے تئین قرار دیا اسلیے خدا کے فضل نے انکو نائب امامت حقہ بنا دیا۔

جواب امیر المومنین سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس امامت حقہ کے کیونکر چاکر وغلام نہ بنتے جبکہ خداداد بصیرت مشاہدات تجارب واثر نور نبوت سے انکو وہ امامت خدای پاک عزوجل کی قائم کی ہوئی نظر آرہی تہی ایسا ہی اب بہی جسکو مرزا صاحب کی امامت منجانب حق ثابت ہوجاوے تو پہر کیون اسکو قبول نہ کریگا لیکن جسکو عرصہ دراز کا تجربہ ملاقات وحالات ہادر پہر بغیر کسی تمنی وخیال مخالفت کے الہام مثل بارش اسکی تردید ومخالفت کرین وہ بیچارہ ملہم کیا کرے باوجودیکہ وہ غریب عاجز ہو بہی بقول مرزا صاحب کے بے شر انسان نیک بخت

Marfat.com

وغیرہ وغیرہ جیسا کہ مرزا صاحب نے اسکو خود تحریر فرمایا ہے ۔ ۲- اپنی فضیلت جتانے کو کسی کا شریک بننا تو نادانی بوالہوسی تکبر وتعلی وغیرہ مین داخل ہے حافظ حقیقی اپنے عاجز بندگان کو ایسی مہلک امراض سے اپنے حفظ وامان مین رکھے آمین ہان تمام دنیا کو اپنا ادنی چاکر وغلام بنانے کا مرزا صاحب کو عشق ہے اور اس امر کی بہت تمنا وآرزو ہے کہ کوئی بھی مرزا صاحب کے سامنے اپنے آپ کو کچھ چیز نہ سمجھے جو کچھ سمجھے مرزا صاحب ہی کو سمجھے جس کے واسطے طرح طرح کے تدابیر وتحاریر ہوتی رہتی ہین کہ کسی طرح کوئی شخص ان کی چاکری وغلامی سے باہر نہ رہ جاوے جو بظاہر خاصہ الوہیت ہے اور مخالف شان عبودیت اور الحمد للہ کہ عاجز حقیقتاً بلا تصنع اپنے آپ کو کچھ چیز نہین سمجھتا اور یہان جائز شرعی اطاعت مرزا صاحب کو کچھ سمجھنے وماننے مین بھی کوئی عذر نہین بشرطیکہ مالک ومحسن مولی کی اس مین رضا ہو اور وہ خود سمجھاوے اور اسکا حکم فرماوے اور وہ کتاب وسنت کے موافق وثابت ہوجاوے یَفعَلُ مَا یَشَاءُ وَیَحکُمُ مَا یُرِیدُ ۔ اللّٰہُ یَجتَبِی اِلَیہِ مَن یَشَاءُ وَیَھدِی اِلَیہِ مَن یُّنِیبُ ۳ اور یہ ظاہر ہے کہ محض نیابت وجانشینی کی آرزو مین جسکا مرزا صاحب نے اشارہ کیا ہے ویا حب جاہ ویا خورد ونوش بلا تکلیف جسمانی ویا سیدیہ ساوے بندگان الہی سے اپنے نفس کی خاطر خدمت وتواضع کرانے کے لیے کون مخلص مومن طالب رضا الہی بغیر کسی برہان ودلیل شرعی کے صرف دیکھا دیکھی بے ثبوت وزبانی خشک تقریری امامت کو قبول کر سکتا ہے +

فصل ۹- ضرورۃ الامام اور اویس قرنی کو بھی الہام ہوتا تھا اسنے ایسی مسکینی اختیار کی کہ آفتاب نبوت وامامت کے سامنے آنا ہی سوء ادب خیال کیا سیدنا حضرت مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم بارہا یمن کی طرف مونہہ کرکے فرمایا کرتے تھے کہ انی لاجد ریح الرحمن من قبل الیمن یعنے مجھے یمن کیطرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اویس مین خدا کا نور اترا ہے ۔

Marfat.com

جواب اس سراج منیر الملام وسید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کا جس قدر کوئی بموجب حکم رب العالمین واحکم الحاکمین ادب کرے کم ہے اور یہ ادب اسکی اپنی سعادت لیکن مرزا صاحب غور کریں کہ یہ خوب ادب ہوا جس سے **اویس** قرنی رضی اللہ تعالی عنہ مرتبہ **صحابیت** رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محروم رہکر **تابعین** رضوان اللہ علیہم اجمعین میں داخل ہوئے

۲۔ مرزا صاحب نے ان کی حاضری کا مانع ادب تحریر فرمایا ہے لیکن حدیث شریف میں تو ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان رجلا یاتیکم من الیمن یقال له اویس لا یدع بالیمن غیر ام له قد کان به بیاض فدعا الله فاذهبه الا موضع الدینار او الدرهم فمن لقیه منکم فلیستغفر لکم وفی روایة یقول ان خیر التابعین رجل یقال له اویس وله والدة وکان به بیاض فمروه فلیستغفر لکم رواه مسلم ان میں تو صرف ذکر واشارہ ادب کے سبب حاضر نہ ہونے کا نہیں ہے حاضری کا مانع ان کی والدہ کی رعایت ظاہر ہوتی ہے۔ ۳۔ ہاں مرزا صاحب کو خود بدولت کے ادب کا خیال بہت رہتا معلوم ہوتا ہے سو اگر حاضری اور زیارت میں بقول مرزا صاحب سوء ادب ہے تو پھر مرزا صاحب اپنے مریدین کو ایسی سوء ادبی سے منع کیوں نہیں فرماتے بلکہ ترغیب وحث زیارت وحاضری بذریعہ اشتہارات فرما کر ان کو سوء ادبی کا عادی ومشاق کیوں بناتے ہیں۔ اگر فرماویں کہ وہ زیارت کو نہیں بلکہ ادائے چندہ ونذرانہ کے لیے آتے ہیں تو یہ کام وہ گھر بیٹھے ہی بذریعہ منی آرڈر کر سکتے ہیں خواہ نخواہ تکلیف سفر اٹھا کر گستاخ و بے ادب بننے کی انکو کیا ضرورت۔ ۴۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ سیدنا حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم بارہا یمن کی طرف مونہہ کر کے فرماتے اجد ریح الرحمن من قبل الیمن الخ یہ ایک باطنی جسم وروحانی نسبت کا ذکر ہے اور بجائے کتابوں سے ایسے الفاظ واہل کمالات کے حال لکھے ہوئے دیکھکر مجرد زبانی بیان کرنے سے انسان کی خوش بختی تو اس میں ہے کہ اللہ عزوجل واہب العطیات اپنے فضل وکرم سے وجدانی طور پر یہ ذائقہ وحس روحانی عطا فرما کر رأی العین اس بصیرت کا مشاہدہ کرائے لیکن افسوس تعجب ہے کہ باوجود دعاوی فضائل

Marfat.com

بے شمار مرزا صاحب کی صحبت مین اس حسن و بصیرت کا کبھی چرچا و ذکر نہین سنا اور نہ دیکھنے مین آیا حالانکہ فقرا و ذاکرین
و صوفیا ایسے ہین جنکو کسی قسم کا بھی دعوی نہین الہین یہ حسن و بصیرت اکثر پائی جاتی اور دیکھنے مین آتی ہے ۵۔ اور زیادہ
افسوس کہ مرزا صاحب کو بجای ایسی خوشبو آنیکے ایسی ایذا دہ بو آتی و محسوس ہوتی ہے کہ مرزا صاحب کو اسکے مقابل
سب و شتم اور عربی مین نئی طرز کی لعنتین مثلاً علیہ نعال لعن الہ الف الف مرۃ شیطان الاعمی الغول الاغوی و شقی کالاعمی
من الملعونین وغیرہ لکھنے کی تکلیف کرنی پڑتی ہے ۶۔ اور اس سے بڑھکر یہ کہ اگر احیاناً مرزا صاحب کبھی اپنی اس حسن و بصیرت
باطنی و روحانی کے اظہار کی خاطر کسی بندہ خدا کو بوجہ اسکی خدمات و احسان کے تعریفی الفاظ مثل بے شر متقی پرہیزگار وغیرہ
کہکر اس خوشبو کا محل قرار بھی دیدین تو کچھ عرصہ بعد مجبور ہوکر خود ہی اس خوشبو کو رسوائی اور ذلت کی بدبو کہکر اپنے پہلے قول
کی تکذیب و تردید کردیتے ہین جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ قسام ازل نے حکمت کاملہ سے خود بدولت مین اس حسن کا جوہر
رکھا ہی نہین کیونکہ جو شخص روحانی و باطنی خوشبو مین محو ہو اسکو کسی ایسے بیجا و غیر شرعی شغل سب و شتم و لعن و طعن وغیرہ
فضولیات مین مصروفیت کی گنجایش و فرصت ہی کہان ملتی ہے۔

فصل ۱۶ ضرورۃ الامام نہایت افسوس کہ اس زمانہ مین اکثر لوگ امامت حقہ کی ضرورت کو نہین سمجھتے اور ایک سچی خواب
آنے یا چند الہامی فقرون سے خیال کر لیتے ہین کہ ہمین امام الزمان کی حاجت نہین کیا ہم کچھ کم ہین اور یہ بھی خیال
نہین کرتے کہ ایسا خیال سراسر معصیت ہے کیونکہ جبکہ ہمارے نبی صلعم نے امام الزمان کی ضرورت ہر ایک صدی کے لیے قائم کی
ہے اور صاف فرمادیا ہے کہ جو شخص اس حالت مین خدا تعالے کی طرف آئیگا کہ اس نے اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کیا وہ اندھا
آئیگا اور جاہلیت کی موت پر مریگا اس حدیث مین آنحضرت صلعم نے کسی ملہم یا خواب بین کا استثنا نہین کیا جس سے صاف
طور پر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ملہم ہو یا خواب بین ہو اگر وہ امام الزمان کے سلسلہ مین داخل نہین ہے تو اسکا خاتمہ خطرناک ہے
کیونکہ ظاہر ہے کہ اس حدیث کے مخاطب تمام مومن اور مسلمان ہین اور ان مین ہر ایک زمانہ مین ہزارون خواب بین اور ملہم ہوتے
آئے ہین بلکہ سچ تو یہ ہے کہ امت محمدیہ مین کئی کروڑ ایسے بندے ہونگے جنکو الہام ہوتا ہوگا۔

جواب۔ مرزا صاحب کا افسوس اس لحاظ سے تو بجا ہے کہ سوای قلیل گروہ مریدین کے دنیا کی دوسرے مسلمانون نے
مرزا صاحب کی امامت کو حقہ اور پھر اسکی ضرورت کو نہین قبول کیا اور نہین سمجھا لیکن ہمین ان غریب مسلمانون کا کچھ
قصور نہین بلکہ جناب مرزا صاحب نے جو سمجھانے کا پیرایہ و طریقہ ہی خلاف شریعت ایسا سہلو والا اختیار فرمایا کہ جس سے
شفا اور تسکین تو بجاے خود وہ غریب سب و شتم لعن طعن حقارت و توہین اور پھر تفاخر و تعلی مرزا
صاحب کی سنکر و دیکھکر سمجھنے کو کبھی نزدیک بھی نہ آئین بلکہ جو غریب لوگ سننے سنانے سے

Marfat.com

یا حسن ظن سے بامید ظہور صداقت یہ عیب بھی ہوں وہ بھی متنفر ہو جائیں ۲ اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ جو مسائل مرزا صاحب پیش کریں وہ صریح صریح مخالف قرآن مجید و حدیث شریف و غیر سبیل المومنین ہوں جیسا نزول ملائکہ تعریف لیلۃ القدر عملدرآمد تصویر وغیرہ گو ان اعمال سے شب و تم تعز و طعن توہین و تحقیر مومنین و تفاخر و تعلی بمسائل خلاف قرآن مجید و احادیث کے بموجب قول مولوی صاحب علیہ الرحمۃ ؎ درحق او نور درحق تو نار + درحق او ورد و درحق تو خار +
درحق او نیک درحق تو بد + درحق او خوب و درحق تو رد + در مقامی حنظل و جای شکر
در مقامی خشکی و جای مطر + دونوں غریب مخلوق الٰہی و خصوصا مسلمین مومنین کو فائدہ ہی ہوا یعنے اس قادر قدیر کے فضل و کرم سے یہی امور باعث پرہیز نجات و مخلصی از غیر سبیل المومنین ہو گئے ؎ حالکنت یفعل اللہ ما یشاء + او ز عین درد انگیزد دوا + کیونکہ وہ ہر لحظہ و ہر آن اپنی عاجز مخلوق پر بہت الرحیم و ارحم الراحمین ہے اور اپنے مخلصین منیبین کا حافظ و ناصر او بہت شکور علیم ہو کر ان کی اخلاص و انابت کو ضائع نہیں کرتا ؎ دھو المغیث لکل مخلوقاتہ +
وکذا یجیب اغاثۃ اللھفان + دھو الودود یحبھم و یحبہ + احبابہ والفضل للمنان

۳ ایک سچا خواب یا چند الہامی فقروں کی نسبت عرض ہے کہ عاجز خاکسار کی ایک یا دو ہی خواب نہیں اور نہ چند الہام ہیں بلکہ دفتر کے دفتر ہیں جن میں سے کچھ اس کتاب میں درج ہوئے ہیں مرزا صاحب کا اختیار ہے کہ کسی دوسرے شخص اور اس کی منامات و الہامات کو خود مدلول کے مقابل ہیچ در ہیچ و لاشئے محض خیال فرماویں بقول شاعر ؎ رفعت کبھو کسی کی گوارا یہاں نہیں + اس سرزمین کے ہم ہیں جہاں آسمان نہیں + لیکن عاجز پر اپنے شیخ و امام مرحوم کی نسبت عبودیت ایسی غالب ہے کہ واقعی بلا تصنع اپنے آپ کو خاک مار ذرہ بے مقدار سمجھتا ہے حالانکہ میرے محسن مولیٰ کی بے حد و بے نہایت احسان و اکرام مجھ پر ہیں جنکا شکریہ بحکم اِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا عاجز سے ہرگز ادا نہیں ہو سکتا اور یہ سب فضل و کرم اسی ذات پاک کا ہے کسی اور کا دخل نہیں اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ - وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ

Marfat.com

مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۴۔ جو کوئی سچی خواب اور الہامون سے شیخی اور تکبر مین ایسا از خود رفتہ ہو کہ اپنے آپکو سب کا امام بنائے کسی دوسرے کو اپنا ثانی اور برابر نہ سمجھے وہ ضرور عاصی اور خطا کار ہے اور اسکے واسطے شریعت مین اور کئی وعید مین اعاذنا اللہ منہا اور جو اپنے کو عاجز اور ہیچ سمجھے اس پر کوئی الزام نہین آسکتا ۵ مرزا صاحب نے فرمایا کہ جس نے اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کیا وہ اندہا آئیگا لیکن جو احادیث دربارہ امامت مرزا صاحب نے درج رسالہ فرمائی ہین ان مین تو کوئی لفظ ایسا نہین ہے جسکا ترجمہ "اندھا آئیگا" کیا جاوے ہان موت جاہلیت کا ذکر ضرور ہے معلوم نہین کہ مرزا صاحب نے اندہا آئیگا کس لفظ کا ترجمہ کیا ہے؟ یا محض وعید اور دہمکی کو اور قوت دینے کے واسطے یہ لفظ اپنی طرف سے لگا دیا ہے اور اگر یہ صورت ہے تو کیا امام الزمان کو قرآن مجید و حدیث شریف کی تفسیر و معنے مین اپنی طرف سے کچھ کم و زیادہ کر لینا جائز ہے؟ ۶ قرآن مجید مین بیشک آیت شریفہ ہے وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْکًا وَّنَحْشُرُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَعْمٰی قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْٓ اَعْمٰی وَقَدْ کُنْتُ بَصِیْرًا قَالَ کَذٰلِکَ اَتَتْکَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَہَا وَکَذٰلِکَ الْیَوْمَ تُنْسٰی وَکَذٰلِکَ نَجْزِیْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِاٰیٰتِ رَبِّہٖ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَۃِ اَشَدُّ وَاَبْقٰی سو اگر مرزا صاحب فرماوین کہ موت جاہلیت ایسی جامع شقاوت ہے جس سے کوئی بدی و بدبختی باہر نہین جیسا آپنے شروع رسالہ مین فرمایا ہے اور فرماوین کہ موت جاہلیت سے بڑہکر اور کیا اندہا پن ہوگا تو پہر آیۃ کریمہ کے جملہ کَذٰلِکَ اَتَتْکَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَہَا وَکَذٰلِکَ الْیَوْمَ تُنْسٰی کی بہی یہ تفسیر کیون نہین ہوسکتی ہے کہ جس شخص نے کسی مصیبت اور مقدمہ کے وقت خیر الحافظین کی حفاظت و کفایت و نصرت کے آیات کو نسیا منسیا کر کے التفات لغیر اللہ کیا غیر اللہ سے واسطہ ڈالکر ملتجی رحم و مخلصی ہوا وہ قیامت کو اسلیے اندہا آئیگا کیونکہ حافظ حقیقی و ناصر و مالک تحقیقی کو چہوڑ اور بہلا کر کسی دوسرے کو مخلصی و حاجت کے لیے وسیلہ ڈالنے و پکارنے سے اور کیا زیادہ اندہا پن ہوگا؟ ۷ اس ایت شریفہ کے جملہ وَکَذٰلِکَ نَجْزِیْ مَنْ اَسْرَفَ مین مسرف یعنے بیجا و فضول خرچ کرنیوالے

Marfat.com

کو بہی اس سزا مین دخل فرمایا ہے تو یہ امر بہی استفسار طلب ہوا کہ عرق کیوڑہ و بیدمشک کی مسی و زنانی
گاگرین مسافت دور دراز سی زر کثیر صرف فرما کر تفریح لنفس کے واسطے منگوانی خس ٹٹی اور استعمال
برف موسم سرما کے قریب ہی فرماتے رہنا وغیرہ اسراف مین داخل ہے یا نہین کیونکہ امام الاولین
والآخرین صلعم جنکی ظاہری باطنی نیابت کی مرزا صاحب دعویدار ہین اور جنکی نسبت براہین
صفحہ ۱۶۱ مین خود لکھا ہے کہ سونیکے لیے اکثر زمین پر بستر اور رہنے کے لیے ایک چھوٹا
سا جھوپڑا اور کھانے کے لیے نان جو یا فاقہ اختیار کیا دنیا کی دولتین بکثرت ان کو دی گئین
پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاک ہاتھون کو دنیا سے آلودہ نہ کیا (حاشیہ اور مرزا صاحب
تو مفاتح کنوز یعنے سب کنجیان خود اپنے پاس ہی رکھتے ہین) اور ہمیشہ فقر کو تونگری پر اور
مسکینی کو امیری پر اختیار کیا اور اس دن سے جو ظہور فرمایا اس دن تک جو اپنے رفیق اعلی
سے جا ملے بجز اپنے مولی کریم کے کسی کو کچھ چیز نہ سمجھا انکی دنیوی گذران و اوقات بسری کا حال
اور انکے خلفائے راشدین المہدیین اور انکے بعد دوسرے مستند اہل اللہ و عباد الرحمن
کی دنیوی گذران کا حال نہ فقط مسلمانون ہی کو بلکہ مخالفین کو بہی معلوم ہے کہ یہ سب بزرگان
کیسے زاہدانہ و بے تکلفانہ اس مسافرخانہ مین رہے اور کسی سے بہی اس درجہ کی خاطر و تواضع نفس
خوش گذرانی۔ اس قدر زیور بناتے رہنا۔ مکان وغیرہ کی فراخی و عمدگی کے واسطے آئے دن
چندہ ہو کر اسکا اہتمام رکھنا ہرگز مروی نہین پہر اس دعوی اتباع ظاہری و باطنی کی کسطرح ان
سے مطابقت ہو سکتی ہے ۸۔ رہا مرزا صاحب کا امام الزمان کے سلسلہ مین داخل نہ ہونے
والیکا خاتمہ خطرناک بیان فرمانا وغیرہ سو اسکی نسبت عاجز عرض کر چکا ہے کہ الہامات مانع ہو کر
عاجز کو موجودہ حالت پر قائم رہنے کے لیے تاکید فرماتے ہین جیسا فاستقم کما امرت بلکہ مرزا
صاحب کی مخالفت پر اطمینان و تسلی دیتے رہتے ہین مثلاً ؎ عیسے نتوان گشت بتصدیق
خرے چند ۔ صلوات بران کس کہ ہمین ورد بگوید۔ وغیرہ وغیرہ جنکے سبب خاکسار معذور ہے
اور عاجز سے الہامات کی مخالفت ہو نہین سکتی ۹۔ مرزا صاحب دوسرے کسی ملہم یا خواب مین

Marfat.com

گو اپنے امام الزمان کی سلسلہ میں داخل ہونے سے مستثنے نہیں کرتے لیکن خود کسی کے سلسلہ میں داخل ہونا
گوارا و پسند ہرگز نہیں فرماتے حالانکہ سنت اللہ کے موافق خود رسول اللہ سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم بھی
اس تعلیم و تعلم سے مستثنے نہیں رہے جیسا کہ حدیث شریف میں جبرئیل علیہ السلام کا آنکو اول آنکر معانقہ
میں اقرأ باسم ربك الذي خلق الخ کہنے اور آپکے ما انا بقاری فرمانے پر تین دفعہ دبانے اور بھینچنے
سے ظاہر ہے جسکا مفصل ذکر آیندہ آئیگا انشاء اللہ تعالے۔

فصل ۱۱۔ ضرورۃ الامام بہرحال سوا اسکے حدیث و قرآن سے یہ ثابت ہے کہ امام الزمان
کے وقت میں اگر کسی کو کوئی سچی خواب یا الہام ہوتا ہے تو وہ درحقیقت امام الزمان کے نور کا ہی
پرتو ہوتا ہے جو مستعد دلوں پر پڑتا ہے ٭

جواب بہتر ہوتا اگر مرزا صاحب قرآن مجید کی آیۃ کریمہ اور حدیث شریف بھی اس قاعدہ رشیدہ
کے ثبوت میں لکھدیتے لیکن خیر مرزا صاحب نے تو اسکی کبھی کچھ پرواہ ہی نہیں کی ۲۔ اب غور
فرماویں کہ بظاہر اور عند العقل جو امر ثابت اور عند المسلمین مسلم ہے وہ تو یہ ہے کہ امام الزمان کا
وقت بہ نسبت دوسرے زمانوں کے زمانہ مبارک نبوی کے ساتھ مشابہت و مناسبت تامہ رکھتا
ہے لہذا اس میں دوسرے عامہ الہامات منامات کشوف و خوارق عادات کی چنداں حاجت
و ضرورت نہیں کیونکہ اس میں نور امام الزمان ایسا شعلہ زن و قوی التاثیر ہوتا ہے کہ اس قوی التاثیر انوار
والہامات و مکالمات کے مقابل دوسروں کے الہامات و مکالمات وغیرہ کی کچھ ضرورت ہی نہیں
ہوتی جس طرح کہ آفتاب کے سامنے ستاروں و چراغوں کی کچھ ضرورت و حاجت نہیں پڑتی ۳۔ چنانچہ
مدارج السالکین میں لکھا ہے وھی عند اقتراب الزمان ای قرب القیمۃ لا تکاد تخطی کما قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وذلك لبعد العهد بالنبوة وآثارها۔ فتعوض المؤمنون بالرؤيا واما في
زمن قوة نور النبوة ففي ظهور نورها وقوته ما يغني عن الرؤيا ونظير هذا الكرامات التي ظهرت
بعد عصر الصحابة ولم تظهر عليهم لاستغناءهم عنها بقوة ايمانهم واحتياج من بعدهم
اليها بضعف ايمانهم وقد نص احمد رح على هذا المعنى ۴۔ ایسا ہی فرقان میں اولیاء

Marfat.com

الرحمان واولیاء الشیطان مین ہے ومما ینبغی ان یعرف ان الکرامات قد تکون بحسب حاجۃ الرجل فاذا احتاج الیہا ضعیف الایمان والمحتاج اتاہ فیہا ما یقوی ایمانہ ویسد حاجتہ ولکن من ہو اکمل ولایۃ للہ منہ مستغنیا عن ذلک فلا یاتیہ مثل ذلک لعلو درجتہ وغناہ عنہا لا لنقص ولایتہ ولہذا کانت ہذہ الامور فی التابعین اکثر منہا فی الصحابۃ انتہی اس سے ثابت ہے کہ زمانہ نبوت وزمانہ امامت علی منہاج النبوۃ مین دوسرے مومنین کے منامات والہامات ومکالمات و مکاشفات کم ہوتے ہین اسلیے کہ ایسے بابرکت اور نورانی وقت مین انکی کچھ ضرورت نہین ہوتی لیکن ظلمت وجہالت کے وقت مین بابرکت ونورانی زمانہ کے بُعد ودوری کی وجہ سے الہامات و مکالمات ومکاشفات ومنامات کی ضرورت ہوتی ہے لہذا واہب العطیات ایسے وقت مین اپنے خاص بندگان کی تسکین وتسلی کے لیے نیز اسلیے کہ قوت ایمانی مین ترقی ہو اور بصیرت وبینائی حاصل ہو اور زمانہ مبارک نبوۃ کے برکات وانوار تازہ ویاد رہین الہامات ومنامات کا سلسلہ جاری فرماتا ہے ۵۔ زمانہ نبوت یا زمانہ امامت علی منہاج النبوۃ مین دوسرون پر الہامات وغیرہ کا دروازہ اسلیے بھی بند ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے تاکوئی نادان مقام نبوت وامامت کا مدعی نہ ہو یا نبی یا امام برحق کی برابری وہمسری کا خیال نہ کرے اور نوبت نزاع ومخالفت نہ پہنچے اب دیکھیے کہ یہ پورانا قدیمی مسلمہ مسئلہ قوی مدلل ومعقول ہے یا مرزا صاحب کا محض اپنی فضیلت ثابت کرنے کے خیال والا نیا تراشیدہ مسئلہ فہم انصاف وغور فرماوین ۶۔ یہ عاجز کو تو مرزا صاحب کے دعوی واظہار امامت کے پہلے ہی سے رؤیا صادقہ ومکاشفات کا سلسلہ شروع ہے نیز جب سے کہ جناب مرزا صاحب سے واقفی وملاقات بھی نہ تھی اور فانی فی اللہ باقی باللہ یگانہ زمان توحید وتفرید وتجرید سید عبد اللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ زندہ تھے جنکی خدمت مین مرزا صاحب بھی کئی دفعہ دعا کے لیے حاضر ہوئے تھے اس مرحوم کے فیض صحبت ونور سے اسکے ملنے والے بفحوای وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا کی التفات لغیر اللہ وتعریف وتوصیف اہل دنیا کو شرک سمجھکر مستغرق نسبت عبودیت ومداومت ذکر وتوجہ الی اللہ مین بفضل وکرم

ارحم الراحمین ویسے رنگین وملہم ہوجاتے تھے تو پھر عاجز کیونکر اپنے آپ کو مرزا صاحب کا طفیلی سمجھے اور کیا امام الزمان کے نور کے پرتوہ سے امام الزمان ہی کے مخالف الہام ہوا کرتے ہین؟ اگر امام الزمان کے نور کا پرتوہ ایسا راست ودرست نما ہے کہ اسکے صدق کے اثر سے راست راست وسچ سچ خواب والہام اسکی طفیل دوسرون کو بھی ہوتے ہین تو امام الزمان صادق کو ضرور لازم ہے کہ ان الہامات ومنامات کو خود بھی قبول کرے اور اگر اس نور وپرتوہ امام مین ایسی راستی کی تاثیر نہین ہے تو پھر وہ نور وپرتوہ کس کار آمد وکس مرض کی دوا ہے اسپر غور کرین *

فصل ۱۲ ضرورۃ الامام حقیقت یہ ہے کہ جب دنیا مین کوئی امام الزمان آتا ہے تو ہزارہا انوار اسکے ساتھ آتے ہین اور آسمان مین ایک صورت انبساطی پیدا ہوجاتی ہے اور انتشار روحانیت ونورانیت ہوکر نیک استعدادین جاگ اٹھتی ہین پس جو شخص الہام کی استعداد رکھتا ہے اسکو سلسلہ الہام شروع ہوجاتا ہے اور جو شخص فکر وغور کے ذریعہ سے دینی تفقہ کی استعداد رکھتا ہے اسکے تدبر وسوچنے کی قوت کو زیادہ کیا جاتا ہے اور جسکو عبادات کی طرف رغبت ہو اسکو تعبد وپرستش مین لذت عطا کی جاتی ہے اور جو شخص غیر قومون کے ساتھ مباحثات کرتا ہے اسکو استدلال اور اتمام حجت کی طاقت بخشی جاتی ہے اور یہ تمام باتین درحقیقت اسی انتشار روحانیت کا نتیجہ ہوتا ہے جو امام الزمان کے ساتھ آسمان سے اترتی اور ہر ایک مستعد دل پر نازل ہوتی ہے *

جواب پرتوہ تاثیرات والہامات وغیرہ کا مسئلہ ابھی کچھ تو بیان ہوچکا ہے گستاخی معاف یہ سب دشنام لعن وطعن تحقیر وتوہین سلف وخلف وعلماء وفقراء سجادہ نشینان وغیرہ موجودہ زمانہ جن مین اکثر غریب مسکین مزاج وعابد وذاکرین ودرس گویان قرآن مجید واحادیث رسول رب العالمین صلے اللہ علیہ وسلم بھی ہین جنکی عمرین ذکر وخدمت قرآن مجید وحدیث شریف مین گذرین اور جنکو جناب مرزا صاحب نے اپنی تصانیف مین درج وذکر فرمایا ہے کیا یہی وہ انوار ہین یا ان انوار کا لازمہ ہین جو امام الزمان کے ساتھ آئے ہین؟ کیونکہ ابھی تک تو یہی انوار

عام وخاص پر ظاہر و روشن ہوئے ہین ۲- اور آسمان مین ایک صورت انبساطی پیدا ہو کر انتشار
روحانیت و نورانیت ہو کر نیک استعدادون کا جاگ اٹھنا بھی اکثر یہی ظاہر ہوا ہے کہ سواد اعظم
وگروہ کثیر علما و مولویان وغیرہ کی طرف سے مرزا صاحب و انکے دعاوی کے مخالف کتب و رسائل
وغیرہ تحریرین اس انبساط و انتشار کے سبب ہو رہے ہین اگرچہ مرزا صاحب کی طرف سے
بھی ان سب کے مقابلہ مین باوجود حکم والہام فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ
کی کچھ کمی و کوتاہی نہین بلکہ خوب خاطر خواہ زیادتی ہے ۳- الہام کا سلسلہ یہ بھی مرزا
صاحب کے ظہور و دعوے سے پہلے ہی شروع ہے مرزا صاحب نے ابھی خود فرمایا ہے کہ مومن اور
مسلمان ان مین ہر ایک زمانہ مین ہزارون خواب بین اور ملہم بھی ہوتے آئے ہین پھر کچھ خیال
آنے پر فرمایا بلکہ سچ تو یہ ہے کہ امت محمدیہ مین کئی کروڑ ایسے بندے ہونگے جنکو الہام ہوتا ہوگا
انتہی عاجز بھی انکے اس قول سے متفق ہے اور دیکھا بھی ہے کہ مرزا صاحب سے اول ہی
سید عبداللہ صاحب غزنوی اور انکے اصحاب مین نیز دیگر متبعان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مین یہ سلسلہ جاری تھا۔ اور جب یہ حال ہے تو پھر یہ قول مرزا صاحب کا کیا ہوا کہ امام الزمان
کی روحانیت و نورانیت سے مستعد مخصوصون کو الہام کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے حالانکہ بقول
مرزا صاحب کوئی زمانہ اس سے خالی نہین رہا جیسا آپکے لفظ "ہر ایک زمانہ" سے ظاہر ہے
۴- ابھی فرمایا کہ ہر ایک زمانہ مین ہزارون خواب بین و ملہم ہوتے آئے ہین بلکہ سچ یہ ہے
کہ کروڑون ایسے امت محمدیہ مین ہونگے پھر اسکے برخلاف فرمایا کہ امام الزمان کے وقت مین
اگر سچی خواب یا الہام ہوتا ہے تو وہ درحقیقت امام الزمان کے نور کا ہی پرتوہ ہوتا ہے یہ مرزا
صاحب نے کمالات مین کہ توجہ ہی نہین فرمائی کہ جب ہر زمانہ مین یہی حال ہے تو پھر امام الزمان
کی کیا فضیلت اور اسکے زمانہ کی کیا خصوصیت ہوئی؟ ۵ دینی تفقہ کا بھی یہی حال امت
محمدیہ مین ہمیشہ سے چلا آتا ہے بفضلہ تعالے و تقدس کسی زمانہ مین کمی نہین ہوئی ہان
آجکل اس طرف ایسے اشخاص کا قحط سا ہو گیا ہے اور کوئی تفقہ دینی والا مثل حضرات

Marfat.com

گذشتگان شیخ عبدالحق صاحب شاہ ولی اللہ صاحب شاہ عبدالعزیز صاحب مولوی اسمعیل
صاحب شہید مولوی محمد اسحاق صاحب و مولوی عبدالحی صاحب نواب قطب الدین خانصاحب
و نواب صدیق الحسن خانصاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا مثل و ہم پلہ مشکل سے ملتا ہے گو
دوسرے ملکون مین اب بھی لائق و فائق فقہا موجود ہین لا تعبد و پرستش مین لذت اسکی نسبت مرزا صاحب
خود ہی منصفی کرین عاجز چشم دید حالات عرض کر دیتا ہے وھو ہذا سید عبداللہ صاحب
غزنوی مرحوم کی سرسری ملنے والے اور صحبت قلیل مین بیٹھنے والے بھی کثرت سے احکام شرع
کے ایسے پابند ہوتے کہ کئی اشخاص ایک ہی صحبت و ملاقات مین سب کچھ چھوڑ کر ارشاد وللہ
علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا یہ آیت عاجز کو کئی بار الہام بھی ہوئی ہے و
احکام من حج للہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ - العمرۃ الی العمرۃ کفارۃ لما
بینہما - والحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ اتی رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اختی
نذرت ان تحج وانہا ماتت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان علیہا دین اکنت قاضیہ قال
نعم قال فاقض دین اللہ فہو احق بالقضاء متفق علیہ - من لم یمنعہ من الحج حاجۃ ظاہرۃ
او سلطان جائر او مرض حابس فمات ولم یحج فلیمت ان شاء یہودیا وان شاء نصرانیا الحجاج
والعمار وفد اللہ ان دعوہ اجابہم وان استغفروہ غفرلہم - اذا لقیت الحاج فسلم علیہ
وصافحہ ومرہ ان یستغفر لک قبل ان یدخل بیتہ فانہ مغفور لہ وغیرہ کی ایسی تعظیم و
تکریم و تعمیل کی کہ استطاعت پر فوراً حج کو روانہ ہوگئے نماز نوافل تہجد ذکر وغیرہ تو ان کی
معمولی عادات مین داخل تھے اور اب تک اس مرحوم کی ملنے والون کا یہی حال ہے اور شاید
کوئی ہوگا جو استطاعت رکھکر حج نہ کر آیا ہو حالانکہ عبداللہ صاحب مرحوم بباعث مصروفیت
ذکر و انابت الی اللہ کے کسیکو زبانی کم کہتے تھے لیکن انکی انہی محبت اطاعت و اتباع
شریعت کا ایسا تیز و برقی اثر تھا کہ خود بخود ان کے پاس بیٹھنے اور ان کی زیارت سے دوسرون
کو بھی وہ اثر پیدا ہوتا تھا - برخلاف اسکے مرزا صاحب خود بدولت کے فیض و اثر

باقی صفحہ ۱۰۹

Marfat.com

صحبت کی طرف خیال فرماوین کہ خود بدولت بہی اب باوجود استطاعت بلکہ ہزارہا روپیہ کی
آمد وجایداد کے اور ایسا ہی دیگر مریدین واصحاب بلکہ خاص الخاص کو بہی باوجود کامل استطاعت
کی حج کا خیال ہی نہین حالانکہ بعض اہل استطاعت اس سفر حج سے بہی دور دراز کا
سفر کرتے ہین لیکن اس طرف توجہ ہی نہین اور نہ مرزا صاحب کبہی اسکی طیاری ویاد دہانی
کو تاکید وامر ہی فرماتے ہین باوجودیکہ بقول مرزا صاحب اب انکے مریدین آسودہ و
معزز اشخاص اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔ تحصیلدار۔ عہدہ داران پولیس ڈاکٹران۔
تجار و منشیان وغیرہ کثرت سے ہین یہ معلوم کہ اس مین کیا سر و مصلحت ہی کیا حج اعظم ارکان
اسلام مین سے نہین یا کچہ اور سبب ہے دیا زیارت وملاقات امام الزمان ہی اسکے قائم مقام ہوجاتی
ہے ۸۔ رہی مباحثات با قوام غیر اور استدلال و اتمام حجت کی طاقت سو یہ بہی اس امت
مرحومہ مین ہمیشہ سے جاری رہی ہے سلف کا حال تو کتب مین درج ہے ایک واقعہ اتمام حجت و باہمی
مباحثہ کا بطور نمونہ اس جگہہ ہدیہ ناظرین ہے وہ یہ کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رضی اللہ تعالی
عنہ نے بغیۃ المرتاد فی رد القائلین بالحلول والاتحاد مین لکہا ہے کہ ہمارے پاس شہر دمشق
مین ایک بڑا شیخ مشہور تہا جسکو ابن ہود کہتے تہے اور فرقہ اتحادیہ جنکو ہمنے دیکہا ان مین وہ
زہد ومعرفت وریاضت مین بہت بڑا تہا۔ ابن سبعین کی بہت تعظیم کرتا اور اسکو ابن عربی
اور اسکے غلام ابن اسحاق پر فضیلت دیتا تہا اور اکثر بڑے اور چہوٹے اسکے حکم کی اطاعت
کرتے تہے اور اسکے اصحاب خاص اسکے حق مین یہ اعتقاد رکہتے تہے کہ ابن ہود مسیح ابن مریم
ہے اور کہتے تہے کہ اسکی مان کا نام بہی مریم ہے اور وہ نصرانیہ تہی اور نسبت حدیث نبوی
صلے اللہ علیہ وسلم ینزل فیکم ابن مریم الخ یعنے اترے گا تم مین ابن مریم علیہ السلام انکا عقیدہ
تہا کہ وہ یہی ہے اور یہ کہ روحانیت عیسے اسپر نازل ہوئی ہے (چنانچہ مرزا صاحب کے مریدنے بہی
یہی کہا ہے کہ روح القدس ہی اسنے بہی تایید پائی ہے ۔ عیسے مین روح جو تہی وہ ہی
اسمین آئی ہے) اور مجہ سے مناظرہ کیا اس بارہ مین اس شخص نے جو ان لوگون کے نزدیک

Marfat.com

معرفت علوم فلسفہ وغیرہ مین افضل تہا معہ اسکے دخل زہد وتصوف مین بہی تہا اس معاملہ مین میری ان سے مخاطبات ومناظرات ہوئے جنکا ذکر طوالت ہے۔ یہانتک کہ مینے ان کے دعوی کا فساد احادیث صحیحہ سے جو نزول المسیح علیہ السلام مین وارد ہین بیان کردیا اور یہ کہ وہ وصف ان ہودیہ مطابق نہین آتی اور مینے انکے فساد قرمطہ (نیچریت) کو جس مین وہ داخل ہوگئے تہے واضح کردیا حتے کہ میرا انکا مباہلہ قرار پایا اور مینے ان سے حلف کرکے کہدیا کہ جن امور کا تم اس شخص سے انتظار کرتے ہو وہ ہرگز پورے نہ ہون گے اور اللہ عزوجل ہرگز اس شیخ کا امر پورا نہ کرے گا سو اللہ تعالے نے میری قسمون کو پورا کیا والحمد للہ رب العلمین یہی اس لیے ہوا کہ وہ میری ہی تعظیم کرتے اور میرے حال سے خوب واقف تہے ورنہ انکا اعتقاد تہا کہ سب لوگ انکی حقیقت اور باریک اسرار سے محجوب ہین اور لوگ انکے نزدیک مثل چوپایون کے ہین انتہے وغیرہ۔ عربی عبارت طوالت کے لحاظ سے نہین لکہی صرف ترجمہ ہی لکہدیا ہے یہ سلف کے استدلال واتمام حجت کا نمونہ ہے اور خلف مین سے حال ہی مین مولوی رحمت اللہ صاحب مولوی محمد علی صاحب بچہراونی اے شیخ عبید اللہ صاحب حافظ ولی اللہ صاحب لاہوری و امام فن مناظرہ دہلوی سرسید بالقابہ وغیرہ یہ بہی مرزا صاحب سے اول ہی عمدہ مناظرین ومباحثین موجود تہے اور اب بہی بہت اشخاص ہین جنکی طرف سے کبہی کوی آدمی دوسری جانب مخالفین کے گروہ مین جاکر داخل ہوتا نہین سُنا جیسا کہ مرزا صاحب کے مباحثہ امرتسر کے بعد مرزا صاحب کے مریدین ومتعلقین مین سے مرتد ہوکر دوسری طرف جاکر شامل ہوگئے علاوہ ازین ان سب سے بڑہ کر خود بدولت کی مباحثات کی مرزا صاحب نے کچہ اور ہی حکمت وعلت غائی کشف الغطا مین بیان فرمائی ہے ۹ ہان یہ امر قابل پذیرائی وظاہر ہے کہ مرزا صاحب کے اکثر مریدین مین مباحثات واستدلال کی قوت ومشق ایسی ترقی پر ہے کہ اقوام غیر تو بجائے خود باہم بہی اسکا ایسا چرچا وذکر رہتا ہے کہ سب فکر نکراً ثابت الی اللہ واپنی فکر بالائے طاق رکہکر اوقات خطبہ مین بہی جسکے واسطے حکم ہے کہ اذا قلت لصاحبك

یوم الجمعۃ انصت والامام یخطب فقد لغوت اشارہ وبات کبھی کبھی ہولتی رہتی ہے
اور بعد فراغ نماز تو مجلس قیل وقال فوراً شروع ہوجاتی ہے بلکہ بعضے جلسون مین تو یہان
تک اسکا شغل ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے بعضے مریدین بعضے اکابر واراکین وپیشوایان
دین واسلام مثل سید شباب اہل الجنۃ سیدنا امام حسین علیہ السلام کی شہادت مین
بحث ومباحثہ کرکے اپنی بے علمی وبے خبری سے اعتراضات شروع کردیتے مین اور بیدھڑک
کہدیتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خواہ نخواہ سلطنت مین مداخلت کرکے
مخالفت کی اعاذنا اللہ من ہذا الجہل و سوء الادب اب مرزا صاحب حالات مذکورہ پر غور
وتامل فرماوین کہ سلسلہ الہام دہنی تفقہ وتعبد وپرستش کے لذت مین بہ نسبت سابق
کیا ترقی وزیادتی امام الزمان کی طفیل سے ہوئی اور مباحثات مین استدلال واتمام
حجت کی طاقت بخشی جانے پر کہان تک نتیجہ مرتب ہوا؟ بات وہ جو عمل سے ثابت ہو صرف
زبان کے دعوی سے کیا ہوسکتا ہے ۰ مرزا صاحب کے مریدین نے اپنی طبائع پر خیال
کرکے ایسا ہی کلمہ امام ہمام علیہ السلام کی شان مین شاید ناواقفی سے کہا ہوگا دوسرا تو
کا کیا ذکر خود مولوی حکیم نورالدین صاحب نے بھی اپنے ایک خط ستمبر ۱۸۹۹ء مین ایک مولوی
صاحب کو جواب مین † لایلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین - وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰی بَیْنَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ
فِی الْاَمْرِ تحریر فرماکر امام حسین علیہ السلام کے حق مین فرمایا ہے کہ جناب امام حسین علیہ
السلام جو تجربہ کرچکے تھے کہ اہل عراق نے سیما اہل کوفہ نے جناب امیرالمومنین علی مرتضے سے
بیوفائی کی جناب سبط اکبر امام حسن سے بدعہدی کے مرتکب - اب اس جحر مین کیون جا گھسے
پھر جناب امام حسین علیہ السلام کو ابن عباسؓ وعبداللہ بن الزبیر قیس عبداللہ بن عمر نے منع فرمایا
ہے اور قطعاً مشورہ نہ دیا آپ نے مشورہ کے خلاف کیون فرمایا مگر اب تو ہم کہتے ہین کہ امام حسین
کو آخر نصرت ملی اور یزید ناکام ہوا انتہے ورنہ کون مسلمان سیدنا امام حسین علیہ السلام
کی شان عالی وحالات ارفع سے واقف نہین - بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند

حاشیہ † دیکھئے اس حدیث شریف کو امام کی جناب علیہ السلام پر چسپان کرنا کیسا دلیری وبے باکی کا کام ہے - نعوذ باللہ

Marfat.com

جس کی شان مین صلے اللہ علیہ وسلم فرماوین فاطمة بضعة منی فمن اغضبها اغضبنی الخ پہر
خود انکے واسطے فرماوین الحسن والحسین هما ریحانی من الدنیا پہر سیدنا الامام رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تہے شکل وشباہت مین۔ اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جنکی شان مین فرمایا یاایہا الناس انی ترکت فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ
وعترتی اہل بیتی پہر فرمایا انا حرب لمن حاربهم وسلم لمن سالمهم فرمایا الحسن والحسین
سید اشباب اہل الجنة آپ انکو گود مین لیتے اور فرماتے هذان ابنای وابنا ابنتی
اللهم انی احبهما فاحبهما واحب من یحبهما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحالت خطبہ
ممبر سے اترکران کو اٹہا کر اپنے آگے بٹہلاتے۔ پہر خاص امام حسین علیہ السلام کے حق
مین فرمایا حسین منی وانا من حسین احب اللہ من احب حسینا الخ ۱۲ علاوہ فیض صحبت
محبت شفقت تعلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امیر المومنین امام المسلمین علی کرم اللہ وجہہ
کی وصیت اپنے فرزندون کو دیکہیے کہ فرمایا اوصیکما بتقوی اللہ ولا تبغیا الدنیا وان بغتکما
ولا تبکیا علی شئ زوی عنکما وقولا الحق وارحما الیتیم واعینا الضائع واصنعا
للاخرة وکونا للظالم خصیما وللمظلوم ناصرا واعملا بما فی کتاب اللہ ولا تاخذکما
فی اللہ لومة لائم الخ مسلمانون کا ایمان ہے کہ آپ ان سب امور کے سچے عامل تہے۔
سلطنت ودنیا انکے آگے ہیچ وبے وقر تہی انکو دنیاوی سلطنت کا ہرگز خیال نتہا
غرض آپکے بہت فضائل ہین۔ ایسے عالی شان پیشوایان اسلام کے حق مین اعتراض
یا کلمہ بے ادبی وہی کہے جسکو کچہ ادب کی تعلیم وتاکید نہو ۱۲۔ ایک طرح سے تومرزا صاحب
کے مریدین معذور ہین کیونکہ جب مرزا صاحب خود اصحاب کبار بلکہ انبیا علیہم الصلوۃ والسلام
کے حق مین بہی کچہ کا کچہ کہدیتے ہین تو مرید کیونکر نہ کہین اور پہر ایسے فضول ولغو کلمات

Marfat.com

جدل بحث مباحثہ سے وہی شخص محفوظ رہ سکتا ہے جنکو ان سے پرہیز کی تعلیم ہو و یا وہ ذکر اللہ عزوجل مین بموجب حکم و ارشاد اللہ تبارک و تعالی کے مصروف ہو۔ ۱۳ اللہ سبحانہ و تعالے نے تو جس کا دل اللہ تعالی کے ذکر سے غافل ہوا سکے لیے فرمایا کہ اسکی بات مت مان آیہ کریمہ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا ذکر کی تاکید مین فرمایا فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۔ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا **فلاح کا مدار ذکر کثیر پر** فرمایا جیسا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۔ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۔ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۔ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۔ فِیْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ **پھر ذاکرین کی تعریف مین فرمایا** وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۔ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ الخ ۔ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۔ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ ۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ پھر عدم و کمی ذکر کو قساوت قلبی گمراہی نفاق اور عقوبت کی علامت فرمایا جیسے فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۔ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۔ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۔ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ

Marfat.com

مَعِيشَةً ضَنكًا وَّنَحشُرُهٗ يَومَ القِيٰمَةِ اَعمٰى وَمَن يَّعشُ عَن ذِكرِ الرَّحمٰنِ نُقَيِّض لَهٗ
شَيطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِينٌ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذاکرین کی مجلس کی تاکید فرمائی
وَاصبِر نَفسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدعُونَ رَبَّهُم بِالغَدٰوةِ وَالعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجهَهٗ وَلَا
تَعدُ عَينٰكَ عَنهُم اور سب سے بڑھکر ذکر اللہ کو دل کی امراض جن سے افکار تردد
جنگ وجدال بحث مباحثہ غم وہم لاحق حال ہوتے ہین انکے علاج کا یہی ایک کامل طمانیت بخش
نسخہ فرمایا جیسا کہ ارشاد ہے اَلَا بِذِكرِ اللّٰهِ تَطمَئِنُّ القُلُوبُ ۱۴ - یہ تو قرآن مجید مین
ذکر اللہ کے احکام ہین اب جو احادیث شریف اس بارہ مین ہین انکو دیکھیے قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَا يَقعُدُ قَومٌ يَذكُرُونَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتهُمُ المَلٰٓئِكَةُ وَغَشِيَتهُمُ الرَّحمَةُ
وَنَزَلَت عَلَيهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَن عِندَهٗ (مسلم) ایضا فرمایا سِيرُوا هٰذَا
جمدان (نام جبل قریب مدینہ طیبہ) سَبَقَ المُفَرِّدُونَ قَالُوا وَمَا المُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
قَالَ الذَّاكِرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ (مسلم) ایضا فرمایا مَثَلُ الَّذِي يَذكُرُ رَبَّهٗ
وَالَّذِي لَا يَذكُرُ مثل الحی والمیت متفق علیہ (ایضا) یقول اللہ تعالی انا عند ظن
عبدی بی وانا معہ اذا ذکرنی فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان ذکرنی فی
ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منہم متفق علیہ - یقول اللہ تعالی ومن تقرب منی شبرا
تقربت منہ ذراعا ومن تقرب منی ذراعا تقربت منہ باعا ومن اتانی یمشی اتیتہ
ہرولۃ ومن لقینی بقراب الارض خطیئۃ لا یشرک بی شیئا لقیتہ بمثلہا مغفرۃ (مسلم)
غرض اللہ عزوجل ہر ایک فعل مین اپنے عاجز بندون سے موافق اپنی عزت وجلال وعظیم
الشانی وبزرگی وفضل وکرم کے انکے اعمال سے بڑھکر ان سے سلوک فرماتا ہے پھر ایک
طویل حدیث ذاکرین کے باب مین ہے کہ ملائکہ اللہ رستون مین اہل الذکر کو تلاش کرتے ہین اور

Marfat.com

سبب جماعت ذاکرین اللہ کو پاتے ہین تو ایک دوسرے کو پکارتے ہین کہ یہ ہے آؤ پس اپنے بازؤن سے انکو احاطہ کرتے ہین آسمان دنیا تک پھر اللہ عزوجل ان سے پوچھتا ہے (حالانکہ وہ ان سے زیادہ جاننے والا ہے) کہ میرے بندے کیا کہتے ہین۔ عرض کرتے ہین ملائکہ تیرا تقدس تیری بڑائی تیری حمد تیری بزرگی ذکر کرتے ہین فرماتا ہے کیا انہون نے مجھکو دیکھا ہے عرض کرتے ہین ملائکہ قسم ہے تیری تجھ کو نہین دیکھا پھر فرماتا ہے کہ اگر دیکھین تو پس عرض کرتے ہین اگر تجھ کو دیکھین تو اس سے زیادہ تیری عبادت کرین زیادہ تعظیم زیادہ تسبیح کرین پھر فرماتا ہے کہ کیا سوال کرتے ہین عرض کرتے ہین کہ تجھ سے بہشت مانگتے ہین فرماتا ہے کیا انہون نے اسکو دیکھا ہے عرض کرتے ہین قسم ہے یارب اسکو نہین دیکھا پس فرماتا ہے اگر اسکو دیکھتے؟ عرض کرتے ہین اگر اسکو دیکھتے تو اسکی بہت حرص اور سخت طلب اور عظیم رغبت کرتے پھر فرماتا ہے کس شے سے پناہ مانگتے ہین عرض کرتے ہین کہ آگ سے فرماتا ہے کیا اسکو دیکھا ہے عرض کرتے ہین قسم ہے یارب اسکو نہین دیکھا فرماتا ہے کہ اگر دیکھتے عرض کرتے ہین کہ اگر دیکھتے تو نہایت خوف سے اس سے بہت بھاگتے پس فرماتا ہے کہ مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ تحقیق مینے انکو بخشدیا ملائکہ عرض کرتے ہین کہ فلان شخص ان مین کا نہین ہے وہ اپنی کسی حاجت کے سبب آیا تھا پس فرماتا ہے کہ وہ ایسی جماعت ہے کہ انکا ہمجلس شقی (نامراد) نہین رہتا (بخاری) فرمایا الا انبئکم بخیر اعمالکم وازکاھا عند ملیککم وارفعھا فی درجاتکم وخیر لکم من انفاق الذھب والورق وخیر لکم من ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقھم ویضربوا اعناقکم قالوا بلی قال ذکر اللہ (احمد ترمذی۔ ابن ماجہ) فرمایا اذا مررتم برياض الجنة فارتعوا قالوا وما رياض الجنة قال حلق الذكر (ترمذی) فرمایا من قعد مقعدا لم يذكر الله فيه كانت عليه من الله ترة ومن اضطجع مضجعا لا يذكر الله فيه كانت عليه من الله ترة (ابوداؤد) ما جلس قوم مجلسا لم يذكروا الله فيه ولم يصلوا على نبيهم

کان علیهم ترة فان شاء عذبهم وان شاء غفر لهم (ترمذی) فرمایاؐ لاتکثروا الکلام لغیر ذکر الله فان کثرة الکلام لغیر ذکر الله قسوة للقلب وان ابعد الناس من الله القلب القاسی (ترمذی) انؐ رسول الله صلی الله علیه وسلم سئل ای العباد افضل و ارفع درجته عند الله یوم القیمة قال الذاکرون الله کثیرا والذاکرات قیل یا رسول الله ومن الغازی فی سبیل الله قال لو ضرب بسیفه فی الکفار والمشرکین حتی ینکسر ویختضب دما فان ذاکر الله افضل منه درجته (احمد وترمذی) فرمایاؐ الشیطان جاثم علی قلب ابن ادم فاذا ذکر الله خنس واذا غفل وسوس (بخاری تعلیقا) امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ذاکر اللہ غافلوں میں ایسا ہے جیسا مقاتل فراریوں میں اور ذاکر اللہ غافلوں میں مثل شاخ سبز کے ہے خشک درختوں میں یا مثل سبز درخت کے درختوں میں اور ذاکر اللہ غافلین میں مثل چراغ کے ہے خانہ تاریک میں اور ذاکر اللہ کو اللہ جل جلالہ اسکا مقام جنت میں بحالت زندگی دکھلا دیتا ہے اور اسکے واسطے بخشش برابر شمار بنی آدم اور بہائم کے ہوتے ہیں **فرمایا**ؐ ان الله تعالی یقول انا مع عبدی اذا ذکرنی وتحرکت بی شفتاه (بخاری) **فرمایا**ؐ لکل شیء صقالة وصقالة القلوب ذکر الله وما من شیء انجی من عذاب الله من ذکر الله قالوا ولا الجهاد فی سبیل الله قال ولا ان یضرب بسیفه حتی ینقطع (بیهقی) **۱۵۔غرض فضائل** ذکر اللہ عزوجل بحد و بے حساب ہیں مسلمان مومنوں کا تو یہی سرمایہ ہے اگر یہ نہ ہو تو کچھ بھی نہیں فحشا اور منکرات سے روکنے والی ذکر اللہ سے بڑھکر اور کوئی شے نہیں جیسا اللہ تبارک وتعالی خود فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ افسوس ہے کہ اسی کی جنبیت وقلت کے باعث مرزا صاحب کی مجلس اور ان کے مریدین

Marfat.com

مین بحث مباحثہ مجادلہ مکابرہ شیخی عجب یا فخر غیبت سب وشتم وغیرہ منکرات کا شغل وچرچا رہتا ہے کاش وہ اس طرف متوجہ ہوتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک اعلی وارفع حالات پر تعظیم وتکریم سے خیال کرتے جیسا کہ احادیث مین آیا ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ (مسلم) امام نووی علیہ الرحمۃ نے ریاض الصالحین مین باب ذکر اللہ تعالی قائما وقاعدا ومضطجعا ومحدثا وجنبا وحائضا الا القران فلا یحل لجنب ولا حائض باندہکر اسحدیث شریف کو اسمین لکہا ہے عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر الذکر ویقل اللغو ویطیل الصلوۃ ویقصر الخطبۃ ولا یانف ان یمشی مع الارملۃ والمسکین فیقضی لہ الحاجۃ ویا کم سے کم انکو خوش نصیبی سے کوئی خالص مخلص مطیعان ومتبعان وظاہری وباطنی پیروان سید الاولین واکرم السابقین والاحقین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی سائر النبیین کی مجلس وصحبت بابرکت نصیب ہوتی تا وہ اس نعمت بے بہا سے کچہ حاصل کرتے اور انکو معلوم ہوتا کہ عباد الرحمن کیسے وَھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ کے پابند ہوکر چلتے پہرتے اور اوٹہتے بیٹہتے سوتے جاگتے ہر آن وہر لحظہ باتباع ہادی جن وانس صلے اللہ علیہ وسلم ذکر اللہ مین مصروف ومشغول رہتے ہین اللھم اجعلنا منھم بفضلک ورحمتک یا ارحم الراحمین اللھم اعنا علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک - امین - ۱۶ - لیکن بات یہ ہے کہ یہ دولت عظمی ہر ایک کے نصیب کہان بقول مولوی روم علیہ الرحمۃ ۵ اذکر اللہ کار ہر اوباش نیست ❊ ارجعی بر پای ہر قلاش نیست

حکایت - اکتوبر ۱۹۵۷ء مین خاکسار ہمدردی کے لیے ایک دوست کے پاس جالندہر گیا جنکے مصیبت زدہ ہونے کی خبر ملی تہی اور خیال یہ تہا کہ اس حادثہ سے انکو انابت الی اللہ اور ذکر الہی کی طرف توجہ وکشش ہوئی ہوگی لیکن وہان اسکا کچہ اثر نہ پاکر ایسا تعجب ہوا کہ دل پر نہایت بیقراری وآہ وزاری طاری ہوئی اسیوقت عاجز واپس آیا اور بحالت قلق ریل کے سٹیشن پر الہام ہوا ۵ کلاہ خسروی وتاج شاہی ❊ بہر کل

Marfat.com

کے رسد حاشا وکلا + الحمدللہ یہ الہام بھی مضمون بالا کا مصدق ہے ۱۷- القصہ جو فرق فقرا
اہل دل اس مذاق کے رغب ومدعی ہین ان سب مین کم وبیش علی قدر علم وواقفیت شرعی یہ
نسبت ذکر اللہ ضرور ضرور پائی جاتی ہے گو طریقون مین اختلاف ضرور ہے لیکن اس نسبت سے
کورا ین مرزا صاحب اور انکی جماعت ہی مین دیکھنے مین آیا ہے جہان صرف زبانی بحث مباحثہ قیل
وقال تحقیر مومنین مسلمین وغیرہ پر سارا مدار رہتا ہے وبس حالانکہ مرزا صاحب کو دعوی
اس قدر ہے کہ سب ذاکرین وفقرا انکے آگے ہیچ وگرد ہین ملکہ خود بدولت کو صحابہ کرام وبعض
انبیا علیہم السلام سے بھی افضل جانتے ہین اور سید عبداللہ صاحب غزنوی جیسے مستغرق
ذکر جسکو خود فرما چکے ہین کہ مکالمات الہیہ سے مشرف بمرتبہ کمال اتباع سنت کرنے
والے اور تقوی اور طہارت کے جمیع مراتب ومدارج کو ملحوظ اور مرعی رکھنے والے ان
صادقون اور راستبازون مین سے جنکو خدا تعالے نے اپنی طرف کھینچا ہوا ہوتا ہے پرلے
درجہ کے معمور الاوقات اور یاد الٓہی مین محو اور غریق اور اسی راہ مین کھوئے گئے ازالہ
صفحہ ۸۵- انتہی اب مرزا صاحب انسی اپنے مریدین مستغرق بحث مباحثہ کو سو درجہ
بہتر لقسیم بیان کرتے ہین تعجب ہے لیکن بات عجب تھی جب انصاف سے اور اس نسبت ذکر اللہ سے
واقف ہو کر پھر ایسا فرماتے ۱۸- ذوالقعدہ ۱۳۱۷ہجری مطابق مارچ ۱۹۰۰ء مین جب یہ
مضمون ذکر اللہ تعالے عزوجل اس کتاب مین درج کیا گیا تو اس پر الہام ہوا کتاب قد نص
فیہ رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ جسکا ترجمہ ومطلب یہ ہے کہ یہ ایسی کتاب ہے
جس مین خوب آشکارا ہوا ہے مضمون آیۂ کریمہ رجال لا تلھیھم الخ کا فالحمدللہ

فصل ۱۳- ضرورۃ الامام اور یہ ایک عام قانون اور سنت الٓہی ہے جو ہمین قرآن
کریم اور احادیث صحیحہ کی رہنمائی سے معلوم ہوا اور ذاتی تجارب نے اسکا مشاہدہ کرایا
ہے مگر مسیح موعود کے زمانہ کو اس سے بھی بڑھکر ایک خصوصیت ہے اور وہ یہ کہ پہلے نبیون
کی کتابون اور احادیث نبویہ مین لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت

Marfat.com

اس حدتک ہوگا کہ عورتون کو بھی الہام شروع ہو جائیگا اور نابالغ بچے نبوت کرین گے اور عوام الناس روح القدس سے بولین گے

جواب عام قانون وسنت الٰہی وذاتی تجارب کے مشاہدہ کی نسبت کچھ ذکر ہو چکا ہے اب خصوصیت زمانہ مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ مین عرض ہے کیا مرزا صاحب کو قرآن مجید سے یہ معلوم نہین ہوا کہ عورتون کو پہلے بھی الہام ہوتے رہے ہین جیسے ام موسیٰ و مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کو اور چونکہ سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ خیر القرون ہونے کے باعث بدرجہا اس سے بہتر وبڑہکر تہا تو اس مین بھی ضرور ہے کہ بقاعدہ مرزا صاحب ان سے بھی بڑہکر الہامات ہوتے ہون پہر اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مین عورتون کو الہام ہون جنکی حسب مسئلہ مذکورہ **جواب فصل** ۱۱۔ کچھ ضرورت تو نہیں اور اگر ہون بھی تو معمولی بات ہوئی نہ خاص پس اس زمانہ کی بڑہکر خصوصیت کیا ہوئی ۲ جس حدیث مین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مین عورتون کو الہام ہونیکا اور نابالغ بچون کے نبوت کرنے کا ذکر ہے وہ حدیث مرزا صاحب نے درج نہین فرمائی کیا وجہ بہتر ہوتا کہ وہ حدیث درج فرمادیتے تاکہ دعویٰ بادلیل اور آپ کا صدق ظاہر ہو جاتا ۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودیگر انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی منصب نبوت کے لیے تو مرزا صاحب چالیس برس تعلیم وغیرہ کے لیے ضروری بیان فرمایا کرتے ہین اور یہان ارزانی فرماکر یا خود بدولت کی فضیلت کی ثبوت کو قوی کرنے کے لیے فرمایا کہ اس وقت نابالغ بچے نبوت کرین گے اور عوام الناس روح القدس سے بولین گے اور عجب یہ ہے کہ جن کتابون کو خود اصلی نہین مانتے اور بالکل ناقابل اعتبار کئی جگہہ بیان کرتے اور لکھتے ہین یہان انہی کے لچر واقوال بے سند وبے دلیل پر تمسک کرتے ہین کسیطرح کچھ ہاتھ پڑجائے اور یہ نہین خیال کرتے کہ محرف کتب کا کون اعتبار کرتا ہے جنکی تحریف آئے دن معرض بحث مین رہتی ہے اور مسلمان دوسرون کو منوا کر چھوڑتے ہین بہرحال اب تک بظاہر اسکا کچھ ثبوت وظہور

Marfat.com

نہین ہوا ۳- کیا اس تمہید سے مرزا صاحب کا اپنے کسی نابالغ بچہ کے لیے دعوی نبوت کی بنیاد ڈالنا ہی مرکوز خاطر ہے؟ مرزا صاحب پہلے ہی اپنے فرزند کی نسبت تعریفی الفاظ مقدس روح- پاک- نور اللہ- مبارک- مسیحی نفس- روح الحق- کلمۃ اللہ- علوم ظاہری و باطنی سے پُر الاول والآخر- مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السمار- نور- خدا کا روح- اسیرون کی رستگاری کا موجب وغیرہ وغیرہ مشتہر کر چکے ہین +

فصل ۴ ضرورۃ الامام اور یہ سب کچھ مسیح موعود کی روحانیت کا پرتوہ ہوگا جیسا کہ دیوار پر آفتاب کا سایہ پڑتا ہے تو دیوار منور ہو جاتی ہے اور اگر چونہ اور قلعی سے سفید کی گئی ہو تو پھر تو اور بھی زیادہ چمکتی ہے اور اگر اس مین آئینے نصب کیے گئے ہون تو انکی روشنی اسقدر بڑہتی ہے کہ آنکھ کو تاب نہین رہتی مگر دیوار دعوی نہین کرسکتی کہ یہ سب کچھ ذاتی طور پر مجھ مین ہے کیونکہ سورج کے غروب کے بعد پھر اس روشنی کا نام و نشان نہین رہتا پس ایسا ہی تمام الہامی انوار امام الزمان کا انعکاس ہوتا ہے۔

جواب- پرتوہ اور امام الزمان کے انوار کے انعکاس کا مسئلہ اور اس انعکاس سے امام الزمان ہی کے مخالف الہام ہونیکا بیان اور پھر انتشار روحانیت و نورانیت کا ذکر ہو چکا ہے ۲- دیوار اگر پہلے بے نور ہو اور بعد مین نور سے منور ہو نہ سایہ سے جیسا کہ مرزا صاحب نے فرمایا تو بے شک وہ دیوار طفیلی ہوگی اور قبول کیا جاویگا کہ یہ نور کسی اور کا ہے لیکن جس حالت مین کہ وہ دیوار طلوع آفتاب مخیلہ مرزا صاحب سے پہلے ہی بفضل و کرم واہب العطیات نور السموات والارض مہبط انوار رحمت خداوندی ہو تو وہ کیونکر اور کس طرح اپنے تئین طفیلی سمجھے جیسا کہ اول ذکر ہوا ۳- رہا زبانی دعوی سو وہ تو کلیتاً مرزا صاحب کی ملکیت و قبضہ مین ہے دوسرے کسی عاجز کا جو دیوار سے بھی اپنے آپ کو کمتر و ناچیز سمجھتا ہوا سکا کیا مقدور و کیا حوصلہ کہ کسی قسم کے دعوی کا خیال دل مین یا حرف زبان پر لاوے کاش مرزا صاحب ہی مولوی صاحب کے مقولہ پر توجہ و نظر کرتے ؎ راہ فانی گشتہ راہ دیگر است + زانکہ ہشیاری

گناہ دیگرست ✤ چون زخودرستی ہمہ برہان شدی ✤ چونکہ گفتی بندہ ام سلطان شدی ✤ خیر مرزا صاحب نہ کرین لیکن خاکسار کو تو ہر دم اپنا عجز و عبودیت مدنظر ہے اور نہیان تو اس خالق مالک رحیم و کریم کے فضل و کرم کی ہر دم حاجت مندی و ہر آن اسکا سوال ہے ؎ یا کریم العفو ستار العیوب ✤ انتقام
اے بہت بخشش والے عیب کے ڈھانپنے والے
از ما مکش اندر ذنوب ✤ بے طلب ہم میدہی گنج نہان ✤ رائگان بخشیدہ جان جہان ✤ یا کریم العفو حی لم یزل ✤ یا کثیر الخیر شاہ بے بدل ✤ ہکذا انعم الی دار السلام ✤ بالنبی المصطفےٰ خیر الانام ✤ ہم - یہ بھی زبردستی سے مجرد دعوی ہے کہ الہامی انوار امام الزمان کے انوار کا انعکاس ہوتا ہے کیونکہ یہ انوار تو بقول مرزا صاحب قدیم ہی سے اس امت مرحومہ مین ہر ایک زمانہ مین بفضل و کرم مبدا ر فیوض بطفیل اتباع ہادی جن و انس چلے آتے ہین جیسا آپ خود ابھی بیان کر چکے ہین پھر خواہ نخواہ بار بار اثبات فضیلت خود بدولت کے لیے امام الزمان کے انوار کا انعکاس بے دلیل کہے جانا کیا ضرور ہے؟ ہان اسکی تصدیق تب ہو سکتی ہے جب بقول مرزا صاحب سورج غروب ہونے پر یعنے لپیٹ بساط نوری امام الزمان کے بعد ان انوار کا نام و نشان نہ رہے

فصل ۱۵ - ضرورۃ الامام اگر کوئی قسمت کا پھیر نہ ہو اور خدا کی طرف سے کوئی ابتلاء نہ ہو تو سعید انسان جلد اس دقیقہ کو سمجھ سکتا ہے اور خدانخواستہ اگر کوئی اس الٰہی راز کو نہ سمجھے اور امام الزمان کے ظہور کی خبر سنکر اس سے تعلق نہ پکڑے تو پہر اول ایسا شخص امام سے استغنا ظاہر کرتا ہے پہر استغنا سے اجنبیت اور پہر اجنبیت سے سوء ظن بڑھتا ہے اور پہر سوء ظن سے عداوت پیدا ہوتی ہے اور پہر عداوت سے اعوذ باللہ سلب ایمان تک نوبت بدبختی ہے۔

جواب جو امام برحق اور اسکی امامت علی منہاج النبوۃ ہو اس سے بے تعلقی اجنبیت استغنا بے شک جرم ہے اعاذنا اللہ منہا لیکن جو امام بغیر اعمال کے مجرد زبانی دعوی امامت کرے اور اس آڑ مین مسائل مسلمہ شرعیہ نبویہ و قرآنیہ کی ترمیم و تنسیخ و ردوبدل کرکے اپنے لیے منگھڑت مسائل شائع کرے اور اوصاف امامت - زہد - قناعت - توکل - صبر - رضا - تبتل - انابت - تقوی - معرفت ذکر وغیرہ کی بجائے تن آسانی خوش گذرانی حرص مال -

Marfat.com

محبت جاہ و ادب و ریاست کا شیدا ہو التفات لغیر اللہ خوشامد چاپلوسی اہل دنیا کرکے دنیاوی خطاب و عزت کا خواہان و عاشق ذرا سی وہمی تکلیف پر دہڑا دہڑ وا ویلا و میموریل بہیجنے پر آمادہ اپنے مریدین کو جمع رکہنے اور دیگر مردمان کو اپنا معتقد بنانے مین مصروف دن رات غیبت سب و شتم و لعن وطعن مسلمین مومنین مین مشغول دوسرے مسلمین کو کافر بنانے کے لیے حیلہ حوالہ سے فتوی حاصل کرنے مین مشتاق طول امل مین تیس برس کے واسطے رجسٹری کرانے اور غیر سبیل المومنین اپنی وجماعت و اہل بیت کی طرح طرح کی تصاویر اتروانے مین دلیر ہو فرمایے ایسے امام نے بے تعلقی اجنبیت استغنا جہۃ حصول رضای رب العالمین بموجب حکم قرآن مجید و احادیث شریف درست ہی یا نہ؟ انصاف سے غور فرماوین نظر برین حالات مرزا صاحب اول اپنی امامت باوجود موجودگی اوصاف و حالات متذکرہ بالا کے ادلہ شرعیہ سے ثابت کرلین پہر اسپر یہ تفریع اٹہاوین ثبت العرش ثم النقش

۲- یہ بہی غور فرماوین کہ عوام کا تو کیا ذکر خواص علما محدثین فقہا محققین صوفیہ کرام صاحب کشف و بشارات و مجاہدات اصحاب الہامات و مکالمات بلکہ قریبا سب اہل اسلام مرزا صاحب سے نہ صرف ناموافق بلکہ سخت مخالف ہین اور اسلیے کہ خود بدولت مین سوائے مجرد دعوی اپنی تعلی و شیخی و خودسرای وغیرہ کے اور کوئی علامت امامت نہین ہے، آپ اسپر تدبر کرین ۳- قریب قریب اسی طرز کے الفاظ اجنبیت عداوت ختم علی القلب وغیرہ مرزا صاحب نے رسالہ آسمانی فیصلہ مین بہی لکہے ہین مرزا صاحب کو تو یہ ترکیب الفاظ مرغوب خاطر ہوی اور جب تک ختم علی القلب اور سلب ایمان تک نوبت نہ پہونچ لے اور کل دہمکیان اور دینی دنیوی بلائین خود بدولت سی تعلق نہ پکڑنے والے پر نازل نہ فرمالین بس نہین فرماتے لیکن جن عاجزون کی طرف اشارہ ہوتا ہے انکی حالت بہی مدنظر فرماوین کہ انکو کیسی ایذا رسانی ہے اور اسکا ان پر کیا اثر اور کیا نتیجہ ہوتا ہے کیونکہ مرزا صاحب کو تو ہمدردی خیرخواہی و بہبودی و فیض رسانی خلق اللہ اور رحمۃ للعالمین ہو کر تشریف آوری کا دعوی ہے اور عمل یہ کہ دوسری مخلوق الہی

Marfat.com

کے سلب ایمان تباہی ہلاکت اور خود بدولت کی بہتری خطاب عزت درازی حیات کا وظیفہ اور جو
اشتہار پیشگوئی ہوہ بھی اسی مضمون کی غرض ہی شفقت علی الخلق ورحمۃ للعالمینی مرزا صاحب
سے ظاہر ہو رہی ہے کیا شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے اس مشہور مقولہ پر کبھی خیال نہین کیا

شنیدم کہ مردان راہ خدا * دل دشمنان ہم نہ کردند تنگ * ترا کے میسر شود این مقام *
کہ با دوستانت خلاف ست و جنگ *

بیشک بخیال مرزا صاحب تو قسمت کے پھیر اور خدا کی
طرف سے ابتلا سے بری و محفوظ ہو کر سعید انسان تب ہی ہو سکتا ہے جب مرزا صاحب کی چاکری
غلامی و تابعداری مین داخل ہو کر بیعت کرکے مرزا صاحب کو اپنے نفس مع لوازم کا مالک
بناوے لیکن مرزا صاحب نے صفحہ ۴ مین فرمایا ہے کہ جو لوگ اللہ پر ایمان لاتے اور استقامت
اختیار کرتے ہین فرشتے انکو بشارت کے الہامات سناتے رہتے ہین اور تسلی دیتے رہتے ہین
اور اس قسم کے الہامات یا خواب عام مومنون کے لیے روحانی نعمت ہے" اور صفحہ ۴ مین
فرمایا ہے کہ امت محمدیہ مین کئی کروڑ ایسے بندے ہونگے جنکو الہام ہوتا ہوگا مستعد دلون
پر پرتوہ پڑتا ہے" وغیرہ تو جب الہامات ارحم الراحمین کی طرف سے فضل و رحمت و روحانی نعمت
ہین اور بیشک ضرور ہین تو پھر سمجھ مین نہین آتا کہ ایسے صاحب نعمت و فضل کو باوجود استغراق
و انابت الی اللہ مسکنت عبودیت ۔ و انکساری شکر گذاری نعما رواہب
العطیات و اقرار و اعتراف قصور ہمت و لیاقت و استعداد خود کس لیے قسمت کا پھیر و ابتلا
ہو اور امام کی شناخت سے محرومی اجنبیت سوء ظن ۔ عداوۃ اور اخیر پر سلب ایمان
کی بلا کیون اوسپر وارد ہو گی حالانکہ ارشاد اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا
خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا جَزَآءً بِمَا کَانُوْا
یَعْمَلُوْنَ مین صریح صریح اخیر خلود جنت تک کا وعدہ اس رحیم کریم عز اسمہ کا ہے مرزا صاحب
عاجزون پر رحم فرماوین اور اس شاہنشاہ عالی جاہ ارحم الراحمین کی رحمت بے پایان و
شفقت و تلطف فراوان کے واسطے اس قدر تشدد سے الیسا محدود و تنگ پیمانہ حسب خیال و حوصلہ

خود مقرر فرما کر غریب بندگان ارحم الراحمین کو ایسا نا امید و مایوس فرماوین اور یہہ غور کرین کہ جسبر وہ رحیم و کریم ایسا فضل و کرم کرے اسکو امام کی مخالفت کی ایسے الہام کیون ہون ۵ ہان اگر اس قادر مطلق احکم الحاکمین و غیاث المستغیثین و ہادی المضلین کا اس بیچارہ و بے گناہ عاجز ملہم کو بذریعہ الہام ہی تباہ و ہلاک کرنے کا ارادہ ہے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پھر کسی دوسرے کی کیا پیش جا سکتی ہے لیکن چونکہ اس ذات پاک ارحم الراحمین نے خود ہی فرمایا ہے وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ - اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ - اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنٰتٍ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ وَاَدْخِلْنَا فِیْھِمْ بِفَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ - آمین ثم آمین اور حدیث شریف مین بھی اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ اور ایک روایت مین غَلَبَتْ غَضَبِیْ فرمایا ہے اسلیے امید واثق و یقین کامل ہے کہ وہ ہرگز ہرگز ایسا نہ کریگا بلکہ بموجب ارشاد اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ وغیرہ کے روز بروز انعامات و احسانات فراوان در فراوان فرمادیگا +

فصل ۱۶ - ضرورۃ الالہام صبیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت ہزارون راہب ملہم اور اہل کشف تھے اور نبی آخر الزمان کے قرب ظہور کی بشارت سنایا کرتے تھے لیکن جب انہون نے امام الزمان کو جو خاتم الانبیاء تھے قبول نہ کیا تو خدا کے غضب کے صاعقہ نے انکو ہلاک کر دیا اور انکے تعلقات خدا تعالیٰ سے بکلی ٹوٹ گئے اور جو کچھ انکے بارہ مین قرآن شریف مین لکھا گیا اسکے بیان کرنے کی ضرورت نہین - یہ وہی ہین جنکے حق مین قرآن شریف مین فرمایا گیا وَکَانُوْا یَسْتَفْتِحُوْنَ مِنْ قَبْلُ اس آیت کے یہی معنے ہین کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ سے نصرت دین کے لیے مدد مانگا کرتے تھے اور انکو الہام اور کشف ہوتا تھا -

Marfat.com

جواب جن بدبختون نے امام الزمان خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم کو قبول نہ کیا انہون نے تو
اللہ پاک غیور بلکہ اغیر کے صاعقہ غضب سے ضرور ہلاک ہونا ہی تہا اور سب ایسے متکبر حق کو قبول
نہ کرنے والے ہلاک ہوگئے اور انکے تعلقات بہی خداتعالیٰ سے بکلی ٹوٹ گئے اور یہ ضروری تہا
لیکن یہان تو معاملہ ہی اسکے برعکس ہے یعنے جو لوگ مجدد دعویدار امام الزمانی کو قبول نہین
کرتے بلکہ ان دعاوی کو بنظر کراہت دیکہتے ہین اور نہ صرف خود بلکہ اورون کو بہی ان کے
قبول کرنے سے مانع ہوتے ہین انکا کچہ حرج ونقصان بظاہر نہین ہوا اور نہ ان پر غضب کا
صاعقہ گرا نہ انکے تعلقات خداتعالےٰ سے ٹوٹے اگرچہ مرزا صاحب خود بدولت کے صاعقہ سے
تقریراً وتحریراً ان کو نیست ونابود وبرباد فرماتے رہتے ہین اور باوجود آپکے بزبان خود مستجاب
الدعوات ہونیکے بہی ان کا کچہ نہین بگڑتا بلکہ ان کی ہر حال مین بظاہر تو ترقی ہی ہے شعائر
اسلام عبادات ذکر الٰہی وغیرہ مین وہ بدستور مشغول ومصروف ہین جیسا کہ جماعت سید
عبداللہ صاحب مرحوم غزنوی ومولوی عبدالحق وغیرہ جنکو مرزا صاحب کے مخالف الہام
بہی ہوتے رہتے ہین مولوی سید نذیر حسین صاحب دہلوی ومولوی رشید احمد صاحب
گنگوہی وغیرہ جو باوجود ضعف وکبرسنی کے درس تدریس قرآن مجید واحادیث رسول رب العلمین
وغیرہ اوراد مین ویسے ہی مصروف فراہمی وذخیرہ عاقبت ہین اور ایسا ہی مولوی محمد ابراہیم
صاحب ودیگر عالمان فی لودیان کا حال ہے مرزا صاحب خیال فرماوین کہ انکے کون سے
تعلقات خداتعالیٰ سے ٹوٹے ہین ۲ دنیوی حالات کا ذکر کچہ ضرور نہین کہ سب سے بڑہکر مرزا
صاحب کی مخالفت کرنے والے مولوی محمد حسین صاحب کو سرکار سے زمین بہی مل گئی
اور مرزا صاحب نے ادہر اقرار نامہ لکہدیا کہ آیندہ کوئی ضرر وخوف والی پیشگوئی بہی نکرینگے
بلکہ اپنے خدا کے آگے اپیل بہی نہین کرینگے اب غور فرمایے کہ کس کے تعلقات ٹوٹے
اور کس کے مربوط ومضبوط ہوئے ۳۔ اور عاجز خاکسار تو اس امر کا خود قائل ہے اور اس کا
ذاتی تجربہ ومشاہدہ کر رہا ہے کہ مرزا صاحب کی ملاقات وارتباط کی سبب جو کچہ قبض و

Marfat.com

غفلت لاحق حال رہتی تھی وہ ان کی علیحدگی سے بسبل ربسبط ہوکر انعامات تقرب الٰہی مین بہت ہی ترقی وافزونی ہوئی ہے اور اسپر الہامات کی اس قدر زیادتی ہوئی کہ کچھ حد نہین الحمدللہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ لما تحب ربنا وترضی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ یہ آیت شکریہ الہامی تعلیم ہے بظاہر تو اسکا یہی سبب معلوم ہوتا ہے کہ یہان مجرد دعوی ہی تھا اور خود ساختہ مشیخت اور دیگر عاجز بندگان الٰہی وبہت خیر الوری رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیر وتوہین کے سوا اور کچھ چیز نہین جسکی علیحدگی سے افضال واکرام الٰہی عزشانہ مین روزافزون ترقی معلوم ہورہی ہے اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ اللھم رحمتک ارجوا فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شانی کلہ لا الہ الا انت یاحی یاقیوم برحمتک استغیث اللھم لا تجعلنی من الذین ومع الذین یفرحون بما اتوا ویحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا و یریدون علوا فی الارض وفسادا آمین ثم آمین ہم چونکہ مرزا صاحب علم وفضل وقرآن مجید وحدیث شریف کے حقائق ومعارف کو زبان خود دریا بلکہ سمندر ناپیداکنار ہین لہذا ان کے دعوی علم وحقائق معارف کی نسبت بھی کچھ بیان کرنا ضروری ہے سو وہ یہ ہے کہ اول تو لفظ راہب صیغہ واحد بجائے صیغہ جمع رہبان کے مرزا صاحب نے لکھا ہے دوم رہبان تو نصاری تھے جیسا کہ قرآن مجید مین آیا ہے بِاَنَّ مِنْھُمْ قِسِّیْسِیْنَ وَرُھْبَانًا وَّاَنَّھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ چنانچہ معالم التنزیل مین بھی وَالرُّھْبَانُ مِنَ النَّصَارٰی اَصْحَابُ الصَّوَامِعِ لکھا ہے اور وَکَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ والی یہود تھی جیسا کہ اکثر تفاسیر مین ہے معالم مین ہے وَکَانُوْا یعنی الیھود من قبل مبعث محمد صلی اللہ علیہ وسلم یستفتحون یستنصرون علی الذین کفروا علی مشرکی العرب الخ ایسا ہی جامع البیان مین ہے وکانوا الیھود والوا والحال من قبل قبل نزولہ یستفتحون علی الذین کفروا یستنصرون علی المشرکین

Marfat.com

يَقُولُونَ اللهم انصرنا بنبی اخر الزمان المنعوت فی التوراة تواب خیال کرین کہ یستفتحون کے
یعنے نصرت مانگنے والے تو یہود تہے اور مرزا صاحب نے لکہدیا ہے کہ راہب یعنے نصاریٰ
تہے اسکی کیا وجہ ؟ ۵ پہر پارہ اول قرآن مجید کی یہ آیت شریف وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ
کو بہی صحیح نہین لکہا ملکہ الٹ پلٹ کرکے وَكَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ مِنْ قَبْلُ لکہدیا ہے حالانکہ
اِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ کے معنے پس و پیش خیال کرنے والون کو مرزا صاحب طعن و ملام
کا نشانہ بنایا کرتے ہین (یہان بہی شہتیر و تنکے کی مثال کو یاد کرنا لازم تہا) ۶ مرزا صاحب
نے اخیر عبارت مین فرمایا ہے کہ اس آیت کے یہی معنے ہین کہ یہ لوگ خدا تعالے سے نصرت
دین کے لیے مدد مانگا کرتے تہے اور انکو الہام اور کشف ہوتا تہا انتہے اس آیت کے
ماقبل و مابعد کو بغور دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مین یہودیون کی استکبار تکذیب کفر
بے ایمانی و بغاوت وغیرہ کا ذکر ہے کوئی ایسا لفظ نہین جسکی معنے الہام و کشف ہون نہ
معلوم مرزا صاحب نے الہام و کشف کس لفظ و جملہ کے معنے و تفسیر کی ہے ؟ ۷ دیانظر
و بدلیل وسیع الاختیاری و مناصب امام الزمان باوجود موجودگی احکام مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ
بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ۔ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ
وغیرہ مرزا صاحب نے اپنی طرف سے یہ معنے و تفسیر اپنا الہامی جوہر دکہلانیکو بڑہادی ہے جیسا اتخاذ امانت کے
معنے و تفسیر مین لفظ اندہا آئیکا بڑہا دیا تہا ۔ ۸ ۔ اور ایسا ہی مرزا صاحب کی یہہ بہی عادت ہے کہ
اپنے بیان و تحریر کے وقت اثبات مدعا کے لیے خواہ وہ موقوف منقطع شاذ منکر معلل مرسل
مدلس مضطرب مدرج وغیرہ کیسی ہی ہو ۔ لیکن مرزا صاحب اکثر لفظ حدیث صحیح اپنی طرف سے
ضرور لگا دیا کرتے ہین اور مقابلہ مین دوسرون سے صحیح بخاری جسکو اصح الکتب بعد
کتاب اللہ کہا جاتا ہے اسکی احادیث کو بہی قبول کرنے مین چون و چرا و تعامل وغیرہ پیش فرمادیا
کرتے ہین اور پہر عمل کے وقت وہ تعامل بہی نسیاً منسیا جیسا کہ خود بدولت و جماعت وغیرہ
کی کئی قسم کی تصویرین اوترانے کے وقت کسے تعامل و حکم وغیرہ کے بہی کچہ پرواہ نہین کی

Marfat.com

مرزا صاحب کے مریدین اسپر غور وفکر کرین

فصل ۱۷ ۔ ضرورۃ الامام اگرچہ وہ یہودی جنہون نے حضرت عیسی علیہ السلام کی نافرمانی کی تھی خداتعالے کی نظر سے گر گئے تھے لیکن جب عیسائی مذہب بوجہ مخلوق پرستی کے مر گیا اور اس مین حقیقت و نورانیت نہ رہی تو سوقت کے یہود اس گناہ سے بری ہوگئے کہ وہ عیسائی کیون نہین ہوتے تب ان مین دوبارہ نورانیت پیدا ہوئی اور اکثر ان مین سے صاحب الہام اور صاحب کشف پیدا ہونے لگے ۔ اور انکے راہبون مین اچھے اچھے حالات کے لوگ تھے اور وہ ہمیشہ اس بات کا الہام پاتے تھے کہ نبی آخر الزمان اور امام دوران جلد پیدا ہوگا وغیرہ الخ

جواب عیسائی مذہب مین مخلوق پرستی تو بعد مین نادانون نے ملائی مذہب کا اس مین کچھ ذرہ نہین یہودی سیدنا مسیح علیہ السلام کی نافرمانی وانکار سے تائب تو بجای خود انکی دشمنی و بدزبانی سے کبھی باز نہ آئے کم سے کم مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کا عناد اور انکے حق مین دشنام دہی اور طرح طرح کے اتہام تو چھوڑتے لیکن یہ بھی نہ چھوڑا اب تک بدستور ویسے ہی ہین تو پھر ان مین نورانیت اور خداتعالی وپاک کی خوشنودی و رضامندی کے علامات و برکات یعنے الہامات وکشوف کیسی آگئی اور وہ گناہ سے بغیر توبہ بلکہ باوجود اصرار وہٹ کے کیسے بری ہوگئے؟ اور انکے راہبون مین اچھے اچھے حالات کے نورانی لوگ صاحب الہام وکشف کس طرح ہوگئے (مرزا صاحب باین دعوی فضل وعلم فصاحت وبلاغت بار بار یہود کو راہب ہی لکھتے ہین راہب تو نصاری تھے انکو یہود سے کیا تعلق ہے احبار فرمایئے) کیا کسی مومن کے نزدیک معاذ اللہ عناد و توہین وتحقیر سیدنا مسیح علیہ الصلوۃ والسلام بھی کبھی کسیوقت باعث وموجب نورانیت و الہام وکشف وغیرہ علامات رضائی خوشنودی رب غیور ہو سکتے ہین؟ ہرگز نہین ہرگز نہین مرزا صاحب اسپر نظر ثانی وغور فرماوین ۲ ۔ مرزا صاحب کا ابھی تو اس بات پر زور تھا کہ تمام الہامی انوار و مکاشفات منامات و برکات وغیرہ امام الزمان کا انعکاس ہوتا ہے اور یہان پہونچکر حافظہ نباشد والی مثل کے موافق از

Marfat.com

ظلمانی متمرد و سرکش وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ حَقٍّ کے مصداق یہودیوں کو جو امام الزمان سے بہت دور تر پیدا ہوئے تھے انکو صاحب الہامات مکاشفات نورانیت و اچھے اچھے حالات وانی بیان کیا ہے اب فرمادین کہ یہ کس کا انعکاس تہا ۔ مسیح علیہ السلام کی انکار عداوت دشمنی و مخالفت مین توان بدقسمتون پر یہ انعامات خداوندی ہوئی اگر مرزا صاحب کی طرح وہ سیدنا مسیح علیہ السلام کے خیرخواہ و ثناخوان ہوتے تو نہ معلوم کہ بہرہ کن انعامات کو مستحق ہوتے سبحان اللہ مرزا صاحب کے حقایق و معارف جن پر آپ اور آپ کے مریدین دلدادہ ہین ذرا انصاف سے ان پر توجہ و غور فرماوے ۔

صفحہ ۱۲۹ سطر ۲۔ ہاں اپنے اس قاعدہ کے مطابق مرزا صاحب نے اپنا یہ عقیدہ ظاہر نہیں کیا کہ اسی طرح اسلام بھی بوجہ اعتقاد حیات و معجزات مسیح علیہ السلام کے مخلوق پرستی کے سبب (معاذاللہ) مرگیا۔ لہذا عیسائی مسلمان شخ ہونے کے گناہ سے بری ہوگئے۔ اور ان میں نورانیت آگئی"۔ اس عقیدہ کے عدم اظہار میں کیا سِرّ و حکمت ہے؟

آمین ثم آمین الخ ÷

جواب واقعی خود بینی اور تعصب یعنے اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ و ہمچو ما دیگرے نیست کہنا عام مخلوق الٰہی اور امت خیر البریہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بنظر توہین و تحقیر دیکھنا اپنی فضیلت و بزرگی ہر پہلو سے ثابت و قائم کرنے کی تدابیر مین مصروف رہنا بے ضرورت منصوبجات ناجائز و حیلہ حوالہ کرکے اپنے اقوال کی تصدیق کرنا یا فتوی حاصل کرنا اور قرآن مجید و احادیث شریفہ کی عبارت کے معنے و تفسیر مین یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ کے مصداقون کی طرح اپنی طرف سے اپنے مفید مطلب کمی زیادتی کرنی وغیرہ یہ سب بیشک ایسے امراض ہین جن سے انسان سیہ دل ہوکر ہلاک اور آخر بصورت منیب و تائب نہ ہونے کے خود بدعاقبت ہوجاتا ہے حافظ حقیقی و مالک تحقیقی اپنے فضل و کرم سے اس امت کو اپنے حفظ و امان مین رکھے اور ہم عاجز بندون کو بموجب مقولہ ؎ ہر کسے ناصح برائے دیگران ÷

ناصح خود کم بود اندر جہان ۰ وہ ہمارے اپنے عیوب اور اغلاط و زلات پر بصیرت و اطلاع بخشکر ان سے تائب ہونے و پرہیز کی توفیق بخشی ہے یاغیاث المستغیثین اھدنا + لا افتخار بالعلوم والغنا لا تزغ قلبا ھدیت بالکرم + واصرف السوء الذی خط القلم ۲ مرزا صاحب فرماتے ہین جبکہ وہ نبی موعود اسیر خدا اکا سلام ظاہر ہوگیا تب خود بینی اور تعصب نے اکثر راہبون کو ہلاک کردیا اور انکے دل سیاہ ہوگئے" لیکن اللہ پاک قرآن مجید مین فرماتا ہے لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ اٰمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ اَشْرَكُوا وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ اٰمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا اِنَّا نَصٰرٰى ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ وَاِذَا سَمِعُوا مَا اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُولِ تَرٰى اَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِينَ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِينَ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوا جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا وَذٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ مدعا یہ کہ مرزا صاحب راہبون کو خود بین متعصب سیاہ دل بناتے ہین اور اللہ پاک انکو بہت قریب از روے محبت مومنین سے قسیسین و رہبان غیر متکبر حق سنکر دیہا نکر رونے والے ایمان کا اقرار کرنے والے قوم صالحین مین داخل ہونے کی آرزو کرنے والے اور پھر انکو ثواب جنت جزاء المحسنین دینا فرماتا ہے۔ دیکھیے کسقدر فرق پڑ گیا یعنے اللہ تعالیٰ تو نصاری کی جس مذہب پر ہماری دوجو گورمنٹ ہے قرآن مجید مین اسقدر تعریف فرمادی اور مرزا صاحب انکو سرکش منکر مغضوب علیہ یہود سے نسبت دین جو مسلمانون کے سخت دشمن ہین جیسے قرآنی الفاظ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ اٰمَنُوا الْيَهُودَ مین صریح ارشاد ہے ۳ اسلام مین توجہ آپکا ضرور سعادت سے حصہ لیگا لیکن اسلام کے معنے کیا کرتے ہین گردن نہادن۔ فرمان بردار

ہونا احکام کو قبول کرنا اور مرزا صاحب نے بھی گو اسطرح سے حقائق معارف سے رنگین کرکے
سنے کیے ہین لیکن مقصود و مطلب مین کچہ ایسا فرق نہین لیکن مشکل تو یہ امر ہے کہ جس شخص کو
دوسرے تمام مخلوق کو اپنا فرمان بردار بنانا اور سب کی گردنین اپنے حکم کے آگے جھکوانا اور سب کے
نفس کا مع لوازم مالک بننا منظور اور مد نظر ہو وہ اپنی گردن کیونکر جھکائیگا اور اسلام کو
گو زبان سے اچھا کہے اسکی فرمان برداری کیونکر قبول کرے گا اور یہ ہی سخت ڈر کا اور
خوف کا مقام ہے اور اسیو اسطے اخیر پر عاجز مرزا صاحب کی دعا پر بھی آمین ثم آمین کہتا
ہے ۴۔ مرزا صاحب نے اول تو فرمایا کہ الہامی انوار و برکات مکاشفات منامات وغیرہ
امام الزمان کے انوار کا انعکاس ہوتا ہے پھر اس قول کی پروا نکرکے ان ظلمانی متمرد سرکش
و نافرمان مخالف و مقابل انبیا یہود کو جو زمانہ امام الزمان سے بہت دور تر پیدا ہوئے تھے انکو
صاحب الہامات مکاشفات و نورانیت بنایا اب یہان آنکر پھر اسکے برعکس تحریر کردیا کہ
سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم برحق امام الزمان کے بابرکت و نورانی عہد کیوقت
راہب ہلاک اور سیاہ دل ہو گئے گویا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد زمانہ فترۃ مین تو الہامات
مکاشفات نورانیت بہت رہا اور جب آفتاب صداقت و نورانیت طلوع ہوا تو الہامات
بند ہو کر وہ ملہمین مردود و مغضوب علیہم ہو گئے سبحان اللہ مرزا صاحب بیجگہ قرار و استقامت
تو فرماوین ہر بات پر حاشیہ نشینان واہ واہ کرنے والے موجود ہین۔ لہذا مرزا صاحب کو ان
اختلافات انقلابات کی پرواہ نہین ہے اور روحانیت کے مذاق کی کمی کے سبب انپر
نظر نہین پڑتی ۵ دیکھیے خلاف منشار کلام رب عزیز قرآن مجید و شریعت اسلامی اپنی طرف
سے بنگھڑت قاعدہ تراشنے مین بموجب حکم الہام عاجز وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا
كَثِيرًا کے انسان کنان کا کہان ٹکرین مارتا پھرتا اور کیسی حیرانی و اختلافات مین سرگشتہ و
سرگردان ہوتا ہے مرزا صاحب و مریدین اسپر بہت توجہ و غور فرماوین۔

فصل ۲۹ ضرورۃ الامام اب ایک ضروری سوال یہ ہے کہ امام الزمان کسکو کہتے ہین اور اسکی

Marfat.com

علامات کیا ہین اور اسکو دوسرے ملہمون اور خواب بینون اور اہل کشف پر ترجیح کیا ہے؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ امام الزمان اس شخص کا نام ہے کہ جس شخص کی روحانی تربیت کا خدا تعالیٰ متولی ہو کر اسکی فطرت مین ایک ایسی امامت کی روشنی رکھہ دیتا ہے کہ وہ ساری جہان کے معقولیون اور فلسفیون سے ہر ایک رنگ مین مباحثہ کر کے انکو مغلوب کر لیتا ہے وہ ہر ایک قسم کی دقیق در دقیق اعتراضات کا خدا سے قوت پاکر ایسی عمدگی سے جواب دیتا ہے کہ آخر ماننا پڑتا ہے کہ اس کی فطرت دنیا کی اصلاح کا پورا سامان لیکر اس مسافر خانہ مین آئی ہے اسلیے اسکو کسی دشمن کے سامنے شرمندہ ہونا نہین پڑتا۔

جواب اگرچہ اس سوال کا مختصر اور مرزا صاحب کے پسند خاطر تو اسیقدر جواب تھا جو انہون نے صفحہ ۲۴ مین بقلم جلی تحریر فرمایا ہے کہ "امام الزمان مین ہون" لیکن مرزا صاحب نے اسیپر بس نہین فرمائی اور انصاف یہ ہے کہ حالات ہی ایسے ہین جن سے مرزا صاحب معذور ہین یعنے حاشیہ نشینان، فدائیان بھی ایسے مل گئے ہین کہ یا تو مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُوْنَ کیطرح سرنگون دیا تاثیر ادویات مقویات و معجونات و اشغال اطعمہ و اشربہ گوناگون کی طاقت سے داد دینے اور لوٹ پوٹ ہو کر "ہا ہا کیا عرفان اور معرفت کے سمندر پلٹ دیئے" کہنے کو حاضر و موجود ہین جسکا نمونہ کسی اہل اللہ و ربانی کی مجلس مین نہ دیکھا نہ سنا ۲ اور اسپر مرزا صاحب کو فرصت کثیر عمر بھر کے عادت تحریر طبیعت مین بحث مباحثہ کا مذاق خود بدولت سخن آرائی کے مشتاق مضامین کی آمد قلم ہاتھہ مین غرض سب سامان موجود پھر جو پسند خاطر ہوا بلا تامل تحریر فرما دیا کون مانع و مزاحم ہو سکتا ہے اور انہی اسباب کی وجہ سے مرزا صاحب نے علامات امام الزمان و علامات الہام مین بہت کچھ خامہ فرسائی فرمائی ہے مناسب تو یہ تھا کہ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ کے ارشاد کو ایسے اہم ضروری امور مین مد نظر رکھتے بالتخصیص بدعوے سپہ سالاری افواج محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم ۳ کیونکہ یہ اسلامی و محمدی فوج کچھ بے آئینی و بے قانونی و خود سر ہرگز نہین عام

ہو یا خاص سپاہی ہو یا افسر سپہ سالار۔ رعیت ہو خواہ حاکم خود مختار۔ آقا ہو یا غلام۔ غرض ہر ایک کے لیے اسکی ہر ایک امر دینی و دنیوی معاد و معاش کے واسطے ایسا کامل و غیر مبدل پاک قانون موجود ہے جس مین ضوابط و قوانین شارع علیہ السلام کے وقت سے مقرر و منضبط ہو چکے ہین اور چونکہ وہ دستور العمل قوانین الٰہی ربانی ہین لہذا تغیر و تبدل و نسخ و ترمیم کو ان مین دخل و گنجایش نہین اور تیرہ سو برس سے زیادہ کا تجربہ اسپر شاہد ہے کہ اس عالی شان بابرکت محکم قانون کی پیروی و پابندی مثمر حسنات کونین اور اس سے انحراف و روگردانی منتج سیئات دارین یعنے خسر الدنیا والآخرة ہے لہذا لازم تھا کہ جو کچھ ہدایت و بہتری اسلام و اسلامیان کے نام سے خواہ اوصاف امام خواہ شرائط الہام کچھ بھی ہوتا اگر تحریر فرماتے تو ان کو سنداً مرفوعاً انہین ضوابط و قوانین کی قید و حوالہ سے تحریر فرماتے کیونکہ یہان مطلق العنانی نہین چل سکتی اور ہر ایک متنفس مطیعان و متبعان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مجاز ہے اور حق رکھتا ہے کہ بحکم فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ کے طالب دلیل و سند اس قانون الٰہی کا ہو پس اگر یہ اوصاف امام و شرائط الہام وغیرہ اس پاک قانون مین درج ہین اور اس ہادی و رہبر سراپا صدق و اعتبار و سپہ سالار فوج عزیز الغفار صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی و منقول ہین تو کسی کا کیا مقدور کہ آمنا و صدقنا نہ کہے اور سر تسلیم خم نکرے ورنہ یہہ سب بے سند و بے دلیل خانہ ساز و منگھڑت خود تراشیدہ باتین مردود و مطرود ہین اور ہرگز اس آئینی فوج کے لائق التفات نہین کیونکہ بحکم خداوندی جل جلالہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا کے دین اسلام اپنے سب اصولوں و فروعات میں کامل و پورا ہو چکا ہے کونسی صداقت و کونسا امر دینی و دنیوی ہے جو اس پاک و کامل اسلامی قانون مین درج نہین شقی ازلی و بدبخت لم یزلی ہے وہ شخص جو اسکو کامل و اکمل نہ مانے یا اپنی خود ساختہ تشریحات و دلائل کا اسکو محتاج جانے اعاذنا اللہ منہا ۵ مرزا صاحب

نے علامات امام الزمان مین فرمایا ہے کہ اسکی روحانی تربیت کا خدا تعالے متولی ہوکر اسکی فطرت مین امامت کی روشنی رکہدیتا ہے" بجواب اول ہی عرض ہوچکا ہے کہ امر ہدایت سہل و آسان و سریع الفہم ہونا ضروری ہے تاکہ عام و خاص اسکو سمجہ کر فائدہ اٹہا سکین لیکن مرزا صاحب کی طبیعت عادت مستمرہ کے باعث دقائق کو نہین چہوڑ سکتی گو وہ عام بیچارون کے واسطے چیستان ہوجاوین سو اب سوال یہ ہے کہ دوسرے بندگان کی تربیت کا کون متولی ہوتا ہے کیا سوائے رب العالمین خالق و مالک کے کوئی اور ہے جو کسی کی ربوبیت کرے اور تربیت کا متولی ہو جواب یہی ہوگا کہ نہین تو پہر فرماوین کہ اس مین امام الزمان کی کیا خصوصیت ہوئی ۱۲ اور اگر مرزا صاحب کی مراد و اشارہ اس تربیت کی طرف ہے جسکا ذکر جناب پیر سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی فتوح الغیب کے صفحہ ۲۳۲ مین فرمایا ہے جو اکثر مرزا صاحب کے مطالعہ مین ہوتی تہی تو انکی دوسری عبارت کی طرف بہی نظر فرمانی چاہیے جناب پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ سالک کی جوتہی حالت مین وہ ایسا ہوتا ہے

فہو العبد الذی کفت یدہ من جلب مصالحہ ومنافعہ وعن رد مضارہ ومفاسدہ کالطفل الرضیع مع الظئرۃ والمیت الغسیل مع الغاسل فیتولی ید القدرۃ تربیتہ من غیر ان یکون لہ اختیار وتدبیر فان عن جمیع ذلک لاحال ولا مقام ولا ارادۃ بل القیام مع القدر تارۃ یبسطہ واخری یقبضہ وتارۃ یغنی وتارۃ یفقر ولا یختار ولا یتمنی زوال ذلک و وتغیرہ بل الرضی الدائم والموافقۃ الابدیۃ فہو آخر ما ینتہی الیہ احوال الاولیاء والابدال انتہی ۷

اب مرزا صاحب کے حالات خود بدولت تدابیر حصول فتوی امرتسر الضرام مقدمہ گورداسپور تحاریر و خطوط خود لکہکر مخالفون کو دوسرون کے نام سے بہجوانے جیسا کہ خود عاجز مدقق سے بہی کئی مرتبہ کہا کہ ہم مسودہ لکہدیتے ہین تم اپنے نام سے مولوی محمد حسین کو بہیجدینا مطبع خاص اپنا اور کلمیتا اپنے کام کے واسطے لیکن دکہلانے کو نام حکیم فضل دین صاحب کا دنیوی عزت

Marfat.com

کا خطاب حاصل کرنے کے لیے جو برسون سے سعی و کوشش کر رہے ہین ابتداً پیر جلسہ جوبلی جلسہ
طاعون کرکے تحریرین بھیج رہے ہین کبھی تبلیغ ۔ تحفہ قیصریہ ۔ کشف الغطاء ۔ نالہ درد ۔
خلاصۃ البلاغ ۔ راز حقیقت ۔ ستارہ قیصریہ انگریزی ترجمہ کرا کر قیمتی جلدین بندھوا کر
ولایت روانہ فرما رہے ہین اور انکے شکریہ کی امید پر الہاماً "قیصر ہند کی طرف سے شکریہ" ایک عزت کا
خطاب بلکہ خطاب لعزت "ایک بڑا نشان اسکے ساتھ ہوگا" وغیرہ مشتہر فرما رہے ہین اور چونکہ
یہ سب کارروائی مرزا صاحب بہت احتیاط سے کرتے ہین اور عام لوگون کو اسکی خبر نہین لہذا
خود بدولت تجاہل عارفانہ کرکے اشتہار ۲۲ اکتوبر ۱۸۹۹ء و اخبار الحکم مورخہ ۳۱ اکتوبر
۱۸۹۹ء مین فرماتے ہین کہ "ایک اور دوسرا الہام متشابہات مین سے ہے جو ۲۰ اکتوبر ۱۸۹۹ء
کو مجھے ہوا وہ یہہ ہے کہ قیصر ہند کی طرف سے شکریہ اب یہ ایسا لفظ ہے کہ حیرت مین ڈالتا ہے کیونکہ
مین ایک گوشہ نشین آدمی ہون اور ہر ایک قابل پسند خدمت سے عاری اور قبل از موت اپنے
تئین مردہ سمجھتا ہون میرا شکریہ کیسا سو ایسے الہامات متشابہات مین سے ہوتے ہین جب تک
خود خدا ان کی حقیقت ظاہر نہ کرے" ۸ بظاہر یہ سب کچھ اسواسطے اور اس خیال پر معلوم ہوتا
ہے کہ ہم (مرزا صاحب) جو برسون سے اپنے والد اور بھائی کی خدمات بہم رسانی پچاس سوار +
بایام غدر جتلا رہے ہین اور اپنی انیس برس کی خدمات پیش کر کے احسان جتلا رہے ہین جنکی
معمولی شکریہ کے الفاظ مین رسید آنیکی امید و کچھ خبر ہے سو جسوقت وہ آ گیا تو لوگ جو اس

+ اس امر کی تردید مین کلمہ فضل رحمانی کے صفحہ ۲۵ مین بحوالہ تحفہ مرزائیہ درج ہے کہ مرزا غلام مرتضی صاحب نے بعہد سکھان تلاش معاش مین کوئی دوسرا روزگار نہ ملنے پر جمعدار محمد بخش سکنہ ... کوٹ کے فرزندان کی تعلیم پر بمشاہرہ پانچ روپیہ و نان نفقہ کے چند مدت گذاری بعہد سرکار انگریزی ڈپٹی گوپال سہائے نے ملکیت اراضی قادیان بدخل انکے نام کر دی بایام غدر اپنے پاس سے ایک سوار بھی نوکر رکھ کر مدد سرکار مین نہین دیا اور اسوقت ان کے پاس فقط ایک گھوڑی چھوٹی سی سرخی ابلق زیر سواری تھی ۔

ہماری محنت مشقت وسعی کے واقف نہیں ہین انپر ہماری انعامات کا صدق ثابت ہوجاوے گا
اور وہ ہمکو مانجایئن گے لیکن صدق وراستی تو اس مین تہی کہ یہی اظہار کہلے کہلے صاف بیان کیا
جاتا کہ ہم محنت وسعی کر رہے ہین اور ہم کو شکریہ اور خطاب کی امید ہے اگرچہ اسپر یہ اعتراض تو
پہر بہی قائم رہتا کہ ابتداء اسلام سے کوئی امام مجدد مہدی نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایسا بہی ہوا ہے جسکی یہ کارروائی ہو اور دنیوی چند روزہ خطابون اور عزتون کے واسطے اس
نے ایسی مشقت وجانکاہی کی ہو وغیرہ ۹ اب ان سب کو حالات مذکورہ بالا جناب پیر جیلی رضی اللہ
عنہ سے مقابلہ فرماوین اگر وہ حالات خود بدولت ایسے ہی ثابت ہون یعنے وہ بندہ ایسا
ہوجاتا ہے جیسا طفل شیرخوار گود دایہ مین یا میت غاسل کے ہاتہ مین نہ اسکا کچہ اختیار وتدبیر
ہوتی ہے بلکہ ان سب سے فانی نہ اسکا کچہ حال نہ مقام نہ ارادہ بلکہ شاکر بتقدیر جو کبہی اسکو بسط
وکبہی قبض کرتی کبہی غنی کبہی فقیر کرتی ہے اور وہ کچہ اختیار نہین کرتا اور نہ آرزوی زوال و
تغیر حالت کی کرتا ہے بلکہ ہمیشہ رضی وموافق اپنے مولی کی تقدیر کے رہتا ہے اور یہ اخیر درجہ
احوال اولیاء وابدال کا ہے انتہے" اور چونکہ مرزا صاحب کا دعوی تو اس سے بہی کہین بڑہکر
ہے اسلیے مرزا صاحب کے حالات تو اور بہی زیادہ ارفع واولی ہونے چاہیین پس اگر یہ ثابت
ہوجاوے تو بیشک مرزا صاحب اس تربیت کا ذکر کرین ورنہ بغیر حالت کے خالی نام وقال
سے کیا فائدہ اور نیز جناب پیر صاحب کے ان اقوال کی طرف بہی توجہ فرماوین کیف یخرق لک
العوائد وانت ماخرقت من نفسک العوائد وطالب الحظ لیس بصادق فی محبتہ و
ولایتہ فمن اختار مع اللہ غیرہ فہو کذاب" ۱۰ فطرت مین امامت کی روشنی رکہتا سو اسکو
وہی جانے وقبول کرے جو اندرونی روشنی وشمع کو دیکہے یا معلوم کر سکے ہان صوفیا وفقرا
جن مین اس حس وبصیرت وکشف وغیرہ کا چرچا ودعوی ہے وہ تو قریبا کل کے کل مرزا صاحب
کے حالات ادعائیہ سے سخت متنفر ومنکر ہین اور ثقہ ومعتمد فقرا اہل کشف جنکے کشف کا
بارہا تجربہ ہوچکا ہے وہ تو یہی کہتے ہین کہ مرزا صاحب کی یہان کچہ بہی روشنی ونورانیت

Marfat.com

نہین خالی بانگ وہل ودعوی ہے اور یہی سبب ہے کہ ایسے اہل باطن وکشف مین سے آجتک کوئی
بہی مرزا صاحب سے مانوس ومتفق نہین ہوا اور ایسا ہی ہمین کا حال ہے ۱۱ دوسرے اکثر ناخواندہ و
کم علم اور فقرا اہل اللہ کے حالات سے ناواقف علم وغیرہ کے قبول ورجوع کا کچہ اعتبار وعتماد
نہین کیونکہ وہ تو ہر ایک نئی چیز کے پیچہے ہو لیتے ہین دیکہیے جیت رام کی جماعت جو صلیبی شکل
لاٹہی پر قرآن مجید لٹکائے ڈاڑہی سوچہہ صفا مانگتے پہرتے ہین اور اسیطرح کہیڑو والون کا
مجمع جو مالیر کوٹلہ وغیرہ کے گرد نواح مین اکثر خاکروبون کا ہے اور مرزا صاحب کو بابا مرزا کہکر
ادب کرتے ہین ایسا ہی دوسری تکالیف شرعیہ سے بہاگنے والون جادہ آبرو کی صفائی و
دیگر فسق وفجور ومحرمات شرعیہ مین منہمک رہنے والون کا حال ہے اور ایسا ہی بعض کچہ
پڑہے لکہے ذائقہ ولذت اسلامی سے ناواقف عجز وانکسار وعبودیت پر باعث نیچریت و
فلسفہ مضحکہ اڑانے والے صرف زبانی خشک وخالی تقریرون کے دلدادہ جو ذرا سی زبانی
تعریف قرآن مجید واسلام کو سنکر بمقابلہ اپنے معلومات وبے مذاقی کے غنیمت جاننے والے
ہین وہ بیچارے بہی ناواقفون ہی مین داخل ہین پس ایسون کا دیکہا دیکہی مان لینے اور
اعتقاد کر لینے اور ہان مین ہان ملانے کا کیا اعتبار اور کیا وقعت ہو سکتی ہے ۱۲ ا وہ
ساری جہان کے معقولیون وفلسفیون سے ہر ایک رنگ مین مباحثہ کرکے انکو مغلوب
کرلیتا ہے جواب مباحثہ تو بہت ہین اور ہر ایک مباحثہ کرسکتا ہے ہان خصم کو مغلوب
کرکے منوا لینا کچہ کام ہے لیکن جو کچہ مرزا صاحب کے مباحثات کا اب تک نتیجہ ہوا وہ بظاہر
تو یہی ہے کہ مخالفین اسلام تو اولی بہی مخالف ہی تہے لیکن مرزا صاحب نے نمک مرچ لگاکر
ان کی اور انکے معبودون کی خبر لینی سے انکو اسلام وہادی اسلام کے مقابلہ مین سب وشتم کرنے
سخت وسست کہنے ولکہنے کا حوصلہ بڑہا دیا وموقع دیا متبعان ومعتقدان اسلام مین سے
جنکے ساتہہ مرزا صاحب کا باوجود طرح دینے وٹالنے کے مباحثہ ہوا انکا حال بہی ظاہر ہے انکا
مغلوب ہونا تو کہان انہون نے جو کتب وغیرہ مرزا صاحب کے مخالف لکہی ہین انکا مرزا صاحب

Marfat.com

کبھی جواب نہین دیتے اور کئی مولوی صاحبان مثل مولوی عبدالحق و مولوی عبدالمجید دہلوی وغیرہ
ایسے ہین جنکے اصرار و ملتجی ہونے پر بھی مرزا صاحب نے ان سے گفتگو کرنی منظور نہین کی ہان سارے
جہان کے معقولیون و فلسفیون مین سے ایک مولوی حکیم نورالدین صاحب تو بیشک مرزا صاحب
کے مغلوب یا باہم مذاق کی وجہ سے مسخر ہوئے ہین سو عاجز دعا کرتا ہے کہ اللہ پاک انکا ہادی ہو کر
ان کی دستگیری فرماوی آمین ۱۳ دقیق در دقیق اعتراضات کا خدا تعالی سے قوت پاکر عمدگی
سے جواب دیتا ہے جواب ہر ایک انسان چرند پرند بلکہ ذرہ ذرہ اسی مبدء فیوض و واہب العطیات
سے قوت پاتا ہے اس مین بھی امام الزمان کی کچھ خصوصیت نہین اور مرزا صاحب کے عمدگی سے
جواب دینے کا اظہار تو یہی ثمرہ ہوا ہے کہ بعد ساختہ اہتر مرزا صاحب کے مریدین مین سے
دو کس کی تو خبر ہے کہ مرتد ہو کر دوسری طرف جا ملے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۱۴ اسکی فطرت
دنیا کی اصلاح کا پورا سامان لیکر اس مسافرخانہ مین آئی ہے جواب یہ اصلاح کا سامان
بھی ایسا عمدہ ہوا ہے کہ باستثناء مریدین مرزا صاحب دوسرے جملہ مولویان و عالمان و فقراے
سجادہ نشینان وغیرہ غرض قریبا کل اہل اسلام سے منتہا منتہی جنگ و مخالفت ہے جب
اول سامان اصلاح مین یہ حالت ہے تو دیکھیے خود اصلاح کیا کرشمہ ظاہر کرتی ہے اللّٰہم
انی اعوذ بک بوجہک الکریم وباسمک العظیم وبکلماتک التامۃ من شر ما انت اخذ بناصیتہا
انک انت الغفور الرحیم حافظ حقیقی اپنی کل مخلوق خصوصا امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسی
اصلاح سے جو سراسر منتج الشر والفتن ہو محفوظ و مامون رکھے آمین ثم آمین) ۱۵ مسافر
خانہ کے جواب مین عرض ہے کہ ہادی جن و انس صلے اللہ علیہ وسلم نے مسافرخانہ کہا بلکہ فرمایا
اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ - اِذَا رَاَيْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا
عَلٰى مَعَاصِيْهِ مَا يُحِبُّ فَاِنَّمَا هُوَ اِسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا
اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ اس پر غور کرین وعن انس انہ مشی الی النبی صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم بخبز شعیر و اھالۃ سنخۃ ولقد رھن النبی صلی اللہ علیہ وسلم درعا لہ بالمدینۃ عند
یھودی واخذ منہ شعیرا لاھلہ ولقد سمعتہ یقول ما امسی عند ال محمد صاع بر ولا صاع
حب وان عندہ لتسع نسوۃ (بخاری) وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدخر
شیئا لغد۔ عن سھل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ قال ما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
النقی من حین ابتعثہ اللہ تعالی حتی قبضہ اللہ تعالی الخ عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ تعالی
عنھا انھا کانت تقول واللہ یا ابن اختی ان کنا ننظر الی الھلال ثم الھلال ثلاثۃ فی
شھرین وما اوقد فی ابیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نار قلت یا خالۃ فما کان یعیشکم
قالت الاسودان التمر والماء۔ عن عائشۃ قالت ما شبع ال محمد من خبز الشعیر یومین متتابعین
حتی قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ یہ تو کھانے کا حال تھا اور استراحت کے بارہ میں جب
جسد مطہر و مبارک پر بوریا کے نقش دیکھکر فرش بچھانے کی اجازت مانگی گئی تو فرمایا علیہ السلام ومالی وللدنیا
وما انا والدنیا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح وترکھا۔ عرض علی ربی لیجعل بطحاء
مکۃ ذھبا فقلت لا یا رب ولکن اشبع یوما واجوع یوما فاذا جعت تضرعت الیک وذکرتک
واذا شبعت حمدتک وشکرتک غرضیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود موجودگی زبردست
دعا لی شان سلطنت کی جسطرح اس دار نا پائدار میں گذران کی اور جو جائداد دنیا میں چھوڑ گئے سب
کو اظہر من الشمس ہے عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ قال اخرجت لنا عائشۃ رضی اللہ عنہا
کساء وازارا قالت قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذین۔ عن عائشۃ رضی اللہ تعالی
عنھا قالت توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودرعہ مرھونۃ عند یھودی فی ثلثین صاعا

Marfat.com

من سعید یہ دین و دنیا کی سلطنت اور یہ گذران اور دنیا سے رخصت کیوقت یہ جایداد و سبحان اللہ کوئی ایسی نظیر پیش کر سکتا ہے ہرگز نہین اور ایسا ہی حال صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کا تہا عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ قال انی لاول العرب رمی بسھم فی سبیل اللہ ولقد کنا نغزو امع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالنا طعام الا ورق الحبلۃ وھذا السمر حتی ان کان احدنا لیضع کما یضع الشاۃ مالہ خلط ۔ وعن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال کنا جلوسا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یعودہ (سعد بن عبادۃ) منکم فقام وقمنا معہ ونحن بضعۃ عشر وما علینا نعال ولا خفاف ولا قلانس ولا قمص نمشی فی تلک السباخ حتی جئناہ الخ یہ عاشقان الہی کے حال ہین ۔ غرض دنیا کو مسافرخانہ کہنا تو انہین کو زیبا تہا جو مسافرخانہ جانکر مسافرون والا گذارہ کرتے تہے لیکن دوسرے اہل دول سے عاشق تصور و وہم خویشتن + کے بود چون عاشقان ذو المنن + کی مصداق کس منہ و زبان سے مسافرخانہ کہہ سکتے ہین جو دن رات کیوڑہ ۔ بید مشک ۔ ہوائی پانی ۔ برف خس ٹٹی ۔ مرغی ۔ انڈا ۔ مشک ۔ پلاؤ ۔ زردہ ۔ پشمینہ ۔ قالین لحاف وغیرہ مین منہمک مستغرق ہین اور ہزارہا روپیہ کی جایداد و زیور رکہتے ہین اور طول امل کا یہ حال ہے کہ تیس تیس برس کے واسطے رہن جایداد کا معاہدہ ہوتا ہے ؎ ببین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا + ۱۶ ۔ اسکو کسی دشمن کے سامنے شرمندہ ہونا نہین پڑتا "جواب اس بارہ مین مرزا صاحب کی الہامی پیشگوئیان و میعاد مقررہ و تفہیم مشہورہ مندرجہ باب اول کی نسبت جو کچھ ظہور مین آیا وہی بہت ہے زیادہ تشریح کی ضرورت نہین ہان ان واقعات پر مرزا صاحب کا حوصلہ ہٹ و ایستادگی بیشک قابل داد ہین ۔

فصل ۲۰ ۔ ضرورۃ الامام وہ روحانی طور پر محمدی فوجون کا سپہ سالار ہوتا ہے اور خدا تعالی کا ارادہ ہوتا ہے کہ اسکی ہاتہہ پر دین کی دوبارہ فتح کرے ۔

جواب سپہ سالاری کے فرائض منصبی بہی ایسی عمدگی سے ادا ہوئے ہین کہ سوائے چند

Marfat.com

سپاہیان خانہ بدوشان حاضر باشان خدمت والا کی دوسری کل فوج ناراض متنفر بلکہ برسر
مقابلہ حالانکہ اکثر ان مین ذاکرین دعا گو بے شر بقول مرزا صاحب و استخارہ کنان کہ اللہ عزوجل
جل انکو اس سپہ سالار کیطرف اگر دہ واقعا من جانب اللہ ہی راغب و مائل کرے لیکن تقدیر
الٰہی و لیاقت و سلوک مرزا صاحب سے یوما فیوما مخالفت ہی بڑھتی جاتی ہے بلکہ جو حسن ظن کے
سبب متامل و منتظر تھے انکو بھی اصل حالات سے آگاہی و اطلاع بذریعہ مخالف الہامات کے
شروع ہو گئی ہے ۲- فوج کی ناراضگی کے کئی وجوہ ہوتے ہین مثلا **اول** یہ کہ افسر کو لیاقت و
تجربہ کثیر التعداد فوج سنبھالنے کا نہ ہو **دوم** فوج کی طاقت و وسعت وفہم سے زیادہ کام و بوجھ
اسپر ڈالا جاوے **سوم** اپنی تعظیم و تکریم ادب و قواعد مین اسپر تشدد و جبر و بدسلوکی کی جاوے
وغیرہ اب مرزا صاحب خود ہی فکر و غور فرماوین کہ ان مین سے کونسا سبب و وجہ ہے ۳ مرزا
صاحب تو سپہ سالاری و افسری کے بہت عاشق و دلدادہ مین جو کوئی جناب حضور حضرت
اقدس وغیرہ لکھکر آپ سے کچھ عرض کرے اور اپنے آپ کو خادم غلام جاں کہے اسپر آپ خوش راضی
اور مسرور الوقت ہوتے ہین لیکن براہ مہربانی ان احادیث شریف و احکام و فرمان ہادی علیہ
صلوات الرحمٰن کو بھی جو افسری و امارت سے متعلق ہین ملاحظہ فرماوین اللّٰھم من ولی من
امر امتی شیئا فشق علیھم فاشقق علیہ ومن ولی من امر امتی شیئا فرفق بھم فارفق بہ
قال اتدرون من السابقون الی ظل اللہ عزوجل یوم القیامۃ قالوا اللہ ورسولہ اعلم
قال الذین اذا اعطوا الحق قبلوہ واذا سئلوہ بذلوہ وحکموا للناس کحکمھم لانفسھم
قال ما من رجل یلی امر عشرۃ فما فوق ذلک الا اتی اللہ عزوجل مغلولا یوم القیامۃ یدہ
الی عنقہ فکہ برہ او اوبقہ اثمہ اولھا ملامۃ واوسطھا ندامۃ واخرھا خزی یوم القیامۃ
وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان افضل عباد

Marfat.com

الله عندالله منزلة یوم القیمة امام عادل رفیق وان شر الناس عند الله منزلة یوم القیامة
امام جائر خرق موسی ومعاذ رضی الله تعالی عنهما کو یمن کیطرف روانه فرمانے پر فرمایا یسّرا ولا
تعسرا وبشرا ولا تنفرا وتطاوعا ولا تختلفا عن معاذ بن جبل ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم لما بعثه الی الیمن قال کیف تقضی اذا عرض لك قضاء قال اقضی بکتاب الله قال
فان لم تجد فی کتاب الله قال فبسنة رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فان لم تجد
فی سنة رسول الله قال اجتهد رایی ولا آلو قال فضرب رسول الله صلی الله علیه وسلم
علی صدره وقال الحمد لله الذی وفق رسول رسول الله لما یرضی به رسول الله - وعن
عمر بن الخطاب انه کان اذا بعث عماله شرط علیهم ان لا ترکبوا برذونا ولا تاکلوا نقیا
ولا تلبسوا رقیقا ولا تغلقوا ابوابکم دون حوائج الناس فان فعلتم شیئا من ذلك فقد
حلت بکم العقوبة ثم یشیعهم وغیره ۴ یہ امام اور سپہ سالار کے فرائض منصبی ہین اب
غور فرماوین کہ جب کوئی شخص ان احکام کی بالکل مخالفت کرکے سپہ سالاری اور امامت
بغیر اوصاف واعمال کے زبانی قائم کرے تو اسلامی سپاہ اس افسری وسپہ ساری کو کیونکر
قبول کر سکتی ہے آپ اسلامی عقاید واحکام کی پابندی شروع کرین پھر دیکھین کہ کیسی کامیابی
ہوتی ہے لیکن عملا ہو زبانی جمع وخرچ سے کچھ حاصل نہین ہو سکتا۔ اور دین کی دوبارہ فتح
کرنے کی نسبت یہ عرض ہے کہ فتح کسی نتیجہ سے ظاہر محقق صحیح فتح ثابت ہوتی ہے یہ قانون
مسلم ومشاہدہ شدہ ہے کہ فاتح ہمیشہ ہر امر مین غالب ومعزز اور بارعب ہوتا ہے اور
مغلوب اسکی عزت کرتا ڈرتا اور مودب ودبکر رہتا ہے حتے کہ کوئی کلمہ اور امر بے ادبی
ومنافی شان فاتح مغلوب سے سرزد نہین ہوتا سو اگر مرزا صاحب کے زمانہ مین یہی نوبت

Marfat.com

وحالت اسلام کی ایسی ہوگئی ہے تو لاریب فتح صحیح وحق ہے اور اگر مغلوب و بیباک بیخوف دلیر و دریدہ دہن ہوکر بدزبانی گند سب وشتم کے فواری بن گئے ہین تو مرزا صاحب خود ہی انصاف فرماوین کہ کیسی فتح ہوی مجرد خوش اعتقاد مریدین کی تعریف و توصیف پر خیال نہ کرکے انصافا بحکم استفت قلبك ولو افتاك المفتون اپنے دل سے فتوی پوچھین کہ اس کا نام فتح ہے یا شکست؟

فصل ۲۱ - ضرورۃ الامام - اور وہ تمام لوگ جو اسکے جھنڈے کے نیچے آتے ہین انکو بھی اعلے درجہ کے قوی بخشے جاتے ہین اور وہ تمام شرائط جو اصلاح کے لیے ضروری ہوتے ہین اور وہ تمام علوم جو اعتراضات کے اٹھانے اور اسلامی خوبیون کے بیان کرنے کے لیے ضرور ہین اسکو عطا کیے جاتے ہین -

جواب مرزا صاحب نے یہ کیفیت وتعریف بیان نہین فرمای کہ کس کام وعمل کے لیے اعلے درجہ کے قوی بخشے جاتے ہین خیر کچھ ہی ہو بہرحال مرزا صاحب کے مریدین سے جو کچھ آجتک ظہور مین آیا وہ تو یہی جنگ و جدال قیل وقال یا اظہار فضیلت خود بر دیگر بندگان رب العالمین و تحقیر وتوہین پیشوایان برگزیدگان وبزرگان دین متین ویا اکل وشرب دخوشگذرانی جیسا کہ مرزا صاحب نے خود ہی ان کی تعریف شہادۃ القرآن کے اخیر ودیگر اشتہارات مین مفصل فرمای ہے پھر کسی مین بھی ذکر وفکر مسکنت انکساری وانابت الی اللہ وفکر حج وغیرہ ارکان اسلام کی نسبت بظاہر دیکھائی نہین دیتی اور غیب کا حال عالم الغیب والشہادۃ کو معلوم ہے شرائط اصلاح واعتراضات اوٹھانیکا حال عرض ہوچکا ہے علاوہ ازین امام صاحب تو کسی صورت مین مریدین آگے بڑہ ہی نہین سکتے پس امام صاحب کے حالات پر ہی انکے حالات کا اندازہ بخوبی ہوسکتا ہے -

فصل ۲۲ ضرورۃ الامام صفحہ ۷ - اور باین ہمہ چونکہ اللہ تعالی جانتا ہے کہ اسکو دنیا کے بے ادبون اور بدزبانون سے بھی مقابلہ پڑیگا اسلیئے اخلاقی قوت بھی اعلے درجہ کی

Marfat.com

اسکو عطا کی جاتی ہے۔

جواب اعلےٰ درجہ قوت اخلاقی مین توحید۔ توکل۔ تبتل۔ توبہ۔ انابت۔ صبر۔ شکر۔ خوف۔ رجا۔ فقر۔ زہد۔ محبت و شوق۔ رضای الٰہی۔ نیت و اخلاص و صدق اور طول امل چھوڑ کر فکر موت و تیاری عقبیٰ وغیرہ بھی داخل ہین اور ان اوصاف کا امام مین جو مخلوق الٰہی کی اصلاح و ہدایت کے واسطے مامور ہو ہونا ضروری ہے اور بیشک امام مین یہ اوصاف ضرور ہوتے ہین لہٰذا یہ دیکھنا چاہیے کہ مرزا صاحب مین بھی یہ اوصاف موجود ہین؟ سو ان ہر ایک مین جو مرزا صاحب کا عملدرآمد رہا ہے جسکا اس عرصہ کی ملاقات مین مشاہدہ و تجربہ ہوا اور جو مرزا صاحب کا ان اخلاق مین درجہ و رتبہ ہے وہ مع شواہد و نظائر قابل ذکر تھا لیکن چونکہ مرزا صاحب نے بے ادبون اور بدزبانون کے مقابلہ پر صرف خوش اخلاقی ہی کو مراد لیا اور ذکر کیا ہے لہٰذا اس جگہہ مرزا صاحب کی خوش اخلاقی و شیرین کلامی کا جو انہون نے اپنے کتب و اشتہارات مین ظاہر فرمائی ہے اور جسکا بالاستیعاب ذکر تو مشکل و طول ہے لیکن بطور نمونہ چند الفاظ و کلمات و فقرات اظہار حقیقت کے لیے بدل ناخواستہ لکھتا ہون اور ان کی نقل کرنے سے اللہ تعالےٰ کی پناہ و بخشش مانگتا ہون ۲۔ مثلاً (الف) اے بدذات فرقہ مولویان تمنے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا۔ اندھیرے کے کیڑو۔ ایمان و انصاف سے دور بھاگنے والا۔ اندھے نیم دہریہ۔ ابولہب۔ اسلام کے دشمن۔ اسلام کی عار مولویو۔ اے جنگل کے وحشی۔ ای نابکار۔ ایمانی روشنی مسلوب ہوے احمق مخالف۔ اے پلید دجال۔ اسلام کے بدنام کرنے والے۔ اے بدبخت مفتریو۔ اعمی۔ شرار اول الکافرین۔ اوباش۔ ای بدذات خبیث دشمن اللہ و رسول کے۔ ان بے وقوفون کے بھاگنے کی جگہہ نہ رہے گی اور صفائی سے ناک کٹ جائیگی۔ (ب) بے ایمان اندھے مولوی۔ پلید طبع پاگل بدذات جھوٹا۔ بدگوہری ظاہر نہ کرتے۔ بیحیائی سے بات بڑھانا۔ بددیانت۔ بے حیا انسان بدذات فتنہ انگیز۔ بدقسمت منکر۔ بدچلن۔ بخیل۔ بداندیش۔ بدظن۔ بدبخت قوم۔ بدگفتار

Marfat.com

بد باطن نکتہ چین۔ باطنی جذام۔ بخل کی سرشت والے۔ بیوقوف جاہل بیہودہ۔ بدعلما (ت) تمام دنیا سے بدتر۔ تنگ ظرف۔ ترک حیا۔ تقوی ودیانت کے طریق کو بکلی چھوڑ دیا۔ ترک تقوی کی شامت سے ذلت ہو پہنچ گئی۔ تحقیر ولعنت کی جھاگ منہ سے نکالنے کے لیے (ث) ثعلب (لومڑی جیسے) ثم اعلم ایہا الشیخ الضال والدجال البطال (ج) جھوٹ کی نجاست کھائی۔ جھوٹ کا گوہ کھایا۔ جاہل وحشی جادہ صدق وثواب سے منحرف ودور۔ جعلساز۔ جیتے ہی مرجانا۔ چوہڑے چمار (ح) حمار حمقا حق وراستی سے منحرف۔ حق پوش۔ (خ) خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں۔ خنزیر سے زیادہ پلید خطا کی ذلت انہی کے منہ پر۔ خالی گدھے۔ خائن۔ خیانت پیشہ۔ خاسرین۔ خالیۃ من نور الرحمن۔ خام خیال۔ خفاش۔ (د) دل کے مجذوم۔ دھوکہ دادہ۔ دیانت ایمانداری راستی سے خالی۔ دجال دروغگو۔ ڈوموں کی طرح مسخرہ۔ دشمن سچائی۔ دشمن قرآن۔ دلی تاریکی (ذ) ذلت کی موت ذلت کے ساتھ پردہ دری۔ ذلت کے سیاہ داغ انکے منحوس چہروں کو سوروں اور بندروں کی طرح کردیگی (ر) رئیس الدجالین۔ ریش سفید کو منافقانہ سیاہی کے ساتھ قبر میں لیجائیں گے۔ روسیاہ۔ روباہ باز۔ رئیس المتصلفین۔ راس المعتدین۔ راس الغاوین۔ (ز) زہرناک مادے والے۔ زندیق (س) سچائی چھوڑنے کی لعنت انہیں پر برسی۔ سفلی ملا۔ بے بصر۔ سیاہ دل منکر۔ سخت بیحیا ہوگا جو اس فوق العادت سلسلہ سے انکار کرے۔ سیاہ دل فرقہ۔ کس قدر شیطانی افتراؤں سے کام لے رہا ہے۔ سادہ لوح۔ سادہ منشی۔ سفہاء۔ سفلہ۔ سلطان المتکبرین الذی اضاع دینہ بالکبر والتوہین (ش) شرم وحیا سے دور۔ شرارت وخباثت۔ شیطانی کارروائی والے۔ شریف از سفلہ نمی ترسد ملکہ از سفلگی اومیترسد۔ شریر مکار۔ شیخی سے بھرا ہوا۔ شیخ نجدی۔ (ص) صم عمی۔ صید القناۃ نیوش صلالۃ ضربہ + ویریک رمانی عجاردما (ض) ضال۔ ضر زہم اکثر من ابلیس اللعین (ط) طالع منحوس۔ طبتم نفسا بالغاء الحق والدین (ظ) ظالم ظلمانی حالت (ع) علماء السوء۔ عداوت اسلام۔ عجب پندار والے۔ عدو العقل والنہی۔ عقارب۔ عقب الکلب۔ عدو دین (غ) غول الاغوی۔ غدار سرشت۔ غالی۔ غافل۔ (ف) فنیت یا عبد الشیطان

الموسوم بہ - فریبی - فن عربی سے بے بہرہ - فرعونی رنگ (ق) قبر مین پاؤن لٹکائے ہوئے - قست قلوبھم کماھی عادۃ الیھود - قد سبق الکل فی الکذب والمین (ک) کتے - گدھا - کینہ ور - گندے اور پلید فتوے والے - کمینہ - گندی کارروائی والے - کھماؤ (ما در زاد اندھے) گندی عادت گندے اخلاق - گندہ دہانی - گندے خیال والے ذلت سے غرق ہوجاتا - کج دل قوم - کوتاہ نظر - کھوپری مین کیڑا - کیڑون کیطرح خود ہی مر جاوینگے - گندی روح (ل) لاف وگذاف والے - لعنت کی موت (م) مولویت کو بدنام کرنے والو - مولویون کا مونہہ کالا کرنے کے لیے - منافق مفتری - مورد غضب - مفسد - مرے ہوئے کیڑے - مخذول - مہجور - مجنون درندہ - مغرور - منکر محجوب مولوی - منکس طینت مولوی کی بک بک - مردار خوار مولویو (ن) نجاست نکھاؤ - نااہل مولوی - ناک کٹ جائیگی - ناپاک طبع لوگون نے - نابینا علما - نمک حرام - نفسانی - ناپاک نفس نابکار قوم ابھی تک حیا وشرم کی طرف رخ نہین کرتی - کا مونہہ کالا ہوا - نفرتی وناپاک شیوہ - نادان متعصب - نالائق - نفس امارہ کے قبضہ مین - نااہل حریف - نجاست سے بھرے ہوئے - نادانی مین ڈوبے ہوئے - نجاست خواری کا شوق - (و) وحشی طبع - وحشیانہ عقاید والے - (ھ) ہامان ہالکین - ہندوزادہ - (ی) یک چشم مولوی - یہودیانہ تحریف - یہودی سیرت - یاایھا الشیخ الضال والمفتری البطال - یہود کے علماء - یہودی صفت وغیرہ - ۲۳ - مرزا صاحب کی کتب وغیرہ تو ان کلمات سے لبالب ہین لیکن بہت ہی اختصار کر کے ضمیمہ رسالہ انجام آتھم ودوسرے اوراق سے جو الفاظ سرسری دیکھنے سے نظر سے گذرے ان مین سے بھی بہت چھوڑ کر یہ لیے ہین اور مرزا صاحب نے ان کو اکثر ان مسلمان علما اہل قبلہ پابند صوم وصلوۃ حجاج حافظان قرآن مجید کلام رب رحیم وحدیث رسول کریم کے نام لیکر استعمال فرمایا ہے جو اکثر خدمت قرآن مجید وحدیث شریف واپنے وظائف واوراد وذکر الٰہ مین شب وروز مصروف ہین اور ان مین بہت ایسے ہین جنکی مجلس مین کبھی مرزا صاحب کا ذکر بھی مشکل سے ہوتا ہے اور مرزا صاحب نے بعض جگہہ تو کل قوم کو ہی مخاطب کیا ہے -

نعوذ باللہ [illegible] علاوہ ان کے ملاں بہت [illegible] درود وغیرہ [illegible] بوقت [illegible] ہے ۱۲

Marfat.com

۴۔ پھر ان ہی الفاظ پر کفایت و بس نہین فرمائی بلکہ اپنی طرف سے عربی عبارت مین عجیب لعنتین تصنیف کر کے لکھی ہین۔ مثلاً رئیس الدجالین۔ اور اسکا تمام گروہ علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ (قدرت قادر عز وجل مرزا صاحب کی زبان و قلم سے بجائے درود ہزارہ ہزار لعنتین نکلی ہین یعنے مسلمین مومنین تو درود ہزارہ پڑھتے ہین اور مرزا صاحب ہزار لعنتون کا ورد کرتے ہین اپنا اپنا نصیب ہے) اخرہم شیطان الاعمے و الغول الاغوی یقال لہ۔ وہو کالامر وہی من الملعونین مخالف و مکذبون پر وہ لعنت پڑی جو دم نہین مار سکتے۔ لعنت ہی ایسی خوشی یہ۔ مکذبین کے دلون پر خدا کی لعنت پس مینے اشتہار دیدیا ہے جو شخص اسکے بعد سیدھے طریق سے میرے ساتھ معاملہ نکرے اور نہ تکذیب سے باز آوے وہ خدا کی لعنت فرشتون کی لعنت اور تمام صلحا کی لعنت کے نیچے ہو وغیرہ دوسری قومون کا بیان ذکر نہین جنکے واسطے ہزار لعنت پوری کر کے اپنی کتاب مین شائع کی ہے اب التعجب یہ ہے کہ مرزا صاحب نے باین فضل و علم و نیابت نبوت سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات لایکون المومن لعانا۔ لیس المومن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذی۔ لا تلاعنوا بلعنۃ اللہ۔ ان اللعانین لایکونون شہداء یوم القیمۃ۔ لاینبغی لصدیق ان یکون لعانا۔ ان العبد اذا لعن شیئا صعدت اللعنۃ الی السماء فتغلق ابواب السماء دونہا ثم تہبط الی الارض فتغلق ابوابہا دونہا ثم تاخذ یمینا و شمالا فاذا لم تجد مساغا رجعت الی الذی لعن فان کان لذلک اہلا و الا رجعت الی قائلہا۔ من لعن شیئا لیس لہ باہل رجعت اللعنۃ علیہ۔ سباب المسلم فسوق و قتالہ کفر۔ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ وغیرہ کا مرزا صاحب نے کیون خیال و لحاظ نہین کیا

۵۔ پھر یہ تو مرزا صاحب کا عام غریب مومنین و مسلمین کے ساتھ سلوک ہوا۔ اب اس سے بڑھکر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین مین سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان مین مرزا صاحب ایک خط مین لکھتے ہین کہ مین وہی مہدی ہون جسکی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکر کے درجہ پر ہے تو انہون نے جواب دیا کہ ابوبکر کیا وہ تو بعض انبیا سے بھی افضل ہے انتہی

۶۔ پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی نسبت ازالہ صفحہ ۵۹۶ مین لکھتے ہین حق بات یہ ہے کہ ابن مسعود ایک معمولی انسان تھا نبی اور رسول تو نہین تھا اس نے جو بحث مین اگر غلطی کھائی تو کیا اس کی بات کو اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی مین داخل کیا جائے انتہے" پھر مرزا صاحب نے اول بجالت انکار مباہلہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی درخواست مباہلہ کی نسبت لکھا تھا لیکن بعد مین خود ہی مباہلہ کرنے پر مصر ہو گئے یعنے جب آپ مباہلہ کرنا نہین چاہتے تھے تو صحابہ کرام تک لے دے کر دی اور پھر بعد مین جب خود طیار ہوئے تو اس کیواسطے اصرار کرکے لوگون کو دعوت کی اور مباہلہ نہ کرنے والے کو بہت کچھ سخت و ست کہا ۷۔ پھر اسی جگہ ازالہ مین سب صحابہ کرام کی نسبت فرمایا کہ " صحابہ کے مشاجرات و اختلافات پر نظر ڈالو۔ حضرت معاویہ بھی تو صحابی تھے جنھون نے خطا پر جم کر ہزارون آدمیون کے خون کرائے اگر ابن مسعود نے خطا کی کونسا غضب آگیا اور بیت اس نے اگر جزئی اختلاف مین مباہلہ کی درخواست کی تو سخت خطا کی" جواب آخر مرزا صاحبکو بھی یہی خطا کرنی پڑی اور سخت خطا کی اور وہی بات ہوئی من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ[1] اسکے بعد مرزا صاحب نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا اختلاف بیان کرکے لکھا ہے کہ "اب کیا یہ سارے سچ پر تھے اور جب ایک قسم کی کسی سے غلطی ہوئی تو دوسری قسم کی بھی ہو سکتی ہے یہ کیا جہالت ہے کہ صحابی کو انکی غلطی اور خطا سے پاک سمجھا جائے اور اسکے مجرد اپنے ہی قول کو ایسا قبول کیا جائے جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول قبول کرنا چاہیے مسلمانون خدا سے شرماؤ انتہے" ۸۔ صحاب انبیا علیہم الصلوۃ والسلام پر بھی بس نکرکے خود انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کی شان عالی مین کچھ کا کچھ خامہ فرسائی کی ہے چنانچہ حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت جو الفاظ ناگفتنی لکھے ہین انکے اعادہ کی ضرورت نہین اکثر لوگون کو معلوم ہین اور اس کتاب مین بھی انکا ذکر ہوا ہے پھر خاتم النبیین وسید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک مین بھی ایسی دلیری و بیباکی سے فرق نہین کیا اور ازالہ صفحہ ۶۹۱ مین لکھدیا ہے کہ کئی امور کی حقیقت و کیفیت انپر تہ عمیق تک وحی الٰہی سے نہین کھلی گویا اپنی واقفیت وحقیقت شناسی کو رسول اللہ

[1] جو شخص کسی اپنے بھائی مسلمان کو کسی گناہ کے ساتھ طعنہ دی تو جب تک خود اسی گناہ پر عمل نکرے نہین مرے گا۔

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سمجھتے ہین۔ معاذ اللہ ۹ آن امور سے ظاہر ہے کہ اس خلق کی جو مرزا صاحب نے ظاہر کیا ہے ان مین قوت تو بے شک ہے اور بہت ہی تند مضامین ہی ظاہر کر رہی ہے کہ دریا موج زن کیطرح مرزا صاحب سے یہ کلمات نکلتے چلے جاتے ہین اور مرزا صاحب بہی دلیری سے بیدھڑک جو سامنے آیا اسکے واسطے لکھکر شائع کرتے جاتے ہین اور یہ بھی عیان ہے کہ مرزا صاحب اس قوت اخلاقی کو منافی شان امامت نہین جانتے بلکہ اسکا لازمہ خیال کرتے ہین چنانچہ اسی صفحہ پر لکھا ہے کہ اخلاقی قوت سے یہ مراد نہین کہ ہر جگہہ وہ (امام) خواہ نخواہ نرمی کرتا ہے کیونکہ یہ تو اخلاقی حکمت کے اصول کے برخلاف ہے ہان وقت اور محل کی مصلحت سے کبھی معالجہ کے طور پر سخت لفظ بہی استعمال کر لیتے ہین لیکن اس استعمال کے وقت نہ انکا دل جلتا ہے اور نہ طیش کی صورت پیدا ہوتی ہے نہ موُنہہ پر جھاگ آتی ہے اگر کوئی سخت لفظ سوختہ مزاجی اور مجنونانہ طیش سے نہ ہو اور عین محل پر چسپان اور عند الضرورت ہو تو وہ اخلاقی حالت کے منافی نہین ہے وغیرہ" ۱۰۔ مرزا صاحب نے اپنی اس قوت اخلاقی کے جواز کے ثبوت مین سید الاولین و الاخرین و مسیح علیہما السلام والصلوات کو سخت الفاظ استعمال کرنے کی نسبت کی ہے جسکا جواب کافی اسی جگہہ دیا گیا ہے کہ اسکا ہرگز کچھ ثبوت نہین ہے پہلے ازالہ مین بہی سخت الفاظ کے استعمال کی حمایت مین بہت کچہ لکھکر کہا ہے کہ دشنام دہی اور چیز ہے اور بیان واقعہ کا خواہ وہ کیسا ہی تلخ اور سخت ہو دوسری شے ہے پہر کہا ہے کہ "نہین دشنام دہی سے منع کیا گیا ہے نہ یہ کہ اظہار حق سے روکا گیا ہو" پھر لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حق کی تائید کے لیے صرف الفاظ سخت ہی استعمال نہین فرمائے بلکہ بتوں کو جو ان کی نظر مین خدائی کا منصب رکھتے تھے اپنے ہاتھ سے توڑا بھی پہر لکھا ہے کہ "زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بہیجنا ایک سخت گالی ہے لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر ان پر لعنت بہیجتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا خدا تعالے نے قرآن شریف مین بعض کا نام ابولہب بعض کا کلب اور خنزیر

کہا اور ابوجہل خود مشہور ہے ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیان معلوم ہوتی ہین استعمال کی ہین جیسا کہ فرماتا ہے فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ" ازالہ صفحہ ۲۷ اسکے بعد مرزا صاحب نے بددعا کی ہے کہ اے خدا قادر مطلق ہماری قوم کے بعض لمبے ناک والون کے ناک پر بھی استرار کہدے انتہی ۱۱۔ جواب۔ جو کچھ مرزا صاحب نے اخلاقی قوت و استعمال سخت الفاظ مین لکھا ہے اسکا جواب اسی جگہہ عرض ہوا ہے امید کہ ناظرین دیکھکر انصاف کرین گے باقی جو عبارت ازالہ کے حوالہ سے درج ہوی ہے اسکے جواب مین یہ عرض ہے کہ مرزا صاحب نے خود اقبال کیا ہے کہ دشنام دہی سے ہمین منع فرمایا گیا ہے اسلیے یہان یہی سوال ہے کہ پھر دشنام دہی کیون کی گئی؟ ۱۲۔ بیان واقعہ کی نسبت یہ عرض ہے کہ اللہ جل جلالہٗ تو عالم الغیب والشہادہ اور خالق کل شی ہونیکے باعث ہر ایک کے واقعی اور اصلی حالات سے محرم و واقف ہوکر اپنی مالکیت خالقیت ربوبیت کے استحقاق حقہ سے جو کسی کی نسبت فرمادی بجا ہے لیکن مرزا صاحب چونکہ ایسے حالات و کسی کے انجام سے واقف نہین اور نہ ایسے (خدائی) حقوق رکہتے ہین تو وہ کیونکر کسیکو برا بہلا حلال زادہ حرام زادہ کہہ سکتے ہین؟ ۱۳۔ لعنتون اور ولید بن مغیرہ کی نسبت آیۃ کریمہ مین دیکھہ لیجیے کوئی کسیکا نام نہین ہے۔ لعنتون مین بہی یہی ہے کہ جو صدق و راستی و مخلوق الٰہی کے دین و دنیا کی فلاح کے مخالف اور اپنی جانون کے دشمن ہوکر ظالم اور مرتکب جرائم ہین انپر اللہ عزوجل کی پہٹکار ہے ان مین نام کسیکا نہین غرض بری افعال اور انکے کرنے والون کی مذمت ہے ابولہب کا نام اسواسطے آگیا کہ اس نے پیغام الٰہی جو سراسر فلاح دارین کے واسطے تہا ایک مقبول و مسلم صادق صلے اللہ علیہ وسلم سے سنکر اور راستی کا دشمن بنکر گستاخی سے تب لک زبان سے نکالا اسکی سزا مین وہی کلمہ معہ اسکی نام کے رب غیور نے لطور یادگار اپنی کتاب عزیز مین نازل فرمایا نہ وہ ایسا کرتا نہ

Marfat.com

سزا پاتا۔ پھر سوائے ابولہب کے اور کسی ایسے معتوب کا نام قرآن مجید مین نہین جو دیگر نام مثل فرعون وہامان وغیرہ آئے ہین صرف انکے حالات و قصص عبرت کے لیے مذکور ہوئے ہین حالانکہ مرزا صاحب نے ذرا ذرا سے اختلاف اور اپنی ذات کی خفیف بے ادبی پر نام لیے لیکر خوب دشنام ولعنتین اپنے تصانیف مین درج کی ہین دیکھیے کس قدر فرق عظیم ہے۔ ۱۴۔ بابی وامی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت الفاظی ہرگز ہرگز کسیکی نسبت بھی مروی نہین سرور کائنات کے حلم نرمی عفو و درگذر کی نظیر کہین بھی نہین ہے کچہ قدرے قلیل ذکر اسکا عرض ہوتا ہے۔ بتون کا ہاتھ سے توڑنا دوسری بات ہے وہ تو ضروری تھا کیونکہ معبود باطلہ کا نابود کرنا تردید شرک و اثبات توحید مین داخل ہے اور خاص وصل مدعا بعثت انبیا علیہم الصلوات والسلام بلکہ آجکل تو دشنام دہی کو برا جاننے والے خود بت پرست عقل خداداد کے باعث بت شکنی و مورتی کھنڈن پر آمادہ ہین اور توڑتے ہین لیکن بات تو دشنام دہی و سخت کلامی پر ہے جو اس مخاطب بخطاب اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ سے ہرگز مروی نہین چنانچہ آپنے مشرکین پر بد دعا کرنے کے سوال پر خود فرمایا اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا اِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَۃً پس جب وہ ذات مبارک دوسرون کو ایسے لعن طعن و فحش کی باتون سے منع کرکے ارشاد فرماوے اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ تو وہ ذات بابرکات مطہر خود کیونکر اور کس طرح ان امور کو پسند و گوارا کرکے فاعل ہو سکتی ہے ہرگز نہین او لعنت کی ممانعت میں ... تو آپنے ... در میان قنوت اللھم العن بنی لحیان والعن

صفحہ ۱۵۱ سطر ۱۶۔ اخیر دفعہ ۱۴۔ اور وہ جو صحیحین میں ... وہ اول تو ان ہی کی نسبت ہے جو صدق ...

رعلا و ذکوان اور مسلم میں آپکے غضب و غیرہ کا ذکر ہے۔ ... جماعت مومنین کے درمیان یہ

الٰہی کے سنداً تھے۔ وہ علانیہ کسی کی دل آزاری نہ تھی صرف اپنی ... سے صرف

... اس میں ہرگز کچھ نفس کا حصہ نہ تھا محض اللہ جل جلالہ کے حکم کی تابعداری

ایسے شخصوں کے لئے تھا جو اس عقوبت کے لائق تھے۔ باایں ہمہ انہی کتب سے آپ کی یہ دعا بھی ثابت

ہے کہ "یا اللہ میں بشر ہوں جس مومن کو میں نے ایذا دی ہے یا حد شرعی لگائی یا اس کو برا کہا تو تو اس کو

اسکے حق میں صلوٰۃ۔ زکوٰۃ باعث قرب خود و رحمت بنا" الخ گویا وہ بھی سراسر رحمت تھی۔ بخلاف

اسکے مرزا صاحب تمام مومنین خادمان توحید الٰہی کو سب و شتم و لعنتیں دیتے ہیں اور نہ صرف اپنی

Marfat.com

فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا الخ اسکا فیصلہ قرآن مجید وحدیث شریف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہونا چاہیے تاکہ اختلاف رفع ہو لیس مرزا صاحب آیات قرآن مجید اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ۔ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ۔ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ۔ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ۔ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ الخ وغیرہ کو جو در بارہ عفو ودرگذر رفق وغیرہ ہین اُنکو مع احادیث لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا سَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي السَّيِّئَةَ بِالسَّيِّئَةِ وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ اور دوسری احادیث جن مین ذکر ہے کہ ایک اعرابی نے کپڑا ڈالکر ایسا سخت کھینچا کہ اسکے نشان گردن مبارک پر پڑ گئے اور اس شدت کے بعد سوال کیا جسپر آپنے تبسم فرماکر اسکو کچھ عطا کرنے کا ارشاد فرمایا اسیطرح ایک یہودی نے جو بہت مالدار تھا اس نے ایسا سختی سے تقاضا کیا کہ ظہر عصر مغرب عشاء اور فجر کی نماز آپنے اسکے پاس پڑہین اگرچہ صحابہ کرام اشارہ وکنایہ سے اسکو دہمکاتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہی عرض کی کہ یا رسول اللہ یہودی آپ کو حبس کر رکھے ہے بجواب فرمایا کہ مجھکو میرے ربنے منع فرمایا ہے کہ مین کسی معاہد وغیرہ کے ظلم کرون اس نرمی وشفقت پر وہ یہودی مشرف باسلام ہوگیا اور نصف مال اپنا فی سبیل اللہ دیدیا اور عذر کیا کہ مینے آپکی صفت توراۃ مین دیکھی تھی اسکی صحت وموافقت کیلیے ایسا کیا ہے وغیرہ کو مرزا صاحب مدنظر رکھکر اس طرح نام بنام لعن طعن سب وشتم کرنے کا ثبوت کتاب اللہ وسنت سے فرماوین اور کسی ربانی امام برحق کی جسنے انکو جائز سمجھکر استعمال کیا ہو معتبر کتب سے معہ دلائل نظیر بتلاوین تاکہ اس مسئلہ کے اختلاف کا فیصلہ ہوجاوے ۱۶۔ عاجز ایک رات اس مضمون کی مزید تکمیل کے لیے ضمیمہ انجام آتھم مین مرزا صاحب کی گوہرفشانی دیکھکر انکے جوہر وکمال دربارہ ایجاد واظہار دشنام پر حیران اس رات مرزا صاحب کے انجام اور انکے زیر مشق مسبوب غریب مسلمانون کی نسبت یہ مضمون القا ہوئے فَيَمُتْ عَلَيْهِ وَهُوَ كَافِرٌ۔ رُدَّتْ إِلَيْهِ لَعَنَاتُهُ۔ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ یہ مفہوم

سے خاتمہ بحالت کفر ہوگا۔ اسکی لعنتین اسی کی طرف لوٹائی گئین۔ اور نزدیک کیجاویگی بہشت واسطے متقین کے نہین دور

Marfat.com

شریف ۱۳۱۰ ہجری یوم سہ شنبہ کا واقع ہے۔ قابل غور ۔

فصل ۲۳ ۔ ضرورۃ الامام ۔ اور بنی نوع کی سچی ہمدردی اسکے دل مین ہوتی ہے ۔

جواب ۔ بیشک سچی ہمدردی انسانی خاصیت ولازمہ ہے **لیکن** اسلئے کُلُّ اِنَآءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ جو دل مین ہوتا ہے وہ ہی زبان سے نکلتا ہے کے موافق جو الفاظ مرزا صاحب نے مسلمانون مومنون ۔ عالمون ۔ فقرا ۔ سجادہ نشینون وغیرہم کے حق مین استعمال و تحریر فرمائے ہین جنکا ذکر نمبر گذشتہ مین گذرا کیا یہی سچی ہمدردی کا جوش ہے اور اگر یہی ہمدردی ہے تو اسکے اظہار کا یہی پیرایہ وطریقہ اسلام و قانون الٰہی نے مقرر فرمایا ہے ۳ اگر مرزا صاحب فرمادین کہ یہ سب کچھ ہمدردی سے کہا گیا ہے تو پھر اُسکے نتیجہ کی نسبت یہ سوال ہوگا کہ بجائے اُلفت ومحبت کے جو اصلاح اور ہمدردی کے لازم ملزوم ہین مخالفت وعناد و دشمنی جو مرزا صاحب کی اصلاح و سچی ہمدردی سے چارون طرف پھیلی ہوئی نظر آرہی ہے اسکا کیا سبب ہے کیونکہ عطایاے ربانی یعنے اصلاح و ہمدردی منزلہ آسمانی کی ایسے خراب تباہ وبرباد کن نتائج توکبھی نہین ہوئے نہ کسینے دیکھے نہ سنے بلکہ ایسا ہوتا رہا ہے جیسا قرآن مجید مین فرمایا ہے وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ إِخْوَانًا جسکا مبارک نتیجہ واثر بھی بلاد رنگ تمام دنیا پر ظاہر وثابت ہوگیا پھر مرزا صاحب کی اصلاح و ہمدردی کا نتیجہ جو اسکے برخلاف ظہور پذیر ہوا ہے اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے اسکو حسب منشا قانون الٰہی نہین برتا کیا یہ ممکن تھا کہ اُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ کے مطابق تعالی وکارروائی ہو اور پھر ناکامی ہو؟ ہرگز نہین ہرگز نہین ۴ ہان مرزا صاحب کی طرف سے یہ عذر ہوسکتا ہے کہ ہمنے تو یہ لکھا ہے کہ بنی نوع کی سچی ہمدردی اسکے دل مین ہوتی ہے سو ہمارے دل مین بھی ہمدردی بھری ہوئی ہے اور اسیطرح اصلاح کے بارے مین فرمادین کہ ابھی اسکا پورا سامان لیکر ہم مسافرخانہ مین آئے ہین اور ایسا ہی تمام ضروری شرائط اصلاح اور اعلے درجہ

کی قوت اخلاقی ہمکو عطا ہوئی ہے اور یہ سب کچھ سچی ہمدردی سامان وضروری شرائط
اصلاح لئے اعلےٰ درجہ کی قوت اخلاقی ہمارے پاس موجود ہین" تو براہ مہربانی فرماوین کہ
بیس برس بلکہ ۲۳-۲۴ برس تو مرزا صاحب کو بقول خود اپنا منصبی کام شروع کیے ہوئے
گذر چکے ہین تو اصلاح قوت اخلاقی اور سچی ہمدردی وغیرہ مرزا صاحب کب
شروع فرماوین گے؟ کیونکہ عاجز مخلوق الٰہی عموما اور اہل اسلام خصوصا تو ان امور کی از
بس حاجت مند محتاج حقدار اور خواہان ہین۔

فصل ۲۴-ضرورۃ الامام۔ اور اخلاقی قوت سے یہ مراد نہین کہ ہر جگہ نہ خواہ نخواہ
نرمی کرتا ہے کیونکہ یہ تو اخلاقی حکمت کے اصول کے برخلاف ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ جس طرح تنک
ظرف آدمی دشمن اور بے ادب کی باتون سے جلکر اور کباب ہوکر جلد مزاج مین تغیر پیدا
کر لیتے ہین اور انکے چہرہ پر اس عذاب الیم کی جسکا نام غضب ہے نہایت مکروہ طور پر آثار
ظاہر ہو جاتے ہین اور طیش اور اشتعال کی باتین بے اختیار اور بے محل مونہہ سے
نکلتی چلی جاتی ہین۔ یہ حالت اہل اخلاق کی نہین ہوتی ہان وقت اور محل کی مصلحت سے
کبھی معالجہ کے طور پر سخت لفظ بھی استعمال کر لیتے ہین لیکن اس استعمال کے وقت نہ ان کا دل
جلتا نہ طیش کی صورت پیدا ہوتی ہے نہ مونہہ پر جھاگ آتی ہے

جواب غالبا مرزا صاحب کو خود بدولت کی درفشانی اور سخت الفاظ استعمال کرنیکی یاد نے بظاہر اس قاعدہ کے وضع کی
محرک ہوئی معلوم ہوتی ہے مرزا صاحب نے تو اس خصلت کو بہت عالی شان اور کمیاب خیال
فرماکر امام الزمان کے اوصاف مین درج فرمایا ہے لیکن کیا آپ کو معلوم نہین کہ آج کل تو اس
خصلت و عادت والی پولٹیکل لوگون سے دنیا بھری پڑی ہے ولایت تو اس وصف کے
اشخاص کا مخزن ہی ہے لیکن یہان پنجاب مین بھی ریاستون کا یہی حال ہے کہ اکثر اہل
کاران بلالحاظ مذہب اسی خصلت و اوصاف کی ہین انکی باہم کیسی ہی دشمنی ناچاقی
وعناد و بغض ہو لیکن باہمی مکالمہ و گفتگو مین خواہ کیسی ہی مخالفت پر ہو کیا مقدور کہ چہرہ

نہ غیر غضب طیش اور اشتعال وغیرہ کا کچھ اثر بھی نمایاں ہو خندہ پیشانی اور ہنستے ہنستے ہی اپنے مخالف دشمن کو بہت کچھ کہہ لیں گے اور اسکا کام تمام کر دینگے۔ تو مرزا صاحب نادر زمانہ اس خصلت سے وہ سب امام الزمان بنجاوینگے؟ اسلام میں حسن اخلاق کی تاکید بیشک ہے لیکن سخت الفاظ کا استعمال جو مرزا صاحب جائز و مباح کر کے خود بلا تامل استعمال کر لیتے ہیں اسکا ہرگز حکم نہیں ہے بلکہ رفق و نرمی سے پیش آنیکا ارشاد ہے۔ ۲۔ اس قاعدہ مرزا صاحب سے تو ہر ایک بدلگام سخت زبان باتباع نفس و شیطان خندہ پیشانی و بناوٹی ہنسی سے کسیکو لعنت ملامت سب و شتم کہکر اور اسطرح ارمان و جوش نکالکر بعد میں صاحب اخلاق فاضلہ بننے کے واسطے بدستاویز قاعدہ موضوعہ مرزا صاحب کہہ سکتا ہے کہ میں نے اخلاق حکمت کے اصول کی مخالفت نہیں کی کیونکہ نہ میں جلکر کباب ہوا نہ مزاج میں تغیر ہوا نہ طیش نہ اشتعال نہ بے اختیار و بے محل بات مونہہ سے نکالی بلکہ یہ سب کچھ محل و مصلحت کے سبب معالجہ کے طور سخت الفاظ استعمال کیے ہیں میرا دل اندر سے آرام و انبساط و خوشی میں ہے" تو مرزا صاحب انصاف سے فرماویں کہ وہ ایسی بناوٹی بات و حیلہ سے اپنی بدزبانی و دشنام دہی وغیرہ کے جرم سے بری ہو گیا اور اگر ایسا ہی ہے تو یہ بہت عمدہ نسخہ کسی غریب کو جوش نفس سے بے آبرو کرکے پھر بری ہو جانیکا ہے لیکن یہ بھی خیال رہے کہ شریعت اسلامی ایسے لغو و خود تراشیدہ اوصاف و قواعد کو کہاں تک پسند و جائز رکھتی ہے؟ ۳۔ مرزا صاحب خاندانی طبیب بھی ہیں وقت و محل کی مصلحت سے معالجہ کا طریق ان سے بہتر کون جان سکتا ہے اور مسلمانوں کا بھی ایمان ہے کہ اگر معالجہ موافق حکمت الٰہی و طب نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہووے تو ممکن نہیں کہ کامل شفای کامل نہ ہووے پھر تعجب ہے کہ مرزا صاحب نے بدعوے طب جسمانی و روحانی وقت اور محل کی مصلحت کو پس پشت ڈالکر نہ صرف مخالفوں بلکہ دوسرے غریب موافقوں اور خیر خواہوں کو بھی ایسے سخت مسہل دیے ہیں کہ ان کا اصلی حالت پر آنا مشکل

بلکہ محال ہوگیا ہے جو بظاہر نتیجہ مخالفت ارشاد اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ کا ہے غور فرماوین

فصل ۲۵ - ضرورۃ الامام - ہان کبھی بناوٹی غصہ رعب دکھلانے کے لیے ظاہر کردیتے ہین اور دل آرام اور انبساط اور سرور مین ہوتا ہے ✽

جواب سبحان اللہ یہہ **وصف** امام الزمان کا تو مرزا صاحب نے پہلے سے بھی بڑہ کر وضع کرکے تحریر فرمایا ہے براہ مہربانی اس رشیدہ و بناوٹی وصف پر غور فرماوین کہ دل آرام وانبساط وسرور مین اور ظاہر مین زبان اور چہرہ سے بناوٹی غصہ اور وہ بھی خالی رعب دکھلانے کے لیے **غرض** اندر کچھ باہر کچھ تو مرزا صاحب غور کرین کہ اس میں اور نفاق اور تقیہ مین بظاہر کیا فرق ہو اور کیا یہ خصلت دوسرے امور کو بھی ساقط الاعتبار نہین کرتی کیونکہ ہر موقع تحریر و تقریر پر اس بناوٹی عادت سے شک وشبہ ہوسکتا ہے کہ یہ امر اسوقت واقعی صحیح و سچ نہین شاید بناوٹی ہو بلکہ امام الزمانی کی بھی اسی اصل بناوٹی پر بنا ہو ۲۷ - غرض عادت تقیہ کیطرح کسی بات وفعل کا اعتبار نہین ہوسکتا **اور لطف** یہ کہ مرزا صاحب چونکہ بزبان خود **امام الزمان** ہین اور یہ وصف امام الزمان کا لازمہ ہے تو جو کچھ آپنے آجتک اپنی زبانی تحریر و تقریر مین نصیحت فرمائی یا غصہ سے نہی عن المنکر فرمایا **اسپر** بھی بھی شک ہوسکتا ہے کہ وہ غصہ مرزا صاحب اور نہی عن المنکر بناوٹی اور رعب دکھلانے کے لیے ہوگا نہ حقیقی طور پر اور مرزا صاحب کا دل آرام وسرور مین تھا اور در اصل اسمین کراہت غصہ وغیرہ کچھ نہ تھا - **اب مرزا صاحب** فرماوین کہ اس وصف وخصلت کا اثر کہانتک پہونچا اور یہہ قابل تعریف ہوئی یا قابل مذمت ونفرت ۲۸ - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وصحابہ کبار کا ایسے اشخاص سے جنکو وہ دل سے پسند نہ فرماتے لیکن پھر بھی ان سے حسن اخلاق سے پیش آنا مروی ہے جیسا حدیث شریف مین آیا ہے ان رجلا استاذن علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ائذنوا لہ فبئس اخو العشیرۃ فلما جلس تطلق النبی صلی اللہ

باقی بر صفحہ ۱۵۷

علیہ وسلم فی وجہہ وانبسط الیہ فلما انطلق الرجل قالت عائشۃ یارسول اللہ قلت لہ کذا وکذا ثم تطلقت فی وجہہ وانبسطت الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متی عاہدتنی فحاشا ان شر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ من ترکہ الناس اتقاء شرہ و فی روایۃ اتقاء فحشہ و یذکر عن ابی الدرداء انا لنکشر فی وجوہ اقوام وان قلوبنا لتلعنھم انتہی ان سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ جن سے دلی الفت نہ ہو ان سے بھی رفق وخوش خلقی سے ملنا پیش آنا اخلاق حسنہ اور مطابق ارشاد اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ فَاِذَا الَّذِیۡ بَیۡنَکَ وَ بَیۡنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیۡمٌ وَ مَا یُلَقّٰہَاۤ اِلَّا الَّذِیۡنَ صَبَرُوۡا وَ مَا یُلَقّٰہَاۤ اِلَّا ذُوۡ حَظٍّ عَظِیۡمٍ کے موافق ہے یعنے اخلاق فاضلہ کے لیے نفس کی مخالفت کرکے مخلوق الہی کی خیر خواہی مدنظر رکھکر انکو اچھا نمونہ دکھلانا عین عبادت احکم الحاکمین رب کریم واتباع سید المرسلین مخاطب بخطاب اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ ہے لیکن مرزا صاحب کا قاعدہ و وصف تو اسکے بالکل مخالف وبرعکس ہے یعنے خلاف تعلیم اسلام خلق ذمیمہ یعنے غصہ بناوٹی کا اظہار اور وہ بھی نہ خدا کے بلکہ محض اپنا رعب دکھلانے کے لیے جو کسیطرح بھی شریعت اسلامی میں جائز نہیں افسوس اور تعجب تو یہ ہے کہ مرزا صاحب کے دام افتادہ مرید مرزا صاحب کے ان امور کو بھی حقائق ومعارف میں داخل کرکے قربان ہوجاتے ہیں اللہ پاک ان کو بصیرت اور ہدایت بخشے آمین صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ عزوجل یا عبادی کلکم ضال الا من ہدیت فاسئلونی الہدی اہدکم وکلکم فقراء الا من اغنیت فاسألونی ارزقکم وکلکم مذنب الا من عافیت الخ الحق انسان نہایت عاجز وکمزور ہے دعوے تو بہت کرتا ہے تو کہاں کا کہاں جا پڑتا ہے اور بےشک وشبہ جب تک اللہ عزوجل کا فضل وکرم نہ ہو اسکا کہیں اور کچھ ٹھکانا نہیں اللھم ارحمنا واحفظنا من زلت الاقدام والافہام والاقلام آمین۔

فصل ۲۶ - ضرورۃ الامام یہی وجہ ہے کہ اگرچہ حضرت عیسے علیہ السلام نے اکثر سخت لفظ اپنے مخاطبین کے حق میں استعمال کیے ہیں جیساکہ سور - کتے - بے ایمان

Marfat.com

بدکار وغیرہ وغیرہ لیکن ہم نہین کہہ سکتے کہ نعوذ باللہ آپ اخلاق فاضلہ سے بے بہرہ تھے کیونکہ وہ تو خود اخلاق سکھلاتے اور نرمی کی تاکید کرتے ہین بلکہ یہ لفظ جو اکثر آپ کے مونہہ پر جاری رہتے تھے یہ غصہ کے جوش اور مجنونانہ طیش سے نہین نکلتے تھے بلکہ نہایت آرام اور ٹھنڈے دل سے اپنے محل پر یہ الفاظ چسپان کیے جاتے تھے۔

جواب علیہ السلام معاذ اللہ سخت الفاظ کے استعمال کی نسبت سیدنا عیسے علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی طرف ہم اجز ہرگز باور وقبول نہین کرسکتا کیونکہ قرآن مجید جس مین سیدنا مسیح ودیگر انبیاے علیہم الصلوۃ والسلام کی مدح وثنا اللہ پاک فرماتا ہے اور مومنین کو تعظیم وتکریم کرنے کو یہ ارشاد صداقت وہدایت بنیاد ہے اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ اس قرآن مجید مین تو اسکا کچھ ذکر نہین ہے۔ بلکہ اسکے برخلاف قرآن مجید مین تو مسیح علیہ السلام کی نرم مزاجی اور ہر ناپسندیدہ اخلاق وخصلت سے سلامتی کے بارہ مین یہ ارشاد ہے وَبَرًّا بِوَالِدَتِيْ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا پھر مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت مسیح علیہ السلام کے ایسے سخت الفاظ کی نسبت کچھ نہین فرمایا بلکہ فرمایا لیس المومن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش البذی۔ ان شر الناس منزلۃ یوم القیامۃ من ترکہ الناس اتقاء فحشہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا متی عاھدتنی فحاشا جس سے ثابت ہے کہ لعن طعن فحش بدزبانی بدگوئی اللہ تعالے وتقدس کو نہایت ناپسندیدہ ومبغوض ہے اسیواسطے کسی مومن کا یہ شعار نہین پس جب مومن کے یہ شایان حال نہین اور وہ ان رزائل سے پاک ہوتا ہے تو انبیا علیہم الصلوۃ والسلام جو ہدایت کے منصب پر اخلاقی وروحانی وغیرہ تعلیم کے واسطے اخلاق فاضلہ کے ساتھ رحمت الٰہی سے دنیا مین تشریف لاتے ہین وہ تو بدرجہ اولے ان رزائل سے پاک ہوتے ہین سخت بے ادبی وتوہین ہے اگر کوئی نافہمی سے ایسے امور کی نسبت ان

Marfat.com

عالی شان مطہرین معصومین کی طرف کرے اعاذنا اللہ منہا نظر بران مسلمانون کی کیا مجال اور انکو کیا حاجت اور ضرورت ہے کہ محرف کتب کے حوالہ سے ایسے حرکات کی نسبت جماعت انبیاء مقربان الٰہی کی طرف کو قبول کرین ۳۔ یہ تو مرزا صاحب ہی ہین کہ اس نبی معصوم علیہ السلام کی نسبت حوصلہ سے کچھ نہ کچھ تحریر فرماتے رہتے ہین اور یہان بھی نہ معلوم کہ انکی جگہہ گدی نشینی کی ضرورت سے ویا خود بدولت کی درفشانی سب وشتم کو جائز ومباح قرار دینے کے لیے محرف کتب کی دستاویز پر دلیری وبیخوفی سے فرمادیا کہ "یہ لفظ اکثر آپکے مونہہ پر جاری رہتے تھے" اعاذنا اللہ من سوء الادب عاجز نہ مولوی نہ مباحث نہ کسی کی جگہہ گدی نشینی کا حاجت مند وخواہشمند لہٰذا عاجز تو از کی بلکہ کسی نبی علیہ السلام کی شان مین بے ادبانہ کلمات کا اعادہ ونقل کرنا بھی معصیت اور موجب ناراضی وسخط رب غیور جانتا ہے اور ڈرتا ہے ~ ای خنک جانے کہ عیب خویش دید + ہر کہ عیبے گفت آن بر خود خرید + حد خود بشناس و در بالا مپر + تا نیفتی در نشیب شور وشر + اور عاجز کو الہاما ارشاد بھی ہو چکا ہے ~ از خدا خواہیم توفیق ادب + بے ادب محروم ماند از لطف رب + ۴۔ پھر مسلمانون کو تو اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کے مخاطب صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ ومبارکہ کی پیروی واتباع کا موجب ارشاد اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ حکم ہے تو پھر انکو کسی اور کے اخلاق کے نمونہ کی اور وہ بھی بے سند وبے دلیل و غیر معتبر کتب کے حوالہ سے جنکو مرزا صاحب خود بے اصل فرما چکے ہین کیا حاجت ہے؟

فصل ۷ ۲۔ ضرورۃ الامام۔ غرض اخلاقی حالت مین کمال رکھنا امامون کے لیے لازمی ہے اور اگر کوئی سخت لفظ سوختہ مزاجی اور مجنونانہ طیش سے نہ ہو اور عین محل پر چسپان اور حسب الضرورت ہو تو وہ اخلاقی حالت کے منافی نہین ہے۔

جواب۔ یہ صحیح ہے کہ اخلاقی حالت مین کمال اامون کے لیے لازمی ہے لیکن مرزا صاحب خود بدولت کے کمال کا پتہ ونشان بتلادین کہ کہان اسکا ظہور ہوا ہے؟ اور اب تک جو کچھ مرزا صاحب کی طرف سے کمال اخلاق ظاہر ہوا اسکا ذکر ابھی ہو چکا ہے جو کسی طرح امام تو

Marfat.com

کہان عام مومن کے بھی شایان حال نہین ہان اگر مرزا صاحب کمال کے معنے ومراد زیادتی و
فراوانی لیتے ہین یعنے اگر کوئی ایک کہے تو اسکے مقابل ارشاد وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ
عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ کو نظر انداز کرکے اسکو اسکی دو چند سہ چند
کہکر بلکہ عاجز کم زبان بے گناہ اور کچھ بھی نہ کہنے والے کی بھی خبر لیتے لیتے بس نکرنا تو یہہ کمال
مرزا صاحب کا اظہر من الشمس ہے اور سب مانتے ہین - ۲ اگر مرزا صاحب کے نزدیک جب سوخت مزاجی
اور مجنونہ طیش نہ ہو تو جس قدر کوئی لعن طعن سب وشتم اپنے مخالف کو کرنا چاہے وہ سب جائز ومباح
ہے؟ تو براہ مہربانی قرآن مجید وحدیث شریف سے اسکی سند بیان فرماوین اور کیا ارشاد وَلْيَعْفُوْا
وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ - وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ
الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ بھی جو ابھی عرض ہوچکے ہین وہ بھی مرزا صاحب
کے نزدیک کچھ قابل لحاظ وعمل ہین یا نہین ۳ یہ بھی غور فرماوین کہ سوائی قلیل گروہ مریدین مرزا صاحب
جو کسی سبب سے مرزا صاحب کی درفشانی سب وشتم سے بچ رہے ہین کیا دوسرے تمام خاص وعام
مسلمین ومومنین ان لعن وطعن کا ہی محل ہین اور انہی عزیزون پر ان کو چسپان کرنے کی
مرزا صاحب کو اشد ضرورت تہی اور کس لیئے؟ کیا اسلیئے کہ وہ بیچارے مرزا صاحب
کے پاس حاضر ہوکر فیض وکمالات اخلاقی نہ اوٹھا جائین؟

فصل ۲۸ - ضرورۃ الامام اور یہ بات بیان کردینے کے لائق ہے کہ جنکو خدا تعالی
کا ہاتھ امام بناتا ہے انکی فطرت مین ہی امام کی قوت رکھی جاتی ہے اور جس طرح الٰہی فطرت
نے بموجب آیۃ کریمہ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ہر ایک چرند و پرند مین پہلے سے وہ قوت رکھدی ہے
جسکے بارہ مین خدا تعالے کے علم مین یہ تہا کہ اس قوت سے اسکو کام لینا پڑیگا اسی طرح ان
نفوس مین جنکی نسبت خدا تعالی کے ازلی علم مین یہ ہے کہ ان سے امامت کا کام لیا جاویگا
منصب امام کے مناسب حال کئی روحانی ملکہ پہلے سے رکھی جاتی ہین اور جن لیاقتون کی
آیندہ ضرورت پڑے گی ان تمام لیاقتون کا بیج ان کی پاک سرشت مین بویا جاتا ہے

Marfat.com

جواب بار بار وہی بات کبھی فطرت مین امامت کی روشنی رکھدینا اور کبھی فطرت مین امامت کی قوت رکھی جانا خیر یہ مرزا صاحب کی عادت مستمرہ ہے کہ عبارت مین اعادہ و تکرار کی کبھی پرواہ نہین کرتے لیکن عاجز اوسی پہلے جواب پر اکتفا کرتا ہے جو عرض ہو چکا ہے۔ ۲۔ "خدا تعالی کا ہاتھ امام بناتا ہے" یہ بھی تکرار ہے جسکے لیے وہی عرض ہے کہ اور مخلوق کو کون بناتا ہے۔ ۳۔ یہ امر ظاہر ہے کہ جب کسی قوت کا ظہور ہوتا ہے تب ہی دوسرون کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ قوت اسکی فطرت مین ہے جسطرح مرزا صاحب اول قانون و عدالت انگریزی کے شغل مین اور اپنے مقدمات وغیرہ مین مصروف تھے سو قبل کسی کو کیا معلوم تہا کہ مرزا صاحب مین مہدویت مسیحیت مجددیت و امام الزمان کی قوتین بھی ہین اسیطرح کسی اور عاجز بندہ کی فطرت مین وہی قوتین امام الزمانی وغیرہ کی اگر خالق مالک علی کل شئے قدیر نے رکھی ہین جنکا ظہور بوقت ظہور کام و منصب کے ہوتا ہی تو مرزا صاحب انکو خود بدولت کے سامنے کیون محال خیال فرماتے ہین؟ امامت کوئی منصب نبوت تو نہین کہ اسکو ختم ہوئی تیرہ سو برس سے کچہ زیادہ عرصہ گذر چکا ہے اور اللہ عزوجل کا ایسا خزانہ نہین کہ اس مین کسی شئے کی کمی ہو رہی۔ آیۃ شریف اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی مرزا صاحب نے پوری کیون نہین تحریر فرمائی؟ کیا اسلیے کہ آخری جملہ ثُمَّ هَدٰی مرزا صاحب کے مدعا کے کچہ مخالف پڑتا ہے؟ اپنی بات کی اس قدر پاس و پچ کی کیا ضرورت ہے قرآن مجید کے تو حرف حرف مین برکات اور دس دس نیکیان ہین جنکے حصول کی مومنون کو ہمیشہ حاجت و پیاس رہتی ہے۔

فصل ۲۹۔ ضرورۃ الامام ص۵ اور مین دیکھتا ہون کہ امامون مین بنی نوع کے فائدہ اور فیض رسانی کے لیے مندرجہ ذیل قوتون کا ہونا ضرور ہے۔

جواب۔ غور فرماوین کہ ایک شخص واحد کی مفروضہ قوتین تمام جہان کے لیے کیونکر موافق و حسب خاطر ہو سکتی مین مثلاً اگر مرزا صاحب فرماوین کہ امام مین ایسی قوت کا ہونا ضروری ہے کہ اسکو گھر مین ہزار ہا روپیہ کا زیور ہوتا کہ امام جب چاہے اپنی جائداد کو جس مین اور ورثا کا بھی حق ہو اسکو عوض رہن کرکے اسکو لے جیسا مرزا صاحب نے خود رہن زمین باغ مین عمل کیا ہے تو فرماوین

Marfat.com

کہ دوسرا غریب مفلس امام جو امام الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم چلنا پسند رکھتا ہو وہ یہ قوت کہاں سے بہم پہونچاوے - ۲ - اسی طرح اگر مرزا صاحب فرماوین کہ امام مین ایسی قوت ہونی ضروری ہے کہ اسکے واسطے عرق کیوڑہ و بید مشک کی گاگرین خس ٹٹی مشک وغیرہ اشیا مسافت دور دراز سے چلی آوین جیسا مرزا صاحب کے واسطے آتی ہین تاکہ لوگون کو اس طرح کی خاطر تواضع امام کی ثواب سے فیض پہونچے تو فرماوین کہ دوسرا غریب آدمی جو امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کیطرح شہد کا شربت بھی جو بلا درخواست و بلا اشراف نفس آیا ہو پینا پسند نکرے وہ کیونکر اسکو پسند و منظور کریگا یا آپ کہین کہ امام قانون دان ایسی قوت والا صاحب حوصلہ ہو کہ طرح طرح کے اقرار و ندارا اور وعدہ کرکے روپیہ قیمت کتب و قبولیت دعا عطای فرزند وغیرہ کے نام و اعتبار پر پیشگی حاصل کرکر اپنے قبضہ و تصرف مین لے آوی اور پھر وعدہ وغیرہ کو بالاے طاق رکھکر پیچھے مریدین سے مشتہر کرادی کہ امام وقت و خلیفۃ اللہ کو بنیون - بقالون - تنگ دلون - زر پرستون کی سے حساب کتاب سے کیا کام گویا جو کچھ امام کئی وعدہ کرکے لے وہ مثل مال غنیمت کے ہے جیسا اخبار الحکم مین شائع ہوا - مگر جو شخص توکل علی اللہ اور کسب حلال کو فرض سمجھے اور ہاتھ کی مزدوری سے کما کر کھانے کو بموجب حکم حدیث شریف ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدہ وان نبی اللہ داؤد صلی اللہ علیہ وسلم کان یاکل من عمل یدہ پسند کری اور حق العباد کے مواخذہ سے از بس خائف و ترسان ہو تو **اسس** بیچارہ سے یہ کام اور یہ حوصلہ کیونکر ہو سکے وغیرہ اسیطرح اور بہت نظائر ہین لیکن بخوف طوالت بس کرتا ہون ۳ **ہان** سید ہی طریق سی بجائے اپنے ایجاد طبع و مجوزہ اوصاف و قوتون کے اگر یہ کہدین کہ امام مین ظاہری باطنی اتباع سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت و وصف ہو تو اسکو بیچون و چرا مسلمان مان لین گے و بس -

فصل ۳۰ - ضرورۃ الامام - اول قوت اخلاق چونکہ اماہون کو طرح طرح کے اوباشون اور سفلون اور بدزبان لوگون سے واسطہ پڑتا ہے اسلیے ان مین اعلے درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے تا ان مین طیش نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو اور لوگ انکے فیض سے محروم

کسی نے کبھی کوئی کھانا اس سے بہتر نہیں کھایا کہ اپنے ہاتھ سے کما کر کھائے اور نبی اللہ داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کما کر کھایا کرتے تھے ۱۲

Marfat.com

زہین یہ نہایت قابل شرم بات ہی کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاق رذیلہ مین گرفتار ہو
اور درشت بات کا ذرہ بہی متحمل نہ ہو سکے اور جو امام الزمان کہلا کر ایسی کچی طبیعت کا آدمی ہو کہ
ادنی ادنی بات مین سونہہ مین جھاگ آتا ہے آنکھین نیلی پیلی ہوتی ہین وہ کسی طرح امام الزمان
نہین ہو سکتا لہذا اسپر آیت اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کا پورے طور پر صادق آجانا ضروری ہے

جواب اخلاق کا ذکر مرزا صاحب پہلے بہی کر چکے ہین پھر اسی کو بار بار تحریر فرماتے ہین اگرچہ
جواب عرض ہو چکا ہے لیکن بقیہ اب عرض ہے مرزا صاحب کا اختیار ہے کہ یہ درفشانی تو خود
بدولت کرین اور دوسرے غریبون کو **اوباش سفلہ۔ بدزبان** اور جو چاہین بناوین لیکن
انصاف سے سوچین کہ جو جو سخت الفاظ ضعیف العمر مولویان عالمان مصروف درس قرآن
مجید وحدیث شریف واوراد ووظائف وذاکرین اللہ فقراء وغیرہ کی نسبت مرزا صاحب کی زبان
وقلم سے نکلے ہین ویسے یا ان سے نصف وربع ہی ان مین سے کسینے بہی اپنی زبان سے
کبہی نکالے ہین؟ ہرگز نہین۔ ۲۔ اگر مرزا صاحب فرماوین کہ ہماری فتوی مین انہون نے
کافر دجال وغیرہ الفاظ لکھے ہین تو اسکی نسبت یہ عرض ہے کہ وہ ایک شرعی مسئلہ کے متعلق
ہین کہ جسکے عقاید خلاف اسلام قرآن مجید وحدیث شریف ہون وہ ایسا ہے ورنہ مرزا صاحب
کی طرح سب وشتم لعن طعن فواحش وغیرہ جو آپ نے نام بنام درفشانی کی ہے ایسے ہرگز
نہین علاوہ ازین مرزا صاحب تو اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کے دعویدار ہین لہذا برداشت وصبر
ہی مناسب تہا نہ یہ کہ اس سے سو درجہ زیادہ کہ کہ بہی بس نہ ہو اور آئے دن لکھتے ہی رہین
اور لطف یہ کہ یہ عملدرآمد نہ قابل شرم ہو نہ اخلاق رذیلہ مین شمار ہو نہ کچی طبیعت والے بنین اور اس
پر اعلے درجہ کی قوت اخلاق اللہ عزوجل کی دوستی تحمل وامام الزمانی غرضکہ کسی مین بہی ذرہ
فرق نہ آئے بلکہ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کے مصداق بنے رہین یہ عجیب قابل تعریف ضبوطی
ہے کہ اس مثال کیطرح جو ایک کتاب مین درج ہے سو جون وضو محکم الخ وضو مین کسیطرح بہی شکست
نہین آتی۔ لیکن یہ خوبی بظاہر اسی عمدہ نسخہ کی ہے جو مرزا صاحب نے ایجاد فرمایا ہے کہ جو مرضی ہو

Marfat.com

و زبان وقلم پر آوے کہا جاوے صرف طیش نفس مجنونانہ جوش نہ ہو نہ ہین جھاگ آنکھین نیلی پیلی نہ ہون دل آرام وانبساط وسرور مین ہو پھر کچھ حرج نہین سبحان اللہ ۲۳ - اس نسخہ سے تو تبرہ باز شیعون کو بھی اچھا حیلہ و بہانہ ہاتھ آتا ہے وہ کہہ سکتے ہین کہ ہم جو کچھ کہتے و کرتے ہین محل ومصلحت وقت سے کرتے ہین ہمارا دل آرام انبساط وسرور مین ہوتا ہے کیونکہ ہمکو اسی تبرہ بازی ہی مین سرور ہے لہذا ہم اصول حکمت اخلاقی کی کچھ مخالفت نہین کرتے انتہے۔ اس نسخہ مرزا صاحب کا ان کو شکر گذار ہونا چاہیے کہ اہل سنت والجماعت کے ایک بڑی بھاری اعتراض سے ان کو بری کردیا گو محتاط و اہل علم شیعہ اول بھی اس قابل شرم عمل تبرہ کو برا جانتے تھے آیسے اختیارات سوائے امام الزمان کے اور کون عمل مین لاسکتا ہے ۲۴ - دوسری غریب مسلمان بھی جو انک لعلی خلق عظیم سے حصہ حاصل کرنے کی خاطر طرح طرح کے مجاہدات سعی وکوشش کیا کرتے ہین وہ بھی اس نسخہ سے اچھا فائدہ حاصل کرسکتے ہین کہ جو زبان پر آوے گالی گلوچ وغیرہ کسیکو کہہ لین لیکن طیش مجنونانہ جوش نہ ہو اور زبان سے کہدین کہ دل آرام مین ہے پھر انک لعلی خلق عظیم کے اچھے خاصے مصداق ہین کسی محنت مجاہدہ کی کیا ضرورت ہے گویا مرزا صاحب کا یہ فیض عام ہوگیا - جزاہ اللہ بما ھو اھلہ

فصل ۳۱ - ضرورۃ الامام ۔ دوم قوت امامت ہے جسکی وجہ سے اسکا نام امام رکھا گیا ہے یعنے نیک باتون اور نیک اعمال اور تمام الٰہی معارف اور محبت الٰہی مین آگے بڑھنے کا شوق یعنے روح اسکی کسی نقصان کو پسند نکرے اور کسی حالت ناقصہ پر راضی نہ ہو اور اس بات سے اسکو درد پہونچے اور دکھ مین پڑے کہ وہ ترقی سے روکا جاوے یہ ایک فطرتی قوت ہے جو امام مین ہوتی ہے اور اگر یہ اتفاق بھی پیش آوے کہ لوگ اسکے علوم ومعارف کی پیروی کرین اور اسکے نور کے پیچھے چلین تب بھی وہ بلحاظ اپنی فطرتی قوت کے امام ہے ۔ غرض یہ دقیقہ معرفت یاد رکھنے کے لائق ہے کہ امامت ایک قوت ہے کہ اس شخص کے جوہر فطرت مین رکھی جاتی ہے کہ جو اس کام کے لیے ارادہ الٰہی مین ہوتا ہے اور اگر امامت کے لفظ کا ترجمہ کرین تو یون کہہ

Marfat.com

سکتے ہین کہ قوت پیشروی غرض یہ کوئی عارضی منصب نہین جو پیچھے سے لگ جاتا ہے بلکہ جسطرح دیکھنے کی قوت سننے کی قوت اور سمجھنے کی قوت ہوتی ہے اسیطرح یہ آگے بڑہنے اور الٰہی امور مین سب سے اول درجہ پر رہنے کی قوت ہے اور انہین معنون کیطرف امامت کا لفظ اشارہ کرتا ہے۔

جواب۔ بات تو مختصر ہے جسکو مرزا صاحب نے خواہ نخواہ بے ضرورت عبارت طول کر کے لکھا ہے کہین آگے بڑہنے کا شوق۔ نقصان پسند نکرنا۔ حالت ناقصہ پر راضی نہ ہونا۔ ترقی کے روکے جانے سے درد پہونچنا۔ کہین دقیقہ یاد رکھنے کے لائق بنا دیا وغیرہ **غرض** ایک ہی مطلب کو بار بار دوسرے الفاظ مین بیان کر کے بے فائدہ تحریر کا حجم بڑہایا ہے۔ یہ تو مسلم ہے کہ مرزا صاحبکو فرصت اور فراغت اور ثناے خود بخود گفتن کا عشق ہے **لیکن** اس تکرار و طوالت فضول سے حاصل کیا؟ بات وہ جو ظہور مین آوے سو جو کچھ قوت امامت آجتک مرزا صاحب سے ظہور مین آچکی ہے اسکا ذکر تو اس تحریر مین اکثر ہے اور خاص امور کا ذکر اپنی اپنی جگہہ ہوا ہے آیندہ جو کچھ ظاہر ہوگا دیکھا جاویگا۔ ۲۔ ہان مرزا صاحب فرما سکتے اور فرمایا ہے کہ امام دوسرون سے آگے بڑھا ہوا ہوتا ہے سو کہنے (مرزا صاحب نے) جو کچھ ایفای **عہد**۔ **امانت**۔ **دیانت**۔ **حصول** فتوحی مین عمل کیا دیا جو تدابیر کین یا مولوی عالمان و فقراء و سجادہ نشینان وغیرہ مخلوق الٰہی کی جو خاطر کی اور خبر لی اور تحریرین فرمائین یہ دوسرے لوگون سے بڑھکر ہے یا نہ؟ تو ان امور مین مرزا صاحب کی امامت بیشک قابل تسلیم ہے لیکن پھر یہ مشکل پیش آویگی کہ عملدرآمد و اظہار قوت امامت جن جن امور مین مرزا صاحب سے ہوا یہ نیک باتون نیک اعمال الٰہی معارف اور محبت و تقرب الٰہی و نور وغیرہ مین کیونکر داخل ہو سکتا ہے ۳ مرزا صاحب کو کمالات فصاحت بلاغت و حقائق و دقایق کا بڑا دعوی ہے یہ تو غور کرین کہ جو دقیقہ یاد رکھنے کے لائق مرزا صاحب نے فرمایا وہ کیا دقیقہ ہے اور اسکے یاد رکھنے سے حاصل کیا وہ تو کئی مرتبہ آپ کہہ چکے ہین صفحہ مین آپ نے کہا ہے کہ "جسکو خدا تعالی کا ہاتھ امام بناتا ہے انکی فطرت مین امامت کی قوت رکھی جاتی ہے" مدعا اور مطلب تو ایک ہی ہے صرف لفظ دوسرون مین لکھکر یاد رکھنے کے

Marfat.com

لائق بنادیا ہے پھر ۴ ہر ایک جانتا ہے کہ تمام مخلوق کی جبلت و فطرت کا یہی حال ہو انسان۔ حیوان۔ روباہ۔ کوا۔ بھیڑیا۔ بچھو۔ مکار۔ ودغاباز وغیرہ سب مخلوق اپنی اپنی فطرت کے موافق کام کرتے ہیں اور عاجز کا اسپر ایمان ہے کہ اعطی کل شئی خلقہ ثم ھدی یعنے بعد خلق خالق محسن و حکیم نے جو چاہا ہدایت کی اُسکو ہر طرح سے اختیار ہے اور آیات قرآن مجید سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے جیسا فھدی اللہ الذین اٰمنوا لما اختلفوا فیہ من الحق باذنہ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔ فریقا ھدی وفریقا حق علیھم الضللۃ انھم اتخذوا الشیطین اولیاء من دون اللہ ویحسبون انھم مھتدون ۔ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت فمنھم من ھدی اللہ ومنھم من حقت علیہ الضللۃ۔ ان تحرص علی ھدٰھم فان اللہ لا یھدی من یضل وما لھم من نصرین۔ واضل فرعون قومہ وما ھدی۔ آدم علیہ السلام کے حق میں فرمایا اجتبٰہ ربہ فتاب علیہ وھدی۔ سبح اسم ربک الاعلی الذی خلق فسوی والذی قدر فھدی۔ الم یجدک یتیما فاوی ووجدک ضالا فھدی۔ وغیرہ ۵ معلوم مرزا صاحب اسپر کیوں زور دیتے ہیں اور بار بار لکھتے ہیں کہ فطرت ہی ہیں ہر شے رکھی جاتی ہے مرزا صاحب کا اس سے کیا مدعا حاصل ہوتا ہے۔ کیا یہ کہ خود بدولت اول ہی امام بنے بنائے دنیا میں تشریف لائے ہیں ؟ اگر ایسا ہی ہو تو یہی امامت تو کاموں سے ثابت ہوگی دیکھیے کئی نسب سے سید ہوتے یا عام انسانی نسل سے افضل ہونے کے دعویدار ہوتے ہیں لیکن فضیلت و بزرگی تو تب ہی ہو گی جب سیدوں اور انسانوں والے کام ظاہر ہونگے اور اگر کوئی حیثیت اسم کو خیرباد کہکر فسق و فجور حیلہ و حوالہ ناجائز وسائل سے پیٹ پالنے میں مصروف یا انسان ہوکر تکبر و تعلی و درندگی اور ایذا رسانی مخلوق میں مشغول ہو تو اسکی جبلت اور فطرت کی عمدگی کے

Marfat.com

دعوی کا کیا فائدہ اور کیا نتیجہ؟ ۶ علاوہ ازین اگر یہی مان لین کہ ہمہ قدرت ہمہ اختیار روا الا علی کل شئ قدیر جو چاہے اور جب چاہے اول یا بعد مین کردے بنادے فطرت مین یا بعد مین تو اس مین کیا حرج ہے بلکہ ارشاد وَلِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ کے عین مطابق ہے ۷ عاجز کو تو ایسا سوجہا یا گیا ہے کہ علیم بذات الصدور اللہ جل جلالہ نے جو قرآن مجید مین اٰمَنُوْا کے ساتھ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کی برابر قید و تاکید لگائی ہے اسمین یہی حکمت ہے کہ مخلوق الٰہی کسیکی فرضی فطرتی جو ہرواری کی مجرد دعوی سے دہوکہ مین نہ آجائے بلکہ اسکے اعمال سے اسکے دعوی کو جانچین اور پرکہین اور انجیل مروجہ مین بہی گو وہ بوجہ تحریف مسلمہ قابل سند نہین) جسکے حوالہ سے مرزا صاحب نے حضرت مسیح علیہ السلام پر دشنام دہی کے عادی ہونیکا الزام لگایا ہے یہی ہے کہ "درخت پہل سے پہچانا جاتا ہے" جس سے صاف ظاہر ہے کہ اٰمَنُوْا کے ساتھ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کا ہونا لازمی ولابد ہے تاکہ اگر جنگلی آک کا زہریلا کڑوا ثمر آم کے ہم شکل وہمرنگ ہونے کے باعث اصلی شیرین آم ہونیکا دعویدار ہو تو کہانیوالے کو ضرور ہے کہ اول اچہی طرح سوچکر سمجہکر تشخیص کرلے ایسا نہو کہ اسکی شکل وشباہت سے دہوکہ کہاکر اسکو اصلی پیڑ آم کا ثمر سمجہکر بعد مین پشیمانی اٹہاوے ۸ پہر مرزا صاحب فرماتے ہین کہ اگر اس امام کی کوئی پیروی نکرے تب بہی بلحاظ فطرت وہ امام ہے یہ عجیب فلاسفی بہی توضیح کے قابل ہے کہ جب ایک شخص تنہا ہوا تو اسکو پیشرو (امام) یا پس رو سے تعبیر کرنا کونسی عقلمندی ہے پس وپیش کی تمیز جب ہی ہوسکتی ہے جب کوئی آگے یا پیچہے ہو اور جب بیچارہ اکیلا ہو تو کیا معلوم کہ دوسرے کے مقابلہ پر آگے چلنیوالا ہے یا پیچہے رہ جانیوالا؟ انبیا علیہم الصلوۃ والی مثال یہان مطابق نہین ہوسکتی کیونکہ انکی نبوت رسالت اور امامت تو اللہ عزوجل کی طرف سے مسلمہ ہے اور انہون نے فرائض منصبی بہی ادا کردیے خواہ بدبختی سے کوئی انکی پیروی نکرے وہ تو ضرور بہرحال نبی رسول وامام ہی ہین لیکن یہان تو ابہی یہی امر ثبوت طلب ہے کہ امامت متدعویہ مرزا صاحب بناوٹی وخود ساختہ ہے یا اللہ عزوجل کیطرف سے؟ اگرچہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہونے پر

Marfat.com

مشاہدہ تجربہ دیرینہ ملاقات و معاملات اور بہر الہامات سے خاکسار کی تو پوری تسلی و تشفی ہو چکی ہے فالحمد للہ ۹ یہ فرمانا کہ "یہ کوئی عارضی منصب نہیں" بجواب عرض ہے کہ مستقل و قدیمی کیا ہے ہوا جب نہ فقط آدمی بلکہ سب دنیا ہی عارضی ہے تو منصب کیا چیز ہے اور اگر یہ طلب ہے کہ تا زیست ضرور آدمی کے ساتھ ہر حال میں رہتا ہے تو یہ بھی نہیں ہے آیات کریمہ وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ ۔ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ ۔ یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ صاف فرما رہی ہیں کہ مالک قادر کا ہر طرح سے ہر چیز پر کامل اختیار ہے جو چاہے کرے۔ دیکھیے اس زندگی میں آدمی کی آنکھ کان و دیگر اعضا موہوبہ ناشکری و شامت اعمال سے چھین کر وہ ان سے محروم کیا جاتا ہے اسی طرح روحانی ملکات و مناصب اگر تغیر حالت ناشکری تعلی و تفاخر ۔ ایذا و تحقیر مخلوق الٰہی کے باعث چھین جاویں تو کیا تعجب اللہ جل جلالہ نے خود فرمایا ہے اَفَاَمِنُوْا مَکْرَ اللّٰہِ فَلَا یَاْمَنُ مَکْرَ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ اب خیال فرماویں کہ اس حالت میں منصب عارضی ہوا یا مستقل قدیمی مستقل قدیم لم یزل لایزال حی و قیوم تو ایک ہی ذات پاک منزہ ہے و بس ۔ ۱۰ ۔ ہاں اگر مسلمان اپنے اصلی منصب عبودیت کو مد نظر رکھکر فرمان بردار و حلقہ بگوش احکام قرآنی و تعلیمات و ہدایات روحانی سرور کائنات آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ رہیں اور کسی حالت پر فخر ۔ تکبر ۔ و تعلی نہ کرکے مدام قولاً و فعلاً رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ نیز اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ ۔

جز خضوع و بندگی و اضطرار ✣ اندران حضرت ندارد اعتبار ✣

تاج از ان اوست و زان ما کمر ✣ وای او کز حد خود دارد گذر ✣

والی حالت میں مصروف رہیں تو اسکے فضل و کرم پر امید واثق ہے کہ ایسے مناصب بھی وہ ذات پاک دوامی طور پر برقرار رکھے اور یہ سب اسکی توفیق و احسان پر موقوف ہے ورنہ انسان بیچارہ کی کیا حقیقت و ہستی ہے

جہان آفرین گر نہ یاری کند ✣ کجا بندہ پرہیزگاری کند ✣

ہر دلے را سجدہ ہم دستور نیست ✣ مزد رحمت قسم ہر مزدور نیست ✣

لیک استغفار ہم در دست نیست ✣ ذوق

Marfat.com

تو بہ نقل ہر سر ست نیست +

فصل ۳۲ ۔ ضرورۃ الامام صفحہ ۹ تیسری قوت بسطت فی العلم ہے جو امامت کے لیے ضروری اور اسکا خاصہ لازمی ہے چونکہ امامت کا مفہوم تمام حقائق و معارف اور لوازم محبت او صدق اور وفا مین آگے بڑھنے کو چاہتا ہے اسلیے وہ اپنے تمام دوسرے قوے کو اسی خدمت مین لگا دیتا ہے اور رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا کی دعا مین ہر دم مشغول رہتا ہے اور پہلے سے اسکے مدارک اور حواس ان امور کے لیئے جوہر قابل ہوتے ہین اسلیے خدا تعالی کے فضل سے علوم الٰہیہ مین اسکو بسطت عنایت کی جاتی ہے +

جواب علم کے بارہ مین کچھ باب اول مین شرط عالم و خاندانی کے ذیل مین اور کچھ آیندہ بذیل حقائق و معارف و صرفی نحوی غلطیان وغیرہ کے جو عرض ہوا اسکو ملاحظہ فرماوین قُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا کی تعلیم مع اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۔ وَاللّٰہ یَجْتَبِیْکَ رَبُّکَ وَیُعَلِّمُکَ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ وغیرہ عاجز کو بذریعہ الہام ہوتی رہتی ہے اور گو عاجز کو ہرگز کسی قسم کا دعوی نہین لیکن بفضلہ تعالے یقین کامل ہے کہ یہ احسانات انعامات و احکام بے وجہ و عبث نہین +

فصل ۳۳ ۔ ضرورۃ الامام ۔ اور اسکے زمانہ مین کوئی دوسرا ایسا نہین ہوتا جو قرآنی معارف کے جاننے اور کمالات افاضہ اور اتمام حجت مین اسکے برابر ہو ۔

جواب ۔ زبان اور قلم سے ہر ایک جو چاہے دعوی کرے اور اپنے آپ کو بنالے لیکن بات وہ جو محض قول ہی نہ ہو بلکہ فعل سے ثابت و ظاہر ہو جاوے مرزا صاحب نے فرمایا ہے کہ قرآنی معارف جاننے مین کوئی دوسرا اسکے برابر نہ ہو بہت اچھا رسالہ ضرورۃ الامام مین چند آیات قرآن مجید مرزا صاحب نے تحریر فرمائی ہین ان مین (اول) وَکَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ کو وَکَانُوْا یَسْتَفْتِحُوْنَ مِنْ قَبْلُ تحریر فرما دیا دوم اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَہٗ کا آخری جملہ ثُمَّ ھَدٰی نہ معلوم مخالف مدعا ہونے یا کسی اور سبب سے بالکل چھوڑ دیا لکھا ہی نہین سوم وَاللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ

Marfat.com

کو اللہ یعلم حیث یجعل رسالتہ لکھا ہے چہارم احبار و رہبان مین امتیاز نہ کر کے یہود کو رہبان لکھدیا جو دراصل نصاری تہے ہو ہین پنجم ترجمہ اور تفسیر آیات و احادیث مین جو حسب پسند خاطر کمی بیشی فرمای نیز تفسیر آیات جو شہادت القرآن مین مفید مدعا خود خلاف کبر اراست جسکا ذکر دوسرے موقع پر ہے وہ علاوہ رہی۔ اب غور فرماوین کہ یہی قرآنی معارف ہین جن مین کوئی دوسرا مرزا صاحب کے برابر نہین معارف تو بجای خود آیات بہی صحیح نہین لکھین اور عام فہم امور بہی درست نہین بیان کیے عاجز تو کوئی عالم مولوی نہین اور نہ ایسے امور کی طرف توجہ لیکن یہ ایسے عام فہم امور ہین کہ عام کم علم مسلمان قرآن خوان بہی انکو جانتے اور سمجہتے ہین اور ایسی غلطیون کو کلام رب عزیز مین گناہ جانتے ہین۔ ۲۔ مرزا صاحب شاید یہ فرماوین کہ یہ سہو کاتب ہین وغیرہ لیکن لطف تب ہے کہ مرزا صاحب اصل مسودہ دستخطی خود بدولت اسکے ثبوت مین اطمینان معترضین کے لیے پیش کرین جس سے ثابت ہو کہ بیشک سہو کاتب ہی۔ اگرچہ احبار یہود کو بار بار رہبان لکہنا وغیرہ تو کسی صورت مین سہو کاتب ہو نہین سکتا و یا سید ہا صاف ہو نہین اہل اللہ کی طرح اعتراف فرماوین کہ ہم سے ہی ایسا ہوا ہے لیکن یہ امر بوجہ گی دعاوی بے شمار بظاہر خیلے مشکل و دشوار معلوم ہوتا ہے اور دوسری طرف رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا الخ کے اقرار کرنے والے کی اولاد و نسل کے لیے کچہ مشکل و دشوار بہی نہین ہے کیونکہ بنی آدم انسان سے غلطیان ہوتی ہی ہین پہر مرزا صاحب سے ہونا کیا تعجب و کیا حرج ہاں غلطی کا اعتراف اور اس سے توبہ لازمی و فرض انسانی ہے اور اس پر ہٹ و اصرار نسبت شیطانی اللھم اجعلنا من التوابین واجعلنا من المتطھرین سبحانک اللھم و بحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک۔ ۳۔ رہا کمالات افاضہ و اتمام حجت انکا بہی ان ہی امور پر قیاس کرنا چاہیے اور انکی نسبت پہلے کچہ عرض بہی ہو چکا ہے۔

فصل ۴۳ ضرورۃ الامام۔ اسکی راے صائب دوسرون کے علوم کی تصحیح کرتی ہے۔

جواب بقول ع کو خویشتن گم است کرا رہبری کند۔ جسکو اپنی غلطیون کا ہی پتہ نہ لگے اور انکو سالہا سال تک صحیح نہ کر سکے جیسا کہ مرزا صاحب نے ایام الصلح مین خود اعتراف کیا ہے۔ اور نہ

Marfat.com

غلطی سے بچ سکے وہ دوسرے کے علوم کی کیا تصحیح کرے گا ہان اگر زبردستی خدا کا خوف چھوڑ کر اپنی غلطی کا اقرار نکرے اور خواہ نخواہ فضیلت جتانے کو دوسرون کی غلطیان بنا کر انکی تصحیح کرتا جاوے اسکو کیا کہین اور اسکا کیا علاج مثلاً جو کوئی لیلۃ القدر کو جسکو اللہ جل جلالہ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ فرماوے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی اسکی نہ صرف تعریف فرماوین بلکہ حکم دین تحروا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان اور اس مین دعا اللّٰھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی پڑہنے کی ہدایت کرین اور دیگر فضیلتین بیان فرماوین لیکن وہ بہادر بے خوف بے ضرورت اسکو ظلمت کا زمانہ قرار دے جیسا کہ مرزا صاحب نے فتح اسلام صفحہ ۵۴ مین لکھا ہے ”کہ تم سمجھتے ہو کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے لیلۃ القدر اس ظلمانی زمانہ کا نام ہے جسکی ظلمت کمال کی حد تک پہونچ جاتی ہے۔ درحقیقت یہ رات نہین ہے یہ زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے“ اب غور و انصاف فرماوین کہ یہی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی و محبت ہے کہ وہ فرماوین وہ رات ہے اسکو عشرہ آخر کے وتر رمضان مین تلاش کرو اور آپ مخالفت اور مقابلہ سے حقیقت فہم بنکر کہین کہ درحقیقت یہ رات نہین یہ زمانہ ہے کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ معاذ اللہ زیادہ حقیقت جانتے ہین؟ اور زور سے ”درحقیقت“ لکھکر ان کی مخالفت کرتے ہین۔ فتدبر ۲

اور ایسا ہی تنزل ملائکہ مین انکے شخصی وجود کے ساتھ زمین پر اترنے سے انکار اور حضرت جبریل علیہ السلام کا اپنا نورانی سایہ ڈالکر مستعد کو دل مین اپنی عکسی تصویر لکھدینا ۳ روح القدس روح الامین شدید القوی ذو الافق الاعلے ان حالتون کے نام ہین جو خالق اور مخلوق کی محبت کے جوڑ سے متولد و پیدا ہوتی ہین۔ ۴ جبرائیلی نور کا ہیڈکوارٹر آفتاب ہے۔ ۵ تاثیرات نجوم ۶۔ دجال سے مراد ہر ایک حق پوش دجال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا وغیرہ ۔ ۷ اسیطرح دوسرے شرعی و دینی مسائل کو اپنے مطلب و مدعا کے لیے استعمال ۸ اور مسیح علیہ السلام کے معجزات والی آیات قرآن مجید کو متشابہات بلکہ معجزات کو مسمریزم تاثیر کہی ۹ صریح صریح احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین خلاف سلف و خلف کبراء امت خواہ

بخواہ کچھ کا کچھ لکھے وغیرہ تو کیا تصحیح علوم و راے صائب ہونے کے یہی علامات و نتائج ہین۔ شاید حصول فتوی اثر اسی الہام جسمین الہام خود بدولت جزاء سیئۃ بمثلہا کی مرزا صاحب نے صداقت ثابت کی ہے اس مین ملحوظ ظاہر خیال کرتے ہون کہ ہماری راے صائب پڑی ہے اس حیلہ سے فتوی حاصل کر لیا لیکن خوش قسمتی سے کسی کی علوم کی صحت کا باعث یہ بہی نہین ہوئی۔ بلکہ مسلمانون کے لیے باعث حیرانی و افسوس ہوئی کہ یہ دعاوی صدق و راستی سے گئے اور یہ کارروائی خلاف حق +

فصل ۵ نمبر ۳ - ضرورۃ الامام - اگر دینی حقائق کے بیان مین کسیکی راے اسکی راے کے مخالف ہو تو حق اسی کی طرف ہوتا ہے کیونکہ علوم حقہ کے جاننے مین نور فراست اسکی مدد کرتا ہے اور وہ نوران چمکتے ہوئے شعاعون کے ساتھ دوسرون کو نہین دیا جاتا وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۤءُ

جواب - یہ عبارت گذشتہ کا اعادہ و تکرار ہے۔ بہر حال مجرد دعوی سے اور زبانی کہنے سے کہ حق ہماری طرف ہے ہرگز حق ثابت نہین ہوتا بلکہ حق ثابت ہوتا ہے دلائل و براہین سے اور سب سے بڑہکر اللہ عزوجل کی کلام پاک سے جیسا ارشاد ہے وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ - وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۔ یہ عمدہ اور خوشی کی بات ہے کہ اس امر کا فیصلہ ہو جاوے کہ حق مرزا صاحب کی طرف ہے سو اگرچہ امور تو بہت ہین اور حقایق دینی بہی علے علوم ہین لہذا ان سب کو دوسرے موقع کے واسطے رکہکر سردست زیادہ نہین دو آیات قرآن مجید کی فقط صحت عبارت ہی کی نسبت جو عام مسلمانان اور کم علم حافظان قرآن مجید بہی سمجھ سکتے ہین اور قرآن مجید سے بڑھکر کوئی دینی حقائق بہی نہین ہو سکتے۔ اور جنکی نسبت عاجز نے بجواب **فصل ۳۳** - اور نزول و رؤیت ملائکہ کی نسبت بحوالہ احادیث بجواب عبارت صفحہ ۱۶ ضرورۃ الامام عرض کیا ہے ان مین اگر مرزا صاحب خود بدولت کی طرف حق ثابت کر دین یعنے وہ آیات اسیطرح ثابت ہون جسطرح مرزا صاحب نے اپنے رسالہ مین تحریر

Marfat.com

فرمائی ہین اور نزول ملائکہ بدلائل شرعیہ وارشاد سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم ویسا ہی
متحقق ہوجاوے جیسا کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے تو عاجز ان مین حق انکی طرف مانکر بعد ہین دوسرے
امور دینی حقائق بیان فرمودہ مرزا صاحب استفسار کریگا اللہ تعالے عزوجل کرے کہ اسی طرح
دیگر اختلافات بہی رفع ہوکر فیصلہ ہوجاوے اور عاجز کو الہاما یہ دعا بہی تعلیم ہوئی ہے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ
بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ سم نور فراست اور چمکتے ہوے شعاعون کا
حال بہی اس مین کہل جائیگا اگرچہ کچہ نور فراست کا حال مرزا صاحب نے خود بہی کتاب ایام الصلح
کے صفحہ ۱۴۱ مین یون بیان کیا ہے "اس جگہہ یاد رہے کہ مینے "براہین احمدیہ مین غلطی سے توفّی
"کے معنے ایک جگہہ پورا دینے کیے ہین وہ میری غلطی ہے الہامی غلطی نہین مین بشر ہون اور
"بشریت کے عوارض سہو نسیان غلطی تمام انسانون کی طرح مجہ مین بہی ہین گو مین جانتا ہون
"کہ کسی غلطی پر مجہے خدا تعالی قائم نہین رکہتا مگر یہ دعوی نہین کرتا کہ مین اپنے اجتہاد مین
غلطی نہین کرسکتا خدا کا الہام غلطی سے پاک ہوتا ہے مگر انسان کا کلام غلطی کا احتمال رکہتا
"ہے کیونکہ سہو ونسیان لازمہ بشریت ہے مینے براہین احمدیہ مین یہ بہی اعتقاد ظاہر کیا ہے کہ حضرت
"عیسے علیہ السلام پہر واپس آئینگے مگر یہہ بہی میری غلطی تہی جو اس الہام کے مخالف تہی کہ جو براہین
"احمدیہ مین لکہا گیا کیونکہ اس الہام مین خدا تعالے نے میرا نام عیسے رکہا اور مجہے اس قرآنی پیش
"گوئی کا مصداق ٹہیرایا جو حضرت عیسی علیہ السلام کے لیے خاص تہی اور آنیوالے مسیح موعود کی
"تمام صفات مجہ مین قائم کیے انتہی" اب مرزا صاحب خود ہی انصاف کرین کہ قرآنی حقائق معارف
تو کہان خود اپنے الہام ہی کے سمجہنے مین کیسی غلطیان کہائین اور نور فراست کا کیا حال ہوا اور
مدتہائے کیسی ضعیف وناتوان رہی اور کس قدر سالہا سال کے بعد ان غلطیون پر آپ کو اطلاع ہوئی
اور اب بہی کیا دلیل ہے کہ غلطی پر اطلاع ہوئی یا غلطی پر اور غلطی ہوگئی اور یہہ ہی امر بظاہر متحقق ہے
بہر حال عاجز کو بہت خوشی ہوئی کہ الحمدللہ آخر آپنی بابت کچہ تو سہو ونسیان وغلطی کو قبول فرمایا
ہے یہی غنیمت ہے بمقابلہ اس افضلیت تکبر والوہیت وتفاخر وتعلی کے جسکا اظہار اب تک مرزا

Marfat.com

صاحب کرتے رہے شکر ہے کہ اب ذرا تنزل فرما کر بشریت ولوازم بشریت کو منظور فرمایا ہے ۔ ۴
امید کہ مرزا صاحب اگر انابت سے دعا اور غور کرینگے تو انکو یہی معلوم ہو جاوے گا کہ الہام مین
کسی نبی ورسول کے نام پر پکارے جانے ہی سے وہ ملہم امت سے نکلکر وہی نبی اور رسول ہرگز نہیں
بنجاتا کیونکہ نبوت ورسالت ختم ہو چکی ہے ۔ اور یہ بہی غور کا مقام ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے الہامات
مین دوسرے بہی انبیا علیہم السلام کے نام سے اپنے تئین مخاطب ہونا لکھا ہے مثلاً آدم ابراہیم
یوسف ۔ داؤد سلیمان موسیٰ صلوات اللہ علیہم اجمعین ۔ بلکہ ایک جگہہ مریم رضی اللہ عنہا بہی
لکھا ہے تو کیا اس سے آپ یہ سب کچہ بنگئے ؟ اور اگر آپکے نزدیک یہ امر مسلم ہے تو پہر خصوصیت سے
حضرت مسیح بننے مین کیا حکمت ہے ؟ کیا اسلیے کہ انکی جگہہ وا سامی زمین پر خالی تہی اور سلیمان
وغیرہ انکے منتظر تہے ؟ ۵ مرزا صاحب کے فہم واجتہاد کی غلطیان اور بہی بہت ہین جن مین سے کچہ
عاجز نے مختصر طور پر عرض کی ہین مرزا صاحب اپنے ونیز اس امر کہ الہام مین باسم وبخطاب
انبیا علیہم السلام پکارے جانے سے کوئی ملہم وہ نبی نہیں بن سکتا اگر تامل وغور وٹہنڈے
دل سے بلا طیش وجوش نظر فرماوین گے اور سلف صالحین کی تحقیق وتحریر درباره الہام توجہ
سے دیکہین گے تو امید ہے کہ بشرط اخلاص وانابت بہت فائدہ ہوگا اور کیا عجب کہ اپنے
دعاوی پر نظر ثانی کر کے غلطی کے دور کرنے کی اللہ پاک توفیق عطا فرماوے اور اسطرح ساری
اختلاف کلیۃ رفع ہو جاوین غلطی ہو جانا کچہ بہی عجب نہیں خصوصاً صاحب کوئی بے الہام وبلا تہم
وبہم اس کوچہ مین قدم رکہے اور اللہ پاک تبارک وتعالے جل شانہ کے قانون کی خلاف ورزی
کرے لیکن رجوع وتوبہ سے سب کچہ معاف ہو کر واہب العطیات کے انعام کے دروازے کہلجاتے ہین اور
درجات مین ترقی ہوتی ہے اللہ پاک اپنے فضل وکرم سے توفیق رفیق کرے آمین ۶ ۔ مرزا
صاحب نے ضرورۃ الامام صفحہ ۲ مین فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یمن کی طرف سے
خدا کی خوشبو کا آنا بیان فرمانا اس بات کی طرف اشارہ تہا کہ اویس مین خدا کا نور اترا ہے الخ
پہر صفحہ ۲۴ مین فرمایا کہ امام الزمان کے ساتھ ہزار ہا انوار آتے ہین اور انتشار روحانیت ونورانیت

Marfat.com

ہوکر نیک استعدادین جاگ اٹھتی ہین۔ مگر مسیح موعود کے زمانہ کو اس سے بھی بڑہکر خصوصیت ہے الخ
اب بیان بہونچکر مخالف فرمودہ سابق فرماتے ہین کہ وہ نوران چمکتے ہوئے شعاعون کے ساتھہ (بغیر
امام) دوسرون کو نہین دیاجاتا انتہے سبحان اللہ گویا آج کل جو کچہ ہین مرزا صاحب ہی ہین دیگر
مخلوق ہیچ و بے نور۔ یہ ہی عجیب خصوصیت سب سے بڑہکر خود بدولت کے عہد کو ہوئی ؟

فصل ۳۶ ـ ضرورۃ الامام ہیں جس طرح مرغی انڈون کو اپنے پرون کے نیچے لیکر انکو
بچے بناتی ہے اور پہر بچون کو پرون کے نیچے رکھکر اپنے جوہر انکے اندر پہونچادیتی ہے اسیطرح
یہ شخص اپنے علوم روحانیہ سے صحبت یابون کو علمی رنگ سے رنگین کرتا رہتا ہے اور یقین اور معرفت
مین بڑہاتا جاتا ہے ✤

جواب بیان تو مرزا صاحب نے توحید وخالقیت وتربیت الٰہی کو حد تک پہونچادیا انا للہ وانا الیہ
راجعون۔ عالم تو بجائے خود عام مسلمانان بھی خلق وتربیت وغیرہ کو خالق ومالک بدیع السموات
والارض وما بینہما کی طرف ہی منسوب کرتے ہین۔ کاش مرزا صاحب نے "قدرت الٰہی سے" کا
جملہ مرغی کے بچے بنانے وغیرہ کے ساتھہ لکھدیا ہوتا۔ مرغی بیچاری خاک اور اپنا سر بناتی ہے اور
خاکستر جوہر پہونچاتی ہے وہ پہلے اپنے آپ کو لومڑی بلی وغیرہ سے مرض خاربلی گربہ صفت اور پہر ذبح وغیرہ سے
بچائے۔ یہ سب اسی خالق مالک رب رحمٰن رحیم کی صفت ربوبیت ہے جو ہو رہا ہے۔ ہر چرند
پرند انسان حیوان بلکہ ذرہ ذرہ اس قادر حی وقیوم لم یلد ولم یولد کے حکم اذن وتحت میں
خدمت کر رہا ہے اگر کوئی بوجہ نادانی شیخی سے اپنی ٹانگ اڑائے یا ان خاص صفات خالق
کی نسبت کسی دوسری مخلوق کی طرف کرے تو اسکی کم فہمی ونادانی ہے۔ ۲۔ جنیر جس طرح سے
عوام ناواقفی وشیخی سے کہا کرتے ہین کہ ہمنے یہ کیا وہ کیا اسی طرح مرزا صاحب نے بھی بلا خیال
مرغی کو بچہ بنانے والی جوہر پہونچانے والی اور خود بدولت کو علوم روحانیہ سے رنگین کرنے والا اور
یقین ومعرفت بڑہانے والا فرمادیا لیکن یہ امر دعویٰ مشاہدہ جمال الٰہی وعرفان اور معرفت کے نہایت
منافی ومخالف ہے اور محل تعجب اس قادر وخالق جل جلالہ کی مشیت قدرت واختیار وغیرہ مدنظر

Marfat.com

رکھنے کے واسطے قرآن مجید مین حکم ہے کہ آیندہ کا کوئی وعدہ کرتے وقت انشاء اللہ ضرور کہو جیسا فرمایا وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ اور اسی لیے عام مومنین ہمراہ رب تعالی کی قدرت و اختیار کو بات بات مین زبان پر لاتے ہین چونکہ مرزا صاحب کو تقرب و مشاہدہ جمال الٰہی کا دعوی تمام جہان سے بڑھکر ہے پھر تعجب ہے کہ آپ باین دعاوی پیدائش و خلق بچہ ہای مرغی پر بھی خالق و مالک اللہ پاک جل شانہ وعم نوالہ کا اسم مبارک یاد نہ فرماوین ۔ کیا آیات قرآن مجید لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۔ قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَندَادًا ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قُلِ اللَّهُ يُنَجِّيكُم مِّنْهَا وَمِن كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنتُمْ تُشْرِكُونَ ۔ قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۔ فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ۔ قُلْ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم مَّن يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۔ قُلِ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۔ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ۔ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ کی طرف مرزا صاحب نے توجہ نہین فرمائی ۔ یا شاید وہ دل سی محو ہوگئی ہین جیسا کہ مقام عبدیت اور اپنی حد سے بڑھنے والون کا حال ہوا کرتا ہے ۔ دیکھیے پیر صاحب رضی اللہ عنہ وارضاہ حنبلی کتاب فتوح الغیب کا مرزا صاحب مطالعہ فرمایا کرتے ہین وہ بھی فرماتے ہین ایسی انت من خالق الاشیاء المکون کل شی الخ پھر سب اخیر خود مدوات ہی کا مولفہ و مسلمہ مقولہ خیال فرمایا ہوتا ۔

خدا غیر کو ہمتا بنانا سخت کفران ہے ۔ خدا سے کچھ ڈرو یارو یہ کیسا کذب و بہتان ہے
بنا سکتا نہین اک پاؤن کیڑے کا بشر ہرگز ۔ تو پھر کیونکر بنانا نور حق کا اسے آسان ہے

Marfat.com

۵- پہر قرآن مجید مین اللہ تعالی فرماتا ہے ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ الیسا ہی تجرید التوحید مین لکہا ہے کہ اللہ تعالی کی ربوبیت مین شرک کرنے والون مین وہ بہی ہے جو اللہ تعالی کے ساتھ کوئی دوسرا پیدا کرنیوالا ثابت کرتا ہے اگرچہ اللہ تعالے کے برابر نہ سمجہے۔ اور یہ قدریہ مجوسیہ کا قول ہے کہ اللہ تعالی حیوان کے افعال کا پیدا و پرورش کرنے والا نہین الخ۔ نہایت تعجب ہے کہ مرزا صاحب باین دعاوی حقائق و معارف کے مرغی کو بچے بنانے والی وجوہر پہونچانے والی اور خود بدولت کو رنگین کرنے والا وغیرہ فرماتے ہیں۔ ایسی ایسی باتون سے اس صادق موحد و خالص متوکل اعنی سید عبد اللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے توحیدی حالات و مقالات یاد آتے ہین جنکی صحبت بابرکت زبان حال ہی وعظ کرتی تہی ع

تشہد بان اللہ جل جلالہ + متفرد بالملک والسلطان + وہو القدیر فکل شیء فہو مقدر + للطوع والعصیان + وعموم قدرتہ تدل بانہ + ہو خالق الافعال للحیوان

۶- خیر یہ تو عالی حالات و طبقہ کی باتین ہین یہان تو بڑا تعجب یہ ہے کہ باوجود دعوی علوم تمام جہان مرزا صاحب کو یہی خبر نہین کہ اب ایسی ایسی کلین ایجاد ہوگئی ہین جن میں قدرت الٰہی سے انڈون کے بچے بدون محنت و ہمت مرغی نکل آتے ہیں اور وہ جوہر بہی پیدا ہو جاتے ہین اور عرصہ بہی کم لگتا ہے اور نہ فقط یہ مصنوعی کلین ہی بلکہ دوسری بے جان اشیاء مثل روئی و بہوسہ وغیرہ بہی بحکم الٰہی یہ کام ایسے حسن و خوبی سے دیتے ہین کہ خود مرغی سے ہرگز نہین ہو سکتا کیونکہ اکثر مرغیان اپنی نافہمی و بے تمیزی سے سارے انڈون کو سمیٹنے کی لیاقت و طاقت نہ رکہکر ان کو پراگندہ و تتر بتر کرکے خراب و گندہ کر دیتی ہین اور بعض بدخصلت خود غرض ایسی بہی ہوتی ہین کہ انکو چوبچون سے توڑ کر کہا جاتی ہین اب دیکہئیے کہ جب مرزا صاحب نے مرغی کو صفت خالقیت وحدہ لاشریک مین شریک کر دیا تو ان مصنوعی اشیاء کو کن صفات مین خالق و مالک کا عدیل قرار دینگے۔ ۷- مرزا صاحب نے بقول خود مرغی کیطرح بچے بنا کر یدون کے نیچے رکہکر اپنے جوہر پہونچا کر علوم روحانیہ سے صحبت یافتون کو علمی رنگ مین رنگین اور یقین و معرفت مین جیسا بڑہایا ہے اسکا کچہ مختصر حال دوسری جگہہ عرض ہوا ہے اور کچہ مرزا صاحب نے براہ مہربانی آگاہی مخلوق کے

Marfat.com

کیلیے خود بھی اپنے رسالہ شہادۃ القرآن کے اخیر پر التواے جلسے کے اعلان مین اور اسکے بعد اشتہار ۲۹ مئی ۱۸۹۸ء مین تحریر فرمایا ہے جو قابل ملاحظہ ہے۔ پھر یہ بھی حل طلب ہے کہ جو صاحب سالہا سال سے صحبت کا فیض اُٹھاکر علوم روحانیہ سے علمی رنگ مین رنگین و یقین و معرفت مین اس عرصہ دراز مین کامل اور فارغ التحصیل ہو چکے ہین ان کاملون کو دوسری مخلوق الٰہی کے فائدہ پہونچانے کی خاطر رخصت کیون نہین ملتی؟! اگر وہ طالبان سالہا سال و عرصہ دراز مین بھی اب تک کمال کو نہین پہونچے اور دوسرون کو فائدہ پہونچانے کے لائق نہین ہوئے تو دو حال سے خالی نہین یا طالبان ہی غبی طبیعت و سنگ مزاج ہین جسپر شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا مصرعہ "تربیت نااہل را چون گردگان بر گنبد ست" والا صادق آئیگا۔ دیا اثر صحبت و تعلیم ہی خود کم زور و ناقص ہے بہرحال یہ ہر دو امور ایسے جلیل الشان دعوی امامت کے لیے باعث کسر شان ہین جب دعا کا اثر تجلی کیطرح ہو۔ آسمانون مین غلغلہ ملائک مین شور و اضطراب پڑے۔ تقدیرین بدلین۔ الٰہی ارادے اور رنگ پکڑین۔ توجہ دالا کن کبھی خطا نہ جائے جیساکہ مرزا صاحب نے رسالہ ضرورۃ الامام کے صفحہ ۱۱ وغیرہ مین لکھا ہے تو وہان جوہر پہونچانے اور تاثیر صحبت مین اسقدر عرصہ دیر کے کیا معنے؟!

فصل ۷۳۔ ضرورۃ الامام۔ مگر دوسرے ملہمون و زاہدون کے لیے اس قسم کی بسطت علمی ضروری نہین کیونکہ نوع انسان کی تربیت علمی انکے سپرد نہین کی جاتی اور ایسے زاہدون اور خواب بینون مین اگر کچھ نقصان علم و جہالت باقی ہے تو چندان جاے اعتراض نہین کیونکہ وہ کسی کشتی کے ملاح نہین بلکہ خود ملاح کے محتاج ہین ہان ان کو ان فضولیون مین نہین پڑنا چاہیے کہ ہم ان روحانی ملاح کی کچھ حاجت نہین رکھتے ہم خود ایسے اور ایسے ہین۔

جواب۔ بسطت علم کی نسبت عرض ہو چکا ہے **نوع انسان** کی تربیت علمی جب مالک خالق علیم کسی کے سپرد کرتا ہے اسکے سب سامان بھی آپ ہی اپنے فضل و کرم سے عطا فرماتا ہے اسکے خزانہ مین کوئی کمی نہین اور نہ سامان ہی ختم ہو چکے ہین۔ ۲۔ نعماء الٰہی مین جو بلا لحاظ و بلا استحقاق ہر قسم ادنےٰ و اعلیٰ مخلوق پر واہب العطیات و منزل البرکات کے فیضان عام سے مثل باران

رحمت ہر آن وہر لحظہ نازل ہو رہی ہین ان مین اس قدر امساک وبخل وحسد کی کیا ضرورت ہے۔ ۳۔
کبھی مرزا صاحب فرماتے ہین کہ تقوی طہارت سے کوئی شخص امام نہین کہلا سکتا۔ کبھی ہر ایک
ملہم وصاحب رویاء صادقہ امام نہین ٹہیر سکتا۔ کبھی دوسرے عاجز انکے الہام کی تحقیر کر ان سے
افاضہ علوم نہین ہوتا نہ کسی تحدی کے لائق ہوتے ہین بلکہ ٹہوکر کا موجب ہوتے ہین خطرات سے
امن نہین کبھی امامت کی شرکت سے ترہیب کبھی امامت کی ادنی چاکری وغلامی کی ترغیب
کبھی امامت کی حاجت نہ سمجھنے کے خیال کو سراسر معصیت فرمانا۔ کبھی امام کی شناخت نکرنے پر اسکو
اندہا اٹہنا فرمانا۔ کبھی غلامی وسلسلہ مین داخل نہ ہونے والے کا خاتمہ خطرناک بتانا۔ کبھی مومنین
کے رویا والہامات کو امام کے نور کا پرتو کہنا۔ کبھی الہام، فکر، غور، تفقہ دینی کی استعداد تدبر
سوچنے کی قوت، رغبت عبادات، مباحثات، استدلال، اتمام حجت کی طاقت خود بدولت امام
ہی کی طفیل عطا ہونا۔ کبھی قسمت کا پہیر لگا کر غریبون کے سلب ایمان تک نوبت پہونچانا بلعم
کی مثال دیکر ڈرانا۔ کہین امام الزمان کو حسب پسند وخود تراشیدہ اوصاف سے متصف کرنا۔
کہین جہان کے معقولیون وفلسفیون کو ہر رنگ مین مباحثہ کرکے مغلوب کرنا۔ دقیق در دقیق
اعتراضات کا عمدگی سے جواب دینا کسی دشمن کے سامنے شرمندہ ہونا نہ پڑنا۔ کبھی محمدی فوجون کی
سپہ سالاری۔ کبھی دین کی دوبارہ فتح۔ کبھی اسکے جہنڈے کے نیچے آنیوالون کو اعلے درجہ
کے قوی عطا ہونا۔ اسکا قوت اخلاقی مین کمال فطرت مین۔ امامت کی روشنی وقوت جو درحقیقت
بات کا متحمل نہ ہوسکے وہ کسی طرح امام الزمان نہین ہوسکتا۔ الہی امر مین سب سے اول درجہ رہنے
کی قوت اسکے زمانہ مین کوئی دوسرا ایسا نہ ہونا جو قرآنی معارف جاننے وکمالات افاضہ اتمام
حجت مین اسکے برابر ہو۔ اسکی رائے صائب دوسرون کے علوم کی تصحیح کرتی ہے۔ حق اسی
کی طرف ہوتا ہے۔ غرضکہ جسقدر عمدگی وبہتری افضلیت وکمال وغیرہ ہین وہ سب خود
بدولت کے لیے اور جو نقصان علم جہالت کمی وغیرہ ہے وہ سب دوسرے عاجزون کے لیے تجویز
فرمانا اب مرزا صاحب براہ مہربانی ان سب کا جواب جو عاجز کو الہاما تعلیم ہوا ہے انصاف سے

Marfat.com

سے اسپر غور فرماوین کہ کیا باصواب و کامل ہے یعنے رسالہ ضرورۃ الامام کے مطالعہ کے بعد الہام ہوا قُل لَّوْ أَنتُمْ تَمْلِكُونَ خَزَائِنَ رَحْمَةِ رَبِّي إِذًا لَّأَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْإِنفَاقِ اور مرزا صاحب نے سرورق رسالہ پر جو اظہار فضیلت کرکے لکھا ہے کہ صرف ڈیڑھ دن مین طیار ہوکر مطبوع ہوا اسکی نسبت الہام ہوا کَانَ الْإِنسَانُ عَجُولًا ذرہ دیر کے لیے عضد و مخالفت دور فرماکر انصاف سے سوچین اور مولوی رومی صاحب کے ابیات پر بہی نظر کرین ۔ چند حرف طمطراق و کاروبار خود بین و شرم دار

کبر زشت واز گدایان زشت تر	روز سرد و برف انگہ جامہ تر	چند دعوی و دم و باد و بروت
ای ترا خانہ چو بیت العنکبوت	ای تو بندہ این جہان محبوس جان	چند گوی خویش را خواجہ جہان
کرمکی واز قذر آگندہ	طمطراقی در جہان افگندہ	آنچہ منصب سکند با جاہلان
از فضیحت کے کند صد ارسلان	احمقان سرور شدستند و زبیم	عاقلان سرہا کشیدہ در گلیم
ہرکہ بالاتر رود ابلہ تر ست	کاستخوان او بخواہد شکست	ہست الوہیت ردای ذوالجلال
ہرکہ در وی شد بر گردد و بال	خویش را عریان کن از فضل و فضول	تا کند ہر دم ترا رحمت نزول
ای خنک آنراکہ ذَلَّتْ نَفْسُہ	وای آن کز سرکشی شد چون او	۴ کشتی کا ملاح بننے کا الہام

بہی عاجز کو ہوتا ہے اور کشتی کی تیاری کا حکم بہی الہاما ہوکر پہر الہام ہوا ۔ بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ پہر الہام ہوا إِنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ جنکے ظہور کی قادر قدیر کے فضل و کرم سے امید واثق ہے ۔ یہ بہی الہام بہت دفعہ ہوا ہے سَأُرِيكُمْ آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ ۔ ۵ جب عاجز اپنے آپ کو ناچیز محض ذرہ بے مقدار سمجہتا ہے اور کسی قسم کے علو رتبت فضیلت لیاقت کا دعویدار نہین تو فضولیون مین پڑنے کا کیا ذکر ہان الہام کی اطاعت و فرمان برداری جو اختیار سے باہر ہے اس سے چارہ و گریز نہین ہو سکتا ۶ ۔ یہ بہی قابل غور ہے کہ ہادی المضلین وارحم الراحمین جل جلالہ وعم نوالہ جب ایک عاجز شخص کو محض اپنے فضل و کرم سے کسی مجرد زبانی دعویدار ملاح کو گرداب ضلالت مین غوطہ کہاتا ہوا اور ڈوبتا ہوا اور کشتی کو معہ سواران غیر ماسون والٹے رستہ پڑنے کے سبب معرض ہلاکت مین اور درصورت توبہ و استغفار کرکے ہوشیار

Marfat.com

سنبھالکر اپنی مخلصی و نجات کا فکر نہ کرنے کے قریب الغرق دکھلاوی تو وہ عاجز شخص پھر کیونکر اس غوطہ کھانے والے اور ڈوبنے والے ملاح اور اسکی ناقص و پرخطر کشتی کی طرف التفات و نظر کر سکتا ہے ہان اگر اللہ پاک اسکو توفیق و ہمت دیگا تو ڈوبنے والون کے بچانے کی حتی الوسع کوشش کرے گا

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

فصل ۳۸ - ضرورۃ الامام - اور انکو یاد رکھنا چاہیے کہ ضرور انکو حاجت ہی جیسا کہ عورت کو مرد کی حاجت ہی خدا نے ہر ایک کو ایک کام کے لیے پیدا کیا ہے پس جو شخص امامت کے لیے پیدا نہین کیا گیا اگر وہ ایسا دعوی زبان پر لائیگا تو وہ لوگون سے اسیطرح ہنسی کرائیگا جیسا کہ ایک نادان ولی نے بادشاہ کے روبرو ہنسی کرائی تہی -

جواب اگر یہ قاعدہ مرزا صاحب کا ایسا ہی کلیہ و ضروری ہے کہ اس امر مین دوسرے کی حاجت لابد ہے جیسا بقول مرزا صاحب عورت کو مرد کی تو مرزا صاحب یہ بہی تو فرماتے کہ آپنے ایسی حاجت کے وقت کس مرد خدا کی طرف رجوع فرمایا تہا؟ اور اگر خود بدولت کو اس سے مستثنے فرماوین تو دوسرے کسی عاجز کے حق مین اس استثنا کو بلا دلیل خود غرضی سے کیون محال فرماتے ہین کیا وہ قاعدہ استثنا مثل نبوت ختم ہوچکا ہے یا بطور ٹہیکہ دوامی مرزا صاحب تک ہی محدود ہوچکا ہے؟ - ۲ - حاضر باشان دربار خود بدولت کی مدح و ثنا و چاپلوسی پر اعتماد نہ فرماوین ذرا دوسرون کی تصانیف و تقاریر بہی دیکھیں سنین اور یہ سوچین کہ مرزا صاحب پر انکی طبع زاد و ایجاد مسائل و تراشیدہ و خود ساختہ حقائق و معارف کے سبب کس قدر ہنسی و اعتراض ہو رہے ہین دوسرون پر ہنسی ہونے سے تکلیف نہ اٹہاوین اول خود بدولت پر ہنسی کا فکر و تدارک فرماوین سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حال مبارک کی طرف غور کرین کہ باوجود اس عظمت و شان کے کیا فرمایا کرتے چنانچہ فرمایا ما اُحب انی حکیت احداً و ان لی کذا و کذا - ابوذر رضی اللہ عنہ کو وصیت مین فرمایا لیحجزک عن الناس ما تعلم من نفسک - واللہ لا ادری واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم الخ اور خود بدولت بدعوی نیابت نبوت دوسرے غریبون کے لیے

Marfat.com

مین مصروف ہوکر اپنی حالت سے ایسے غافل اور بیفکر۔

فصل ۹ نمبر ۔ ضرورۃ الامام ؎ اور قصہ یون ہے کہ کسی شہر مین ایک زاہد تہا جو نیک بخت اور متقی تو تہا مگر علم سے بے بہرہ تہا اور بادشاہ کو اسپر اعتقاد تہا اور وزیر بوجہ اسکی بے علمی کے اسکا معتقد نہین تہا ایک مرتبہ وزیر اور بادشاہ دونون اس کے ملنے کے لیے گئے اور اس نے محض فضولی کی راہ سے اسلامی تاریخ مین دخل دیکر بادشاہ کو کہا کہ اسکندر رومی بہی اس امت مین بڑا بادشاہ گذرا ہے تب وزیر کو نکتہ چینی کا موقعہ ملا اور فی الفور کہنے لگا کہ دیکہیے حضور فقیر صاحب کو علاوہ کمالات ولایت کے تاریخ دانی مین بہی بہت کچہ دخل ہے

جواب مرزا صاحب کے دربار مین ہر بات بجا و بے جا پر واہ واہ تعریف و مدح وثنا کرنے والے لوگ موجود ہین اور مدح وثنا کا اثر ونتیجہ موجب حدیث شریف نیز حسب مقولہ مولوی رومی صاحب

توبدان فخر آوری کز ترس و بند چاپلوست کرد مردم روز چند
ہر کرا مردم سجودی میکنند زہر اندر جان او مے افگنند

ضروری ولازمی ہے لہذا حاضر باشان کی بیجا و بے ضرورت خود غرضانہ مدح وثنا کا یہ اثر ونتیجہ ہے کہ مرزا صاحب کو خیال ہی نہین رہا کہ اور لوگ ایسے بے سروپا ولغو قصص سنکر پسند کرینگے یا فضول سمجہ کر کشیدہ وکبیدہ خاطر ہونگے؟ کیا مرزا صاحب کو معلوم نہین کہ ایسے قصہ کہانیان کون سنتا وپسند کرتا ہے؟ **موجودہ وقت مین** تو ایسے بناوٹی ورتشیدہ قصص آنا جگاہ اعتراضات ہوتے ہین لہذا مرزا صاحب کا ہر موافق و مخالف وغیرہ کا خود بدولت کے حاشیہ نشینان پر قیاس فرمانا صحیح نہین اور نہ یہ اہل اللہ معمور الاوقات کی شان ہے کہ ایسے فضول قصے اپنی فضیلت کی ثبوت مین تراش کر لوگون کو سنا مین ۔ ۲ ۔ اب دیکہیے کہ یہ کیسا لغو قصہ تراشا ہے اور آیا اس لائق ہے کہ رسالہ ضرورۃ الامام مین درج ہوکر اسکی تقویت کا باعث ہو؟ ایک زاہد تہا جسکو پہلے نادان و بے علم فرمایا نیک بخت اور متقی تو تہا یہ فضولی کی راہ سے اسلامی تاریخ مین دخل بہی دیدیا مرزا صاحب غور کرین کہ یہ کیسا تقوی اور نیک بختی ہوئی اور نیک بخت متقی سے ایسا کب ہوسکتا ہے کہ

Marfat.com

فضولی کی راہ چلنے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی خود بدولت کے شرف صحبت سے فیض یافتہ ولی ہوگا۔
جہان دخل در معقولات خود نمائی شیخی و فضولیات کے سوا اجکل اور کچھ معلوم نہین ہوتا ورنہ اگر
اللہ عزوجل کیطرف سے وہ ولی پیر و سلف صالحین ہوتا تو وہ فضول بات کی دلیری کیونکر کر سکتا؟
مومن متقی نیک بخت تو ارشاد وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ کو نصب العین رکھکر فضول باتون
سے پرہیز کرتے بچتے اور امن مین رہتے ہین جیسا قرآن مجید مین مومنون متقیون اور اولیاؤن
کے واسطے آیا ہے۔ ۳۔ مرزا صاحب کو شاق تو ضرور گذریگا مگر عرض کیے بغیر رہا نہین جاتا کہ
سید عبد اللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے فیض صحبت کی یہ تاثیر تھی کہ ان کے اکثر ملنے
والے حدیث شریف ومن حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ کے نہ فقط عالم بلکہ جید عامل تھے لغو
و بیجا کام تو کہان فضول لفظ بھی زبان پر نہ لاتے آپ فرمایئے کہ جب ولی کے دیکھنے والون کا یہ
حال ہو تو خود ولی ایسے بیہودہ کام کا مرتکب کب ہو سکتا ہے؟ ۴۔ پھر وزیر بھی کوئی قرب وجوار مرزا
صاحب کا باشندہ حقیقی نورانیت و روحانیت کا دشمن اور فقط بے نفع خشک علم سوکھی خام
خالی تقاریر کا عاشق ہوگا جو اس ولی زاہد نیک بخت متقی کا بباعث بے علمی معتقد نہ تھا جس
طرح کوئی کم بخت بد قسمت خشک علم والا سیدنا بلال رضی اللہ تعالی عنہ کا بجائے اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَسْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور بجائے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ ھی علی الصلوۃ
کہنے کے سبب معتقد نہ ہو۔ لیکن بمعروف بمعلم الملکوت وبلعم کا بباعث بے نفع و جہنم رسان علم
کے معتقد ہو اعاذنا اللہ من علم لا ینفع وقلب لا یخشع ونفس لا تشبع ودعاء لا یسمع ۵۔ مرزا
صاحب کیسی نکتہ چینی سے ناراض و درہم برہم ہون لیکن وہ اہل اللہ و بندگان الٰہی جنہیں عبودیت
خشیت انابت استغراق کا غلبہ ہے انکو کسی ناواقف نادان اور مصداق ے اے تو نا رستہ
ازین فانی رباط * توچہ دانی سہو و سکر و انبساط * توچہ دانی ذوق آب دیدگان * عاشق
نانی توچون نادیدگان * کی نکتہ چینی کی پرواہ ہی کیا ہے؟ ۶۔ مرزا صاحب تو متانت ذہن
فہم و ذکا و دور اندیشی کے بڑے دعویدار ہین اور ان کا ایسا حال پہلے کبھی دیکھنے مین بھی

Marfat.com

نہین آیا۔ لیکن اب تو تصدیق مدعا کے لیے کیسے کیسے لغو قصص و الفاظ انکی زبان و قلم سے نکلتے ہین اور خود بدولت کو انکا کچھ خیال و پرواہ نہین ہوتی کہ کیسے ہین اور انکا نتیجہ کیا ہوگا وہی بات حق ہوئی اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ اسپر فکر و توجہ و غور کرین

فصل ۴۰۔ ضرورۃ الامام۔ سوا امام الزمان کو مخالفون اور عام سائلون کے مقابلہ پر اسقدر الہام کی ضرورت نہین جس قدر علمی قوت کی ضرورت ہے کیونکہ شریعت پر ہر ایک قسم کے اعتراض کرنے والے ہوتے ہین طبابت کے روسے۔ ہیئت کے روسے طبعی کے روسے جغرافیہ کے روسے اور کتب سلسلہ اسلام کے روسے عقلی بنا پر اور نقلی بنا پر بھی انتہے۔ اسکے بعد پھر خود بدولت کی مدح و ثنا کیطرف خیال چلا گیا فرمایا "امام الزمان حامی بیضہ اسلام کہلاتا ہے اس باغ کا خدا تعالی کی طرف سے باغبان ٹھیرایا جاتا ہے اسپر فرض ہوتا ہے کہ ہر ایک اعتراض کو دور کرے اور ہر ایک معترض کا منہ بند کردے۔ اسلام کی خوبی اور خوبصورتی بھی دنیا پر ظاہر کردے نہایت قابل تعظیم و کبریت احمر کا حکم رکھتا ہے کیونکہ اسکے وجود سے اسلام کی زندگی ظاہر ہوتی ہے وہ اسلام کا فخر اور تمام بندون پر خدا تعالے کی حجت ہوتا ہے کسیکے لیے جائز نہین کہ اس سے جدائی اختیار کرے۔ وہ اسلام کی عزت کا مربی تمام مسلمانون کا ہمدرد۔ کمالات دینیہ پر دائرہ کی طرح محیط ہوتا ہے۔ اسلام و کفر کی کشتی گاہ مین وہی کام آتا ہے اسی کے انفاس طیبہ کفر کش وہ بطور کل کے باقی سب اسکی جز ہوتے ہین ؎ احجو کل و توجو جزبای نے کلی + تو ہلاک استی گر از وی بگسلی۔ انتہی۔

جواب مرزا صاحب کو اختیار ہے کہین علمی قوت کی ضرورت کو بڑھا دین کہین الہام کے مقابل علم و فضل کو ہیچ ٹھیرا دین اگرچہ ہر ایک مطلق العنان و شریعت اسلامی سے آزادی پسند کا نفس امارہ کسی ضابطہ و قاعدہ کی پابندی کو خلل انداز خود مختاری سمجھ کر اسکا متحمل ہونا گوارا نہین کرتا لیکن دعویداران اسلام و شیعان شریعت خیر الانام پر تو ضرور ضرور پابندی ضوابط و لحاظ قول خود لازم و لابد ہے۔ ۲۔ مرزا صاحب نے اول خود ہی براہین صفحہ ۱۵۵ سے الہام کی مدح و ثنا شروع

کرکے طول طویل بحث سے اسکی فضیلت ثابت فرمائی پھر صفحہ ۱۶۱ مین فرمایا ہے ہمان بہتر کہ ما آن علم حق از حق
بیاموزیم * کہ این علمے کہ ما داریم صد سہو وخطا دارد - پھر فرمایا مین جداً وقطعاً کہتا ہون کہ الہام کے
بغیر مجرد عقل کے پیروی مین صرف ایک نقصان نہین ملکہ یہ وہ آفت ہے کہ کئی آفات اس سے پیدا ہوتی
ہین پھر صفحہ ۱۹۵ مین فرمایا کہ جو شخص صرف براہین منطقیہ کے زور سے راہ راست کی طرف کھینچنا
چاہتا ہے اگر اسکی مغز زنی پر کچھ ترتیب اثر بھی ہو تو صرف ان ہی خاص طبیعتون پر ہوگا جو توجہ تعلیم
یافتہ لائق وفائق ہونے کے اسکی عمیق ودقیق باتون وفلاسفری تقریر کو سمجھ سکین انتہے - پھر ازالہ
مین بھی بہت ہی اسکی تعریف لکھی ہے اب اس اپنی سب تحریر وتوصیف کو منسوخ وہیچ کرکے علم
کو ڈہا دیا اس طرح پھر کسی دوسرے موقعہ ضرورت پر سلطان القلمی کے زعم سے الہام کو ڈہا دین گے
تو فرمایے کہ اعتبار اور قیام کسپر ہوا؟ فتدبر وتفکر یہی حالات مرزا صاحب کی تحریر وسلطان القلمی کے
ہین اور لطف یہ کہ مریدین مین سے کوئی آنکھ کھولکر نہین دیکھتا کہ آپ کیا کر رہے ہین ؟ ۳ علمی
قوت کا ذکر ہو چکا ہے علم ہو لیکن رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا کے ساتھ دعا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَدُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ بھی ہو یعنے
اس علم سے جسپر تفاخر وتعلی کرکے معروف معلم الملکوت وبلعم وغیرہ متکبر خود بین تباہ وہلاک ہوئے
اس سے ہر آن اللہ عزوجل کی پناہ وحفاظت کا سوال ہو اور کیا خوب فرمایا ہے مولویصاحب مثنوی نے

ای بسا علم وذکاوات وفطن — گشتہ رہرو را چو غول راہزن — بیشتر اصحاب جنت ابلہند
تا ز شر فیلسوفی می رہند — ہر کہ او بیدار تر پر درد تر — ہر کہ او آگاہ تر رخ زرد تر
جان جملہ علمہا اینست واین — کہ بدانی من کیم در یوم دین — ۴ - بے سمجھ معترضین نے

اس پاک ربانی دین اسلام پر اعتراض کرکے آجتک کیا بنایا ہے جو آگے بناوینگے ؟ کتابات
ہیئت طبعی جغرافیہ وغیرہ کی رو سے جس کا جی چاہے زور لگا لے اعتراض کرلے ع
درشب مہتاب ماہ را بر سماک * از سگ وا عوعو الشان چہ باک * واللہ معاملہ ہی اسکا کسی کے
اعتراضون سے کچھ نہین بگڑسکتا اسکا بنانے والا خود اسکا حافظ وحامی ہے اور مرزا صاحب نے

Marfat.com

معترضین کا مونہہ بند کیا ہے یا ان کو بہ نسبت سابق دہن دریدہ وزیادہ زبان دراز بنانے کا فرض ادا کیا ہے خود ہی انصاف فرماوین کہ ہر پاک دین اسلام کی خوبصورتی وخوبیان اسکی پاک کتاب کی ہدایات سوافق ومناسب فطرت انسانی لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا سے بخوبی روشن وظاہر ہین اگر کسی خفاش سیرت کو ضعف بصارت ونابینائی ودیگر علل سے وہ نظر نہ آوین تو ہسکا اپنا قصور ہوگا اسکا کچھ حرج نہین یہ کسی دوسرے کی مدد کا محتاج ودست نگر نہین ہسکی خوبصورتی کا ظہور اور اسکی زندگی کا مدار کسیکے وجود پر کیا منحصر اور کوئی بیچارہ ہسکا فخر اسکی عزت کا مربی کیا ہوسکتا ہے بلکہ جو طالب رضائے الٰہی ہو اسکی خود اس مین زندگی اور ہسیمین اسکی عزت وفخر ہے کہ وہ اس کا خادم وچاکر بنکر رہے اسکا مالک عجیب عزیز وحکیم وقادر ہے اس نے اسکی خدمت نہ صرف عالی شان جماعت انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام سے کرائی ہے بلکہ مخالف دشمن سے اور فاجر فاسق سے غرض جس سے چاہے اسکی خدمت لے لیتا ہے جیسا کہ مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یُؤَیِّدُ الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ یہ جس خدمت پر مرزا صاحب فخر وناز فرماتے ہین اسکی کیفیت تو الہام قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا الآیۃ مین گذر چکی ہے اور خود بدولت نے بھی کشف الغطا وغیرہ میں اعتراف فرمایا ہے جسکا ذکر ہوچکا ہے **اور ظاہر** تو یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اسلامی خدمت کی آڑ مین اپنے تصرفات ومدخلات سے اسلام واسلامیان کی بہت تحقیر وتوہین کی ہے جسکا معاملہ اللہ پاک کے سپرد ہے۔ خدا تعالیٰ کیطرف سے اسلامی باغ کا باغبان ہونا منصب تو بہت عالی ہے لیکن غور کرین کہ مرزا صاحب کو کیا یہی حکم ملا ہے کہ تمام بڑی بڑی ستم ہتم سایہ دار مبارک درخت جن سے ہزار ہا فیضان اسلام یعنے قرآن مجید وحدیث شریف حاصل کیا ایسے درختون پر آپ دن رات نہ صرف چھانٹ وتراش کا ہاتھ چلاوین بلکہ سب وشتم ولعن کے تبر سے انکو جبراً اس اسلامی باغ سے کاٹکر باہر پھینکتے ہین؟ اور مقصود صرف یہ کہ مرزا صاحب کی غلامی وچاکری مین داخل ہوکر ہر بات خانہ ساز ومصنوعہ پر خواہ کیسی ہی مخالف قرآن مجید وحدیث شریف ہو آمنا وصدقنا کیون نہین کہتے یہ عجائب باغبانی تو

کیا ہی ... مرزا صاحب ... اور ... نہین ... دانش ... مستفاد ... ہمیشہ ... کی مدد ... بہ ... بہت ... نقصان ... اور ... ملحوظ

ضرور دیکھنے مین آئی ہے کیونکہ ابھی تک کوئی عمدہ پودہ تو باغ مین نہین لگا جو لگے ہین وہ ایسے خار دار
وناہموار ہین کہ پاس اور دور سے گذرنے والون بلکہ محسنون کے لباس عزت وآبرو کا ان سے محفوظ
رہنا مشکل ہے اس کاٹ چھانٹ وتبر اندازی سے اگر مرزا صاحب کا یہ مقصود ولی ہے کہ اصل دین
اور رسول امین صلے اللہ علیہ وسلم کو تقویم پارینہ قرار دیکر اور بد منقولات مین جیسا آپ اکثر کہا کرتے
ہین داخل کرکے ایک نیا دین بمصداق کل جدید لذید حسب خواہش و تمنائے نفس وضع کرکے خود بدولت
اسکے بانی مبانی ہونے کا فخر ورتبہ حاصل کرین تو انکا اختیار ہے لیکن یہ خیال ہے کہ حسب وعدہ
اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ کے وہ اس پاک محکم دین کا ہرگز کچھ نقصان نہ کرسکین گے
بلکہ اپنا ہی نقصان کرین گے ۷۔ طلب تعظیم وتکریم جو ایک شاخ الوہیت ہے حسب ارشاد قرآن
مجید وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔ معلوم مرزا صاحب اس تعظیم سے
کب سیر ہونگے نفس تو ضرور هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ کہنے والے کی طرح سیر ہونے والا نہین لیکن عارفان
الٰہی تو ان امور سے خوب واقف ہوتے ہین اور (کچھ اور بھی ہے) اسکی اصلاح کے فکر مین رہتے ہین ۔ کیا خیر القرون
والا عملدرآمد یعنے اظہار عبودیت کے لیے اپنی تعظیم وتکریم پسند نکرنا اور اپنی مدح وثنا سنکر ناراض
ہونا اب بخیال مرزا صاحب قابل اتباع وپیروی نہین رہا کہ آپ ہمیشہ اسی کی طلب وخواہش مین
رہتے ہین اور اپنی تحریر وتصانیف مین اسی کی تاکید کرتے ہین ۸۔ کبریت احمر مین اب
کیا کسر باقی رہ گئی ہے روپیہ زیور ۔ مکانات وغیرہ جائداد مین اس دام گستری واشتہار
بازی وغیرہ کی بدولت کچھ کمی نہین رہی لیکن مرزا صاحب کو ارشاد زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ
الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ
الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ نیز
ان احادیث شریف پر جن مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی معاش مبارک کے حالات ہین اور
جن کی ظاہری وباطنی پیروی ومحبت کا آپ کو بڑا دعوی ہے ان سب پر خیال ونظر چاہیے
۹۔ کسی کے لیے جائز نہین کہ اس سے جدائی اختیار کرے جواب ایک طرف ارشاد

Marfat.com

شارع علیہ الصلوٰۃ و علماء ربانی دوسری طرف فقراء صوفیہ کرام۔ اور بہر الہامات ملہمین سالہا سال کی چشیدہ حالات۔ بہر معاملات مشاہدات تجارب وغیرہ سب یک زبان ہو کر ایسے زبانی۔ فرضی۔ خود غرض مخالف مسائل اسلامی امام سے حد آئی و ہجرت کی تاکید فرماوین تو بہر اتفاق کیونکر ہو؟ ہان اگر کوئی معاذ اللہ ان سب کو بھلا کر اور عقل سلیم کو جواب دیکر مجنونانہ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ کا مصداق بنجاوے تو امر دیگر ہے۔ علاوہ ازین (الف) نسبت ناری تکبر و علو و استکبار اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ والی و نسبت ترابی عبودیت و انکسار رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا الخ کے اقرار والے مین بوجہ ناجنسیت میل جول کس طرح ممکن ہے (ب) بلحاظ اغراض دنیوی جسکو جواد و غنی و واہب العطیات نے اپنے فضل و کرم سے حاجت ادویہ مقویات و اکل و شرب وغیرہ کی ضروریات سے مستغنی کیا ہو اسکو غلامی جاگری اور خلاف شریعت ہان مین ہان ملانے کو حاضر باشی کی تکلیف مالایطاق اٹھانے کی کیا ضرورت؟ (ت) جو عاجز فضول امور سے متنفر اپنے فکر عقبے مین مصروف اور طلب رضاء الٰہی مین مشغول ہو اسکو تحقیر و توہین سو سنین بحث و مباحثہ رد و قدح والی مجلس سے کیونکر اتفاق ہو سکتا ہے؟ ۔۱۰۔ اعتراض دور کرنے اور معترضین کا مونہہ بند کرنے مسلمانون کے ساتھہ ہمدردی کا سلوک کرنے۔ کمالات دینیہ پر محیط ہونے۔ اسلام و کفر کی کُشتی گاہ مین کام آنے وغیرہ کا حال دوسرے مواقع پر عرض ہوا ہے۔ ۱۱۔ اخیر پر جو فرمایا۔ تو ہلاک ہستی گرازوی بگسلی + سو یہ تو ہر ایک کے لیے جو مرزا صاحب کی غلامی اختیار نہ کرے اسکی ہلاکت کا وظیفہ تو معمولی طور انکے ورد زبان رہتا ہے اسکا ذکر بہی اور جگہہ آیا ہے تعجب ہے کہ باین دعوی ہمدردی مسلمانان ایسے کوسنے تباہی ہلاکت ذلت وغیرہ آزردہ خلاف شریعت الفاظ مونہہ و قلم سے نکالتے وقت مرزا صاحب حدیث شریف عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال الرجل هلك الناس فهو اهلكهم پر کیوں خیال نہین کرتے؟

فصل ۴۱۔ ضرورۃ الامام۔ چوتھی قوت عزم ہے جو امام الزمان کے لیے ضروری

Marfat.com

ہے اور عزم سے مراد یہ ہے کہ کسی حالت میں نہ تھکنا اور نہ نومید ہونا اور نہ ارادہ میں سست ہو جانا
لبا اوقات نبیوں اور رسولوں اور محدثوں کو جو امام الزمان ہوتے ہیں ایسے ابتلا ربیش آجاتے
ہیں کہ وہ بظاہر ایسے مصائب میں پھنس جاتے ہیں کہ گویا خدا تعالے نے انکو چھوڑ دیا ہے۔
اور انکے ہلاک کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ اور لبا اوقات انکے وحی والہام میں فترت واقع
ہوجاتی ہے کہ ایک مدت تک کچھ وحی نہیں ہوتی۔ اور لبا اوقات انکی بعض پیشگویاں ابتلاء
کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہیں اور عوام پر ان کا صدق نہیں کھلتا۔ اور لبا اوقات انکے
مقصود کے حصول میں بہت کچھ توقف پڑجاتی ہے۔ اور لبا اوقات وہ دنیا میں متروک اور
مخذول اور ملعون اور مردود کی طرح ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک شخص جو ان کو گالی دیتا ہے تو
خیال کرتا ہے کہ میں بڑا ثواب کا کام کر رہا ہوں۔ اور ہر ایک ان سے نفرت کرتا اور کراہت کی
نظر سے دیکھتا ہے اور نہیں چاہتا کہ سلام کا بھی جواب دے۔ لیکن ایسے وقتوں میں انکا
عزم آزمایا جاتا ہے وہ ہرگز ان آزمائشوں سے بیدل نہیں ہوتے اور نہ اپنے کام میں سست
ہوتے ہیں یہانتک کہ نصرت الٰہی کا وقت آجاتا ہے۔ انتہے

جواب۔ قوتِ عزم تو اللہ عزوجل نے کارخانہ دنیا چلانے کے واسطے ہر ایک میں حسب حیثیت
رکھی ہے جب تک عزم نہ ہو کوئی کام اچھا ہو یا برا ہو نہیں سکتا دیکھیئے ڈاکوؤں و رہزنوں
میں کیسی اعلے قوت عزم ہوتی ہے کہ مرنے مارنے سے بالکل نہیں ڈرتے ایسا ہی چور جعلساز
دغاباز و دیگر جرائم پیشہ کا حال ہے کہ باوجود تنبیہ و سزایابی بھی اپنے شیوہ دل خواستہ
سے باز نہیں آتے۔ اسیطرح کئی دہوکہ باز و منصوبہ باز بذریعہ اپنی چالوں و تقاریر کے ناخدا
ترسی سی لوگوں کو ٹھگنے اور لوٹنے والے دن رات اپنے عزم میں مصروف و سرگرم ہیں جیسا کہ
مرزا صاحب نے خود براہین صفحہ ۲۱۳ میں فرمایا ہے کہ صالح آدمی نیک راہ میں فکر کرکے نیک باتیں
نکالتا ہے اور چور نقب زنی کے باب میں فکر کرکے کوئی عمدہ طریق نقب زنی کا ایجاد کرتا ہے
تو پس کیا یہ سب ناخدا ترس اس قوت عزم سے موجب قاعدہ مرزا صاحب کے امام الزمان بنجاویں گے

ہر گز نہیں۔ ہر گز نہیں۔ غرض ہر جاندار حصول مدعا کے واسطے ایسا ہی عزم بالجزم رکھتا ہے اسمیں امام الزمان کی کیا خصوصیت ہے؟ **علاوہ ازین** جس قدر مقصود زیادہ جاے امید وبار آور ہو عزم بھی ویسا ہی قوی ہوتا ہے۔ ۲۔ اگر مرزا صاحب نے تصنیفات امام حجت الاسلام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے فائدہ اٹھایا ہوتا تو آپ جانتے کہ حب جاہ وقبولیت خلق جس مین خود بدولت بظاہر مبتلا ہین ایسے عزم طلب امور ہین کہ انکے حصول مین ہلاکت کا سامنا ہی ہیچ ہے اسکے عشق ونشہ مین بعض نادان لوگ اپنے دست وبازو ودیگر اعضا خشک وبیکار کردیتے ہین بعض عضو کاٹ دیتے ہین بعض ناخن نہین کاٹتے بال نہین کترتے بعض کھڑے رہتے ہین بیٹھتے نہین بعض آہنی میخون پر بیٹھتے اور لیٹتے ہین اور بعض بے عقل زندہ درگور ہوجاتے ہین حالانکہ ظاہر ہے کہ ان امور کو رضای خالق ومالک سے کچھ تعلق نہین اسکی رضا تو اس مین ہے کہ انسان اپنے تمام قوی واعضای ظاہری وباطنی جو موہوبہ الٰہی ہین ان سب کو اسی کے حکم کے موافق اسکی رضامندی کے کامون مین لگائے اگر کوئی ناسمجھی سے ان نعمتون کی ناقدری کرکے بیجا تکلیف اپنے اوپر ڈالکر مصیبت مین پڑیگا تو محنت رائگان ہے اسیطرح کوئی کم فہمی سے اپنے روحانی ملکات وعزم کو کسی دنیوی فانی لذات وغیر اخلاص وغیرہ کے قصد سے صرف کرے گا تو وہ بھی ان نعمار کا ناشکر وخاسرین مین ہوگا ہاں غنی وصمد کو ایسے اعمال کی کچھ پرواہ وحاجت نہین ہے۔ ۳۔ لیکن افسوس یہ کہ مرزا صاحب اپنے خیال وپندار مین ایسے محو وسرشار ہین کہ کسی کو خاطر مین ہی نہین لاتے۔ چنانچہ عاجز کو خوب یاد ہے کہ جب آپ لاہور مین تالاب کے پاس فروکش تھے تو بندہ نے بطور خوش خبری حضرت والا مین عرض کیا کہ محمود صاحب نے احیاء العلوم انگریزی ترجمہ کے واسطے منگوائی ہے تو آپنے چین بجبین ہوکر فرمایا کہ اس زمانہ مین سوائے تالیفات خود بدولت کے کسی غیر کی تصنیف کارآمد ولائق التفات نہین خیر یہ تو جملہ معترضہ آگیا ہم اقوام اولوالعزم کو دیکھیے کیسے اولوالعزم ہین کہ مشیت الٰہی سے صدہا برسون سے اپنے عزم بالجزم مین مضبوط وکامیاب ہین اور جس کام کو شروع کرتے ہین صدیون کا نتیجہ پہلے سوچ لیتے ہین اور ایک ایک

Marfat.com

فرد انکا اپنے دُہن مین ایسا پکتا پختہ وجان نثار ہوتا ہے کہ اپنے فنون علوم ایجادات اختراع
وانکشاف امور مین اپنی عزیز جان کو ورطۂ ہلاکت مین ڈالنے کی ذرہ بھر پرواہ نہین کرتا کوئی
چاند کی کوئی قطب جنوبی کی سیر کو روانہ ہو پڑتا ہے حتےٰ کہ اس عزم غیر متزلزل مین بہت جانیز
بہی تلف ہوجاتی ہین جنکے حالات اخبارات مین اکثر شائع ہوتے رہتے ہین۔ لیکن ان کی قوت
عزم مین ذرہ فرق نہین آتا۔ سو اگر ایسے جانباز صاحبان عزم کو فہرست امام الزمانون مین
حسب قاعدہ خود جگہہ نہ دین تو ترجیح بلا مرجح معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ مشاہدہ سے بڑہکر اور کیا ہو
دلیل ہوسکتی ہے۔ ۵۔ تعریف نہ تہکنے و نومید نہ ہونے کی اگر مرزا صاحب ذات خود
بدولت تک ہی محدود رکہتے تو فضیلت و علوشان کے سبب مضائقہ نہ تہا دوسرون کو
اس مرتبہ خاصہ مین شامل کرنا شہادت مخالف و معکوس کا طالب بنتا ہے کیونکہ دیگر انبیا و
مرسلین اولوالعزم برگزیدگان و بندگان خاشعین عباد الرحمن کی نسبت تو قرآن مجید مین
یون ارشاد ہے حَتّٰی اِذَا اسْتَیْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا الخ تو گویا مرزا
صاحب لفظ "نہ نومید ہونا" لکھکر خود بدولت کو اس عالی شان جماعت
رسل علیہم السلام سے بہی زیادہ صاحب حوصلہ و صاحب یقین ہونا ظاہر کرتے ہین
پس جب عالی شان و برگزیدگان جماعت رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کا یہ حال ہے تو دوسرے
بیچارون کی کیا حقیقت۔ اور یہ تو مرزا صاحب کی معمولی بات ہے کہ خود بدولت کو دیگر انبیا و
مرسلین کے ہم پلہ کرکے انکے حالات و اوصاف کے ساتہہ ہی اپنی مدح و ثنا کرتے رہتے ہین
اسکا حساب عند ربہ ہے۔ ۶۔ ابتلا بہی دنیا مین معمولی بات ہے اس سے کوئی ہی دنیا مین
محفوظ رہتا ہوگا امام الزمان کی کیا خصوصیت ہے۔ ۷۔ جب حسب قول مرزا صاحب
پیشگوئیان بسا اوقات ابتلا کے رنگ مین ظاہر ہوتی ہین اور عوام پر انکا صدق نہین
کہلتا تو پہر مرزا صاحب اپنی ان سب پیشگوئیون کو جنکا صدق غریب عوام پر نہین کہلا
بلکہ خود مرزا صاحب پر بہی بباعث سہو و نسیان و غلطی جیسا ایام الصلح مین فرمایا نہین کہلا تو

Marfat.com

رستی ہے ایسا قبول کیون نہین کرتے کہ یہ ابتلائی رنگ مین ظاہر ہوئی ہین؟ اور غریب مخلوق کو جنکی
مشاہدہ مین وہ موافق تفہیم و میعاد مقررہ و مشتہرہ مرزا صاحب پوری نہین ہوئین انکو سب و شتم
کرکے دین و ایمان سے کیون خارج کرتے اور لعنتین ڈالتے رہتے ہین؟ اور زور دیتے رہتے ہین کہ
یہ اسی طرح پوری ہوگئی ہین؟ مخلوق الٰہی اس سے حیران ہوتی اور گبہراتی ہے کہ مرزا صاحب جبر سے برا بہلا کہکر
خلاف واقع و خلاف مشاہدہ لوگون سے پوری ہوگئین کہلواتے اور منواتے ہین مرزا صاحب
مخلوق پر رحم اور دل مین انصاف فرماوین۔ ۸ کیا مرزا صاحب نے ملعون و مردود کے اس جگہہ بہی
وہی مفہوم و معنے لیے ہین۔ یعنے خدا اسکا دشمن اور وہ خدا کا دشمن۔ خدا اس سے بیزار اور خدا سے
بیزار وغیرہ جیسا بجواب سوالات سراج الدین عیسائی مطبوعہ ۲۲ جون ۹۷ء صفحہ ۶ مین بمقابلہ
عیسایان کے آپنے لیے ہین؟ کیونکہ یہ تو انصاف نہین کہ سیدنا مسیح علیہ الصلوۃ والسلام پر بے
دے کرنے کے واسطے آپ اس لفظ کے معنے کچہ کرین اور خود بدولت کے لیے کچہ۔ ۹۔ ایسے
ایسے صفات و اقوات و ابتلایات کا ذکر و اشاعت مرزا صاحب کے مدعا کے لیے حکمتا و علاجاً بہی
نہایت ضروری معلوم ہوتا ہوگا تاکہ ایسے شرائط و پیش بندی سے مریدین و مذبذبین کچہ عرصہ کے
لیے تو تہمے و جمے رہین اور لمبی لمبی میعادون مثل ہفت سال و سہ سال وغیرہ مشتہرہ مرزا صاحب
کے منتظر رہین اور پہر جب وہ وقت قریب الاختتام ہو تو اور دوسری تاریخ پڑ سکتی ہے لیکن تا کے
ع تدبیر کند بندہ و تقدیر نداند + تقدیر خداوند بہ تدبیر نماند +

فصل ۴۲ ۔ پانچوین قوت اقبال علی اللہ ہے جو امام الزمان کے لیے ضروری ہے اور
اقبال علی اللہ سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ مصیبتون اور ابتلاؤن کے وقت اور نیز اسوقت کہ
جب سخت دشمن سے مقابلہ آپڑے اور کسی نشان کا مطالبہ ہو اور یا کسی فتح کی ضرورت ہو اور یا کسی
کی ہمدردی و اجبات سے ہو خدا تعالی کیطرف جہکتے ہین اور پہر ایسے جہکتے ہین کہ انکو صدق

---

* یہ شخص بحالت تذبذب تخمیناً دو ماہ مرزا صاحب کی صحبت مین رہکر عیسائیت کے قبول کرنے پر مستعد و محکم ہوگیا چنانچہ اسکے اپنے الفاظ جو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوئے یہ ہین کہ قادیان مین رہنے سے عیسائی مذہب میرے دل مین گہر کرتا گیا۔

داخلاص اور محبت اور وفا اور عزم لا ینفک سے بہری ہوی) دعاؤن سے ملا رہا علے ہین ایک شور پڑجاتا ہے اور انکی محویت کے تضرعات سے آسمانون ہین ایک دردناک غلغلہ پیدا ہوکر ملائک ہین اضطراب ڈالتا ہے پہر جس طرح شدت کی گرمی کی انتہا کے بعد برسات کی ابتدا ہین آسمان پر بادل نمودار ہونے شروع ہوجاتے ہین اسیطرح انکے اقبال علی اللہ کی حرارت یعنے خداتعالے کی طرف سخت توجہ کی گرمی آسمان پر کچہ بنانا شروع کردیتی ہے اور تقدیرین بدلتی ہین اور الٰہی ارادہ اور رنگ پکڑتے ہین یہانتک کہ قضا وقدر کی ٹہنڈی ہوائین چلنی شروع ہوجاتی ہین اور جسطرح تپ کا مادہ خداے تعالے کیطرف سی پیدا ہوتا ہے اور پہر مسہل کی دوا بہی خداتعالے کے حکم سے ہی اس مادہ کو باہر نکالتی ہے ایسا ہی مردان خدا کے اقبال علی اللہ کی تاثیر ہوتی ہے ؎ آن دعای شیخ نے چون ہر دعا است ✣ فانی است و دست او دست خدا است۔

جواب سبحان اللہ واللہ اکبر فرمان تو یہ کہ قوت اقبال علی اللہ امام الزمان کے لیے ضروری ہے اور اسپر عمل یہ کہ مرزا صاحب کو اپنی درشتی وسختی وزیادتی کے سبب اگر ذرا سا مقدمہ آپڑتا ہے تو اس قدر فکر وتردد کرتے ہین کہ بذریعہ تار برقی فورًا ذکلا مریدین کو مسافت دور ودراز سے بلاکر فراہم کرکے صلاح مشورہ تدابیر وپیروی مقدمہ مین ہمہ تن مصروف ہوجاتے ہین (اگرچہ بسبب لیاقت قانونی ومقدمات کے کسی غیر کی امداد کی چندان آپکو بہت ضرورت نہین) اور شب وروز مجلس عالی مین یہی ذکر اذکار تا اختتام مقدمہ ہوتا رہتا ہے۔ ۲۔ تعجب یہ ہے کہ اقبال علے اللہ توکل تسلیم رضا الٰہی وغیرہ صفات جن مین مرزا صاحب کو سب مسلمانان گذشتہ وموجودہ سے ارفع واعلے بلکہ بعض انبیاء علیہم السلام سے بہی افضل ہونیکا دعوی ہے لیکن موقعہ وقت پر ذرہ برابر بہی ان اخلاق وصفات کا مرزا صاحب سے ظہور نہین ہوتا بلکہ اوسط درجہ کے مسلمانان جنکو کسی فضیلت وبزرگی کا کوئی دعوی نہین انکے قال وحال کے موافق بہی کچہ منصب ظہور مین نہین آتا مثلاً شیخ تقی الدین احمد بن علی المقریزی نے جو رسالہ تجرید التوحید مین لکہا ہے فانّ التوحید حقیقتہ ان تری الامور کلہا من اللہ تعالی رویتہ لقطع الالتفات عن الاسباب

والوسائط فلا ترى الخير والشر الا منه تعالى وهذا المقام ثمر التوكل وترك شكاية الخلق وترك لومهم والرضا عن الله تعالى والتسليم لحكمه ويخرج عن هذا التوحيد السخط على الخلق والالتفات اليهم فان من يرى الكل من الله كيف يسخط على غيره او يامل سواه وهذا التوحيد مقام الصديقين الخ پس یہان بہی ان حالات کا کچہ تو پتہ ونشان وظہور ہونا چاہیے یا یہ سب حالات و مقامات صرف زبانی ہی طے ہو جاتے ہین ۳ - مرزا صاحب جو کچہ ظہور مین آیا وہ تو یہ ہے کہ مقدمات گذشتہ مین بجائے اقبال علی اللہ کے اقبال علی الوکلا یہانتک ہوا کہ نہ ایک نہ دو بلکہ اکٹہے چار وکلا یعنے تین دیسی اور ایک انگریز اور جب ایک مرتبہ لاہور سے وکیل کے جانے مین ذرا دیر و تامل ہوا تو مرزا صاحب نے تردد و ناراضگی سے ایسا فرما بہیجا کہ اگر کسی مرد خدا کو خرچ وکلا کی تکلیف معلوم ہو اور اس مین تامل ہو تو ہم اپنا زیور فروخت کرکے اخراجات وکلا ادا کرینگے وکلا ضرور آدین - پس اسپر خود بخود سوال پیدا ہوتا ہے کہ **قول وہ اور فعل یہہ** کیون لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ - كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللّٰهِ اَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ کے نیچے نہین آسکتا ؟ ۴ - ہان مرزا صاحب کی طرف سے یہ جواب ہو سکتا ہے کہ ہمنے اس قوت اقبال علی اللہ کا امام الزمان کے لیے ہونا ضروری لکہا ہے نہ یہ کہ اسکا عملدرآمد بہی ضرور ہے یا یہ کہہ سکتے ہین کہ یہ مصیبت اور ابتلا کا وقت نہ تہا سخت دشمن سے مقابلہ نہ تہا صرف دوستون کے ساتھ ایک ہنسی اور خوش طبعی کا مشغولہ تہا کسی نشان کا مطالبہ نہ تہا۔ فتح کی ضرورت نہ تہی - اور اپنی ہمدردی بہی وجاہت سے نہ تہی کیونکہ ہم راضی برضائے الہی ہین یا یہ کہہ سکتے ہین کہ خدا تعالی کی طرف جہکنے صدق و اخلاص محبت و وفا و عزم لا ینفک کے بہری ہوی دعاؤن سے ہمنے ملاء اعلی مین شور ڈالنا اور آسمانون مین دردناک غلغلہ ڈالکر ملائک مین اضطراب ڈالنا اور تقدیرون کا بدلنا اور الہی ارادون کا دوسرے رنگ مین کرنا - (جیسا مرزا صاحب نے لکہا ہے) پسند نہین کیا لیکن ان جوابات پر بہی صدق و راستی نیز ان ہی آیات قرآن مجید لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ وغیرہ کا لحاظ رکہنا ہوگا اور یہ بہی سمجہنا

Marfat.com

ہوگا کہ پھر نذت درجن وکلاء اسقدر تردد و تدابیر کرنے کی اور معیت مریدین دعاؤن کی کیا ضرورت تھی؟ خیال فرماوین کہ صرف زبانی حساب کتاب اور مونہ کی باتون سے کیا ہو سکتا ہے؟ اور کیا کام چل سکتا ہے؟ جب تک عملی نمونہ اور فعلی نظیر اسکے ہمراہ نہ ہو ہان شاید عملی نمونہ و نظیر کی اسلیے بھی پرواہ نہ ہو کہ سب کام صرف تحریر و تقریر ہی سے چل نکلا ہے ..... وَذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ ۵ - مرزا صاحب نے فتح کی ضرورت دشمن سے مقابلہ نشان کے مطالبہ یا کسی کی ہمدردی کے وقت جو صدق و اخلاص کی دعاؤن محویت کے تضرعات سے آسمانون مین غلغلہ ملائک مین اضطراب تقدیرین بدلنا الٰہی ارادون کا دوسرا رنگ پکڑنا بیان کرنے کے پیرایہ مین خود بدولت کی تعریف کرکے اور مریدین کو ہمدردی کی آسے اور دوسری جگہہ اپنے مخالفون کو ہلاکت کی دہمکی دی اور ایسا ہی بعض دوسرے مخلوق کی حد سے بڑہکر مدح و ثنا کی ہے نہ معلوم اس وقت اسلامی توحید کی جسکے ضمن مین علماء سلف نے حسب ذیل لکھا ہے کیون پرواہ نہین کی فلا ولی ولا حکم ولا رب الا اللہ والذی من عدل به غیرہ فقد اشرك فی الوھیته ولو وحد ربوبیته فمن تعاظم وتکبر ودعی الناس الی اطراءه ورجائه ومخافته فقد تشبه باللہ ونازعه فی ربوبیته وھو حقیق بان یھینه اللہ غایة الھوان ویجعله کالذر تحت اقدام خلقه وفی الصحیح عنه صلی اللہ علیه وسلم انه قال یقول اللہ عز وجل العظمة ازاری والکبریاء ردائی فمن نازعنی فی واحد منھما عذبته واذا کان المصور الذی یصنع الصور بیده من اشد الناس عذابا یوم القیامة لتشبھه باللہ فی مجرد الصنعة فما الظن بالمشبه باللہ فی الربوبیة والالھیة کما قال صلی اللہ علیه وسلم اشد الناس عذابا یوم القیامة المصورون یقال لھم احیوا ما خلقتم الی قوله تعالی ثم الذین کفروا

Marfat.com

ربهم يعدلون - فمن احب غير الله تعالى وخافه ورجاه وذل له كما يحب الله تعالى ويخافه ويرجوه فهذا هو الشرك الذي لا يغفره الله فكيف بمن كان غير الله اتم عنده واحب اليه واخوف عنده وهو في مرضاته اشد سعيا منه في مرضاة الله فاذا كان المسوي بين الله و بين غيره مشركا فما الظن بهذا فعياذا بالله من ان ينسلخ القلب من التوحيد والاسلام كانسلاخ الحية من قشرها وهو يظن انه مسلم موحد ومن الاشراك قول القائل لاحد من الناس ماشاء الله وشئت كما ثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال رجل ماشاء الله وشئت فقال اجعلتني لله ندا قل ماشاء الله وحده هذا مع ان الله تعالى قد اثبت للعبد مشيته كقوله تعالى لمن شاء منكم ان يستقيم فكيف لمن يقول انا متوكل على الله وعليك وانا في حسب الله وحسبك ومالي الا الله وانت وهذا من الله ومنك وهذا من بركات الله وبركاتك والله لي في السماء وانت لي في الارض وزن بين هذه الالفاظ الصادرة من غالب الناس اليوم وبين ما نهي عنه من ماشاء الله وشئت ثم انظر ايها افحش يتبين لك ان قائلها اولى بالبعد من اياك نعبد وبالجواب من النبي صلى الله عليه وسلم القائل تلك الكلمة - انتهى - ۲ - عجب ہے مرزا صاحب حیات مسیح علیہ السلام و استدراجات دجال مذکورہ احادیث کو تو منافی توحید اسلامی کہکر دوسروں پر اعتراض کرتے ہیں اور خود باین دعوی امام الزمانی خود بدولت و دیگر مخلوق کی شان میں وہ وہ الفاظ تراش کر مدح و ثنا میں لکھے ہیں

ہے اور دیکھ کہ انہیں زیادہ فاحش کون ہے تو تیرے پر ظاہر ہوگا کہ انکا قائل ایاک نعبد سے بہت دور ہے اس سے جو نبی صلعم نے جواب دیا

کہ تراب کو رب الارباب کے برابر بنادیا ہے۔ اور پہر مسلمان موحد بلکہ ساری مخلوق کے امام ۔ ے ۔
مرزا صاحب کے لفظ اقبال علے اللہ سے اس عبد صالح بے ریا سراپا صدق و صفا جو اسکا مجسم معانی
و روح روان تہا یعنے **سید عبد اللہ** غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کا حال یاد آگیا اگرچہ اس کا
استماع مرزا صاحب کو ناگوار تو ضرور گذرے گا۔ لیکن کیا کرون رہا نہین جاتا کیونکہ مرزا
صاحب خود ہی سرود بہستان یاد دہانیدن والا کام کرتے ہین اب سنیے **اوّل** ۔ جب
عبد اللہ صاحب مرحوم دہلی مین سماعت حدیث شریف کے لیے وارد تہے ہنگام غدر ۱۸۵۷ء
ایک میم صاحبہ کا حالت بیکسی مین انکو ملنے کا اتفاق ہوگیا تو انہون نے بحکم آیت کریمہ
وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ اس بیچاری
بیکس میم کو بمعیت و حفاظت مرید خود اسکے قیام گاہ و جائے امن تک پہونچا دیا اسپر اس میم
صاحبہ کے شوہر انگریز صاحب نے جو ایک فوجی افسر تہا خوش و شکر گذار ہو کر بلا درخواست خود
بجو داس خیر خواہی و خدمت جمیلہ کی چٹہی بطور سند لکہہ بہیجی تا کہ فتنہ فرو ہونے کے وقت
اسکا صلہ دیا جاوے آپ کے مرید نے جب وہ چٹہی یا سارٹیفکٹ لاکر پیش کیا تو آپنے فرمایا "مرا
اللہ بس ست" یعنے اس سند کی ضرورت نہین جس اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے مینے یہ کام
کیا ہے وہ ہی میرے لیے کافی ہے **دیکھیے** اقبال علے اللہ اسے کہتے ہین **ثانی**
ایک دفعہ عاجز کی موجودگی مین ایک شخص لودیانہ سے امرتسر مین حضرت ممدوح کی خدمت
مین دہشت زدہ متفکر آیا اور اس نے کہا کہ تمہاری اور تمہارے فرزند کی نسبت مخبری
ہوئی ہے کہ تم سرکار کے مخالفین کے پاس جاتے اور انکو مدد دیتے ہو یہ سنکر تبسم سے فرمانے
لگے "من کے رفتہ ام من اینجا نشستہ ام" پہر اس شخص نے کہا کہ تمہاری ایذا رسانی و تکلیف
دہی کے واسطے یہ کام کیا گیا ہے تسپر بے فکر ہو کر فرمایا حَسْبُنَا اللّٰهُ نِعْمَ الْوَكِيْلُ **ثالث**
یہ تو ظاہر اور لوگون کو معلوم ہی ہے کہ انہون نے محض لوجہ اللہ اپنے وطن کے حاکمون اور
مولویون وغیرہ سے کس قدر تکلیف اٹہائی حتے کہ وطن گہر بار خویش اقارب جائداد

Marfat.com

وغیرہ سے علیحدہ کیے گئے لیکن باوجود اس ظلم وتشدد دشمنان کے جب کوئی انکے روبرو اس قصہ یعنے زمانہ مصیبت وموذیان کا ذکر کرتا تو آپ ناراض ہوکر فرماتے کہ توبہ کن شکایت مولی میکنی اور پہر بارہا ان دشمنان ایذا دہندگان کے واسطے دعا خیر بہی کرتے سبحان اللہ حدیث شریف ہے لاتسبوا الدھر فانی انا الدھر بیدی الامر اقلب اللیل والنہار اور وہ جو بعض کتب الہیہ مین ہے من لم یصبر علی بلائی ولم یرض بقضائی فلیخرج من بین ارضی وسمائی والیطلب ربا سوائی پر کیسی اعلے درجہ کی عملی تعلیم ہے جس مین علاوہ اقبال علی اللہ کے تعظیم لامر اللہ والشفقت لخلق اللہ کا بہی انتہائی درجہ کا نمونہ ہے جس سے انکی کمال معرفت باریک بینی رموز دانی لطائف وحقائق فہمی بہی ظاہر ہے اور نہ محض علمی بلکہ عملی بہی یہ حالات و واقعات ایسے پر اثر کالنقش فی الحجر ہین کہ بصورت عاجز ورفیقان عاجز کے دل سے محو نہین ہو سکتے اور انہی کے خیال پر مرزا صاحب سے بہی میل ملاقات رہی پس اگر اسکا نمونہ اور یا کچہ شائبہ بہی یہان موجود ہوتا تو ممکن نہ تہا کہ آپ سے موافقت نہ ہوتی -۸- اب ہر سہ واقعات پر ایمانا غور فرماوین کہ بصورت اول اگر خود بدولت کو ایسا سارٹیفکٹ وچٹہی ملنے کا اتفاق ہوتا تو اسکو حرز جان بناکر کتنی دفعہ چہپواتے اور سرکار پر احسان گران جتاتے جیسا کہ آپ ایک دو معمولی چٹہیون کے شائع کرنے مین اکثر کرتے رہتے ہین بصورت دوم یعنے بخوف مخبری وشکایت کتنے میموریل وکاغذی رسالہ گوناگون مضامین کے بناکر ترجمہ کراکر شائع و پیش کرتے اور کتنے وکلار کی تقرری کے لیے سعی وکوشش وفکر وتجویز فرماتے جیسا کہ آپ کا دستور ومعمول ہے بصورت سوم صرف زبانی اختلاف پر جو خود بدولت کا عملدرآمد سب وشتم یعنے دشنام دہی ودعا ہلاکت مخالفین ہے وہ ایسا اظہر من الشمس ہے کہ محتاج بیان نہین خدانخواستہ اگر کچہ زیادہ اختلاف ہوتو نہ معلوم آپ کا غصہ کہانتک نوبت بہونچاے اقبال علے اللہ تو دور کا مقام ہے یہان اگر مقولہ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ ؎ از خدا دان خلاف دشمن ودوست ۔ کہ دل ہر دو در تصرف اوست

Marfat.com

جو زبان زد ہر خاص و عام ہے اور عاجز کو الہام بھی ہوا ہے اگر مرزا صاحب کو یاد آجاوے تو بھی غنیمت ہے۔ ۹۔ "اور کسی نشان کا مطالبہ ہو وغیرہ الخ" معلوم ہوتا ہے کہ ان الفاظ کی تحریر کے وقت کسی دیوانہ کا شعر ع دھوم اتنی ترے دیوانے مچا سکتے ہین + کہ ابھی عرش کو چاہین تو ہلا سکتے ہین - شاید مرزا صاحب کے خیالات مین گونج رہا ہوگا ورنہ قرآن مجید مین تو سید الاولین والآخرین و خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کو تفکر و آیت طلبی پر یون خطاب موجود ہے وَاِنْ کَانَ کَبُرَ عَلَیْکَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِیَ نَفَقًا فِی الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِی السَّمَآءِ فَتَاْتِیَهُمْ بِاٰیَةٍ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَی الْهُدٰی - دیکھیے جب سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ معاملہ ہے تو پھر کسی دوسرے عاجز خاکسار امتی کو ایسی دلیری و شیخی نشان وغیرہ دکھلانے کی اور باین عجز و بے بضاعتی اس خالق و قادر مطلق پر اپنا اختیار و حکومت جتلانے کب لائق و شایان حال عبودیت ہے - فتدبر و تفکر - ۱۰ - این دعا شیخ نے چون ہر دعا ست + فانی است و دست او دست خدا است " کا ظہور اور ثبوت بھی تو کچھ ہونا چاہیے - دست او دست خدا است - اگر تھا تو عبد اللہ آتھم والی میعاد بیٹی والی داماد مرزا احمد بیگ کی میعاد - شیخ مہر علی صاحب کے مقدمہ کی میعاد - امیر شاہ صاحب رسالدار میجر سردار بہادر کے گھر فرزند ہونے کی میعاد وغیرہ وغیرہ مقررہ و مشتہرہ مرزا صاحب کوئی تو پوری ہوتی - نیز اپنے فرزند موعود بشیر کی نسبت باوجودیکہ دعائین ملا اعلیٰ مین شور ڈالنے والی آسمانون مین دردناک غلغلہ پیدا کر کے ملائک مین اضطراب ڈالنے والی تقدیرین بدلنے والی ہوئی مین کچھ فرق و کمی نہین ہوئی آتھم کی موت کے واسطے تو اعتکاف مین مریدین کی جماعت سمیت آہ و زاری و نالہ و بیقراری کو بزعم خود آسمان و ملائک تک پہونچا یا گیا رسالدار میجر سردار بہادر کے بالنسبہ پیدا تو اسی شرط اور قسم پر ہی لیے تھے کہ کوئی دقیقہ جد و جہد وغیرہ کا باقی نہ رکھا جاوے گا۔ بشیر فرزند کی صحت کے لیے نہ فقط دعاؤن و توجہ کی گرمی بلکہ تمام سینہ آمدہ دواؤن کی حرارت بھی پہونچائی گئی لیکن آسمان کو درد تک نہ پہونچا۔ بیٹی والے معاملہ کی حسرت و یاس سے

اب تک دن رات مرزا صاحب کا جو حال ہے وہ روشن ہے بلکہ خواب بھی اسی کے آتے ہین جیسا کہ
عاجز کی روبرو مرزا صاحب نے بٹی سے اشتہار آنے کا خواب اپنا بیان کیا تھا پھر فرماوین کہ دست او
دست خدا کیسا ہوا کیا دست خدا ایسا ہی ہوتا ہے کہ گریہ وزاری و فکر و الہی طلبی اجرت کی بے
قراری کی فریاد پر خیال ہی نہین کرتا اور تقدیرون کو نہین بدلتا۔ اور ارادون کو دوسرے رنگ
مین نہین کرتا؟!! مسلمان تو اسکے قائل نہین بلکہ انکا تو یہ دین و ایمان ہے کہ اللہ عز وجل عموما
سب مخلوق پر اور خصوصا اپنے فرمان بردار اور خالص بندگان پر نہایت ہی مہربان رحیم و
کریم اور اخلاص و انابت والی جائز دعاؤن کو ہرگز رد نہین فرماتا بلکہ ان بندگان کی یہانتک
رعایت فرماتا ہے کہ اگر وہ کسی بات پر قسم کہالین تو انکی قسم پوری کرتا ہے جیسا حدیث شریف
مین ہے رب اشعث مدفوع بالابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ اور ارشاد امن یجیب المضطر
اذا دعاہ ویکشف السوء الخ اذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان الخ
اور ادعونی استجب لکم وغیرہ اسکے خود موجود ہین اور بالکل صادق ہین ہان ہادی علیہ
الصلوۃ والسلام والی شرط بموجب حدیث شریف واعلموا ان اللہ لا یستجیب دعاء من قلب
غافل الخ یعنے غافل دل کی دعا اللہ جل جلالہ قبول نہین فرماتا اسکا لحاظ نیز اس ارشاد کا من
سرہ ان یستجیب اللہ لہ عند الشدائد فلیکثر الدعاء فی الرخاء ضروریات سے ہے جسکا التزام
ظاہر ہے کہ مرزا صاحب سے نہین ہوسکا۔ ۱۱۔ حالت تنعم مرزا صاحب و مریدان حاشیہ
نشینان کی تو اس حد کو پہونچ گئی ہے کہ عرق کیوڑہ جے پور سے بید مشک برف پردہ ٹٹی
خس وغیرہ لاہور سے و دیگر ثمار انواع و اقسام دوسرے مقامات سے برابر قادیان پہونچتے
رہتے ہین لیکن حالت فنا ایسی کامل ہے کہ اس مین بالکل افاقہ وکمی نہین ہوتی اور ادہر
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنکی ظاہری و باطنی اتباع و قدم بقدم چلنے کا مرزا صاحب کو دعوے
ہے انکا فرمان ہے ایاک والتنعم فان عباد اللہ لیسوا بالمتنعمین سبحان اللہ کیسی فرمان
برداری و تابعداری ہے بات تو زبان سے بنجاتی ہے لیکن مرزا صاحب براہ مہربانی

دعا مختی ہین قبول اگر ی تو اسکو چاہیے کہ آسائش و فراخی مین بہت دعا کرے ۱۱ ۔ اشد تو اپنے آپکو تنعم و خوش گذرانی و تن آسانی سے بچا اسلیے کہ اللہ کے بندے متنعم نہین

Marfat.com

لیسے طریق وپیرایہ کو اختیار فرماوین کہ عاجز مخلوق الٰہی اوسکو سمجھ سکے نہ ایسا کہ اون اقوال و افعال مین بُعد المشرقین ہو کہ کہ حیران وپریشان ہرتے پہرین ۔ حالت فنا مین یہ شیخی اظہار فضیلت تعلی طمطراقی ہر ایک سے مقابلہ جنگ بدل کہان بقول مولویصاحب ح ؎ راہ فانی گشتہ راہ دیگر است ٭ زانکہ ہوشیاری گناہ دیگر است ٭

فصل ۳۴ ضرورۃ الامام ۔ ص۱۲ اور امام الزمان کا اقبال علی اللہ یعنی اوسکی توجہ الی اللہ تمام اولیاء اللہ کی نسبت زیادہ تر تیز اور سریع الاثر ہوتی ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام اپنے وقت کا امام الزمان تھا اور بلعم اپنی وقت کا ولی تھا جسکو خدا تعالے سے مکالمہ اور مخاطبہ نصیب تھا اور نیز مستجاب الدعوات تہا لیکن جب موسیٰؑ سے بلعم کا مقابلہ آپڑا تو وہ مقابلہ اسطرح بلعم کو ہلاک کر گیا کہ جسطرح ایک تیز تلوار ایکدم مین سر کو بدن سے جدا کر دیتی ہے اور بدبخت بلعم کو چونکہ ان فلاسفی کی خبر نہ تہی کہ گو خدا تعالی کسی سے مکالمہ کرے اور اوسکو اپنا پیارا اور برگزیدہ ٹھہراوے مگر وہ جو فضل کے پانی مین اوس سے بڑھکر ہے جب اوس شخص سے اوسکا مقابلہ ہوگا تو بیشک یہ ہلاک ہوجائیگا اور اسوقت کوئی الہام کام نہین دیگا اور مستجاب الدعوات ہونا کچھ مدد دیگا اور یہ تو ایک بلعم تہا مگر مین جانتا ہون کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین اسیطرح ہزارون بلعم ہلاک ہوئے جیسا کہ یہودیون کے راہب عیسائی دین کے مرنیکی بعد اکثر ایسے ہی تھے الخ

جواب ۔ امام الزمان کی توجہ کی زیادہ تر تیزی و سریع الاثری کا حال فصل گذشتہ مین عرض ہوچکا ہے کہ برسون گذر گئے اثر کا نام ونشان بھی نہین اوسکو ملاحظہ فرماوین ۔ ۲ سیدنا موسیٰ علیہ السلام و بدبخت بلعم کے مقابلہ کی نظیر جب انشاء اللہ تعالے حسب وعدۂ الہام قایم ہوگی تو نہ فقط مرزا صاحب بلکہ عام مخلوق دیکھے گی ۔ مرزا صاحب جلدی نہ فرماوین امید واثق و یقین کامل ہے کہ سنت اللہ کے موافق سرکش متمرد همچو من دگرے نیست کہنے والی کو انشاء اللہ تعالے ورنا کامی و شکست نصیب ہوگی ۔ کیونکہ قانون الٰہی یہی ہے جیسا اوسنے فرمایا ہے اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَکْبِرِیْنَ قِیْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا فَبِئْسَ مَثْوَی الْمُتَکَبِّرِیْنَ ۔ کَذٰلِکَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ قَلْبِ مُتَکَبِّرٍ جَبَّارٍ ۔ مقولہ ؎ ہمیشہ بر لب فوارہ این سخن جاری است ٭ کہ ہر کہ اوج کند آخرش نگونساریست ٭ اوسوقت تکبر تعلی وشیخی پسند کو سوائے یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرٰبًا کہنے کے اور کچھ نہ سوجہیگا

اللہ تعالی رحم فرماوی اور عاجز بندگان پر جو اوسکے فضل و کرم اور اوسکی رضا کی سوا کسی شے کے طالب و خواہشمند نہین اپنی نظر عنایت و حفاظت رکہے آمین - ۳ یہہ بھی مرزا صاحب کی عجیب طبعزاد فلاسفی ہے کہ اللہ پاک کسی کو اپنا پیارا اور برگزیدہ ٹھراوے مستجاب الدعوات کرے الہام کرے اور پھر وہ اوسکے برگزیدون و مقبولون سے مقابلہ کرنیوالا ہو اور پھر اللہ تعالی اوسکو ہلاک کرے سبحان اللہ کیا الفاظ کو ترکیب دی ہے - لیکن یہہ تو غور فرماوین کہ وہ ولایت برگزیدگی مکالمت مخاطبت و قبولیت دعا اللہ عزوجل کی کیسی ہوئی - معاذاللہ گویا برگزیدگی کے وقت یہہ معلوم ہی نہوا کہ یہہ شخص ایسا ناپاک و بدسرشت ہے کہ میرے مقرر کردہ امام الزمان سے مقابلہ کریگا نعوذ باللہ من ہذہ العقیدۃ الباطلۃ ۴ اس قصہ مین شاہ عبدالقادر رح نے موضح القران مین لکھا ہے کہ سیدنا موسی علیہ السلام کی مخالفت سے اوسکو باطن سے منع ہوا - پھر بادشاہ نے اوسکی عورت کو مال کی طمع دی اوسنے اوسکو راضی کر کر بھیجا - پھر لکھا ہے کہ شاید ہانپتے کتے کی مثال اسمین ہو کہ جبتک وہ حرص سے خالی تھا اوسکو باطن سے صحیح معلوم ہوا جب اوس مین حرص بیٹھی تو باطن سے معلوم نہوا یا ہوا تو مجمل معلوم ہوا اوسکو اپنی طبع کے موافق سمجھ لیا انتہی معالم التنزیل مین بھی لکھا ہے کہ بلعم نے اول بددعا کرنیسے انکار کیا پھر اوسکی قوم نے ہدیہ دیکر اوسکو فتنہ مین ڈالا انتہی - غرض اوسکی ہلاکت کے یہہ اسباب بیان ہوئے ہین لہذا جس شخص کے حالات کی ان حالات سے مشابہت ہو مثلاً اپنی عورت کے مراعات مین حق کا مخالف ہو کر دوسرون کا حق زائل کرتا ہو یا حرص وغیرہ کے باعث جو باطن سے مجمل معلوم ہوا اوسکو اپنی طبع کے موافق سمجھ کر طرح طرحکے دعاوی کرتا ہو یا آمدنی ہدیہ و مال کی خاطر حق کا مخالف ہو کر نئے نئے خلاف سلف و خلف مسایل نکالتا ہو اوس شخص کے لیئے یہہ قصہ قابل عبرت ہے مرزا صاحب اسپر غور و توجہ فرماوین خصوصاً اسلیئے بھی کہ جس شخص کی تحقیر و مخالفت کے آپ درپے ہین اوس کا نام بھی الہامات مین اکثر موسی کہکر پکارا جاتا ہے - ۵ پھر وہی غلطی اللہ جل جلالہ تو راہب عیسائیون کو فرماوے اور مرزا صاحب یہودیون کے راہب ہی کہتے جاوین امام الزمان جو ہوئے اس تکرار سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کو باین دعوی علم و فضل احبار و رہبان کا فرق ہی معلوم نہین اظہار حقیقت حال کیلئے مناسب ہے کہ مرزا صاحب قسم کہا کر اعلان کر دین کہ ہم جانتے تو تھے لیکن بوجہ

Marfat.com

استغراق یا مخالفین کے اعتراض وغیرہ سننے کی خاطر عمداً ہماری قلم سے بار بار "عجائب احبار" کے راہب ہی نکلتا گیا تاکہ لوگوں و مریدین کو آپ کا علم تو ظاہر ہو جاوے اور کچھ تو فیصلہ ہو۔

فصل ۴۴۔ ضرورت الامام چھٹے کشوف والہامات کا سلسلہ ہے جو امام الزمان کے لئے ضروری ہوتا ہے امام الزمان اکثر بذریعہ الہامات کے خدا تعالے سے علوم اور حقایق اور معارف پاتا ہے اور اوسکے الہامات دوسروں پر قیاس نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ کیفیت اور کمیت میں اس اعلی درجہ پر ہوتے ہیں جس سے بڑھکر انسان کے لئے ممکن نہیں اور اونکے ذریعہ سے علوم کھلتے ہیں اور قرآنی معارف معلوم ہوتے ہیں اور دینی عقدے اور معضلات حل ہوتے ہیں اور اعلی درجہ کی پیشگوئیاں جو مخالف قوموں پر اثر ڈال سکیں ظاہر ہوتے ہیں غرض جو لوگ امام ہوں اونکے کشوف اور الہام صرف ذاتیات تک محدود نہیں ہوتے بلکہ نصرت دین و تقویت ایمان کیلئے نہایت مفید اور مبارک ہوتے ہیں۔

جواب۔ کشوف والہامات تو دوسرے بندگان آلہی کو بھی ہوتے ہیں اور صرف ذاتیات تک محدود بھی نہیں ہوتے۔ علوم و معارف بھی واہب العطیات عطا فرماتا ہے اور ایسا ہی وہ علیم وخبیر کئی واقعات سے قبل از وقت محض اپنے فضل وکرم سے عاجز بندگان کو آگاہی بخشتا ہے گو وہ اپنا فضیلت و شیخی کو ریا و گناہ سمجھ کر غلبہ عبودیت سے ان امور کو شایع و مشتہر نہیں کرتے۔ پس اسمیں امام الزمان کی کچھ خصوصیت و ترجیح نہوئی - ۲ اور امام الزمان کے الہامات دوسروں پر قیاس نہیں ہو سکتے وہ کیفیت وکمیت میں اس اعلے درجہ پر ہوتے ہیں جس سے بڑھکر انسان کے لئے ممکن نہیں یہہ محض زبانی دعوی ہی دعوے ہے کچھ ثبوت و دلیل اسپر نہیں۔ - ۳ مرزا صاحب کے علوم قرآنی معارف و دینی عقدے حل ہونے اعلے درجہ کی پیشگوئیاں نصرت و تقویت دین کیلئے مفید و مبارک ہونیکا ذکر کئی جگہ ہو چکا ہے۔ - ۴ کیفیت وکمیت اور اعلی درجہ جس سے بڑھکر ممکن نہیں وغیرہ وغیرہ۔ سو مرزا صاحب نے اسکا کچھ معیار و محک اور ثبوت بیان نہیں کیا ہے اسطرح تو ہر ایک شخص واسطے ایسا ہی دعوی کر سکتا ہے تو پھر تصفیہ کیونکر ہو؟ اِس کا جواب یہی ہوگا کہ نتیجہ اور اثر سے ثابت و ظاہر ہو جاویگا جس طرح کہ مرزا صاحب کے الہامات پیشگوئیوں اور حقایق معارف کا حال ہوا۔ پس جائے غور و انصاف ہے کہ ان سے مخالف قوموں پر کیا اثر پڑا ہے؟ اور نصرت دین کے لئے کیا مفید و مبارک ہوئے ہیں؟ اور دینی عقدے کیا کھلے ہیں؟ آخر ہر ایک امر ثبوت اور نتیجہ سے

سے مانا جاتا ہے۔ اور پھر یہاں جب کچھ عقدہ کھلتا ہے تو یہی کہتا ہے کہ مسایل مخترعہ وموضوعہ مرزا صاحب خلاف قرآن و حدیث و امت اسلامی ہوتے ہیں جیسے مسئلہ لیلۃ القدر۔ نزول ملائکہ و مسئلہ تصویر وغیرہ ویا حیلہ و حوالہ سے فتوی حاصل کر کے ویا محض تقریر و تحریر سے مخالفوں پر اپنے فتح کے طول طویل اشتہارات دینے وغیرہ۔

فصل ۴۷۵۔ ضرورت الامام۔ صـ۱۳ اور خدا تعالی اُن سے بہایت صفائی سے مکالمہ کرتا ہے اون کی دُعا کا جواب دیتا ہے اور بسا اوقات سوال و جواب کا ایک سلسلہ منعقد ہو کر ایک ہی وقت میں سوال کے بعد جواب اور پھر سوال کے بعد جواب اور پھر سوال کے بعد جواب ایسے صفا اور لذید اور فصیح الہام کے پیرایہ میں شروع ہوتا ہے کہ صاحب الہام خیال کرتا ہے کہ گویا وہ خدا تعالی کو دیکھ رہا ہے اور امام الزمان کا ایسا الہام نہیں ہوتا کہ جیسے ایک کلوخ انداز در پردہ ایک کلوخ پھینک جائے اور بھاگ جائے اور معلوم نہو کہ وہ کون تھا اور کہاں گیا بلکہ خدا تعالے اون سے بہت قریب ہو جاتا ہے اور کسی قدر پردہ اپنے پاک اور روشن چہرہ پر سے جو نور محض ہے اوتار دیتا ہے اور یہ کیفیت دوسروں کو میسر نہیں آتی بلکہ وہ تو بسا اوقات اپنے تئیں ایسا پاتے ہیں کہ گویا اُن سے کوئی ٹھٹھا کر رہا ہے اور امام الزمان کی الہامی پیشگویاں اظہار علی الغیب کا مرتبہ رکھتی ہیں یعنی غیب کو ہر ایک پہلو سے اپنے قبضہ میں کر لیتی ہیں جیسا کہ چابک سوار گھوڑے کو قبضہ میں کرتا ہے اور یہ قوت اور انکشاف اسلئے اون کے الہام کو دیا جاتا ہے تا اونکے پاک الہام شیطانی الہامات سے مشتبہ نہوں و تا دوسروں پر حجت ہو سکیں

جواب۔ مرزا صاحب حسب عادت خود بدولت کی تعریف و ثنا جو زبان و قلم پر آوے فرماتے جائیں اور دلیل و ثبوت ندارد۔ اللہ تبارک و تعالی قدوس و منزہ کا مکالمہ ہمیشہ صفائی سے ہے مرزا صاحب کو کیونکر معلوم ہوا کہ وہ رحمن و رحیم دوسرے عاجز بندگان سے معاذ اللہ معاذ اللہ غیر لذیذ غیر فصیح وغیر صفائی والا یا دوسرے الفاظ میں لکنت و نقص والا کرتا ہے معاذ اللہ وہ ذات پاک مجیب الدعوات مجیب المضطر دوسرے خاکساران سراپا عجز و العبودیت والوں کی دُعاؤں کا بھی محض رحمت و کرم سے جواب عنایت فرماتا ہے ۔ سوال و جواب کے سلسلہ والے ملہم سید عبد اللہ صاحب غزنوی مرحوم و دیگر اہل اللہ کے اصحاب میں کئی ہیں۔

Marfat.com

کلوح اندازی و ٹھٹھے والا الہام مرزا صاحب کو ہوتا ہوگا جس سے اونکو یہہ طرز کیفیت معلوم ہوئی عاجز تو اس سے آگاہ نہیں اور نہ کسی کتاب سلف خلف صالحین ملہمین رضی اللہ تعالی علیہم اجمعین میں الہام کا ایسا وصف لکہا ہوا دیکہنے میں آیا ہے۔ ہم جس قرب رب العلمین ارحم الراحمین ورا الورا ثم الورا ایک حالی کیفیت ہے نہ قالی جسمیں اپنی واقفیت و فضیلت جتلانے کو قیل و قال کرنا مرزا صاحب کا حصہ ہے دیگر عاجز بندگان کو سوا تسلیم و طلب رضا مولی کریم کی دوسری طرف خیال نہیں وہ تو ایسے امور میں اتباع ہادی علیہ الصلوۃ والسلام کچہہ نہیں بولتے پہر دیکھئے امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بہی جلد اول مکتوب سی و یکم میں فرمایا ہے احاطہ و قرب او تعالی علمی است چنانچہ مقرر اہل حق است شکر اللہ تعالی جہم۔ آنچہ در آفاق و انفس دیدہ میشود آیات اوست سبحانہ تعالی و تقدس قطب دایرہ ولایت یعنی حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ تعالی سرہ فرمودہ اند کہ ہرچہ دیدہ شد و شنیدہ شد و دانستہ شد آنہمہ غیر است بحقیقت کلمہ لا نفی آن باید کرد بیت در تنگنای صورت معنے چگونہ گنجد ❊ در کلبہ گدایان سلطان چہ کار دارد ❊ صورت پرست غافل معنے چہ داند آخر ❊ گویا جمال جانان پنہان چہ کار دارد انتہی۔ ۵ مکالمات آلہیہ کہکر پہر اونکو ٹھٹھا کہنا اور سمجہنا مرزا صاحب کا حوصلہ ہے کسی دوسری کی کیا مجال۔ ۶ غیب کو ہر پہلو سے اپنے قبضہ میں کرلینا جسطرح چابک سوار گہوڑے کو قبضہ میں کرتا ہے یہہ بہی مرزا صاحب کرتے ہونگے (اگرچہ اسکا ثبوت و ظہور تو کبہی نہیں ہوا) دوسرا کوئی غریب مسلمان تو ایسا دعوی نہیں کرسکتا کیونکہ اللہ عزوجل قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ۔ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا۔ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ۔ اور سید الاولین و الآخرین کو فرمایا قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ الایۃ وغیرہ غرض قرآن مجید جسکی حقائق معارف کا مرزا صاحب کو بڑا دعوے ہے اس میں تو غیب جاننے کی نسبت یہ احکام ہیں اور مرزا صاحب اسکے برعکس و مقابلہ غیب کو ہر پہلو سے چابک سوار کے گہوڑے کی طرح اپنے قبضہ میں کرنیکی فضیلت لوگوں پر ظاہر کررہے ہیں گویا ہر بات نرالی و انوکہی ہے۔

ہان اگر وہ ذات پاک محض اپنے فضل وکرم سے کسی امر کی کچھ آگاہی بخشدے تو وہ اوسکی عنایت لطف ومسکین نوازی ہے۔ عاجز بندہ کی کیا شیخی ہے مرزا صاحب کے الہامات جیسے دوسرون پر حجت ہوئے ہین اونکا ذکر تو ہو چکا ہے۔ علاوہ ازین اپنے الہامات کی تعریف کرکے اونکو دوسروں پر حجت ٹھہرانا بھی مرزا صاحب ہی کا اپنا مسئلہ ہے ورنہ اکابر امت سلف وخلف صالحین تو اس امر کے بالکل مخالف ہین الہامات کا دوسرون پر حجت ہونا تو کجا وہ تو بغیر مطابقت کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلعم کے الہام کو خود ملہم پر بھی حجت قبول نہیں فرماتے چنانچہ امام ربانی مجدد الف ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین مع چہ الہام وکشف بر غیر حجت نیست کشوف والہامات راتا بر محک کتاب وسنت نزنند نیم جوے نمی پسندند سا الہام مثبت حل وحرمت نبود وکشف ارباب باطن اثبات فرض وسنت ننماید کل حقیقۃ ردتہا الشریعۃ فہی زندقۃ۔ ۸ پیران پیر سید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ السامی فرماتے ہیں۔ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلعم سے ہرگز علیحدگی نکر اگر کوئی خطرہ یا الہام پاوے تو کتاب وسنت پر عرض کر اگر اون میں اوسکی حرمت ہو (جیسے حرمت تصویر و تفسیر قران بالرائے کرنی یامسایل وغیرہ خلاف شریعت) تو اوسکو دفع کر اور اس سے مہاجرت کر اور ہرگز اوسپر عمل نکر او یقین جان کہ وہ شیطان رجیم سے ہے اور اگر کتاب وسنت میں اوسکی اباحت ہو یعنی وہ امر مباح ہو مثل کھانے پینے ولباس ونکاح وغیرہ کے تب بھی اوسکو چھوڑدے اور سمجھ کہ یہہ الہام نفس اور اوسکی خواہشوں کا ہے اور تحقیق تجھکو نفس کی مخالفت کا حکم ہے۔ اور اگر اس امر کی کتاب وسنت میں نہ حرمت ہو نہ اباحت ہو یعنے نہ ممانعت ہو اور نہ اجازت ہو بلکہ وہ ایسا امر ہو کہ تجھکو معلوم نہیں مثلاً کسی جگہ یا کسی مرد صالح کی ملاقات کرنا حالانکہ تجھکو وہان جانیکی حاجت نہیں اور نہ ملاقات اوس شخص صالح کی ضرورت ہے بباعث اسکی کہ تجھکو عطا فرما چکا ہے اللہ تعالی نعمت علم ومعرفتہ پس اوس امر میں بھی توقف کر اور ایسا جلد باز نہو کہ تو کہے کہ یہہ الہام حق عز وجل کیطرف سے ہے بلکہ اختیار وبرگزیدگی وفعل حق عز وجل کا منتظر رہ تاکہ پھر اوسکا امر ہووے یا نشانی ظاہر ہووے جسکو اولیا اور موبدون ابدالوں میں سے جانتے ہیں اور ہرگز جلدی نکرنی چاہئے کیونکہ تجکو معلوم نہیں کہ اسکا انجام کیسا ہوگا اور معلوم نہیں کہ اسمیں فتنہ وہلاکت وتدبیر امتحان الہی ہے پس صبر کر حتی کہ اللہ عز وجل خود اسکا فاعل بنے اور پھر فرمایا کہ یہہ بھی اوسحالت میں

Marfat.com

ہے کہ جب وہ امر مباح ہو اور شرع میں اوسکی ممانعت نہوا نتہی کیونکہ پیر صاحب قدس سرہ نے یہی فرمایا ہے کل حقیقۃٍ لا یشہد لہا الشرع فہی زندقۃ۔ ٩ پھر امام الملہمین والمحدثین وامیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کا حال دیکھئے جنکے شان مین رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں کہ پہلی امتوں میں محدث تھے اور میری امت میں عمر بن الخطاب ہے دوسرے طرق سے حدیث میں ہے کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل میں سے اشخاص تھے جن سے مکالمہ ہوتا تھا بغیر اسکے کہ وہ انبیاء تھے اور میری امت میں اون میں سے عمر ہے عقبتہ بن عامر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن الخطاب ہوتا پھر فرمایا تحقیق اللہ تعالی عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کرتا ہے فرمایا کہ شیطان عمر کو دیکھکر دوسری طرف چلا جاتا ہے سیدنا امیر المومنین علی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ عمر ایک بات زبان سے نکالتا ہے تو قران مجید اوسکی تصدیق مین نازل ہوتا ہے پھر فرمایا کہ ہم بہت دیکھتے ہیں کہ سکینہ یعنی فرشتہ عمر کی زبان پر بولتا ہے۔ پھر فرمایا کہ شیطان خطا کی ترغیب دینے میں عمر سے ڈرتا ہے وغیرہ غرض باوجود ان فضایل کے ملہم محدث وامام الزمان ہونیکے آپ فرماتے (اول) کہ عہد رسول اللہ صلعم میں لوگون کا حال وحی سے معلوم ہوجاتا تھا اور اب وحی منقطع ہوچکی ہے اب ہم ظاہر اعمال سے لیتے ہین جو ہمکو بظاہر اچھا معلوم ہو اوسکا اعتبار کرتے اور قبول کرتے ہیں اور اسکے پوشیدہ حالات سے کچھ تعلق نہین اوسکی باطن کا حساب اللہ تعالی جانے اور جو ہمکو برا معلوم ہو ہم اوسکو نہیں مانتے اور نہ اوسکی تصدیق کرتے ہیں خواہ وہ کہے کہ میرا اندرونی حال اچھا ہے انتہی۔ (دوم) آپ خطبہ میں لوگون کو فرماتے کہ اگر کسی نے قران مجید کا سوال پوچھنا ہو تو ابی بن کعب سے پوچھے۔ اگر حلال حرام کا مسئلہ پوچھنا ہو تو معاذ بن جبل سے پوچھے فرایض کا سوال کرنا ہو تو زید بن ثابت سے کرے۔ اور مال کا سوال مجھسے کرے کیونکہ اللہ تعالی نے مجھکو خازن بنایا ہے۔ (سوم) ایک حاملہ پر رجم کا حکم دیا معاذ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ اوسپر تو آپ حکم کرسکتے ہین لیکن جو اوسکی پیٹ میں ہے اوسپر آپکا اختیار نہیں اسپر اس حکم سے رجوع کیا اور فرمایا کہ اگر معاذ نہوتا تو عمر ہلاک ہوجاتا (چہارم) پھر ایک عورت پر رجم کا حکم دیا تو علی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ آپنے رسول اللہ صلعم سے نہین سنا کہ تین شخصوں سے قلم اوٹھائی گئی ہے (یعنی اونکے اعمال لکھے نہیں جاتے) ایک مجنون جبتک وہ صحیح وتندرست نہو۔ دوسرا لڑکا جبتک وہ بالغ نہو۔ تیسرا سویا ہوا جبتک وہ بیدار نہو۔ یہہ سنکر آپنے فرمایا کہ ہان درست ہے مگر ان امور کا یہاں کیا تعلق ہے؟ تو حضرت

٩ جو حقیقت شریعت کے رد ہو وہ کفر و الحاد ہے

Marfat.com

علیؓ نے فرمایا کہ یہہ عورت مجنونہ ہے فلان قبیلہ سے اُسپر آپنے فرمایا کہ اگر علیؓ نہوتا تو عمرؓ ہلاک ہوجاتا دیکھو
ایک قتل عمد کے مقدمہ مین قاتل کے قتل کا حکم دیا اور باوجود مقتول کے بعض وارثوں کی معاف کرنیکے
بھی حکم قتل بحال تھا اسپر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ یہ بالکل اونکی اختیار مین تہا
جب انہوں نے معاف کردیا ہے تو آپ بھی جلانے دین آپنے فرمایا کہ تمہاری کیا رائے ہے تو اُنہوں نے
کہا کہ میرے نزدیک قاتل کے مال سے دیتہ مقرر کرکے جنہوں نے معاف کیا ہے اونکا حصہ وضع کرکے دیت
دلوائی جاوے اُسپر آپنے اسی پر فیصلہ فرمایا اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کو بعض فیصلوں میں
فرماتے کہ تم خزانہ علم ہو - وغیرہ بہت مواضع ہیں حتی کہ دشتم ایکبار منبر پر جب آپنے فرمایا کہ
عورات کے مہر مین غلو و زیادتی نکرو تو ایک عورت نے کہا کہ ہم آپ کے قول کو پکڑیں یا اللہ تبارک
وتعالی کا فرمان جسمین فرمایا ہے - وَاٰتَیْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْـًٔا - اسپر آپنے
منبر سے اوترکر فرمایا کہ سب آدمی عمر سے زیادہ جاننے والے ہیں حتی کہ بوڑہی عورتیں بھی انتہی -
دہفتم اہلکہ حق طلبی استی وعدل کے ایسے شایق تھے کہ لوگوں سے پوچھتے کہ اے جماعت مسلمین اگر مین
دنیا کی طرف جھکوں اسوقت تم کیا کہوگے تو ایک شخص نے کہڑے ہوکر تلوار کھینچکر کہا کہ ہم اس تلوار سے
کھینچگے اور اس سے کاٹ ڈالنے کا اشارہ کیا اسپر آپنے فرمایا کہ اللہ تجھپر رحم کرے شکر ہے اللہ تعالی کا جسنے
میری رعیت میں ایسے شخص بنائے کہ اگر مین ٹیڑہا چلوں تو وہ مجکو سیدہا کردیں ۱۰- اب جائے غور ہے
کہ قبول نصح اعتراف علی نفسہ تعظیم و تکریم احکام قرآن مجید وحدیث رسول اللہ
صلعم میں اونکا کیسا حال و عمل تہا مرزا صاحب کیطرح انہوں نے یہہ کبھی نہیں کہا کہ ہم امام الزمان
ہیں - ہم سب سے حقایق معارف میں بڑہکر ہیں - ہمارے الہامات ونکات نہایت پر حجت ہیں یعنی
حقایق بیان کرنے میں حق ہماری طرف ہے کیونکہ جو نور فراست ہمکو دیا گیا ہے وہ چمکتی ہوئی
شعاعوں کے ساتھ دوسروں کو نہیں دیا گیا - ہماری بسطت فی العلم سب سے اعلی ہے ہماری
رائے صایب دوسرونکی رای کی تصحیح کرتی ہے ہم محمدی فوج کے سپہ سالار ہیں وغیرہ وغیرہ - باوجودیکہ
واقعاً وحقیقتاً یہہ سب اوصاف بلکہ اس سے کہیں زیادہ اللہ جل جلالہ نے سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ
میں جمع فرمائے تہے لیکن اظہار فضیلت وخودستائی میں کبھی کچھہ زبان پر نہیں لائے ۱۱ بلکہ احقاق
مسائل میں یہانتک فروتنی واہتمام تھا کہ محمد ابن الزبیر ایک بہت ضعیف مرد سے راوی ہیں

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مسئلہ میں استفتا کیا اور کہا میرے ساتھ آؤ حتی کہ سیدنا علی ابن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا مرحبا یا امیرالمومنین اور جب مسئلہ کا ذکر آیا تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ آپ نے مجھے کیوں نہ بلالیا تو بجواب فرمایا کہ آپکے پاس آنا میرا ہی حق تھا۔ ۱۲۔ طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ جب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام میں آئے اور لشکر اونکو ملا تو اوسوقت آپ کا لباس ایک چادر و عمامہ اور پاؤنمیں مستیاں تھیں اور اپنی سواری کی لگام ہاتھ میں پانی عبور کرتے ہوئے مستیاں اتار کر بغل میں دبائی ہوئے تھی لوگوں نے کہا کہ یا امیرالمومنین لشکر اور بطارقہ شام ابھی آپ سے ملنے والے ہیں اور آپ اس حالت میں ہیں تو آپنے بجواب فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے ہمکو اسلام سے معزز فرمایا ہے ہم اوسکے غیر سے عزت کے خواہان نہیں ہیں انتہی"۔ یہہ تو اسلامی امامت و امام الزمان کا حال تھا اب یہاں مرزا صاحب اون سے بلکہ بعض انبیاء علیہم السلام سے بھی افضل و امام الزمان ہونیکے بزبان خود دعویدار ہوکر دنیوی خطابوں اور عزت کیواسطے کسقدر سعی و کوشش و خون دل سے کتابیں لکھ رہے ہیں خطاب والی اشتہار شایع کر رہے ہین جنکو دیکھکر تعجب ہوتا ہے کہ اس زبانی امامت کو اون اسلامی امامتوں سے کہانتک مناسبت و مطابقت ہے؟۔ ۱۳۔ دیکھئے جب عام مسلمانوں کو ایسی حقانی ربانی مسلم و صادق امام الزمانوں کی امامت کے یہہ حالات و مقالات معلوم و مدنظر ہیں۔ تو وہ اونکے مقابل مرزا صاحب کی خود تراشیدہ علو و تعلّی والی بناوٹی اوصاف امامت کی طرف کب ملتفت ہوسکتے ہیں اور کیونکر قبول کرسکتے ہیں؟ پھر جو صاحب خصوصیت سے اپنے تئیں حضرت عمرؓ کیطرف منسوب کریں اور انکو اپنا بزرگ جانیں وہ اگر اونکی پیرایہ و طریق امامت کی مخالف کسی مقابل و مغایر امامت کے فریفتہ و دلدادہ ہوکر اوسکی حقایق و معارف کے گرداب موج میں آگئے ہوں تو اونکو آیت کریمہ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ کیطرف ضرور غور و فکر چاہئے۔ ۱۴۔ خود بدولت کی تو ہر بات اور ہر امر کو اعلیٰ و ادنیٰ وارفع اور دیگر عاجز کی ہر چیز کو ردی و ناقص قرار دیکر مرزا صاحب بہت خوش ہوتے ہیں۔ کیا یہی انصاف و رحمت و شفقت علی الخلق ہے؟ ذرا شارع علیہ الصلوۃ والسلام کے ارشاد والذی نفسی بیدہ لا یومن عبد حتی یحب لاخیہ المسلم ما یحب لنفسہ المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یخذلہ ولا

Marfat.com

بجفرہ التقوی ھٰھنا ویشیر الی صدرہ ثلث مرار بحسب امرء من الشران یحقر اخاہ المسلم
المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ وغیرہ پر توجہ فرمائیں۔

فصل ۴۶ ضرورت الامام۔ واضح ہو کہ شیطانی الہامات ہونا حق ہے اور بعض ناتمام سالک لوگوں کو ہوا کرتے ہیں اور حدیث النفس بھی ہوتی ہے جسکو اضغاث احلام کہتے ہیں اور جو شخص اس سے انکار کرے وہ قرآن شریف کی مخالفت کرتا ہے کیونکہ قرآن شریف کے بیان سے شیطانی الہام ثابت ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جبتک انسان کا تزکیہ نفس پورا اور کامل طور پر نہو تب تک اسکو شیطانی الہام ہو سکتا ہے اور وہ آیت علیٰ کل افاک اثیم کے نیچے آسکتا ہے مگر پاکوں کو شیطانی وسوسہ پر بلا توقف مطلع کیا جاتا ہے۔

جواب عاجز کا اسپر ایمان ہے تنزل الشیطین تنزل علیٰ کل افاک اثیم ہوتا ہے اور یقولون ما لا یفعلون والوں کا بھی اسکے ساتھ ہی ذکر ہے جسکی مرزا صاحب ابتدا اشاعت براہین سے عادی و مشاق ہیں لیکن الحمد للہ محض فضل وکرم وعنایت بےغایت مولیٰ کریم سے عاجز کے الہامات ایسے نہیں کیونکہ اکثر تو آیات قرآن مجید ہوتی ہیں اور عاجز کو چونکہ بحث مباحثہ ومطالعہ کتب کی عادت نہیں عربی پڑھا ہوا نہیں صرف نحو سے ناواقف۔ اپنی لیاقت سے فقرہ تو بجائے خود حروف وکلمات کو باترتیب جمع کرنے پر قادر نہیں۔ قرآن مجید کا حافظ نہیں۔ پھر قرآن مجید کے متفرق ومختلف عبارات کا یکجا جمع ہونا اور کبھی دیگر الفاظ غیر معلوم کا اظہار مدعا کے لئے انکے ساتھ شامل ہونا اس امر کی بین شہادت ہے کہ یہ انشاء اللہ العزیز شیطانی اور حدیث نفس نہیں ہیں کیونکہ شیطان ہرگز غیب دان اور علیم بذات الصدور نہیں ہے۔ ۲ - علاوہ ازیں جب ارحم الراحمین غیاث المستغیثین - ادعونی استجب لکم اجیب دعوۃ الداع اذا دعان - امن یجیب المضطر اذا دعاہ وغیرہ کا اپنے فضل وکرم سے وعدہ دیتا اور فرمانے والا ہے تضرع وزاری سے پناہ مانگی جاوے۔ اور اسکی حفاظت کا بخضوع وخشوع سوال کیا جاوے۔ اور تکبر وتعلی سے جو حسب ارشاد سأصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق کے نعمائے الٰہیہ کے سدراہ ہیں ہزار بار توبہ کی جاوے شہرت ریا واظہار فضیلت سے نفرت۔ مرید بنانے اور انکو فراہم رکھنے کی کوشش سے بیزاری اللہ عزوجل عطا فرمائے اور محض اپنی رحمت فراوان وشفقت بیکران سے ایسے سلسلہ کی آمدنی پر گذارہ کا مدار نہ رکھے

Marfat.com

شیطانی دخل سے بفضلہ تعالیٰ و تقدس مامون و محفوظ رہنے کی ہر طرح امید ہے۔ ۳۔ حدیث نفس
ضغاث احلام بھی ہرگز نہیں۔ آیۃ کریمہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کی تعمیل کے نظر سے عرض
ہے کہ جن امور میں عاجز دن بھر مشغول و مصروف رہتا ہے انکا خطرہ دل پر کبھی نہیں گذرتا اور جن
ہی امور میں جب کبھی تمنی کا دخل ہو اون میں ہرگز کامیابی نہیں ہوتی۔ یعنی میلان طبیعت کے
وافق جواب ہی نہیں ملتا اور نہ وہ خیالات بفضلہ تعالیٰ سر میں گونج کر دماغ کو ایسا پریشان
کرتے ہیں کہ جنکی ماحصل کو مرزا صاحب کی طرح الہام آلہی قرار دیا جاوے بلکہ بفضلہ تعالیٰ و تقدس ایسے
خیالات وسوسے بالکل محو کیئے جاتے ہیں اور اسمیں اوس رحیم و کریم علیم حکیم کی حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس
عاجز خاک کمزور ناچیز پر فتنہ و ابتلا کے دروازہ بند رہیں کیونکہ تمنی کے ساتھ شیطانی دخل ہونا
قرآن مجید سے ثابت ہے قولہ تعالیٰ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّا اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى
الشَّيْطٰنُ فِيْۤ اُمْنِيَّتِهٖ الخ پس جب رسل و انبیاء علیہم السلام کی نسبت یہ ارشاد ہو تو اور کسی عاجز کی کیا
حقیقت ہے؟ ہاں یہہ سچ ہے کہ نص کے موافق اون معصوموں کو اللہ جل جلالہ ایسی واقعات پر فوراً
متنبہ و مطلع فرما کر حفاظت فرماتا رہتا ہے لیکن دوسروں کیواسطے اس عصمت و حفاظت کا حکم و
وعدہ کہاں ہے؟۔ ۴۔ جبکہ عاجز یہہ مضمون صاف کرکے لکھہ رہا تھا اچانک مجہہ پر منکشف ہوا کہ تما
وجوہ کئی بار پہلے الہام ہو چکا ہے کہ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا اوسکی معنے کرکے وہی مرزا صاحب کا دعوی
حصول تقرب طے منازل سلوک بلا واسطہ مرشد و رہبر سنت اللہ کی خلاف ہے اور اسلیئے قابل پذیرائی
نہیں کیونکہ عادت اللہ و سنت اللہ کے مطابق جبتک کوئی کسی اہل اللہ منیب رہبر کامل کی محبت
و حصول رشد و فیض کیلیئے جد و جہد نہ کرے تب تک کوئی رتبہ حاصل نہیں ہو سکتا چنانچہ آیۃ قرآن مجید
اَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى بھی اسی امر پر دال ہے اور پھر اس سنت اللہ سے اور کسی کا تو کیا ذکر خود سرور
انبیاء و الاصفیاء سیدنا و سید الکل محمد مصطفیٰ صلعم کو بھی قادر قدیر نے مستثنیٰ نہیں کیا جیسا کہ
متفق علیہ حدیث شریف میں ہے فجاءہ الملك فقال اقرأ فقال ما انا بقارئ قال فاخذنی فغطنی حتی
بلغ منی الجهد ثم ارسلنی فقال اقرأ فقلت ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الثانية حتی بلغ
منی الجهد ثم ارسلنی فقال اقرأ فقلت ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الثالثة حتی بلغ منی الجهد ثم
ارسلنی فقال اقرأ باسم ربك الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربك الاكرم الذی

Marfat.com

علمہ بالقلم علم الانسان مالم یعلم فرجع بہا رسول اللہ صلعم یرجف فوادہ فدخل علی خدیجہ
فقال زملونی زملونی فزملوہ حتی ذہب عنہ الروع الحدیث۔ اور اسیکو سورہ اقرأ
باسم ربک الذی خلق کی تفسیر میں شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی قدس سرہ العزیز نے
مفصل بیان فرمایا ہی پہر الہام ہوا ۵ ہر آں کاری کہ بے استاد باشد ۔ یقین میداں کہ بی بنیاد باشد

۵- اگر مرزا صاحب فرماویں کہ اللہ جلشانہ قادر مطلق ہے بلا وساطت اوستاد و پیر مرشد نعمت عطا کر سکتا ہے تو جواب ظاہر ہے کہ بیشک یہ سچ ہے اور عاجز کا خیال بھی اب سے پہلے یہی تہا کہ قادر مطلق کو کسی کی حاجت نہیں بلا واسطہ سب کچھ کر سکتا ہے چنانچہ اس بنا پر مرزا صاحب کے اس قول کو جو اوہنوں نے ابتدا زمانہ میں بزبان خود عاجز کو کہا تہا کہ "اگر کوئی میرا پیر و مرشد ہوتا تو میرے ہونے و دعوی کی کیا ضرورت تھی"۔ اسکو کچھ محل اعتراض نہیں سمجھتا تہا اگرچہ اور لوگ اس خیال عاجز کی مخالفت کرتے تھے۔ سو الحمد للہ علی احسانہ کہ اس اثنا میں اس خیال کی درستی کے یہہ القا ہوا کہ قدرت اور شئے ہے اور عادت اور سنت اللہ اور شئے ہے اور اوسکی ساتھ ہی یہہ مصرع الہام ہوا ع قدرت تو ہے ولے نہیں عادت خدا کی یہہ +

۶- الہامات و منامات عاجز بفضلہ تعالی بعینہ اوسی طور پر واقع و ظاہر ہوتے رہتے ہیں کسی تاویل و تدبیر کی بفضلہ تعالی ضرورت و حاجت نہیں پڑتی اور مزید براں جب کبھی خاکسار ذرہ بیمقدار کو احتیاطاً کسی کا وہم و شبہ گذرتا ہے تو فوراً الہام ہوتا ہے۔ نزل من الحق - الحق من ربک فلا تکونن من الممترین - مالکم لا ترجون للہ وقارا - نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون - ان عبادی لیس لک علیہم سلطان - وغیرہ تو اس صورت میں عاجز اونکو کیونکر الہام شیطانی و حدیث نفس و اضغاث احلام خیال کرے؟ باایں ہمہ اسبارے میں عاجز خاکسار گنہگار کا عقیدہ حسب احتیاط اعتقاد و عمل محدث الامت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے ہے۔ جیسا کہ مدارج السالکین میں لکھا ہی و اما ما یقول کثیر من ارباب الخیالات و الجہالات حدثنی قلبی عن ربی فصحیح ان قلبہ حدثہ عن من عن شیطانہ او عن ربہ فاذا قال حدثنی قلبی عن ربی کان مسندا الحدیث الی من لم یعلم انہ حدثہ بہ و ذلک کذب قال و محدث الامۃ لم یکن یقول ذلک ولا تفوہ بہ یوما من الدہر و قد اعاذہ اللہ من ان یقول ذلک بل کتب کاتب عمر ہذا ما اری اللہ

Marfat.com

امیر المومنین عمر ابن الخطاب فقال لا امحو واکتب ھذا ما رای عمر بن الخطاب فان کان
صوابا فمن اللہ وان کان خطأ فمن عمر واللہ ورسولہ عنہ بری انتہی - لہذا عاجز
ہمیشہ بین الخوف والرجا رہکر دعوی سے دور بہاگتا ہے اور کل امور دین و دنیا میں قرآن مجید
وسنت رسول اللہ صلعم کو کافی ووافی سمجھکر مولی کریم وغفار سے لیل ونہار دعا مانگتا ہے
کہ اللھم الھمنی رشدی واعذنی من شر نفسی ومثل ذلک ۷- الہامات عاجز
اکثر آیات قرآن مجید ہیں لہذا ہر ایک کو اونکی تحقیر وتکذیب کے خیال پر ارشاد خداوندی -
افبھذا الحدیث انتم مدھنون وتجعلون رزقکم انکم تکذبون - والذین کذبوا
بایاتنا واستکبروا عنھا اولئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون - ولا تتخذوا آیات
اللہ ھزوا پر ضرور توجہ وغور چاہئے - ۸- کسی عاجز مسلمان کا تو کیا مقدور کہ قرآن مجید
کی مخالفت کا خیال بھی دل میں لاوے یہہ تو مرزا صاحب ہی کا حوصلہ ہے کہ دوسرے عاجزوں کے
الہامات آیات قرآنی کو شیطانی الہامات قرار دیکر اونکی تحقیر کریں اور کبھی آیۃ قرآن مجید کا خود
بدولت کو مشار الیہ بناکر الٹ پلٹ مسائل مثلاً جس کو قرآن مجید خیر من الف شھر کہے اوسکو
ظلمت کا زمانہ اور جس غیب کو خاصہ خود اللہ عز وجل بیان کرے اوسکو آپ ہر پہلو سے قبضہ میں
کرنا وغیرہ بیان کرکے علانیہ مخالفت کریں - معاذ اللہ - ۹- مرزا صاحب نے جو بحوالہ فرمان الہی
فرمایا کہ جبتک انسان کا تزکیہ نفس پوری وکامل طور پر نہو تب تک شیطانی الہام ہو سکتا ہے
اسکے ساتھ یہہ بھی تو فرمانے کہ شیطانی الہام کی کیا علامت ہے؟ بظاہر یہی جواب ہوگا کہ وہ
وہوگا جھوٹھا ہوتا ہے اور پورا نہیں ہوتا پس اگر مرزا صاحب کا اس جواب سے اتفاق ہو تو
الہامات خود بدولت مذکورہ فصل ۱- باب اول کی طرف نظر کرکے توجہ فرماویں کہ خود بدولت
کے تزکیہ میں کیا نقص تھا اور کیا کسر تھی کہ اونکا یہ حال ہوا؟ ویا تزکیہ سے شاید مرزا صاحب
صرف یہی مراد لیتے ہونگے کہ بغیر کسی ریاضت ومجاہدہ کے مجرد اپنی مدح وثنا او تزکیہ کرنے سے
تزکیہ پورا ہو جاتا ہے کیونکہ یہی تعریف ومدح وظہار فضیلت کو بھی تزکیہ ہی بولتے ہیں اور چونکہ
مرزا صاحب اجبار وزبان ہیں بھی فرق نہیں جانتے اسلئے خیال ہے کہ یہاں بھی آپنے تزکیہ
کو بھی ایسا ہی سمجھا ہو - انسان عاجز ہے کچھ غلطی ہو جانا تعجبات سے نہیں - ۱۰- اگر پاکوں کو

Marfat.com

شیطانی وسوسہ پر بلا توقف مطلع کیا جاتا ہے" جواب لیکن مرزا صاحب کو تو مدت مدید کے بعد بھی
مطلع نہیں کیا گیا کئی امور کی میعادیں گذر کر عرصۂ دراز منقضی ہوگیا ہے چنانچہ مرزا صاحب
نے سالہا سال کے بعد ایام الصلح میں بعض امور میں اپنے سہو و نسیان و غلطی کا خود اقبال فرمایا
عبد اللہ آتھم والی تفہیم موت پندرہ ماہ ختم ہونیسے شاید چند ساعت ہی پہلے مرزا صاحب نے
شرط رجوع کیطرف رجوع فرمایا تھا۔ اگر مرزا صاحب فرماویں کہ وہ وسوسہ شیطانی نہ تھا تاکہ
ہمکو مطلع کیا جاتا تو پھر خود ہی انصاف فرماویں کہ وہ تفہیم موت والی جسپر مرزا صاحب اور کل
جماعت قایم و جمی رہی بلکہ شرطیں لگاتے رہے کیوں اوسیطرح پوری نہوئی؟ اور اخیر پر آپکو
دوسرے پہلو یعنی شرط رجوع کو پکڑکے دفع الوقتی کی خاطر ایک حیلہ بنانا پڑا۔ یہہ خیال رہے کہ
یہان نفس الہام پر اعتراض نہیں بلکہ تفہیم مقررہ و مشتہرہ مرزا صاحب پر ہے جسکی واسطے آپ مع
جماعت زور و شور سے دعائیں کرتے رہے اور پھر بھی اوسکے برخلاف ہی ظہور میں آیا یہان
غرض میعاد پندرہ ماہ اور مرزا صاحب کے جملہ "بلا توقف مطلع کیا جاتا ہے" کے موازنہ سے ہے۔
علی ہذا القیاس پیشگوئی دختر مرزا احمد بیگ والی کو بارہواں سال ہے (کیونکہ اشتہار کی تاریخ ۱۰
جولائی ۱۸۸۸ء ہے) مگر باوجود اتنے سالوں کی توقف کے بھی ابتک اوسکی غلطی یا عقدہ یا پیچ پر
مرزا صاحب کو اطلاع نہیں ہوئی دیگر امور بھی کئی ایسے ہیں جنکا ذکر دوسرے مواقع پر ہوا ہے
پس جب یہ حال ہے تو مرزا صاحب کا یہہ فرمانا کیسا ہوا کہ "اونکو بلا توقف مطلع کیا جاتا ہے"۔

فصل ۷۴ ۔ ضرورۃ الامام ۔ صفحہ ۱۳ و ۱۴ ۔ افسوس کہ بعض پادری صاحبان نے اپنی تصنیفات
میں حضرت عیسی علیہ السلام کی نسبت اوس واقعہ کی تفسیر میں کہ جب اونکو ایک پہاڑی پر شیطان
لیگیا اسقدر جرأت کی ہے کہ وہ لکھتے ہیں کہ یہہ کوئی خارجی بات نہ تھی جسکو دنیا دیکھتی اور
جسکو یہودی بھی مشاہدہ کرتے بلکہ یہ تین مرتبہ شیطانی الہام حضرت مسیح کو ہوا تھا جسکو انہوں نے
قبول نکیا مگر انجیل کی ایسی تفسیر سننے سے ہمارا تو بدن کانپتا ہے کہ مسیح اور پھر شیطانی الہام
ہان اگر اس شیطانی گفتگو کو شیطانی الہام نہ مانیں اور یہ خیال کریں کہ درحقیقت شیطان نے
مجسم ہوکر حضرت عیسی علیہ السلام سے ملاقات کی تھی تو یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ اگر شیطان نے
جو پرانا سانپ ہے فی الحقیقت اپنے تئیں جسمانی صورت میں ظاہر کیا تھا اور وجود خارجی کے ساتھ آدمی

Marfat.com

منکر یہودیوں کے ایسے متبرک معبد کے پاس آکر کھڑا ہو گیا تھا جسکے ارد گرد صدہا آدمی ہتے تھی تو ضرور تھا کہ اوسکی دیکھنے کی لئے ہزاروں آدمی جمع ہو جاتے بلکہ چاہئے تھا کہ حضرت مسیح آواز مار کر یہودیوں کو شیطان دکھلا دیتے جسکے وجود کی کئی فرقے منکر تھے اور شیطان کا دکھلا دینا حضرت مسیح کا ایک نشان ٹھہرتا جس سے بہت آدمی ہدایت پاتے اور رومی سلطنت کے معزز عہدہ دار شیطان کو دیکھکر اور پھر اوسکو پرواز کرتے ہوئے مشاہدہ کر کے ضرور حضرت مسیح کے پیرو ہو جاتے مگر ایسا نہوا۔ اس سے یقین ہوتا ہے کہ یہہ کوئی روحانی مکالمہ تھا جسکو دوسرے لفظوں میں شیطانی الہام کہہ سکتے ہیں مگر میری خیال میں یہہ بھی آتا ہے کہ یہودیوں کی کتابوں میں بہت سے شریر انسانوں کا نام بھی شیطان رکھا گیا ہے چنانچہ اس محاورہ کی لحاظ سے مسیح نے بھی ایک اپنے بزرگ حواری کو جسکو انجیل میں اس واقعہ کی تحریر سے چند سطر ہی پہلے بہشت کی کنجیاں دیگئی تھیں شیطان کہا ہے۔ پس یہہ بات بھی قرین قیاس ہے کہ کوئی یہودی شیطان ٹھٹھے اور ہنسی کی طور پر حضرت مسیح علیہ السلام کی پاس آیا ہوگا اور اوسنے جیسا کہ پطرس کا نام شیطان رکھا اوسکو بھی شیطان کہہ دیا ہوگا اور یہودیوں میں اس قسم کی شرارتیں بھی تہیں اور ایسے سوال کرنا یہودیوں کا خاصہ ہے اور یہہ بھی احتمال ہے کہ یہہ سب قصہ ہی جھوٹ ہو جو عمداً یاد ہو کہ کہانیسے لکھدیا ہو۔

جواب۔ جب مرزا صاحب کا غیرت ایمانی سے ایسی تفسیر سننے سے بدن کانپتا ہے کہ "مسیح اوپر شیطانی الہام" تو پھر تعجب ہے کہ آپ ورقوں کے ورق اسی مضمون پر مزہ لیکر نمک مرچ لگا کر اور کئی اعتراض اپنی طرف سے گھڑ کر کیوں سیاہ فرما رہے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ چاہئے تھا کہ حضرت مسیح آواز مار کر یہودیوں کو شیطان دکھلا دیتے کبھی لکھتے ہیں کہ جو فرقے شیطان کی وجود کی منکر تھے اونکو دکھلا دینا حضرت مسیح کا نشان ٹھہرتا۔ پھر رومی سلطنت کی معزز عہدہ دار شیطان کو پرواز کرتے ہوئے مشاہدہ کر کے حضرت مسیح کی پیرو ہو جاتے مگر ایسا نہوا وغیرہ" پس ایسی بات درازی کرنی و ایسے لغو بے سروپا قصص ایک عالیشان نبی برگزیدہ بارگاہ رحمن کی تحقیر کی لکھنے میں سوائے سخط رب غفور حاصل کیا؟ ۲۔ مرزا صاحب کے اعتراضوں کا جواب ظاہر ہے کہ آیات طلبی پر مرزا صاحب خود تو انما الآیات عند اللہ پڑھ کر الگ ہو جاتے ہیں اور دوسروں اور سیدنا مسیح علیہ السلام پر وہی اعتراض کہ ایسا کیوں نکیا ویسا کیوں نکیا؟ پھر یہہ بھی خیال نہیں فرمایا کہ کیا سیدنا

مسیح علیہ السلام رومی سلطنت کی معزز عہدہ داران و یہودیاں کو کسی دنیوی غرض سے نشان دکھلاتے
یہ کسی عاشق دنیا کی طرح وزرات مریدین کی فراہمی کی فکر میں حیران تھے؟ معاذ اللہ انبیاء
علیہم السلام کا منصب ہے تبلیغ دین الٰہی بنظر خیر خواہی مخلوق سو اگر کوئی قبول کرے اوسکی خوش
قسمتی ورنہ اوسکی نصیب مرزا صاحب براہ مہربانی اوس برگزیدہ جماعت انبیاء علیہم الصلوٰۃ
والسلام کی پاک مبارک اعلیٰ وارفع اور خیر خواہی مخلوق الٰہی کے انتہائی درجہ کے حالات
کا قیاس فریفتگان و دلدادگان دنیا کے حالات وخیالات پر نکریں کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی
تمام ہمت ومحنت وکارروائی کی علت غائی ہوتی ہے تبلیغ احکام الٰہی وحصول خوشنودی
ورضاء رب العلمین نہ کہ کسی دنیوی اموال واولاد وچندہ ونکی اوگراہی - جنکو دنیادار بڑا کمال
اور آسمانی جلال سمجھکر بڑا ناز و فخر کرتے ہیں اشتہارات شایع کرتے ہیں اور اپنی فضیلت کا نشان
ومدار کار قرار دیتے ہیں حالانکہ قرآن مجید میں انکی حق میں حکم موجود ہے۔ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ
وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ۔ لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْخٰسِرُوْنَ - قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا وغیرہ وغیرہ - ۳ - ایسی تفسیر سننے سے اگر آپکے
بدن کانپتا ہے تو پھر آپ کو اس امر کی یقین ہوئیگی کہ یہ کوئی روحانی مکالمہ تھا جسکو دوسرے لفظوں میں
(وہی بدن کانپنے والا "شیطانی الہام" کہنے کی کیا ضرورت اور حاجت تھی؟ یہہ تو بظاہر وہی
قدیمی عادت توہین وتحقیر سیدنا مسیح علیہ السلام اور اظہار فضیلت خود بدولت معلوم ہوتی ہے کہ خود بدولت
کو تو نہیں لیکن سیدنا مسیح علیہ السلام کو شیطانی الہام ہوا تھا گو اُنہوں نے قبول نکیا معاذ اللہ
۴ - سیدنا مسیح علیہ السلام کی مدح وثنا ومعجزات کا ذکر جو اللہ جل جلالہ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے
اوسپر توجہ وغور فرماویں۔ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ - اِسْمُهُ الْمَسِيْحُ
عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ
الصّٰلِحِيْنَ - اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا
بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ - اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ اِذْ اَيَّدْتُّكَ
بِرُوْحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ

Marfat.com

وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِي فَتَنْفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِي وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِي وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَنْكَ إِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ گویا کہ جس طرح مرزا صاحب نے معجزہ سیدنا مسیح علیہ السلام کو مسمریزم و عمل الترب کہا ہے سو ایسا ہی اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اونکے بینات کو کافرون نے اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ کہا - اب مرزا صاحب غور فرماویں اور دیکھیں کہ سحر مبین کہنے والوں کے اقوال میں اور آپکے مسمریزم عمل الترب کہنے میں کچھ فرق ہے ؟ - ۵ - مرزا صاحب نے ازالہ صفحہ ۳ میں لکھا ہے "اب یہہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن و حکم الٰہی الیسع نبی کی طرح عمل الترب میں کمال رکھتے تھے گو الیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے" پھر لکھا ہے "اگر یہہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا الخ" پھر صفحہ ۳ میں لکھا ہے "جو شخص اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے اور جسمانی مرضوں کے رفع دفع کرنیکے لئے اپنی دلی و دماغی طاقتوں کو خرچ کرتا ہے وہ اپنی روحانی تاثیروں میں جو روح پر اثر ڈالکر روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں بہت ضعیف و نکما ہو جاتا ہے اور امر تنویر باطن و تزکیہ نفوس کا جو اصل مقصد ہے اوسکے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے یہہ ہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح جسمانی بیماروں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قایم کرنیکے بارے میں ونکی کارروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے انتہی"

جواب - اس تحریر میں مرزا صاحب نے بہت زیادتی و دلیری اور اسلامی احکام کی مخالفت کی ہے - (اول) یہہ جو کہا کہ قطعی و یقینی طور پر ہو چکا ہے اسکا کچھ ثبوت بیان نہیں کیا اور نہ کچھ ادلہ شرعیہ میں سے اسکی صحت و ثبوت میں لکھا ہے - اسپر کوئی بھی دلیل نہیں ہے یہہ تو محض مرزا صاحب کا اپنا رائے و خیال ہے وگر (دوم) سیدنا مسیح علیہ السلام کو الیسع نبی کے درجہ کاملہ سے کم کہنے میں مرزا صاحب نے آیہ کریمہ قرآن مجید لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ اور ارشاد رسول اللہ صلعم فی روایۃ ابی سعید قال لا تخیروا بین الانبیاء متفق علیہ وفی روایۃ ابی ہریرۃ لا تفضلوا بین انبیاء اللہ - قال رسول اللہ صلعم ما ینبغی لعبد ان یقول انی خیر من یونس بن متی وفی روایۃ قال من قال انا خیر من یونس بن متی فقد کذب الخ کی صریح مخالفت کی ہے (سوم) مرزا صاحب نے خود ہی کہا کہ "باذن و حکم الٰہی

اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے" پھر خود ہی وہں ذات وحکم الٰہی والے عمل کو خود بدولت کا مکروہ قابل نفرت سمجھنا بیان کیا ہے چہارم: خود بدولت کی محض فضیلت میں و انبیا علیہم السلام سے بھی قدم آگے رکھنے کے لئے لکھا ہے کہ عاجز ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہیں تھا صفحہ ۲ میں فرماچکے ہیں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونیوالے مرگئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئیگا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مریگا" سبحان اللہ کیسا شان ہے دیکھیں برگزیدہ رسول رب العلمین سیدنا مسیح علیہ السلام کو جو رحمت رحیم وکریم سے خاص ہدایت تبلیغ وتعلیم توحید کیواسطے اللہ تعالی رحیم وکریم کیطرف سے بمنصب نبوت مامور ہوکر تشریف لائے تھے اونکی نسبت کس جرات و بیخوفی سے لکھدیا ہے کہ "ہدایت توحید دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنیکے بارہ میں اسے کم رہے کہ قریب قریب ناکام رہے" معاذ اللہ تعجب ہے کہ خود ہی ازالہ صـ۲ میں فرماچکے ہیں کہ مسیح بن مریم نے انجیل میں توریت کا صحیح خلاصہ اور مغز اصلی پیش کیا تھا مسیح صرف اسی کام کیلئے آیا تھا کہ توریت کے احکام شدومد کیساتھ ظاہر کرے انتہی" پس جب مسیح علیہ السلام اپنا فرض منصبی تبلیغ احکام الٰہی بقول مرزا صاحب شدومد سے کرچکے تو پھر ناکامی کے کیا معنے؟ پھر مرزا صاحب نے توہین معجزات وغیرہ میں جو کچھ لکھا ہے اوسپر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے محض خود بدولت کا مخالفت کے باعث خیال ہی خیال ہے۔ طھذا غور فرمائیں کہ آپ کے ایسے حقائق ومعارف کو کوئی مسلمان متبع قرآن و اسلام کیونکر بلا دلیل شرعی مانکر آپ سے اتفاق کرسکتا ہے؟ ۶- نہایت افسوس ہے کہ اللہ تعالی عزوجل تو مسیح علیہ السلام کو وجیھا فی الدنیا و الاخرۃ ومن المقربین والصالحین رسول اللہ کلمتہ فرماکر اور اونکے کمالات مؤید بروح القدس معلم الکتب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل ہونیکے اور اونکے معجزات کے خلق من الطین کھیئۃ الطیر باذنہ وینفخ فیھا باذنہ- ابرء الاکمہ والابرص باذنہ- اخرج الموتی باذنہ وغیرہ نعمات کی قرآن مجید میں تعریف فرماوے اور رسول اللہ صلعم فرماویں من شھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان عیسی عبد اللہ ورسولہ وابن امتہ و کلمتہ القاھا الی مریم وروح منہ والجنۃ والنار حق ادخلہ اللہ الجنۃ علی ما کان من العمل متفق علیہ- اور مرزا صاحب مدعی اسلام ان سب فضائل بیان فرمودہ خدا تعالی اور رسول صلعم کی مخالفت وحقارت کریں معاذ اللہ واستغفر اللہ- پھر رسول اللہ صلعم فرماویں کہ کل بنی آدم کے

اجساد کو ولادت کے وقت شیطان مس کرتا ہے لیکن عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے جسد کو اونسے مس نہیں کیا
جیسا کہ حدیث شریف میں فرمایا کل بنی آدم یطعن الشیطان فی جنبیہ باصبعیہ حین یولد غیر
عیسیٰ ابن مریم ذہب یطعن فطعن فی الحجاب متفق علیہ اب دیکھئے اللہ جل جلالہ نے تو
طفلی میں بھی انکی ایسی حفاظت مس شیطان سے فرمائی - اور مرزا صاحب اونکی ایسے مثیل و مشابہ بنے
ہیں کہ اونکی جوانی و رشد میں اونکو شیطان کا الہام کرنا - اونکے پاس آنا - اونکو پہاڑ پر لیجانا بے
سروپا لغو فضول و بے سند قصص کی بنیاد پر اونکے واسطے ثابت کرتے ہیں - بھلا اسمیں حاصل
وفایدہ کیا اور اسلام و مخلوق الٰہی کی اسمیں کیا بہتری ہے ؟ ۸ - پھر جب مرزا صاحب کو کبھی
یقین کبھی خیال کبھی قرین قیاس - کبھی احتمال تہا - اور بدن کا کانپنا لوگوں کی خوش کرنیکو علاوہ
بران تو پھر ان بے بنیاد احتمالات خیالات و قیاسات پر اس بے بنیاد قصہ پر طول طویل بحث کرنی
اور اوراق لکھکر تضییع اوقات کرنیکی ضرورت کیا ؟ مومن کی تو ہرگز شان نہیں کہ فضول و لغو بے
بنیاد امر میں مصروف ہو خصوصاً جس سے انبیاء و اصحاب انبیاء علیہم السلام کی توہین و تحقیر کا خواہ مخواہ
مرتکب ہوکر مجرم بنے اللّٰھم حفظنا من فتنۃ النفس و شر الشیاطین -

فصل ۴۸ ضرورۃ الامام صفحہ ۱۴ کیونکہ یہ انجیلیں حضرت مسیح کی انجیلیں نہیں ہیں اور نہ اونکی
تصدیق شدہ ہیں بلکہ حواریوں نے یا کسی اور نے اپنے خیال و عقل کے موافق لکھا ہے اسی وجہ سے انمیں
باہمی اختلاف ہے لہذا کہہ سکتے ہیں کہ ان خیالات میں لکھنیوالوں سے غلطی ہو گئی -

جواب - جب یہ خیال ہے کہ نہ انجیلیں اصلی نہ تصدیق شدہ اور پھر اختلاف بھی پر تو پھر اونکی
شہادت پر ایسی بے سروپا قصص لکھکر بلکہ بدعوی مسلمانی اپنی طرف سے نئے نئے اعتراض تراشکر
ایک عالیشان نبی اور اوسکی اصحاب علیہم السلام کے حق میں برا بھلا کہنکر خلاف قرآن مجید و حدیث شریف
توہین و تحقیر کرنی مرزا صاحب جیسے صاحب علم فضل و حقایق و معارف مسیحیت - مجددیت - مہدویت
الہام الزمانی بلکہ بعض انبیاء علیہم السلام سے افضلیت کے دعویدار کا ہی کام ہے ؟ اللّٰھم احفظنا
من ھذا البلاء و سوء الادب و مکر الشیطان و النفس -

فصل ۴۹ ضرورۃ الامام صفحہ ۱۵ جیسا کہ یہ غلطی ہوئی کہ انجیل نویسوں میں سے بعض نے
گمان کیا کہ گویا حضرت مسیح صلیب پر فوت ہو گئے ہیں -

Marfat.com

جواب۔ خود بدولت مرزا صاحب بھی ونکی حیات کے قابل ہیں؟ آپ ہی تو انکی موت و نکی
قبر کے کھوج لگا نیکے پیچھے پڑے ہوئے ہیں حالانکہ قرآن مجید میں اللہ جل جلالہ و عم نوالہ اونکی
صلیب و قتل کی صریح نفی کرکے فرماتا ہے وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَاِنَّ الَّذِيْنَ
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا
بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ترجمہ ہرگز اوسکو نہیں قتل کیا اور نہ صلیب چڑھایا
لیکن ایک شبیہ ونکو ملا اور جو اس میں اختلاف کرتے ہیں وہ شک میں ہیں اسکا کچھ علم اون کو نہیں
صرف ظن کا اتباع کرتے ہیں اور اونکو یقیناً نہیں قتل کیا بلکہ اللہ جل جلالہ نے اوسکو اوٹھا لیا اپنی طرف
اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے) عَزِيْزًا حَكِيْمًا کا ارشاد ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اسلئے فرمایا کہ مرزا صاحب
وغیرہ جیسے لوگ فلسفیانہ مذاق سے اونکے رفع اللہ الیہ میں اپنے منگھڑت و تراشیدہ خیالات سے تاویل
و حجت اور چون و چرا کرتے وقت اس ارشاد خداوندی کی عظمت کا خیال کرکے ایسی توہمات واہیات سے
باز رہیں لیکن باوجود اس صریح آیۃ شریفہ کی مرزا صاحب پھر بھی اونکو خواہ نخواہ صلیب پر چڑھا کر
اونکے زخموں کی مرہم کے نسخے مشتہر فرما رہے ہیں اور مہربانی سے اسقدر کہتے ہیں کہ صلیب پر فوت
نہیں ہوئی لیکن زخمی ہوئے اور بعد میں فوت ہوگئی گویا صلیب پر چڑھا نیمیں تو مرزا صاحب اور
انجیل نویس متفق ہیں فرق اسقدر ہی کہ وہ کہتے ہیں کہ صلیب پر فوت ہوگئے اور آپ کہتے ہیں کہ صلیب
پر زخمی ہوئے اور بعد میں فوت ہوئے۔ گویا فوت میں بھی اتفاق ہی پھر مرزا صاحب ون پر اس
خفیف سے اختلاف پر اعتراض کیوں کرتے ہیں؟ - ۲ - مرزا صاحب سیدنا مسیح علیہ السلام کا صلیب
پر میخوں سے زخمی ہونا بیان کرکے اوسکی ثبوت میں مرہم عیسیٰ کا نسخہ جو پیش کرتے ہیں اس سے
تعجب ہوتا ہے کہ باوجود دعوی اسلام آپ قرآن مجید کلام رب عزیز و حمید کی آیات کو کس اعتقاد
نظر سے دیکھتے ہیں؟ کیا مرزا صاحب یہہ خیال نہیں کرتے کہ اگر مسیح علیہ السلام یہود یوں کے قابو
میں آکر صلیب پر چڑھائے گئے تو قرآن مجید کی آیات کریمہ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ اَيَّدْتُكَ
بِرُوْحِ الْقُدُسِ کی کیا معنے ہوئی اور کیسا ظہور ہوا؟ کیونکہ اِذْ كَفَفْتُ صاف ظاہر کر رہا ہے کہ یہود کو
کسی طرح کا قابو ہونا تھا آپ پر نہیں پڑا ظاہر ہے کہ جس چیز کو وہ قادر قدیر خود بند کرے اور روکے
تو اوسکے مقابل عاجز مخلوق کی کیا مجال کہ اوسکو کھول کر دست درازی سے کسی قسم کا ضرر پہنچا سکے

Marfat.com

چنانچہ موضح القرآن میں شاہ عبد القادر صاحب رحمہ نے بہی اس آیہ کریمہ کے یہی معنی لکھے ہیں کہ بنی اسرائیل کو روکا تجھ سے یعنی قتل کرنے نہ دیا" اور ایسا ہی ایدتک بروح القدس کی تائید بھی اسی امر پر دال ہے ورنہ تائید و نزول روح القدس تو جملہ انبیاء علیہم السلام پر ہوتا ہی رہا ہے اس جگہ خصوصیت سے اسکے ارشاد و اظہار فرمانیکی کیا ضرورت تہی؟ پہر اگر میخوں سے زخمی بھی ہوگئے تو ارشاد و مُطَہِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا کا کیا ظہور ہوا؟ کیونکہ طہارت ایمانی و اعتقادی تو عام مومنوں کو بہی وو سے کفار سے حاصل ہے؟ اسی طرح آیت کریمہ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا صاف دلالت کرتی ہے کہ اونکو زخم میخوں صلیبی موت وغیرہ کی ایذا سے بفضلہ تعالی بالکل سلامتی رہی ہے پس ان آیات سے صاف ثابت و ظاہر ہے کہ بدبخت یہودیوں نے مسیح علیہ السلام کی ایذا رسانی توہین و تحقیر کی کوشش تو بہت کی لیکن اللہ تعالی عزوجل قادر مطلق حافظ و ناصر نے کفار کے منصوبے و تدابیر کو بند و ناکام کرکے یہود کی دست برد سے حضرت مسیح علیہ السلام کو پاک صاف بچاکر تائید فرما کر دامن و امان اپنی طرف اوٹھا لیا جیسا کہ قدیمی اسلامی اعتقاد و مسئلہ ہے اور مرزا صاحب کا اسکے مخالف بیان کرنا صریحا بیدلیل و خود غرضی او بے وقری کلام الہی ہے جس سے اللہ تعالی جل جلالہ ہر مسلمان کو بچائے و آمین - ان آیات کی تفسیر میں مفسروں نے اور بہی بہت کچھ لکھا ہے لیکن جو معنے یہاں لئے ہیں وہ بہی معتمد و معتبر تفاسیر میں موجود ہیں۔

فصل ۵ ضرورۃ الالہام - ایسی غلطیاں حواریوں کی سرشت میں تھیں کیونکہ انجیل ہمیں خبر دیتی ہے کہ اونکی عقل باریک تہی اور انکی حالات ناقصہ کی خود مسیح گواہی دیتے ہیں کہ وہ فہم اور درایت اور عملی قوت میں بھی کمزور تھے۔

جواب - بقول مرزا صاحب جب انجیل اصلی نہیں اور نہ تصدیق شدہ اور اختلافات علاوہ برآں تو پہر اوسکی شہادت پر اعتبار کرنا اور اوسکو مسیح علیہ السلام کی گواہی قرار دینا کس فہم و دانشمندی کا کام ہے؟ اور پہر ایسے مومنین اصحاب مسیح علیہ السلام اجمعین کے حق میں جنکی نسبت قرآن مجید شہادت دے کہ مسیح علیہ السلام کے مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ فرمانے پر ان مومنین نے کہا قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ - رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ - اب دیکھئے اللہ جل شانہ تو اون بندگان کی کیسی تعریف فرماتا ہے اور مرزا صاحب

Marfat.com

اونکی کیسے کیسے الفاظ میں پیرایہ توہین و تحقیر کرتے اور برا بھلا کہتے ہیں توجہ و غور فرماویں کہ
یہہ ہی مرزا صاحب کے فضل و کمال و حقایق و معارف کا نتیجہ ہے ؟ -

فصل ۵ - ضرورة الامام - بہرحال یہہ سچ ہے کہ پاکوں کے دلمیں شیطانی خیال مستحکم
نہیں ہوسکتا اور اگر کوئی تیرتا ہوا سرسری وسوسہ اونکے دل کے نزدیک آبھی جائے تو جلد تر وہ
شیطانی خیال دور اور دفع کیا جاتا ہے اور اونکے پاک دامن پر کوئی داغ نہیں لگتا الخ -

جواب - سچ ہے پاکوں کا تو ایسا ہی حال ہے لیکن مرزا صاحب خود بدولت کیطرف خیال
فرماویں کہ سالہا سال تک غلطیوں کی خبر ہی نہیں ہوئی جیسا خود ایام الصلح میں اقبال فرمایا
ہے جسکا ذکر دوسری جگہ ہوا ہے -

فصل ۵۲ - ضرورة الامام - اور ممکن ہے کہ شیطان لعین نے حضرت مسیح علیہ السلام کے دلمیں
اس قسم کے خفیف وسوسہ ڈالنے کا ارادہ کیا ہو اور انہوں نے قوت نبوت سے اس وسوسہ کو دفع کر دیا ہو
اور ہمیں یہہ کہنا اس مجبوری سے پڑا ہے کہ یہہ قصہ صرف انجیلوں میں ہی نہیں ہے بلکہ ہماری احادیث
صحیحہ میں بھی ہے - پھر ایک حدیث نقل فرمائی ہے -

جواب - مرزا صاحب ایسے صاحب حوصلہ ہیں کہ باوجود ایسے قصص سے بدن کانپنے کی بھی آپ اس مضمون
سے سیر نہیں ہوتے اور بس نہیں کرتے طرح طرح کے خیالات و جزئیات نکالکر شوق سے لکھتے چلے جاتے ہیں
اور ماخذ وہ ہی کتب جو اصلی نہیں اور آپکو بھی اعتماد بھی نہیں بہرحال عاجز کو ان بے ثبوت قصص سے
کچھ تعلق نہیں - لہذا مرزا صاحب کی کچھ عبارت کو ملخصاً لکھا ہے - اس تمام اودھیڑ بن و جانکاہی
سے مقصد تو مرزا صاحب کا صرف اظہار فضیلت خود بدولت ہے اور وہ بھی عادت کی سبب دو
محض توہین و تحقیر حضرت مسیح علیہ السلام کیلئے جو کسی مومن کے شایان حال نہیں لہذا یہہ سب کچھ مرزا صاحب
ہی کا حصہ سمجھکر عاجز تو توہین و تحقیر انبیاء و اصحاب انبیاء علیہم السلام کو گناہ جانتا ہے اور ارشاد
و من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ پر کاربند ہونا سعادت - ۲ - مجبوری سے کہنے کے کیا معنے
معاذ اللہ کسی نے مرزا صاحب کو دھمکایا یا جبراً حکم دیا ہے کہ آپ مسیح علیہ السلام اور ان کے اصحاب پر اپنی
طرف سے طرح طرح کے اعتراض کر کے اون سبکی توہین و تحقیر کریں ؟ معاذ اللہ ہرگز نہیں ہرگز نہیں یہہ
تو بظاہر مرزا صاحب کا نفس اور وہی وسوسہ ڈالنے والا آپکو مجبور کرتا ہے جسکے مغالطہ پر آپکو نظر و توجہ نہیں

Marfat.com

ا۔ فن حدیث میں بھی مرزا صاحب کی دسترس مہارت وکمال کا حد وحساب نہیں چنانچہ آپنے جو حدیث صحیحہ کرکے لکھی ہے وہ صرف قول ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے اور انہی تک موقوف ہے اوپر جناب رسول اللہ صلعم تک نہیں چلتا اوسی کو حدیث صحیحہ کہدیا ہے گویا معلوم ہی نہیں کہ صحیح حسن منقطع مرسل موقوف کسکو کہتے ہیں؟ پھر راویوں میں آپ ہمیشہ عُیَیْنَہ کو عَیْنِیَّہ ہی فرمایا کرتے ہیں اور لکھتے بھی ایسا ہی ہیں چنانچہ اب بھی ویسا ہی لکھا ہے۔ یہ مرزا صاحب کا فضل وکمال ہے سبحان اللہ!

فصل ۳ ۵۔ ضرورۃ الامام صفحہ ۱۶ اب ظاہر ہے کہ شیطان اسی طرز سے آیا ہوگا جیسا کہ جبرائیل پیغمبروں کے پاس آتا ہے کیونکہ جبرائیل ایسا تو نہیں آتا جیسا کہ انسان کبھی گاڑی میں بیٹھکر یا کسی کرایہ کے گھوڑے پر سوار ہوکر اور پگڑی باندھکر اور چادر اوڑھکر آتا ہے بلکہ اوسکا آنا عالم ثانی کے رنگ میں ہوتا ہے

جواب۔ یہ تو ہرگز قرین قیاس نہیں کہ ایک مردود ذلیل لعین جسکو تکبر نافرمانی اور اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ کہنے پر بارگاہ عالیجاہ سے وَاِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ کا عتاب ہوا اور دوسرا جو مقبول بارگاہ معزز وموصوف باوصاف ومخاطب بخطاب رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ ذِیْ قُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ہو پھران دونوں کا آنا ایک جیسا ظاہر ہے کہ یہاں بھی ایک متکبر اکڑباز مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ کی رفتار وآنا اور ایک غریب مسکین ارشاد وعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجٰھِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا کو بسروچشم قبول کرکے اوسپر عمل کرنیوالے کی رفتار وآنا کب یکسان ہوتا ہے؟ فکر وغور کریں کہ آپکے منہ سے اب کیسی باتیں نکلنی شروع ہوگئی ہیں اور انکا کیا سبب ہے؟ ۲۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ جبرائیل انسان کیطرح گاڑی میں بیٹھکر یا کسی کرایہ کے گھوڑے پر اور پگڑی باندھکر اور چادر اوڑھکر نہیں آتا انتہی۔ لیکن سیدنا عمر بن الخطاب وابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو فرماتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نہایت سفید لباس میں اور بہت سیاہ بالوں والے بنکر کہ کچھ اثر سفر نہ تھا اور ہم میں سے کوئی اونکو پہچانتا نہ تھا ہمارے سامنے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زانو بزانو بیٹھ گئے اور باتیں کرتے رہے اور ہم تعجب کرتے رہے جیسا کہ بخاری ومسلم کے حوالہ سے مشکوٰۃ المصابیح کے اول ہی کتاب الایمان الفصل الاول میں ہے۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید

Marfat.com

بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی النبی
صلعم فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام
قال الاسلام ان تشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ
وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت فعجبنا لہ یسالہ ویصدقہ
قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر و
تؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ
کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال فاخبرنی عن الساعۃ قال ما المسئول عنہا باعلم
من السائل قال فاخبرنی عن اماراتہا قال ان تلد الامۃ ربتہا وان تری الحفاۃ العراۃ العالۃ
رعاء الشاء یتطاولون فی البنیان قال ثم انطلق فلبثت ملیا ثم قال لی یا عمر اتدری من
السائل قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ جبرائیل اتاکم یعلمکم دینکم پھر رسول اللہ صلعم
فرماتے ہیں کہ کبھی فرشتہ بشکل انسان متمثل ہو کر مجھ سے کلام کرتا ہے جیسا اس حدیث میں ہے عن
عائشۃ ان الحارث بن ہشام سأل رسول اللہ فقال یا رسول اللہ کیف یاتیک الوحی فقال
رسول اللہ صلعم احیانا یاتینی مثل صلصلۃ الجرس وھو اشدہ علی فیفصم عنی وقد
وعیت عنہ ما قال واحیانا یتمثل لی الملک رجلا فیکلمنی فاعی ما یقول قالت عائشۃ
ولقد رأیتہ ینزل علیہ الوحی فی الیوم الشدید البرد فیفصم عنہ وان جبینہ لیتفصد عرقا
متفق علیہ۔ پھر سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ یوم احد ہم نے دیکھا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں بائیں دو آدمی جن پر سفید لباس تھا سخت جنگ میں مصروف تھے
کہ ہم نے پہلے اور بعد ان کو نہیں دیکھا یعنی جبرائیل میکائیل علیہما السلام جیسا کہ اس حدیث شریف میں
ہے عن سعد بن ابی وقاص قال رأیت عن یمین رسول اللہ صلعم وعن شمالہ یوم احد رجلین

Marfat.com

رجلین علیهما ثیاب بیض یقاتلان کاشد القتال ما رایتهما قبل ولا بعد یعنی جبرئیل و میکائیل
متفق علیه ۔ وعن ابن عباس قال بینما جبرئیل علیه السلام قاعد عند النبی صلعم سمع نقیضا
من فوقه فرفع راسه فقال هذا باب من السماء فتح الیوم لم یفتح قط الا الیوم فنزل منه ملک
فقال هذا ملک نزل الی الارض لم ینزل قط الا الیوم فسلم فقال ابشر بنورین اوتیتهما لم یوتهما
نبی قبلک فاتحة الکتاب وخواتیم سورة البقرة لن تقرأ بحرف منهما الا اعطیته ۔ ۳ ۔ مرزا صاحب
فرماتے ہیں کہ کرایہ کے گھوڑے پر سوار نہیں ہوتا اس سے یہ ہوتی ہے کہ آپکو کرایہ کے گھوڑے سے انکار ہے اونکے اصلی
اپنے گھوڑے سے انکار نہیں بہر حال اوسکی نسبت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے
یوم بدر میں فرمایا کہ یہ جبرئیل ہیں اپنے گھوڑے کی عنان تھامے ہوئے معہ سامان حرب کے جیسا کہ اس حدیث میں ہے
کہ ان النبی صلعم قال یوم بدر هذا جبرئیل اخذ براس فرسه علیه اداة الحرب رواه البخاری
مرزا صاحب اب غور فرماویں کہ آپ اب بھی جبرئیل علیہ السلام کا گھوڑے پر آنا قبول کرتے اور مانتے ہیں
یا نہ ؟ ویا اب بھی یہ ہی فرماتے رہینگے کہ جبرئیل کا ہیڈ کوارٹر جائے قیام آفتاب ہی ہے ؟ ۴ فصل
گذشتہ میں جو حدیث شریف ذکر ہوئی جسمیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا فاخذنی فغطنی ای ضغطنی
وضمنی وعصرنی یعنے معانقہ میں لیا اور چھاتی سے لگا کر زور سے گھونٹا اور بھینچا جس سے آپ فرماتے ہیں حتی
بلغ منی الجهد تو کیا اوس وقت آفتاب بھی جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ ہی غار حرا میں رسول اللہ صلعم کے نزدیک
حاضر ہو گیا تھا ؟ اگر ایسا ہوتا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بھی ضرور بیان فرماتے جیسا کہ اور کل حال
مفصل بیان فرمایا ہے اور پھر قرب آفتاب سے گرمی و حرارت کے سبب اوس خطہ کا جو اول ہی بہت گرم ہے
کیا حال ہوتا ؟ اب انصاف و غور کریں ۔ ۵ ۔ ایسا ہی اور بھی حدیث میں ذکر ہے کہ صحابہ کرام نے نزول
ملائک بچشم خود دیکھا جیسا حدیث شریف میں ہے عن ابن عباس انه رای جبرئیل مرتین ترجمہ ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہما سے آیا کہ اُنہوں نے جبرئیل علیہ السلام کو دو مرتبہ دیکھا ہے ۔ اور آواز سنی ہیں جبرئیل
علیہ السلام کے سوط اور گھوڑے کی آواز سنی چنانچہ جبرئیل علیہ السلام کا اپنے گھوڑے کو اقدم حیزوم کہتے سنا ۔
حیزوم حضرت جبرئیل علیہ السلام کے گھوڑے کا نام ہے ۔ ۶ ۔ صحابہ کرام و دیگر بزرگان عظام نے جو جلیل الشان
تھے ایسا مروی ہونا کیا تعجب ہے جب عاجز ناچیز ہیچ میرز جیسے نالایق نے بھی عالم رویا میں دو دفعہ
ایک فرشتہ کو بصورت انسان مختلف ہئیت میں ایک دفعہ آسمان سے نازل ہوتے اور ایک دفعہ باہر سے اگر اپنے گھر میں

Marfat.com

داخل ہوتے دیکھا ہے - اب غور فرما دیں کہ غریب مسلمان متبع قرآن مجید مرزا صاحب کی بات مخالف و مقابل ارشاد رسول اللہ صلعم و صحابہ کرام جو چشم دید واقع او اپنا مشاہدہ بیان فرماتے ہیں کیونکر سنیں اور قبول کریں ؟ - ۷ - مسلمانوں کو اپنے دینی احکامات و ہدایات جنکو وہ بموجب ارشاد الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا کے کامل بکمل سمجھتے اور یقین کرتے ہیں انکی ترمیم و تنسیخ اور انمیں کسیکی کسی طرح کی بھی مداخلت قیامت تک بھی انکو گوارا نہیں ورنہ وہ انشاء اللہ العزیز کبھی سنیں گے دیکھئے سر سید بالقابہ نے اگرچہ یہ خیر خواہی و خدمت کی کہ جب ڈاکٹر ہنٹر بالقابہ کی کتاب انڈین مسلم نکلنے پر مسلمانوں و خصوصا اہلحدیث پر بکڑ دھکڑ شروع ہوئی تو سر سید نے سینہ سپر ہو کر ایک کتاب لکھکر جسمیں ڈاکٹر ہنٹر کی اغلاط و غلط فہمی مفصل بیان کر کے ولایت میں پیش کی تو اوسپر فوراً وہ پکڑ دھکڑ اور سوء ظنی نسبت مسلمین موقوف ہوگئی باوجود اس خدمت و خیر خواہی کی بھی جب سر سید نے اسلامی مسائل میں کچھ مداخلت کر کے خلاف متقدمین تفسیر وغیرہ تحریر کی تو دیکھئے مسلمان کسقدر افروختہ ہو کر اونکی مخالف ہوئے اور اونکی تفسیر پر کسقدر رد لکھے - لیکن سر سید نے مرزا صاحب کی طرح کبھی مخالفوں و مسلمانوں کو برا بھلا سخت سست نہیں کہا اور خود بدولت سر سید جیسی خدمت تو کہاں بلکہ اولٹا تمام مسلمانوں کو آئے دن اپنی طرف سے خونی مہدی و خونی مسیح کا منتظر ٹہرا کر اور صرف خود بدولت و جماعت چند مریدین کو خیر خواہ سرکار قرار دیکر دوسرے تمام مسلمانوں کو جو آپکے دعاوی کو قبول نہیں کرتے اونکو پکڑوانے اور سزا دلوانے کیلئے درخواستیں بھیجتے رہتے ہیں ۔ خدا نخواستہ اگر سرکار دور اندیش فہیم و زیرک ور لوگوں کی ذاتی خود غرض مقاصد سے واقف نہو تو مرزا صاحب کے کہنے و واویلا پر تمام مسلمانان روئے زمین کو پھانسی دیکر برباد کر دے اور جو مرزا صاحب کی مسیحائی پر ایمان نہ لاوے اوسکی لئے قانون سزا مقرر کر دے تب مرزا صاحب راضی ہوں پس جب مرزا صاحب کی خیر خواہی مسلمانان کی نسبت یہی تو پہر مسلمان مرزا صاحب کی ترمیم تنسیخ و بیجا مداخلت دینی ہدایات و احکامات کو کیوں اور کب سننی لگی ؟ ع این خیال ست و محالست و جنون ۸ - مرزا صاحب اس خیال میں ہیں کہ مسلمان اہل مجرد زبانی دعوی خادم اسلام ہونیکا سنکر ہماری بات مان لینگے اور فریفتہ ہو جاوینگے ایسا ہرگز نہیں ہوگا انشاء اللہ العزیز آپنا حق تکلیف اٹہاتے ہیں بہتر ہے ترمیم و تنسیخ مسائل سے باز آئیں کیا خوب کہا ہے - باز آباز آ ہر انچہ ہستی باز آ + گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ + این درگہہ ما درگہہ نا امیدی نیست + صد بار اگر توبہ شکستی باز آ + ۹ - سبکو معلوم ہے کہ ہدایات دی

Marfat.com

اسلام و فرمان علیہ الصلوۃ والسلام چیستان نہیں ہیں صاف صاف کھلے کھلے موافق محاورہ بول چال مردم عوام الناس کہے ہیں تا کہ علم مخلوق الٰہی اونکو سمجھکر دینی فایدہ اوٹھاویں اور ہدایت پاویں پھر ان صریح دینی احکامات وہدایات میں خواہ مخواہ اپنی حقایق معارف کی ٹانگ اڑا کر اپنی فضیلت اور علم جتلا کر مخلوق الٰہی خصوصاً غریب مسلمان کو اونکی پرانے مسلمہ ومقبولہ اعتقادات وخیالات سے اوکھاڑ کر اور اپنے نو تراشیدہ خیالات کی طرف پھیرنیکی کوشش سے حیران متردد متفکر کرنیکی کیا ضرورت و کیا حاجت ہی؟

۱۰۔ برائے خدا مرزا صاحب و مریدان مرزا صاحب خصوصاً المشہور مولویصاحبان اس عرض عاجز پر بفحوائی ارشاد خداوندی ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جھنم وساءت مصیرا پر ضرور غور و توجہ فرماویں اور آنکھیں کھولکر مرزا صاحب کے حقایق معارف وغیرہ کے جوابات پر تامل سے نظر کریں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

۱۱۔ جو صاحبان ابھی سے بلا وجہ عاجز سے رنجیدہ و کشیدہ ہیں اون پر تو کم امید ہی لیکن مخلصان و طالبان رضاء الٰہی کو چاہئے کہ وہ ضرور ہی ان مسایل تراشیدہ مرزا صاحبکو قرآن مجید وحدیث شریف واقوال واعتقادات سلف امت مرحومہ و دیگر مسایل سے ضرور مطابق کریں اور عرض عاجز پر بنظر انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال پر خیال کرکے اوسکو غور سے ملاحظہ فرماویں۔

فصل ۴ ۵۔ ضرورۃ الامام۔ پہر شیطان جو کمتر وذلیل تر ہی کیونکہ انسانی طور پر کھلے کھلے آسمانیا

جواب۔ اگر شیطان ایسا کمتر وذلیل تر ہے تو مرزا صاحب اسکی آپنکو ایک عالیشان معزز بارگاہ رحمانی یعنی جبرئیل علیہ السلام کے آپکے ساتھ ہم پایہ مساوی ومشابہ کیونکر اور کس دلیل سے کہتے ہیں؟ ۲ پھر صحیح بخاری کی ایک حدیث شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ مجھکو رسول اللہ صلعم نے حفظ زکوۃ رمضان یعنی صدقۃ الفطر پر مقرر فرمایا تو ایک آنکر اون طعام سے مٹھی بھرنے لگا میں اوسکو پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھکو رسول اللہ صلعم تک لیجلونگا وہ کہنے لگا میں محتاج عیالدار و سخت حاجتمند ہوں اور پھر میں اوسکو چھوڑ دیا مجھکو نبی صلعم نے فرمایا ابو ہریرہ تیرا شب گذشتہ والا اسیر کیا ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اوسنے حاجت شدید اور عیالداری کی شکایت کی میں نے اوسپر رحم کرکے اوسکو چھوڑ دیا آپنے فرمایا اوسنے تجھے جھوٹ کہا اور وہ پھر آئیگا پھر مجھے فرمان رسول اللہ صلعم سے سبب یقین تھا کہ وہ پھر آئیگا میں منتظر رہا پھر وہ آیا اور طعام سے مٹھی بھر رہا تھا کہ میں نے اوسکو پکڑ کر رسول اللہ صلعم کے

Marfat.com

پہنچا اسکو کہا تو اوسنے کہا مجھے چھوڑ دو میں محتاج عیالدار ہوں پھر نہیں آونگا پھر اسپنے رحم کرکے چھوڑ دیا پھر رسول اللہ صلعم نے صبح اوسیطرح دریافت فرماکر وہی فرمایا پھر میں منتظر تھا کہ وہ آویگا پھر وہ آکر طعام لینے لگا پھر مینے اوسکو پکڑکر رسول اللہ صلعم تک پہنچاونگا کہا تو اوسنے کہا کہ مجھے چھوڑدو میں تمکو کلمات بتلاتا ہوں اللہ تعالی اون سے تمکو نفع دیگا جب تم اپنی بستر پر سونے لگو تو آیۃ الکرسی اللّٰہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم الخ آخر تک پڑھو ہمیشہ اللہ تعالی کیطرف سے تم پر حفاظت ہوگی او شیطان تمہارے نزدیک نہیں آویگا حتی کہ فجر ہو۔ پھر مینے اوسکو جانے دیا صبح کو پھر مجھ سے رسول اللہ صلعم نے ویسا ہی دریافت فرمایا مینے عرض کی کہ اوسنے مجھکو کلمات سکھلائے جنسے اللہ مجھے نفع دیوے فرمایا اوسنے سچ کہا اگرچہ وہ جھوٹھا ہے اور تم جانتے ہو کہ یہہ تین رات باتیں کرنیوالا کون تھا مینے عرض کی نہیں۔ فرمایا یہہ شیطان تھا پھر ۳۔ پیران پیر عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ بھی فتوح الغیب میں فرماتے ہیں کہ مینے شیطان کو خواب مین دیکھا اور مینے اوسکے قتل کا قصد کیا اوسنے کہا مجھکو کیوں مارتے ہو میرا کیا گناہ ہے اگر اللہ کی تقدیر میں بدی ہے تو میں اوسکو تغیر کرکے نیکی نہیں کرسکتا اور اگر تقدیر میں خیر ہے تو میری قدرت نہیں کہ اوسکو شر کرسکوں اور کیا شے میرے ہاتھ میں ہے؟ پیر صاحب رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ مینے اوسکو صورت خنثا پر نرم کلام مسنون الوجہ چند بال زنخدان پر حقیر صورت زشت رو دیکھا گویا کہ تبسم کرتا تھا میرے سامنے شرمگین وترسناک و یہہ شب یکشنبہ دوازدہم شہر ذی الحجہ ۵۱۹ھ کا واقع ہے۔ اب دیکھئے کھلے کھلے طور پر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس شیطان آیا یا نہ آیا مرزا صاحب کو ان امور کے بدلانے اور ان میں بھی اپنے حقایق ومعارف ظاہر کرنے میں فایدہ کیا؟۔

فصل ۵۔ ضرورۃ الامام۔ اس تحقیق سے بہر حال اس بات کو ماننا پڑتا ہے جو ڈریپر نے بیان کی ہے لیکن یہہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے قوت نبوت اور نور حقیت کے ساتھ شیطانی القا کو ہرگز ہرگز نزدیک آنے نہیں دیا اور اوسکی ذب اور دفع میں فوراً مشغول ہوگئے۔

جواب۔ یہہ تحقیق ہی کیا ہے؟ خواہ نخواہ ایسے ضرورت مخالف ہدایات شارع علیہم الصلوۃ والسلام وبے دلیل وعادی وباتیں مرزا صاحب کا اختیار ہے کہ ڈریپر کا بیان مانیں یا پریڈلا اگسٹ کامیٹی سٹوارٹ مل یا کسی ورجنٹلمین غیر مسلم کو لیکن مسلمانوں کو جنکے اپنے گھر میں وہ سلسلہ تحقیق وتدقیق وتنقید قایم اور ایسا سامان دینی امور کی صداقت وحفاظت کا مہیا وموجود ہے جو کسی غیر مذہب کو نصیب ہی نہیں ہوا

Marfat.com

نکو کسی دوسرے کے بیان سننے یا ماننے کی نہ کبھی ضرورت و حاجت ہوئی اور نہ ہوگی مرزا صاحب کا یہہ
ابھی غنیمت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شیطانی القا کو نزدیک آنے نہیں دیا۔

فصل ۵۶ - ضرورۃ الامام - صفحہ ۱۶ و ۱۷ - جس طرح نور کے مقابل ظلمت ٹھہر نہیں سکتی ایسا ہی
شیطان اوسکے مقابل پر ٹھہر نہیں سکا اور بہاگ گیا یہہ ہی ان عبادی لیس لک علیھم سلطان
کے صحیح معنے ہیں کیونکہ شیطان کا سلطان یعنی تسلط درحقیقت اون پر ہے جو شیطانی وسوسہ اور الہام
قبول کر لیتی ہیں۔ لیکن جو لوگ دور سے نور کے تیر سے شیطان کو مجروح کرتے ہیں وہ کچھ بے جا اوسکی
پرواہ نہیں کرتے وہ شیطانی تسلط سے مستثنیٰ ہیں۔ مگر ضروری ہے کہ ملکوت السموٰت والارض
میں مخلوقات کے مشاہدہ کا دائرہ پورا کرنیکے لئے وہ اس عجیب الخلقت وجود کا چہرہ دیکھ لیں اور کلام
سن لیں جسکا نام شیطان ہے اس سے اونکے دامن تنزہ اور عصمت کو کوئی داغ نہیں لگتا الخ کیا بادشاہوں
کے حضور کبھی بدمعاش کلام نہیں کرتے؟ سو ایسا ہی روحانی طور سے شیطان نے یسوع کے دل میں اپنا کلام
ڈالا یسوع نے اس شیطانی الہام کو قبول نہ کیا بلکہ رد کیا سو یہہ قابل تعریف بات ہوئی اس پر کوئی نکتہ
چینی کرنا حماقت اور روحانی فلاسفی سے بیخبری ہے۔ ملخصاً

جواب - شیطان کا تسلط و سلطان ضرور اون پر ہوتا ہے جو شیطانی خصلت انا خیر منہ الی
کو پسند و قبول کر کے اپنی شیخی و تکبر کے اظہار میں و نزاحت مصروف رہتے ہیں کیونکہ ہم جنس کا یہہ لازمی خاصہ
ہے۔ دیگر عاجز مسکین غریب عباد الرحمن تفاخر شیخی و تکبر سے متنفر اور اس مقولہ مولوی صاحب ۵ بندگی
و عجز افگندگی ❊ راست ناید خواجگی با بندگی ❊ مدنظر رکھنے والے بیشک فضل و کرم ارحم الراحمین
بشارت اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطَانٌ کے مستحق و مصداق ہیں اللھم اجعلنا منھم بفضلک
و رحمتک - ۲ - مرزا صاحب نے ابھی فرمایا شیطان جبریل کیطرح آیا ہوگا پھر کہا شیطان کیونکر انسانی
طور پر کھلے کھلے آسکتا ہے اب فرماتے ہیں کہ مستثنیٰ لوگ ضرور ہی اوسکا چہرہ دیکھ لیں غور فرمائیے
ایسے غیر مقرر متضاد و بی سروپا بیانات و تحریرات کس وقعت کے لایق ہیں؟ ۳ - طرفہ تریہ کہ اپنے
رسالہ فتح مسیح میں یسوع کو خوب دل کھولکر برا کہکر دشنام دہی فحش گالیوں کا تختہ مشق بنا کر پھر
اون کے دل رکھنے کو عذر کیا ہے کہ یہہ ہم مسیح کو نہیں کہتے بلکہ یسوع کو کہتے ہیں جسکا نام قرآن
شریف میں نہیں ہے اور یہاں حافظہ نباشد کے مصداق کی طرح مسیح علیہ السلام و یسوع کو ایک جان کر

اور بیان کر فرمایا کہ شیطان نے یسوع کے دل میں اپنا کلام ڈالا اور اسنے شیطانی الہام کو قبول کیا اب انصاف فرماوین کہ وہ سب شتم مرزا صاحب کا مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے حق میں ہوا یا کسی اور کے ہ مرزا صاحب کو تو پرواہ کچھہ نہیں لیکن مسلمانوں کو ایسی اندھی بے ضروری روحانی فلاسفی وفضول بے سروپا قصص اصل قیل و قال کے سنانیکی کیا حاجت ہی ؟ کبھی کچھہ تو غور و انصاف فرمائیں

فصل ۷ ۵ -ضرورت الامام- صکا لیکن جیسا کہ یسوع نے اپنے نورکے تازیانہ سے شیطانی خیال کو دفع کیا اور اوسکی الہام کی پلیدی فوراً ظاہر کر دی ہر ایک اہد وصوفی کا یہہ کام نہیں سید جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ شیطانی الہام مجھے بھی ہوا تھا- شیطان نے کہا کہ عبد القادر تیری عبادتیں قبول ہوئیں اب جو کہ دوسروں پر حرام ہے تیرے پر حلال اور نماز سے بھی ا فراغت ہی جو چاہے کر تب میں نے کہا کہ ای شیطان دور ہو وہ باتیں میری لئے کب روا ہو سکتی ہیں جو علیہ السلام پر روا نہیں ہوئیں تب شیطان معہ اپنے سنہری تخت کے میری آنکھوں کے سامنے گم ہو گیا

جواب- سیدنا مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے ارفع واولی شان کی نسبت وغیرہ عرض ہو چکا ہے عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ جنکی فضیلت وشان در باب توحید وتفرید وانابت ورضا برضا واتباع سنت وغیرہ پر اونکی کتاب فتوح الغیب وغیرہ وآپکی حالات وکرامات پر کتاب بہجۃ الاسرار جسمیں سند متصل بڑی تحقیق سے حالات درج ہیں شاہد ہیں آپنے جو سیدنا مسیح علیہ السلام کی نسبت تو صاحب نے تحریر فرمایا کہ شیطان نے الہام کیا- لیکن خود بدولت کی نسبت کہیں نہیں فرمایا کہ مرزا سے بھی کبھی اوسکا سابقہ پڑا یا نہ اگرچہ جو تفہیمات ومیعاد مقررہ مرزا صاحب اوسیطرح پوری نہیں ہوئیں اون میں تو ضرور بالضرور بہ یقین کامل اوسکا دخل مان لینا چاہئے جیسا کہ آفتاب نصف النہار کی طرح ظاہر وروشن ہے- ۲- مرزا صاحب کا یہ بیان کہ جب شیطان نے یہ کہا کہ ای عبد القادر دوسرون پر حرام تجھہ پر حلال نماز سے بھی اب تجھے فراغت ہی جو چاہے کر وغیرہ تو پیران پیر صاحب نے کہا دور ہو الخ- یہہ جواب وسرزنش نہایت صحیح ودرست ہی اور کاملین اہل اللہ کی یہی شان ہی پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ تو بالخصوص بڑی کامل و نہایت درجہ متبع کتاب اللہ تعالی وسنت رسول صلعم تھے جیسا کہ اپکے ان اقوال سے ظاہر ہے- ۱ جو حقیقت شریعت سے ثابت نہو وہ کفر والحاد ہے- کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلعم اعمال کتاب وسنت پر عرض کرنے چاہئے- کتاب وسنت کو

Marfat.com

ہنا اور اُن میں تامل و تدبر سے نظر کر اور اونکے مطابق عمل کر - سلامتی کتاب و سنت کی ساتھ ہے اور
ی سوا ہلاکت ہے" وغیرہ انتہی - تو پہر وہ باین فضل و کمال ایسا صریح خلاف شریعت شیطانی الہام
س قبول کرنے لگے تھے؟ علاوہ ازین وہ کامل مشایخ و مرشدوں کی صحبت دیکھی ہوئی تھے اور
طانی مکر و فریب سے خوب واقف تھے ۳ - یہہ صحیح ہے کہ اسکے دہوکہ و فریب سے بچنا و محفوظ رہنا بقول
اصاحب ہر ایک زاہد و صوفی کا کام نہیں ورایسا ہی نفلی پسند ہوا پرست خود غرض کم تجربہ
رہبر ملہم کا بہی شیطانی دہوکہ کو پہچانکر اوس سے بچنا مشکل بلکہ ناممکن ہے اور خاص ایسے دہوکہ و مغا
متیاز و شناخت کیلئے ہی رہبر کامل و مرشد اکمل کی سخت حاجت ہے اور اسی لئے نقادان دین
ہم اللہ نے کتابین تلبیس ابلیس وغیرہ کی نام سے تصنیف فرمائی ہیں لیکن مرزا صاحب تو اونکی
ہ پرواہ ہی نہیں کرتے اپنی ہی علم پر نازاں ہیں کاش وہ متقدمین کی تصانیف دیکھتے و یا کسی
ر کار کامل مرشد کی صحبت میں چندی فیضیاب ہوتے تو کچھ ان امور کی واقفی ہو جاتی - ۴ - اب پیر
صاحبنے جو شیطان کو جوابدیا اسیکو محک قرار دیکر مرزا صاحب خود بدولت کی حال و دعاوی فضا
مال پر نظر عمیق توجہ فرما دیں کہ پیران پیر صاحب نے ایسے الہام کو فوراً شیطانی سمجھکر رد کرکے
بنے پاکہ دور رہے" - لیکن مرزا صاحب نے اوسی مضمون کو اپنے الہام "اعمل ما شئت فانی قد غفرت
ک انت منی بمنزلۃ لا یعلمہا الخلق براہین صفحہ ۵۶۶ پر باوجود پیر صاحب رح و تمام امت سلف
ملف بلکہ بعض انبیاء علیہم السلام سے بھی افضیلت کی دعویدار ہونیکی جو عمل کیا وہ تو بظاہر یہی ہے
تعظیم و تکریم شریعت و احادیث نبوی صلعم کا کچھ لحاظ نکرکے اسلامی مقبولہ و مسلمہ تفسیر آیات و مسائل
فقہ کی خوب دل کہولکر مخالفت شروع کردی - مرفوع القلم دیوانوں و مجذوبوں کی اقوال کی
مانند نعوذ باللہ قرآن مجید کی غلطیاں نکالنی کے ذکر والے مضمون شایع کرنے لگے - کہیں بدعوی حقا
معارف آیات و احادیث کی الٹ پلٹ خود غرضانہ تفسیر و تشریح حسب پسند خاطر کی جنکی چند نظیر
اس کتاب کے مختلف مقامات میں بطور نمونہ درج ہیں کہیں آیات قرآن مجید کو اپنے اوپر چسپاں کرکے
خود بدولت اسمہ احمد کے مصداق بن بیٹھے - کہیں سیدنا مسیح علیہ السلام کی دلیرانہ حقارت و توہین کرکے
اونکی حیات و نزول کو جو آیات قرآن مجید و احادیث صحیحہ سے ثابت ہے ملیامیٹ کیا اور اونکی مسند پر خود
رونق افروز ہوگئے - ۵ - اور پہر حرام کو حلال اور حلال کو حرام کرنے پر کمر باندہی مثلاً تحلیل حرام اپنی اہلیہ

Marfat.com

ثانیہ کی خاطر شرعی وارثانکو محروم الارث کرنیکے لیئے جائیداد کو اُسکے پاس رہن کردیا جائے غورہے کہ
علاوہ اتباع وتقلید بعم ہونیکی کیوں تحلیل حرام میں داخل نہیں ہوسکتا؟ ایسا ہی پہلے اولاد وپسران کو
شرعی عاق کرنا۔ اظہار علمی فضیلت وفخر میں حضرات انبیاء علیہم السلام ومعجزات وبزرگان دین و
ومومنین کی تحقیر ومخالفت کرنا خلاف احادیث صحیحہ وعمل سلف وخلف کرنے امت کو باتباع غیر سبیل
اپنی طرح خطر حکی تصویر اوتروانا اور مریدین کے لیئے اسکو مباح کرنا وغیرہ (تحریم حلال)، اسپر بھی راضی نہ
معاذ اللہ انبیاء علیہم السلام بلکہ خود رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے خاصہ میں ہاتھ ڈالنا یعنی ازواج مطہرات
امہات المومنین کا درجہ اپنی اہلیہ کو دیکر اخبار الحکم وغیرہ میں اوسکو ام المومنین کے خطاب سے مشتہر کرانے پر راضی
ہونا پھر جب ایک دوست نے حج فرض کے لیئے مشورہ پوچھا تو آپنے خالنامہ موسوم بہ قرعہ شریفہ للشیخ
الاکبر محی الدین بن العربی رحمۃ اللہ علیہ (جنکی تصنیفات زیر مطالعہ مرزا صاحب اکثر رہتی ہتیں) کو دیکھ کر
فرمایا کہ اس سال جانا مناسب نہیں اور اسیطرح ایک اور دوست کو عند المشورہ فرمایا کہ اس سال حج کو جانیکی
بجائے نہ جانا بہتر ہے۔ لیکن الحمد للہ کہ مرزا صاحب کی اس خلاف شرع صلاح نے اون ہردو بندگان الٰہی کی عزم
وشوق ادائے فریضہ الٰہی کو متنزلزل نکیا اور وہ اپنے مقاصد وارادہ میں بفضلہ تعالیٰ کامیاب وفائز المرام
ہوئے (تحلیل حرام وتحریم حلال ہردو) پھر دختر مرزا احمد بیگ کو اپنی الہامی بیوی قرار دینے کی
میں تحریم حلال وتحلیل حرام ذو نو جمع ہیں یعنی اگر وہ آسمانی نکاح کیموافق مرزا صاحبکی جایز وشرعی
ہو گئی ہے تو اوسکی اصلی خاوند پر اوسکی ظاہری شرعی منکوحہ زوجہ کو حلال سے حرام کرنا ہے اور اگر
احکام مسلمہ شرع شریف وہ خاوند حال کی زوجہ ہے جیسا کہ واقعی ہے تو اوسکو خود بدولت کے لیئے جایز ومباح
قرار دینا حرام کو حلال کرنا ہے۔ زیادہ تشریح سے شرم مانع ہے العاقل تکفیہ الاشارۃ ۶۔ اب ذرہ در
لیئے خوف اللہ تعالیٰ عزوجل کو دلمیں جگہ دیکر تدبر فرماویں کہ محک وکسوٹی متذکرہ بالا کی رو سے مرزا
کا کیا رنگ ظاہر ہوا اور اسمیں آپ کھرے وکامل نکلے یا کھوٹے وناقص؟ اور آپکی حال ودعاوی کا کیا حال ہے

فصل ۵۸ ضرورۃ الامام۔ اب جب کہ سید عبد القادر جیسے اہل اللہ ومرد وفرد کو شیطانی
الہام ہوا تو دوسرے عامۃ الناس جنہوں نے ابھی اپنا سلوک بھی تمام نہیں کیا وہ کیونکر اس سے بچ سکتے
ہیں اور انکو وہ نورانی آنکھیں کہاں حاصل ہیں تا سید عبد القادر اور حضرت مسیح علیہ السلام کی طرح شیطانی
الہام کو شناخت کریں۔

Marfat.com

جواب - مختصراً تو اسیقدر کافی ہے کہ عامۃ الناس ہرگز نہیں پہچان سکتے اور نہیں شناخت کر سکتے جیسا کہ مرزا صاحب کے حالات سے ظاہر ہے جسکا ذکر ہو چکا ہے اور پھر عاجز ظلوماً جھولاً انسان کی کیا ہستی اور کیا حقیقت ہے اور کیا کائنات کہ بغیر فضل و کرم حافظ و محسن حقیقی و خالق و مالک تحقیقی کے اس سے بچ سکے تاوقتیکہ وہ ذات پاک ارحم الراحمین بحکم اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ بموجب ارشاد وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ وغیرہ اوسکا خود حافظ و ناصر و مربی نہو جاوے اور ظاہر ہے کہ جب اللہ جل جلالہ و عم نوالہ و عز شانہ و اتم برہانہ و احسانہ و اکرامہ کسی بندہ کو محض اپنے فضل و کرم سے ایسے امور کے لئے پسند فرماتا اور کسی خاص کام کیواسطے منتخب کرتا ہے تو اوسکو ضرور بصیرت و شناخت بھی عطا فرماتا ہے اور ایسے بلاؤں سے بمصداق ارشاد کَذٰلِکَ لِنَصْرِفَ عَنْہُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّہٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ وغیرہ محفوظ بھی رکھتا ہے جیسا کہ سیدنا پیر صاحب رح نے بھی فرمایا ہے "بل اللّٰہ اکرم ولیہ واعز علیہ عن ان یدخلہ فی مقام النقص والقبح فی شرعہ ودینہ بل یعصمہ من جمیع ما ذکرہ ویصرفہ عنہ ویحفظ دینہ لحفظ الحدود"

۲ - ہاں بندہ پر لازم فرض ہے کہ انعام و احسان الٰہی کی شکر گذاری میں رطب اللسان ہے تاکہ شکر باعث زیادتی وافزونی نعماء ہو حسب ارشاد لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ الخ اور ایسی بلیات سے محفوظ رہنے کیواسطے اپنی عبودیت عجز و بیچارگی پیش کرکے اوس حافظ حقیقی کی حفاظت و پناہ کا ہر دم بعجز و انکسار خواہاں رہے - ۳ - باقی رہا سلوک سو وہ تو بخیال مرزا صاحب تب ہی تمام ہو سکتا ہے جب مرزا صاحب کی بیعت میں داخل ہو اپنے نفس کو مع لوازم کے بیچ دے - علاوہ ازیں خود بدولت مرزا صاحب و جماعت مریدین میں مصروفیت و مداومت ذکر اللہ و توجہ الی اللہ و استغراق فی اللہ وغیرہ سلوک کی نسبت تاکید و عمل درآمد تو ہے ہی نہیں جسکی تصدیق اس الہام مولوی عبد الرحمن صاحب لکھوکی سے بخوبی ہو تی جو اونکو دربارہ مرزا صاحب ہوا تھا - الہام وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ ھَوٰىہُ وَکَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًا اور ظاہری حالت بھی اسی کے مطابق ہے پس جہاں یہ حال ہو تو وہاں سلوک کہاں ؟

۴ - ہاں اگر کچھ سلوک ہے تو تقریر بحث مباحثہ بیشک ہے جو مخالفین اسلام کے ساتھ حسب آیت ارشاد اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ اگر ہو تو مضایقہ نہیں اور اصطلاح تو تقریری مشق سے دنیاوی وکلاء وغیرہ بھی ملکہ و سلوک بحث مباحثہ کا تھوڑی عمر

Marfat.com

ہیں حاصل و تمام کر لیتے ہیں جو عاجز کی طبیعت و نسبت کے ہرگز موافق نہیں کیونکہ عاجز کو تو کبھی کبھی یہ حکم الہامًا ہوتا ہے ۵ صد کتاب و صد ورق در نار کن ✤ جان و دل را جانب دلدار کن ✤ از درون شو آشناؤ از بروں بیگانہ وش ✤ این چنین زیبا روش کم دیدہ ام اندر جہان ✤ اس لیے عاجز ایسے سلوک کی حاصل و تمام کرنیسے عاری و معذور رہے۔ ۵۔ اور مرزا صاحب نے خود بھی اپنے مریدین و جماعت کے سلوک کا حال پہلے اخیر رسالہ شہادۃ القرآن بذیل مضمون التوائے جلسہ ۹۳ء لکھا ہے اوسکی نسبت شاید کہا جاوے کہ اوسکو عرصہ ہوگیا ہے اور اب فیض صحبت میں بہ نسبت سابق بہت ترقی ہے تو اسکے ثبوت میں مرزا صاحب کا اشتہار ۲۹ مئی ۹۸ء ہے جسمیں آپنے بعد تنبیہ و نصیحت اخیر پر مختصر ًا نماز میں حاضر نہونا۔ مجلس میں ٹھٹھا ہنسی۔ حقہ نوشی۔ فضول گوئی کا شغل۔ پرہیزگاری کی اصول پر قایم نہونا وغیرہ لکھا ہے کافی و وافی شہادت ہے کہ حاضر باشان صحبت والا کو عرصہ دراز میں سلوک تمام کرکے کیا کیا کمالات حاصل ہوتے ہیں؟ ۶ - بالآخر مرزا صاحب کے اپنے الہام اعمل ما شئت الخ مذکورہ فصل گذشتہ و دیگر الہامات متذکرہ باب اول فصل ۷ اینز وہ الہام جنکے سالہا سال تک نسمجھنے کا ایام الصلح میں مرزا صاحب نے خود اعتراف کیا ہے وغیرہ ان سبکی شناخت میں جو خود بدولت مرزا صاحب کی نورانی آنکھوں نے کام کیا ہے اوسپر بھی تدبر و تامل فرماویں۔

فصل ۵۹ - ضرورۃ الامام صفحہ ۱۰ یاد رہے وہ کاہن جو عرب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے بکثرت تھے اون لوگوں کو بکثرت شیطانی الہام ہوتے تھے اور بعض وقت وہ پیشگوئیاں بھی الہام کے ذریعہ سے کیا کرتے تھے۔ اور تعجب یہہ کہ اونکی بعض پیشگوئیاں سچی بھی ہوتی تھیں الخ۔ یس جو شخص شیطانی الہام کا منکر ہے وہ انبیا علیہم السلام کی تمام تعلیموں کا انکاری ہے اور نبوت کی تمام سلسلہ کا منکر ہے۔ بائبل میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ چار سو نبی کو شیطانی الہام ہوا تہا اور اُنہوں نے الہام کے ذریعہ سے جو ایک سفید جن کا کرتب تھا۔ ایک بادشاہ کی فتح کی پیشگوئی کی آخر وہ بادشاہ بڑی ذلت سے اُسی لڑائی میں مارا گیا اور بڑی شکست ہوئی۔ اور ایک پیغمبر جس کو حضرت جبریئل ع سے الہام ملا تہا اُسنے یہی خبر دی تھی کہ بادشاہ مارا جائیگا اور کتے اسکا گوشت کھائینگے اور بڑی شکست ہوگی سو یہہ خبر سچی نکلی مگر اُس چار سو نبی کی پیشگوئی جھوٹھی ظاہر ہوئی۔ انتہی۔

جواب - زیادہ تعجب تو مرزا صاحب یہہ کریں کہ اون کاہنوں کے شیطانی الہام والی پیشگوئیاں سچی

Marfat.com

ہوں اور یہاں دعویدار مسیحیت مجددیت و افضلیت، بعض انبیاء کے تحدی اور مقابلہ والے الہامات،
تفہیمات اور میعاد مقررہ و مشتہرہ جنکو آپ نے اپنے صادق یا کاذب ہونیکا محک قرار دیا گیا ہو وہ
بھی سچی و پوری نہ نکلیں اور بعد میں بات بنانے و بحالی جماعت کیلئے تاویلات رکیکہ سے تمسک
کر کے مشقت و تکلیف اوٹھانی پڑے جیساکہ پہلے ذکر ہو چکا ہے - یہہ مقام تو بڑی عبرت و استغفار
کا ہے کہ باوجود علم کے آدمی نسمجھے اور جن کے کرتب کو نہ پہچانے لیکن بباعث کبر و تعلی ختم اللہ علی
القلب پر جیساکہ عاجز کو الہام ہوا ہے کسی کی کیا پیش جا سکتی ہے ؟ - اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ
النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ
وَالنَّاسِ - ۲ - اول تو مرزا صاحب اختلافات الہامات کا خود انکار فرما چکے ہیں چنانچہ براہین صفحہ
۲۳۵ میں فرمایا کہ "اور یہہ وہم کہ اگر الہام اولیاء شریعت حقہ محمدیہ کے مخالف ہو تو پھر کیا کریں
یہہ ایسا ہی قول ہے جیساکوئی کہے کہ اگر ایک نبی کا الہام دوسرے نبی کی الہام کی مخالف ہو تو
پھر کیا کریں پس ایسی وساوس کا یہ جواب ہے کہ ایسا کامل النور الہام جسکی ہمنے اوپر تعریف لکھی ممکن
نہیں کہ شریعت حقہ کے مخالف ہو اور اگر کوئی کم فہم کچھ مخالف سمجھے تو وہ اوسکی سمجھ کا قصور
ہے" انتہی - اور اب فرماتے ہیں کہ انبیاء کو مخالف الہام ہوئے اسپر خود بخود یہ سوال آتا ہی کہ مرزا
صاحب کا پہلا قول حق ہے یا یہہ دوسرا ؟ ۳ - انبیاء علیہم السلام کی تعلیموں اور تمام سلسلہ نبوت
کا وہی منکر کہلائیگا جو اون تعلیموں اور مسائل شرعیہ میں خواہش نفس سے مداخلت کر کے اونکو
ردوبدل کر کے شایع کرے گا جو کسی مومن کا حوصلہ و کام نہیں ہے - ۴ - جب بائبل و انجیل موجود
کو مرزا صاحب اصلی انجیل نہیں مانتے (صفحہ ۴ ضرورۃ الامام) تو پھر اوسکے ایسے بی ثبوت و بے
سرپا قصص پر جنمیں تحقیر و توہین انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام ہو اونکی صداقت مشتبہ ہو
اور اونکے الہامات کو شیطانی اور سفید جن کا کرتب کہا گیا ہو اونپر بے ضرورت و بلا دلیل اعتماد
کر کے وعید قرآن مجید وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ
الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا کا مصداق بننا کیا ضرور
ہے ؟ ۵ - مرزا صاحب چاہے محرف کتب کے ایسے فضول بے بنیاد قصونکو قبول و تصدیق کریں
لیکن چونکہ مسلمان انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو نزول وحی و تبلیغ رسالت میں بالکل معصوم مانتے ہیں

Marfat.com

لہٰذا وہ ایسے قصص ہرگز قبول نہیں کرتے۔ ۶۔ مرزا صاحب کو تائید دین اسلام و حمایت انبیاء
علیہ السلام کا خصوصیت سے بڑا دعوےٰ ہے لہٰذا سوال یہ ہے کہ چار سو نبیوں کو شیطانی جھوٹھا الہام
ہونیوالا مسئلہ بار بار اپنی کتابوں میں درج کرنے میں دین اسلام کی کیا تائید اور انبیاء علیہم السلام کی
کیا حمایت مرزا صاحب نے کی ہے؟ بظاہر تو اُلٹا اُوس پاک و برگزیدہ جماعت کی وحی و رسالت کو
ساقط الاعتبار اور اونکی توہین کرکے تمام مسلمانوں کا دل دُکھایا ہے جسکے واسطے اِنَّمَآ اَشْکُوْا
بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰہِ وَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کے سوا کیا کہا جاوے؟ ۔ ۷۔ مرزا صاحب نے
یہہ مسئلہ انبیاء علیہم السلام کو جھوٹھا الہام ہونیوالا اپنے رسالہ ضرورۃ الامام و ازالہ میں تو بظاہر دوسرے غریب
عاجز مسلمین ملہمین کے الہامات کو خفیف و بے اعتبار ثابت کرنیکے واسطے درج کیا ہے باین دعا کہ جب
ایک گروہ کثیر انبیاء علیہم السلام بھی دھوکہ و وسوسہ شیطانی سے نہیں بچ سکا تو دوسرے غریبوں کی کیا
حقیقت ہے؟ لیکن یہہ خیال نہیں کیا کہ جب یہی حال ہے تو پھر خود بدولت کے الہامات و تفہیمات
جو پوری بھی نہیں ہوئے اونکے شیطانی دخل سے مامون و محفوظ رہنے پر کیا دلیل ہوسکتی ہے؟ اور مجرد
زبانی دعوی کہ نبیوں کو اور دوسرے مسلمین مومنین کو تو شیطانی الہام ہوتے ہیں لیکن ہمکو (مرزا
صاحب کو) نہیں ہوتے اسکا کیا ثبوت ہے؟ اور کون صاحب عقل سلیم اسکو بلا ثبوت و دلیل قبول کرسکتا
ہے؟ و یا مرزا صاحب نے اسلئے اِس مسئلہ کو لکھا ہے کہ لوگ یہ امر سنکر اور جانکر کہ نبیونکے الہام بھی پورے
نہیں ہوتے لہٰذا وہ خود بدولت مرزا صاحب کے الہامات پر جو الٹ گئے اور پورے نہیں ہوئے کچھ خیال
نکریں اور اُنپر کچھ متردد و متعجب نہوں لیکن یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام
کی نسبت تو مسلمانان کا ہرگز ایسا اعتقاد نہیں کہ اونکے الہام و پیشگوئیاں کبھی بھی خطا جاتی ہیں بلکہ وہ
دوسرے مومنین ملہمین متبع سید الاولین و الآخرین کے الہامات کو بھی جب دیکھتے ہیں کہ بفضلہ تعالی
و تقدس بغیر کسی تاویل و حیلہ حوالہ کے برابر اوسیطرح پورے ہوتے ہیں تو اس صورت میں وہ مرزا صاحب کے
اس خیال کے بھی کبھی موافق نہیں ہوسکتے ۔ و یا مرزا صاحب ایسے بے بنیاد قصص کو اپنے حقایق و معارف
میں شمار کرتے ہونگے سو اُسکا یہ حال ہے کہ جن کتب سے مرزا صاحب نے یہ حقائق و معارف لکھے ہیں اول تو بقول مرزا
صاحب وہ اصلی و بالکل قابل اعتماد ہی نہیں اور اونکو دیکھا بھی جاوے تو مرزا صاحب کے فہم و فراست و دقیقہ رسی
و معنی شناسی کا حال دگرگوں ہی معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ اس قصہ کے متعلق توراۃ موجودہ و مروجہ سے تو

Marfat.com

ہر وثابت ہوتا ہے کہ وہ چار سو نبی جنکی پیشگوئی جھوٹھی نکلی وہ بت پرست و مندروں کے نبی و یا مہنت
ری تھے نہ کہ خداوند تعالےٰ عز و جل کے برحق نبی جیسا کہ مرزا صاحب نے سمجھا اور لکھا ہے۔ ۸ چنانچہ
توراۃ میں اسطرح ہے (۱) سلیمان علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل میں دو سلطنتیں ہو گئی تھیں
روسلم میں سلاطین اول باب ۱۱-۴۳ جسمیں یہوداہ و بنیمین تھے سلاطین باب ۱۲-۲۱ (۲)
سلطنت اسرائیل جو یروسلم کے باہر و علیحدہ تھی جن میں باقی گروہ تھے اس دوسری سلطنت
لے بادشاہ یربعام نے اس مصلحت سے کہ اسرائیلی یروسلم میں نجائیں دو سونیکے بچھڑے پرستش
نا کر ایک بیت ایل میں دوسرا دان میں رکھا۔ بچھڑوں کے آگے قربانیاں گذرانیں بنی اسرائیل
عید ٹھرائی باب ۱۲-۲۰ لغایت ۳۳ (۳) یربعام کے بعد اوسکا بیٹا نادب بادشاہ
اب ۱۴-۲۰-اوسنے بھی خداوند کی نظر میں بدی کی اپنے باپ کی راہ چلا- باب ۱۵-۲۶ (۴)
کو بعشا نے مارا اور اوسکی جگہ بادشاہ ہوا خداوند کی نظر میں بدی کی یربعام کی راہ چلا باب
۲۰ و ۳۳ و ۳۴ (۵) بعشا کے بعد اوسکا بیٹا ایلاہ بادشاہ ہوا گناہ کئے باب ۱۶-۶ و ۸ و ۱۳
ایلاہ کو زمرے نے مارا اور اوسکی جگہ بادشاہ ہوا- باب ۱۶-۱۰ زمری نے سات دن بادشاہت
ب ۱۶-۱۵-اپنی بدفعلیوں کے سبب اپنے اوپر آگ لگا کر جل مرا باب ۱۶-۱۹ (۷) زمری کی بعد عمری
سردار اسرائیل پر بادشاہ ہوا باب ۱۶-۱۶ و ۲۲ خداوند کے حضور بدی کی یربعام کی ساری
پر چلا باب ۱۶-۲۵ لغایت ۲۷ (۸) عمری کے بعد اوسکا بیٹا اخی اب اوسکی جگہ سمرون میں
ہوا باب ۱۶-۲۹-ان سب سے جو اوسکے آگے تھے خداوند کے حضور زیادہ بدکار یاں کیں-
۱۶-۳۰ جیند اینو کے بادشاہ اتبعل کی بیٹی ایزبل سے بیاہ کیا جاکے بعل کو پوجا اوسکے
سجدہ کیا بعل کے گھر میں جو اوسنے سمرون میں بنایا تھا ایک مذبح اوٹھایا گھنا باغ لگایا
نے خداوند اسرائیل کے خدا کو ان سب اسرائیلی بادشاہوں نے جو اوس سے آگے تھے غصہ دلانے
یادہ کام کیا- باب ۱۶-۲۹ لغایت ۳۳-اسی بادشاہ کی جورو ایزبل نے خداوند کے نبیوں
کیا باب ۱۸-۴ (۹) بعل کے ساڑھے چار سو نبی اور گھنے باغوں کے چار سو نبی تھے جو ایزبل کے
خوان پر کھاتے باب ۱۸-۱۹ (۱۰) ایلیاہ نبی علیہ السلام نے کہا خداوند کے نبیوں میں سے میں
ہی اکیلا باقی ہوں پر بعل کے نبی چار سو پچاس آدمی ہیں باب ۱۸-۲۲-ایلیاہ علیہ السلام

Marfat.com

اور بعل کے نبیون کا مقابلہ اونکی قربانی بعل کو پکارنا اپنے آپ کو چھریوں و نشتروں سے گھایل
ایلیاہ علیہ السلام کی فتح بعل کے نبیوں کا قتل۔ باب ۱۸۔۲۳ لغایت ۴۰ (۱۱) اخی اب نے یہ
سنکر ایزبل نے قاصد کی معرفت ایلیاہ علیہ السلام کو معبودوں (بتوں) کی قسم کہا کر موت کی
دی باب ۱۹-۲ (۱۲) ایزبل کا یزرعیلی نبات کو جھوٹے منصوبے سے اوسکا انگوری باغ لے
خاطر مروانا باب ۲۱-۷ لغایت ۱۶ (۱۳) ایلیاہ علیہ السلام پر خداوند کا کلام اخی اب سے ملا
اور اوسکی ہلاکت کی خبر باب ۲۱-۱۷ لغایت ۲۲ اخی اب نے ایلیاہ سے کہا ای میرے دشمن تو نے مجھے
لگایا باب ۲۱-۲۰- ایزبل کی ہلاکت کی خبر باب ۲۱-۲۳- اخی اب کی مانند کوئی نہ تھا ک
خداوند کے حضور بدکاری کرنیکے لیئے آپ کو بیچا اور اوسکی جورو ایزبل نے اوسے اوبھارا باب ۲۱
۹ ـ یہ اس بادشاہ اور اوسکی جورو کا حال ہے جو بعل کو پوجنے اوسکو سجدہ کرنیوالے خداوند
کے نبیوں کو قتل کرنیوالے اونسے دشمنی رکھنیوالی اور اللہ عزوجل کو اپنی بدکاریوں سے غصہ د
تھے۔ بلکہ اس سلطنت اسرائیل میں یربعام سے لیکر اس اخی اب تک سب کے سب بت پرست
خداوند کریم کو غصہ دلانیوالی ہی ہوتے آئے لہذا اونکو خداوند تعالی کے سچے نبیوں سے کچھ
واسطہ نہ تھا نہ یہ اونکو کچھ پوچھتے اور نہ کبھی اونکی فرمان پر اعتماد کرتے چنانچہ اخی اب نے
سے لڑائی کے بارہ میں اپنے ملازموں اور یہوسفط شاہ یہوداہ سے مشورہ پوچھا باب ۲۲-۳
یہوسفط نے کہا کہ آج کے دن خداوند کی مرضی الہام سے دریافت کیجئے باب ۲۲-۵ تب اخی ا
نبیونکو جو قریب چار سو آدمی تھے اکٹھا کر کے لڑائی کے لیئے پوچھا باب ۲۲-۶ وہ سب بو
خداوند اوسے بادشاہ کے قبضہ میں کر دیگا باب ۲۲-۷- اون میں سے صدقیاہ نے لوہے کی
بنائیں اور کہا کہ تو اسے آرامیوں کو مار کر نابود کریگا باب ۲۲-۱۱-۱۰- اب جائے غور ہے کہ
نبی کون اور کہاں سے آئے تھے؟ بظاہر یہ وہی گھٹنے باغوں والی ایزبل کے دسترخوان پر کھانیوالے
ہیں کیونکہ ساڑھے چار سو بعل والے بعد مقابلہ ایلیاہ علیہ السلام کے قتل ہوگئے۔ لکھے ہیں تو اگ
کل قتل ہوگئے ہوں تو بھی چار سو باقی رہے ثابت ہوتے ہیں جیسا کہ مفسرین اہل کتاب نے ا
۱۱- اسکے بعد یہوسفط بولا ان کے سوا خداوند کا کوئی نبی ہے کہ ہم اس سے پوچھیں؟ ت
نے یہوسفط سے کہا کہ ایک شخص املہ کا بیٹا میکایاہ تو ہے اس سے ہم خداوند کی مشورت پوچ

Marfat.com

ن میں اُس سے دشمنی رکھتا ہوں کیونکہ وہ میرے حق میں نیکی کی نہیں بلکہ بدی کی پیشین خبری
ے باب ۲۲-۷ و ۸- ۱۳ میکایاہ بولائے گئے- باب ۲۲-۹- اور اونھوں نے بادشاہ کے
یر پوچھنے پر لڑائی سے منع کیا باب ۲۲-۱۶ و ۱۷ ابادشاہ کو ناگوار گذرا پھر میکایاہ نے کہا کہ
ان سب نبیوں کے مُنہ میں جھوٹھی روح ڈالی ہے باب ۲۲-۲۳ (بائیبل کا عام محاورہ ہے
ح وحی والہام پر بولا جاتا ہے) اسپر صدقیاہ نے میکایاہ کی گال پر تھپڑ مارا باب ۲۲-۲۴
اہ نے بھی ناراض ہوکر میکایاہ کو قید کرنے کا حکم دیا باب ۲۲-۲۷- اور خود لڑائی کو روانہ
ب ۲۲-۳۰ جہاں بموجب پیشگوئی ایلیاہ میکایاہ کے مارا گیا اور کُتوں نے اوسکا لہو چاٹا
- اِس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ چار سو جھوٹھی پیشگوئی کرنیوالے خدا تعالی کے نبی نہ تھے بلکہ
لے بافوق الی ویا بچھڑوں کے نبی تھے- اور ایلیاہ اور میکایاہ علیہما السلام ہی سچے برحق خداوند
کے نبی تھے جنکی پیشگوئی اوسیطرح واقع وپوری ہوئی کیونکہ توراۃ استثنا باب ۱۸-۲۰ و
۲۲ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ وحی والہام الٰہی ضرور ضرور اوسیطرح واقع و پوری ہوتے
ہیں اور قرآن مجید جسکی شان میں بار بار مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ آیا ہے اوسکی وعدہ سراپا صدق
عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ کے موافق بھی اللہ تعالی کے خاص الخاص بندگان خصوصًا
ء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر شیطان اور جھوٹھی وحی وغیرہ کا ہرگز تسلط وغلبہ نہیں ہوسکتا-
ا انگریزی بائبل جو لاطینی ولگیت (توراۃ وانجیل) سے ترجمہ ہوکر بعد بڑی محنت کی مقابلہ
انی یونانی وغیرہ دوسری مختلف بانوں کے تراجم سے جو توراۃ اول وان ۱۶۰۹ء میں اور انجیل
ء میں انگلش کالج نے شایع کی وہ معہ تفسیر وشرح حالات تواریخی وفہرست کے جو پہلے
نی ڈاکٹر کرالی آرچ بشپ ارمغ ومقدم تمام ایرلینڈ کی منظوری سے چھپی تھی- اور پھر منظوری
ل عظیم آرچ بشپ دسٹمنسٹر کے لنڈن [illegible]ء میں طبع ہوئی ہے- اوسمیں بھی یہ
ا ہے کہ اخی اب سچے نبی میکایاہ کے فرمودہ کے خلاف اپنے جھوٹھے نبیوں پر اعتبار
کے رامات جلعاد میں مارا گیا انتہے- ۱۵- ایسا ہی ہلپٹ کا منٹری جو جامع تفسیر ہے اور اہل
یں نہایت معتبر وناطق مانی جاتی ہے اوسکی سلاطین اول صفحہ ۵۳۲ میں ہے- باب ۲۲-۶ تب
ائیل نے نبیونکو جمع کرایا (جنکو میکایاہ نے اوسکے نبی کہا آیت ۲۳) جو قریب چار سو کے تھے

Marfat.com

اِس تعداد کی (بموجب باب ۱۸-۹) یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ "یہ وہی گھنے باغوں والے بنی تھے"
اسٹارٹ کے جو بعل کے بنیوں والے قتل کے واقعہ سے بچ گئے تھے۔ باب ۱۸-۴۰۔ بعض نے یہ گمان
کہ وہ بعل کے بنی تھے لیکن اِن ہر دو قرارداد کا گو بوجوہات ذیل انکار ہوا ہے (۱) یہوسفط
اخی اب سے یہوداہ کا کلام دریافت کرنیکو کہا ہے (۲) کہ یہہ بنی یہوداہ کے نام سے اور اوسکی
سے بولنے کے دعویدار ہیں آیت ۱۱-۱۲-۲۴ (۳) اخی اب مشکل سے یہوسفط کی ایسی بیوقری
کہ بعل یا اسٹارٹ کے بنی اوسکی پاس لاتا۔ بقول واٹر لینڈ۔ فی۔ ورڈ ذرتھہ اب بھی اسی قسم
وہم وشکوک بعض دعویدار علوم مریدین مرزا صاحب کی حمایت میں کرتے ہیں جنکو مفسرین ا
نے بخوبی رد کیا ہے۔) بااینہمہ ظاہر ہے کہ وہ خداوند کے انبیا یا انبیا زادے نہ تھے کیونکہ د
آیت ۷ سے جہاں یہوسفط خدا کے ایک بنی کی درخواست کرتا ہے (۲) آیت ۲۰ و مابعد سے جہا
میکایاہ اون سے انکار اور اونکی صریح مخالفت کرتا ہے پس اب جو مجرد نتیجہ منکشف ہوتا ہے
جو اب عموماً مختار ہے وہ یہی ہے کہ وہ کاہنان درگاہ بیت ایل و دان تھے یعنے جانشین
کاہنان کے جنکو یربعام نے اس منصب میں داخل کیا تھا۔ اِس امر سے ہرگز کچھ تعجب نہیں ہونا چا
کہ ان کاہنان کو یہاں بنی کہکر بیان کیا گیا ہے (بموجب یرمیاہ باب ۲۲-۱۳ و حزقیل باب
اور کہ وہ خواص (اوصاف) انبیا کے بھی دعویدار ہیں۔ کیونکہ بعل کے پوجاریوں کا بھی د
نام ہے باب ۱۸-۱۹-۲۲۔ اور وہ علانیہ ان ہی خواص کے مدعی تھے۔ کوئی قدیمی قوم کہ
مذہبی طریق کو بدون ایسی جماعت کے جنکی معرفت خدا تعالیٰ سے سوال کیا جاوے کامل نہ سمجھ
(بقول بحر انتہے)"۔ ۱۶-اسیطرح کیمبرج بیبل جو نہایت قابل اعتبار شمار کیجاتی ہے اوسکو
۲۲۹ سلاطین اوّل میں ہے کہ "یہہ بعل کے بنی نہیں ہو سکتے کیونکہ سرغنہ صدقیاہ آیت ۱۱
اپنی تقریر اصطلاح شروع کرتا ہے "یہوداہ یوں کہتا ہے" اور آیت ۲۴ میں یہوداہ کی ر
کا اپنے ساتھ ہونا بیان کرتا ہے۔ لیکن بااینہمہ وے خدا تعالیٰ کے سچے تعلق والے نہ تھے ور
یہوسفط اونکی کلام پر ضرور بالضرور ہی اکتفا کرتا۔ وہ تجویز ہم پر میکایاہ بنی کی تنبیہ کے بعد بھی قا
رہا وہ ہرگز زیادہ تسلی کا طالب ہوتا اگر وہ یہوداہ کے چار سو بنیوں سے سنتا کہ "خدا ت
فتح کریگا وغیرہ" لہٰذا یہ اشخاص وہ بنی تھے جو بچھڑوں کی پرستش کی خدمت کرتے ؟

Marfat.com

وہی یہوداہ کا نام ہر دم ایسا ہی استعمال کرتے جیسے کہ وہ لوگ جو اونکے احکام کی پابند ہیں اور تمام ایلیو
میں یہ تعداد بلاشبہ فوراً جمع ہو سکتی تھی اور اگرچہ بعل کے نبیونکو تو نہیں مگر اونکو اخی اب بہو سنط
کے پاس لا سکتا تھا انتہی" ۱۷۔ ان تفاسیر سے صاف ظاہر ہے کہ جو لوگ اسکو مقدس کتاب جانتے اور کہتے ہیں
وہ اہل کتاب بھی اونکو اللہ تعالیٰ کے برحق نبی نہیں مانتے۔ اب بموجودگی ایسی شہادتوں کے اگر پھر بھی
کوئی ضد و خود غرضی سے اپنی بات کی پچ پاس کرکے ان مہنتوں و پوجاریوں کو بلا دلیل اللہ
تعالیٰ کے نبی ہی کہتا جائے۔ تو بریں عقل و دانش باید گریست کی سوا اور کیا چارہ ہے۔ ۱۸۔ پھر یہ
بھی کیسا واضح ہے کہ اگر وہ قریب چار سو کے جھوٹھی پیشگوئی کرنیوالے خدا تعالیٰ کے برحق نبی ہوتے تو میکایاہ
اخی اب کو کیوں کہتے۔ کہ تیرے ان سارے نبیوں کے منہ میں جھوٹھی روح ڈالی ہے۔ علاوہ
ازیں سچے اور برحق نبی اللہ تعالیٰ کے فرمانبرداروں کے ناصر اور نافرمانوں سے بیزار ہیں۔ بارشاد و تعلیم قرآن مجید تعاونوا
علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ رب بما انعمت علی فلن اکون ظہیرا
للمجرمین کے خلاف و بت پرست بادشاہ کے ہمراہ و حمایت میں کب ہو سکتے تھے؟ ۱۹۔ مزید براں
نہایت قابل غور یہ امر ہے کہ مرزا صاحب جیسے بناوٹی نبی تو بدعوی مسیحیت بزبان خود سارے دنیا و
روئے زمین کیواسطے اکیلے کافی ہوں اور وہاں اکٹھے چار سو برحق نبی کی ایک ہی جگہ ایک ہی وقت میں
جمع کرنیکی یک لخت ضرورت پڑی۔ ۲۰ پھر بموجب قاعدہ مسلمہ مرزا صاحب کہ پاکوں کو شیطانی وسوسہ
پر بلا توقف مطلع کیا جاتا ہے ص ۱۳۰ جلد تر وہ شیطانی خیال دور دفعہ کیا جاتا ہے اور اونکی دامن پر
کوئی داغ نہیں لگتا ص ۱۵ رسالہ ضرورۃ الامام "شیطانی دخل کبھی انبیاء و رسولوں کی وحی میں بھی
ہو جاتا ہے مگر وہ بلا توقف نکالا جاتا ہے ص ۶۲۹ ازالہ" چونکہ یہ شیطانی الہام دفعہ اور دور نہیں کیا گیا
اور نہ اوسپر انکو مطلع کیا گیا حتیٰ کہ وہ واقعہ پورا ہو گیا اور نہ اونکا دامن داغ سے صاف ہا تو اس سے بھی یہی
ثابت ہوا کہ وہ جھوٹھی پیشگوئی کرنیوالے برحق و پاک نبیوں سے نہ تھے بلکہ مندروں کے پوجاری ہی تھے۔
غرض ہر طرح سے کما حقہ ثابت ہے کہ وہ جھوٹھے پیشگوئی کرنیوالے بتوں بچھڑوں کے مہنت تھے نبی تھے
نہ اللہ تعالیٰ جلشانہ و عم نوالہ کے۔ ۲۱ قاضی محمد سلیمان صاحب نے بھی غایت المرام صفحہ دوم میں
اسی مسئلہ کی نسبت لکھا ہے جسپر بحمایت مرزا صاحب مولوی حکیم نورالدین صاحب نے اپنے خط مورخہ ۵ نومبر
۱۸۹۹ء مشتہرہ اخبار الحکم ۲۴ نومبر ۱۸۹۹ء میں قاضی صاحب پر بہت بیدی کرکے اونکی غایت المرام

Marfat.com

تو لکھا ہے کہ "ہیچ نیست و اعتراض ہیچ نیست" بعل وغیرہ کے نبیونکا ذکر اس پیشگوئی کے متعلق تو صریحاً
توراۃ میں کہی جگہ درج ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا لیکن نہایت تعجب یہہ امر ہے کہ مولوی حکیم نورالدین
صاحب نے تاریخ باب ۳ کی نقل کے اخیر پر کیونکر اس امر کی نفی کر کے بیان فرما دیا ہے "کہ کہاں نبیان
بعل کا ذکر ہے اور سلیمان نے کیسا دہوکہ دیا اور ٹھوکر کھائی" انتہی یہہ تجاہل عارفانہ وانکار مولوی
صاحب جیسے نور دین و صاحب علم وفضل سے نہایت ہی باعث حیرت ہے۔ ۲۲۔ مولوی نورالدین
صاحب نے اپنے خط کے خاتمہ پر لکھا ہے "ذرہ غور کرو کہ وہ بعل کے نبی تھے یا خداوند کے اور وہ روح
خدا تعالیٰ کے حضور سے پروانگی لیکر اُن انبیاء کے پاس آئی تھی یا بعل سے پھر اس راستباز نبی نے بھی
پہلے انبیاء کی ہاں سے ہاں ملائی تھی یا نہیں" انتہی۔ سو اسکا جواب کہ وہ بعل کے نبی تھے یا خداوند
کے مضمون بالا سے بخوبی عیان ہے کہ وہ خداوند تعالیٰ کے نبی نہ تھے۔ دوسری بات کہ وہ روح کہاں
سے پروانگی لیکر آئی تھی سو اگر مولوی صاحب بجا کسی دوسرے سے غور کرانیکے خود ہی غور فرما کر توجہ دلی
سے قرآن مجید کیطرف التفات کرتے تو انکو معلوم ہو جاتا کہ وہ روح وہیں سے آئی تھی جہاں سے شیطان
رجیم آیا جہانسے اور بدکار بے ایمان خالق ومالک کی نافرمانی کرنیوالے وسوسہ ڈالنے والے آتے ہیں جیسا کہ
اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ
جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ۝ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ
وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۗ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ
اِلَّا غُرُوْرًا ۝ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ
لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ ۔ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ۝ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ
اَثِيْمٍ ۝۔ ۲۳۔ چنانچہ اوسی توراۃ میں جسکا ذکر اوپر دفعہ ۱۴ میں ہوا اسمیں ہی بطور تفسیر اسبارہ میں
لکھا ہے کہ اوس روح کو جو آیت ۲۲ میں کہا گیا کہ "جا اور ایسا کر" یہ بطور اجازت کہا گیا تھا نہ بطور حکم کے
کیونکہ خدا تعالیٰ کبھی جھوٹھ کا حکم نہیں دیتا گو وہ جھوٹی روحونکو ناراستی کے محبان کو دہوکا دینے
دیتا ہے اور اسیوجہ سے میکایاہ نبی نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے تیرے نبیونکے منہہ میں جھوٹی روح ڈالی"
انتہی باقی رہا مولویصاحب کا یہ فرمان کہ اُس راستباز نبی نے بھی پہلے انبیاء کی ہاں سے ہاں ملائی تھی"
سو اسکا جواب مفسر اہل کتاب نے اوسی توراۃ میں یوں لکھا ہے کہ میکایاہ نبی کا اخیاب کو یہہ کہنا

Marfat.com

کہ چڑھ جاؤ اور کامیاب ہو" آیت کا اطنز تھا اور اُن جھوٹے نبیوں کی خوشامدانہ تقریروں پر بطور تمسخر کہا گیا تھا چنانچہ خود بادشاہ نے بھی ایسا ہی سمجھا جیسا کہ آیت ۱۶ سے صریح ظاہر ہے جسمیں بادشاہ نے میکایاہ کو بار بار قسم دیکر کہا کہ مجھے اور کچھ مت کہو صرف خدا کے نام سے سچ ہی بتلا۔ تہی اب ناظرین غور فرماویں کہ مسئلہ کے متعلق دھوکا کسنے دیا اور ٹھوکر کسنے کھائی ہے؟ اور آیا راستی کو دھوکا قرار دینا نور دینی و فراست ایمانی کا کام ہے یا اس سے برعکس؟ ۲۴۔ افسوس کہ مرزا صاحب نے اپنی ناکام پیشگوئیوں کی تقویت اور دوسرے عاجز مومنین کے الہامات کی تحقیر اور خود بدولت کے اظہار فضیلت کیلئے خلاف واقعہ قصہ لکھکر اور اُس قصہ کی باتباع يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهِ والوں کی اصل تشریح اور حقیقت ظاہر نکرکے غریب مسلمانوں کو حیرانی میں ڈالا لیکن بفضلہ تعالیٰ وتقدس حسب ارشاد وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ الخ مسلمانوں کو فائدہ ہی ہوا کہ اونکو اصل قصہ دیکھکر مرزا صاحب کی راستی صداقت و دیانت و فہم و فراست حقایق شناسی و دقائق رسی کا حال معلوم ہوگیا فالحمد للہ تعالیٰ۔ ۲۵۔ جب یہ مسئلہ تحقیق ہو رہا تھا تو مرزا صاحب کے ایک معتبر مرید صاحب ۸ فروری ۱۸۹۶ کو اوّل رفیق عاجز کو زبانی اور پھر عاجز کی عدم موجودگی میں عاجز کے مکان پر مرزا صاحب کا پیغام ذیل تحریر کرکے دے آئے۔

(پیغام "۔۔۔ حضور (مرزا صاحب) نے جب مجھسے منشی عبدالحق اور آپکا بسبب ہمسائیگی منشی صاحب کے پوچھا تو بندہ نے عرض کی کہ میرے ساتھ تو فقط گفتگو بعل کے نبیوں اور دیگر انبیاء نادون کی جنہوں نے پیشگوئی کی تھی گفتگو دو تین روز کچھ عرصہ کیلئے ہوتی رہی جسمیں اُنکے اعتراض جیسے کہ تھے عرض کئے۔ تو آپنے (مرزا صاحب نے) بڑی لمبی بسیط تقریر فرمائی اور کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ انکے اعتراضات اُنکی کتاب زیر طبع میں ایسے ہی ہیں انکے لئے آپکو میرا پیغام پہنچا دو کہ اگر ایسا ہی انہوں نے لکھاہے تو چونکہ وہ ایک عرصہ دراز کیلئے میرے ملاقاتی رہچکے ہیں اسلئے ہم نہایت فرد دلسے کہتا ہوں کہ وہ اگر کچھ ایسے ہی طبع کرا چکے ہیں تو اوسکو ضایع کرویں اور سرکشی سے مجتنب ہیں ورنہ یاد رکھیں اور ضرور یاد رکھیں کہ انکی سخت پردہ دری ہوگی اور سخت رسوا و ذلیل ہونگے سخت ذلیل ہونگے سخت ذلیل ہونگے اور پھر انکو وہ مولوی جنپر انکا انحصار ہے انکی دستگیری نہیں کر سکینگے" انتہی بلفظہ)

۲۶۔ مولوی نور دین صاحب کے خط ۳۔ جولائی ۱۸۹۹ء ۱۶ اسمی حافظ محمد یوسف صاحب امند رجہ سالہ

[illegible]

خلاف بیانی ہاں سند عار برس چھ مہینے مخالفت چھوڑ کر خاموش رہنے کی مطالعہ رحبیسے عاجز کو الہام
ہوئے تھے یعنی اتبع ہواہ وکان امرہ فرطا - ان یقولون الا کذبا - فاصدع بما تومر
ایسے ہی اس پیغام مرزا صاحب کے مطالعہ کے پہلے یا بعد بھی الہامات ذیل ہوئے - (پہلے) اللھم
افتح لی ابواب رحمتک - اللھم طھر بیتی للطائفین - ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا
فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداءکم من دون اللہ ان کنتم صٰدقین - واتقوا یوما
ترجعون فیہ الی اللہ ثم توفی کل نفس ما کسبت وھم لا یظلمون (مابعد) ان صلاتی
ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین وبذلک امرت وانا اول المسلمین - اللہ
یستھزء بھم ویمدھم فی طغیانھم یعمھون - ان الہامات میں مرزا صاحب کے پیغام کا
کافی جواب ہے اور ان سے ثابت ہوتا ہے کہ تحقیقات مسائل باعث کشادگی دروازہ ہائے رحمت
طہارت اندرونی عاملین ہے اور نا کامی مزاحمین مانعین تحقیق ہے جنکو تقویٰ کا حکم کر کے حاضری
یوم آخرت بحضور اللہ تعالیٰ اور ہر ایک نفس کو حسب اعمال پوری جزا ملنے کی نصیحت ہے پھر دھمکی کا جواب
ہے کہ ہمارا تو سب کچھ اللہ تبارک تعالیٰ کا ملک و مال ہے ہماری عزت و ذلت کیا اسکے بعد مرزا صاحب کے
پیغام پر وعید ہے جو قابل توجہ ہے اور ان سے یہہ بھی ظاہر و بیّن ہے کہ جس امر کو مرزا صاحب اپنی لغت
میں اپنی حالات معاملات و واقعات کے موافق ذلت قرار دیتے وہ عین عزت ہے اور مسائل کو
صم بکم ہو کر بلا تحقیق مان لینا و یا تحقیق و تنقید سے مانع ہونا و ڈرنا اصل ذلت ہے یا سوائے
ایمانی عزت کے کوئی دوسری عزت سمجھنا بموجب اس ارشاد قرآن مجید کے وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ
وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ - منافقانہ سمجھ و فہم ہے کہ اندر کچھ ہو اور باہر کچھ
جیسا کہ مرزا صاحب نے ایسی اخلاق امام الزمان کا وصف بیان فرمایا ہے - ۲۷ - پھر دنیا میں کون
صاحب عقل سلیم و تقویٰ اللہ اس امر کا قایل ہے کہ تحقیق مسایل دینی میں ذلت و رسوائی و پردہ
دری ہے - ہاں جنکی بناوٹ و خود غرضی و جھوٹ اس تحقیق میں ظاہر ہو اوسکی پردہ دری و ذلت
تو ضرور ہے - قرآن مجید میں تو اللہ تعالیٰ اچھی طرح عقل سے مسائل نہ سمجھنے والوں کے حق میں فرماتا
ہے ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذین لا یعقلون - جو عاجز کو بعض خود پسند
... کے لئے ایک دو دفعہ الہام بھی ہوا ہے اور تحقیق و تنقید مسائل کی تاکید فرماتا ہے جیسا

Marfat.com

فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم
لعلھم یحذرون - ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا وغیرہ اور مرزا صاحب حقایق
ومعارف کی دعویدار ہوکر اوسکے مخالف تحقیق وتنقید سے روکتے ومانع ہوتے ہیں - اگر فرماوین
کہ یہہ مسئلہ دینی مسایل میں سے نہ تھا کہ اوسکی تحقیق ضروری ہوتی تو اسپر یہہ سوال ہوگا کہ پہر خود بدولت
نے بدعوی امام الزمانی وسراپا حمایت دینی اسکو کیوں باربار لکھا ہے؟ ۲۸ - یہہ امر مسلم
واظہر من الشمس ہے کہ جس شخص کے جواہرات ومتاع سچے کہرے - نفیس - بیش بہا ہوں وہ تو
باواز بلند نقارہ کی چوٹ سے خریداروں کو یہی کہتا ہے کہ خوب پرکھو - جانچو آزماؤ - آنچ دیکر دیکھو
کسوٹی پر لگاؤ - جسقدر زیادہ تفتیش وامتحان کروگے اوسیقدر اونکو اعلیٰ علی وکامل المعیار پاؤگے
اور جوہری مالک کی قدر بڑھکر اسکی عزت وصدق کا اعتبار دوبالا ہوگا - ہاں جسکو اپنی ملمع سازی
و دہوکہ اور اپنے مال کے کھوٹا وجھوٹا ہونیکا کھٹکا و دھڑکا ہو تو وہ ضرور اپنی قلعی کھلنے کے ڈر وخوف
سے خریدار کو ہرطرح تحقیق وآزمایش سے روکنے اور تنقید وپرکھنے سے باز رکھنے کی سعی وکوشش
کریگا پس مرزا صاحب کو اگر اپنے صدق اور اپنی تحقیق وتصانیف وکلمات سراسر حق ہونیکا یقین
ہے جیسا کہ اوصاف امام میں ونکو بیان کیا ہے تو اونکو خوش ہونا چاہئے کہ لوگ جوں جوں تحقیق
وتفتیش وآزمایش کرینگے توں توں اونکا **صدق واعتبار** رہیگا اور لوگ اونکے **مطیع** ہونگے
نہ یہہ کہ اسکے برعکس کشف حالات وتحقیق وتنقید سے ڈریں اور گھبراویں اور اوسکو روکیں - اور
اپنی جماعت مریدین میں بھی اپنے ادب وتعظیم وتکریم کی بمقدر مبالغہ واصرار سے تاکید وعملدرآمد
رکھیں کہ انکی ہر بات بلاچون وچرا بسر وچشم قبول کرکے مریدین آمنا وصدقنا ہی کہتے رہیں -
اور کسی امر ومسئلہ کے استفسار وتحقیق وتفتیش کی ہرگز جرات نکریں جیسا کہ آجکل انہیں عملدرآمد ہے
۲۹ - چنانچہ مرزا صاحب کے مع اپنے مریدین کی تصویر کھینچوانے پر جب دوسرے مریدین نے کچھ
سوالات واعتراضات کیے تو مرزا صاحب کے ایک غالی مداح مرید نے اونکے جواب میں اُسکو کورانہ تقلید
کی وجہ سے شورش پیدا ہونا اور ضعف قلب کیوجہ سے مزید اطمینان یا شرح صدر کیلئے اسپر
نصوص سے دلایل چاہنا کہکر اخبار الحکم ۹ ستمبر ۹۹ء میں لکھا ہے کہ
میں اِسوقت موقعہ نہیں دیکھتا کہ تصویر کی نسبت نقلی مباحثات کے الجھیڑے میں پڑوں - مگر میں

ایک عظیم الشان دلیل جس کے ذوق سے میرا سراپا مسرور ہے ایسی پاتا ہوں کہ اسکے بعد ان کیلئے خصوصا جو کسیطرح حضرت اقدس کو امام زمان اور موید من اللہ مان چکے ہیں اور دوسروں کیلئے بھی اگر وہ طبع سلیم رکھتے ہوں اس سے زیادہ صاف اور قوی دلیل نہیں ہو سکتی اور وہ کیا ہے خود حضرت موید من اللہ مکلم اللہ مقرب اللہ کا عمل اور حضرت حکم عدل کا فعل" پھر نصیحت کی ہے کہ اب ان لوگوں کا فرض کیا ہے جو ایک امام یا لیڈر کو اوسکے پورے معنی میں تسلیم کر چکے ہیں یہی کہ اوسکی ہر حرکت ہر سکون ہر قول ہر فعل غرض اوسکی ہر ادا کے ساتھ انہیں کلی صلح اور پوری موافقت ہو جائے اور دل کے کسی گوشہ میں اسکی کسی فیصلہ پر کوئی اعتراض اور نکتہ چینی باقی نہ رہے" پھر آیت کریمہ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ الخ وغیرہ کی خلاصہ کیطور تشریح کرکے کہا ہے کہ میں بار بار کہونگا کہ شرط استقاضہ یہی ہے اور خدا کی خوشنودی اسمیں ہے کہ ایمان میں اپنے تئیں قرآن کریم کی اس آیت کے مصداق بنائیں اور اسکی سب باتوں کو روح اور راستی سے قبول کریں اور اس علم حق کے مقابل اپنے علم خشک کے پگڑیاں اوتار دیں"۔ بعدہ لکھا ہے کیا اسیطرح ہماری روحیں محسوس کرتی ہیں کہ ہماری دلی اور لذیذ اعتقاد کی تکیہ گاہ امام زمان ہے اور اس سہارا کو محسوس کر کے واقعی طمانیت اور سکینت انہیں حاصل ہو گئی ہے اگر یہ ہے تو مبارک ورنہ ایمان کی اور زندہ ایمان کی فکر کرنی چاہیے مردہ ایمان اور مذبذب ایمان اور ظلمتوں کی تحت الثریٰ میں گرا ہوا ایمان کیا نفع پہنچا سکتا ہے" انتہے ملخصا بلفظہ۔

اس تحریر میں دو تین آیات قرآن مجید تو لکھی ہیں لیکن نفس مضمون چونکہ متضمن شرک فی الرسالت ہے اسلئے کہ اسمیں آیت فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ الخ کو سوائے سید الاولین و الآخرین صلعم کے کسی دوسرے کے حق میں بھی اعتقاد کیا اور اوسکو ویسا ہی حکم و عدل مانا ہے اور مضمون شرک فی الالوہیۃ ہے اسلئے کہ اسمیں سوائے خالق مالک و رب العالمین اللہ سبحانہ تعالی و تقدس کے کسی دوسرے مخلوق کو دلی اعتقاد کی تکیہ گاہ اور سہارا بنا کر و محسوس کر کے طمانیت و سکینت حاصل کرنیکی تعلیم ہے لہذا بخلاف کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلعم و سراسر خلاف عقاید اسلامی ہے۔ اور اگر طوالت علیحدگی از اصل مقصد کا خیال نہوتا تو عاجز ہر ایک کی خود تراشیدہ دلیل کا اظہار حق کیخاطر جواب اسی جگہ لکھتا۔ ۳۰۰۔ افسوس یہ ہے کہ مریدان

Marfat.com

مرزا صاحب کے ایسے ایسے پیغام و احکام و تدابیر و غلو سے بھی سبق حاصل کرکے حقیقت حال سے واقف ہونیکی سعی نہیں کرتے بلکہ مسایل کی تحقیق سے روکنے والی دہمکیوں کی تائید و تصدیق کرکے اونکو پیشگویان ملنتے و سمجھتے ہیں اور یہ نہیں خیال کرتے کہ احقاق حق کی مخالفت تقاضائی نور دین ہے یا خفاش سیرتی و اخفاے حق و دین؟ - ۳۱ - مرزا صاحب کی دہمکی ذلت کا ایک پہلو یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عاجز و رفیقان عاجز کی مرزا صاحب سے اس عرصہ دراز تک حسن ظن سے ملاقات کیوں رہی اور انکی حمایت میں کیوں رہے؟ ابتدائی ملاقات میں اول ہی انکی اصلی حال و مآل سے آگاہ ہوکر فوراً اون سے علیحدگی مہاجرت و کنارہ کشی کیوں نہیں کی؟ بموجب حکم الہام وَلَا تَرْكَنُوٓا۟ إِلَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ فَتَمَسَّكُمُ ٱلنَّارُ کے - اُسکی پاداش میں اگر سزا ذلت و رسوائی وغیرہ ضروری ہے تو عاجز و رفقا اپنی حسن ظنی کے قصور کے معترف ہوکر اب درگاہ غافر الذنوب و قابل التوب توبہ و استغفار کرتے ہیں - ۳۲ - بالآخر مرزا صاحب خود بدولت معتقدنا وغیرہ معاملات میں جیسا کہ اپنے مریدین سے دستگیری و حمایت کی طالب ہوکر اُنہیں کی امداد پر انحصار سمجھا کرتے ہیں سو اسی خیال پر عاجز و رفیق کو بھی فرمایا ہے کہ "پھر وہ مولوی جنپر انحصار انکی دستگیری نہیں کرسکینگے" و یا شاید تقلیداً اون لوگوں کے جسکا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ إِنْ هَٰذَآ إِلَّآ إِفْكٌ ٱفْتَرَىٰهُ وَأَعَانَهُۥ عَلَيْهِ قَوْمٌ ءَاخَرُونَ ایسا فرمایا ہے جسکا جواب قرآن مجید میں فَقَدْ جَآءُو ظُلْمًا وَزُورًا آچکا ہے لہذا اسپر کچھ لکھنے کی ضرورت نہین اور الحمد للہ علی احسانہ کہ خالق المحسن علی رحیم و کریم نے عاجز و رفیق کے کسی دینی و دنیوی امر کا کسی مخلوق پر انحصار نہیں رکھا اور نہ سوائے اپنی ذات پاک مبارک عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کے اور کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلعم و اتباع و طریق سلف و خلف صالحین امت مرحومہ کے کسی ایسے ویسے نوای فقہم و یا بزبان خود مصنوعی امام وغیرہ کی دستگیری کی حاجت رکھی ہے بلکہ عاجز کو الہاماً ارشاد فرمایا ہے اذا استعنت فاستعن باللہ جیسا کہ عبد اللہ صاحب مرحوم تعلیم و تاکید فرمایا کرتے تھے۔

فصل ۶ - ضرورت الہام - مثلاً اسجگہ طبعاً یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ جبکہ اس کثرت سے شیطانی الہام بھی ہوتے ہیں تو پھر الہام سے امان اوٹھتا ہے اور کوئی الہام بھروسہ کے لایق نہیں ٹھہرتا کیونکہ احتمال ہے کہ شیطانی ہو خاصکر جبکہ مسیح جیسے اولوالعزم نبی کو بھی یہی واقعہ پیش آیا تو پھر اس سے

Marfat.com

تو ٹلیھوں کی کمر ٹوٹتی ہے تو الہام کیا ایک بلا ہو جاتی ہے اس سوال کا جواب یہہ ہے کہ بیدل ہونیکا کوئی محل نہیں دنیا میں خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ایسا ہی واقع ہوا ہے کہ ہر ایک عمدہ جوہر کے ساتھ مغشوش چیزیں بھی لگی ہوئی ہیں دیکھو ایک تو وہ موتی ہیں جو دریا سے نکلتے ہیں اور دوسرے وہ سستے موتی ہیں جو لوگ آپ بنا کر بیچتے ہیں اب اس خیال سے کہ دنیا میں جھوٹھے موتی بھی ہیں سچے موتیوں کی خرید فروخت بند نہیں ہوسکتی کیونکہ وہ جوہری جنکو خدا تعالےٰ نے بصیرت دی ہے ایک ہی نظر سے پہچان جاتے ہیں کہ یہہ سچا اور یہہ جھوٹا ہے سو الہامی جواہرات کا جوہری امام الزمان ہوتا ہے اسکی صحبت میں رہکر انسان جلد اصل اور مصنوعی میں فرق کرسکتا ہے۔

جواب جب امام الزمان کو اپنی ہی غلطیونکا پتہ بقول خود سالہا سال کے بعد لگے جیسا ایام الصلح میں مرزا صاحب نے خود مانا ہے تو دوسرونکے اصلی اور مصنوعی میں کیا فرق کرسکیگا؟۔

۲۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ شیطانی الہاموں وغیرہ سے بیدل ہونیکا کوئی محل نہیں جواب مرزا صاحب عادت کے سبب بیدل نہوں لیکن دیگر مسلمانان تو نفس و شیطان کی مداخلت سے ہمیشہ اللہ عزوجل کی پناہ و حفاظت کے سائل اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ قل اعوذ برب الفلق الخ۔ قل اعوذ برب الناس الخ وغیرہ کے ورد میں مصروف رہتے ہیں اور مرزا صاحب شاید اسلئے بیدل نہیں ہوتے کہ ایسی تقاریر سے دوسرے غریب مسلمانوں کے الہامات کو شیطانی بناکر اونکا بیدل کرنا مرزا صاحب کا عین مقصود ہوتا ہے اور خود بدولت اسلئے بھی بظاہر بیدل نہیں ہوتے کہ اول تو ایسی الہامات کے عادی ہیں دوم بروقت ناکامی وگذر میعاد ایسی الہامات کے تاویلات رکیکہ کی تراش و خراش سے اونکو بزبان خود سچا کرنیمیں بزعم خود استعداد و مہارت کامل ہے سوم اگر بیدل ہوں تو یہ سلسلہ جماعت و معیشت فراخی و طیاری مکانات و زیور وغیرہ کیونکر قایم رہے سو پھر اپنے آپ ہی کثرت الہامات شیطانی۔ اونسے ہان اوٹھنے۔ بھروسہ کے لایق نہونے۔ ٹلیھونکی کمر ٹوٹنے کا سوال فرماکر خود ہی جھوٹے سچے موتیونکی خرید فروخت کی مثال و جواب لکھکر خود بدولت و حاشیہ نشینان کو اوسکا شناسندہ جوہری قرار دیکر مطمئن و خوش ہوگئے۔ سبحان اللہ اسطرح تو ہر ایک کا اختیار ہے کہ اپنے گھر میں جو چاہے بزبان خود بیچے

Marfat.com

لیکن انصاف تو تب تھا جب مرزا صاحب دوسرے غریب مسلمان ملہمونسی بھی جو بفضل اللہ تعالی ور حمتہ اظہار دعاوی مرزا صاحب کے پہلی ہی سے اس نعمت سے مالا مال ورتقوی وطہارت وخشیت اللہ راستبازی وصداقت میں بھی مقبول خاص وعام تھے اون سے بھی ایسا ہی لیتے ومشورہ لیکر انکے دلایل واعتراضات کو توڑکر مطمئن وصحیح جوہری ثابت ہولیتے نہ یہ کہ گھر میں باقی سب کچھ پورا کریں اور اپنے ہی متاع کو باوجود امتحان میں کبھی سچا ثابت نہونیکے بھی زبردستی سے اوسکو سچا اور دوسروں کے متاع اخلاص وعبودیت والیکو باوصف مطابقت کتاب وسنت اور کامل العیار ہونیکے آپ بلا دلیل ومصنوعی جھوٹا اور سستا بناتے رہیں۔ اوسکو کون قبول کرسکتا ہے؟

فصل ۱۶ ۔ مرزا صاحب تو کسی دوسرے مسلمان ملہم کا نام اور اوسکی رائے اور شہادت دربارہ خود بدولت سننی کی اب تکلیف شاید ہی گوارا فرماویں اگرچہ اپنے اشتہار ۱۵۔ جولائی ۱۸۹۱ء میں صلحا مشایخ اہل ہند ومسلمانونکو ایسی شہادت کی اظہار کیلئے قسمیں دی ہیں لیکن عاجز بہ تعمیل الدین نصیحۃ وبنظر خیرخواہی وتعمیل امر مندرجہ اشتہار مرزا صاحب چند ملہموں کی چند الہامی شہادات ورائے دربارہ مرزا صاحب پیش کرتا ہے ملاحظہ فرماوین اور وہ ملہمین ہیں بھی حسب شرائط مرزا صاحب مسلمان امت وپیروان وخادمان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ نمازوں اور دیگر اوقات میں پڑھنے والے۔ پاک چشمہ دین اسلام کی فیضیاب سچے دین پر ثابت اور قایم اور سچے دل سے قرآن شریف کو خدا تعالی کا کلام جاننے والے صدق واخلاص سے اوسپر عمل کرنیوالے حضرت محمد مصطفے صلعم کو اللہ تعالی کا سچا اور کامل پیغمبر اور سب پیغمبروں سے افضل اعلی بہتر اور خاتم الرسل اور اپنا ہادی ورہبر سمجھنے والے جیسا مرزا صاحب نے خود براہین صفحہ ۲۱۵ میں یہ شرائط مقرر فرماکر لکھا ہے کہ یہ مبارک الہام ان عزت دار بندوں میں پایا جاتا ہے جو امت محمدیہ میں داخل ور خدام آنحضرت والاجاہ ہیں جنکی الہامات کو مرزا صاحب نے قطعی یقینی سچے بابرکت علم قطعی کا موجب واقعی اور یقینی صداقت واجب التعمیل قرار دیکر فرمایا ہے کہ جو شخص جسکو اوس الہام کی نسبت باور دلایا گیا ہے اوسپر عمل کرنیسے عمداً دست کش ہو وہ مورد غضب الہی ہوگا بلکہ اوسکی خاتمہ بد ہونیکا سخت اندیشہ ہے براہین صفحہ ۲۲۶ اور مولوی نورالدین

Marfat.com

صاحب نے بھی اپنے خط اسمی مولوی فاضل عبدالمجید صاحب مشتہرہ اخبار الحکم ۱۳۔ اگست ۱۸۹۹ء میں
اُن ملہموں کے صادق ہونیکی نہایت وثوق سے شہادت دی ہے۔

الہامات مولوی عبدالرحمن صاحب مرحوم لکھوکے

جنکے زہد تقوی طہارت محبت وخشیت الٰہی اتباع سنت واحتیاط سے ایک زمانہ واقف وقایل ہے اور جو اخیر توفنا مع الابرار کے مصداق ہوکر شہادت کی مرض سے مدینہ منورہ وطیبہ میں قیامت تک مقیم ہوئے ۱۔ خلاصہ خط مندرجہ اشتہار ۱ شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۱ھ۔ اصحاب رسول اللہ صلعم جیسے حامیان الفاظ قرآنیہ کے تھے ویسے ہی حافظان معانی قرآنیہ تھے۔ ھکذا فی الاحادیث ہم حافظوھا ومبلغوھا وسامعوھا وناصروھا وفاھموھا وداعوھا جب میں نے مرزا صاحب کی بیعت کا خیال فکر کیا تو یہ الہام ہوا۔ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ ھُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ۔ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا۔ اِنَّکُمْ اِذًا مِّثْلُھُمْ اور ایک روز بیعت کا فکر کیا تو الہام ہوا وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَھْوَآءَھُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَکَ مِنَ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا وَاقٍ۔ وَمَا یَعِدُھُمُ الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا اور بعض وقت میں یہ الہام ہوا۔ وَاتَّخَذُوْٓا اٰیٰتِیْ وَرُسُلِیْ ھُزُوًا انتہی ۲۔ وَمَنْ یَّکُنِ الشَّیْطٰنُ لَہٗ قَرِیْنًا فَسَآءَ قَرِیْنًا بارہا بلا تعداد وَاِنْ تَدْعُھُمْ اِلَی الْھُدٰی فَلَنْ یَّھْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا۔ وَاِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ۔ وَضَلُّوْا فَاَضَلُّوْا وقولہ تعالی یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وقولہ تعالی وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا کِذَّابًا دعا کردم باسد حکم تو دربارہ مرزا جیست الہام شد اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا ۳۔ خط مندرجہ اشتہار ۱۳ ربیع الاخر ۱۳۰۲ھ مرزا قادیانی نے سر الخلافہ میرے پاس بھیجی مہر ڈاک سے معلوم ہوا کہ ۲۵۔ جولائی کو وہاں سے روانہ ہوئی تھی جس تاریخ تک مرزا نے مولوی محمد حسین صاحب کو اپنے زعم میں بھگا دیا اور سب علماء کو ملزم بنا دیا مقابلہ کی اطلاع ہمکو بھیجے دی اور فتح پہلے چھاپدی۔ ماشاء اللہ پہلی دفعہ دیکھنے پر ہی یہ الہام ہوا۔ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ ھَوٰہُ وَکَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًا چند بار یہ الہام ہوا اور سونیکی وقت دعا کی بانجیں اخبن نے کہ مرزا کا کیا حال ہے خواب میں یہ الہام ہوا اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ۔ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَھَامٰنَ وَجُنُوْدَھُمَا کَانُوْا خٰطِئِیْنَ یہ یکم ماہ صفر ۱۳۰۲ھ کی بھی بعد عطیٰ مرزا یوں نے کہا کہ مرزا دین کی مدد کرتا ہے اور نصاریٰ کا رد کرتا ہے فی الفور الہام ہوا۔ وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰہُ

Marfat.com

ہباءً منثورًا۔ وہاں مرزایوں کی شورش سنی ہے کیا وجہ ہے یہ الہام ہوا ہے جند ما ہنالك مهزوم من الاحزاب مورخہ ۱۲ اگست ۱۸۹۴ء انتہی یہ الہامات بہت ہی توجہ کے لائق ہیں کیونکہ مرزا صاحب کی کارروائی حصول فتح و تعلی و تفاخر وغیرہ کا ان میں صاف صاف حال ہے۔ اور مولوی صاحب مرزا صاحب کی طرف ایسی رجوع و مائل تھے کہ مرزا صاحب سے بیعت کرنے اور مرید ہونیکے فکر و خیال میں تھے جیسا کہ خود انہوں نے اپنے خط میں تحریر فرمایا ہے لیکن حافظ حقیقی اللہ جل جلالہ نے انکی حفاظت فرما کر اس امر سے بچایا اور مرزا صاحب کیطرف جانے سے انکو روکا۔

الہامات حافظ حاجی مولوی عبدالحق درحق مرزا صاحب

۱۔ وما کید فرعون الا فی تباب۔ من شذ شذ فی النار۔ سیصلی نارًا ذات لہب واللہ معکم ولن یترکم اعمالکم۔ ان شانئك ھو الابتر۔ رایت کہ عبداللہ غزنوی الہام شدہ کہ عاقبت قادیانی خراب خواہد شد۔ رایت کہ عبداللہ گوید کہ قادیانی دعوی پیغمبری خواہد کرد۔ الھمت ونری فرعون وھامان وجنودھما منھم ما کانوا یحذرون۔ وانا علی ان نریك ما نعدھم لقادرون۔ فجعلناھا نکالا لما بین یدیھا وما خلفھا و موعظة للمتقین۔ فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین۔ سنسمہ علی الخرطوم۔ انھم یکیدون کیدا واکید کیدا فمھل الکفرین امھلھم رویدا۔ کان لم تغن بالامس۔ ویسئلونك عن الجبال فقل ینسفھا ربی نسفا۔ یومئذ لا تنفع الشفاعة۔ انما یرید اللہ ان یصیبھم ببعض ذنوبھم۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی انتہی

مندرجہ اشتہار ۲۳ شعبان المعظم ۱۳۰۸ھ جب مینے مرزا کے بارہ میں استخارہ کیا اور دلمیں کچھ خوف تھا تو دیکھا سلام لك حتی مطلع الفجر اور مرزا کے بارہ میں گفتگو ہونے سے پہلے یہ الہام ہوا۔ جواب جاہلاں باشد خموشی۔ بار دیگر جب کچھ قلق دلمیں ہوا تو یہ الہام ہوا انی معك حیث ما کنت فلا تخف ولا تحزن۔ بجساب انا جلیسك وانیسك فلا تخف ولا تحزن۔ فلا تھنوا وتدعوا الی السلم وانتم الاعلون واللہ معکم جب مرزا

Marfat.com

کے مقابلہ میں کچھ سستی کی صورت ہوئی تو الہام ہوا وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ وَنَبْلُوَا أَخْبَارَكُمْ۔ پھر بھی دیکھا اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ہیجاب۔ اور یہ بھی دیکھا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے بذات خود فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ میں نے ابتدائً بیداری میں باواز بلند کہا وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ اور میری زبان سے بے اختیار یہ جواب نکلا۔ اور خوف کی حالت میں یہ بھی نظر آیا ولن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا اور یہ بھی دیکھا ان ربك یقضی بینھم بالحق وھو العزیز العلیم فتوکل علی اللہ انك علی الحق المبین انك لا تسمع الموتٰی ولا تسمع الصم الدعاء جب کچھ خوف کی صورت نظر آئی اور دلکو نہایت قلق ہوا تو یہ الہام بشیار ہوا سلام علیکم من رب العلمین اور یہ بھی دیکھا حاصل دادہ خر میزان ÷ یو حدیث دہ بل قرآن ÷ ترجمہ حاصل یہ ہے کہ میزان ایک تو حدیث ہے اور دوسرا قرآن ہے وایضا فلا تکفروا ولا تحزن ایضاً وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ہیجاب وایضا واصبر لحکم ربك فانك باعیننا وایضا لہ ما بین ایدینا وما خلفنا وما بین ذلك وما کان ربك نسیا ای تارکا لك ایضاً نصر اللہ واللہ عزیز حکیم اور بارہا یہ الہام ہوا لا تخف انك انت الاعلی آمین۔ کہاں تک لکھوں القرطاس صغیر والالہامات کثیرۃ الخ"۔

کشوف و الہامات میاں شیر محمد حداد امرتسری

اگرچہ قلمبند نہیں ہوئے لیکن ہمیشہ سے مرزا صاحب کے مخالف ہوتے رہے ہیں۔ یہ شخص ایک مزدوری پیشہ صالح پابند صوم وصلوۃ اور صاحب حال آدمی ہے جو کچھ چند روز میں مزدوری سے پس انداز ہوتا ہے وہ ایکروز مساکین و درویشان کی دعوت میں خرچ کر دیتا ہے ۱۳۰۸ھ کے عشرہ رمضان شریف میں بموجودگی عاجز ورفیق مسجد سید عبد اللہ صاحب غزنوی مرحوم میں بھی معتکف ہو دوسرے معتکفین کی خواب سونے پر ناراض ہو کر الہاماً تبلیغ کرتے کہ اگر سونا ہی ہے تو پھر مسجد میں آنکی کیا ضرورت ہے؟" ایک دفعہ کہا کہ میں تو بہت سے اموات کو تکفین و تدفین ہوتے دیکھتا ہوں جس کے بعد واقعی وبا ہوئی اور اونکے کشف کے مطابق ظہور میں آیا۔ اور چاند کا نکلنا بھی درستی تاریخ محقق ہوا جو انہوں نے بتلائی تھی۔

Marfat.com

عاجز خاکسار کے الہامات

اس تحریر میں مختلف مقامات پر درج ہیں دو سے کم فقراء و مسلمانان کے وبا وغیرہ جو مرزا صاحب
کے مخالف مسموع ہوئے ہیں اونکو طوالت کے سبب ذکر نہیں کیا اور یہ بھی جو درج ہوئے ہیں تحریری میں مگر
نہیں ہیں۔ ۲۔ ان سب مخالف الہامات پر اگر بحالی و برقراری جماعت کی خاطر یا کسی اور وجہ
ضرورت کے سبب کسی حاشیہ وغیرہ چڑھانیکی ضرورت و ارادہ ہو تو مرزا صاحب براہ مہربانی قاعدہ
مسلمہ خود بدولت مشتہرہ اشتہار ۔ اگست ۱۸۸۵ء متذکرہ باب اول فصل ۲ ۳ بھی مدنظر رکھیں
۳۔ یہہ الہامات خاص کر کے اسلیے بھی بہت ہی توجہ و غور طلب ہیں کہ ان تمام مسلمہ ملہمین و دیگر مشائخ
و صلحاء کو جو مرزا صاحب کیطرف رخ کرنیسے بھی روکا جاتا ہے تو کیا ارحم الراحمین جلشانہ و عم نوالہٗ
اس میں اون غریبوں کی ہلاکت تباہی و بربادی و نیست و نابود کرنیکا ارادہ فرمایا ہے؟ اور کس
جرم پر؟ کیونکہ بظاہر تو اونہوں نے اطاعت اللہ تعالی و رسول اللہ صلعم و پابندی و فرمانبرداری
احکام شریعت اسلام میں حسب استطاعت خود کسی طرح کوتاہی و کمی نہیں کی ہے ۔ اور چونکہ اونپر
نیستی و مسکینی عاجزی و انکساری بباعث غلبہ نسبت عبودیت غالب تھی اور ہے لہذا تکبر تعلی
شیخی ریا اظہار فضیلت تو بفضلہ تعالی و تقدس اونکی نزدیک کبھی نہ آنے لگا بلکہ اپنے نفس پر یہاں
تک بدگمانی ہے کہ مطمئن ہونیکے لئے الہامات منامات و کشوف کو بار بار کتاب و سنت پر عرض
کیا جاتا ہے ۔ لہذا مرزا صاحب و مریدین اونپر ضرور غور فرماویں اور ان شہادات کو حسب وعدہ مندرجہ
اشتہار تفکر و تدبر سے وزن کریں ۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم + وھو الخالق
المحسن الہادی الرحمن الرحیم ۔ ۴۔ اول تو مرزا صاحب الہامات کی مدح و ثنا و فضیلت میں
فرماتے ہیں کہ علوم ربانی اور اسرار آسمانی مسلمانوں پر بذریعہ الہام یقینی و قطعی منکشف ہوتے ہیں دیکھو
براہین صفحہ ۲۲۳ مسلمانوں کے سچے و با برکت الہام براہین صفحہ ۲۲۸۔ اولیاء اللہ کے الہام کو علم قطعی کا
موجب نہ سمجھے بلکہ علم ظنی کا موجب سمجھے اوسکا قول ایک وسوسہ ہے جسپر کوئی دلیل عقلی یا نقلی قایم
نہیں ہو سکتی بلکہ تجربہ صحیحہ و متواترہ و آیات محکمہ فرقانی اسکے ابطال پر دلایل قایم کرتے ہیں اور
درحقیقت ایسے وساوس اونہیں لوگوں کے دلوں میں اٹھتے ہیں جو الہام الٰہی کی کامل روشنی
سے بیخبر ہیں اور علم لدنی کی قدر شناسی سے بے بہرہ براہین صفحہ ۲۲۹۔ پہلے اسنے اظہار

Marfat.com

علی الغیب کے نعمت اور علم لدنی یقینی قطعی کی دولت اپنے برگزیدہ رسولوں کو دی مگر پھر تعلیم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم دیکر تمام سچے طالبوں کو خوشخبری دی کہ وہ اپنے رسول مقبول کے متابعت سے اس علم ظاہری اور باطنی تک پہنچ سکتے ہیں جو بالاصالت خدا کی نبیوں کو دیا گیا انہیں معنوں کر کے تو علماء وارث الانبیاء کہلاتے ہیں براہین صفحہ ۲۳ - الہام ایک واقعی اور یقینی صداقت ہے جسکا مقدس اور پاک چشمہ دین اسلام ہے اور خدا جو قدیم سے صادقوں کا رفیق ہے دوسروں پر یہ نورانی دروازہ ہرگز نہیں کھولتا اور اپنی خاص نعمت غیر کو ہرگز نہیں دیتا براہین صفحہ ۲۵۹ - الہام میں عنایات حضرت احدیت اسکے حال پر مبذول ہوتے ہیں اور منظوریں میں شمار کیا جاتا ہے براہین صفحہ ۲۷ - الہام واجب التعمیل ہے اوس پر عمل کرنے سے عمداً جو دست کش ہو وہ مورد غضب الٰہی ہوگا بلکہ اوسکی خاتمہ بد ہونیکا سخت اندیشہ ہے براہین صفحہ ۲۶ وغیرہ وغیرہ - اور یا اب یکدفعہ ہی یہ تغیر حالت کہ اُس سب تعریف ثناء و فضیلت قرار داد خود بدولت کو نسیاً منسیاً فرما کر دوسرے عاجز مسلمانوں کے الہامات کو ساقط الاعتبار و بمقابلہ خود بدولت محض ہیچ ٹھہرا اینکی خاطر شیطانی الہامات کے صیغہ اور سلسلہ پر زور ڈالدیا اور ثبوت میں سیدنا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام و سید پیر عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے اکابر کیطرف انکی نسبت فرمائی ہے۔ فنعوذ باللہ من العمی بعد البصیرۃ والقطعیۃ بعد الوصول والصدود بعد الدنو والتقرب و الضلالۃ بعد الھدایۃ والکفر بعد الایمان - ۵ - مرزا صاحب نے الہامی جواہرات کا جوہری ہونا خود بدولت تک اور اصل و مصنوعی میں فرق کرنا خود بدولت کی صحبت یا فتوں پر منحصر فرما کر دوسرے تمام ملہمین کو بے بصیرتوں میں داخل فرمایا ہے لیکن کچھ تو اس دعوی بلا دلیل کی کوئی وجہ ثبوت تحریر فرماتے یا محض عاجز کے الہام لو کنتم تملکون خزاین رحمت ربی اذا لامسکتم خشیت الانفاق کی تصدیق کیلئے ہی اسکا اظہار فرمایا ہے - ۶ - یہ بھی فرماویں کہ مرزا صاحب نے سوائے خود بدولت و جماعت مریدین کی کسی دوسرے عاجز کے الہاموں کو بھی پرکھ کر سچا قرار دیا ہے؟ اگر فرماویں کہ ایسا موقع کبھی نہیں آیا تو اب جو الہامات درج کتاب ہذا ہوئے ہیں ان پر غور فرما کر برائے انصاف و خشیت اللہ سے دیں جس سے عام پر آپکا عدل و انصاف امانت و دیانت ظاہر و متحقق ہو جاوے ۔

Marfat.com

فصل ۶۲ - ضرورۃ الامام - ای صوفیو!! - اور اس مہوسی کے گرفتار و ذرہ ہوش
سنبھال کر اس راہ میں قدم رکھو اور خوب یاد رکھو کہ سچا الہام جو خالص خداتعالیٰ کی طرف سے
ہوتا ہے مندرجہ ذیل علامتیں اپنے ساتھ رکھتا ہے۔

جواب - یہ مرزا صاحب نے کیا فرمایا "ذرہ ہوش سنبھال کر اس راہ میں قدم رکھو" کیا انکے
اس ڈرانے و خوف دلانے سے یہہ مراد ہے کہ عبادت الٰہی اتباع قرآن مجید و پیروی شریعت
کوئی نہ کرے و یا کہ آپکا یہ خیال ہے کہ انسان اپنے آپ آرزو و خواہش سے اس الہام کی
راہ میں قدم رکھتا ہے؟ شاید مرزا صاحب نے اپنی حالت و حکمت عملی و دوراندیشی حیل و تدابیر
پر قیاس فرما کر المرءُ یقیس علی نفسہ کے موافق دوسرونکو اپنی طرح سنبھل کر چلنے کا ارشاد کیا ہی
لیکن یہ ہرگز صحیح نہیں کیونکہ عبادت تو فرض انسانی ہے بموجب ارشاد و ما خلقت الجن
والانس الا لیعبدون اور جو صدق و محبت سے اوسکو فرض سمجھکر اقرار الوہیتہ خالق و اظہار
عبودیت خود کرنیکو اسمیں مصروف ہوگا اوسپر لازمی نتائج کشوف الہام و دیگر انعام و اکرام موعودہ
ضرور مبدءِ فیوض حقیقی کیطرف سے مترتب ہونگے خواہ کوئی ہوش سنبھالے یا نہ سنبھالے **ہاں**
اگر کوئی خلاف احکام یا سوا نیت حصول رضا و تعمیل حکم خالق مالک کسی و نیت عجب و ریا و
یا الہام پانے دیا اور کچھ بننے کی خاطر عبادت کریگا تو وہ ضرور خسر الدنیا والاخرۃ ہوگا نعوذ
باللہ من زلت الفکر و قلت النظر۔

فصل ۶۳ - ضرورۃ الامام (۱) وہ اس حالت میں ہوتا ہے کہ جبکہ انسان کا
دل آتش درد سے گداز ہو کر مصفا پانی کیطرح خداتعالیٰ کی طرف بہتا ہے الخ۔

جواب - اگر کسی دوسرے عاجز کا الہام اسیطرح اسیحالت کا ہوگا تو مرزا صاحب اوسکو سچا مان
کر قبول فرماوینگے؟ اول اسکا فیصلہ فرماوین تو پھر کچھ عرض ہوگا۔ مرزا صاحب تو اول قبول کر چکے
ہیں کہ ہر ایک زمانہ میں امت محمدیہ میں کئی کروڑ ملہم ہوتے ہیں تو کیا جو لوگ آپ سے کچھ تعلق نہیں
رکھتے اون میں سے اس کثیر التعداد میں اب ایک بھی ایسا نہیں جسپر یہ حالت ہو؟ اس نفی پر کیا دلیل

فصل ۶۴ - ضرورۃ الامام - (۲) سچا الہام اپنے ساتھ ایک لذت و سرور کی خاصیت
لاتا ہے اور نا معلوم وجہ سے یقین بخشتا ہے اور ایک فولادی میخ کیطرح دل کے اندر دھنس جاتا ہے۔

Marfat.com

اور اُسکی عبارت فصیح اور غلطی سے پاک ہوتی ہے۔

جواب یہی پہلا جواب کافی ہے علاوہ اوسکے یہہ کہ مرزا صاحب کے الہامات کی عبارت تو فصیح اور غلطی سے پاک نہیں ہے جیسا کہ آپکے انگریزی و عربی الہامات کی غلطیوں سے ظاہر ہے تعجب یہ کہ ابھی تک مرزا صاحبکو اپنی غلطیوں کا علم ہی نہیں اور نہ انگریزی دان مریدوں نے ہی مطلع کیا۔ اور وہ بیچارے کیونکر کریں جبکہ بڑے اہتمام اور زور سے اونکی قوت فکریہ و نظریہ کو نیست و نابود کرنیکا ہر وقت اہتمام ہے اور وعظ اور خطبہ وغیرہ تحریر کے ذریعہ اونکو یہی نصیحت و تاکید ہوتی رہتی ہے کہ امام کی ہر ادا ہر امر ہر بات سے موافقت کرنی چاہیئے اور اوسکو قبول کرنا چاہیئے اور ہرگز کوئی اعتراض اور چون وچرا نہیں چاہیئے۔ افسوس یہی تعلیم اول ہندو برہمنوں و دیگر ناواقف خودغرض خودپرست فرقونکی اپنی قوم کو تھی کیونکہ اعتراض و تفتیش و تحقیق اغراض نفسی کی جارج و مانع ہے اور حق اور پاک دین اسلام میں یہہ تعلیم ہرگز نہیں بلکہ خوب اچھی طرح عقل سے تفقہ دینی کی تاکید ہے۔ مریدین مرزا صاحب برائے خدا آنکھیں کھولیں۔

فصل ۶۵ ۔ ضرورۃ الامام ۔ صفحہ ۱۹ (۳) سچے الہام میں ایک شوکت و بلندی ہوتی ہے اور دل پر اس سے مضبوط ٹھوکر لگتی ہے اور قوت اور رعبناک آواز کے ساتھ دل پر نازل ہوتا ہے مگر جھوٹے الہام میں چوروں اور مخنثوں اور عورتوں کی سی دھیمی آواز ہوتی ہے کیونکہ شیطان چور اور مخنث اور عورت ہے۔

جواب یہ عبارت بڑھانیکے لئے نمبر ۲ گذشتہ کا دوسرے الفاظ میں اعادہ ہی ہاں بجائے شوکت و بلندی شوکا پن یعنی تعلی اور بلند پروازی تو مرزا صاحب کی طرف سے بیشک ظاہر ہوئی ہے اور ناکامی و نامرادیت وغیرہ سے مضبوط ٹھوکریں بھی دل پر ضرور لگتی ہونگی لیکن ضد و ہٹ و دیگر اغراض نے مرزا صاحب کو اقبال کرنے نہیں دیا۔ جھوٹے الہام کی تعریف یعنی چوروں مخنثوں عورتونکی سی دھیمی آواز والا کیونکہ شیطان چور مخنث و عورت ہے وغیرہ۔ جو مرزا صاحب نے فرمایا ہے اس سے ظاہر ہے کہ خود بدولت اس سے خوب ماہر ہیں اور انکو شیطان کی ساتھ خوب رابطہ خلط ملط ہے جبھی تو اوسکی طرز و ہیئت اپنے ذاتی تجربے سے بیان فرمائی ہے وانا نعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔

فصل ۶۶ ۔ ضرورۃ الامام ۔ (۴) سچا الہام خدا تعالی کی طاقتوں کا اثر اپنے اندر رکھتا ہے

Marfat.com

اور ضروری ہے کہ اسمیں پیشگوئیاں بھی ہوں اور وہ پوری بھی ہو جائیں۔
جواب ۔ مرزا صاحب کے الہام و پیشگوئیاں کا چشمدیدہ حال بہت جگہ کئی صورتوں میں بیان ہو چکا ہے اون مقامات کا ملاحظہ فرما کر اس علامت کے ساتھ انصاف و غور سے موازنہ کریں کہ الٰہی طاقتوں کا اثر ایسا ہی ہوتا ہے ؟۔

فصل ۶۷ ۔ ضرورۃ الامام ۔ (۵) سچا الہام انسان کو دن بدن نیک بناتا جاتا ہے اور اندرونی کثافتیں اور غلاظتیں پاک کرتا ہے اور اخلاقی حالتوں کو ترقی دیتا ہے۔
جواب ۔ گستاخی معاف یہاں تو سارا معاملہ اسکے برعکس ہوا ہے جس سے ثابت ہے کہ سچا الہام نہ تہا دیا مداخلت نفس و تمنی ویا عجب وریا ۔ ویا تکبر و تعلی ویا توہین تحقیر انبیاء علیہم السلام عاجزان اہل اسلام وغیرہ مخلوق کے باعث ایسا ہوا ہے جنکی نظیریں جا بجا اس کتاب میں ہیں چنانچہ کچھ تو بضمن خوش اخلاقی مرزا صاحب بقید حروف تہجی پہلے بیان ہو چکا ہے اور کچھ نیابت نبوت کی ذیل میں آیندہ آئیگا ۔ اگر اسی کو دن بدن نیک بننا اندرونی کثافتوں اور غلاظتوں سے پاک ہونا اور اخلاقی حالتوں کی ترقی کہتے ہیں تو بیشک مرزا صاحب کے یہاں ان سبکا بحر مواج چل رہا ہے اور کچھ کمی نہیں لیکن مصیبت یہ ہے کہ قانون الٰہی و شریعت اسلامی نے ان امور کی تحسین تو کیا بلکہ بہت نفریں کر کے اونکو مورد غضب الٰہی بتلایا ہے جس سے ہر ایک مسلمان و غیر مسلمان پناہ مانگتے ہیں اللّٰھم اقسم لنا من خشیتک ما تحول بیننا و بین معاصیک و من طاعتک ما تبلغنا به جنتک و من الیقین ما تھون به علینا مصائب الدنیا اللّٰھم متعنا باسماعنا و ابصارنا و قوتنا ما احییتنا و اجعل ثارنا علی من ظلمنا و انصرنا علی من عادانا و لا تجعل مصیبتنا فی دیننا و لا تجعل الدنیا اکبر ھمنا و لا مبلغ علمنا و لا تسلط علینا من لا یرحمنا ۔ آمین ثم آمین
اللّٰھم آت نفسی تقواھا و زکھا انت خیر من زکاھا و انت ولیھا و مولاھا ۔

فصل ۶۸ ۔ ضرورۃ الامام ۔ (۶) سچے الہام پر انسان کی تمام اندرونی قوتیں گواہ ہو جاتی ہیں اور ہر ایک قوت پر ایک نئی اور پاک روشنی پڑتی ہے اور انسان اپنے اندر ایک تبدیلی پاتا ہے۔ اوسکی پہلی زندگی مر جاتی ہے اور نئی زندگی شروع ہوتی ہے اور وہ بنی نوع کی ایک عام ہمدردی کا ذریعہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

جواب - اندرونی قوتوں کی گواہی اُن پر نئی اور پاک روشنی پڑنے کی **بیرونی** غریبوں کو کیا خبر؟ ہاں تبدیلی اور پہلی زندگی عبودیت و نرمی و خوش اخلاقی والی مرجانی ہو اور نئی زندگی تکبر و تعلی و شیخی و الوہیت و درشتی سب و شتم والی شروع ہو جانی تو اظہر من الشمس اور سبکو معلوم ہے - اور بنی نوع کی ہمدردی کا حال پہلے گذر چکا ہے - پوشیدہ حالات و اسرار کا واقف تو عالم الغیب الشہادہ ہے ظاہری حال جو کوئی دیکھیگا وہی کہیگا -

فصل ۶۹ - **ضرورۃ الامام** - (۷) سچا الہام ایک ہی آواز پر ختم نہیں ہوتا کیونکہ خدا کی آواز ایک سلسلہ رکھتی ہے وہ نہایت ہی حلیم ہے جسکی طرف توجہ کرتا ہے اُس سے مکالمات کرتا ہے اور سوالات کا جواب دیتا ہے ایک ہی مکان اور ایک ہی وقت میں انسان اپنے معروضات کا جواب پا سکتا ہے گو اس مکالمہ پر کبھی فترت کا زمانہ بھی آجاتا ہے -

جواب - اسکا جواب بھی جو (۱) کی ذیل میں عرض ہوا - اوس حلیم و کریم و رحیم کی حلم و رفق پر مرزا صاحب بھی تو کچھ توجہ فرماویں کہ ادنی اعلی مخلوق پر کس درجہ کا حلم فرما رہا ہے اور پھر خود بدولت کی حلم و درگذر پر بھی نظر فرماوین کہ تخلقوا با خلاق اللہ کا کیسا نمونہ ہے اور ہر مخالف موافق کے ساتھ گو کیسا ہی محب مخلص ہو بحالت انکے اختلاف بھی خواہ خواب ہی میں ہو کیسا لٹھم لٹھا سلوک کرتے ہیں اور پھر انک لعلی خلق عظیم کے ساری دنیا سے بڑھکر دعویدار ہیں -

فصل ۷۰ - **ضرورۃ الامام** (۸) سچے الہام کا انسان کبھی بزدل نہیں ہوتا اور کسی مدعی الہام کے مقابلہ سے اگرچہ وہ کیسا ہی مخالف ہو نہیں ڈرتا جانتا ہے کہ میرے ساتھ خدا ہے اور وہ اوسکو ذلت کے ساتھ شکست دیگا -

جواب - بہت اچھا خود بدولت اپنے اس قاعدہ پر قایم رہیں - مرزا صاحب کے اس قاعدہ کے رو سے مولوی عبدالحق صاحب غزنوی مولوی عبدالرحمن صاحب مرحوم اور حافظ اندھا جو مر گیا اور ملا محمد بخش یہ سب جو مرزا صاحب سے نہیں ڈرے سچے الہام والے ہوئے اور عبدالحق غزنوی اور ملا محمد بخش تو اب تک خم ٹھوک کر مقابلہ پر اوسیطرح قایم ہیں - تو انصاف یہ ہے کہ اب اونکے سچے الہامات کو قبول فرمایا جاوے اگر مرزا صاحب فرماوین کہ نہیں یہ ہمارے مقابلہ والے گو دلیر ہیں بزدل نہیں لیکن سچے الہام والے ہرگز نہیں جیسا کہ اونکو کئی مرتبہ وہ تحریر فرما چکے ہیں تو پھر خیال فرماویں کہ وہ قاعدہ تراشیدہ کہاں گیا

Marfat.com

اور مرزا صاحب نے کیوں اور کیسے مقرر فرمایا ہے؟ کیا محض اسلئے کہ دوسرے غریب کم زبان عاجزوں کے الہامات کو بمقابلہ اپنے الہامات کے جھوٹے کہا جاوے؟ معاذ اللہ۔ ۲۔ پھر کیا جرأت و دلیری و بے دلی اسی کا نام ہے کہ خیر الحافظین احکم الحاکمین علی کل شئ قدیر کی حفاظت قدرت فاللہ خیر حافظا و علی اللہ فلیتوکل المتوکلون والمؤمنون وغیرہ کو بالائے طاق رکھکر ایک دنی سی تکلیف موہوم پر ضعیف مخلوق اور مصنوعی اشیاء کو واسطے و ذریعہ ڈالے جاویں اور رحم و مہربانی کیواسطے پکارا جائے؟ اور اخیر پر باوجود دعوے سچے وفوق و اعلیٰ درجہ کے الہام کے جب کوئی ذرہ سا ڈر و خطرہ پیش آوے تو الٰہی الہامات و احکام کو بند رکھنے حتی کہ اللہ جل جلالہ کے پاس دعا بھی نہ کرنیکا عہد کیا جاوے؟ حالانکہ دعوی یہ ہو کہ خدا پاک ہمارے ساتھ ہے وہ ہر مخالف کو ذلت کی ساتھ شکست دیگا۔ ۳ سنا از روئے قانون قدرت اس امر کا وقوع تو لابد و ضروری تھا کیونکہ احکم الحاکمین جل و علی کو کسیکی شیخی و تکبر ہرگز منظور نہیں ہے اور اب بنظر ایفاء عہد لازم ہے کہ مرزا صاحب اس عہد کو ایسا پورا کریں جیسا کہ امام اعظم ابو حنیفہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حاکم وقت سے فتوی دینے کی ممانعت کے عہد پر کرنا مروی ہے یعنی ایکروز گھر میں بیٹھے ہوئے اونکی لڑکی نے دانتوں سے خون نکلکر تھوک کی ساتھ گلے سے اوتر جانے سے روزہ جاتے رہنے یا باقی رہنے کا مسئلہ پوچھا تو آپنے بلحاظ عہد خود جو کر چکے تھے فرمایا کہ اپنے بھائی حماد سے پوچھ میں فتوی دینے سے منع کیا گیا ہوں۔ سبحان اللہ کیسی اطاعت حکم و امانت ہے۔ اب بمقتضائے امانت و ایفاء عہد اسیطرح مرزا صاحب کو بھی پابندی چاہئے۔ لیکن یہ بات ہو سکتی ہے جب ابتدا سے اسکی عادت ہو ۴ کیسی دوسرے عاجز کم سمجھ کم علم سے ایسا امر منافی توکل و خلاف آیات قرآن مجید ہونا تعجبات سے نہیں لیکن مرزا صاحب تو ماشاء اللہ امام الزمان ہیں جنکے دعوے بدلائل آیات قرآن مجید یا ایہا الناس ضرب مثل فاستمعو لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبہم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز۔ ومن الناس من یعبد اللہ علی حرف فان اصابہ خیر اطمان بہ وان اصابتہ فتنۃ انقلب علی وجہہ خسر الدنیا والاخرۃ ذلک ہو الخسران المبین یدعو من دون اللہ ما لا یضرہ وما لا ینفعہ ذلک ہو الضلال البعید۔ یدعو لمن ضرہ اقرب من نفعہ لبئس المولی ولبئس العشیر۔ ان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ہو وان یمسسک بخیر فہو علی

Marfat.com

کل شئ قدیر۔ وھو القاھر فوق عبادہ وھو الحکیم الخبیر ان یمسسک اللہ بضر فلا
کاشف لہ الا ھو وان یردک بخیر فلا راد لفضلہ یصیب بہ من یشاء من عبادہ و
ھو الغفور الرحیم **حدیث شریف** یا غلام احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ
تجاھک فاذا سئلت فسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ واعلم ان الامۃ لو
اجتمعت علی ان ینفعوک بشئ لن ینفعوک الا بشئ قد کتب اللہ لک ولو اجتمعوا علی
ان یضروک بشئ لم یضروک الا بشئ قد کتبہ اللہ علیک رفعت الاقلام وجفت
الصحف وغیرہ وغیرہ کے حقایق ومعارف جاننے سکھلانے اور اونکی عمل کرنے کرانیکی تمام جہان
سے بڑہکر وعیدار ہیں پہر باین ہمہ ایسے وقت اونکو کیوں نظرانداز کیا گیا؟ اگر ارشاد ہو کہ رعایت
اسباب سنت ہے تو براہ مہربانی صدر اسلام سے کسی امام الزمان کی ایسی بے طرح پہسلکر رعایت
اسباب کرنیکی نظیر بیان فرماوین عاجز کو تو معلوم نہین بلکہ صلحاء امت سلف وخلف کا
حال مطابق آیات قران مجید کے کتب میں پڑہا ہے اور آنکہون سے بھی دیکھاہی جس میں اس
کم حوصلگی وبزدلی کا ہرگز نام ونشان بھی نہیں ہے۔ ۴۔ جن اولیائے امت گذشتگان
کے اپنے مرتبہ ودرجہ کے مقابل مرزا صاحب کچھ حقیقت خیال نہیں فرماتے۔ اونکا حال و
قال تو یہ ہے ۵ مومن آن باشد کہ اندر جزر ومد * کافر از ایمان او حسرت خورد * ہر کرا از
حقیقی رومنود * کے شود قانع بتاریخی وددود * منعمی زوخواہ نے ازگنج ومال * نصرت از وے
خواہ نے از عم وخال * اور درحقیقت جو عباد الرحمن ہیں وسنے التفات لغیر اللہ اور سوائے اوس قادر
محسن کے کسی مخلوق کیطرف اونکا ارادہ وخیال استمداد کب ہو سکتا ہے؟ براہ مہربانی بالا خر ارشاد
۶ فما اغنی عنہم سمعہم ولا ابصارھم ولا افئدتہم من شئ اذ کانوا یجحدون بایات اللہ
وحاق بہم ماکانوا بہ یستہزؤن پر بھی خیال فرماوین۔

فصل ۱ ۔ ضرورۃ الامام ۔ (۹) سچا الہام اکثر علوم ومعارف کے جاننے کا ذریعہ ہوتا ہے
کیونکہ خدا اپنے ملہم کو بیعلم اور جاہل رکھنا نہین چاہتا۔

جواب۔ مرزا صاحب کے علوم ومعارف کا حال بہت جگہ اس کتاب میں عرض ہوا ہے۔

فصل ۲ ۔ ضرورۃ الامام ۔ (۱۰) سچے الہام کے ساتھ اور بھی بہت سی برکتیں ہوتی ہیں

Marfat.com

اور کلیم اللہ کو غیب سے عزت دی جاتی ہے اور رعب عطا کیا جاتا ہے۔

جواب - بجائی فقرہ "اور بھی بہت سی برکتیں" کے لفظ وغیرہ کافی تھا اور عزت اور رعب مرزا صاحب کا حال کچھ تو اون رسایل وکتب سے معلوم ہوتا ہی جو اونکی مخالف شایع ہو چکے ہیں اور کچھ آیندہ انشاء اللہ العزیز ظاہر ہو جاویگا اور عاجز خاکسار کو خدانخواستہ آپکی عزت اور رعب سے کسی قسم کا حسد وبخل نہیں ہے بلکہ ارشاد قل اللھم مالک الملک توتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شئ قدیر تولج اللیل فی النھار وتولج النھار فی اللیل وتخرج الحی من المیت وتخرج المیت من الحی وترزق من تشاء بغیر حساب پر کامل ایمان ہے۔ پھر مرزا صاحب کے عزت ورعب کا حال جو کچھ عاجز پر بذریعہ الہام منکشف ہوا ہی اوسکا ذکر بھی اسجگہ مقتضائی محل ہے وھو ھذا - عاجز کو مرزا صاحب کے خدمت مین حاضر ہونیسے پہلے ایکدو بار اور وہان سے واپسی پر بے شمار بار مختلف صورتون میں الہام ہوتا رہا انی مھین من اراد اھانتک - اسکی تصدیق جس جس طرح ظہور میں آئی قابل غور ہے اول اہانت کنندہ معلوم نہ تھا کیونکہ بفضلہ تعالی عاجز کا کسی سے ایسا معاملہ ہی نہ تھا سو مرزا صاحب نے بے ضرورت عجلت وجوش میں آکر بے نام رسالہ ضرورۃ الامام جسمیں سوائے مدح سرائی تعلی وشیخی خود بدولت اور مضمون بہت کم ہے تحریر فرمایا اور اُسمین عاجز کی عاجزی نالیاقتی ہیچمیرزی اور اپنی فضیلت وکمالات اوصاف اور بہت طاقتوں وخواصوں کا اظہار پیٹ بھر کر فرمایا - اور چونکہ توہین کے بعد انی مھین والا مضمون پورا ہونا تھا لہذا اس رسالہ کی اشاعت کے بعد ہی اللہ سبحانہ وتعالی نے مرزا صاحب کو ایک مقدمہ میں مبتلا فرمایا تاکہ اُن قوتوں وخواص اوصاف ادعائیہ کا حال جو مرزا صاحب نے اپنی صداقت وفضیلت مین بیان فرمائیں عملی طور پر عام مخلوق پر ظاہر وثابت ہو جاوے کہ وہ سب موضوعہ - وتراشیدہ زبانی ہیں اور آپ میں اونکی عملی مادہ کا تخم بھی نہیں چنانچہ دوران مقدمہ میں جو جو غلط بیانات وخلاف واقعات اپنی بریت کیلیے مرزا صاحب نے چھپوا کر پیش کیے جس میں بعض پیشگوئیوں تک سے زبانی بھی انکار فرمایا اونکا حال مرزا صاحب محرم رازان خود بدولت اپنی گریبان میں منہ ڈالکر سوچیں - وہ افسوس وشرمناک کارروائی جو الحمد شاہ صاحب نے خدعت کی آڑ میں حصول فتوی تکفیر مرزا کو محمد حسین صاحب بٹالوی کے مقابلے میں کی گئی جسکا حال باب اول میں مفصل درج ہوا ہے اور جس میں بجائے

Marfat.com

تعین اشخاص اور بہت سی الہامات کو ترک کر کے صرف ایک فقرہ جزاء سیئۃ بمثلہا کو پورا فرمایا یہ
بھی کچھ کم عجائبات و عبرتناک امور سے نہیں۔ ہم پھر مقدمہ کے فیصلہ کی نسبت اشتہار ۲ فروری
۹۹ء میں جو مرزا صاحب نے اپنی صدق بیانی ظاہر فرمائی کہ مولوی محمد حسین پر جو گواہ تھے
مقدمہ ہونا لکھا اقرار نامہ یا مچلکہ کا نام نوٹس کہا۔ رہا کو بری کہا وغیرہ وغیرہ اس سے
جو عزت و عظمت ہوئی بخوبی عیاں ہے اور اخیر پر اقرار نامہ یا مچلکہ دیکر رہا ہوئے جس میں
الہامات وغیرہ جنکو خود بدولت احکام الٰہی فرماتے ہیں بند رکھنے کا عہد کیا اور وہ ذلت والی
پیشگوئیاں واپس لیں جنکی واسطے ایک دوست کے لکھنے پر انکار کر کے فرما چکے تھے کہ "الٰہی امور کو ہم
کیونکر واپس لے سکتے ہیں"۔ غرض وہ ذلت والا الہام جو مرزا صاحب نے مولوی محمد حسین
صاحب کی نسبت مشتہر فرمایا وہ اہانت کی پاداش میں اُلٹا خود بدولت پر پڑا اب غور فرماویں
کہ یہ سب امور باعث رُعب و عزت ہوئے یا باعث ذلت و خفت؟۔ ۵۔ اسی دوران
مقدمہ میں عاجز کو یہ بھی الہام ہوا۔ عزیزیکہ از درگہش سر بتافت ۰ بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت
سو اسکی تصدیق کشف الغطاء و اقرار نامہ کے ملاحظہ سے ظاہر ہے علاوہ بران یہ ذلت ہوئی کہ
مولوی محمد حسین صاحب کا خواب جسمیں انہوں نے شروع جنوری ۹۹ء میں ایک شخص کو انک انت
الا علی۔ الق ما فی یمینک تلقف ما صنعوا انما صنعوا کید ساحر ولا یفلح الساحر حیث اتی
کہتے ہوئے سُنا تھا پورا ہوا۔ کیونکہ بظاہر مرزا صاحب کے الہامات کی نسبت ہی جیسا کہ آپکے اونکو واپس لینے
سے صاف ظاہر ہے۔ اور پھر عجب یہ ہے کہ ان کلمات میں بھی آپکے لئے وہی نسبت فرعونی موجود ہے
جو دیگر ملہمین کے الہامات میں ہے جو بظاہر نتیجہ تکبر و تعلی و تفاخر بیجا کا ہے۔

فصل ۳۷۔ ضرورۃ الامام ص ۱۹-۲۰۔ آجکل ایک ایسا ناقص زمانہ ہے کہ اکثر فلسفی طبع اور
نیچری و برہمو اس الہام سے منکر ہیں اسی انکار میں کئی اس دنیا سے گذر بھی گئے ہیں۔

جواب۔ کوئی ناخواندہ جاہل عام مسلمان ناواقفی سے زمانہ کو ناقص یا بُرا کہے تو کوئی محل تعجب
نہیں لیکن مرزا صاحب سے بدعوے علوم لدنی حقایق و معارف افضل المسلمین فخر اسلام و اسلامیان
امام الزمانی وغیرہ کے ایسا کلمہ صادر ہونا اور زمانہ کو ناقص کہنا نہایت ہی تعجب و قابل افسوس ہے
کیا مرزا صاحب کو یہ حدیث شریف معلوم نہیں عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم قال اللہ

Marfat.com

تعالیٰ یوذینی ابن آدم یسب الدھر وانا الدھر بیدی الامر اقلب اللیل والنھار متفق علیہ
بجائے زمانہ کو ناقص کہنے کی مرزا صاحب یہ فرما دیتے کہ آجکل فلسفی طبع ونیچری وبرہمو نافہمی
یا بدقسمتی سے اس صداقت وسچائی یعنی الہام سے منکر ہیں۔ خلاف ہدایت اسلام کلمہ قائم
یا زبان سے نکالنا کیا ضرور ہے؟ اور ہاں اسپر بھی تو غور فرما دیں کہ خود بدولت بھی تو معہ
اپنے چند مریدنکے الہامات کی دوسرے عاجز ملہمین کے الہام سے منکر ہیں فلسفی طبع نیچری
وبرہمو کل سے منکر ہیں آپ جز سے سہی انکار تو دونوں میں موجود ہے۔ جیسے برہمو اپنے الہام
کے قائل اور دوسرونکے منکر ہیں ایسا ہی مرزا صاحب کا حال ہے۔

فصل ۴۷۔ ضرورۃ الامام۔ لیکن اصل امر یہ ہے کہ سچائی سچائی ہے وغیرہ۔ پھر
خدا تعالیٰ کو مانکر خدا تعالیٰ کے کلام والہام سے انکار والوں کی غلطی کے بیان میں منکرین
صفات الٰہی پر افسوس کرکے کہا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تمام صفات مانکر ان میں سے ایک ضروری
حصہ کاٹ کر پھینک دیتے ہیں۔

جواب۔ سچائی کو سچائی ماننے کے لئے مرزا صاحب بھی فکر کریں ایسا نہو کہ بے خیالی یا کسی
اور سبب سے خواہ نخواہ ایک سچائی کے مکذب بنیں اور عاقبت میں خدانخواستہ حسرت سے لو کنا
نسمع او نعقل ماکنا فی اصحاب السعیر کہنے والوں کے ساتھ ہونا پڑے باقی حصہ کچھ جواب
طلب نہیں۔

فصل ۴۸۔ ضرورۃ الامام۔ صفحہ ۲۱ و ۲۲۔ افسوس کہ آریوں نے تو وید تک ہی خدا تعالیٰ
کی کلام پر مہر لگا دی تھی مگر عیسائیوں نے بھی الہام کو بے مہر رہنے نہ دیا گویا حضرت مسیح تک
انسانوں کو ذاتی بصیرت اور معرفت حاصل کرنیکے لئے چشم وید الہامون کی حاجت تھی پھر
تو بہیئے مانا کہ فرد فرد میں ہونا ضروری نہیں۔ لیکن یہ ہم قبول نہیں کرسکتے کہ الہام کی
سرے سے صف ہی اولٹ دی جائے اور ہمارے ہاتھ میں صرف ایسے قصے ہوں جنکو ہمنے
بچشم خود دیکھا نہیں۔" پھر آگے فلسفی طبع کرامتوں پر ٹھٹھا کرنے والوں کا ذکر وید پر ٹھٹھا
کرنے والوں کا ذکر جین مت کا سکھوں کا ہندوؤں سے الگ ہونا اور انکا اقرار کہ ہم وید کے ہرگز
پیرو نہیں وغیرہ لغایتہ یہ قصہ اس جگہ کے لائق نہیں ہے" ملخصاً۔

Marfat.com

جواب - آریوں و عیسایوں کی خدا تعالےٰ کی کلام و الہام پر مہر لگانی اسی کے مشابہ ہے جیسے کہ مرزا صاحب نے سوائے خود بدولت کے دوسرے غریب عاجزوں کے لئے سچے اور قابل بھروسہ الہام ہونیکی مہر لگائی ہے جب مسلمانوں کے زبان خود امام الزمان کا یہ حال ہوا تو غیر قوموں کو کیا کہا جاوے؟ اگر مرزا صاحب الہام کی سرے سے صف ولٹنا قبول نہیں کرتے تو دوسرے عاجزوں کیواسطے سچے اور قابل بھروسہ الہاموں کی صف بلا دلیل و بلا وجہ کیوں الٹتے ہیں؟ بقیہ قصہ کچھ جواب طلب نہیں نہ اوس سے کچھ تعلق ہے -

فصل ۶ ے - **ضرورۃ الامام** - ہمارا اصل مطلب تو یہ ہے کہ بنی نوع انسان کا ایمان تازہ رکھنے کیلئے تازہ الہامات کی ہمیشہ ضرورت ہے اور وہ الہامات اقتداری قوت سے شناخت کئے جاتے ہیں کیونکہ خدا کے سوا کسی شیطان جن بھوت میں اقتداری قوت نہیں ہے -

جواب - مرزا صاحب کا اصل مطلب یہ ہے کہ بنی نوع انسان کا ایمان تازہ رکھنے کیلئے تازہ الہامات کی ضرورت ہے جزاہ اللہ الہدایۃ والاستقامۃ لیکن اسکی کیا ضرورت ہے کہ بنی نوع انسان میں سے فقط ایک فرد بشر یعنی فقط خود بدولت مرزا صاحب ہی کو ہوں اور دوسرے غریب منیب متوجہ الی اللہ اس نعمت الٰہی سے محروم رہیں؟ -

۲ - مباحثہ امرتسر میں تو فرمایا کہ ہمارا دعویٰ اقتدار کا نہیں (جسکا مفصل ذکر آیندہ آئیگا) اور یہاں الہامات کے ہمراہ اقتداری قوت لگا دی بہر حال جو کچھ مرزا صاحب کے اقتداری الہامات کا حال ہے اوسکا ذکر متفرق جگہ اس تحریر میں عرض ہو چکا ہے۔ ۳ - پیشگوئیوں کو مرزا صاحب ہی کرامت و مدار قرار دیتے ہیں اور ابھی صفحہ ۱۷ - ضرورۃ الامام میں آپنے شیطان کی اقتداری دخل کا نمونہ بیان کرکے تعجب سے فرمایا کہ "شیطانی الہام والی پیشگوئیاں سچی بھی ہوتی ہیں" اور یہاں پہنچکر شیطان کی اوسی اقتداری قوت کا جھٹ انکار بھی کر دیا - مرزا صاحب کا حافظہ اول تو ایسا نہ تھا اب کیا ہو گیا؟ غالباً تغیر حالت یعنی تعلی و تکبر سرکشی کی تاثیر معلوم ہوتی ہے جسکا علاج اون سی توبہ و باز آنا ہے بقول امام شافعی رح شکوت الی وکیع سوء حفظی ✤ فاوصانی الی ترک المعاصی ✤ لان العلم نور من اللہ ✤ و نور اللہ لا یعطی لعاصی ✤

فصل ۷ ے - **ضرورۃ الامام** - اور امام الزمان کے الہام سے باقی الہامات کی صحت ثابت ہوتی ہے

Marfat.com

جواب - جب امام الزمان کے اپنی ہی الہامات کی صحت کا پتہ سالہا سال تک نہ لگی جیسا خود ایام الصلح میں قبول کیا ہے، اور ہمیں پورا نہ ہونے پر طرح طرح کی شرمناک تاویلیں کرنی پڑیں تو وہ دوسروں کے الہامات کی صحت کا کیونکر معیار ہو سکتی ہیں؟ بقول - کو خویشتن گم است کرا رہبری کند + مرزا صاحب کسی محکم اور بین دلیل سے اسکو ثابت کریں جسپر کچھ اعتراض نہو سکے ورنہ بلا دلیل خلاف مشاہدہ انکو کون مان سکتا ہے؟

فصل ۷۸ - ضرورۃ الامام صہ ۲۲ و ۲۳ - ہم بیان کر چکے ہیں کہ امام الزمان اپنی جبلت میں قوت امامت رکھتا ہے - پھر وہی خودستائی کہ عام مومن ستارے اور امام اونکا سورج وغیرہ جسمانی سلطنت میں بھی خداتعالے نے ارادہ فرمایا ہے کہ ایک قوم میں ایک امیر اور بادشاہ ہو اور خدا کی لعنت اون لوگوں پر ہے جو تفرقہ پسند کرتے ہیں اور ایک امیر کے تحت حکم نہیں چلتے -

جواب - جبلت میں قوت امامت کا ذکر قبل ازیں گذر چکا ہے - مدح اور خودستائی کا جواب ضروری نہیں کیونکہ مرزا صاحب کو اوس سے سیری نہیں - بلکہ اوسمیں حظ مزہ و راحت جان ہے اسلئے اس فضول مضمون پر کوئی اپنا وقت عزیز کیوں ضایع کرے؟ تاہم ستاروں اور سورج کا ذکر بذیل تفسیر مرزا صاحب اذا الشمس کورت وغیرہ میں آیندہ آتا ہے ملاحظہ فرماویں - چونکہ یہ دنیا دار العمل ہے اور اصلی دار الجزاء نہیں اور آدمی کے قول و فعل پر حلیم کریم و شدید العقاب فوراً مواخذہ نہیں کرتا اسلئے مرزا صاحب نے دلیرانہ و بیباکانہ لعنت کو اپنا درد و وظیفہ بنالیا ہے - ورنہ ہلکی اثر سے تفرقہ انداز اور لعنت، خواہ ہونگا جو حال ہوتا سب لوگ دیکھتے - غریبوںکو تفرقہ پسند بناتے ہیں لیکن اپنی تفرقہ اندازی و تعلی کیطرف نظر نہیں کرتے کہ کسی سے بھی اتفاق ہی نہیں - جبتک وہ خود بدولت کا ماتحت حکم نہو اور خود بدولت کو تو کسی دوسرے کی ماتحتی باعث کسر شان و مخالف نفس ہونیکے سبب کسی صورت جایز نہیں

فصل ۷۹ - ضرورۃ الامام - حالانکہ اللہ تعالے جلشانہ فرماتا ہے اَطِيعُوا اللهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولِی الاَمرِ مِنكُم - اولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے اور جسمانی طور پر جو شخص ہمارے مقاصد کا مخالف نہو اور اوس سے مذہبی فائدہ ہمیں حاصل ہو سکے وہ ہم میں سے ہے -

جواب - اللہ جلشانہ و عم نوالہ کا فرمان آمنا و صدقنا - لوگوں سے اطاعت کرانیکا مرزا صاحب کو بڑا عشق ہے لیکن ہو سکے عاجز تو خائف ہیں کہ منصب مطاع تو بجائے خود مطیع ہونا ہی پورا ہو جاوے

Marfat.com

تو غنیمت جھے۔ اب یا خود بدولت کا تراشیدہ قاعدہ کہ جو شخص ہماری مقاصد کا مخالف نہو اور اوس سے
مذہبی فایدہ حاصل ہوسکے وہ ہم میں سے ہے"۔ اوسپر غور فرمائیے کہ جو مسلمان جموں کشمیر۔ فرید کوٹ نابھہ
جیند۔ پٹیالہ۔ گوالیار۔ جے پور۔ جودھپور۔ بڑودہ۔ نیپال۔ وغیرہ ہندو ریاستوں میں رہکر اپنے
نماز روزہ وغیرہ بلا روک ادا کرکے مذہبی فایدہ حاصل کرتے ہیں تو اس سے وہ سب ہندو و سکھہ راجے
رئیس جن میں اکثر بت پرستی و مورتی پوجن وغیرہ کو اپنا آبائی قدیمی دھرم موجب مکت جان کر خوشی
و شوق سے بلا اکراہ کرتے اور اوسپر فخر کرتے ہیں کیا وہ سب کے سب بنظر اوس مسلمان رعایا کی اولی الامر
ہوئے؟ ۲۔ پھر جب مسلمان رعایا ریاستہائے ہنود و رعایائے سرکار انگریزی حج کیواسطے جاتے ہیں
اور کوئی روسی اگبوٹ اور کوئی فرانسیسی کوئی جرمن کوئی ڈچ کوئی امریکہ والوں اور
کوئی چینی جاپانی جہازوں وغیرہ پر سوار ہو کر جاتے اور اُن میں اذان نماز جماعت وغیرہ ارکان
اسلام بخوشی و بہ آزادی بجا لاکر اخیر اعظم رکن اسلام حج سے مشرف ہو کر دینی فایدہ حاصل کرتے ہیں
تو مرزا صاحب کے قاعدہ کے رو سے وہ روسی۔ فرانس۔ جرمن۔ ڈچ۔ چینی۔ جاپانی۔ و امریکہ والے
اون مسلمانوں کی اولی الامر واجب الاطاعت ہوگئے اور وہ اون میں سے ہوگئے؟ سبحان اللہ کیا عمدہ
قاعدہ تراشا ہے جس سے تمام دنیا کی ہندو وغیرہ ریاستیں مسلمانوں کے لئے اولی الامر بنگئیں اور منکم میں داخل
ہوگئیں۔ اسقدر وسعت و فراخی و سہولت سوائے مرزا صاحب کے اور کون کرسکتا ہے؟ لیکن باوجود
اسقدر ارزانی کے امام الزمان پھر بھی اکیلا ہی رہا تاکہ خود بدولت کی وحدت میں شرکت نہو۔ ۳۔
غالباً مرزا صاحب نے خود بدولت و مریدین کو تمام دنیا و جہان سمجھکر یہ قاعدہ وضع فرمایا ہوگا لیکن
ذرہ نظر اوٹھا کر خیال نہیں فرمایا کہ آبادی دنیا دور و دراز حصہ تک پہونچی ہوئی ہے اور ہماری اس
قاعدہ کا اثر کہاں تک پہنچیگا۔ مرزا صاحب و اونکی جماعت اس قاعدہ کو قبول کرکے مسلم مان لیں
اونکا اختیار ہے لیکن تمام دنیا کے مسلمان و دیگر مذاہب والے اسکو ہرگز قبول نہ کرینگے کیونکہ اب لوگ ایسے
ناواقف نہیں ہیں۔ ۴۔ اگر مرزا صاحب نے سرکار انگریزی کی خوشامد و راضی کرنیکے خیال سے یہ قاعدہ
ایجاد فرمایا ہے جیساکہ عبارت آئندہ میں تصریحاً فرمایا ہے تو سرکار کا اس سے خوش ہونا اور مرزا صاحب کے
قاعدہ کو صحیح مان لینا بھی ہرگز قرین قیاس نہیں ہے۔ اس خام خیال کو دل سے دور رکھیں کیونکہ
جنکو اللہ تعالے نے سلطنت اور لیاقت بادشاہت اور فرمان روائی عطا فرمائی ہے اور جو معاش

Marfat.com

امور میں آئے دن طرح طرح کی ایجادیں کرتے وضوابط بناتے اور بال کی کھال اوتارتے ہیں ہر مذہب کے کتب سے واقفیت حاصل کرنیکو اونکے تراجم اپنی زبان میں کرتے کراتے اور اپنے پاس رکھتے ہیں۔ دن رات اسی دھن میں سر توڑ لگی ہوئی ہیں نئے علوم اور معلومات کے لئے کسی قسم کی کوتاہی سستی اور تساہل نہیں کرتے۔ حتی کہ جانفشانی میں بھی دریغ نہیں کرتے۔ پس ایسوں پر کم فہمی اور مغالطہ کھانیکا گمان کرنا اپنی کوتاہ اندیشی اور غلط فہمی ہے۔ یہ کوئی سرسری بات نہیں خود عاجز بھی اپنی ۳۰ برس کے کامل تجربہ سے اسکا قائل وشاہد ہے کہ سرکاری مقاصد و پالسی میں خوشامد وچاپلوسی کا رائی برابر بھی اثر نہیں ہوتا۔ اور اگر ایسا نہو تو سیاست وانتظام مملکت کیونکر چلے؟ ہاں اسوقت خوب یاد آیا کہ ایکدفعہ ایسے ہی خود غرض شخص نے اسی قسم کا ایک مسئلہ اپنی طبعزاد اجتہاد کے موافق ایک فہمی رتبہ عہدہ دار انگریز کی خدمت میں پیش کیا تو اونہوں نے سنکر بیساختہ کہا کہ "خواہ تمہارا یہ اعتقاد ہو مگر دوسرا کوئی مسلمان اوسکو نہیں مانیگا"۔ پس جب عام انسان ادنے فکر سے اوسکو سمجھ سکتے ہیں تو کیا ایسی ذہین سریع الفہم وحکمران یہ موٹی بات نہ سمجھ سکیں گے؟ بیشک فوراً سمجھ لینگے۔ مرزا صاحب اس قاعدہ پر نظر ثانی فرماویں۔

فصل ۸۔ ضرورۃ الامام ۔ اسلئے میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں اور دلکی سچائی سے انکے مطیع رہیں کیونکہ وہ ہماری دینی مقاصد کے حارج نہیں ہیں بلکہ ہمکو اونکی وجود سے آرام ملا ہے وغیرہ۔ پھر کچھ اسلامی بادشاہوں کی کوتاہ ہمتی غفلت سکھوں کی متفرق حکومتوں کی وقت میں دین پر مصیبتیں پھر انگریزی سلطنت میں مذہبی آزادی واحسان بیان فرماکر اخیر میں فرمایا کہ انگریزوں کے برخلاف بغاوت کی کھچڑی پکاتے رہنا خداتعالی کی نعمتوں کو فراموش کرنا ہے۔

جواب ۔ مرزا صاحب کے دانشمندانہ ودوراندیشانہ نصیحت واولی الامر منکم کا مسئلہ فصل گذشتہ میں عرض ہوچکا ہے کہ سرکار ہوشیار ایسی کم فہم وناواقف نہیں کہ مرزا صاحب کی حکمت عملی نہ سمجھے خصوصا جب آپ یہ بھی مشتہر فرماچکے ہوں کہ خود بدولت ہی کے بدولت ہی یہ سلطنت قائم ہے۔ ۲۔ مرزا صاحب نے اپنی مریدین کو تو نصیحت فرمائی ہے کہ سرکار انگریزی کو اولی الامر سمجھکر

Marfat.com

سچائی سے مطیع رہیں۔ لیکن یہ تو فرمادیں کہ خود بدولت نے اسپر کیا عمل کیا اور کیا عملی نمونہ دکھایا
ہے؟ - عیسائیوں کی اطاعت تو بجائے خود سیدنا مسیح علیہ السلام پر بھی لے دے برا بھلا کہکر خلاف
ہدایت اسلام جو انہیں کے سبب انکی خبر لی ہے - کیا یہی اولی الامر ماننے اور سچائی سے اطاعت کا
نتیجہ ہے؟ اگر مرزا صاحب فرماویں کہ وہ خبر اسواسطے لی ہے کہ عیسائیوں نے بھی ہمارے مذہب کو برا
بھلا کہا ہے۔ تو پھر یہ فرماویں کہ بموجب ارشاد قرآن مجید ولتسمعن من الذین اوتوا الکتب من
قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم الامور
کے آپنے صبر کیوں نہیں کیا؟ جسکے واسطے خود اپنے اشتہار میں اسی آیۃ شریفہ سے تمسک کرکے صبر
کی تاکید فرمائی ہے۔ یہ کیسا انصاف وعدل ہے کہ آپ محض زبانی ھی حکم فرماویں اور اسکا عمل
دوسروں کے ذمہ ڈالیں؟ - ۳ - یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ مسلمان ہر حالت یعنی سلطنت ورعایا
والی سے خوب واقف ہیں ابتدائے زمانہ میں انکے پیشوا صدر اسلام غیر سلطنتوں میں نجاشی وغیرہ
کی جو عیسائی سلطنت تھی رہ چکی ہیں اور آیۃ شریفہ ولتجدن اشد الناس عداوۃ للذین
امنوا الیہود والذین اشرکوا ولتجدن اقربہم مودۃ للذین امنوا الذین قالوا انا نصاری
ذلک بان منہم قسیسین ورھبانا وانہم لا یستکبرون بھی بوقت تلاوت قرآن مجید اونکے
زیر مطالعہ رہتی ہے۔ اسلئے یہ فرائض رعایا کو خوب سمجھتے وجانتے ہیں - اور اونکی عمل کیواسطے ہدایات
بھی موجود ہیں پہر ارشاد ھل جزاء الاحسان الا الاحسان - ومن لم یشکر الناس لم یشکر اللہ
بھی انمیں مشہور معروف معمول بہ اور اونکی دلمیں منقوش ہے۔ تو ایسی حالت میں جو جو آرام ومذہبی
آزادی وغیرہ انکو سلطنت انگریزی میں میسر ہے اور جو تعریف وشکرگذاری شرع نے سکھلائی ہے اوسکو
یہ ہرگز بھول نہیں سکتے۔ ہاں بیجا ظاہرداری کی منافقانہ خوشامد نہ سرکار کو پسند ہے اور نہ
مسلمانوں کو اوسکی حاجت ہے - ۴ - یہ مرزا صاحب کی ناخدا ترسی ناانصافی خودغرضانہ حکمت
بلکہ کینہ وری بداندیشی وبغض باطنی ہے - کہ اپنی خیرخواہی جتانیکو خواہ نخواہ بغاوت کی کچھڑی
پکانی اور نعمتوں کے فراموش کرنیکا الزام واشارہ دوسرے غریب مسلمانوں پر کرتے رہتے ہیں کیا وہ
مسلمان ایسے دیوانے اور سودائی ہیں کہ خواہ نخواہ خلاف ہدایت وتعلیم مذہب احسان فراموش ہوکر
فساد وبغاوت کی مرتکب ہوکر شرعی وقانونی مجرم بنیں؟ اور ارشاد ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ

Marfat.com

کی نافرمانی کریں؟ ہرگز نہیں۔ سیدنا صاف آپ یوں کیوں نہیں فرماتے کہ جو آپ کو مسیح مانکر اطاعت نہ کرے اور اپنے نفس کو مع لوازم آپکے ہاتھ پر بیچکر آپکا چاکر و فرمانبردار نہ بنے وہ باغی اور تمام سزاؤں کا مستوجب ہے۔

فصل ۸۱۔ ضرورۃ الامام ص۲۳ و ۲۴۔ پھر اصل کلام کی طرف عود کرکے کہتا ہوں کہ قرآن شریف نے جیسا کہ جسمانی تمدن کے لئے یہ تاکید فرمائی ہے کہ ایک بادشاہ کے زیر حکم ہو کر چلیں یہی تاکید روحانی تمدن کے لئے بھی۔ اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالی یہ دعا سکھلاتا ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ وغیرہ۔ لہذا اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ جن لوگوں پر اکمل واتم طور پر نعمت روحانی کی بارش ہوئی ہے انکی راہوں کی ہمیں توفیق بخش کہ تا ہم انکی پیروی کریں سو اس آیت میں بھی اشارہ ہے کہ تم امام الزمان کے ساتھ ہو جاؤ۔

جواب۔ الفاظ اگرچہ اور ہیں مگر مدعا وہی خود بدولت کی ثنا اپنی حکومت اکمل و اتم طور پر نعمت روحانی کی بارش کے محل و اخیر پر خداوندی حکم اھدنا الصراط المستقیم الخ کو بھی فراہمی جماعت پر چسپان کر دیا کہ اسمیں یہی اشارہ ہے کہ تم امام الزمان کے ساتھ ہو جاؤ۔ مرزا صاحب معذور ہیں جب کسی چیز کا عشق ہو جاتا ہے تو یہی حال ہوتا ہے کہ مطلوب کے سوا اور کچھ نہیں سوجھتا، مصرعہ جو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد + ۲۔ قرآن مجید پر بھی مرزا صاحب نے ایسا قبضہ و دخل کیا ہے کہ اوسکی آیات کی تفسیر و معنی جسطرح منشا کے موافق و پسند خاطر ہوں بلا تامل کر لیتے ہیں چنانچہ براہین صد ۲۳ میں فرمایا پھر یہ تعلیم دیکر کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم تمام سچے طالبوں کو خوشخبری دی کہ وہ اپنے رسول مقبول کی تبعیت سے اس علم ظاہری و باطنی تک پہنچ سکتے ہیں۔" اب فرما دیا کہ اس آیت میں بھی اشارہ ہے کہ تم امام الزمان کے ساتھ ہو جاؤ۔" براہین میں دوسری جگہ اسکی کچھ اور تفسیر و معنی کر دیئے ہیں۔ بیشک مرزا صاحب کی دلیری آزادی و حوصلگی ہمسری کسی دوسرے مسلمان سے ہونا محال و غیر ممکن ہے۔ ہاں کوئی فری تھنکر بھی ایسے دل گردہ والا شاید ہی نکلے۔

فصل ۸۲۔ ضرورۃ الامام ۔ یاد رہے کہ امام الزمان کی لفظ میں نبی رسول محدث مجدد سب داخل ہیں مگر جو لوگ ارشاد و ہدایت خلق اللہ کے لئے مامور نہیں ہوئے اور نہ وہ کمالات انکو

دی گئی وہ گو ولی ہوں یا ابدال ہوں امام الزمان نہیں کہلا سکتے۔

جواب - جب یہ سب مناصب بزعم مرزا صاحب خود بدولت ہی کے قبضہ و قدرت میں آگئے اور کل ارشاد ہدایات و کمالات آپ تک ہی محدود و قفل بند ہو گئے - تو پھر کسی دوسرے کی کیا مجال کہ امر میں کچھ حرف زبان پر لاوے - اور مرزا صاحب کے نزدیک کیا مجرد کہلانے ہی سے سب کچھ بنجاتا اور ہو جاتا ہے؟ مثلاً لوگوں میں غنی و ساہوکار کہلاوے خواہ گھر میں ایک کوڑی بھی نہو اور چوہے ہی قلا بازیاں کھاتے ہوں؟ لیکن عاجز کے نزدیک تو منصب و عہدہ وہی ہے جو اللہ پاک عزوجل کی طرف سے عنایت ہو پھر خواہ کوئی مانے - کہے یا نہ کہے نہ یہ کہ دیل کا سا حال ہو اور بموجب ؎ طعنہ گبر و در سخن بر بایزید * ننگ دارد از درون او یزید * ہمچو گور کافران بیرون حلل * واندرون قہر خدا عزوجل * ونعم ما قیل ؎ نیک باشی و بدت گوید خلق * بہ کہ بد باشی و نیکت گویند * تاکہ دوسرے ناواقف غریب ہو کھانہ کھاویں - ۲ - مرزا صاحب اس امر کا بھی خیال رکھیں کہ خزائن الہیہ (ارشاد ہدایت علوم ولایت الہامات کشوف وغیرہ وغیرہ) کو محدود و یا خرچ و ختم شدہ جاننا ویا اللہ تعالی واہب العطیات وعلی کل شی قدیر کو ایسی بیشمار بلا احصی خزائن کا مالک نہ جانے بموجب اس آیت قرآن وللہ خزائن السموت والارض ولکن المنافقون لا یفقہون کے کن لوگونکا فہم و سمجھ ہے؟ -

فصل ۳۸ - ضرورۃ الامام - اب بالآخر یہ سوال باقی رہا کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے جسکی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا تعالی کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے۔ سو میں اس وقت بیدھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالی کے فضل اور عنایت سے وہ امام الزمان میں ہوں اور مجھ میں خدا تعالی نے وہ تمام علامتیں اور تمام شرطیں جمع کی ہیں اور اس صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے جسمیں سے ۱۵ برس گذر بھی گئے۔

جواب - اگر قرآن مجید و حدیث شریف نیز حالات و معاملات مرزا صاحب سے آپ کا امام الزمان ہونا اور اونکی پیروی خدا تعالی کی طرف سے تمام مسلمانوں پر فرض قرار دیا جانا ثابت ہو جاوے تو کسی مسلمان کا کیا مقدور و مجال کہ اس سے انحراف کرکے مجرم بنے یہ بدیہی امر ہے کہ ہر ایک کا منصب و تنبہ احکام حاکم سے دیا اوسکے اپنے حال و اعمال سے ہی متحقق و ظاہر ہوتا ہے لیکن گستاخی

Marfat.com

اف یہاں تو احکام۔ حال و اعمال دونوں میں صفر ہے۔ ۲۔ چنانچہ آپکا حال و اعمال تقوےٰ
ہارت راستی امانت دیانت توکل علی اللہ وغیرہ حالات معاملات جو پندرہ برس سے پہلے کے
ور اس پندرہ برس کی مشاہدہ و معاملات سے ظاہر ہوئے وہ تو آمنت بجائے خود مقتدی و عام متقی
شیت اللہ والے مسلمان کے برابر بھی ثابت نہیں ہوئے جنکا کچھ مختصر حال اس تحریر میں حسب اصرار
زا صاحب درج ہوا ہے۔ ۳۔ درباب احکام متعلق امامت احادیث ذیل پر تحمل و تامل سے توجہ
رماویں کہ امام صادق و ہادی برحق صلعم کا درباره امامت تو قطعی فیصلہ یہ ہے الائمۃ من
قریش۔ الناس تبع لقریش فی ھذا الشان مسلمھم تبع لمسلمھم وکافرھم تبع لکافرھم متفق
علیہ۔ لایزال ھذا الامر فی قریش ما بقی منھم اثنان متفق علیہ۔ الناس تبع لقریش
فی الخیر والشر رواہ مسلم اور جو اس امر کی مخالفت کرے اوسکی نسبت فرمایا ان ھذا الامر
فی قریش لا یعادیھم احد الا کبہ اللہ علی وجھہ ما اقام الدین۔ بخاری۔ ابتدا اسلام سے
اب تک تو یہی اصول تمام مسلمانوں میں مسلم و مقبول رہا ہے۔ مرزا صاحب فرماویں کہ اب اسوقت
یہہ کیونکر منسوخ ہو کر الائمۃ من الفارس ومن المغل ومن نسل جنجیز خان وسکی جگہ
قایم ہو سکتا ہے؟ ۴۔ اگر مرزا صاحب فرماویں کہ وہ جسمانی امارت کی واسطے ہی اور روحانی امارت و
امامت میں کسی غیر قریش کا امام ہونا لاباس ہے تو عرض ہے کہ اول تو احادیث شریفہ موصوفہ بالا میں
کوئی خصوصیت جسمانی و روحانی امامت و امارت کی نہیں ہے اور اگر زبردستی بلا دلیل مرزا صاحب خواہ
نخواہ اپنی طرف سے خصوصیت و استثنا لگا لیں۔ تو پھر فرماویں کہ دوسرے غریب مسلمانوں کو واسطے
اسکو بلاوجہ کیوں محال و ناجائز خیال فرماتے ہیں؟ ۵۔ مرزا صاحب کو تو علوم و معارف و کمال
و افضلیت کا بڑا دعوی ہے لیکن براہ مہربانی جسمانی مسلمان عالم بادشاہوں کی احتیاط کو بھی
غور سے ملاحظہ فرماویں۔ شاید آپکو معلوم نہو تو عاجز مثال کے طور پر عرض کرتا ہے اور لاہور میں اسکے
جاننے اور بیان کرنیوالے اب تک موجود ہیں۔ وہ یہ ہے کہ اورنگزیب عالمگیر بادشاہ نے باعث اپنی چغتائی
ہونے کے حرمین شریفین کے قریشی امام و امیر کو سوا لاکھ روپیہ یا کسیقدر نذرانہ بھیجکر التجا کی کہ چونکہ امامت
و امارت اسلام میں خاص آپ اہل قریش کے واسطے ہے۔ لہذا آپ مجھکو ہندوستان وغیرہ کیواسطے
اپنا نائب قبول فرما کر سند نیابت عطا فرماویں۔ جو وہاں سے آ گئی تھی۔ دیکھئے عام مسلمان بھی

Marfat.com

منصب امامت کو قریش کا حق مان کر اور سمجھکر اور اُس ارشاد حدیث من یرد ھوان قریش اھانہ اللہ سے ڈر کر اون سے سند نیابت حاصل کرتے۔ اور نذرانہ بھیجتے رہے آور یہاں نذرانہ تو کہاں بغیر کسی قطعی الدلالت نص قرآن مجید وحدیث شریف کی سرف گلاب شاہ فقیر مجذوب مرفوع القلم کے بیان پر جسکا ذکر کریم بخش جالپوری کے اظہار مندرجہ کتاب نشان آسمانی دوسرا نام شہادت الملہمین صفحہ ۲۱ و ۲۲ میں ہے **ویا خود** بدولت کے الہامات پر جنکا حال و مآل کچھ اس تحریر میں عرض ہوا ہے مرزا صاحب نے اپنے آپ کو ایسا امام الزمان قرار دیا ہے کہ سید و قریش وغیر قریش بلکہ تمام مسلمانان دنیا پر اپنا اتباع و پیروی خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض ٹھرا دی ہے۔ اور اس امر کا کچھ خیال نہیں فرمایا کہ جو بات بیدلیل اور خلاف سنت ہو اوسکی قدر خرافات سے زیادہ کیا ہوسکتی ہے؟ اور مسلمان اوسکو قبول کر کے محرمات شرعی مثل تصویر کھچوالنے۔ شرعی ورثا کو محروم کرنے حق العباد قیمت کتاب وغیرہ ادا نکرنے ایفاء عہد کی پیروی نکرنے وغیرہ مسائل خلاف شریعت میں آپ کی پیروی کیونکر کر سکتے ہیں؟ ۔۶۔ پھر حسب امارت و امام الزمانی کے مرزا صاحب خود امامان بلکہ دلدادہ عاشق و فریفتہ ہیں اور دن رات اسی کے فکر میں مصروف و مشغول رہتے ہیں اُس امام الزمانی کی نسبت اُس اصلی و حق امام الزمان کا جو ان کا ستاروں اور کاملوں میں دوم درجہ پر تھا جو شرف صحبت آنحضرت صلعم سے مشرف ہو کر تکمیل منازل سلوک کر چکے تھے اور جنکی شان میں مرزا صاحب ایمان سے قبول کر چکے ہیں کہ اونکے کمالات کی نسبت بھی ہمارے کمالات اگو ہمیں حاصل ہوں بطور ظل کے واقع ہیں اور ان میں بعض ایسے جزوی فضائل ہیں جو ہمیں کسی طرح حاصل نہیں ہوسکتے انتہے ازالہ صفحہ ۱۳۶۔ اور جسکے اخلاص۔ انابت۔ علم۔ فضل۔ عدل۔ تقوی و خشیت اللہ وغیرہ کے اکثر مخالفین بھی قائل ہیں اور جسکو حقیقی امام الزمانی اللہ تعالے نے عطا فرمائی تھی۔ اور تمام مومنین نے اُسکی امامت کو بسر و چشم قبول کر لیا تھا۔ اونکا حال ورائے ملاحظہ فرماویں۔ وھو ہذا۔ المحب الطبری ابو جعفر سے بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ مدینہ طیبہ میں ایک راستہ جا رہے تھے کہ علی مرتضی اور انکے ساتھ امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین اونسے ملے اور علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اُنپر سلام علیک کہکر انکا ہاتھ پکڑ لیا اور امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما انکے دائیں بائیں کھڑے ہوگئے عمر رضی اللہ تعالی عنہ بکا و زاری میں تھے جو اونکو لاحق ہوا کرتا تھا۔ علی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ یا امیر المومنین

Marfat.com

کیا شے تمکو رلاتی ہے؟ تو جواب میں کہا کہ ای علی مجھسے زیادہ کسکو رونا چاہیئے؟ اس امت کا امر امت میرے متعلق کیا گیا ہے۔ میں اسمیں حکم کرتا ہوں اور میں نہیں جانتا کہ میں خراب کرتا ہوں یا نیک کرتا ہوں؟ اسپر علی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا واللہ آپ ایسے ایسے عدل کرتے ہیں۔ اس سُننے پر بھی عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا رونا نہ تھا۔ پھر امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ نے تکلم فرمایا اور انکی ولایت و عدل کا ذکر کیا۔ اوسپر بھی وہ روتے ہی رہے۔ بعدہ امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ نے مثل امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ کے کلام کی تو آپکا رونا بس ہوا اور فرمانے لگے (یا بنی اخی) ای میرے بھائی کے فرزندان تم دونو اس امر کی (عدل و انصاف کی) گواہی دیتے ہو؟ اسپر امامین ہمامین سکوت کرکے اپنے والد بزرگ کیطرف دیکھنے لگے تو علی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ تم دونو گواہی دو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں انتہی"۔ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے تو ایسے ارفع روحانی حالات تھے جن سے دنیا واقف ہے۔ اب انکی ایک نائب امام امیر کے حالات بھی دیکھیے کہ کیسے عالیشان تھے۔ جیساکہ عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کے حال سے ظاہر ہے اور وہ یہ ہے کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کو حمص پر عامل وامیر کرکے بھیجا۔ ایکبرس تک انکی خبر نہ آئی تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے خط لکھا کہ میرے اس خط کے پہنچتے پر معہ مال مسلمین جو تمنے جمع کیا ہے چلے آؤ"۔ اسپر عمیر رضی اللہ تعالی عنہ اپنے تھیلی میں اپنا زاد راہ اور کاسہ ڈالکر اور ظرف چرمین پانی کیلئے اور اپنا عصا لیکر پیادہ پا حمص سے روانہ ہوئے۔ حتی کہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے بحالیکہ انکا رنگ متغیر چہرہ غبار آلودہ اور بال لمبے ہوگئے تھے۔ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس پہنچے سلام علیک کہا۔ عمر رض نے حال پوچھا تو جواب دیا کہ آپ نہیں دیکھتے کہ میں صحیح البدن طاہر البدن ہوں اور اپنا اسباب اٹھائے لایا ہوں۔ عمر رض نے پوچھا کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ انکا خیال تھا کہ وہ کچھ مال لائے ہونگے۔ عمیر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ میرے پاس میری تھیلی ہے اسمیں اپنا زاد راہ رکھتا ہوں اور کاسہ ہے جسمیں کھاتا ہوں اور اس سے سر اور چادر دھوتا ہوں اور ظرف چرمین جسمیں وضو اور پینے کا پانی ہے اور عصا چلنے میں۔ اگر کوئی موذی پیش آوے تو کارآمد ہے۔ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ کیا تم پیادہ آئے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں کوئی سواری کا چارپایہ نہ تھا۔ عمر رضی اللہ تعالی عنہ

Marfat.com

کہا کیا تمہاری رعیت میں سے کوئی ایسا نہ تھا کہ تمسے سواری کا احسان کرتا ؟ جواب میں کہا کہ کسی نے نہیں دی اور نہ مینے اونسے مانگی عمر رضنے کہا کیسے برے مسلمان تھے جن سے تم آئے ہو اسپر عمیر رضنے کہا آپ اللہ سے ڈریں ورسوائے خیر کے اور کچھ نکہیں اللہ تعالیٰ نے آپکو غیبت سے منع کیا ہے اور آپنے انکو نمازیں پڑھتے دیکھا ہے۔ عمر رضی اللہ نے پوچھا کہ تمنے اپنی امارت میں کیا بنایا ہے ؟ جوابدیا کہ آپکا کیا سوال ہے ؟ عمر رضنے کہا سبحان اللہ۔ اسپر انہوں نے کہا کہ اگر مجکو یہ خوف نہوتا کہ مجھسے ناراضی کا عملدرآمد ہو گا تو میں آپکو نہ بتلاتا۔ شہر میں پہنچکر مینے اوسکی صلحا اہل کو جمع کیا انکی اموال کا انکو والی کیا اور محل پر اسکو رکھا اگر اسمیں سے کچھ آپکو پہنچتا تو آپکے پاس لاتا۔ عمر رضنے پوچھا کہ تم کچھ نہیں لائے ؟ جواب دیا کچھ نہیں۔ امیر المومنین نے حکم دیا کہ عمیر رض کیلئے نشست بناؤ۔ اسپر کہا کہ یہ ایسی شئے ہے کہ میں آپکے لئے کبھی یہ عہدہ اور کام نہیں لونگا اور آپکے بعد کسی کے لئے۔ واللہ میں اسمیں سلامت نہ بچا ایک معاہد نصرانی کو مینے کہا اخزاک اللہ (تجھے اللہ رسوا کرے) یہ بسبب امارت کی مجکو پیش آیا۔ یا عمر تحقیق میرے ایام کا بہت خراب حصہ تہا جب میں آپ کا مصاحب بنا اسکی بعد جانیکا اوسنے اذن پوچھا تو اجازت ملگئی اور اونکا مکان مدینہ منورہ سے دور قبا میں تھا۔ چند روز بعد عمر رضی اللہ عنہ نے حارث کو کہا کہ عمیر بن سعد کی پاس یہ ایکسو دینار بیجاؤ اگر بہت خستگی ہو تو واپس لے آنا اور اگر حال شدت سے تنگ ہو تو یہ دینار اونکو دیدینا۔

حارث اونکی پاس پہنچے تو عمیر اسوقت ایک دیوار کے پاس بیٹھکر اپنی قمیص کی جوئیں نکال رہے تھے سلام علیک کہا۔ عمیر رضنے کہا آؤ بیٹھو اللہ تعالیٰ تمپر رحم کرے۔ کہاں سے آئے ہو ؟ حارث نے کہا مدینہ سے۔ پوچھا کہ امیر المومنین کو تمنے کسحال میں چھوڑا ؟ اوس نے کہا راضی خوشی۔ پھر پوچھا مسلمین کا کیسا حال تھا اوسنے کہا راضی خوشی تھے پھر کہا کہ عمر حدود الٰہی قایم کرتے ہیں اوسنے جواب دیا کہ ہاں اپنے بیٹے کو ایک جرم پر سزا دی ہے اور وہ اس سزا میں فوت ہوا۔ یہ سنکر عمیر نے کہا یا الٰہی عمر کی مدد کر میں اسکو شدید جانتا ہوں اور تیرے واسطے اسکو محبت کرتا ہوں حارث اونکے پاس تین یوم رہے ایک روٹی جو کی انکو ملتی تھی وہ حارث کو کھلادیتے اور خود گرسنہ رہتے تھے حتی کہ بھوک سے تکلیف پہنچی تو حارث کو کہا کہ تمہارے سبب ہمکو بھوک لاحق ہوئی اگر جاسکو تو تم جاؤ۔ حارث نے دینار نکالکر دیئے اور کہا کہ یہ امیر المومنین نے بھیجی ہیں اپنے کام میں لاؤ۔ اسپر عمیر رض نے چیخ مار کر کہا کہ انکو واپس لیجاؤ

Marfat.com

مجکو کچھ حاجت نہیں۔ اسپر عورت نے کہا کہ آپ لیکر انکو محل پر خرچ کردیں۔ تو کہا کہ میرے پاس
کوئی شے نہیں جسمیں انکو رکھوں۔ تو اونے اپنے پارچہ کے نیچے کے حصہ سے پھاڑکر ایک ٹکڑا دیا تو
اسمیں وہ دینار رکھکر آپ گھر سے نکلے اور سب شہداء و فقراء کے بچوں کو تقسیم کر آئے۔ حارث نے
واپس آنکر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حال سنایا۔ تو آپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عمیر پر رحم فرماوے۔ اسکے
چند عرصہ بعد عمیر رضہ کا انتقال ہوا تو عمر رضہ کو اس واقعہ کا رنج ہوا اور آپ مع چند اصحاب چلکر
قبرستان آئے۔ آپنے اصحاب سے کہا کہ ہر شخص کی جو آرزو ہو بیان کرے۔ ہر ایک نے کچھ کچھ بیان
کیا۔ جب عمر رضہ کی نوبت آئی تو فرمایا کہ میری تو یہ آرزو ہے کہ عمیر بن سعد جیسا شخص مسلمانوں کا
امیر ہوا کرے انتہے "۸۔ اسلامی امامت و امارت سے صرف اسیقدر مقصود و مدعا نہیں ہے کہ
دوسرے دنیادار بادشاہوں و امیروں کی طرح جائداد۔ و زیور۔ باغات۔ محل مکانات۔ مقبرے
مینار۔ گھنٹہ گھر (کلاک ٹاور) اور مینار روشنی (لائیٹ ٹاور) وغیرہ غریبوں کے مال سے ہزارہا روپیہ
خرچ کرکے اپنی تفریح طبع و یا اپنی یادگار کیلئے بنالیں۔ جیسا کہ رسول اللہ صلعم کے ارشاد اذا اراد اللہ بعبد شرا اھلک مالہ فی الماء والطین۔ النفقة کلہا فی سبیل اللہ الا البناء فلا خیر فیہ آپنے ایک شخص کے بلند قبہ بنانے پر اسکی سلام سے اعراض
فرمایا تو اونے اسمیں آپکی خفگی سمجھکر اوس عمارت کو گرا کر زمین کے برابر کردیا۔ تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کل
عمارت بنانے والی پر وبال ہے مگر وہ جو مالا بد منہ ہو وغیرہ احکام کی پرواہ نکرکے اگلے دنیادار
بادشاہوں اور امیروں نے بنائے ہیں۔ اور مرزا صاحب نے بھی اسیطرح ایک یادگاری مینار
منارۃ المسیح جسمیں گھڑی جنگل میں وقت بتانیکو اور لالٹین دور دور تک روشنی جانیکو لگائی جاکے
تعمیر کرنیکے واسطے دس ہزار روپیہ کے چندہ کے لئے دس صفحہ کا اشتہار ۲۸ مئی سنہ ۱۹۰۰ء مع نقشہ
منارہ شایع کیا ہے۔ اسلامی ارشاد و احکام کے مطابق تو امارت و امارت ایک اہم و مشکل کام ہے جو
ہر ایک محض زبانی باتیں بناکر حساب کتاب پورا کرنیوالے سے ہرگز نہیں ہوسکتا۔ اور نہ ہر ایک
میں اسکی لیاقت و استعداد ہے۔ اور نہ سوائے ربانی عالیشان۔ روحانی لوگوں کے ہر ایک امامت
و امارت کا اہل ہے۔ دیکھ لیجئے حقیقی و صلی ربانی امامت سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کی۔ پھر امیر المومنین ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔ پھر امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی کہ انہوں نے اپنے عہد امانت میں اپنے گھر کے لئے کسقدر زیور بنائے ہو یا دوسری جائیدادیں

Marfat.com

مکانات ویا یادگاری بنا رکھی بنائے؟ ہر گز ہر گز ان امور کا نام و نشان ان بابرکت و رحمت الٰہی والے عہد امانت میں جنکی پیروی مسلمانوں پر فرض ہے آپکو نہیں ملیگا۔ ہاں دنیاوی امیروں اور سلطنتوں میں یہ سب کچھ باِفراط موجود و قایم ہے۔ لیکن وہ قابل سند و قابل اتباع ہر گز کبھی نہیں ہو سکتا۔ ۹۔ اپنی زبان سے اپنی مدح و ثنا بیان کرنیکی نسبت یہ عرض ہے کہ اگرچہ یوم حنین میں سید الاولین والاخرین شارع علیہ افضل الصلوٰت والتحیات سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے خلق اللہ کو حق پہنچانیکے لئے فخریہ فرمایا تھا۔ انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب اور دوسرے موقع پر انا سید ولد آدم ولا فخر وغیرہ وغیرہ۔ نیز صحابہ کرام کے مناقب بھی کبھی کبھی سراپا صدق بیان فرمائے لیکن ایسے مواقع بہت ہیں اور پھر اونکے ساتھ ہی اپنی ذات مبارک واطہر کے لئے جو واقعاً صحیح و سچے طور پر مجمع فضائل و صفات حمیدہ و کمالات پسندیدہ و برگزیدہ تھی جب کسی ایک نے خیر البریہ کہا تو جواب میں فرمایا۔ ذاک ابراہیم علیہ السلام اور فرمایا لا تطرونی کما اطرت النصاری ابن مریم فانما انا عبدہ فقولوا عبد اللہ و رسولہ۔ اور وفد بنی عامر کے۔ انت سیدنا۔ کہنے پر فرمایا السید اللہ اور جب انہوں نے کہا کہ افضلنا فضلاً واعظمنا طولاً تو بجواب فرمایا قولوا بقولکم او بعض قولکم ولا یستجرینکم الشیطان پھر فرمایا ما ینبغی لعبد ان یقول انی خیر من یونس ابن متی۔ من قال انا خیر من یونس ابن متی فقد کذب۔ اور نصیحاً فرمایا ان اللہ اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یفخر احد علی احد ولا یبغی احد علی احد۔ رواہ مسلم۔ الناس کلھم بنو آدم و آدم من تراب۔ پس اُن حالات کا یہاں مرزا صاحب کی حالات سے قیاس قیاس مع الفارق ہے وہاں اپنی مدح و تعریف ناگوار اور یہاں بہی پسندیدہ و خوشگوار۔ وہاں اوسکی ممانعت یہاں حث و ترغیب و اجازت۔ وہاں اپنی مدح تو بجائے خود ایک کو دوسرے کی مدح و ثنا سے بھی پرہیز و تحذیر میں اصرار۔ یہاں اکثر کتب و اشتہارات کا یہی مضمون و یہی پرداو مدار۔ ۱۰۔ شاید کثرت و غلو فی المدح میں مرزا صاحب اسلئے خود بدولت کو معذور و مجبور خیال فرماتے ہوں کہ آپ کی ایک جان اور متعدد مناصب۔ مثیل مسیح۔ عیسیٰ بن مریم موعود علیہ السلام۔ مہدی مسعود۔ مجدد۔ محدث۔ امام الزمان۔ مرسل من اللہ وغیرہ سو اگر ہر ایک منصب کیلئے ایک ایک بھی مدح ہو تو لاچار کئی مناقب کا مجموعہ ہو جاتا ہے لیکن غور طلب امر یہ ہے کہ اپنی مدح سرائی و خود ستائی کی کوئی حد بھی مقرر ہے یا نہیں؟

Marfat.com

ہادی جن و انس علیہ الصلوٰۃ والسلام و صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا تو ارشاد فلا
تزکوا انفسکم ھو اعلم بمن اتقی پر یہانتک عملدرآمد تھا کہ ایک شخص کی ثنا کے موقع پر فرمایا
اھلکتم او قطعتم ظہر الرجل - ویحك قطعت عنق اخیك او صاحبك وغیرہ - ایک
شخص نے امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدح کی تو مقداد رضؓ نے اوسکی منہ میں مٹی
ڈالدی اسپر امام المسلمین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا تو اونہوں نے رسول اللہ صلعم
کا حکم اذا رأیتم المداحین فاحثوا فی وجوھھم التراب سُنا دیا - ۱۱ - امیر المومنین و امام المسلمین
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "المدح ہو الذبح" یعنی کسیکی مدح کرنا اسکو ذبح کرنا ہے ایک شخص نے انکی
ثنا کی تو آپنے فرمایا کہ "تو مجکو اور اپنے آپ کو ہلاک کرتا ہے"؟ اور آپ اس امر میں ایسے محتاط تھے کہ اگر کوئی
مدح و ثنا کر بیٹھے تو اُسکا اثر زائل کرنیکی فکر و علاج میں مصروف ہو جاتے - چنانچہ زید بن ثابت رضؓ
فرماتے ہیں کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سات پیوند اونکی چادر پر لگے ہوئے دیکھکر میں بحالت گریہ اپنے گھر
کو آیا - پھر جب گھر سے نکلا تو راستہ میں عمر رضؓ کو مشک پانی کی کاندھے پر اوٹھائے ہوئے لئے جاتے
دیکھکر مینے کہا یا امیر المومنین - اسپر آپنے مجھے فرمایا کہ کچھہ نہ بولو میں تمہیں تبلاؤنگا پس میں اُنکی ساتھ
ہو لیا حتی کہ آپنے وہ پانی ایک بڑھیا عورت کے گھر ڈالدیا - پھر ہم آپکے مکان کو پھرے ہو اسبارہ
میں اُن سے ذکر کیا تو آپنے کہا کہ تمہارے جانیکے بعد میرے پاس ہمارے روم کا وکیل اور فارس کا
وکیل دونو آئے اور اونہوں نے کہا کہ یا عمر تمہاری نیکی اللہ کیلئے ہے - اور بیشک لوگ تمہارے
علم و فضل و عدل پر متفق ہیں جب وہ (یہ تعریف و مدح کر کے) چلے گئے تو مجھ میں بھی جیسا کہ بشر
مین داخل ہوتا ہے (عُجب) داخل ہوا - پس میں اوٹھا اور (علاجاً) اپنے نفس سے ایسا معاملہ
کیا - ۱۲ - حدیث شریف عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلعم قال ثلث منجیاتٌ و ثلث مہلکات
فاما المنجیات فتقوی اللہ فی السر والعلانیۃ والقول بالحق فی الرضاء والسخط والقصد
فی الغنی والفقر واما المھلکات فھوی متبعٌ وشحٌ مطاعٌ واعجاب المرء بنفسہ وھی اشدھن
کی ہدایت کے مطابق عمر رضؓ عجب نفس کے علاج کیطرف اہتمام سے اکثر متوجہ رہتے تھے جیسا کہ محمد بن عمر
المخزومی نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ عمر رضؓ نے الصلوٰۃ جامعۃ کی منادی کرائی جب لوگ
جمع ہو گئے اور کثرت ہوئی تو آپ نے منبر پر چڑھکر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا جسکے وہ لائق ہیں کی اور محمد

Marfat.com

پر صلوٰۃ بھیجکر فرمایا - ای لوگو تحقیق تمنے مجکو دیکھا ہی کہ مین اپنی خالات بنی مخزوم کا نوکر چرواہا تھا
وہ مجکو مٹھی بھر کھجور خشک و منقی دیتیں اور میں اپنی ایام گذاری کرتا فقط یہ کہکر آپ منبر سے اتر آئے تو
عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ "یا امیر المومنین آپنے سوا ذلت اپنی نفس کے اور کچھ
نہیں کہا" - اسکے جواب میں فرمایا "ای ابن عوف خلوت میں میرے نفس نے مجھسے کہا کہ تو امیر المومنین
ہے پس تجھسے یہاں کون افضل ہے" - اسلئے مینے چاہا کہ نفس کو اسکی اصل سمجھا دوں تاکہ وہ پہچان
لے" انتہے - انہی سے روایت ہی کہ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اوس حج سے واپسی پر جسکے بعد پھر آپنے حج کا
موقع نہیں پایا فرمایا کہ "تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں اور اسکی سوا کوئی معبود نہیں وہ جسکو
جو چاہتا ہے عطا کرتا ہے - میں اس وادی ضجنان میں خطاب کے اونٹ چرایا کرتا تھا اور وہ تیز و تند
مزاج تھے میرے کام پر مجکو عتاب بھی کرتے - اور قصور پر مجکو مارتے بھی اور اسیطرح مین صبح و
شام گذارتا اور سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی نہ تہا جس سے خطاب ڈرتے - انتہے" ۱۳ - عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ حج ہر سال کرتے اور خود میر قافلہ ہوتے - بارہا مدینہ منورہ سے مکہ شریف تک حج وغیرہ کا سفر کیا - کبھی
خیمہ و شامیانہ ساتھ نرکھا جہاں ٹھہرے کسی درخت پر چادر کپڑا ڈالکر اسکے سایہ میں پڑ رہتے - ایکدفعہ
تک گھر میں رہے - باہر آئے تو لوگ انتظار کر رہے تھے معلوم ہوا کہ پہننے کو کپڑے نہ تھے اسلئے انہیں کپڑوں کو
دھوکر سوکھنے کو ڈالا تھا سو جب خشک ہو گئے تو وہی پہنکر باہر نکلے انتہے وغیرہ - ۱۴ - اب مرزا
صاحب و انکے مریدین غور کریں کہ یہ حالات احتیاط و تعظیم امر اللہ و خشیت اللہ و زہد فی الدنیا وغیرہ
ان برحق و صادق امام الزمانان موصوف الصدر میں متحقق ہیں اونکی نام و نشان و شائبہ کا بھی کبھی مرزا
صاحب کی زبانی امام الزمانی میں پتہ لگا ہے؟ ویا کبھی کچھ بھی ظہور ہوا ہی؟ ہرگز نہیں - بلکہ جو
ظاہر ہوا وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے بزبان خود بدعاوی و تقاریر گوناگون امام الزمان بنکر یہانتک
بلند پروازی کی کہ دنیا میں کسی کو بھی خاطر میں نہیں لاتے - امام الزمانی کی لاٹھہ اوٹھا کر سبکو بھیڑ بکری
کی طرح آگے رکھ لیا ہے - اور دن رات تحقیر و توہین سب و شتم لعن و طعن مومنین و مسلمین و دیگر مخلوق
و فراہمی مال و جائداد میں مصروف ہیں کوئی تو غور و تامل سے سوچے اور ارشاد قرآن مجید افلم یسیروا
فی الارض فتکون لہم قلوب یعقلون بہا او اذان یسمعون بہا ، فانہا لا تعمی الابصار ولکن
تعمی القلوب التی فی الصدور کے وعید سے خوف کرے - ۱۵ - مرزا صاحب کو زبان خود اپنے علم

Marfat.com

عقل پر دعوے و ناز تو بہت ہے - لیکن جس کو چہ اخلاص فقر و فنا و عبودیت سے نا واقف ہوں
اسمیں بیچارے معذور ہیں اس احتیاط و خشیت اللہ و علم عیوب و فریب نفس سے ماہر ہوتے
ہیں - عارفین - کاملین - متبعین شریعت و احکام کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلعم - اور جبکہ
محض زبانی ہی حساب کتاب ہو - ہدایات رسول اللہ صلعم اذا رائیتم المداحین فاحثوا فی وجوھھم
التراب - وا عجاب المرء بنفسه وهی اشد من - المدح هو الذبح وغیرہ وغیرہ پر نظر ہی نہو یا کسی
سبب انکی پرواہ نہو وہاں تو یہی حال ہوگا اور اسی سبب سے مرزا صاحب نے ان سب احکام امور
کو نسیاً منسیا کر کے ایسا تعزیر کیا ہے - کہ خود ستائی اور تعریف و توصیف میں کتابیں و اشتہارات
شایع کرنے پر بھی بس نہیں - پاک و ممتاز جماعت کہکر اور نام لے لیکر مدح و ثنا ہوتی رہتی ہے
۱۶ - بزبان خود امام صاحب تو خیر بہت عالی حوصلہ اور اوس مدح و ثنا کے مصنف و موجد اور
اپنے ہاتھوں سے اوسکو لکھنے والے ہیں - لیکن مریدین بھی ما شاء اللہ ہر ایک ارشاد مرشد کو خواہ
موافق شریعت ہو خواہ مخالف آمنا و صدقنا کہکر نوش جان فرماتے جاتے ہیں - اور کوئی بھی
اپنے نفس سے مطالبہ نہیں کرتا کہ یہ میری مدح و ثنا صحیح ہے کہ نہیں ؟ اور مجھکو اس سے نفع ہے
کہ نقصان ؟ اسمیں شک نہیں کہ پیر کی نسبت عادات و اخلاق کا اثر مریدین پر ضرور ہوتا
ہے - لیکن جو صاحب اپنے آپ کو ماہر قرآن و حدیث و عالم جانتے ہیں و یا اس نام سے پکارے
جاتے ہیں اونکو تو ضرور آنکھیں کھولنی چاہئیں - کہ آیا یہ امور موافق تعلیم و ہدایت قرآن مجید
و حدیث شریف ہیں یا نہ ؟ ۱۷ - ہاں اباحت مدح میں بھی احادیث وارد ہیں - لیکن وہ کمال
ایمان و یقین و ریاضت نفس و معرفت تامہ والوں کے واسطے ہیں جو فتن نفس سے واقف و
مامون ہوں - سو یہاں اگر کل جماعت کا ایسا ہی اعلےٰ و ارفع حال ہوتا تو کچھ مضائقہ نتھا لیکن
بظاہر تو اسکا کچھ ثبوت و وجود نہیں بلکہ معاملہ برعکس ہے - خود امام صاحب کی جوش طبیعت
کی یہ حالت ہے جو بیان ہو چکا ہے اور قریب کا ذکر ہے - کہ ایک قدیمی مخلص خیر خواہ دوست کی
محض بنظر خیر خواہی و محبت مجرد اتنا لکھنے پر کہ "نفس امارہ کو چھوڑ دو" برافروختہ و مشتعل ہو گئے
اور اب اوس دوست کی خدمات و احسانات سب فراموش کر کے مخالف ہو کر علانیہ تبرا بازی بذریعہ
اشتہارات شروع کر دی ہے سبحان اللہ احکام شرعی کی کیسی رعایت ہے اور مریدین تعظیم و تکریم میں

Marfat.com

اسقدر غالی ہو بڑہے ہوئے ہین کہ بر ملا بیدہڑک کہتی ہیں کہ "ہیں حضرت میں نفس ہے" معاذ اللہ
یہ لوگ خیال نہیں کرتے کہ تمام جہان کے حضرات کی حضرت ہادی علیہ الصلوۃ والسلام تو خود دعا
فرماویں کہ اللّٰھم رحمتك ارجوا فلا تكلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح شانی كله لا اله
الا انت - اور یہان انکے حضرت امام صاحب کو نفس سے نسبت کرنا ہی نہایت گناہ ہے یہ ہی
عجب فہم و اتباع رسول اللہ صلعم ہے - ۱۸- ایک دوسرے موقع خیر خواہی و درخواست پر کہ مولوی
نور الدین صاحب ایکدو روز کیواسطے یہاں تشریف لاویں" اوسپر مرزا صاحب نے خفگی سے فرمایا
کہ لکھدو اعملوا علی مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون من تکون لہ عاقبۃ الدار اگرچہ
یہ جواب ایام گذاری و جماعت مریدین کی استقامت سے جمع رہنے کے لیے تو عمدہ سبق ہے لیکن
ارادہ الٰہی ہرگز کسی سے رک نہیں سکتا - ایک تیسرا موقع وہ ہی جہان ایک خواب نوم کی
حالت کی بے اختیاری فقرہ پر اسقدر ناراضگی فرمائی کہ ایک کتاب تحریر کرکے شایع فرما دی یہ
سب جوش و غصہ بظاہر نتیجہ مدح و ثنا کے عادی ہونیکا ہے کہ ذرا سا خلاف نفس بھی گوارا
نہیں ہو سکتا - ورنہ اہل اللہ تو نہایت صاحب وقار بردبار متحمل و صابر و عفو و درگذر کرنیوالے
ہوتے ہیں جیسا کہ مرزا صاحب کو بزبان خود اُن سب اخلاق فاضلہ کا دعوے ہے - ۱۹- پس
جب خود امام صاحب کا یہ حال ہی تو دوسرے مریدین کا اسی پر قیاس کر لینا چاہیے کہ مدح
و ثنا اونکی حق میں اور اونکی تزکیہ نفوس کے لئے کسقدر مفید و ضروری تھے؟ نفوس کو تو مدح و ثنا ضرور
خوش آمدہے لیکن مسلمانونکو شارع علیہ الصلوۃ والسلام کے احکام مذکور الصدر کی تعظیم و تکریم و تعمیل
تو ضرور مد نظر ہو کر اوس سے پرہیز چاہیے و ما علینا الا البلاغ - ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم -

فصل ۲۸ - ضرورۃ الامام صفحہ ۲۴ و ۲۵ - اور ایسے وقت میں میں ظاہر ہوا ہوں کہ جبکہ اسلامی
عقیدے اختلافات سے بھر گئے تھے اور کوئی عقیدہ اختلاف سے خالی نہ تہا - ایسا ہی مسیح کے نزول
کے بارہ میں نہایت غلط خیال پھیل گئے تھے اور اس عقیدے میں اختلاف کا یہ حال تھا کہ
کوئی حضرت عیسیٰ کے حیات کا قایل تھا اور کوئی موت کا اور کوئی جسمانی نزول مانتا تھا اور
کوئی بروزی نزول کا معتقد تہا کوئی دمشق میں اونکو اتار رہا تہا اور کوئی مکہ میں اور کوئی

Marfat.com

بیت المقدس میں اور کوئی اسلامی لشکر میں اور کوئی خیال کرتا تھا کہ ہندوستان میں او ترینگے
پس یہ تمام مختلف رائیں اور مختلف قول ایک فیصلہ کرنیوالے حکم کو چاہتے تھے۔ سو وہ حکم میں
ہوں میں روحانی طور پر صلیب کے لئے اور نیز اختلافات کے دور کرنیکے لئے بھیجا گیا ہوں
ان ہی دونوں امروں نے تقاضا کیا کہ میں بھیجا جاؤں۔ میرے لئے ضروری نہیں تھا کہ
میں اپنی حقیت کی کوئی اور دلیل پیش کروں کیونکہ ضرورت خود دلیل ہے۔

جواب۔ جیسے خیالات اوّل سے چلے آتے ہیں اور جو جزوی اختلافات مسایل میں ہیں وہ
ابتک بدستور ویسے ہی ہیں۔ ۲۔ مرزا صاحب اپنے اختلافات پر بھی نظر کریں کہ پہلے مسیح علیہ السلام
کے دوبارہ دنیا میں ظاہری وجسمانی طور پر خلافت سے آنیکے آپ قائل تھے ازالہ صفحہ ۱۹۷ و ۱۹۸ جسکو
اب دوسرے قالب میں ڈھالکر خود بدولت کو انکی جگہ آیا ہوا بیان کرکے پہلے قول کو رد کیا ہے۔ ازالہ صفحہ ۷۳
میں لکھا ہے کہ میرا یہ دعوے نہیں کہ دمشق میں کوئی مثیل مسیح پیدا نہیں ہوگا ممکن ہے کہ کسی
آیندہ زمانہ میں خاصکر دمشق میں بھی کوئی مثیل مسیح پیدا ہو جاوے" پھر صفحہ ۱۹۹ و ۲۰۰ میں
کہا ہے میں نے صرف مثیل مسیح ہونیکا دعوے کیا ہے میرا یہ بھی دعوے نہیں کہ صرف مثیل
ہونا میرے پر ہی ختم ہو گیا ہے بلکہ ممکن ہے کہ آیندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار بھی مثیل
مسیح آجائیں ہاں اس زمانہ کیلئے میں مثیل مسیح ہوں۔ ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے
جسپر حدیثوں کے بعض الفاظ صادق آسکیں کیونکہ یہ عاجز دنیا کی بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا۔ انتہے چنانچہ
مولوی نورالدین صاحب نے بھی اپنے خط ملحقہ اخیر ازالہ صفحہ ۸۲۱ میں اس مثیل مسیح ہونیکی
تصدیق کی ہے اور لکھا ہے کہ تب میں نے (مرزا صاحب سے) عرض کیا کہ ایسی صورت میں احادیث
کے باعث لوگ کیوں اشکال میں پھنسے ہوئے ہیں؟ انتہے۔ اب وس مثیل ہونیکو چھوڑ کر اصل
مسیح موعود ہونیکے دعویدار ہیں۔ منارہ جسکا احادیث میں ذکر ہے اسکو قادیان میں تعمیر کرنیکے
فکر میں ہیں اور ابھی نہ معلوم آگے چلکر کیا کیا تغیر وتبدل کرتے رہینگے۔ اس تذبذب اختلافات
کو غور سے دیکھیں کہ جب خود بدولت کو کسی جگہ استقامت وقیام وقرار ہی نہیں ہے تو آپ
دوسروں کے اختلافات کا کیونکر اور کسطرح فیصلہ کرینگے۔ ۳۔ مرزا صاحب فرمادیں کہ خود بدولت نے کونسا
غلط خیال اور کونسا اختلاف دور فرمایا اور کس عقیدہ کو اختلاف سے خالی کیا ہے؟ بظاہر تو آپنے بجاے

Marfat.com

مسلمانونکی حال پر یہ مہربانی کی ہے کہ اونکے قدیمی مسلمہ اصول جو نصوص بینہ پر مبنی تھے اور جنکی تصدیق قرآن مجید و حدیث شریف کرتے تھے مرزا صاحب نے خواہ اونکی مخالفت میں اپنے تراشیدہ حقایق و معارف بیان کرکے اور بیسیوں اختلافات اونمیں ڈالکر اونکی جنگا مشتی باہم کرادی ہے جسکے لئے وہ غریب اونکو دعائیں دیتے ہیں کہ اللہ تعالے آپکو اسکی جزا دیوے - ۴ - اللہ جل جلالہ نے جب کبھی کسی مرسل کو کسی کام کے پورا کرنے کو بھیجا ہے تو وہ کام ضرور بالضرور اوس بزرگ کے ہاتھ سے اللہ عزوجل نے پورا کرکے اوسکی صداقت و عزت ثابت و قایم فرمادی ہے - اب مرزا صاحب فرماویں کہ جب آپ کسر صلیب و اختلافات دور کرنیکے لئے بھیجے گئے ہیں تو پھر ابتک ایک اختلاف بھی دور کیوں نہیں ہوا؟ بلکہ اوراون میں زیادتی کیوں ہوئی؟ اور کسر صلیب کا پتہ و نشان دیں کہ کہاں ہوئی؟ و یا وہ محض زبانی برا بھلا کہنے اور مسیح علیہ السلام کی تحقیر و بے ادبی کو کسر صلیب سمجھتے ہیں؟ معاذ اللہ بظاہر تو بجائے کسر کے وہ قوی و مضبوط دکھلائی دیتی ہے - اور یہ تو ترقی معکوس و الا اولٹا اثر پڑا حالانکہ ربانی و الٰہی احکام و ارادوں ہیں تو ایسا کبھی نہیں ہوا - ۵ - یہ دلیل بھی مرزا صاحب نے عجب بیان فرمائی کہ ضروری نہیں کہ میں اپنی حقیت کی کوئی اور دلیل پیش کروں کیونکہ ضرورت خود دلیل ہے"۔ توجہ فرماویں کہ ایک شئی کی ضرورت سے کیا وہ شئی بھی موجود ہوجاتی ہے؟ اور کیا ایسا قبول کیا جاتا ہے؟ (۱) مثلاً ایک نابینا کو بینائی کی ضرورت ہے تو کیا اس ضرورت سے اوسکی بصیرت و بینائی بھی موجود ہوگئی؟ (۲) خشک سالی میں پانی باران رحمت کی کسقدر ضرورت ہوتی ہے - تو فرمایئے کہ بمجرد ضرورت ہونیسے بغیر پانی و بارش کے وہ خشک سالی رفع ہوجاتی ہے؟ ہرگز نہیں - اگر ایسا ہو تو قحط وغیرہ کبھی نہوا کرے - (۳) - یا ایک ضال و مضل کو ہدایت کی ضرورت ہے تو کیا بمجرد اس ضرورت کی ہونیکے وہ بغیر توبہ و استغفار و امنوا و عملوا الصلحت کے ہدایت یافتہ کہا جاویگا؟ (۴) یا حقیقی مثال سردار بہادر سید امیر علیشاہ صاحب سالدار میجر کی ضرورت فرزند کی لے لیجئے کہ اونکو کیسی آرزو و ضرورت ہے کہ امیدوہندگان کے طمع پورا کرنے سے بھی اونہوں نے اپنی نیکی فیاضی و فراخ حوصلگی کو دریغ نہ کیا تو کیا اس ضرورت سے قبل اسکے کہ علی کل شئی قدیر انکو فرزند عطا فرمادے - تو اونکی فرزند موجود ہوگیا کہا جاویگا؟ غور فرماویں

Marfat.com

(۵) - پھر دور بجائیں خود اپنے خاص الخاص مرید و حاضر باش مصاحب کے ہی حال پر نظر کریں کہ اُنکو ایک چشم و ایک ٹانگ کی درستی کی کیسی سخت حاجت و ضرورت ہی تو کیا مجرد اس ضرورت کے باعث اونکی بصارت و رفتار درست ہو کر شکایت رفع ہو گئی ؟ ہرگز نہیں - بلکہ آپکی تواضع و خاطر داری کی بدولت اونکا جسم بھاری ہو کر تکلیف اور زیادہ ہو گئی ہے - (۶) غور کیجئے مجرد ضرورت سے اوس شے کا وجود متحقق نہیں ہوتا علاوہ ازیں مرزا صاحب نے تو خود اس امر پر ہونا چاہئے وسے ہے میں بڑا فرق ہے اپنی براہین میں طول طویل بحث کر کے لکھا ہے کہ عقل زیادہ سے زیادہ ایک چیز کی ضرورت ثابت کرتی ہے - لیکن یہ اوسکی وسعت نہیں کہ وہ دکھلا دے کہ وہ شے درحقیقت موجود بھی ہے" پھر اب یہ کیسا تغیر و تبدل ہوا کہ اُس اپنی دلیل کو باطل ٹھہرا کر مجرد ضرورت ہی کو اُسکے موجود ہونیکی دلیل ٹھہرا دیا - سبحان اللہ یقلب اللہ اللیل والنہار - وقولہ تعالیٰ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم -

فصل ۸۵ - ضرورۃ الامام صـ۲ لیکن پھر بھی میری تائید میں خدا تعالیٰ نے کئی نشان ظاہر کئے ہیں اور میں جیسا کہ اور اختلافات میں فیصلہ کرنیکے لئے حکم ہوں ایسا ہی وفات حیات کے جھگڑے میں بھی میں حکم ہوں اور میں امام مالک ابن حزم اور معتزلہ کے قول کو مسیح کی وفات کے بارہ میں صحیح قرار دیتا ہوں اور دوسرے اہل سنت کو غلطی کا مرتکب سمجھتا ہوں سو میں بحیثیت حکم ہونیکے اِن جھگڑا کرنیوالوں میں یہ حکم صادر کرتا ہوں کہ نزول کی اجمالی معنوں میں یہ گروہ اہلسنت کا سچا کیونکہ مسیح کا بروزی طور پر نزول ہونا ضروری تھا ہاں نزول کی کیفیت بیان کرنے میں اون لوگوں نے غلطی کھائی ہے وغیرہ اور مسیح کی وفات کے مسئلہ میں معتزلہ و امام مالک و ابن حزم وغیرہ ہمکلام ہونکے سچے ہیں کیونکہ بموجب نص صریح آیت کریمہ فلما توفیتنی کے مسیح کا عیسائیونکے بگڑنے سے پہلے وفات پانا ضروری تھا - یہ میری طرف سے بطور حکم کے فیصلہ ہے اب جو شخص میرے فیصلہ کو قبول نہیں کرتا وہ اوسکو قبول نہیں کرتا جسنے مجھے حکم مقرر فرمایا ہے

جواب - مرزا صاحب کی تائیدی نشانونکا ذکر کچھ تو عرض ہو چکا ہے اور کچھ آئندہ ہوگا اونکا اختیار ہے کہ اپنے مونہہ کچھ بنکر جو چاہیں کہے جائیں - معتزلہ وغیرہ کو سچے اور گروہ اہل سنت و جماعت کو غلطی کا مرتکب سمجھیں کون روک سکتا ہے ؟ آزادی ہے اور وفات حیات و نزول

Marfat.com

میں بھی جو دل پسند و موافق مدعا ہو حکم صادر فرماویں۔ لیکن یہ تو سوچیں کہ جب مسلمانوں کو آپکی قوت و لیاقت فیصلہ دربارہ نزول ملائکہ جبرئیل علیہ السلام وغیرہ نیز آمد شیطان۔ تعریف لیلۃ القدر جواز مسئلہ تصویر وغیرہ امانت و دیانت معلوم ہو چکی کہ سراسر خلاف احادیث صحیحہ و مشاہد عینیہ عملدرآمد صحابہ کرام ہیں۔ تو پھر وہ فیصلہ مرزا صاحب کو کس وقعت کی نگاہ سے دیکھیں گے؟ خصوصاً درالحالیکہ قرآن مجید و احادیث شریف و سواد اعظم امت مرحومہ بھی مرزا صاحب کے مخالفت میں اونکے ہمراہ ہو۔ ۲۔ سیدنا مسیح علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حیات و نزول وغیرہ کے متعلق بھی کچھ عرض ہو چکا ہے۔ پھر حسب مدعا و پسند خاطر فیصلے اپنے و اپنے متعلقین کے حق میں جسطرح مرزا صاحب کرتے ہیں کہ کل فضائل و کمالات و مناصب محدثیت۔ مجددیت۔ مسیحیت۔ مہدویت۔ افضلیت بر بعض انبیاء وغیرہ سب کچھ اپنی ہی ذات کیلئے خاص محدود کرنے۔ اگر کچھ باقی بچے تو وہ بھی اپنے ہی گھر اپنے صاحبزادہ کیواسطے رہیں جیسا کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت والا آسمان سے اترنے والوں کی راہ سپید ہی کریگا۔ اسیرونکو رستگاری بخشیگا شبہات کی زنجیر ونکے مقید ونکو رہائی دیگا فرزند دلبند گرامی و ارجمند مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء ازالہ صفحہ ۱۵۶۔ اپنے بھائی صاحب کو بعد وفات قرآن مجید میں انا انزلنہ قریباً من القادیان پڑھنیوالا اور اسطرح اپنے گانو قادیان کا نام بھی قرآن مجید میں مثل مکہ شریف و مدینہ منورہ دائیں صفحہ پر شاید نصف کے قریب ہونا ازالہ صفحہ ”
اپنی اہلیہ ثانیہ کیواسطے مثل ازواج مطہرات رسول اللہ صلعم کے ام المومنین کا لقب اخباروں میں مشتہر فرمانا وغیرہ۔ سب کچھ اپنے ہی حق میں فیصلہ کرنا کچھ مشکل امر نہیں اور ایسے فیصلے تو ہر کس و ناکس آسانی کر سکتا ہے۔ لیکن مدح و تعریف کی لایق تو وہ فیصلے ہیں جو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلعم کو مقدم کرکے خواہ اپنی نفس و متعلقین کے خلاف اور باعث تکلیف ہی ہوں کئے جاویں جیسا کہ امیر المومنین و امام المسلمین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کئی ایسے فیصلہ مروی ہیں مثلاً (۱) ایام خلافت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زید بن ثابت رض کے پاس مقدمہ دائر کیا عمر رض بحیثیت مدعا علیہ جوابدہی کو حاضر ہوئے زید رض نے تعظیم دی تو آپنے فرمایا کہ یہ پہلی ناانصافی ہے جو تمنے کی یہ کہکر آپ اپنے فریق کے برابر بیٹھ گئے۔ مقدمہ میں کچھ ثبوت نہ تھا اور عمر رض کو دعوی سے انکار تھا ابی رض کے حسب قاعدہ عمر رض سے قسم چاہنے پر زید رض نے اونکی رتبہ کا پاس کرکے ابی رض سے

Marfat.com

درخواست کی کہ امیر المومنین کو قسم سے معاف رکھو اسپر عمر رضہ اس طرفداری پر نہایت رنجیدہ ہوئے اور زید رضہ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ جبتک تمہارے نزدیک ایک عام آدمی اور عمر برابر نہوں تم منصب قضا کی قابل نہیں سمجھے جاسکتے" (۲) عبید اللہ بن عباس راوی ہیں کہ عباس رضی اللہ تعالی عنہ کا ایک پرنالہ (مخرج آب) عمر رضہ کے راستہ پر تھا- جمعہ کی روز عمر رضہ لباس پہنکر نکلے- اس روز عباس رضہ کیواسطے ایک چوزہ ذبح ہوا تھا- جب اوس میزاب (پرنالہ) کے برابر پہنچے تو پانی وخون چوزہ کا عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے کپڑوں پر پڑا- تو آپنے اوس میزاب کو اکھاڑ دینے کا حکم دیا اور خود واپس آکر دوسرے کپڑے بدلے اور آنکر لوگوں کے ساتھ جمعہ پڑھا- بعدہٗ عباس رضہ نے آنکر کہا کہ واللہ وہ میزاب اسی جگہ تھا جہاں رسول اللہ صلعم نے اوسکو رکھا تھا یہ سنکر عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اون کو قسم دی کہ آپ کسی اور کام سے پہلے اسکو اوسی جگہ لگائیں جہاں رسول اللہ صلعم نے اسکو رکھا تھا- پس عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے ویسا ہی کرلیا- (۳) وعن عمر انہ فرض لاسامۃ فی ثلثۃ آلاف وخمسمائۃ وفرض لعبد اللہ بن عمر فی ثلثۃ آلاف فقال عبد اللہ بن عمر لابیہ لم فضلت اسامۃ علی فواللہ ما سبقنی الی مشہد قال لان زیدا کان احب الی رسول اللہ صلعم من ابیک وکان اسامۃ احب الی رسول اللہ صلعم منک فاثرت حب رسول اللہ علی حبی رواہ الترمذی- (۴) اسیطرح کا ایک اور واقعہ ہے- ابن عمر کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے شفا بنت عبد اللہ العدویۃ کو بلا بھیجا- اسنے کہا کہ جب میں گئی تو عاتکہ بنت اسید بن ابی العیض کو دروازہ پر ملی ہم دونوں اندر گئیں اور ایک ساعت باتیں کیں- عمر رضہ نے ایک فرش منگواکر اوسکو دیدیا- پھر دوسرا اسکے سوا اور منگواکر مجکو دیا- اسپر مینے کہا کہ افسوس ہے یا عمر میں اسلام میں اوس سے اول- پھر تیرے چچا کی لڑکی مجکو آدمی بھیجکر بلوایا اور وہ خود بخود آئی- اسپر عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ وہ (فرش) تیرے ہی واسطے نکلوایا تھا- جب تم باہم آئیں تو مجکو یاد آیا کہ وہ بہ نسبت تیری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اقرب ہے- اسلئے وہ اسکو دیا گیا- انتہی" (۵)- اپنی فرزند ابو شحمہ جسکا نام عبد الرحمن تھا ایک جرم پر اسپر حد قایم کرکے کوڑی لگائی- جس سبب اُنکا انتقال ہوا- دیکھیئے شریعت کی بجاآوری میں ذرہ تساہل نہیں کیا- اور نہ قرابت ومحبت کی کچھ پرواہ کی- اسیطرح

Marfat.com

قدامہ بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں حاضر تھے اور عبداللہ بن عمر وام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خال تھے اُنکے استعمال مسکر پر شرعی حد قایم کرکے کوڑے لگائے اور رشتہ قرابت کا کچھ لحاظ نکیا۔ قدامہ ناراض ہو کر چلے گئے جب حج سے واپس آئے تو عمر رضہ نے اِن سے صلح کی۔ ۳۳۔ غور فرمایئے کہ انصاف والی حق وبے رورعایت والے فیصلہ یہہ ہیں۔ اور مرزا صاحب تو عمر رضہ چھوڑا بو بکر رضہ سے بھی خود بدولت کو کہیں اعلیٰ بتلاتے ہیں تو پہر عدل و انصاف بھی بدرجہا اون سے بڑھکر چاہیے۔ اور مفید مطلب و دل پسند فیصلوں کی مثال تو ایسی ہے جیسے ایک نادار شخص کے دعوی رسالت و نزول وحی پر ایک رئیس نے اوسکو بہوکہا سمجھ کر باورچیخانہ میں رہنے کا حکم دیا چند عرصہ بعد ملنے پر اوسکو پوچھا کہ اب کیا وحی آتی ہے اوسنے جواب دیا کہ ابتو یہی حکم ہوتا ہے کہ باورچیخانہ سے باہر مت نکلو۔ سو ایسے فیصلہ تو نہایت آسانی سے ہر ایک حاجتمند کرسکتا ہے۔ ۳۴۔ حیات وفات کی بارہ میں مرزا صاحب نے مولوی محمد بشیر صاحب قاضی محمد سلیمان صاحب شیخ حسین بن محسن انصاری یمانی مولوی عبدالاحد۔ مولوی محمد حسین صاحب وغیرہ کے دلائل بھی ملاحظہ فرمائے ہیں یا نہیں؟ کاش اور نہیں تو رفع اعتراض کیواسطے ہی اونکی دلائل کو بغور ملاحظہ فرماکر اور اونکا معقول جواب دیکر پہر یہ فیصلہ فرماتے تو ایک بات تھی۔ لیکن اپنے مطلب کے مخالف تو خود بدولت نہ کچھ سُنتے ہیں اور نہ پرواہ کرتے ہیں۔ مولوی محمد بشیر صاحب نے رسالہ الحق الصریح اور قاضی محمد سلیمان صاحب نے رسالہ غایت المرام ہر دو حصص کس نرمی سے لکھے ہیں اور شیخ حسین یمانی کی الفتح الربانی وغیرہ۔ لیکن جواب ندارد و اخیر السیف المسلول اگرچہ مولوی عبدالاحد صاحب نے جوش اور تیزی میں لکھی ہے لیکن اوسکی دلائل کا جواب تو ضرور دینا چاہئے تہا یہ تو انصاف نہیں کہ اپنی موافق تو مرفوع القلم مجذوبونکا کلام کا لوحی مانکر مشتہر کیا جاوی اور اپنے مخالف محقق عالموں کی بادلائل کلام سے بھی نفرت گزر ہو۔

فصل ۸۶۔ ضرورۃ الامام۔ اگر یہ سوال پیش ہو کہ تمہارے حکم ہونیکا کیا ثبوت ہے؟ اسکا جواب یہ ہے کہ جس زمانہ کے لئے حکم آنا چاہئے تہا وہ زمانہ موجود ہے اور جس قوم کی صلیبی غلطیوں کی حکم نے صلاح کرنی تھی وہ قوم موجود ہے اور جن نشانوں نے اس حکم پر گواہی

Marfat.com

دینی تھی وہ نشان ظہور میں آچکے ہیں اور اب بھی نشانوں کا سلسلہ شروع ہے آسمان نشان ظاہر کر رہا ہے زمین نشان ظاہر کر رہی ہے او مبارک وہ جنکی آنکھیں اب بند نہیں۔

جواب۔ زمانہ موجود اور صلیبی قوم کا موجود ہونا تو وہی دلیل ہے جیسا آپنے ضرورت کی دلیل گردانا ہے جسکا جواب ابھی عرض ہو چکا ہے۔ کسر صلیب کے جگہ اب صلیبی غلطیونکی اصلاح کرنی لکھدیا ہی۔ ماشاءاللہ آپ فہیم بہت ہیں لیکن براہ مہربانی کوئی ایسی حدیث تو لکھدیتے جسکا مضمون صلیبی غلطیونکی اصلاح کرنا ہوتا بہر حال کسر صلیب دیا صلیبی غلطیوں کی اصلاح کا کہیں پتہ و نشان نہیں ہے اسکی نسبت اول بھی عرض ہو چکا ہے ۲۔ نشانوں کی نسبت تو مرزا صاحب ازالہ صفحہ ۲ میں لکھ چکے ہیں کہ "بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جسپر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں۔ کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا" جس سے عیاں ہے کہ نشان مذکورہ فی الاحادیث جو ابھی تک ظاہر نہیں ہوئے وہ آیندہ صادق مسیح کے آنے پر ظاہر ہونگے۔ جب یہ حال ہے تو آپ خواہ نخواہ کے مصنوعی نشان اپنے حق میں کیسے زبانی بنا رہے ہیں۔ ۳۔ پھر نشانوں کے سلسلہ میں امثال عشرہ جو باب اول وغیرہ میں تحریر ہوئے ہیں کافی ہیں کیونکہ یہ نشان تو بیشک لوگوں نے دیکھے ہیں اور جو کچھ ان نشانوں نے مرزا صاحب کی صداقت و عزت و نصرت پر گواہی دی ہے وہ بھی سبکو بخوبی معلوم ہے اور آیندہ جو کچھ ہونیوالا ہے وہ بھی ہمارا احباب ان انشاءاللہ العزیز دیکھے گا۔ عاجز دعا کرتا ہے کہ جن عاجز ناواقف بندگان الہی کی آنکھیں حکمت عملیوں حیلہ وحوالوں اور سوکھی خشک بناوٹی تقاریر سے دہوکہ میں اگر بند ہوگئے ہیں اللہ عزوجل ہادی المضلین وغیاث المستغیثین انکو ہدایت کرکے انکی آنکھیں کھولے اور اب زیادہ بند نہ ہونے دے آمین

فصل ۷۔ ضرورۃ الامام۔ میں یہ نہیں کہتا کہ پہلے نشانوں پر ہی ایمان لاؤ بلکہ میں کہتا ہوں کہ اگر میں حکم نہیں ہوں تو میرے نشانونکا مقابلہ کرو میرے مقابل پر جو اختلاف عقاید کے وقت آیا ہوں۔ اور سب بحثیں نکمی ہیں۔ صرف حکم کے بحث میں ہر ایک کا حق ہے جسکو میں پورا کر چکا ہوں۔

Marfat.com

جواب - نشانات مرزا صاحب کا جو مذکور ہو چکے ہیں کون مقابلہ کر سکتا ہے اور کون ان و نکو مان سکتا ہے؟ ایسی جسارت کا سوائے مرزا صاحب کسکو مقدور ہے؟ ۲ - مرزا صاحب کا قول کہ "میں جو اختلاف عقاید کیوقت آیا ہوں" بھی کیسا نرالا و عجائب ہے؟ بھلا زمانہ بعثت انبیا علیہم الصلوۃ و السلام سے لیکر آجتک کسی ایسے وقت کا نام و پتہ تو بتلاویں کہ جسمیں تمام دنیا میں کسی جگہ کبھی اختلاف عقاید نہوا ہو؟ کاش مرزا صاحب اپنی یہ فضیلت و خصوصیت لکھتے وقت قرآن مجید کی آیۃ کریمہ ولو شاء ربك لجعل الناس امة واحدة ولا يزالون مختلفين الا من رحم ربك ولذلك خلقهم الخ کو ہی دیکھ لیتے - ۳ - جو بدولت کے بحث کا حال بھی معلوم ہے کہ جب کبھی کوئی مولوی مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی مولوی محمد بشیر صاحب مولوی عبد الحمید صاحب مولوی سید نذیر حسین صاحب وغیرہ بحث کیلئے آئے اور میر عباس علی صاحب مرحوم وغیرہ روبرو فیصلہ کیلئے مستعد ہوئے اور اخیر ریگنگا بشن جب نشان کیلئے مستعد ہوا تو مرزا صاحب حیلہ و حوالہ سے ٹالنے پر ہی زور دیتے رہے و یا ایسی پیچیدہ و غیر ممکن شرائطیں پیش کرتے رہتے جنکا پورا ہونا اور کرنا محال ہے آخر الذکر کے ساتھ اشتہار بازی پر تو آپکے بعض معتقدین بھی اسباب کی طوعاً و کرہاً قایل ہو گئے تھے کہ مرزا صاحب ٹلاتے ہیں جسپر مرزا صاحب نے انکو جماعت سے خارج کرنیکی دہمکی دی تھی - پھر جب کبھی کوئی کچھ لکھے مثل غایت المرام و الحق الصریح و سیف المسلول و الفتح الربانی وغیرہ تو اونکا جواب ندارد بلکہ اودہر رخ بھی نہیں کرتے اور یوں دکھلانے کو مریدین وغیرہ کے سامنے ہر طرح سے زبانی مستعد و طیار - اللہ تعالی ہادی المضلین بیچارے دام افتادوں کی آنکھیں کھولے آمین۔

فصل ۸۸ - ضرورۃ الامام - ص ۲۵ - خدا نے مجھے چار نشان دیئے ہیں (۱) میں قرآن کے معجزہ کے ظل پر عربی بلاغت و فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اسکا مقابلہ کر سکے -

جواب - مرزا صاحب کی فصاحت و بلاغت کے بارہ میں ایک جید فاضل عالم باعمل مستند سے کئی علماء کی رائے باب اول میں عرض ہو چکی ہے - نیز کئی عالموں نے مرزا صاحب کی غلطیوں کی فہرستیں لکھیں اور بعض نے چھاپ دیں - عاجز تو کوئی مولوی عالم نہیں کہ اس امر میں

Marfat.com

رائے زنی کا مجاز ہو البتہ ظاہر عبارت کلام رب عزیز و حکیم پر نظر و خیال کرنیسے جو عیان ہے
اوسکی رو سے تو بیشک مرزا صاحب کے دعوے فصاحت بلاغت و حقایق معارف کا کوئی ہم پلہ
نہیں ہو سکتا کہ واللہ اعلم کو واللہ یعلم اور کانوا من قبل یستفتحون کو وکانوا یستفتحون
من قبل لکہا اور احبار و رہبان میں تمیز نہ کرسکے۔ اور پہر اس برتی پر اپنی تئیں مقابلہ میں لانی
قرار دی۔ بہلا کلام الٰہی کو الٹ پلٹ کرنیکا مقابلہ و حوصلہ کسی مسلمان سے کب ہو سکتا ہے؟

فصل ۸۹ ضرورۃ الامام صفحہ ۲ (۲) میں قرآن شریف کے حقایق معارف بیان
کرنیکا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اسکا مقابلہ کرسکے۔

جواب۔ مرزا صاحب کے اسلامی دنیا سے علیحدہ و خلاف اکبر لئے امت سلف و خلف حقایق
معارف کا مقابلہ کرنیمیں کسی منیب مسلمان عبدالرحمن کو تضییع اوقات کر کے مجرم بننے کی کچھ
ضرورت نہیں۔ مرزا صاحب نے تو ایسے خود غرضانہ حقایق معارف میں بیخوف ہو کر ورقوں
کے ورق سیاہ کردیئے ہیں۔ لیکن دوسرا کوئی مسلمان متبع قرآن ایسی مخالفتوں کو زبان پر
لانا ہی گناہ جانتا ہے۔ اور اسلئے نمونہ کے طور پر آگاہی مخلوق کے لئے بدل ناخواستہ مرزا
صاحب کے چند حقائق معارف لکھے جاتے ہیں۔ (۱) قرآن مجید جسکو "خیر محمدؐ الف شہر" ہے
اسکو آپ حقائق معارف میں ڈہالکر و حقیقت ظلمت کا زمانہ کہتے ہیں۔ (۲) سید العارفین
والمحققین شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقایق معارف سے بھی اپنے حقایق معارف کو
دربارہ ابن مریم دجال یاجوج ماجوج دابۃ الارض وغیرہ ترجیح دیتے ہیں ازالہ صفحہ ۶۹۱ (۳) آیت
قرآن مجید و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ
ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ کو بلا دلیل اپنے حق میں اور آیت و آخرین منہم لما
یلحقوا بہم کو اپنے وا اپنی جماعت کی حق میں اور سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من
المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ کو اپنی مسجد واقع ملک پنجاب ضلع
قادیان کے حق میں حقایق معارف سے بیان کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ مسجد اقصیٰ سے
مراد اسجگہ یروشلم کی مسجد نہیں بلکہ مسیح موعود کی مسجد ہے۔ اشتہار ۲۸ مئی ۱۹۰۰ء صفحہ
۳ (۴) شہادت القرآن صفحہ ۲۳ میں واذا النجوم انکدرت کی تفسیر کی ہے۔ اور جسوقت

Marfat.com

تاریک گدلے ہوجاویں یعنی علماء کا نور اخلاص جاتا رہیگا" واذا الکواکب انتثرت کی تفسیر اور جسوقت تارے جھڑ جاوینگے یعنی ربانی علماء فوت ہوجاوینگے" اذا الشمس کورت کی تفسیر "جسوقت سورج لپیٹا جاویگا یعنی سخت ظلمت جہالت ومعصیت کی دنیا پر طاری ہوجاویگی" وغیرہ - یہ مرزا صاحب کے حقایق ومعارف ہیں - ۲ - ان سب آیات کو مرزا صاحب اپنے عہد امامت وزمانہ سے متعلق فرماتے ہیں جسکی برکات ونشان ہیں حج کا بند ہونا - طاعون کا ملک میں پھیلنا اور بہت نشانوں کا ظاہر ہونا ضرورۃ الامام کے صفحہ ۲۶ میں لکھا ہے - پھر اشتہار منارہ ۲۸ مئی سنہ ۱۹ء صفحہ ج میں اپنے عہد کی تعریف میں لکھا ہے "آنحضرت صلعم کا زمانہ شوکت اسلامی کا زمانہ تھا اسکا اثر غالب یہ تھا کہ حضرت موسیٰ کی طرح مومنوں کو کفار کے حملہ سے نجات دی لیکن زمانہ برکات کا جو مسیح موعود کا زمانہ ہے اسکا یہ اثر ہے کہ ہر قسم کے آرام زمین میں پیدا ہوجائیں اور نہ صرف امن بلکہ عیش رغد بھی حاصل ہو" پھر ح میں بہت تعریف لکھی ہے کہ "طرح طرح کے آراموں سے اسقدر کتابیں پھیل جائیں گی جو اس سے پہلے کبھی نہیں پھیلی ہونگی - ریل کے ذریعہ مشرق مغرب کے میوے اور تار کے ذریعہ ہزاروں کوسونکی خبریں پہنچ جاتی ہیں" وغیرہ - اب سوال یہ ہے کہ جب یہ آیات بقول مرزا صاحب اسی زمانہ کے متعلق ہیں جسمیں یہ آرام وراحتیں ہیں تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ باین فہم وفراست خداداد اور نزول قرآن مجید کی عینی شہادت والی اور ماہر ہوکر اذا الشمس کورت تلاوت کرتے ہوئے جب اذا الصحف نشرت پر پہونچے تو (خشیت اللہ سے) غش کھاکر کیوں گر پڑے ؟ اور کئی روز تک انکی عیادت بیمار پرسی ہوتی رہی ؟ جیساکہ معتمد محققین نے لکھا ہے اگر ان آیات میں بقول مرزا صاحب اس مبارک زمانہ کا ذکر تھا تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایسے آرام وآسایش مسلمین مومنین سے خوش ہونا چاہئے تھا نہ کہ خوف ودہشت سے غش کھاکر گر پڑنا -

۳ - اذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت وغیرہ کی تفاسیر اپنا زمانہ ومدعا ثابت کرنیکو خلاف سلف صالحین تو کی ہے - لیکن ظاہری ربط کا بھی کچھ لحاظ نہیں رکھا - کیونکہ اذا الشمس کورت کی جو تفسیر مرزا صاحب نے کی ہے وہ انکدار نجوم وانتشار کواکب کی تفسیر سے بالکل بے ربط وغیر منعون ہے - اسلئے کہ شمس بمقابلہ دیگر نجوم وکواکب کے نیر اعظم ہے اور بمنزلہ انکی بادشاہ کے ہے - جیسا مرزا صاحب نے خود اپنے مدعا کے موافق ضرورۃ الامام صفحہ ۲۳ میں ایسا لکھکر کہا ہے کہ اسیطرح اللہ تعالیٰ

عام مومنوں کو ستاروں کی طرح اور امام الزمان کو انکا سورج قرار دیتا ہے۔" جب یہ حال ہے
تو جسطرح مرزا صاحب نے تارے گدلے ہو جانیسے علما کا نور اخلاص جاتا رہنا۔ اور تارے
جھڑ جانے سے ربانی علماء کا فوت ہو جانا تفسیر لکھا ہے تو اوسکے موافق اذا الشمس کورت کی تفسیر
بسباط نوری امام الزمان و یا تکویر کے سبب اوسکا ظلمت و معصیت میں پڑکر تیرہ و بے نور ہو جانا کیوں
تفسیر نہیں کی؟ جس سے انکدار نجوم و انتشار کواکب کی تفسیر کے ساتھ موافقت و ربط تو ہو جاتا اور
اس تفسیر بسباط نوری امام الزمان سے آیات کریمہ کا مفہوم و منشاء و متعلق بھی جو ظاہر ظاہر
یوم الآخرۃ سے ہے وہ بھی صحیح و درست ہو جاتا۔ ہم۔ پھر اثبات مدعا کیلئے فراہمی آیات قرآنیہ
میں بھی مرزا صاحب نے کمال بیخوفی و بیباکی کی ہے یعنی اذا الشمس کورت و اذا النجوم انکدرت
کو سورۃ التکویر سے لیکر اوسکا مابعد و اذا السماء کشطت و اذا الجحیم سعرت و اذا الجنۃ ازلفت
علمت نفس ما احضرت کو مخالف مدعا ہونیکے سبب نہیں لیا۔ اور اسی طرح و اذا الکواکب
انتثرت کو سورۃ الانفطار سے لیکر اسکا مابعد و اذا القبور بعثرت علمت نفس ما قدمت واخرت
مخالف مطلب سمجھکر چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ انسے بوضاحت تمام ثابت ہے کہ یہ آیات کل متعلق یوم
الآخرت ہیں۔ سو مرزا صاحب نے انہیں سے کوئی کوئی جملہ لیکر دلیرانہ حسب مدعا تفسیر کر کے ٹخنوں
سے کان گانٹھنے کی مثال کے مطابق انکو اپنے زمانہ پر چسپاں کیا ہے اور انکی ساتھ ہی جن آیات
میں صریح ذکر آخرۃ ہے انکو عمداً چھوڑ دیا ہے۔ گویا قرآن مجید کلام رب عزیز و حمید کو اپنے گھر کی
چیز و تماشا بنا لیا ہے۔ براہ مہربانی ذرا اوس سورۃ کا نام و پتہ تو بتلاویں جسمیں اذا الشمس کورت
و اذا النجوم انکدرت و اذا الکواکب انتثرت ایک ہی جگہ اسیطرح آیا ہو؟ اگر نہیں تو کچھ تو خوف
احکم الحاکمین مالک یوم الدین کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد۔ من قال
فی القرآن برأیہ فلیتبوأ مقعدہ من النار۔ کا لحاظ فرماویں اور سوچیں کہ قرآن مجید کو جولانگاہ
و تختہ مشق رائے خود و حقایق معارف و تفسیر گوناگون کا بنانا کسی جگہ کچھ و کسی جگہ کچھ تفسیر ہر موقعہ
پر حسب معیار خود حوصلہ و دلیری سے کر لینی کہانتک مباح ہے اور اسکا انجام کیسا ہے؟

فصل ۹۰۔ ضرورۃ الامام۔ (ص ۳) میں کثرت قبولیت دعا کا نشان دیا گیا ہوں کوئی
نہیں کہ جو اسکا مقابلہ کر سکے میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میری دعائیں تیس ہزار کے قریب قبول

Marfat.com

ہو چکی ہیں اور انکا میرے پاس ثبوت ہے۔

جواب ۔ اللہ سبحانہ وتعالی تو بیشک وشبہ مجیب الدعوات وقاضی الحاجات ہی اور تمام عاجز مخلوق کی دعائیں قبول فرماتا اور حاجات برلاتا ہے مرزا صاحب نے جو قبول ادعیہ کے بارہ میں لکھا ہے شاید ایسا ہو اور صرف صفروں ہی کا فرق ہو اور ثبوت کی بھی کیا ضرورت ہی جب خود بدولت کے مورد عتاب وہدف بد دعا والے اشخاص صحیح وسالم زندہ خوش وخرم نمونہ موجود ہیں زیادہ نہیں رسالدار میجر سردار بہادر سید امیر علی شاہ صاحب والی دعا جسکے واسطے مرزا صاحب نے پانسو روپیہ لیکر برابر ایکبرس تک اپنی اوقات صافیہ میں جد وجہد دعا کا حلفی عہد کیا تھا وہی نمونہ قبولیت کا کافی ہے۔ پھر عبد اللہ آتھم والی دعا جسمیں تمام جماعت مریدین بھی مصروف وسرگرم رہی اسکا حال بھی سبکو معلوم ہے۔ اور بھی بہت نظائر وثبوت اسمیں مذکور ہوئے ہیں۔ وہ رب رحیم کریم تو اپنی جمیع مخلوق یعنی نہ فقط فرمانبرداروں ہی کا بلکہ فاسقوں فاجروں گنہگاروں مور ومار حشرات الارض کا بلکہ اپنے منکروں کا بھی فریادرس وروزی رساں ہے جیسا اوسنے خود فرمایا ہے امّن یجیب المضطر اذا دعاہ الخ۔ وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا۔ رزق ہی میں سارے حاجات آجاتے ہیں سو وھو المغیث لکل مخلوق ملہوف ۔ وکذا یجیب اغاثۃ اللہف ۱۲۔ ہاں اگر کتابوں کے الفاظ جیسا مرزا صاحب نے عاجز ورفیق کے روبرو بیان فرمایا تھا ایک ایک لفظ قبولیت دعا کا نتیجہ ہے تو بیشک مرزا صاحب مستجاب الدعوات کی دعویدار ہو سکتے ہیں۔ اور اسی بناپر دوسرے سب صاحب تصانیف ومنشی بھی یہی دعوے کر سکتے ہیں۔ ویا اگر نذرانہ وصدقات دینے والوں کو بھی اجابت دعا کا محل قرار دیا گیا ہے تو دنیا میں بہت ایسے حاجتمند اور اللہ تعالی کا نام لیکر صدا کرنیوالے موجود ہیں جنکی قبولیت دعا کی تعداد مرزا صاحب سے کہیں زیادہ نکلیگی۔ لیکن اس اصول پر بڑا یہ اعتراض ہوگا کہ اگر کسی حسن ظن ونیک نیت سے دینے والوں کا اول قادر قدیر پھیر دے اور مرزا صاحب کے زبردست جوش وخروش والی توجہ دردناک بجلی کی اثر والی دعا اوسٹا اثر کرے تو اوسکو خود بدولت خذلان مانینگے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کس وجہ وعذر سے؟

فصل ۱۹ ضرورۃ الامام ۔ (۴) میں غیبی اخبار کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اسکا مقابلہ کر سکے یہ خدا تعالی کی گواہیاں میرے پاس ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

کی پیشگوییاں میرے حق میں چمکتے ہوئے نشانوں کیطرح پوری ہوئیں ۵ آسماں بارد نشان الوقت میگوید زمیں * ایں دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند *

جواب۔ مشکل تو یہ ہی کہ مرزا صاحب اپنے سلطان القلمی جتلانیکو بار بار ایک ہی بات کو مختلف پیرایوں میں اظہار کرکے رائی کا پہاڑ بنا دیتے ہیں۔ وہ کونسی غیبی اخبار ہیں جنکو اُن کے علوشان کا ظہور ہوا؟ چند مثالیں تو اس کتاب میں بھی پیشکش ہوئی ہیں۔ جو مرزا صاحب کے دعوے اخبار غیبیہ پر ناکامی و بد انجامی کا حکم دینے کو قطعی الدلالت ہیں۔ بلکہ ایسا دھبہ و داغ لگانیوالی ہیں کہ نجومی جوتشی رمال کاہن علم جفر و سترودہا دان بھی ایسا واقع ہونے پر باوجود عدم دعوے علم غیب نادم و شرمندہ ہوں کیونکہ اونکی کامیاب پیشگوییوں کا شمار فیصدی کچھ تو ہوتا ہی اور مرزا صاحب کا تو کچھ بھی نہیں ہے۔ چنانچہ اس ثبوت میں ذاتی تجربہ و عینی شہادت والے کئی گواہ موجود ہیں جنہیں سب سے پہلے مرزا صاحب کے سارٹفکٹ یافتہ وہی منشی فضل حق صاحب معروف بابو میران بخش صاحب ہیں جنکی معتبری کی نسبت خود بدولت نے مباحثہ لودہانہ کے اشتہار میں شہادت دی ہے کہ یہ ڈپٹی کی برابر تنخواہ پاتے ہیں وہ اپنی ذاتی تجارب سمیت کئی رمال پنڈتوں اور سادہوؤنکی ایسے واقعات سنانیکو طیار ہیں اور اونکی بعد اور بہت۔ پہر اگر کوئی بات اٹکل سے کہی ہوئی اُسیطرح پوری ہو بھی جائے جیسے صدہا عام لوگوں کی اکثر ہو جاتی ہے تو بھی یہ امر کچھ باعث فضیلت و بزرگی ہرگز نہیں ہے۔

فصل ۹۲ ضرورۃ الامام - مدت ہوئی کسوف خسوف رمضان میں ہوگیا۔

جواب - رمضان شریف میں کسوف و خسوف کا جس قول میں ذکر ہے وہ اُس مہدی کے واسطے ہے جس مہدی کا احادیث میں بیان ہی لیکن مرزا صاحب تو اُس مہدی کے منکر ہیں اور اوسکو خونی بناکر اوس سے بیزاری ظاہر فرماتے ہیں۔ جیساکہ اسی مضمون کے استفتا والے اشتہار کے صفحہ ا پر ایسے مہدی کے اعتقاد کو کچھ اپنی طرف سے نمک مرچ لگاکر بالکل لغو باطل اور جھوٹا عقیدہ لکھا ہے۔ تعجب ہے کہ اوس مہدی سے تو انکار و بیزاری ظاہر فرماویں اور اوسکی علامت کسوف خسوف کو جھٹ اپنے واسطے لے لیں یہ تو بعینہ نومن ببعض و

Marfat.com

نکفر ببعض والا حال ہوا اور زیادہ تعجب یہ کہ پہر یہ حکمت اپنی مریدین پر ظاہر ہوئی وکہلی ندین
الحق یہ مرزا صاحب کا ہی حصہ ہے - ٢ - اس تحریر کے بعد جو ایکدن مابین خاکسار و رفیق اس
مضمون کا ذکر آیا - تو عاجز کی دلمیں خیال پیدا ہوا کہ مجیب الدعوات علام الغیوب کی بارگاہ
اس نشان کی حقیقت معلوم ہونیکے لیئے دعا و التجا کرنی چاہئے - سو اون دعاؤں کا نتیجہ مختصراً
یہ ہوا کہ اول بحالت خواب بہت سی عبارت دکہلائی گئی جسکے قلب مطلب کی عبارت کی مطلب میں سے
عاجز کے دلپر فقط اتنا ہی نقش باقی رہا کہ مرزا صاحب کی اقوال و استدلال سباب ہیں غلط ہیں
پہر الہام ہوئی - فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا علیہم ابواب کل شئ حتی اذا فرحوا بما اوتوا
اخذناہم بغتۃ فاذا ہم مبلسون - لا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ہواہ وکان
امرہ فرطا - انا اعتدنا للکافرین سلاسل واغلالا وسعیرا - غور کا مقام ہے کہ اِنمین
مرزا صاحب کی احکام الٰہی سے فراموشی - اتباع ہوئی - اور پہر قرآن مجید و احادیث مبارک کو اپنی
جولانی طبع و ذہن آزمائی کا تختہ مشق بنانیکا جنکا نام خود بدولت نے حقایق معارف رکہا ہے
پہر اوسکو تصرف بیجا سے کہینچ گہسیٹکر اپنے اوپر لگانیکا اخیر پر اونکی انجام کار کا کیا ہو نقشہ و حال
ہے ؟ - دیگر الہامات اسی کے متعلق یہ ہیں - انما علی رسولنا البلاغ المبین - قل الحق
من ربکم فمن شاء فلیکفر قل جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا - قل
لست مرسلا - یہ جولائی سنہ ٩٩ء کے اخیر ثلث کا واقع ہے - ٣ - ان الہامات سے صاف منکشف
ہو گیا کہ یہ سب مرزا صاحب کی بناوٹی و خود غرضی کے استدلال ہیں اور غفلت ذکر - اتباع ہوئی - او
افراط تفریط کا نتیجہ جیسا کہ الہام - لا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ہواہ وکان امرہ
فرطا گواہی دیتا ہے جو پہلے ہی سے اون کی نسبت مولوی عبدالرحمن صاحب مرحوم کو ہوا تہا او
اب عاجز کو بھی ہوا جس میں مرزا صاحب کی اطاعت یعنی اس غلط استدلال کے ماننے کی سخت
ممانعت ہے - اور جب خود بدولت پر ابواب کل شئ وا ہوگئے تو جو چاہیں کہیل کہیل کریں وہ
کب لایق التفات ہیں ؟ چنانچہ ایک اور الہام یعنے ذرہم یخوضوا ویلعبوا حتی یلاقوا یومہم
الذی کانوا یوعدون بھی اون کی اس کہیل کہیل کی گواہی دیتا ہے -

فصل ٩٣ - ضرورۃ الامام - حج بہی بند ہوا اور بموجب حدیث کی طاعون ہی ملک میں

Marfat.com

پہلی اور بہت سے نشان مجھ سے ظاہر ہوئے جنکے صدہا ہندو مسلمان گواہ ہیں جنکو مینے ذکر نہیں کیا۔
جواب۔ کچھ قلیل عرصہ ملک کے لوگونکو کچھ شرائط کے سبب حج سے رکاوٹ ہوئی تھی لیکن
پھر بھی جو حیلہ وبہانہ جو نہ تھے اونکو کسی نے نہ روکا وہ بدستور جاتے ہی رہے۔ اور اونکی حق میں
کوئی بندش نہ تھی۔ تسپر بھی اگر مرزا صاحب اسکو اپنی مہربانی اور کرامت میں داخل فرماتے ہیں
توجزاک اللہ آپ جیسی شخص کی امامت میں یصدون عن سبیل اللہ[ا] کا خاصہ ضرور ہونا چاہئے
تاکہ حقیقی و بناوٹی میں التباس نہو جاوے۔ ۲۔ اب تو کچھ رکاوٹ کا باعث بھی ہے جب بالکل
ہی نہ تھا تب بھی تو مرزا صاحب فالون و فراست کی سند پر حج کے التوا کا حکم دیتے تھے جسکی نظریں
بیان ہوچکی ہیں۔ اگر مرزا صاحب شروع ہی سے اپنی امامت کے ایسی خواص ظاہر فرما دیتے تو خواہ نخواہ
علمائے دین اسلام کیوں آپ سے پرخاش کرتے اور اسلامی تعلیم کے روسے کیوں تردید عقاید والا
کی زحمت اٹھاتے؟ مرزا صاحب کا فقط اتنا ہی مشتہر فرما دینا کافی تھا۔ کہ حج بند۔ صدقات بکرہ
اضحیہ (قربانی کی کھالوں وغیرہ مصرف زبانی امام الزمان اور اوسکا کارخانہ۔ عقاید منصوصہ۔
واحکام شرعیہ سے آزادی۔ عملی تکالیف سے معافی۔ خود بدولت کی حلقہ بگوشی اور زبانی اقرار
پر نجات کا دارومدار۔ یہ موٹی موٹی باتیں تھیں جنکو نفوس امارہ بخوشی و بآسانی قبول کرتے۔ لیکن حقایق
معارف و دقایق و باریکیوں سے مرزا صاحب نے اونکو پیچیدہ گورکھ دھندا بنا کر اولجھا ڈالدیا
۳۔ دوسرا نشان متدعویہ طاعون بھی شاید مرزا صاحب کی دعوی رحمۃ للعالمینی کی صداقت
پر شہادت دینے کو اللہ تعالی نے بھیجی ہے۔ اور چونکہ مرزا صاحب نے اس جزو قتی نمونہ کو جو شامت
اعمال ہے اسی ملک ہندوستان میں اور پھر خاص پنجاب کے اوس ضلع یعنے ہوشیارپور میں جسکو
مرزا صاحب نے اپنا زاد بوم بتلا کر فرمایا تھا کہ خلوت کیلئے میں لاہور اسواسطے نہیں گیا کہ اوسکو
شروع میں لاتا ہے اور اسجگہ ہوشیارپور سے از روئے نام و زاد و بوم ہونیکے مجکو خاص تعلق ہے
غرض پنجاب میں اسی ضلع کے گرد و نواح میں اسکا ظہور و قیام ہے جسکا مرزا صاحب سے ایسا
تعلق ہے اور شاید اسی لیئے مرزا صاحب اسکو اپنا نشان تبلاتے ہیں۔ لیکن مرزا صاحب کو یہ
بھی خیال و معلوم رہے کہ ان سے پہلے بھی کئی ایسے مبارک و مسعود اشخاص ہوچکے ہیں جنکی وجود باجود
سے لوگوں پر ایسے مصائب آئی ہیں مثلاً ایک طاعون تو ۱۳۴۸ء میں انگلستان میں آئی

[ا] اللہ تعالی کے راستہ سے روکتے ہیں ۱۲

جب ایڈورڈ سیوم حکمران تہا - دوسری ۱۶۶۵ء میں اوسی ملک میں بعہد حکومت چارلس دوم واقعہ ہوئی تیسری اسی ہندوستان میں عہد جہانگیر بادشاہ میں نازل ہوئی - تو اس حساب سے بھی مرزا صاحب کا درجہ چوتھا ہوا - یا اگر فقط دوسرے ملکوں کو چھوڑکر فقط ملک ہندوستان کو ہی لیں تو بھی خود بدولت کو زیادہ سے زیادہ مثنی ومثیل ویا بدرجہ دوم مان سکتے ہیں کیونکہ اصلی واول تو وہ ہوا جسکے قدوم سے یہ بلا عہد جہانگیر میں اوتری اور اسمیں جسقدر کسر شان والبطال دعوے مرزا صاحب ہے وہ محتاج بیان نہیں - ہم - یوہیں بلا تحقیق ایسی لچر باتیں بیان کرنے سے آدمی کو شرمندگی اوٹھانی پڑتی ہے - لازم تہا کہ طاعون متدعویہ کے معانی پرازروئے وسعت ومحال خصوصیت قسم وتاثیر کے مرزا صاحب خوب تامل وفکر فرماتے - کیونکہ ایک خاص علامت کا تکرار تو اوسکو خصوصیت کسے ساقط الاعتبار کردیتا ہے یعنی وہ نشان مخصوص نہیں رہتا - اس تحریر کے بعد رسالہ طاعون دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ وبا اور بھی بہت دفعہ کئی جگہ واقع ہوئی ہے تو کیا اس سبب سے مرزا صاحب اُن سکو جنکے عہد میں یہ طاعون وغیرہ شامت اعمال سے آئی مسیح مہدی وامام الزمان قبول کرینگے ؟ -

فصل ۹۴ - ضرورۃ الامام - ان تمام وجوہ سے میں امام الزمان ہوں اور خدا میری تائید میں ہے اور وہ میرے لئے ایک تیز تلوار کی طرح کھڑا ہے اور مجھے خبر دی گئی ہے کہ جو شرارت سے میرے مقابل پر کھڑا ہوگا وہ ذلیل اور شرمندہ کیا جائیگا - دیکھو میں نے وہ حکم پہنچا دیا جو میرے ذمہ تہا اور یہ باتیں ہیں اپنی کتابوں میں کئی مرتبہ لکھہ چکا ہوں -

جواب - مرزا صاحب کے امام الزمانی کی نسبت تو پہلے عرض ہوچکا ہے لیکن اب یہ غور طلب ہے کہ آیا تمام زمانہ کے کمالات اوصاف اور فضیلتوں مثل غیبی اخبار یعنے غیب دانی - قبول دعا حقایق معارف فصاحت بلاغت وغیرہ صفات کا طرح طرح سے خود بدولت ہی کو موصوف قرار دینا یہ امر مرزا صاحب کے اپنے فیصلہ وقرارداد مندرجہ براہین صفحہ ۲۱۴ کے کہانتک مطابق وموافق ہے جہاں لکھا ہی کہ اس سے زیادہ نرا اور کیا کفر ہوگا کہ انسان ایسا خیال کرے کہ جسقدر خدا کے پاس خزائن علم وحکمت واسرار غیب ہیں وہ سب ہمارے ہی دل میں موجود ہیں اور ہمارے ہی دل سے جوش مارتے ہیں وبس دوسرے لفظوں میں اسکا خلاصہ تو یہی ہوا کہ حقیقت میں ہم ہی خدا ہیں اور بجز ہمارے

Marfat.com

اور کوئی ذات قایم بنفسہ اور متصف بصفات موجود نہیں جسکو خدا کہا جائے کیونکہ اگر فی الواقع خدا موجود ہے اور اوسکے علوم غیر متناہی اوسی سے خاص ہیں جنکا پیمانہ ہمارا دل نہیں ہوسکتا تو اوس صورت میں کسقدر یہ قول غلط اور بیہودہ ہے کہ خدا کے بے انتہا علوم ہماری ہی دل میں بھرے پڑے ہیں اور خدا کے تمام خزائن حکمت ہمارے ہی قلب میں سما رہے ہیں گویا خدا کا علم اوسیقدر ہے جسقدر ہماری دلمیں موجود ہے پس خیال کرو اگر یہ خدائی دعوے نہیں تو اور کیا ہے لیکن کبھی یہ ممکن ہے کہ انسان کا دل خدا کی جمیع کمالات کا جامع ہوجاوے کیا جایز ہے کہ ایک ذرہ امکان آفتاب وجود بنجاے؟ ہرگز نہیں ہم پہلے ابھی لکھ چکے ہیں کہ الوہیت کے خواص جیسے علم غیب اور احاطۂ دقایق حکمیہ اور دوسرے قدرتی نشان انسان سے ہرگز ظہور پذیر نہیں ہوسکتے۔ انتہی بلفظہ" اب مرزا صاحب غور فرماویں کہ خود بدولت کے پہلے خیالات و حالات عبودیت والے کیا تھے۔ اور اب وسعت و فارغ البالی و قبولیت و قلیل گروہ مریدین ہونے سے وہ کہاں مفقود ہوکر اونکی جگہ کیسی متضاد خیالات و دعاوی آنکر قایم ہوئے ہیں؟ فتدبر و تفکر۔

۲۔ یہ امر بھی ثبوت و وضاحت طلب ہے کہ اگر خدا تعالی مرزا صاحب کی تائید میں تیز تلوار کیطرح کھڑا ہے۔ تو جن لوگوں نے مرزا صاحب کی نسبت کفر و دجال وغیرہ کے فتوے دیئے۔ مخالفت میں کتابیں لکھیں۔ اور بعض سالہا سے جنگ مقابلہ پر مستعد و کمربستہ ہیں مثلاً عالمان و حامیان دین اسلام مثل مولوی محمد حسین صاحب۔ منشی محمد سعد اللہ صاحب۔ مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب۔ مولوی رشید احمد صاحب۔ مولوی عبد الجبار صاحب۔ مولوی ابراہیم صاحب۔ مولوی عبد الحق صاحب۔ مولوی محمد بشیر صاحب۔ مولوی قاضی محمد سلیمان صاحب۔ قاضی فضل احمد صاحب۔ ملا محمد بخش صاحب۔ سید ابو الحسن صاحب تبتی۔ یہ سب صاحبان نیز دیگر مولویان فقرا و سجادہ نشینان بلکہ نصارے و سکہان و آریہ وغیرہ وغیرہ جنکی مخالفت میں مرزا صاحب بھی کبھی کوتاہی نہیں کرتے تو پھر وہ اُس تیز تلوار کا اثر اُن پر کیوں ظاہر نہیں فرماتا؟ دیا کیا وہ عالم الغیب و عادل ان سبکو مرزا صاحب کا دشمن و شرارت سے مقابل پر کھڑا ہونیوالا نہیں جانتا بلکہ اونکو حق پر اور مرزا صاحب کا خیر خواہ اور اپنے دین کا مؤید و حمایتی جانتا ہے اور اسی لئے اونکی تائید و حمایت کرتا ہے جسکا مفصل ذکر ہو چکا ہے۔ مرزا صاحب کی دہمکی ذلت و موت کا مفصل

Marfat.com

خواب ذکر فصل آئندہ میں تحریر ہو چکا ہے۔ تا بہ کہ یہ باتیں اپنی کتابوں میں کئی مرتبہ لکھی ہیں
سو مرزا صاحب کو سوا ان امور کے اور شغل ہی کیا ہے؟ اپنی مدح و ثنا و فضیلت اور دوسرے غریب مسلمانوں کی
تحقیر و توہین و اہانت۔ اعاذنا اللہ منہا۔

فصل ۹۵ - ضرورۃ الامام صفحہ ۲۶ و ۲۷ - مگر جس واقعہ نے مجھے ان امور کے لکھنے کی تحریک
کی وہ میرے ایک دوست کی اجتہادی غلطی ہے جس پر اطلاع پانے سے میں ایک نہایت دردناک دل
کے ساتھ اس رسالہ کو لکھا ہے تفصیل اس واقعہ کی یہ ہے کہ ان دنوں میں یعنی ماہ ستمبر ۱۸۹۸ء جو
مطابق جمادی الاول ۱۳۱۶ھ ایک میرے دوست جنکو میں ایک شریف انسان اور نیک بخت اور متقی اور
پرہیزگار جانتا ہوں اور انکی نسبت ابتدا سے میرا بہت نیک گمان ہے واللہ حسیبہ مگر بعض
خیالات میں غلطی میں پڑا ہوا سمجھتا ہوں اور اس غلطی کے ضرر سے انکی نسبت اندیشہ بھی رکھتا ہوں
وہ تکالیف سفر اوٹھا کر اور ایک اور میرے عزیز دوست کو ہمراہ لیکر قادیاں میں میرے پاس پہونچے
اور بہت سی الہامات اپنے مجکو سنائے پس اس سے مجھکو بہت خوشی ہوئی کہ خدا تعالی نے اونکو الہام
کا شرف بخشا ہے مگر اونہوں نے سلسلہ الہامات میں ایک خواب بھی اپنی مجھے سنائی کہ میں آپ کی
نسبت کہا ہے کہ میں انکی کیوں بیعت کروں بلکہ انہیں میری بیعت کرنی چاہئے۔

جواب اول تو مرزا صاحب نے تحریک کا الزام ناحق خاکسار کے ذمہ لگایا ہے کیونکہ یہ تحریک تو
خود بدولت کے اوس قرین کی ہے جو شروع سے ہر وقت آپکو اکساتا رہتا ہے کہ اپنی فضیلت بتلانے
کے اشتہارات ہمیشہ دیتے رہو آخر کبھی نہ کوئی تو آنکھ کا اندھا اور گانٹھ کا پورا پھنس جاویگا خواہ
کتنے ہی عرصہ کے لئے ہو بہر صورت کچھ فایدہ ہی ہوگا جیسے بعض سوداگران پیٹنٹ دوا سازان
اپنی اشیاء کی تعریف میں بیحد بیشمار اشتہارات بصرف کثیر شایع کرتے ہیں اور اگر دو چار خریدار بھی
اسیر دام ہو جاویں تو لاگت وصول ہو کر منافع ہی ہوتا ہے۔ ۲ - جو کچھ مرزا صاحب نے عاجز
خاکسار کی نسبت اپنی رائے ظاہر فرمائی ہے عاجز دعا کرتا ہے کہ اللہ پاک اپنے فضل و کرم سے ایسا
ہی کرے آمین۔ لیکن مجھے جو اس تحریر کے دن صبح الہام ہوا ہے لقد لبثت فیکم عمرا افلا
تعقلون - ثم قست قلوبکم - اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اعتقاد مرزا صاحب کا مستحکم و دیرپا
رہنے والا نہیں ہے اور غالباً اب ان تعریفی و توصیفی الفاظ کے عوض عاجز کو اونکی اضداد کا مصداق

قرار دینگے مگر او سحالت ہیں، اور جسوقت مرزا صاحب کو چاہئے کہ اپنے دیگر حالات الہامات و اجتہادات کو بھی اوسی پیمانہ سے ناپ کر اونکی بھی ویسا ہی بے اعتبار و غلط ہونیکا اقرار و اعتراف فرماویں کیونکہ الہام تبصریح تبلا رہا ہے کہ قسمت قلو بکہ کا مخاطب دل پیری نسبت مرزا صاحب جکو اپنی پہلی تہمات کے انکار پر مجبور کریگا جسکی صداقت اب مرزا صاحب و انکی مریدین نے بذریعہ اشتہارات شروع کردی ہے۔ ۳۔ خواب کی بے اختیاری حالت کی کلام کو مرزا صاحب اجتہادی غلطی کس قاعدہ سے قرار دیتے ہیں؟ اسمیں تو کوئی خوض فکر جد و جہد نہیں ہوئی۔ ۴۔ دردناک دل کی ساختہ رسالہ لکھنے کے بجائے اگر یہ فرماتے کہ خواب میں جو کلمہ گستاخی سرزد ہوا کہ مَیں بیعت کیوں کروں بلکہ انہیں میری بیعت کرنی چاہئے "اسکی سزا و پاداش کے واسطے یہ لتاڑ جھتاڑ و دہمکیوں کا رسالہ گوشمالی کو بھیجا گیا" تو راست اور مطابق واقعہ تھا۔ لیکن خود بدولت کو کسی امر کی کیا پرواہ ہے سلطان القلمی کے ثبوت میں الفاظ و کلمات مرتب فرما دیتے ہیں۔ کہیں تمام جہان سے نرالے ہو کر بے اختیاری حالت خواب کے کلمہ کو اجتہادی کہیں۔ دردناک دل کہیں۔ بہت خوشی کہیں بہت نیک گمان کہیں غلطی میں پڑا ہوا کہیں۔ بے شر نیک بخت متقی پرہیزگار کہیں۔ غلطی کے ضرر سے اندیشہ وغیرہ۔ جن میں خشک لفاظی تکرار۔ اور دہمکیوں کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ ۵۔ جب خداداد بصیرت سے مرزا صاحب کو عاجز کا متقی پرہیزگار ہونا سالہا سال اور ابتدا سے متحقق و معلوم ہے اور اس وصف تقوے والوں کے حق میں اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے۔ والعاقبۃ للمتقین نیز۔ وان للمتقین مفازا حدائق واعنابا وکواعب اترابا وکاسا دھاقا لا یسمعون فیہا لغوا ولا کذابا جزاءً من ربک عطاء حسابا الخ۔ یہ دوسری آیت عاجز کو بارہا الہام بھی ہو چکی ہے۔ تو پھر ان آیات کی مخالفت کرکے با این دعوی قرآندانی بیوجہ دہمکانے و ڈرانے کے لئے اظہار اندیشہ کیوں فرماتے ہیں؟ کیا مرزا صاحب کا یہ خیال ہے کہ آپکی ان چالوں کو کوئی نہیں سمجھتا؟ ایسا خیال نکریں۔ شاید مرزا صاحب کو یاد ہو کہ ہوشیار پور میں بھی (جہاں مرزا صاحب حسب بیان خود ایک مہوس کے اسی۸۰ روپیہ دینے کے وعدہ پر اوسکی نسخہ کیمیا کی ایک جز فراموش شدہ کے انکشاف کے لئے روزہ رکھکر مراقبہ میں مشغول تھے) خاکسار کے کہنے پر کہ آپکی پیشگوئیوں میں تاویلوں کی بہت گنجائش ہوتی ہے" مرزا صاحب نے جواب دیا تھا

Marfat.com

کہ اب سال سراج منیر میں کوئی مبہم بات نہ ہوگی صاف وصریح جو کسی اعتراض کے متحمل نہ ہوں
وہی باتیں لکھی جاوینگی"۔ لیکن جسوقت اشتہار سراج منیر نکلا تو اوسمیں ویسی ہی دو معنی پیشگوئیاں
درج تھیں جنپر خاکسار نے جب خدمت والا میں اسکی نسبت شکایت کی تو آپنے خفا ہو کر فرمایا
کہ "اس سے صاف اور کیا ہو سکتی ہیں؟" - خیر عاجز تو اسبات کا قایل ہے کہ مرزا صاحب کا کمال
خرق عادت معجزہ کرامت ولایت - امامت نبوت سلطان القلمی عنیدا لی وغیرہ وغیرہ سب
اسی میں ہیں کہ جو بات ہو دو رخی پہلو دار وڈبل ما سوالی وگول مال ہوتا کہ اونکا اُلو کہیں جاوے
مصرعہ چو احمق درجہاں باقی است مفلس در نہ ماند) عاجز اگر آنکھیں میچکر بیعت میں داخل
ہو جاتا تو متقی پرہیزگار وغیرہ اوصاف بے شمار و بیحد کا محل و مصداق ہوتا لیکن جب اللہ تعالے
کے خوف اتباع کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلعم نیز الہامات تحذیری کے باعث علیحدہ و باز
رہا تو ضرر و اندیشہ کے نیچے آگیا - اور مرزا صاحب بہرحال اپنی فضیلت کی دعوے دار ہے - سب
امور میں مرزا صاحب اسی ہتکنڈہ پر اپنی کہیل کا دار و مدار رکھتے ہیں اور بحالت اختلاف اپنی مقابل
کی نسبت اندیشہ ضرر ذلت دہمکی تیر تلوار و بالآخر موت پر بڑا زور ڈالتے ہیں - اور شاید اپنی حالت
پر قیاس کرکے یہ خیال نہیں کرتے کہ جو مومنین اللہ جل جلالہ کو خالق و مالک علی کل شئی قدیر متفرد
بالملک والسلطان ومتصرف بالارادہ - حافظ حقیقی وناصر تحقیقی - مجیب المضطر وغیاث المستغیثین
رحیم وکریم ہر آن وہر لحظہ جانتے ومانتے ہیں - اور جنکا آیات قرآن مجید پر جنمیں ارشاد ہے کہ سوائے
اللہ تعالی عزوجل کے کوئی دوسرا نفع ونقصان وضرر موت وحیات وغیرہ کا ہرگز ہرگز مالک نہیں
کامل ایمان ہے - اور جنکا حدیث رسول اللہ صلعم مندرجہ فصل ۲ پر جسمیں "یا غلام احفظ اللہ
یحفظک" فرماکر فرمایا کہ اگر تمام خلقت جمع ہو کر تجکو نفع وضرر پہنچانا چاہے تو سوائے اوسکے کہ جو اللہ تعالے
لکھ چکا ہے - وہ ہرگز ہرگز کچھ نہیں کر سکتے" الخ - پورا یقین ہے تو وہ ایسی فضول و بے اصل دہمکیوں کی
کیا پرواہ کرینگے؟ اور کب سُنینگے؟ پہر موت کی نسبت یہ بھی تدبر و غور نہیں کرتے کہ کیا ارشادات
کل نفس ذائقۃ الموت - کل شئ ھالک الا وجھہ - کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک
ذو الجلال والاکرام - صحیح نہیں ہیں؟ جو آپ ایسی فضول دہمکیاں و بے ضرور خبریں دینے کی
زحمت اوٹہاتے ہیں؟ اور پہر موت بذات خود بھی کوئی مکروہ شئی یا سزا ہے؟ اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالے

Marfat.com

قرآن مجید میں کیوں فرماتا - قل ان کانت لکم الدار الاخرۃ عند اللہ خالصۃ من دون
الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت ایدیہم واللہ علیم
بالظالمین - قل یاایہا الذین ھادوا ان زعمتم انکم اولیاء للہ من دون الناس
فتمنوا الموت ان کنتم صدقین - جسکی نسبت مثنوی میں لکھا ہے ؎ در نبی فرمود کای قوم
یہود + صادقان را مرگ باشد گنج وسود + جس سے ظاہر ہے کہ آرزومندان و امیدواران الاخر
اولیاء اللہ و صادقین کیلئے موت کوئی بری و مکروہ شی نہیں - بلکہ بہتر و عمدہ ذریعہ حصول
مدعا ہے - لان الموت ھو الذی یوصلہم الیہ جیسا تفسیر معالم التنزیل میں یہی عبارت عربی
لکھی ہے - اور مولوی روم صاحب جنے فرمایا ہے ؎ ظاہرش مرگ و بباطن زندگی + ظاہر
ابتر نہاں پایندگی + تلخ نبود پیش ایشاں مرگ تن + چون روند از چاہ و زندان در چمن +
تلخ کے باشد کسے راکش برند + از میان زہر ماران سوئے قند + پہر احادیث میں ہے من احب
لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ فقالت عایشۃ او بعض ازواجہ
انا لنکرہ الموت قال لیس ذلک ولکن المومن اذا حضرہ الموت بشر برضوان اللہ وکرامتہ
فلیس شیء احب الیہ مما امامہ فیحب لقاء اللہ واحب اللہ لقاءہ وان الکافر اذا حضر
الموت بشر بعذاب اللہ وعقوبتہ فلیس شیء اکرہ الیہ مما امامہ فکرہ لقاء اللہ وکرہ اللہ
لقاءہ جسکا ترجمہ ہے ؎ مرگ ہر یک ای پسر ہمرنگ اوست + پیش دشمن دشمن و بر دوست دوست
ایکہ می ترسی ز مرگ اندر فرار + آن ز خود ترسانی اے جان ہوش دار + قال اثنان یکرہہما
ابن آدم یکرہ الموت والموت خیر للمومن من الفتنۃ ویکرہ قلۃ المال وقلۃ المال اقل للحساب - وعن
ابی قتادہ انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلعم مر علیہ بجنازۃ فقال مستریح و مستراح
منہ فقالوا یا رسول اللہ ما المستریح والمستراح منہ فقال العبد المومن یستریح من
نصب الدنیا واذاہا الی رحمۃ اللہ والعبد الفاجر یستریح منہ العباد والبلاد والشجر
والدواب - تحفۃ المومن الموت - موت الفجاءۃ اخذۃ الاسف للکافر ورحمۃ
للمومن - غرض موت جسکو مرزا صاحب نے بتقاضائے امواج رحمت و رحم دلی لوگونکے ڈرانے
کا ہوا بنا رکھا ہے نہ تو بذات خود ناشدنی و رکنے والا امر ہے اور نہ کسی مجرم کی سزا ہے - بلکہ

Marfat.com

مومن کے واسطے تو ذریعہ لقاء اللہ۔ موجب بشارت رضوان اللہ کرامت باعث استراحت من
نصب الدنیا واذاھا الی رحمۃ اللہ۔ خیر۔ تحفہ ورحمت ہے چنانچہ عن عائشۃ قالت ان رسول اللہ
صلعم قبل عثمان بن مظعون وھو میت وھو یبکی حتی سال دموع النبی صلعم علی وجہ
عثمان۔ دیکھئے موت پر ہی یہ نعمت انکو اللہ پاک نے عطا فرمائی۔ کہ رسول اللہ صلعم نے انکا بوسہ
لیا۔ پھر صالحین مومنین کو موت پر ہی ملائکہ سے خطاب ہوتا ہے اخرجی راضیۃ مرضیۃ عنك
الی روح اللہ وریحان ورب غیر غضبان فتخرج کاطیب ریح المسك۔ اور آسمان سے
بھی ایسا ہی خطاب مرحبا بالنفس الطیبۃ وغیرہ ہوتا ہے۔ ۸۔ پھر موت کی مجرد یاد ہی فی نفسہ
ایسی نعمت ہے کہ اسکے لئے فرمایا اکثروا ذکر ھادم اللذات الموت۔ بلکہ فرمایا کہ اللہ تعالی سے جیسا
چاہئے ویسا ہی حیا کرتا ہے جو موت کو یاد کرتا ہے قال ذات یوم لاصحابہ استحیوا من اللہ
حق الحیاء قالوا انا نستحیی من اللہ یا نبی اللہ والحمد للہ قال لیس ذلك ولکن من استحیی من اللہ
حق الحیاء فلیحفظ الراس وما وعی ولیحفظ البطن وما حوی ولیذکر الموت والبلی ومن
اراد الاخرۃ ترك زینۃ الدنیا فمن فعل ذلك فقد استحیی من اللہ حق الحیاء۔ ۹۔ پھر مطلق
یاد پر ہی حصر نہ رکھکے موت وآخرت کی تیاری کے لئے بھی فرمایا عن ابن مسعود قال تلا رسول اللہ
صلعم فمن یرد اللہ ان یھدیہ یشرح صدرہ للاسلام فقال رسول اللہ صلعم ان النور اذا
ادخل الصدر انفسح فقیل یا رسول اللہ ھل لتلك من علم یعرف بہ قال نعم التجافی
من دار الغرور والانابۃ الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولہ۔ عن جابر
قال قال رسول اللہ صلعم ان اخوف ما اتخوف علی امتی الھوی وطول الامل فاما الھوی
فیصد عن الحق واما طول الامل فینسی الاخرۃ وھذہ الدنیا مرتحلۃ ذاھبۃ وھذہ
الاخرۃ مرتحلۃ قادمۃ ولکل واحدۃ منھما بنون فان استطعتم ان لا تکونوا من

Marfat.com

بنی الدنیا فافعلوا فانکم الیوم فی دار العمل ولا حساب وانتم غدًا فی دار الاخرۃ
ولا عمل - یا ایھا الناس ان الدنیا عرض حاضر یاکل منھا البر والفاجر وان الاخرۃ وعد
صادق یحکم فیھا ملک عادل قادر یحق فیھا الحق ویبطل الباطل کونوا من ابناء الاخرۃ
ولا تکونوا من ابناء الدنیا فان کل ام یتبعھا ولدھا ۱۰- خود ذات مبارک صلعم وصحابہ
کرام رضوان اللہ تعالی علیھم اجمعین کا عمل بھی اسی پر رہا - آپ فرماتے مالی وللدنیا وما انا
والدنیا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح ترکھا - عن عبد اللہ بن عمرو قال مر بنا رسول اللہ
صلعم وانا وامی نطین شیئا فقال ما ھذا یا عبد اللہ قلت شیئ نصلحہ قال الامر اسرع من ذلک
عن ابن عباس کان رسول اللہ صلعم یھریق الماء فیتیمم بالتراب فاقول یا رسول اللہ ان
الماء منک قریب یقول ما یدرینی لعلی لا ابلغہ ۱۱- صحابہ کرام کا بھی ایسا ہی حال تھا
چنانچہ عن ابن عمر رضی اللہ عنھما قال اخذ رسول اللہ صلعم بمنکبی فقال کن فی الدنیا کانک
غریب او عابر سبیل وکان ابن عمر یقول اذا امسیت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت
فلا تنتظر المساء وخذ من صحتک لمرضک ومن حیوتک لموتک ۱۲- مومنین کے واسطے
رسول اکرم صلعم کے آخری حالت بھی کیسی عجیب وعبرتناک نظیر ہے وھو ھذا جب بحکم حضرت رب العزت
ملک الموت نے اذن پوچھا اور جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا ھذا ملک الموت یستاذن علیک
ما استاذن علی ادمی قبلک ولا یستاذن علی ادمی بعدک فقال ایذن لہ فاذن لہ فسلم
علیہ ثم قال یا محمد ان اللہ ارسلنی الیک فان امرتنی ان اقبض روحک قبضت وان
امرتنی ان اترکہ ترکتہ فقال وتفعل یا ملک الموت قال نعم بذلک امرت وامرت ان
اطیعک قال فنظر النبی صلعم الی جبرائیل علیہ السلام فقال جبرئیل یا محمد ان اللہ قد اشتاق
الی لقائک فقال النبی صلعم لملک الموت امض لما امرت بہ فقبض روحہ صلعم الخ -

Marfat.com

غرض یہاں کا رہنا اگر پسندیدہ ہوتا تو ذات مبارک اس اختیار دیئے جانے و مجاز ہونے پر پسند فرماتے لیکن نہ فرمایا - اور یہ کون کہہ سکتا ہے کہ ایسے وجود با جود رحمت للعالمین کی جسکی تشریف آوری و رونق افروزی پر علوم فنون وغیرہ نعما، و رحمت الٰہیہ کی تمام دنیا پر بارش ہو کر ہمیشہ کے لئے دروازے کھل گئے - اوسکی دنیا و جہان کو ضرورت و حاجت نہ تھی ؟ بیشک تھی لیکن جب اوس بارگاہ عالی جاہ خالق و مالک دو جہان سے حکم آیا تو اوسکی رضا کے واسطے اسیکو پسند فرمایا اور اس دار ناپایدار و سجن پر فتن پر اوسکو ترجیح دی بقول مولویصاحب رحمہ ؎ انبیا را تنگ آمد این جہاں ٭ چون شہاں رفتند سوئے آنجہان لامکان ٭ ۱۳ - دنیوی حیات کو اللہ جل جلالہ نے لہو و لعب و متاع الغرور فرمایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی دنیا کے حق میں فرمایا - الدنیا دار من لا دار لہ ومال من لا مال لہ ولہا یجمع من لا عقل لہ - الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر - الدنیا سجن المومن وسنتہ واذا فارق الدنیا فارق السجن والسنتہ - الا ان الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیہا الا ذکر اللہ وما والاہ وعالم او متعلم - تو پھر ایسے سجن ملعون سراپا مشقت و مصائب والی جگہ میں جہاں طرح طرح کے ظلم و فساد و غفلت و عناد لئے دن موجود ہیں اور قسم قسم کے فن و فریب و دغا مکر و تکبر تعلی و شیخی والے مغرور لوگ ہوں جنکی شرارتوں و خود غرضانہ حیلوں سے عاجز بندگان الٰہی کو امن و آرام نہو تو ایسی بے آرامی و رنج و محن میں غریب مومنین سے رہ کر کرنا ہی کیا ہے ؟ ۱۴ - پھر موت میں کوئی خصوصیت ابرار و اشرار کی نہیں تا کہ مرزا صاحب کو اپنے کسی مخالف کی مرنے پر اس کہنے کی گنجایش ہو کہ وہ مخالفت و دشمنی کے جرم کے سبب رحلت کر گیا کیونکہ حکم کل نفس ذائقۃ الموت کی نیچے اگر کوئی بھی بچ نہیں سکتا - جو پیدا ہوا ہی وہ ضرور مریگا - عام مخلوق کا تو کیا ذکر خاص برگزیدہ جماعت جو دوسری مخلوق کے لئے سراسر رحمت برکت و نعمت الٰہی تھی اوسکی ساتھ بھی بظاہر یہی معاملہ و قانون الٰہی برتا گیا - جیسا کسی نے ساری انبیا حضرت آدم علیہم الصلوۃ والسلام سے نام گن کر اخیر میں کہا ہے ؎ چو ختم المرسلین ہم رفت باقی کیست کہ ماند - مگر ذات مقدس تا دیر و قیوم و صمدانی ٭ و نعم ما قیل ؎ ہر آنکہ زاد بناچار بایدش نوشید ٭ ز جام مرگ مے کل من علیہا فان اور کیا مرزا صاحب کے خویش اقارب و مریدین و عزیز بچے نہیں مرے ؟ یا خود بدولت ہی نہ مرینگا

Marfat.com

پڑھ لیا ہی؟ ۱۵- پھر ہر ایک فی ہی روح کی موت کا وقت بھی بارشاد لکل امۃ اجل فاذا
جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون معین و مقرر ہو چکا ہی - ایک لمحہ بیش
پیش نہیں ہوتا - تاکہ مرزا صاحب کمی بیشی کرنے ہی میں اپنی کرامت کا دخل دیگر لوگوں کو دھمکائیں
اور ڈرائیں - اور بالخصوص مسلمانوں کو ڈرانا یا دھمکانا تو قطعاً بے سود و لغو ہے - کیونکہ وہ تو
ان احکام سے خوب واقف ہیں - البتہ بعد الموت کیلئے فکر و مصروفیت ضرور لازمی ہی - پس جو
مومنین خاشعین عباد الرحمن ہیں اُن کے لئے تو ہرگز موت ڈر اور خوف والی چیز نہیں - کیونکہ وہ
تو پہلے ہی جانتے ہین سہ جسم ظاہر عاقبت خود رفتنیست * تا ابد معنی نخواہد شاد زیست *
اور اسکے عامل ہیں سہ ہر روز مرگ این چنین مردہ باش * تا شوی با عشق سرمد خواجہ تاش * اور
انشاء اللہ بفضلہ و رحمتہ اسکے مصداق ہیں سہ خلق گوید مرد آن مسکین فلان * تو بگوئی زندہ ام
اے غافلان * گر تن من ہمچو تنہا خفتہ است * ہشت جنت در دلم بشگفتہ است * دانہ مردن
مرا شیرین شدست * بل ہم احیاء پئی من آمدست * مقعد صدق جلیس حق شدہ * رست زین
آب و گل و آتشکدہ * فخر آن سر کہ کف شاہش برد * ننگ آن سر کو بغیری بنگرد * وغیرہ ہان
جنکو انابت الی اللہ و خشیت اللہ - حسن عمل - صدق نیت - زہد - صبر - تقوی - طہارت - تسبیح -
تہلیل - تکبیر وغیرہ عبادات و مرضیات آلہی کی توفیق نہو بلکہ وہ سرکشی بغاوت و غرور - شیخی
تکبر - خود غرضی - دوست و دشمن سی اختلاف خواہ نخواہ لڑائی - ایذا رسانی مخلوق آلہی
وغیرہ معصیت ہیں پڑ کر جرایم و بازپرس یوم حساب کا بوجھ دن بدن اُنپر پڑتا و بڑہتا جاوے
تو گو انکی موت ایسی زندگی سے انکو اپنے و ہر دونکے حق میں بدرجہا بہتر و افضل ہے تاکہ وہ
یستریح منہ العباد و البلاد و الشجر و الدواب کے مصداق ہوں - لیکن وہ ہنوز اپنے کرتوتوں
کی پھل اور اعمال کے وبال و خطرناک سے ہراسان ہو کر عاشقان دنیا کی طرح مرنیکا نام سنکر کانپتے
ہیں اور دنیاوی بقا اور حیاتی کے خواہاں رہتے ہیں - جیسے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے ولتجدنھم احرص
الناس علی حیوۃ و من الذین اشرکوا یود احدھم لو یعمر الف سنۃ و ما ھو بمزحزحہ
من العذاب ان یعمر واللہ بصیر بما یعملون - ان الذین لا یرجون لقاءنا و رضوا
بالحیوۃ الدنیا واطمانوا بھا والذین ھم عن ایتنا غافلون اولئک ماوٰھم النار بما کانوا

Marfat.com

یکسبون سے شیر دنیا خواہد آبادی و برگ ؎ شیر موسلے جوید انادی و مرگ ؎ اور چونکہ غفلت اور
اپنے دہن میں سے درد قائق خویش را در باختی ؎ رمز مرد ل این نماں دریافتی ؎ قبلہ کردم من ہمہ
عمر از حول ؎ آن خیالاتے کہ گم شد در اجل ؎ کے مصداق ہو ہو کر دنیا ہی میں انکی ساری امیدیں موت
کے ساتھ فنا و ختم ہو جاتی انکو معلوم ہوتی ہیں سلئے ان میں سے بعض لوگ اپنی مورتیں و تصاویر گونا
گون و عمارات وغیرہ سے دنیا میں اپنی بقا و یادگار کا سامان۔ گو صریح خلاف شرع کیوں نہو کر
ہیں اور انکے حصہ میں یہہ کہاں کہ اپنے خالق مالک محسن رب کی مشیت و ارادہ پر قانع رہیں اور
اپنے مسلم ہادی برحق صلعم کی عمل و تعلیم اللّٰھم احینی ما کانت الحیوۃ خیرا لی و توفنی اذا
کانت الوفاۃ خیرا لی کو مد نظر رکھیں ؎ عمر و مرگ این ہر دو با حق خوش بود ؎ بے خدا
آب حیات آتش بود ؎ ۱۹ ۔ پھر عمر بھی کچھہ اعمال پر موقوف و منحصر نہیں۔ بہت صالحین منیبین
نیک قلیل و کم عمر پاتے ہیں اور بہت اشرار۔ سرکش۔ و نافرمان بلکہ منکران اللہ تعالی عز و جل
وغیرہ مخالفین و دشمنان صداقت اسلام طول و دراز عمر پاتے ہیں۔ حالانکہ اُن مخالفین کی ساری
عمر علانیہ مخالفت حق و اسلام میں گذرتی ہے جیسا کہ بچشم خود دیکھا ہے اور مرزا صاحب تو اپنی
نظاہر حمایت و اعانت اسلام کی آڑ میں در پردہ مخالفت کرکے اپنا نیا (منتھہ) مذہب گروہ قائم
کرنیکے فکر و انتظام میں رہے۔ ۲۰ ۔ اور کذاب مفتری علی اللہ بھی اس قاعدہ سے مستثنی نہیں ہیں۔
کہ کذب و افترا کے باعث اجل مقررہ سے پہلے ہی مر جاویں۔ جیسا کہ مرزا صاحب معہ مریدین خذ و بطش
الہی سے بچکر خود بدولت ابتک زندہ رہنے پر خوش فہمی سے لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین
ثم لقطعنا منہ الوتین الخ سے تمسک کرکے کہتے ہیں کہ مفتری علی اللہ جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ مرزا
صاحب الفاظ مجازات۔ استعارات۔ دقایق و حقایق وغیرہ زبان سے تو بہت نکالتے و لکھتے ہیں
لیکن موقعہ بر سب ایں مفتری ہوتا ہے چنانچہ اس آیتہ کریمہ کے جملہ لقطعنا منہ الوتین کو آپ حقیقت
پر حمل کرکے قطع جسمانی مراد لیکر اپنی صداقت کے دعویدار ہوتے ہیں۔ اور یہ نہیں سمجھتے کہ یہی لفظ
قطع جو رسول اللہ صلعم نے ویلک قطعت عنق اخیک۔ اھلکتم او قطعتم ظہر الرجل میں
فرمایا۔ تو کیا اسمین قطع جسمانی مراد ہے؟ ہرگز نہیں۔ و یا قرآن مجید میں اللہ تعالی نے قتل الخراصون
فقتل کیف قدر۔ ثم قتل کیف قدر۔ قتل الانسان ما اکفرہ میں جو لفظ قتل فرمایا ہے تو کیا

Marfat.com

اسمیں قتل جسمانی مراد ہے؟ ہرگز نہیں۔ علی ہذا القیاس عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے المذبح ھو الذبح میں جو لفظ ذبح فرمایا ہی تو اسمیں ذبح جسمانی مراد ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس جب یہ ثابت ہوا کہ ان نصوص میں قطع۔ ہلاک۔ قتل۔ ذبح جسمانی ہرگز مراد نہیں تو مرزا صاحب باین وعاوی علوم قطعنا منہ الوتین۔ بمیں قطع جسمانی کسطرح مراد لیتے ہیں؟ یہ مرزا صاحب کے نرالے استنباط و استدلال ہیں کہ قران مجید کلام رب حمید کے ایسے خلاف عقل و نقل معنے و مفہوم بیان کئے ہیں جنکو صریح مشاہدات و واقعات کی مخالف ہونیکے باعث کوئی بھی قبول نکر سکے۔ اور پھر اس منگھڑت و مخالفت کو قران مجید کی حمایت کہتے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ اور طرہ یہ کہ جو آیات شریف و احادیث مبارک صریح جسمانی حالت پر دال ہیں ونکو مرزا صاحب اپنی نیچریت کے تابع کرکے خلاف عقل کہکر اونکی حقیقت ظاہری جسمانی سے منکر ہیں مثلاً آیۃ بل رفعہ اللہ الیہ دربارہ حضرت مسیح علیہ السلام کو باتباع فلاسفہ منکر جیسے ازالہ ص۴۷ میں لکھا ہی کہ نیا و پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنی اس خاکی جسم کے ساتھہ کرہ زمہریر تک بھی پہونچ سکے بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتیں اسبات کو ثابت کرچکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہنچکر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر صحت معلوم ہوئی کہ جسمیں زندہ رہنا ممکن نہیں پس اس جسم کا کرہ ماہتاب یا کرہ آفتاب تک پہونچنا کسقدر لغو خیال ہے انتہے۔ اور ایسا ہی اشتہار ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء میں لکھا ہی کہ حال کے گذشتہ زمانہ کے تجارب ثابت کرتے ہیں۔ کہ انسان سطح زمین سے چھہ میل تک بھی اوپر کیطرف صعود کرکے زندہ نہیں رہ سکتا۔ سبحان الذی اسرٰی بعبدہ لیلا الخ دربارہ جسمانی معراج رسول کریم علیہ افضل الصلٰوۃ والتسلیم کے ایسی ہی خیالات سے منکر حالانکہ وکان اللہ عزیزا حکیما۔ آیۃ بل رفعہ اللہ کے آخر و سبحان الذی آیۃ اسرٰی کے پہلو بظاہر ایسی توہمات و ترددات و شکوک کے دفیہ کے لئے ہی اللہ تعالیٰ جل جلالہ و عم نوالہ نے فرما دیا ہے۔ پھر آیۃ فقلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین کی دربارہ مسخ یہود بھی جسمانی اثر سے خود بدولت مع اخص مرید مولوی نور الدین صاحب منکر ہیں۔ جیسا کہ مولوی صاحب نے اپنی فصل الخطاب میں لکھا ہی اور بعد ازاں خطوط میں بھی اوسی انکار پر اصرار کیا ہی حالانکہ فجعلنھا نکالا لما بین یدیھا وما خلفھا وموعظۃ للمتقین اوسکی ظاہری تصدیق کیواسطے موجود ہے

* پھر اشتہار ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۲ پر یہی لکھا ہے کہ آجکل ثابت کیا گیا ہی کہ آسمان پر بھی مجسم مخلوق رہتی ہے جیسے زمین پر الخ

Marfat.com

کیونکہ بدرون ظاہری نمایاں اثر کے یہ سزا موجب عبرت و نصیحت ہرگز نہیں ہوسکتی۔ خفیہ و باطنی حال مسخ کو کون دیکھ سکتا ہے۔ اور وہ نکالا لما بین یدیہا وما خلفہا کیونکر ہوسکتی ہے؟۔

۱۸۔ مزید براں مرزا صاحب کا بھائی وہمسایہ دیوار بدیوار مرزا امام الدین صاحب ونکی آنکھوں کے سامنے موجود ہے جو امامت لال بیگیاں کا عرصہ دراز سے مدعی ہے۔ اونکو دیکھکر بھی یہ نہیں سوچا کہ جب وہ بھی میرا بھائی ہوکر میرے مخالف میری ہی طرح اپنے تئیں مامور من اللہ کہکر لال بیگیوں کو اپنی اطاعت کی دعوت کرتا ہے اور میری ہی طرح قایم ہے۔ حالانکہ مرزا صاحب کے تراشیدہ قاعدہ کے موافق ایسا تقول علی اللہ کرنیوالا اسقدر عرصہ تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ چونکہ وہ بھی مرزا صاحب کی طرح صحیح و سالم ہے۔ پس اوسکی قیام وحیات ہی کو مرزا صاحب اپنے دلیل دعوی کی تکذیب کیلئے کافی سمجھتے اور دل میں سوچکر کے ایسے دلائل تراشنے اور ان لن ترانیوں سے باز آجاتے۔ لیکن یہاں تو کچھ خیال و پرواہ نہیں ہے۔ لہذا اظہار حق کیلئے مرزا صاحب کے اس نامعقول قاعدہ و دلیل کے ازالہ میں چند دیگر نظیریں مفتری و تقول علی اللہ کرنیوالوں کی بیان کیجاتی ہیں جنکو کسی نے قطع و قتل نہیں کیا۔ اور وہ خود ہی بموجب حکم و قانون الہی کل نفس ذائقۃ الموت فاذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعتہ ولا یستقدمون کی اپنی میعاد پوری کرکے سوائے کسی مخلوق کی دست درازی کے (گو وہ بھی اجل مسمے سے باہر نہیں اور نہ موجب شقاوت ہے کیونکہ رتبہ شہادت اکثر اسی ذریعہ سے نصیب ہوتا ہے) اپنی موت سے مرے ہیں جو ایسے مدعی کے باز دعوی و توبہ کے لئے کافی ہیں۔ بشرطیکہ کچھ خوف اللہ جل جلالہ باقی ہو۔ چنانچہ (۱) عاجز کا صدہا دوسروں کا عینی مشاہدہ ہے اور عنقریب کا ذکر ہے۔ کہ منشی کہنیا لال لکھہاری کا مالیر کوٹلہ میں بحالت زندگی دستور تھا کہ صبح کو کچہری میں اگر اپنے رات کے الہامات ایک خوشخط منشی سے لکھواتا۔ ایک دن عاجز کو اوسکی الہامی کتاب دیکھنے کا اتفاق ہوا تو اوسمیں ایک عبارت دیکھی جو خود عاجز نے ایام طفلی میں اپنے چچا صاحب مرحوم سے سنی تھی اور اوسکو تلائی تھی یعنے قال افلاطون الحکیم انظر لے وجہک فی المراۃ ان کان حسنا فافعل بما یناسبہ وان کان قبیحا فلا تجمع بین القبیحتین۔ منشی کہنیا لال نے اس عبارت کا خلاصہ ترجمہ کرکے اپنی طرف سے اوسکو

Marfat.com

اللہ تعالے کا الہام قرار دیکر لکھوایا ہوا تہا۔ وہ بہت عرصہ تک اس شغل میں مشغول رہا۔ کئی کتابیں تصنیف کیں جنمیں ایک کا نام فضیلت شیطان رکھا۔ اوس نے بھی بڑی طول عمر پائی اور گورنمنٹ میں بڑا نیکنام تہا۔ اور آخر اپنی موت سے مرا۔ (۳) مرزا صاحب نے خاندان مغلیہ میں سے اکبر بادشاہ کا حال مفصل تواریخوں میں درج ہے کہ وہ ملحد مزاج کسی دین کا پابند نہ تھا۔ خود مامور من اللہ ہونے و نبوة کا دعوی کرکے ایک نیا دین و فرقہ بنام دین الٰہی بنایا (اور شاید مرزا صاحب نے بھی اوسی کی تقلید سے اپنے مشن کا نام الٰہی کارخانہ رکھا ہے)۔ اُسنے کہا دین (اسلام) جسکا آغاز زمان بعثت سے تہا اسکی مدت و بقا ہزار سال تمام ہو گئی۔ کلمہ لا الہ الا اللہ اکبر خلیفۃ اللہ ایجاد کیا۔ اخلاص کے چار مراتب تھے ترک مال۔ ترک جان۔ ترک ناموس۔ ترک دین۔ بوقت ملاقات ایک شخص اللہ اکبر اور دوسرا جل جلالہ کہے یہ بمنزلہ سلام تھا۔ آفتاب پرستی آتش پرستی جسکے آتشکدہ کا اہتمام ابو الفضل کے سپرد تہا۔ تعظیم و تاثیر کواکب قشقہ و زنار کا رواج۔ سجدہ جائز نہ ہو ملم جو آتش پرستی ہی ہمراہی دختران راجہ ہند اپنے حرم میں معمول۔ وجوب غسل ہا قط۔ جشن روز تولد و شادی بروز مرگ۔ تاریخ ہجری عربی تغیر کرکے اسکی جگہ سال جلوس سنہ ۹۶۳ مطابق سنہ ہجری تہا۔ تاریخ شروع کی۔ عید موافق اعیاد زردشتیان ایک سال میں چہاردہ مقرر کرکے سال و ماہ الٰہی نام رکھا۔ عربی پڑھنا جاننا عیب۔ تفسیر حدیث و فقہ پڑھنیوالا مطعون و مردود۔ بجائے اسکے نجوم۔ حکمت۔ حساب۔ شعر۔ تاریخ افسانہ رائج و مقرر و نعز جو اس دین میں آوے انکو الٰہیین کہتے۔ ایک شخص ایسا مرا تو اُسکے قریب چراغ و شکہ دجالی یا روشندان) مقابل آفتاب اس اعتقاد سے رکھا کہ اوسکی روشنی پاک کنند گناہان ہے میت کو سر بجانب شرق اور پاؤں بطرف مغرب دفن کرنا اور خواب بھی اسیطرح قرار پایا۔ ذبح گاؤ اور اسکا گوشت کھانا حرام کیا۔ اگر کوئی حیوانات ذبح کرنیوالیکے ساتھ کہاوے اسکا ہاتھ اور اگر اوسکے اہلخانہ سے ہو تو اسکی انگلی کاٹ جاوے مجلس نوروزی میں اکثر علما صلحا قاضی و مفتی کو وادی قدح نوشی میں لاتے۔ مجتہد آن خصوصًا فیضی کہتا کہ این پیالہ را بکوری فقہا میخورم۔ شیخ عبد القادر بدایونی رحمۃ اللہ تعالے

جو اکبر کے پیش امام و خطیب تھے اُنہوں نے بہت حال اپنی تاریخ مین لکھا ہے - وہ لکھتے ہیں
کہ شیخ ابو الفضل سے پوچھا کہ مذاہب مشہورہ میں سے آپکا میل کسطرف ہے ؟ بجواب کہا کہ میں
چاہتا ہون کہ چندروز وادی الحاد کی سیر کروں - اُسپر مینے کہا کہ اگر قید نکاح موقوف کیجے
تو برا نہیں - اُسپر ہنسکر چلا گیا - ایسے فریفتگان دنیا گو پڑھے لکھے مگر علم دین و روحانی
مذاق سے بے بہرہ اکبر کی صحبت میں تھے کسی کا شعر ہے ؎ خدا پناہ بد بد از جلیس
بد مذہب ❊ خراب کرد ابو الفضل شاہ اکبر را ❊ ریش صاف - ناقوس بجانا - تماشائے
صورت ثالث ثلاثہ اور تمام لہو و لعب و کفر شایع ہوا - بارہ برس گذرنے پر یہانتک نوبت
پہونچی کہ اکثر اراکین مثل حاکم ٹٹھ اور دوسرے اہل ارتداد اس مضمون کا اقرار نامہ لکھدیتے
کہ من فلان بن فلان بطوع و رغبت و شوق قلبی از دین اسلام مجازی تقلیدی جو آباو
اجداد سے سنا تھا اوسکو چھوڑ کر دین الٰہی اکبر شاہی میں اگر مراتب اخلاص ترک جان
و مال و ناموس و دین قبول کرتا ہون - بخلاف تعلیم اسلام خنزیر و کتونکی نجاست کا خیال
مفقود بلکہ اندرون محل وزیر قصر انکو رکھکر ہر صباح دیکھنا عبادت مین داخل تھا - طلاء
و ابریشم پہننا فرض - نماز روزہ حج پہلے ہی ساقط ہو چکا تھا وغیرہ وغیرہ - غرض ہر عقیدہ
اصول و فروع اسلامیہ پر شبہات گوناگون تمسخر و استہزاء تھا - اگر کوئی معارض جواب ہوتا
تو جواب سبکا منع تھا - اور توجہ حکومت قاہری بجانب مقابل تھی - حالانکہ مباحثہ میں
مساوات شرط ہے - کئی خانمان اس مباحثہ میں برباد ہوئے - و حاشا کہ یہ مباحثہ ہوتا - یہ
تو دین فروشون کا مکابرہ تھا جو خوشامدانہ ہر جگہ سے شکوک متروک پیدا کر کے تحفہ لاتے -
سبحان اللہ من یتصرف فی ملکہ کیف یشاء ملا شیری کے قطعہ میں سے اکبر کی نسبت یہ شعر ہے
؎ شاہ ما امسال دعوے نبوت میکند ❊ سال دیگر گر خدا خواہد خدا خواہد شدن ❊ دبستان
مذاہب میں اکبر کی کرامات بھی لکھیں ہیں - مثلاً طفلی میں مثل مسیح علیہ السلام اپنی والدہ سے
کلام کرنا - اور ایک شخص اوسکے مقبرہ میں داخل ہو کر اوسکی خدمت کرنے لگا تو اوسکی پانوکی
اُنگلی ایک پتھر کی دراڑ میں پڑ کر شکست ہو گئی - غرض یہ بادشاہ باین افترا و تحقیر اسلام
عرصہ دراز تک اسی عملدرآمد میں بحالت پادشاہی جسکی میعاد باون ۵۲ برس ہے خوش و خرم رہکر

Marfat.com

آخر اپنی موت سے اپنا وقت پورا کرکے مرا۔ اور اب اُن امور و طوفان بے تمیزی کا کوئی
نام بھی نہیں لیتا۔ اور دین حق اسلام یعلو ولا یعلیٰ اوسیطرح قایم دایم موجود ہے۔ اور مرزا
صاحبکے دعوے کو تو ابھی بہت میعاد نہیں گذری (۳) یہ تو بادشاہ تھا دوسرے ایسی اشخاص
بھی بہت گذری ہیں جو عوام میں تھے اور وہ بھی ایسے دعاوی عرصہ تک کے بلا کسی کے ہاتھ
لگنیکے اپنی موت سی مرے ہیں چنانچہ میاں بایزید روشن کی نسبت بھی لکھا ہے کہ وہ بھی
اپنے تیئں مامور من اللہ جانتا۔ آدمیوں کو ریاضت کا امر کرتا۔ نماز پڑہتا لیکن تعین جہت
اوٹھا دیا تھا۔ کہتا کہ غسل پانی کی حاجت نہیں کیونکہ جب انسان (اللہ تعالےٰ کے) پاس پہونچا
تن پاک ہوجاتا ہے کیونکہ چار عنصر مطہرات ہیں جو خدا و اپنے آپ کو نہ پہچانے وہ آدمی نہیں
وہ اگر موذی ہے تو بھیڑیا۔ چیتا۔ سانپ و بچھو کی طرح ہے اور پیمبر عربی نے کہا ہے۔
اقتل الموذی قبل الایذاء۔ اور اگر بیکار اور نماز گذار ہے تو مثل گاؤ بہیڑ کے ہے۔ اسکا
مارنا جائز ہے۔ اسی بنا پر مخالفان خودشناسی کے مار ڈالنیکا امر کرتا کیونکہ وہ حیوان ہیں
جیساکہ قرآن میں آیا ہے اولٰئک کالانعام بل ھم اضل۔ اور کہتا جسنے اپنے آپکو نہ پہچانا
اور جسکو زندگی جاوید و حیات ابدی کی خبر نہیں وہ مردہ ہے اور مردہ کا مال وارثان زندہ
کو پہونچتا ہے۔ اسی لئے ایسے لوگونکے قتل کا حکم کرتا۔ اگر ہندو خودشناس پاتا اوسکو مسلمان
پر ترجیح دیتا۔ مدت تک بہراہی اپنے فرزندان کے رہزنی کرکے اموال مسلمانان وغیرہ سے
لیکر خمس بیت المال میں رکھتا اور بوقت حاجت اہل استحقاق پر بانٹ دیتا۔ اسکی بہت
تصانیف ہیں عربی۔ فارسی۔ ہندی و افغانی میں۔ مقصود المومنین عربی میں ہے
کہتے ہیں کہ حقتعالی بلا وساطت جبرئیل ؑ اس سے سخن کرتا۔ ایک کتاب خیر البیان چار زبانوں
میں ہے اول عربی دوم پارسی سوم ہندی چہارم پشتو میں اور اسکو خطاب از حقتعالی و صحیفہ
الٰہی جانتے ہیں۔ ایک کتاب حالنامہ ہے اسمیں اپنا حال بیان کیا ہے۔ اور بہت الہامات
عربی اسمیں لکھے ہیں جنکو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلعم کے مطابق کئے بغیر اُنپر عامل
ہونیکا یہ نتیجہ ہوا کہ رہزنی کرکے مال مسلمانان وغیرہ لے لینا و مسلمانان و مخلوق الٰہی کو بغیر
کسی شرعی جرم کے گائے بھیڑ کیطرح مار ڈالنا عملدرآمد رہا۔ اور عجیب تر یہ کہ وہ عامی آدمی

Marfat.com

تھا اور قرآن مجید کے معنی کرتا و سخنان حقائق آمود کہتا اور دانا انسان اس سے متحیر ہوتے۔
لکھا ہے کہ خدا ناشناسونکے قتل کیواسطے مامور ہوا۔ تین دفعہ پے درپے امر ہونے پر تلوار
کو ہاتھ نہ لگایا جب پھر حکم ہوا ناچار جہاد پر کمر باندھی۔ یہ شخص شہر جالندھر میں پیدا ہوا
پھر اپنے والدین کے ہمراہ کانی کرم کوہستان افغانان میں آیا۔ مرزا محمد حکیم ابن ہمایون
باوشاہ کا ہمعصر تھا۔ اسکی قبر تہتہ پور کوہستان افغانان میں ہے۔ یہ بھی اپنی موت سے مرا

(۴) مسیلمہ کذاب بھی اول وفد بنی حنیفہ میں بحضور رسول اللہ صلعم آکر مسلمان ہوا جب یمامہ
کو واپس ہوا تو مرتد ہو کر دعوے نبوۃ کیا۔ تحلیل خمر و زنا و اسقاط فریضہ نماز کیا۔ ایک جماعت
اہل فسق و فساد اسکے ساتھ شامل ہوئی۔ بمقابلہ قرآن مجید سجعہائے نامطبوع گھڑے جنپر
عقلائے زمانہ مضحکہ کررہے ہیں مثلاً یا ضفدع بنت ضفدعین الی کم تنقین لا الماء تکدرین
ولا الشاربین تمنعین راسك فی الماء وذنبك فی الطین و کما الفیل ما الفیل لہ خرطوم طویل
ان ذلك من خلق ربنا الجلیل وغیرہ۔ جنکا حال اہل علم و دین پر پوشیدہ نہیں کہ یہ کیسے
لغو ہیں اور بمقابلہ قرآن مجید انکی کیا حقیقت ہے؟ لکھا ہے بعض خوارق عادات بھی اس
سے ظاہر ہوتے۔ رسول اللہ صلعم کو ایک خط لکھا کہ نصف زمین ہماری و نصف قریش
کیواسطے۔ ذات مبارک صلعم نے بجواب تحریر فرمایا۔ من محمد رسول اللہ الی مسیلمۃ الکذاب۔
امابعد فان الارض للہ یورثہا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین انتہی۔ مسیلمہ
نے دعوی تو عہد مبارک رسول اللہ صلعم میں کیا لیکن بعد میں بعہد خلافت صدیق اکبر
رضی اللہ تعالی عنہ بمقابلہ لشکر خالد رض جو بامر صدیق اکبر رض بھیجا گیا تھا وحشی کے ہاتھ سے
قتل ہوا۔ جو وحشی قاتل حمزہ رض بھی تھا وہ کہتا تھا میں بہترین مردم نیز بدترین
مردم کا قاتل ہوں۔ اب دیکھیے کہ کیا یہ مسیلمہ کذاب بھی جو خلافت صدیق اکبر رض تک
زندہ تھا اور اسکے ساتھ اسکی ہم جنس جماعت بھی تھی وہ بھی آیتہ کریمہ لو تقول الخ سے مرزا
صاحب کی طرح بچنین جبات خود استدلال کرکے باین سرکشی و مخالفت قرآن مجید کے اپنا
صدق و حق پر ہونا ثابت کر سکتا تھا؟ ہرگز نہیں۔ مولوی روم صاحب نے کیا خوب فرمایا

؎ بو مسیلم را لقب کذاب ماند * مر محمد را اولو الالباب ماند * مصطفے را وعدہ کرد الطاف حق

Marfat.com

گر بمیری تو نیز زاین سبق ✦ من کتاب معجزت دار افہم ✦ بیش و کم کن ز راز قرآن دافہم ✦

(۵) طلیحہ بن خویلد اسدی نے بنی اسد میں دعوے نبوت کیا۔ غطفان اسکے مددگار ہوئے بعدہٗ توبہ کی۔ اسیطرح سجاح بنت سوید بن یربوع نے دعوی نبوت کیا۔ فرسان بنی تغلب اور تمام قبیلہ تمیم اسکی نصرت پر جمع ہوئے۔ اون میں رؤسا بھی مثل احنف بن قیس و حارثہ بن بدر وغیرہ شامل تھے۔ بہت قتل ہوا۔ پھر اوسنے قصد یمامہ کیا۔ مسیلمہ اس خبر سے تنگدل ہو کر متحصن ہوا۔ سجاح کے لشکر نے اسکا محاصرہ کیا۔ پھر گفتگو و شعر اشعار کے بعد باہم جماع کیا اور بعد میں مسیلمہ کے ساتھ اسکا نکاح ہوا۔ مہر میں نماز عصر موقوف ہوئی۔ بالآخر سالہا سال کے بعد وہ توبہ کر کے بزمان معاویہ رضہ مسلمان ہوئی۔ گویا اسکے فساد و سرکشی کا زمانہ تینتیس برس زمانہ خلافت راشدہ سے بھی کہیں زیادہ ہوا۔ (۶) زمانہ ابن زبیر و عبد الملک بن مروان میں مختار بن عبید بن مسعود الثقفی نے بعد واقع سیدنا امام حسین علیہ السلام کے لوگوں کو اونکا قصاص لینے کے نام پر بلایا اور در اصل غرض اپنی امارت تھی۔ طالب دنیا تھا۔ کوفہ میں دعوی نبوت کیا اور کذاب کہا گیا۔ او منجملہ اوسکے کذب کے ایک یہ دعوی تھا کہ جبرئیل علیہ السلام اسکے پاس وحی لاتا ہے۔ اپنے مکاتب میں لکھتا من مختار رسول اللہ۔ یہ بھی اپنی موت سے مرا۔ (۷) متنبی شاعر نے دعوے نبوت کیا اپنے آپ کو مثل مسیح و مثل صالح علیہما السلام کے کہتا جیسا اوسکی شعروں میں ہے ؎ ما مقامی بارض نخلۃ الا کمقام المسیح بین الیہود (نخلہ قریہ یعنی کلب عند بعلبک من ارض شام) ؎ انا فی امۃ تدارکہا اللہ ✦ غریب کصالح فی ثمود ✦ لوگون پر کلام پڑہتا جسکو زعم کرتا تہا کہ وہ قرآن اوسپر نازل ہوا ہے۔ قاضی ابو الحسین بن ام شیبان الہاشمی الکوفی سے ہے کہ اُنہوں نے ایک سورۃ اُس سے لکھی تھی جو ضائع ہو گئی اور اسکا ابتدا جو اونکو یاد رہا یہ تھا۔ والنجم السیار والفلک الدوار واللیل والنہار ان الکافر لفی اخطار امض علی سنتک و قف اثر من قبلک من المرسلین فان اللہ قامع بک زیغ من الحد فی دینہ و ضل عن سبیلہ۔ کہا کہ یہ طویلہ تھی سوا اسکے میرے حافظ مین اور کچھ نہیں رہا۔ قبیلہ بنی کلب وغیرہ سے بہت لوگ اسکے تابع ہوئے لو لو امیر حمص نائب الاخشید یہ نے اسپر لشکر کشی کر کے اسکو قید کیا اور اوسکے اصحاب کو متفرق کیا اور اوسکو

Marfat.com

مدت تک حبس میں رکھا قریب تھا کہ مرجاتا۔ اس سے توبہ طلب کی تو اوسنے تحریری اپنے دعوے
کا بطلان کیا اور اسلام کی طرف رجوع کیا تو اوسکو چھوڑ دیا۔ یہ واقعہ قریب قریب ایسا ہی ہے
جیسے ایک لایق بیدار مغز حاکم نے مرزا صاحب کی بتعدی مطلق العنانی و دریدہ دہنی دیکھکر
بتقاضائے عدل و انصاف غریب رعایا کی امن و حفظ آبرو کے لئے مرزا صاحبکو چشم نمائی کرکے
اوسنے توبہ نامہ (اقرار نامہ) لکھایا کہ آیندہ مخلوق الٰہی کو اپنی افترا علی اللہ یعنی الہامی پیشگوئیوں
کی دہمکی دینے سے باز رہیں گے۔ اور ایک دوسرے ویسے ہی حاکم نے اوسی بنا پر حضرت مسیح
علیہ السلام کے توہین و تحقیر آمیز دل آزار اشتہار مرہم عیسیٰ کی اشاعت بند کرائی جس حکم
کا اپیل بھی الحمد للہ چیف کورٹ سے خارج ہوا۔ جسکا ذکر صد ۹۴ پر گذر چکا ہے۔ کاش یہ چشم
نمائی و تنبیہ ایسی موثر ہوتی کہ مرزا صاحب ان سب دعاوی و سب و شتم تحقیر سیدنا عیسے
مسیح علیہ السلام سے تائب ہو کر آیندہ ایسی گستاخی و بے ادبی کے عوض اونکے اولو العزمی و معجزات
و علو شان و صداقت کے قایل و مصدق ہو جاتے۔ اور اونکے حواریوں کو بھی سچا و برحق مانتے۔
(۸) ایام معتمد باللہ میں بہبود زنجی قائد فتنہ زنج ہوا اوسنے عراق کو تباہ اور آل رسول اللہ صلعم
کو خوار کیا۔ لاکھوں مسلمانوں کو قتل کیا۔ اوسکا دعوی مرسل من اللہ ہونیکا اور غیب دانی کا
تھا۔ عرصہ دراز کے بعد قتل ہوا (۹) مطیع باللہ کے عہد میں قوم تناسخیہ میں ایک جوان
تھا جو اپنے میں روح علی علیہ السلام اور اوسکی زوجہ فاطمہ زہرا علیہا السلام اپنے میں گمان
کرتے۔ ایک دوسرے شخص نے دعوی کیا کہ وہ جبرائیل علیہ السلام ہے جب اوسکو زد و کوب
کیا۔ تو منسوب باہلبیت ہونیکی طرف پناہ پکڑی۔ معز الدولہ نے حکم دیا کہ اسکو رہا کر دو۔ (۱۰)
مغرب میں ایک شخص ہوا جسکا نام لا تھا وہ کہتا کہ حدیث میں جو آیا ہے کہ لا نبی بعدی وہ میری
خبر ہے۔ لا بمعنی نفی نہیں بلکہ لا مبتدا اور نبی اسکی خبر ہے کہ میرے بعد لا نبی ہوگا سو میں ہوں
اسیطرح ایک عورت مدعیہ نبوت ہوئی جب اوسکو کہا کہ حدیث میں ہے کہ میرے بعد کوئی نبی
نہیں جوابدیا کہ نبی (بصیغہ مذکر) کہا ہے نبیہ (بصیغہ مؤنث) نہیں کہا۔ (۱۱) بیت المقدس
میں ایک یہودی نے دعوی کیا کہ وہ مسیح بن مریم علیہما السلام ہے۔ فصیح زبان و خوش بیان
تھا۔ یہود و نصاریٰ اسپر جمع ہوئے وہ شعبدے دکھلاتا۔ جب حاکم گرفتار کرنے لگا تو بھاگ

Marfat.com

کر اسلام بول اُٹھا۔ احمد پاشا وزیر سلطان محمد خان رابع نے اوسکو گرفتار کیا۔ جب مخلصی نہ دیکھی مسلمان ہوگیا۔ (۱۲) فارس میں یحییٰ سیاباطی نے خلافت معز لدین بعد تنبیہ مدعی نبوت ہو کر طریق عیسیٰ بن مریم علیہما السلام پر قدم مارا۔ احیاء اموات و ابراء ابرص و اجذم و اعمیٰ شعبدہ سے معجزہ کرتا۔ (۱۳) ۵۱۴ھ ہجری میں محمد بن تومرت نے دعوی مہدویت موعودہ منتظرہ کا کیا جمعی کثیر نے معتقد ہو کر اس سے بیعت کی اور بعض بلاد پر اسکا غلبہ و حکومت دس سال تک رہا آخر مر گیا۔ (۱۴) شام میں ایک شخص راعی نے دعوی نبوت کر کے مسلک موسوی اختیار کیا۔ عصا ظاہر کیا جو بنظر مردم اژدہا ہو جاتا اور نظارگیان مسحور ہو جاتی۔ (۱۵) ۷۱۶ھ ہجری مصر میں ایک شخص نے دعوی کیا کہ وہ آسمان پر جا کر باری تعالیٰ کو دیکھتا اور اس سے کلام کرتا ہے۔ عوام سے ایک جماعت اسکی معتقد ہوئی۔ ایک مجلس جمع ہو کر اس سے توبہ طلب کی لیکن اس نے نہ کی۔ حاکم نے اسلئے کہ وہ حاضر العقل ہو کر ایسا دعوی کرتا ہے ذوا دمیوں کی شہادت پر اسکی قتل کا ارادہ کیا لیکن ایک جماعت اطبا نے شہادت دی کہ وہ مختل العقل ہے اسپر اوسکو بیمارستان (یا گلخانہ) میں قید کیا گیا۔ شیخ علامہ عبدالرحیم بن ابوبکر دمشقی معروف بجوبری نے اپنی کتاب المختار فی کشف الاسرار میں مدعیان نبوت کاذبہ و مشیخت واعظین۔ رہبان۔ یہود۔ بنی ساسان۔ اصحاب حرب۔ کیمیاگران۔ اصحاب مطالبہ۔ منجمین۔ اطبا۔ لاعبین بنار ممنوع از حرق۔ ارباب شعبدہ۔ اعمال جوہریہ و صیارف۔ و اہل صنائع و لصوص (دزدان) نسوان و مردان وغیرہ کا کشف اسرار کر کے اُنکے مکر و حیل کو خوب ظاہر کیا ہے اسجگہ تو صرف دانہ از خروار کے طور پر اُنہیں چند اشخاص کا ذکر ہوا جو باوجود ایسے دعاوی کی اپنی عمر پوری کر کے اکثر اپنی موت سے مرے ہیں اور جو اس دعوی میں مارے گئے اونکا سوائے مسیلمہ کذاب وغیرہ کے ذکر نہیں کیا۔ (۱۶) بھلا یہ تو مفتری تقول علی اللہ کرنیوالے مدعیان نبوت و رسالت وغیرہ ہی تھے۔ اب ان سب سے بڑھنیوالے فرعون کو دیکھو جسکے الوہیت و ربوبیت کا دعوی کرنے اور انا ربکم الاعلیٰ۔ اور ما علمت لکم من الٰہ غیری۔ کہنے کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے اسنے بھی کسقدر مہلت آسودگی و سلطنت بس بحکم الٰہی عمر بسر کی اور آخر کار اپنی میعاد پوری کر کے بغیر دست درازی کسی بشر کے خود مع لشکر غرق ہوا۔ (۱۷) یہ تو فرعون

Marfat.com

تھا مدعیان اسلام میں سے بھی کئی ایسے کذاب گذرے ہیں جو دنیوی آسودگی سلطنت وغیرہ کے
سبب اسی مہلک مرض تعلی وتکبر میں پڑکر بدبختی سے ایسے دعاوی کرتے رہے ہیں۔ جنکا حال کتب تواریخ
میں درج ہے۔ مثلاً معاذ اللہ معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد۔ فاطمیین جنکو عبیدیون بھی کہتے ہیں
اور جو اپنے کو فاطمہ زہرا علیہا السلام سے منسوب کرتے تھے لیکن اکثر مورخوں نے اسپر انکار کرکے
لکھا ہے کہ وہ اولاد حسین بن محمد بن احمد بن القداح ہیں اور قداح مجوسی تھا۔ انمیں چودہ خلفا
گذرے ہیں جن میں اول عبید اللہ مہدی اور آخر عاضد تھا۔ انمیں سے ایک حاکم بامر اللہ نے
بھی مثل فرعون دعوی الوہیت وربوبیت کیا۔ بجائے بسم اللہ کے بسم الحاکم الرحمن الرحیم لکھتا
بہت جہال اسکے پاس جمع ہوئے اور اوسکو بنام خدا۔ یا واحد۔ یا احد۔ یا محیی۔ یا ممیت کہتے اور
بعض نے باطنیہ میں سے اسکے واسطے کتاب لکھی جسمیں لکھا کہ روح آدم ابو البشر ع نے اول بجسد
علی علیہ السلام اسکے بعد اسمیں انتقال کیا۔ یہ کتاب جامع قاہرہ میں پڑھی جاتی اور حیال شام میں
بھی منتشر ہوئی۔ بہت خلقت گمراہ ہوئی۔ لکھا ہے اب تک کئی دیہات کا اعتقاد ہے کہ وہ عود کر
زمین کا بندوبست کریگا۔ رعیت کو حکم تہا کہ جب خطیب منبر پر اسکا ذکر کرے تو لوگ تعظیماً کھڑے
ہو جاویں اور اسکا تمام مملکت میں عمل ہوتا حتی کہ حرمین شریفین میں بھی اور اہل مصر تو جب کھڑے
ہوتے سجدہ میں گر جاتے حتے کہ بازاروں والے بھی رعایا وغیرہ سے سجدہ میں ہو جاتے۔ ان
امور کے سوا اور کئی حرکات بد وفواحش اسکے لکھے ہیں۔ مدت دراز اسنے سلطنت کی۔ ان ظالم
کی سلطنت مصر میں ۲۹۶ھ سے ۵۶۷ھ تک رہی تا آنکہ اللہ تعالی نے انکو سلاطین اکراد ایوبیہ کے ہاتھ
سے ہلاک کرکے بدار البوار بھیجا۔ (۱۸) زمانہ مہدی بن منصور بن حکم بن ہاشم مقنع خراسانی
مدعی الوہیت ہوا بطور حلول۔ آخر حکومت کی تنگ گیری سے سنہ ۱۶۶ھ میں اپنے مریدوں کو شراب
میں زہر ملا کر خود خم تیزاب میں بیٹھکر فنا ہوا۔ (۱۹) بعض ناواقف سادہ لوح مرزا صاحب کے
مجرد دعوے بے دلیل کو ہی انکی سچائی کی دلیل خیال کرتے ہیں۔ کاش وہ کتابیں دیکھیں
تو اونکو معلوم ہو کہ پہلے بھی صاحب غرض وحاجتمند لوگ کیسے کیسے دعاوی کر چکے ہیں اور شعبدہ
یا کسیطرح سے کچھ کر بھی دکھلاتے رہے جنکا نمونہ کے طور پر کچھ یہاں ذکر ہوا ہے۔ ایام مکتفی باللہ
یحیی ومطی ہوا اسکے بعد برادرش حسین نے اپنے مونہہ پر خال ظاہر کرکے زعم کیا کہ یہ آیۃ ہے اور مہدی

امیر المومنین کہلایا۔ بعدہ سکے ابن عم عیسی بن مہرویہ نے زعم کیا کہ قرآن مجید میں مدثر سے وہی مراد
ہے اور اپنے غلام مطوق کو ملقب بنور کیا۔ ۲۷۸ھ میں بن عثمان امام قرامطہ نے دعوی کیا کہ وہ داعیہ
مسیح ہے۔ عیسی الکلمہ۔ المہدی۔ احمد بن محمد بن الحنیفیۃ اور جبرئیل ہے۔ اور جسطرح مرزا صاحب کی
تعریف میں طرح طرح کے الفاظ مرشد۔ آقا۔ احمد۔ مسیح۔ مہدی۔ آدم۔ نوح۔ ابراہیم۔ یوسف۔
موسی۔ عیسی۔ فاروق۔ اخبار الحکم ۳۰ جون ۱۸۹۹ء میں لکھے ہیں اسیطرح اسکو بھی لکھتے کہ ذوالناقۃ
الحجۃ۔ الناقۃ۔ الدابۃ۔ یحیی بن ذکریا اور روح القدس ہے۔ غرض گوناگون دعاوی پہلے بھی
ہو چکے ہیں اذا لم یستحی احد فلیفعل ماشاء ولیقل ما اراد والا معاملہ ہے۔ اِن دعویداران
میں سے بعض محاربات میں قتل ہوئے اور بہت اہل حق بھی اُنکے ہاتھوں سے شہید ہوئے اور بعض نے
سلطنت و کمال عزت میں اپنی موت سے مرے اور اب نکا اور اُنکی دعاوی کا سوائے تواریخون کے اور کہیں
نام و نشان نہیں کیونکہ دعاوی الوہیت و نبوت و رسالت و وحی سراسر ہی سے لغو بیہودہ اور صریح خلاف
کتاب اللہ و سنت رسول صلعم ہونیکے سبب خاک دہول کی طرح اوڑ گئی۔ اور دعاوی عیسویت و مہدویت
جو بموقعہ و قبل از وقت تھی اور اب تک ہیں وہ بھی اسلیے ہباءً منثورا ہو گئے اور ہو جائینگے اسلیئے کہ جو علامات
انکے اور اس عہد کے شریعت اسلامی میں مشرح و مفصل بیان ہو چکے ہیں وہ علامات موجود نہ تھین
اور نہ اب تک ہیں لہذا اگرچہ چند جہال ہم جنس دعویداران گو چند روز کیلیئے انکے ہمراہ ہوئے لیکن آخرکار
بے اخلاصی بد اغراض دنیوی کے سبب و بسبب نیست و نابود ہو گئے۔ اور جو موجود ہیں اوسیطرح ہو جاینگے
عجوبہ پرست تو عام لوگ ہیں لیکن مسلمان اپنے مذہب و دین کی ایسے عاشق و دلدادہ ہیں کہ اسکی تعلق
اپنے خالق و مالک یا اپنے ہادی علیہ الصلوۃ والسلام کے فرمان کا ذرا پتہ و نشان سُنیں تو گرویدہ و راجع
ہوتے ہیں لیکن جب اسکو موافق و مطابق قانون مسلمہ شریعت غرا نہیں پاتے تو بہ تعمیل
و موافق ارشاد والذین لا یشہدون الزور و اذا مروا باللغو مروا کراما والذین اذا ذکروا
بایات ربہم لم یخروا علیہا صما و عمیانا کے متانت سے پہر آجاتے ہیں۔ (۲۰) دجالین کذابین
مدعیان نبوت وغیرہ کا ذکر کتاب حجج الکرامہ فی آثار القیامہ کے ایک علیحدہ فصل میں آیا ہے اور اسمیں
اول اُن احادیث کا بیان کیا ہے جنمیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میں اپنی امت کی طرف سے اماماں
گمراہ کرنیوالوں سے خوف کرتا ہوں۔ فرمایا تحقیق میری امت میں تیس نفر کذاب ہونگے اور ہر ایک

Marfat.com

ان میں سے دعوے کریگا کہ وہ نبی اللہ ورسول اللہ ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی
نبی نہیں ہے اور میری اُمت میں سے ایک طائفہ ہمیشہ حق پر رہیگا اور مخالفت کنندہ اونکا کچھ ضرر
نکر یگا یہانتک کہ امر الٰہی آجاوے۔ کئی احادیث ہیں جنمیں تیس دجالوں کذابوں مدعیان نبوت
ورسالت کا ذکر ہے جنکا آخر دجال اعور ہوگا۔ بعض میں زیادہ بھی آیا ہے۔ اور اُٹھ جانا علم
کا۔ کثرت مال اور لوگونکا عمارات میں زیادتی کرنا علامات فرمائیں۔ حدیث ابن عمرؓ میں ہے
کہ تیس کذاب یا زیادہ جب پوچھا گیا کہ انکا نشان کیا ہے تو فرمایا کہ وہ ایسا طریقہ وسنت لاوینگے
کہ تم اسپر نہیں ہو اور تمہارے طریقہ کو متغیر کرینگے پس جب تم اونکو دیکھو اونسے پرہیز کرو۔ انتہے"
مخرصفی بڑا بین نشان، وما بہ الامتیاز اُن کذابین دجالین مدعیان نبوت وغیرہ کا یہی ہے کہ انکی
دعوت وانکا طریق بخلاف ماجاء بہ النبی صلعم ہوگا جیسا کہ مسائل وغیرہ امور خلاف شریعت
آجکل مرزا صاحب کے دعوے امامت ونبوت میں (گو اسکو ناقصہ بھی کہیں) پائی جاتی ہیں مثلاً
تصویر کشی۔ بناء عمارات۔ مینارہ یادگار۔ فراہمی مال وزیور وجائیداد گوناگون۔ واستعمال
زیور طلا میان مردان اُمت مثل ہنسلی طلائی (دودہاوا) جو ایک خاص مرید لاہور سے بنواکر بنام
دودہاوا مرزا صاحب اپنے فرزند کو پہنانیکے واسطے لیگیا ہے وغیرہ۔ سبحان اللہ مسلمانوں کیواسطے
کیسا پکا ومحکم غیر مبدل قانون بنادیا کہ جو کوئی خلاف کتاب اللہ وسنت وتعلیم رسول اللہ
دعوت کرے ویا دعوے نبوت ورسالت کا کرے وہ ان ہی دجالین کذابین میں سے ہے۔ پس
بموجودگی ایسے مفصل ومشرح قانون کوئی مسلمان مرزا صاحب کا ایسا دعوی وتعلیم خلاف ماجاء
بہ النبی صلعم کیونکر قبول کرسکتا ہے؟ کاش مریدین مرزا صاحب جو ناواقفیت احکام وتعلیم اسلامیہ
کے باعث اسیر دام ہوا وہوس مرزا صاحب ہوگئے ہیں۔ نیز وہ جو بزعم خود عالم ہونیکے مدعی ہیں
علمی گھمنڈ چھوڑ کر ذرہ غور سے علامات دجالین کذابین فرمودہ رسول امین صلعم کو مرزا صاحب کے
حالات ومقالات سے مقابلہ وموازنہ کریں اور سوچیں اور غیاث المستغیثین وہادی المضلین کے
درگاہ سے بعجز والحاح ہدایت کی التجا کریں تاکہ وہ غفور الرحیم اونکو توفیق رجوع الی الحق وصراط مستقیم
عطا فرماوے آمین۔ (۲۱) جب عاجز نمبر ۲ تک نظایر مندرجہ بالا لکھہ چکا تو الہاماً معلوم ہوا
کہ دجالین کذابین کی شناخت کیلئے ارشاد خداوندی لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی

Marfat.com

ہی کافی معیار ہے یعنی جو کوئی سید المرسلین وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونچا بول
بولے اعنی حقائق معارف کی زیادہ دانی یا اختراع وجواز مسائل جدیدہ - یا علم غیب کو سواری کے
گھوڑے کی طرح قبضہ میں رکھنے وغیرہ کا مدعی ہو وہی کاذب دجال ہے - اور اوسکے پیروی کنندہ
بھی اوسکے وبال کے حصہ دار ہیں چنانچہ ایسکے ساتھ الہام ہوئے - یوم ندعوا کل اناس بامامھم
پھر اونکی انجام کی خبر ہے - لو تری اذ المجرمون ناکسوا رؤسھم عند ربھم ربنا ابصرنا
وسمعنا فارجعنا نعمل صالحا انا موقنون - پھر الہام ہوا - المال والبنون زینۃ الحیوۃ
الدنیا والباقیات الصالحت خیر عند ربک ثوابا وخیر املا - جو مرزا صاحب کے فخر
مال واولاد کا جواب ہے کیونکہ وہ اپنی حقیت کے بارہ میں آمدنی روپیہ وپیدائش فرزندون کو
بھی سند ایش فرماتے رہتے ہیں - (۲۲) جسطرح مرزا صاحب حوصلہ وفخر سے اکثر کہتے ولکھتے
ہیں کہ اگر ہمارا دعوے الہام ومسیحیت وغیرہ جھوٹا ہوتا اور اللہ تعالی کے نزدیک ناپسندیدہ افتراء
ہے تو پھر ہمکو اسقدر مہلت آرام آسودگی واسائش کیون میسر ہے؟ سو مرزا صاحب کی یہ بات
بھی کوئی نئی ونرالی نہیں - کیونکہ پہلے بھی ایسے دلیر وظالم لوگ گذرے ہیں جنہوں نے اپنی آسودگی
ظلم وزیادتیوں کو اپنی حقیت وصداقت کی دلیل ٹھرایا ہے چنانچہ قرامطہ جو خون اہل اسلام مباح
جانتے ہیں اور دعوے کرتے ہیں کہ بعد نبی صلعم کے امام برحق محمد بن حنفیہ ہے غیر اپنے کو کافر
جانتے ہیں اور اونکا غلبہ ایام مقتدر باللہ عباسی میں ہوا - اون میں سے ابو طاہر قرمطی باطنی
کے ظلم وفساد کے حالات میں لکھا ہے کہ اوسنے ہجر میں گھر بنا کر اوسکا نام دار الہجرۃ رکھا وہ
چاہتا تھا کہ حج کو وہان منتقل کرے ۳۱۷ ہجری کے اخیر سال جب حاجی لوگ روز ترویہ
مکہ شریف میں آئے تو ابو طاہر معہ لشکر مسلح اونپر آ پڑا درانحالیکہ وہ طواف اور نماز میں تھے
اور سوائے پارچہ احرام انکے بدن پر کوئی کپڑا نہ تھا - اونکو تہ تیغ بیدریغ کرنا شروع کیا - ابو طاہر
بحالت نشہ تیغ برہنہ ہاتھ میں گھوڑے پر سوار تھا اور حاجی طواف کر رہے تھے اور انکے سر پر تلوار
چل رہی تھی حتی کہ مکان شریف مسجد الحرام میں ایک ہزار سات سو طائفین ومحرم شہید ہوئے
علی بن بابویہ اس معرکہ میں حاضر تھے طواف قطع نکیا اور یہ شعر پڑھا - تری المحبین صرعی
فی دیارھم * کفتیۃ الکہف لا یدرون کم لبثوا * تلوارین چل رہی تھین تا آنکہ شہید ہوکر

Marfat.com

گر پڑے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ چاہ زمزم و دیگر آبار و حفرہ ہائے مکہ شریف جسد ہائے
مقتولین سے پر ہوگئے حتی کہ مسجد الحرام کے در مبارک کو اوکھاڑا اور کہا ع انا باللہ و باللہ انا
یخلق الخلق و یفنیہم انا ۔ میزاب بیت اللہ جو سونے کا تھا اوس کو اکھاڑنا چاہا ۔ ایک قرمطی
اوپر چڑھکر اسکو اکھاڑ رہا تھا کہ ایک تیر جبل ابوقبیس کیطرف سے اوسکی گردن پر پڑا اور وہ مرگیا
ایک دوسرے کو بھیجا وہ بھی نیچے گر کر مرگیا ۔ تیسرا ڈرا اور اوپر نہ چڑھا ۔ محمد بن ربیع بن سلیمان
کہتے ہیں کہ میں اس سال مکہ میں تھا جب ایک آدمی میزاب اکھاڑنیکو اوپر چڑھا اور میں دیکھ رہا تھا
میرے دلسے صبر جاتا رہا میں نے کہا یا رب ما احلمك ای میرے رب تو کتنا بہت ہی بردبار ہے
پس وہ آدمی دماغ کے بل گر کر مرگیا ۔ ابوطاہر یہہ طرف میزاب چھوڑ کر دوسری طرف گیا اور
کہا کہ اسکو چھوڑ دو جبتک اسکا صاحب آوے یعنی مہدی ۔ کیونکہ اسکا گمان تھا کہ خروج مہدی
انکے درمیان ہے ۔ منجملہ مقتولین کے امیر مکہ ابن محارب ۔ اور جماعت کثیر از علماء و صلحاء و صوفیہ
و حجاج از اہل خراسان و مغاربہ تھی ۔ انکے ازواج و اولاد اسیر اور مال غارت ہوا ۔ خزانہ کعبہ
شریف اور اسکا تمام زیور لیلیا ۔ اس سال کسی نے حج نکیا اور نہ عرفہ کا قیام کیا سوائے قدرے یسیر
جماعت کی جنہوں نے اپنی نفسوں و ارواح کے ساتھ جوانمردی کر کے بغیر امام کے وقوف کر کے اپنا حج
تمام کیا اور اپنی آپ کو موت کی سپرد کیا ۔ ابوطاہر اُس پتھر کو جس پر نقش قدم ابراہیم علیہ السلام کا
ہے لینا چاہتا تھا لیکن خادمان کعبہ نے اسکو بہت ہ مکان میں چھپا رکھا ۔ لہذا اسکی ہاتھ نہ لگا ۔
لیکن حجر* اسود کو دبوس یعنی گرز آہنی سے توڑ کر بعد عصر بروز دوشنبہ چہاردہم ذیحجہ اکھاڑا ۔ اور سطرح
قبہ زمزم و باب کعبہ شریف کو اکھاڑا اور اپنی زندقت کے غرور میں کہتا تھا ع فلو کان ھذا
لبیت للہ ربنا ٭ لصب علینا النار من فوقنا صبا ٭ لانا حججنا حجۃ جاھلیۃ ٭ محللۃ

حاشیہ ۔* ابوطاہر گیارہ یا چھ روز مکہ معظمہ میں رہکر ہجر کیطرف لوٹا اور حجر اسود کو اپنی ساتھ لیکر
مسجد ضرار جسکا نام دار الہجرۃ رکھا تھا اسکو ساتوین ستون صحن جامع سے جانب غربی آویختہ کیا مکہ معظمہ میں جائے
حجر اسود خالی رہی لوگ اسجگہ تبرکاً ہاتھ رکھتے ۔ بائیس سال چار روز کم حجر اسود قرامطہ کے پاس رہا ۔ لوگوں نے بطمع تحویل حج
اسکی طرف بلاتے تھے لیکن اللہ تعالی کو یہ منظور نہ تھا ۔ آخر شبیر بن حسن قرمطی روز سہ شنبہ دہم محرم الحرام ۳۳۹ ہجری معہ حجر اسود وارد
مکہ معظمہ ہوا لکھا ہے کہ جب حجر الاسود دیلگئی تو مکہ معظمہ سے تا مقام ہجر چالیس شتر اسکی نیچے ہلاک ہوئے اور واپس لانے پر ایک لاغر
ناتوان شتر بآسانی اُسکو اٹھا لایا اور فربہ ہو گیا ۔ محمد بن نافع خزاعی کہتے ہیں کہ حجر الاسود کو میں نے اکھڑی ہوئی حالت میں دیکھا
سیاہی صرف اوپر تھی اور باقی سب سفید تھا اور اسکا طول بقدر ستخوان ... ذراع ...

Marfat.com

لو ینبق شرقا ولا غربا * وانا ترکنا بین زمزم والصفا * جنایز لا تبغی سوی ربها ربا *
ان کے جواب میں علامہ حبیب اللہ قندھاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ھ الا او اراد اللہ
صب البلاء صبا * لما اتخذ الکفار من دونه ربا * اما یعلم المغبون ان الٰھنا *
حلیم یداری من یماری ولو سبا * ولولا اله الخلق یملی بحلمه * لما شاب فرعون
بدنیا ولا شبا * ولا عاد عادی لاثم ولا عدی * ولا اجاب شخص من ثمود والاحبا
پھر علامہ صاحب قندھاری رح کے ایک تلمیذ رشید نے یہ لکھا ہے ھ ولو عجل اللہ الطغات
عقوبۃ * لما مس طاغ ماء عیش ولا عبا * ولو اخذ الرحمان خلقا بفعلہم * لما
قام حی فوق ارض ولا دبا * فباللہ عذنا عن غرور حلمه * وعن شر طاغ جیش
طغیانه عبا * ونسأل التوفیق والرشد والھدی * واکرامنا بالذب عن دینه ذبا *

انتہی۔" دیکھیے اس رؤف رحیم کریم حلیم ستار وغفار کا درگذر وحلم کہ اپنے بیت الحرام کیساتھ یہ زیادتیاں وبے ادبیاں دیکھکر بھی کچھ نہیں کہا۔ وہ ذات پاک دوسروں کی طرح کم حوصلہ نہیں۔ ہمہ قدرت وعلی کل شی قدیر جانتا ہے کہ کوئی اپنی بدقسمتی سے نافرمانی وسرکشی کرکے کہاں جائیگا۔ آخر ہماری درگاہ عظمت وجلال میں اسی آنا ہے۔ لہذا وہ درگذر کرتا ہے اور ناداں غافل انسان اسکی حلم ودرگذر سے مغرور ہوتا ہے۔ یہ ابو طاہر آخر چیچک سے پارہ پارہ ہوکر مرا۔ اب مرزا صاحب بتلاویں کہ جب وہ ارحم الراحمین جل جلالہ وعم نوالہ اپنی ذات پاک تعالی وتقدس واپنے بیت مکرم ومعظم کی ایسی علی بے ادبی وبیحرمتی کا فوراً انتقام نہیں لیتا۔ اور اجل مقرر تک مہلت دیتا ہے تو مطلق تقول علی اللہ کی اوسکے مقابلہ میں کیا حقیقت ہے؟ عاجز کے نزدیک تو اہل غیرت کیلئے اس دار العمل میں یہی سزا کافی ہے کہ تقول علی اللہ کرنیوالے کو خذلان نصیب ہو یعنی جو کچھ وہ دعوے سے کہے اوسکا ظہور اوسکے برعکس ہو۔ اور یہ بات خالق کا اختیاری ہے جسطرح چاہے کرے۔ ۲۳۔ مرزا صاحب نے لو تقول علینا الخ کو اپنے دعاوی باطلہ میں یہ بتایا کہ اس تقول علی اللہ کیلئے کوئی میعاد بھی قرآن مجید وحدیث شریف میں مقرر ہے کہ اسقدر عرصہ تک تقول علی اللہ کی اجازت ہے اسکے بعد قطع منہ الوتین کی سزا دیجاویگی؟ ہاں مرزا صاحب کے ایک مرید نے اخبار الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۶ پر اسی مضمون پر زور دیکر لکھا ہے کہ

Marfat.com

آنجناب (رسول اللہ صلعم) کا تیرہ برس تک اس تحدی دعوے کی بعد معصوم و محفوظ رہنا سنت اللہ ٹھہر گیا کہ دعوے نبوت و ماموریت منجانب اللہیت کی بعد اگر کوئی شخص اس حد تک معصوم و محفوظ رہے اور آسمانی عذاب اور خدا کی گرفت اسپر نہ پڑے تو یقین جانو کہ وہ صادق ہی اگر ہم اور زیادہ وسعت دین اگرچہ حقیقتہ چندان ضرورت نہیں تو حضور علیہ السلام کی کامل ۲۳ برس کی زندگی کو اسوہ اور معیار قرار دیسکتے ہیں اگر کوئی بخل و حسد سے اس اصول کو نمانے تو وہ اپنی نادانی سے قرآن کریم کو ایک خطرناک فروگذاشت اور نقص کا داغ لگائیگا انتہی ملخصاً گویا کہ یہہ مفتی بنکر اپنے اجتہاد سے تیرہ برس یا نہایت ۲۳ برس کے اندر اندر تک تقول علی اللہ کو قابل اعتراض نہیں سمجھتے۔ جب یہ میعاد گذر جائے اور وہ تقول علی اللہ کرنیوالا عذاب و گرفت الہی سے معصوم و محفوظ رہے تو اسکے صادق ماننے کا فتویٰ دیتے ہیں۔ سبحان اللہ۔ لہذا اپنے اس تراشیدہ قاعدہ کی موافق اب یہ مضمون نویس و دیگر مریدین مرزا صاحب و خود مرزا صاحب غور کریں اور بتلاویں کہ اس خانہ ساز قاعدہ کے رو سے اکبر بادشاہ سجاع وغیرہ دوسرے ایسے مدعیان جو بعد دعوی ۲۳ برس سے کہیں زیادہ معصوم و محفوظ رہے جنکا یہاں کچھ بیان ہوا ہی تو کیا خود بدولت و مریدین ان سبکو صادق و برحق یقین کرتے و مانتے ہیں؟ اور پھر یہ بھی سوچیں کہ ایسی دلائل خلاف مشاہدہ و تجارب کا محل قرآن مجید کو ٹھہرانا یہ اسکی حقارت کرنے و داغ لگانے میں داخل نہیں؟ مرزا صاحب و مریدین بزعم و بزبان خود مفتی و عالم بنکر اپنی ہر ایک حالت کا مقابلہ تو عالیشان و مبارک حالات رسول اللہ صلعم سے کر لیتے ہیں لیکن ان عقلمندوں کو یہ نہیں سوجھتا کہ وہان ۲۳ برس میں وہ رحمت و فیضان الہی لا الہ الا اللہ حسب تعلیم رسالت پناہی صلعم کہانتک پہونچا تھا کہ قریباً تمام مخالفین حلقہ بگوش ہوکر شرک سے بیزار اور توحید الہی کے جان نثار ہو گئے تھے اور ابتک اسی تعلیم حقہ کی بدولت و دیکہا دیکھی مشرکین توحید کیطرف مائل ہوتے جاتے ہیں اور یہاں اسی عرصہ کے قریب بیس اکیس سال کی محنت و جانکنی نے کیا بنایا اور کیا اثر دکہایا؟ گویا ہنوز روز اول کی طرح ہے۔ ہاں اس پیرایہ و سلسلہ کی بدولت بیشک آسودگی دینوی ہوکر افلاس ظاہری کم ہو گیا ہے۔ سو یہ مال و دولت دینا کچھ دلیل صدق و حقیقت ہرگز نہیں ہو سکتی کیونکہ غیر مذاہب والے یہود و نصاری مشرکین مجوس فاسق فاجر وغیرہ بہت دولتمند دنیا میں موجود ہیں۔ بظاہر مرزا صاحب کو تعلی و خودنمائی کی دہن

میں اور اپنا سلسلہ معاش قائم رکھنے کی خاطر ایسے اصولوں کی وضع کی ضرورت پڑتی ہے ورنہ قرآن مجید تو صاف صاف فرما رہا ہے کہ ایسے مقربان علی اللہ کے معلم پیر و مرشد یعنی شیطان رجیم تو قیامت تک اس تعلیم و تعلم کی مہلت ملی ہوئی ہے - اگر قطع منہ الوتین سے کسی عرصہ معینہ تک ہی تقول علی اللہ کے اجازت ہوتی تو اونکے مرشد کی ہستی ابتک ختم ہوگئی ہوتی - قولہ تعالی قال انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین - قال فاخرج منها فانك رجيم وان عليك لعنتي الى يوم الدين - قال رب فانظرني الى يوم يبعثون - قال فانك من المنظرين الى يوم الوقت المعلوم - قال فبعزتك لاغوينهم اجمعين الا عبادك منهم المخلصين - پس اگر قطع منہ الوتین کو جسمانی مانا جاوے تو اسکی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں - یا یہ کہ بمجرد تقول علی اللہ اوسیوقت اسکی رگ کاٹی یا کٹوائی جائے یا جیسا کہ اونکے اوستاد و پیر کو قیامت تک مہلت ملی ہے اسکے متبعان چیلوں کو بھی وہی آزادی ملے - کیونکہ تقول علی اللہ کی تعلیم دینے والا تو تا قیامت مہلت پاوے اور اوسکے پیرو و مرید فوراً قطع منہ الوتین کی پاداش میں ماخوذ ہوں کیا یہ تعجب خیز نہیں ؟ پھر سبحانہ تعالی کے صفات کاملہ کلام مجید پر یہہ عیب لگانا کہ وہ گویا ۲۳ برس تک تقول علی اللہ و دیگر بدمعاشیوں کی اجازت دیتا ہے کتنا بڑا ظلم و غضب ہے ؟ باوجودیکہ ذات پاک نے بار بار منکرات سے ممانعت فرمائی ہے اور ایک ذرہ کے برابر شرارت و برائی کو ہرگز جائز نہیں کہا - وفقنا اللہ لما یحب و یرضی وصاننا و جمیع المسلمین مما لا یلیق باھل الھدی - ۲ - علی ہذا القیاس جھوٹھی قسموں کا بھی کمی بیشی جاتی میں کچھ دخل نہیں جیسا کہ حلف پیشہ لوگوں کے حالات سے سبکو بخوبی معلوم ہے - ایسے گستاخ دلیر اخذ الہی سے بچ تو نہیں سکتے - لیکن چونکہ وہاں حلم عفو درگذر و رحمت کا دریا جوش زن ہے لہذا میعاد و اجل مقررہ پر ہر چیز ہوتی ہے ؎ تو مشو مغرور بر حلم خدا + دیر گیرد سخت گیرد مر ترا پر خیال رکھنا چاہئے - اس بیان سے روشن ہے کہ مرنے جینے کو مدار و معیار فضیلت صدق و راستی بتانا محض فضول و نامقبول ہے ایک شاعر نے اس مضمون تقدیر موت کو کیا عمدہ نظم کیا ہے -

؎ دو روز حذر کردن از مرگ روا نیست + روزے کہ قضا باشد و روزیکہ قضا نیست + روزیکہ قضا باشد کوشش نکند سود + روزیکہ قضا نیست در و مرگ روا نیست - ہاں اگر ہر ایک صاحب کسی اپنی حالت پر قیاس کر کے موت کو ہیبت ناک و پر خطر بلا سمجھکر دوسروں کو ڈراویں تو یہ اور بات ہے

Marfat.com

اللہ تعالے اپنا رحم فرماوے - ۲۵ - اب جبکہ مرزا صاحب کی اٹکل بازی ڈھکوسلے اور گیدڑ بہبکیون
کی قلعی کھل گئی اور سبکو اونکی صحت و سقم کا کافی و وافی حال معلوم و تجربہ ہوگیا ہی تو قران مجید کے
جاننے و ماننے والون کو چاہئے کہ آیات قران مجید وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن
سبیل اللہ ان یتبعون الا الظن وان ھم الا یخرصون - قتل الخراصون الذین ھم
فی غمرۃ ساھون پر غور کرکے ایسی اٹکلی خبرون کو لغو و خرافات سمجھیں اور آیات مندرجہ مضمون
پر عمل کریں - اللھم اجعل التوفیق رفیقنا والصراط المستقیم طریقنا - ۲۶ - الہامات
سے جسقدر خوشی مرزا صاحب کو ہوئی اوسکا اندازہ تو ان کے اس رسالہ سے بخوبی ہوسکتا ہی
کہ کسی دوسری عاجز بندہ خدا غریب مسلمان کو مشرف بالہام ہونیسے آپ کو کس درجہ راحت
و خوشی پہونچتی ہے - اگر کچھ خوف خدا دل میں ہوتا تو اس اظہار خوشی کی نوبت کیون آتی - الحمد للہ
کہ یہان پہونچکر آخر بفحوائے الحق یعلو ولا یعلی اہبات کا تو اقرار کردیا کہ خدا تعالے نے اونکو
الہامات کا شرف بخشا ہے - اللہ تعالی کی قدرت سے بے اختیار یہ مرزا صاحب کی قلم سے نکل گیا
ورنہ جس پرواز پر تحریر رسالہ مبنی ہے اوسکے روسے تو عاجز کے الہامات کو باعث رنج و مصیبت
اور انکو شیطان کی طرف نسبت کرنے پر مرزا صاحب کا سارا زور و توجہ عیان ہو رہی ہے مگر تدبیر
کند بندہ تقدیر کند خندہ والا معاملہ ہوا لیکن اب یہ تعریف و اظہار خوشی انکو ایک خطرناک
مصیبت ہوگئی - دیکھئے اسکے دفعیہ کیلئے کیا کیا تدابیر حیل و چالیں عمل میں لاتی ہیں اور اس
اقراری توصیف و مدح سے پھرنیکے واسطے مرزا صاحب کی زعمی سلطان القلمی کیا کیا عجائبات
دکھلاتی ہے؟ جسکا آغاز بذریعہ اشتہارات شروع ہوگیا ہی - ۲۷ - عاجز و رفیقان عاجز کو اللہ
تعالے کے مرزا صاحب سے ناموافق رکھکر آخر یہ کلی پھیر لینے میں بھی اوس قادر عزیز حکیم کی حکمت و قدرت
کاملہ کا عجیب جلوہ ہی جسمیں کسی غیر کی مداخلت نہیں کیونکہ مرزا صاحب کی طرف سے بھی عاجز
و عاجز کے رفیقان کو گھیرنے اور اپنے ساتھ ملانے میں کسی تدبیر و حیلہ میں کچھ کمی نہیں ہوئی -
اور ادہر سے بھی حسن ظنی سے منتظر ظہور حق و صداقت رہنے میں کوئی کوتاہی نہیں ہوئی آخر
اوس قادر قدیر شکور علیم کا ارادہ جو کسی کی اخلاص و انابت کو ضایع نہیں کرتا غالب آیا - ما شاء اللہ
کان وما لم یشاء لم یکن اعلم ان اللہ علی کل شئ قدیر وان اللہ قد احاط بکل شئ علما -

Marfat.com

فصل ۹۶ - ضرورۃ الامام - اس خواب سے معلوم ہوا کہ وہ مجھے مسیح موعود نہیں مانتے اور نیز یہ مسئلہ امامت حقہ سے بیخبر ہیں لہذا میری ہمدردی نے تقاضا کیا کہ تا ہیں ونکے لیئے امامت حقہ کے بیان میں یہہ رسالہ لکھوں اور بیعت کی حقیقت تحریر کروں سو میں امام حق کے بارہ میں جسکو بیعت لینے کا حق ہے اس رسالہ میں بہت کچھ لکھ چکا ہوں۔

جواب عاجز خاکسار کی کیا حقیقت ہے مرزا صاحب تو تمام اگلے پچھلے مسلمانوں کو بہ مقابلہ خود بدولت بیخبر جانتے ہیں دوسرے غریب مسلمانان تو کیا خود سید الاولین والاخرین صلعم کے شان مبارک میں کس دلیری و بیخوفی سے ازالہ میں لکھا ہے "ہم کہہ سکتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہوئی ہو اور نہ دجال کے ستر باع کے گدہی کی اصلی کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کماہی ہی ظاہر فرمائی گئی" ایسا ہی دوسری جگہ لکھا ہے - کیا یہ ممکن نہیں کہ قرآن کریم کے بعض عجیب حقائق و معارف اب ایسی کھل جائیں جو پہلوں پر کھل نہیں سکے کیونکہ اوسوقت اونکے کھلنے کی ضرورت پیش نہیں ہوئی"- جب آپ یہاں تک پہونچ گئے کہ جو خود بدولت کو خبر ہے وہ رسول اللہ صلعم و صحابہ کرام سلف و خلف وغیرہ کسیکو نہیں تو پھر کسی دوسرے عاجز مسلمان کی کیا حیثیت و حقیقت ہے؟ لیکن دراصل ایسا نہیں ہے یہ مرزا صاحب کو ناواقفی کے سبب دہوکا لگا ہے - عاجز کو علم کا تو دعوی نہیں ہے لیکن مرزا صاحب کے حالات سے تو ۱۸-۱۹ برس کی ملاقات کے سبب عاجز کو بیخبری نہیں ویسی واقفیت حالات و مقالات و حرکات کہ وقتاً فوقتاً وہ کیا کچھ کہتے اور کیا کچھ کرتے اور سنتے رہے اور اوسپر للعامات و منامات سخت مانع ہیں کہ مرزا صاحب کی بیشمار دعاوی میں سے کسی کو بھی معتبر یا اون کا کوئی عہدہ بھی مانا جاوے - ۲ - حسب ارشاد انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ مانوی الخ اگر مرزا صاحب نے ہمدردی صدق و اخلاص سے یہہ رسالہ لکھا ہوتا تو اوسکی تاثیر خود بخود شہادت دیتی اور بحکم ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین مرزا صاحب بھی اسکی ویسے ہی اجر کے مستحق ہوتے لیکن اسمیں تو سوائے اظہار فضیلت خود بدولت و مریدین و

Marfat.com

توہین و تحقیر دیگر عاجز بندگان و مسائل و قواعد خانہ ساز خلاف شریعت اور کچھ درج نہیں لہذا یہ بظاہر تقاضائے نفس تعلی و شیخی پسند ثابت ہوتا ہے نہ تقاضائے ہمدردی اور اسیواسطے اسکا اثر بھی ویسا ہی ہونا چاہئے تھا جیسا ہوا اور اسی سے مرزا صاحب کی ہمدردی و صحت نیت کا حال بھی ظاہر ہے۔ ۳۔ مرزا صاحب کی امامت کی بارہ میں حسب استعداد و مشاہدات و معلومات و فہم موہوبہ واہب العطیات عرض ہو چکا ہے۔

فصل ۹۷۔ ضرورۃ الامام ۔ رہی حقیقت بیعت کی سو وہ یہ ہے کہ بیعت کا لفظ بیع سے مشتق ہے اور بیع اوس باہمی رضامندی کے معاملہ کو کہتے ہیں جسمیں ایک چیز دوسری چیز کے عوض میں دی جاتی ہے سو بیعت سے غرض یہ ہے کہ بیعت کرنیوالا اپنے نفس کو مع اسکی تمام لوازم کے ایک رہبر کے ہاتھ میں اس غرض سے بیچے کہ تا اوسکے عوض میں وہ معارف حقہ اور برکات کاملہ حاصل کرے جو موجب معرفت اور نجات اور رضامندی باری تعالیٰ ہوں اس سے ظاہر ہے کہ بیعت سے صرف توبہ منظور نہیں کیونکہ ایسی توبہ تو انسان بطور خود بھی کر سکتا ہے بلکہ وہ معارف اور برکات اور نشان مقصود ہیں جو حقیقی توبہ کی طرف کھینچتے ہیں بیعت سے اصل مدعا یہ ہے کہ اپنے نفس کو اپنے رہبر کی غلامی میں دیکر وہ علوم و معارف اور برکات اوسکی عوض میں لیوے جن سے ایمان قوی ہو اور معرفت بڑھے اور خدا تعالیٰ سے صاف تعلق پیدا ہو اور اسیطرح دینوی جہنم سے رہا ہو کر آخرت کے دوزخ سے مخلصی نصیب ہو اور دینوی نابینائی سے شفا پاکر آخرت کی نابینائی سے بھی امن حاصل ہو۔

جواب مرزا صاحب اور انکے مریدین کا اختیار ہے کہ مسائل شرعیہ میں کمی بیشی ترمیم تنسیخ کرکے اونکو بیان فرماویں ورنہ نہیں لیکن مرزا صاحب تامل و انصاف کو کام فرما کر غور کریں کہ دیگر مسلمانان بہ موجودگی قرآن مجید و حدیث شریف ان مسائل کو خلاف تصریحات کتاب اللہ عزوجل جسکے واسطے فرمایا اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء قلیلا ما تذکرون و خلاف سنت رسول اللہ صلعم جسکے واسطے فرمایا کہ ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا یہ کیونکر قبول کر سکتے ہیں؟ ۲۔ اب جائے غور ہے کہ بیعت کی شرائط میں جو مرزا صاحب نے فرمایا کہ بیعت کرنیوالا اپنے نفس کو معہ اوسکی تمام لوازم کے ایک رہبر کی ہاتھ

Marfat.com

عباد تھا تنوں اور ... پیروں میں جنہوں نے ترک دنیا خود نکال لی تھی او سکو انہپر نہ لکھا تھا ۱۲

بیچے اور رہبر کی غلامی میں دیگر علوم معارف و برکات اسکے عوض میں لے۔ یہ حکم قرآن مجید
اور حدیث شریف میں کہاں ہے؟ نفس کو مع لوازم بیچنا یا غلامی میں دینا۔ مگر انسان
عاجز جو فطرتاً سہولت و آزادی پسند ہے اول ہی ہراسان و خائف ہو جاتا ہے حالانکہ
ہر ایک مسلمان وغیرہ جانتے ہیں کہ دین اسلام میں ہرگز ہرگز کسی قسم کی قید سختی و تنگ
گیری نہیں - بلکہ آرام در آرام سہولت در سہولت و آسایش در آسایش ہے جیسا کہ لا یکلف
اللہ نفساً الا وسعہا فرما کر ارحم الراحمین نے خود قرآن مجید میں فرمایا - یرید اللہ بکم
الیسر ولا یرید بکم العسر - وما جعل علیکم فی الدین من حرج - ما یرید اللہ لیجعل
علیکم من حرج - کتاب انزل الیک فلا یکن فی صدرک حرج منہ - بلکہ کتاب مبارک
جسکی صفت میں فرمایا کتب احکمت ایاتہ ثم فصلت من لدن حکیم خبیر کتاب انزلنا
الیک لتخرج الناس من الظلمت الی النور باذن ربہم الی صراط العزیز الحمید اللہ
الذی لہ ما فی السموٰت وما فی الارض وغیرہ اسکے نزول اور رؤف الرحیم نبی الامی صلعم کے
بعثت کا مقصد یہہ فرمایا کہ پہلے بوجہ بیہودہ قیود و زنجیرین جنمین مخلوق نے اپنی نادانی
و ناسمجھی سے اپنے آپ کو جکڑ کر قید کر لیا ہے - وہ سب اون سے اوتار کر اونکو آزاد و رہا
کر دیا جاوے جیسے فرمایا ورحمتی وسعت کل شیٔ فاکتبہا للذین یتقون ویؤتون الزکوٰۃ
والذین ہم بایتنا یؤمنون ۝ الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ
مکتوبا عندہم فی التورٰۃ والانجیل یامرہم بالمعروف وینہٰہم عن المنکر و
یحل لہم الطیبات ویحرم علیہم الخبٰئث ویضع عنہم اصرہم والاغلال التی کانت
علیہم فالذین امنوا بہ وعزروہ ونصروہ واتبعوا النور الذی انزل معہ اولٰئک
ہم المفلحون اور اسیواسطے اوس ہادی جن و انس صلعم نے بھی فرمایا لا تشددوا علی انفسکم
فیشدد اللہ علیکم فان قوماً تشددوا علی انفسہم فشدد اللہ علیہم فتلک بقایاہم
فی الصوامع والدیار - رہبانیۃ ابتدعوہا ما کتبنہا علیہم - اب دیکھیے قرآن مجید

واسلام توآسان وسہولت کرکے بندگان کو بیہودہ بوجہہ قیدون وزنجیرون سے مخلصی دیکر آزاد کرتا ہے اور مرزا صاحب اُس آزاد ورہا شدہ عاجز مخلوق الٰہی کے نفوس کو معہ لوازم خرید فرما کر اور اونکو اپنی غلامی میں جکڑ کر داخل فرما کر اونکے مالک بنکر بڑے خوش ہوتے ہیں یہ خوب اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء الخ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ الخ اور ارشاد رسول اللہ صلعم لا تشددوا الخ کا اتباع ہوا اگر مرزا صاحب فرماوین کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ جو فرماتا ہے ان اللہ اشترے من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا فی التوراۃ والانجیل والقران ومن اوفی بعہدہ من اللہ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ وذلک ہو الفوز العظیم جس سے یہ مطلب مدعا بھی واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ خالق ومالک نے مومنین کی جانون ومالون کو اپنی فرمانبرداری واپنے زیر حکم لیکر اس خفیف سی اطاعت وفرمانبرداری کے عوض میں جو وہ خواہش نفس کو چھوڑ کر کریں اونکو مقام رضا وجنت دینے کا وعدہ فرمایا۔ اور یہ بھی اوسکی سراسر رحمت وبخشش ہے ورنہ وہ تو یوں بھی بموجب ارشاد للہ ملک السموات والارض وما فیہن وہو علی کل شئ قدیر ہر طرح ہر چیز کا مالک ہے۔ اگر بغیر کسی عوض کے بھی جان لے لے تو وہ خالق مالک ہر طرح سے مختار ہے نعم ما قیل جان دی دی ہوئی اوسی کی تھی + حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہوا۔ پھر اوس خالق ومالک نے سوائے اپنی ذات مبارک کے اور کسی دوسرے کا تو کیا ذکر خاص برگزیدہ وپسندیدہ گروہ کو بھی اپنی مخلوق کے نفوس کا معہ لوازم کے مالک بننا تو بجائے خود اپنی طرف نسبت عبد وغلامی کرنا بھی جایز نہیں فرمایا جیسا ارشاد فرمایا ما کان لبشر ان یوتیہ اللہ الکتب والحکم والنبوت ثم یقول للناس کونوا عبادا لی من دون اللہ ولکن کونوا ربانیین بما کنتم تعلمون الکتب وبما کنتم تدرسون ولا یامرکم ان تتخذ والملائکۃ والنبیین اربابا ایامرکم بالکفر بعد اذ انتم مسلمون اور اسیطرح رسول اللہ صلعم نے بھی نادار سے نادار اور غریب سے غریب صحابہ بلکہ کسی کو بھی کبھی نہیں فرمایا نہ بیعت کبوقت اور نہ کسی اور وقت کہ ہمنے تمہارے نفس کو

Marfat.com

معہ لوازم خرید لیا ہے اور اب ھم مالک ہو گئے ہیں حالانکہ علوم و فیوض و برکات الٰہی جو ذات مبارک رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخلوق کو حاصل ہوئے وہ اور کسی سے کیا ہوتے ہیں اور کیا ہو سکتے ہیں؟ ۔۴۔ اب لیجئے **مسئلہ بیعت** جو ایک سیدھا سادہ اسلامی شرعی مسئلہ ہے اور وضاحت سے قرآن مجید و حدیث شریف میں بیان ہوا ہے۔ لفظ بیعت کی اشتقاق باع کے مصدر بیعۃ وغیرہ سے بحث کی کچھ ضرورت نہیں مرزا صاحب نے تو حسب مدعا لفظ بیعت کو بیع سے مشتق فرما کر نفس کو معہ لوازم بیچنا و غلامی میں دینا وغیرہ موافق مقصود خود بیان فرمایا۔ لیکن دیگر علماء نے اسکو خوب وضاحت سے بیان کیا ہے جیسا کہ مرحوم نواب صدیق حسن خان صاحب نے بھی بحوالہ ابن خلدون کی اپنی کتاب اکلیل الکرامہ فی تبیان مقاصد الامامہ میں اسکو مفصل بیان فرمایا ہے جسکو ضرورت ہو وہاں دیکھ لے۔ عاجز کو جو مولوی عالم نہیں یہاں علمی بحث سے سروکار نہیں صرف شرعی اصطلاحی معنے و مضمون و مقصد سے غرض ہے لہذا اوسی کو عرض کیا ہے بیعت ایک عہد کرنا ہے اور اوسمیں توبہ بھی داخل ہے جیسے گناہوں سے توبہ کرکے آئندہ گناہ نہ کرنے اور اوامر شرعیہ کی تعمیل کا وعدہ کرنا یا کفر شرک وغیرہ سے تائب ہو کر توحید الٰہی رسالت بعثت حشر و نشر کو مانکر بجا آوری احکام شرعیہ کا عہد کرنا وغیرہ غرض منہیات شرعیہ سے توبہ و انکو ترک اور بجا آوری اوامر کا عہد یہ ہی بیعت کی شرعی معنے و مقصد ہے جیسا قرآن مجید و احادیث شریف سے ثابت ہوتا ہے

۵۔ چنانچہ قرآن مجید میں اول فرمایا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ ومن اوفی بما عٰھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما۔ اسمیں بیعت کرنے والوں کے ہاتھ پر اپنی ذات مبارک کا ہاتھ ہونا فرما کر فرمایا کہ جو عہد پورا نکریگا اوسکا وبال اوسکی نفس پر اور جو پورا کریگا اوسکو اجر عظیم عطا ہوگا پھر فرمایا لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم الخ اسمیں جنہوں نے تحت الشجرۃ بیعت کی اونپر اپنی رضا و نزول سکینہ کا حال بیان فرمایا۔ عورتوں سے بیعت لینی کی نسبت فرمایا یا ایھا النبی اذا جاءک المؤمنٰت یبایعنک علیٰ ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولاد

Marfat.com

ولا یاتین ببہتان یفترینہ بین ایدیہن وارجلہن ولا یعصینک فی معروف فبایعہن
واستغفر لہن اللہ ان اللہ غفور رحیم۔ اس آیت کریمہ میں شرک باللہ۔ چوری۔ زنا۔ قتل
اولاد۔ بہتان۔ افترا۔ اور نافرمانی امر معروف میں نکرنے کا عہد لیکر ان بیعت کرنیوالیوں
کے لیئے مغفرت طلب کرنی اور اپنی ذات مبارک کی غفور الرحیم ہونیکا ارشاد فرمایا۔ اور اُسی کے
موافق رسول اللہ صلعم کا قول مبارک وعملدرآمد رہا یعنی ذات مبارک نے کئی قسم کی بیعتیں
اور عہد صحابہ کرام سے لیئے۔ چنانچہ بخاری ومسلم وغیرہ صحاح میں ابواب اقسام بیعت موجود ہیں
جیسا باب البیعۃ علی اقام الصلوۃ۔ ایتاء الزکوۃ۔ شرک نکرنا۔ چوری نکرنا۔ زنا نہ کرنا۔ سچ
بولنا۔ کسی سے سوال نہ کرنا۔ دینی معاملات میں کسیکی ملامت سے نہ ڈرنا۔ مسلمانوں کا خیر خواہ رہنا۔
اطاعت وفرمانبرداری کرنی۔ اقامت ارکان اسلام وترک کبائر وغیرہ بیعت پر توجہ نہ کرنا۔
عہد پورا کرنا یعنی وفا البیعۃ وغیرہ۔ جیسا احادیث سے ثابت ہے۔ سوائے اسکے بیعت امام علی ان
یفرھا وغیرہ علیحدہ ہیں۔ ۶۔ شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا" کہ احادیث
مشہورہ میں منقول ہے کہ لوگ بیعت کرتے آنحضرت صلعم سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور کبھی
اقامت ارکان اسلام پر (یعنی صوم صلوۃ حج وزکوۃ) اور کبھی ثبات وقرار معرکہ کفار میں جیسے
بیعت الرضوان اور کبھی سنت نبوی کی تمسک پر اور بدعت سے بچنے پر اور عبادت کی حریص
وشائق ہونے پر اور عورتوں سے نوحہ نکرنی پر۔ اور ابن ماجہ میں روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے
چند فقرا مہاجرین سے بیعت لی اسپر کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نکریں۔ سو ان میں یہ حال
تھا کہ کسی کا چابک گرجاتا تو گھوڑے سے اوتر کر خود اوٹھاتا اور کسی سے چابک اوٹھا دینے کا سوال
نہ کرتا اور اسمیں کچھ شک شبہ نہیں کہ جب رسول اللہ صلعم سے کوئی فعل بطریق عبادت تمام
کے ثابت ہو تو وہ سنت دینی سے کم نہیں ہے۔ نبی صلعم خلیفۃ اللہ تھے اسکی زمین میں اور عالم تھے
اوسکے جو اللہ تعالے نے اونپر قرآن وحکمت کو نازل فرمایا اور معلم تھے کتاب وسنت کی اور پاک
کرنیوالے تھے امت کو سو جو فعل کہ آنحضرت صلعم نے علی جہتہ خلافت کیا وہ خلفا کے لیے سنت
اور جو فعل بحیثیت معلما للکتاب والحکمۃ ومزکیا للامۃ کیا وہ علماء الراسخین کیواسطے سنت ہوا۔
اور بعض نے جو ظن کیا ہے کہ بیعت قبول خلافت پر منحصر ہے اور صوفیونکی بیعت شرعاً کچھ نہیں

Marfat.com

یہہ ظن فاسد ہے اوس دلیل سے جو ہمنے ذکر کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بیعت لیتے تھے کبھی اقامت ارکان اسلام پر (صلوۃ زکوۃ وغیرہ) کبھی تمسک سنت پر جیسا صحیح بخاری شاہد ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جریر رضی اللہ تعالے عنہ سے بیعت کے وقت شرط کی خیرخواہی ہر مسلمان کی۔ اور قوم انصار سے بیعت لی کہ امر الہی میں کسیکی ملامت سے نڈریں اور جہاں کہیں ہوں حق ہی بات کہیں سو اون میں بعض لوگ امراء و ملوک پر کھلا کھلا رد و انکار کرتے۔ اور عورات انصار سے نوحہ نکرنے پر بیعت لی وغیرہ۔ اور یہ سب امور از قسم تزکیہ و امر بالمعروف والنہی عن المنکر ہیں انتہی۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ بیعت فقط قبول خلافت و سلطنت پر ہی منحصر نہیں بلکہ بیعت الاسلام و بیعت التمسک بحبل التقوی وغیرہ وغیرہ بھی ہیں۔ پھر عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہ بایعنا رسول اللہ صلعم علی ان لا نشرک باللہ شیئا ولا نزنی ولا نسرق ولا نقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ بعد نقل روایت فرماتے ہیں کہ یہہ معاملہ قبل از ہجرت ہوا تھا۔ پس اس خیال والے لوگ یعنی جو بیعت کو قبول خلافت پر منحصر و محدود سمجھتے ہیں خوب غور کریں کہ قبل از ہجرت خلافت و سلطنت کا کیا ذکر ہے۔ ان رسول اللہ صلعم قال وحولہ عصابۃ من صحابہ تعالوا بایعونی علی ان لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادکم ولا تاتوا ببہتان تفترونہ بین ایدیکم وارجلکم ولا تعصونی فی معروف وفی روایۃ للبخاری والنسائی وقرء آیۃ النساء فمن اوفی منکم فاجرہ علی اللہ ومن اصاب من ذلک شیئا فعوقب بہ فہو کفارۃ لہ ومن اصاب من ذلک فسترہ اللہ علیہ فامرہ الی اللہ ان شاء عاقبہ وان شاء عفا عنہ قال فبایعناہ علی ذلک۔ بخاری میں ہے کہ بروز غزوہ خندق آنحضرت صلعم نے سب مہاجرین و انصار کے واسطے دعا مغفرت کی تو سب نے یہ عرض کیا نحن الذین بایعوا محمدا علی الاسلام ما بقینا ابدا یعنی ہمنے بیعت کی محمد صلعم سے اسلام پر جبتک ہم زندہ رہینگے۔ حدیبیہ کے روز پندرہ سو صحابہ نے بیعت کی ایک روایت میں ہے کہ لم یتخلف عنہ احد من المسلمین حضرہا الا الجد بن قیس اخو بنی سلمہ جسکی نسبت لکھا ہے کہ منافق تھا اسلئے حاضر بیعت نہوا اور سلمہ بن الاکوع سے دوبارہ آپنے بیعت لی بعض منکرین بیعت میں سے جو

شبہ کرتے ہیں کہ تو مسلموں سے بیعت لی جاتی ہے دوسرے مسلمان جو اول ہی احکام شرعیہ سے واقف و پابند ہوں اُنسے
بیعت کی ضرورت نہیں، سو ان احادیث مذکورہ بالا سے یہ شبہ بھی بخوبی رفع ہو گیا اسلئے کہ سالہا سال کی تبعان جانشینان
موحد مسلمانان سے رسول اللہ صلعم نے خود واسطے تکمیل اسلام کی بیعتیں لی ہیں۔ پھر عن جریر بن عبد اللہ قال بایعت
رسول اللہ صلعم علی اقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والنصح لکل مسلم۔ صحیح مسلم میں ہے کہ زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے
فرزند عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو بیعت کیواسطے لائے اور وہ سات یا آٹھ برس کے تھے رسول اللہ صلعم انکو اپنی طرف متوجہ دیکھکر مسکرائے پھر انسے
بیعت لی۔ اور عورتوں سے بیعت کی بارہ میں ہے عن ام عطیۃ قالت لما قدم رسول اللہ صلعم المدینۃ جمع
نساء الانصار فی بیت فارسل الیہن عمر بن الخطاب فقام علی الباب فسلم فقال انا رسول رسول اللہ صلعم
الیکن تبایعن علی ان لا تشرکن باللہ شیئا ولا تسرقن ولا تزنین قلنا نعم فمد یدہ من خارج البیت ومددنا
ایدینا من داخل البیت۔ و ابن جوزی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ بروز فتح مکہ چار سو ستاون عورتوں نے بیعت کی اخرج
ابن ابی حاتم عن مقاتل قال نزلت ہذہ الآیۃ یوم الفتح فبایع رسول اللہ صلعم الرجال علی الصفاء و
عمر یبایع النساء تحتہا عن رسول اللہ صلعم۔ واخرج نحوہ ابن جریر وابن مردویہ عن ابن عباس۔ بخاری
و مسلم میں ام عطیہ سے روایت ہے قالت بایعنا رسول اللہ صلعم فقرء علینا ان لا یشرکن باللہ شیئا ونہانا عن
النیاحۃ فقبضت منا امرأۃ یدہا الحدیث بعض ناواقف یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے بعد صحابہ و تابعین
رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا بیعت کرنا مروی و معلوم نہیں ہے سو اول تو یہ عذر ہی بیجا و غلط ہے کیونکہ (اول) اہل سلوک
و صوفیا کرام تو اپنے سلسلہ بیعت کو برابر سیدنا ابو بکر صدیق و علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما تک پہنچاتے ہیں (دوم) اگر
کسی کو ناواقفی کے سبب علد رآمد صحابہ کرام وغیرہ کی روایت نہ ملی یا معلوم نہوا تو کسی کے قصور علم یا فہم کے باعث سنت
رسول اللہ صلعم منسوخ نہیں ہو سکتی (سوم) سیدنا ابو بکر صدیق اونکے بعد عمر فاروق پھر عثمان ذو النورین پھر علی
مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ سب کے عہد میں بیعت جاری رہی ہے چنانچہ بخاری میں ہے کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے بمشورت صحابہ کرام
عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کرکے بیعت کیوقت کہا ابایعک علی سنۃ اللہ وسنۃ رسولہ والخلیفتین اور امام احمد
کی روایت میں ہے ابایعک علی کتاب اللہ وسنۃ رسولہ وسیرۃ ابی بکر وعمر پس جو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ
صلعم و سیرۃ ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہم کے مطابق بیعت ہوئی تو اوسمیں تقویٰ خلافت وغیرہ امور شرعیہ سب طرح کی بیعت آگئی اور پھر کوئی
کیونکر کہہ سکتا ہے کہ صحابہ کا بیعت کرنا مروی و معلوم نہیں ہے (چہارم) اگر بفرض محال انکی اس عذر بے سند قول کو
مان بھی لیں تو قابل غور یہ ہے کہ آیا کسی سنت رسول اللہ صلعم پر کسی خاص شخص کے کبھی باعث عمل نہ کرنیسے وہ سنت سید الاولین

Marfat.com

والآخرین صلعم ساقط ہوکر واجب العمل نہیں رہتی؟ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ ۸۔ سورۂ فتح کی تفسیر میں مرحوم نواب صدیق حسن خانصاحب نے فرمایا وھذہ الآیۃ فیھا دلالۃ علی مشروعیۃ البیعۃ وقد صدر منہ صلعم مبایعات کثیرۃ اشتملت علیھا الاحادیث الواردۃ فی الصحیحین وغیرھما من دواوین الاسلام ومما لا شک فیہ ولا شبھۃ انہ اذا ثبت عن النبی صلعم فعل علی سبیل العبادۃ والاھتمام بشانہ فانہ لاینزاع عن کونہ سنۃ فی الدین۔" اور ایسا ہی عاجز کی شیخ سید عبداللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کو سنت رسول اللہ صلعم و باعث برکات جانکر اوسپر عامل تھے بیعت میں اول گناہ سے توبہ کراتے پھر شرک بدعت رسم خلاف شریعت نہ کرنے واطاعت اللہ عزوجل و رسول اللہ صلعم کرنیکا عہد و بیعت لیتے اور یہی سلف صالحین و خلف امۃ مرحومہ سے مروی ہے اور اسی پر تمام برکات انعام واکرام بارگاہ الہی سے تائب و منیب بندگان پر ہوتی آئی ہیں۔ عاجز کو تو یہ حقیقت بیعت کی معلوم ہے اور مرزا صاحب نے جو حقیقت بیعت کا شکر تحریر فرمایا ہے کہ نفس کو معہ لوازم رہبر کے ہاتھ میں بیچکر اپنے آپکو اسکی غلامی میں دیوے اسکا ذکر تو کہیں نہیں آیا۔ ہاں مرزا صاحب کو ساری جہان و تمام مخلوق الہی کو بہ نیت مزید آمدنی اپنی چاکری وغلامی میں لینے کی دہت و شوق ہے۔ اسلئے مرزا صاحب پھر پھر اکر اسی پر زور ڈالتے ہیں اور اسکی تاکید ودعوت کرتے ہیں۔ ۹۔ یہ جو مرزا صاحب نے فرمایا ہے کہ "بیعت سے صرف توبہ منظور نہیں کیونکہ ایسی توبہ تو انسان خود بھی کرسکتا ہے"۔ نہ معلوم یہ کس دلیل سے اور کہاں سے فرماتے ہیں؟ بیعت میں توبہ تو خود داخل ہے۔ توبہ کی حقیقت اکابر اسلام نے یہی لکھی ہے کہ گناہ کو جو موجب حجاب و دوری محبوب ہے گناہ اور برا و مضر جاننا۔ اسپر افسوس کرنا۔ نادم ہونا۔ زمانہ حال و استقبال میں اوسکی ترک کرنے اور اس سے دور رہنے کا قصد۔ اور تلافی مافات کرنا سو یہی توبہ ہے بلکہ کبھی صرف ندامت ہی کو توبہ فرمایا ہے جیسا اَلنَّدَمُ تَوبَۃٌ۔ والتائب کمن لا ذنب لہ اور جسقدر معتین فرکر ہوئی ہیں ان سب میں یعنی شرک۔ چوری۔ زنا۔ قتل اولاد۔ بہتان افترا۔ سوال نکرنا۔ نوحہ نکرنا۔ وغیرہ ان سبکے نہ کرنیکی عہد میں توبہ خود داخل ہے کیونکہ جو کچھ پہلے کیا ہے اوسپر ندامت او پشیمانی و توبہ کہ آیندہ نکرونگا اور اگر نہیں کیا تب بھی آیندہ نکرنیکا عہد توبہ میں داخل ہے غرض توبہ تو ہر طرح لازمی جزو ہے۔ پھر آپ کسطرح فرماتے ہیں کہ صرف توبہ منظور نہیں۔ صرف توبہ نہ سہی آئیندہ نکرنیکی عہد کے ہمراہ سہی غرض توبہ اوسکی ساتھ شامل ضرور ہے۔ مرزا صاحب کا طرز تحریر بھی عجیب قابل داد ہے کہ اول تو ردو انکار کرکے فرمایا کہ "بیعت سے صرف توبہ منظور نہیں کیونکہ ایسی توبہ تو انسان خود بھی کرسکتا ہے"۔ پھر فرمادیا۔ بلکہ وہ معارف اور برکات اور نشان مقصود ہیں جو حقیقی توبہ کی طرف کھینچتے ہیں۔"

Marfat.com

تو خیال فرمائیے کہ اسکا انجام و مآل بھی توبہ ہی ہوا۔ گو مرزا صاحب نے لفظ حقیقی لگا کر اوسی توبہ کو جس سے پہلے انکار کیا تھا۔ آخر اسیکو قبول فرمایا۔ پھر کسی مومن مسلمان کی یہہ کب شان ہے کہ اوّل جھوٹھ موٹھ توبہ کرے یا کرلے اور اوسکے بعد حقیقی و سچی توبہ کی نوبت آئے ہنہ شاید مرزا صاحب کی یہاں ایسا ہوتا ہوگا کہ بناوٹی و ظاہرداری کی توبہ ہی ہوتی ہو؟ جیسا مرزا صاحب نے خود بدولت کے اخلاق میں بناوٹی غصہ و رعب کا ضرورۃ الامام کے صفحہ میں ذکر فرمایا ہے۔ اور پھر بعد میں بنا بامید قایم کبھی ایسا زمانہ بھی شاید آوے جسمیں حقیقی توبہ ہو اور عاجز دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرزا صاحب و مریدین کیواسطے ایسا وقت لاوے اور انکو توفیق توبہ و انابت عنایت فرماوے۔ آمین۔ ۱۰ پھر توبہ ایسی نعمت و بخشش ہے کہ تواب رحیم ہر ایک کو نصیب فرماوے آمین قرآن مجید میں اسکی واسطے امر و تاکید ہے وتوبوا الی اللہ جمیعًا ایہا المؤمنون لعلکم تفلحون۔ یاایہا الذین امنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا عسی ربکم ان یکفر عنکم سیاتکم ویدخلکم جنت تجری من تحتہا الانہار۔ وان استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یمتعکم متاعًا حسنا الخ۔ ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین۔ حدیث شریف میں اسکے واسطے فرمان موجود ہے قال رسول اللہ صلعم یاایہا الناس توبوا الی اللہ فانی اتوب الیہ فی الیوم مائۃ مرۃ مسلم۔ ان اللہ یبسط یدہ باللیل لیتوب مسیٔ النہار ویبسط یدہ بالنہار لیتوب مسیٔ اللیل حتی تطلع الشمس من مغربہا مسلم۔ ان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب اللہ علیہ متفق علیہ۔ ان العبد اذا اذنب ذنبا فقال رب اذنبت فاغفرہ فقال ربہ اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بہ غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء اللہ ثم اذنب ذنبا فقال رب اذنبت ذنبا فاغفرہ فقال اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنوب و یاخذ بہ غفرت لعبدی پھر ایسا ہی تیسری مرتبہ فرما کر فرمایا فلیفعل ما شاء متفق علیہ پھر سید الاستغفار اللہم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک و وعدک ما استطعت اعوذ بک من شر

Marfat.com

ما صنعت ابوء لك بنعمتك علی وابوء بذنبی فاغفرلی فانه لا یغفر الذنوب الا انت تعلیم فرما کر فرمایا ومن قالها من النهار موقنا بها فمات من یومه قبل ان یمسی فهو من اهل الجنة ومن قالها من اللیل وهو موقن بها فمات قبل ان یصبح فهو من الجنة ۔ بخاری عن ابن عمر قال ان کنا لنعد لرسول اللہ صلعم فی المجلس یقول رب اغفرلی وتب علی انک انت التواب الغفور مائة مرة اور فرمایا جو کہے استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحی القیوم واتوب الیه غفرله ۔ اور فرمایا کل بنی آدم خطاء وخیر الخطائین التوابون ۔ اور فرمایا ان اللہ یقبل توبة العبد ما لم یغرغر وغیرہ ۔ غرض توبہ واستغفار اللہ تعالی کو بہت پسند ومرغوب ہی اور مومنین کو اسکا بڑا اہتمام وخیال رہتا ہی ۔ ۱۱ ۔ اور یہہ ظاہر ہے کہ جب کوئی شخص اپنی رزائل نقائص عیوب پر مطلع اور اون سی بیزار ہوکر اونکو ترک کرنیکو توبہ وبیعت کی واسطے مستعد ہوگا تو ضرور اوس شخص کے ہاتھ پر عہد کریگا جسکو وہ ان رزائل نقائص وعیوب سی خلاصی یافتہ ومزکی وکم سے کم اپنی سی ان امور میں اعلی وافضل جانے گا ۔ چونکہ رسول اللہ صلعم اللہ عز وجل کے فضل وکرم سے بہ خلعت وانک لعلی خلق عظیم مشرف ہوکر بہہ اوصاف موصوف وکامل واکمل تھے ۔ جیساکہ علیہ الصلوة والسلام کی حالات مقالات مندرجہ کتب سیر سے ظاہر وباہر چنانچہ خود فرمایا ان اللہ بعثنی لتمام مکارم الاخلاق وکمال محاسن الافعال ۔ لہذا ہر ایک شخص ذات مبارک سی تو توبہ وبیعت کرکے اوس کامل واتم ہستی سے رنگین ہوکر اخلاق فاضلہ مین فائز المرام ہوجاتا تہا ۔ اب کوئی دوسرا چونکہ نہ ایسا کامل ومکمل ہے اور نہ ہوسکتا ہی ۔ اسلئے ناچار وصف میں کوئی مرد فرد ممیز ہوا وسی خاص وصف یا خلق کو اُس سے حاصل کرنا ہوگا جیساکہ اکثر فقراو اہل اللہ کے حالات سی ثابت ہی کہ وہ کئی مرشدون اور پیروں سی توبہ وبیعت کرکے یا صحبت میں رہکر مختلف اخلاق میں مستفیض ہوے ۔ عاجز کا اپنا بھی مشاہدہ وتجربہ ہے کہ فقرا گو ذاکرین تو ہوتے ہیں لیکن آجکل نسبت حضوع وخشوع فی الصلوة وتعظیم اوامر شرعیہ ان میں اکثر کم ہوتی ہے اکثر نماز جلد جلد جھٹ پٹ بیمارون کی طرح پڑہ لیا کرتے ہیں الا ما شاء اللہ ۔ ۱۲ ۔ عاجز کے شیخ رحمة اللہ علیہ عبد اللہ صاحب غزنوی مرحوم کو حسب ارشاد وجعلت قرة عینی فی الصلوة میں یہ فحوائے قد افلح المومنون الذین هم فی صلوتهم خاشعون ۔ کے حضوع خشوع ذوق

Marfat.com

شوق ولذت وحلاوت بدرجہ کمال تھی۔ لہذا اکثر لوگ بہ نسبت حضور خضوع وخشوع فی الصلٰوۃ
کے حصول کیلئے اُن کے پاس حاضر ہوکر اور اونکی صحبت کیمیا خاصیت میں رہکر اپنی مراد ومقصود میں
کامیاب ہوتے۔ چنانچہ جس زمانہ میں مرزا صاحب اونکی خدمت بابرکت میں دُعا کے لئے حاضر
ہوا کرتے تھے تو آپ نے یہ حال بچشم خود مشاہدہ کیا ہوگا اور اب بھی اونکے ملنے والوں صحبت
یافتوں میں یہ رنگ ونسبت ضرور دیکھتے ہونگے وذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ شیخ الکل
مولوی محمد سید نذیر حسین صاحب خود سید عبد اللہ صاحب مرحوم کے ذکر آنے پر اکثر فرمایا کرتے ہیں
کہ عبد اللہ صاحب غزنوی ہم سے حدیث تو پڑھ گئے اور نماز ہمکو سکھلا گئے۔ اور عاجز کے رفیق
سے حافظ ہدایت علی صاحب مرحوم نے خود بیان کیا کہ ہم معمولی نماز پڑھا کرتے تھے جب اللہ صاحب
غزنوی کی ملنے اور اونکی دُعا سے یکدفعہ ایسا حضور وسرور نماز میں پیدا ہوا کہ ہمنے پہلے کبھی نہیں
دیکھا تھا۔ اور مولوی رفیع الدین صاحب عظیم آبادی نے مولوی عبد الرحمن صاحب ہندوستانی
سے کہا کہ باوجودیکہ علم میں ہم منتہی ہوگئے اور حدیث احسان سب کتابیں پڑھی لیکن اُسکی حقیقت
مع عمل عبد اللہ صاحب کی صحبت میں رہکر کھلے۔ اب بھی ایک اکرد متقی فقیر صاحب جو نقشبندی
مجددی ہیں اور عبد اللہ صاحب غزنوی مرحوم کو بھی اُنہوں نے دیکھا ہے۔ وہ اس ذوق ولذت
سے نماز پڑھتے ہیں کہ دیکھکر اور اونکے ساتھ نماز پڑھ کر دل خوش ہوتا ہے۔ اور مرزا صاحب کے یہاں
تو یہہ کیفیت کبھی دیکھنے میں نہیں آئی۔ سبحان اللہ کیا عرض کروں سید عبد اللہ صاحب رح کی نسبت
کا یہ مجرب اثر تھا کہ نیت نماز کے لئے ہاتھ اوٹھانا دنیا ومافیہا کے خیالات وخطرات سے دست بردار
ہوجاتا تھا اور بکا وزاری طاری ہوجاتی اور نماز سے باہر آنیکو جی نہ چاہتا۔ یہ عاجز کا عینی مشاہدہ
وذاتی تجربہ ہے سُنی سُنائی بات نہیں۔ اور مرزا صاحب کے یہاں باتیں وتقاریر تو بہت سی لیکن
اسحالت واثر کا کبھی نشان وپتہ معلوم نہ ہوا۔ ۱۳ مرزا صاحب اپنی بیعت کیواسطے تو تمام دنیا کو
بُلاتے ہیں اور جو اس سے تساہل وپہلوتہی کرے اور اوس میں داخل نہو اُسکو خدا اور رسول کی نافرمانی
کرنیوالا اور جہنمی ٹھہراتے ہیں۔ بھلا یہ تو فرمائیں کہ ایک شخص مخلصانہ اپنی عادت بسیار گوئی زبان
درازی۔ ذراسی بات پر لوگوں کو سب وشتم کرنیسے بیزار ہے ہرچند چاہتا ہے کہ اس بدخلقی سے
بچوں لیکن عادت دشمن ہوجانیکے باعث وقت پر بچ نہیں سکتا۔ اب وہ اس سے بیزار وتنگ ہوکر کسی

Marfat.com

ایسے مرد خدا کے ہاتھ پر توبہ و بیعت کرنا چاہتا ہے جس میں خود یہ بدلگامی و ریدہ دہنی و سب و شتم کی عادت نہو بلکہ وہ ان احکام شرعی اسلامی و ارشادات رسول اللہ صلعم کا پابند و عامل ہو۔ قال رسول اللہ صلعم من یضمن لی ما بین لحییہ و ما بین رجلیہ اضمن لہ الجنۃ من صمت نجا من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ۔ اذا اصبح ابن ادم فان الاعضاء کلہا تکفر اللسان فتقول اتق اللہ فینا فانا نحن بک فان استقمت استقمنا و ان اعوججت اعوججنا۔ عن عقبۃ بن عامر قال لقیت رسول اللہ صلعم فقلت ما النجاۃ فقال املک علیک لسانک ولیسعک بیتک وابک علی خطیئتک و قال مقام الرجل بالصمت افضل من عبادۃ ستین سنۃ۔ کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع۔ عن ابی ذر قال قلت یا رسول اللہ اوصنی قال اوصیک بتقوی اللہ فانہ ازین لامرک کلہ قلت زدنی قال علیک بتلاوۃ القرآن و ذکر اللہ عز و جل فانہ ذکر لک فی السماء و نور لک فی الارض قلت زدنی قال علیک بطول الصمت فانہ مطردۃ للشیطان و عون لک علی امر دینک قلت زدنی قال ایاک و کثرۃ الضحک فانہ یمیت القلب و یذہب بنور الوجہ قلت زدنی قال قل الحق و ان کان مرا قلت زدنی قال لا تخف فی اللہ لومۃ لائم قلت زدنی قال لیحجزک عن الناس ما تعلم من نفسک۔ معاذ رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت میں ہے اول بہت کچھ عبادت صلوۃ زکوۃ صوم رمضان حج صدقہ صلوۃ اللیل وغیرہ بیان فرما کر فرمایا۔ الا اخبرک بملاک ذلک کلہ قلت بلی یا نبی اللہ فاخذ بلسانہ فقال کف علیک ہذا فقلت یا نبی اللہ و انا لمواخذون بما نتکلم بہ قال ثکلتک امک یا معاذ و ہل یکب الناس فی النار علی وجوہہم او علی مناخرہم الا حصائد السنتہم وغیرہ۔ اب مرزا صاحب انصاف سے فرماویں کہ وہ غریب شخص جو زبان درازی و یاوہ گوئی و غفلت از ذکر اللہ سے مخلصی کا خواہان و آمادہ توبہ و بیعت ہے۔ تو وہ شخص مرزا صاحب سے بیعت کرکے

Marfat.com

کیا حاصل کریگا؟ اور ان اوصاف و امراض سے کیونکر نجات پائیگا؟ کیونکہ آپکے یہاں تو ان اوصاف و ھو (یعنی تقریر بحث مباحثہ غیبت توہین وتحقیر مومنین۔ وسباب المسلم فسوق کا دریا اول ہی شب و روز ایسا موجزن ہو رہا ہے کہ حالت بہ طغیانی پہونچی ہے تو اسحالت میں اون بیچارے کو صمت وخاموشی ومصروفیت ذکر الٰہی کہاں سے نصیب ہوگی؟ ذرا انصاف فرمادیں مرزا صاحب کے یہاں مرید ارشد و اعلیٰ مرتبہ والا وہی ہے جو سب سے زیادہ بولنے والا اور لفاظی تقریر میں نرالا ہو۔

۱۴۔ اس موقع پر پھر عاجز کو مجلس بابرکت نمونہ و یادگار سلف صالحین اعنی سید عبداللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد آگئی ہے کہ سید الاولین والآخرین کیحال مبارک میں جو آیا ہے کہ کان رسول اللہ صلعم طویل الصمت کان رسول اللہ صلعم یکثر الذکر ویقل اللغو (لعل المراد بالقلت العدم والمراد باللغو ما سوی الذکر) ویطیل الصلوۃ ویقصر الخطبۃ للحدیث کان رسول اللہ صلعم اذا جلس یتحدث یکثر ان یرفع طرفہ الی السماء۔ سو مطابقت ومتابعت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کے اس مرحوم متبع سنت رسول اللہ صلعم کا بھی بعینہ ایسا ہی حال تھا اور ارشاد احادیث صمت و مصروفیت ذکر کا ایسا صدق سے عمل تھا کہ بڑے بڑے بولنے والے۔ زبان درازوں مقررو فلسفہ دانوں۔ عالیدرجہ رئیسوں۔ معزز عہدہ داروں۔ دنیاداروں وغیرہ پر بھی اوسکا ایسا اثر پڑتا کہ جو مجلس میں آتا چپ اور خاموشی کا عالم طاری ہوتا۔ بلکہ تمام مکان ومجلس میں ایسا سناٹا نمایاں ہوتا جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے "کان علی رؤسنا الطیر" اور تمام دنیوی کاروبار وتفکرات بھولکر ذکر الٰہی کی طرف ساری توجہ ہوجاتی۔ اور اہل مجلس میں سے کسی کو بولنے کی جرأت نہوتی جبتک کہ وہ مصروف ذکر الٰہی ومنیب الی اللہ خود نہ بولتا۔ وہاں یہہ بحث مباحثہ تقریر و منصوبہ بازی رد و قدح وغیبۃ مسلمین و مخلوق الٰہی کہاں؟ وہاں جاکر تو انسان کو اپنا ہی فکر پڑجاتا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ لیحجزک عن الناس (ای یمنعک) ما تعلم من نفسک اور ان کی تعلیم کیموافق اصطلاحات صوفیہ کرام لما وکیف سے اپنے اعمال و افعال کو موافق کرنیکے محاسبہ میں ایسا مستغرق ہوتا کہ آیۃ کریمہ لکل امرء منھم یومئذ شان یغنیہ کا مصداق بنجاتا۔ اور یہ فکر ایسے طاری ہوتا کہ میرے اعمال میں قبولیت کے آثار و شرائط بھی ہیں یا نہیں؟ یعنے (لما) جو سوال ہوگا کہ فلان کام کسلئے یا کس نیت سے کیا؟ آیا اللہ تعالیٰ کی رضامندی کیلئے یا کسی اور

Marfat.com

غرض ہے؟ کیونکہ اگر اوسمیں کوئی اور غرض یا اوسکا شائبہ ہے تو وہ لائق دربار اوس غنی و قدوس کے اور قابل قبولیت کہاں؟ - پھر (کیف) اگر خالص خدا تعالیٰ کی رضامندی کیواسطے ثابت ہو تو اوسپر یہہ سوال ہوگا کہ کسطرح کیا؟ یعنی رسول اکرم صلعم کی تعلیم و سنت کی موافق کیا؟ یا اپنی مرضی اور رسم کو اوسمیں دخل دیا؟ کیونکہ اگر ارشاد نبوی صلعم کے مطابق نہو تو وہ عمل بھی بحکم حدیث شریف من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد تو وہ بھی یہہ وہ مطرود ہے

۱۵ - حق یہی ہے کہ انسان اول اپنا فکر کرے اور اپنی کرتوتوں کی طرف دیکھے اور جب اپنے نقائص پورے کر کے فراغت حاصل ہو (جو نہایت ہی مشکل امر ہے اور بدون فضل و کرم اوس رحمن رحیم کے محال) تو پھر کسی دوسرے کے حال پر نظر ڈالی نہ یہ کہ خود تو سراسر دریائے نیل بلکہ بحیرہ اسود میں غرق ہو اور اوروں پر کسی نالی کا خاکی دھبہ یا چھبیل کی چھینٹ دیکھکر اتراوے اور اونکو عیب لگاوے - مرزا صاحب کے مریدین و مداحین بیچارے معذور ہیں کیونکہ اونھوں نے کسی اہل اللہ منیب و ذاکر الہی عبد صالح کو نہیں دیکھا تا کہ مرزا صاحب کے حال سے اوسکا مقابلہ و موازنہ کرکے اونکو فرق معلوم ہوتا - یہ بیچارے اکثر انگریزی خوان جوان اور بعض نیچری عقیدہ اور بعض بے مذاق خشک لفاظی و تقاریر رد و قدح بحث مباحثہ کے شیدا و دلدادہ اور بعض بالکل نیچری تھے پس مرزا صاحب کے پاس اونکو حسب مذاق پسند خاطر وہی چیز معہ کچھ فلسفانہ ذکر قرآن مجید سو وہ بھی اکثر خلاف عقاید سلف و خلف اسلام کی ملگئی اور اونھوں نے غنیمت جانکر ڈیرا لگادیا اور بموجب عادت و مشق تقریری کے ابہادن رات مؤمنین و مسلمین پر تبرا بازی دلی دی کرنیکو عبادت سمجھکر اسی شغل بس ہیں اور مرزا صاحب معہ جماعت الہی ہیں اصفی و محفوظ ہیں - مرزا صاحب فرماویں کہ بامذاق ذاکرین الہی و روحانیت کی عاشقوں سے بھی کوئی احد من الناس اونکے طرف مانوس و متوجہ ہوا ہے؟ ہرگز نہیں اگر مرزا صاحب ایک وغریب مصیبت زدگان و حاجات مندان کا نام ظاہر فرماوینگے تو پھر اونکا مفصل حال معہ اسباب حاجات ملاقات مرزا صاحب بشہر علم حضور انشاء اللہ العزیز بیان ہوگا -

۱۶ - غرض مرزا صاحب جیسے شخص کی چاکری و غلامی کیواسطے نہ تو قرآن مجید میں کوئی حکم اور سنت رسول اللہ صلعم میں کہیں اجازت اور نہ مرزا صاحب کے حالات و معاملات و تاثیرات اسکی مقتضی - اور پھر اونکی فضیلت خلاف قرآن و حدیث و اپنی رائے سے حقائق و معارف

Marfat.com

بیان کرکے مسائل شرعیہ کو الٹ پلٹ کرنیسے اور بھی غریب مسلمان ترساں و گریزاں ہیں۔ باقی رہی برکات کاملہ رضامندی باریتعالیٰ کی پیاس۔ علوم معارف معرفت قوت ایمانی۔ خدا تعالیٰ سے صاف تعلق۔ دنیوی جہنم و نابینائی سے شفا۔ سو انکا کہیں نام و نشان خود بدولت و مریدین میں کچھ بھی نمایاں نہیں۔ ہاں بعض بظاہر سعید و نیک طبع انسان جو مرزا صاحب کی جماعت میں کسی سبب سے بظاہر شامل ہیں وہ انکے تعلق سے پہلے بھی ویسے ہی تھے۔ جن میں بجائے ترقی کچھ تنزل ہی دکھائی دیتا ہے جس کا ذکر اور جگہ ہوا ہے۔

فصل ۹۸ ضرورۃ الامام سواگر اس بعیت کے ثمرہ دینے کا کوئی مرد ہو تو سخت بدذاتی ہوگی کہ کوئی شخص دانستہ اس سے اعراض کرے عزیز من ہم تو معارف اور حقایق اور آسمانی برکات کی بھوکے اور پیاسے ہیں اور ایک سمندر بھی پیکر سیر نہیں ہوسکتے پس گر ہمیں کوئی اپنی غلامی میں لینا چاہے تو یہہ بہت سہل طریق ہے کہ بعیت کی مفہوم اور اسکی اصل فلاسفی کو ذہن میں رکھکر یہہ خرید و فروخت ہم سے کرلے۔

جواب۔ ارشاد مرزا صاحب دو حال سے خالی نہیں۔ اول یہ کہ مرزا صاحب نے ریا و تصنع سے علیحدہ ہوکر اور خود بدولت میں معارف حقائق و آسمانی برکات کی سچی بھوک پیاس محسوس کرکے سراپا صدق و اخلاص سے ظاہر و باطن یکساں کرکے مستعدی ظاہر فرمائی ہے اور اعراض کرنیوالیکو بدذات فرماکر کہا کہ اگر اس بعیت کی ثمرہ دینے کا کوئی مرد ہو تو بعیت کی مفہوم اور اسکی اصلی فلاسفی کو ذہن میں رکھکر یہہ خرید و فروخت ہمسے کرلے پس اگر درحقیقت یہی حال ہے تو چونکہ اللہ تعالیٰ شکور علیم کسی کا اخلاص و طلب صادق ضایع نہیں کرتا جیساکہ وعدہ فرمایا من کان یرید حرث الآخرۃ نزد لہ فی حرثہ ومن کان یرید حرث الدنیا نوتہ منہا وما لہ فی الآخرۃ من نصیب والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا لہٰذا امید کہ ضرور اللہ جل جلالہ انکو کوئی مرد ملاویگا بشرطیکہ اپکے طلب میں صدق و ثبات قائم رہے۔ دوم یہ کہ اگر صرف زبانی ہی یہ سکنت مریدین کو دکھلانیکے لئے ہے کہ ہم میں تعلی شیخی و تکبر نہیں۔ حالانکہ دراصل یہ خیال و دعوی ہے کہ تمام دنیا میں ہمارے برابر معارف حقایق آسمانی برکات والا اور کوئی ہی نہیں (جیساکہ آگے چلکر مرزا صاحب نے خود ظاہر فرمایا ہے) اور اگر کوئی مسکین بندہ الٰہی ہوگا بھی تو وہ ریا سمع شیخی وغیرہ کو برا سمجھکر ہماری طرح اشتہار و فضیلت کا نقارہ کیوں بجانے لگا تب بھی

Marfat.com

اسطرح کسی کے نہ بولنے پر ہماری ہی فضیلت و فوقیت و بزرگی ثابت ہوگی۔ پس اس صورت میں اگر کوئی عاجز بندگان الٰہی میں سے مرزا صاحب کی خیرخواہی اور انکو نفع رسانی کا ارادہ بھی کرے تو خود بدولت اوسکی بات کب سننے اور قبول کرنے لگے ؟ کیونکہ مرزا صاحب بہ قول خود اپنے آپ کو جب بعض انبیاء علیہم السلام سے بھی افضل قرار دیتے ہیں تو پھر یہ کیونکر باور ہوسکے کہ وہ فضیلت کے خیال کی موجودگی میں کسی غریب اُمتی مسلمان کو اس بیعت کا ثمرہ دینے والا مرد قبول کرکے اُس سے بیعت کرکے فیضیاب ہونیکا قصد کریں ؟ اگرچہ زبان سے تو ایسے فیض سے محروم رہنے والے شخص کو بدذات بناتے ہیں۔ پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر مرزا صاحب کی برکات کیواسطے بھوک اور پیاس صادق ہوتی اور اسکے واسطے بیعت کو مستعد رہنے والا ہونا قول مخلصانہ و سچ ہوتا تو پہلے ابتدا ہی میں وہ بدون بیعت کرنے اور پیر و مرشد پکڑنے کے اس کوچہ سلوک و معرفت میں دم مارنیکی جرأت نکرتے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ عالم السر والجہر مرزا صاحب کی نیت کی موافق ہی اونسے معاملہ فرماویگا جیسا انا عند ظن عبدی بی میں ارشاد ہے۔

فصل ۹۹ ضرورۃ الامام صفحہ ۲۷ و ۲۸ - اگر اسکے پاس ایسے حقائق و معارف اور آسمانی برکات ہوں جو ہمیں نہیں دیئے گئے اور یا اوسپر وہ قرآنی علوم کھولے گئے ہوں جو ہم پر نہیں کھولے گئے تو بسم اللہ وہ بزرگ ہماری غلامی و اطاعت کا ہاتھ لیوے اور وہ روحانی معارف و قرآنی حقائق اور آسمانی برکات ہمیں عطا کرے۔ میں تو زیادہ تکلیف دینا بھی نہیں چاہتا ہمارے ملہم دوست کسی ایک جلسہ میں سورہ اخلاص کے ہی حقائق معارف بیان فرماویں جس سے ہزار درجہ بڑھکر ہم بیان نہ کرسکیں تو ہم انکے مطیع ہیں۔ بندارد کسی با تو ناگفتہ کار + ولیکن چو گفتی دلیلش بیار + بہرحال اگر آپکے پاس وہ حقائق اور معارف اور برکات ہیں جو معجزانہ اثر اپنے اندر رکھتے ہیں تو پھر میں کیا میری جماعت آپکی بیعت کریگی اور کوئی سخت بدذات ہوگا کہ جو ایسا نکرے۔

جواب - ابھی فصل گذشتہ میں معارف حقائق و برکات کی بھوکھ و پیاس ظاہر کی ہے اور اب یہاں وہی اظہار فضیلت و خودستائی کہ کوئی حقائق معارف میں ہم سے ہزار درجہ پر بھی نہیں۔ مرزا صاحب کا عرفان و سلوک ہی جسمیں وہ ناواقفی کے سبب معذور ہیں۔ ۲ - مکاشفہ وہ اہل سلوک

Marfat.com

بزرگان سلف و خلف کا کلام ہی دیکھیں کہ وہ اس نسبت تفاخر و تعلی سے بیزار ہو کر نسبت عبودیت کے جو شایان حال عبد ہے کیسے مداح ہیں۔ چنانچہ امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنکی تعریف مرزا صاحب نے صفحہ ۹۲ کے نوٹ میں کی ہے۔ اُنہوں نے مکتوب پنجاہ و دوم میں فرمایا ہے "نفس امارہ انسانی مجبول ست بر حب جاہ و ریاست و ہمگی ہمت او ترفع بر اقران ست و بالذات خواہاں کہ خلائق ہمہ بوی محتاج باشند و منقاد اوامر و نواہی او گردند و او ہیچ کس محتاج نباشد و محکوم احدی نبود۔ این دعوی الوہیت ست از وی و شرکت ست بخدای بی ہمتا جل سلطانہ۔ بلکہ آن بے سعادت بشرکت ہم راضی نیست میخواہد کہ حاکم او باشد و بس و ہمہ محکوم او باشند و حدیث قدسی آمدہ است عاد نفسك فانها انتصبت بمعاداتی۔ یعنی دشمن دار نفس خود را زیرا کہ بدرستی آن نفس استادہ ست بدشمنی من۔ پس تربیت نفس نمودن بتحصیل مرادات او از جاہ و ریاست و ترفع و تکبر فی الحقیقت امداد کردن ست بدشمن خدای عز و جل و تقویت نمودن ست مر او را۔ شناعت این امر را نیک باید دریافت در حدیث قدسی وارد ست الکبریاء ردائی والعظمة ازاری فمن نازعنی فی شیٔ منهما ادخلته فی النار ولا ابالی انتہی۔" پھر مکتوب صد و ہفتاد و یکم میں فرمایا۔ "بر ما فقیران لازم ست دوام فقر و افتقار و انکسار و تضرع و التجا و ادای وظائف عبودیہ و محافظت حدود شرعیہ و متابعت سنت سنیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ و تصحیح نیات در تحصیل خیرات و تخلیص بواطن و تسلیم ظواہر و رویت عیوب و مشاہدہ استیلاء ذنوب و خوف انتقام علام الغیوب و قلیل پنداشتن حسنات خود را اگرچہ بسیار باشد و کثیر انگاشتن سیئات خود را اگرچہ اندک باشد و ترسان و لرزان بودن از شہرت و قبول خلق قال علیہ الصلوٰۃ والسلام بحسب امرء من الشر ان یشار الیہ بالاصابع فی دین او دنیا الا من عصمہ اللہ۔ و متہم داشتن افعال و نیات خود را اگرچہ مثل فلق صبح باشد و عدم اعتنا باحوال و مواجید خود اگرچہ صحیح و مطابق باشد اعتماد نباید کرد۔ و تحسن نباید پنداشت مجرد تائید دین و تقویت ملت راہ و ترویج شریعت و دعوت خلق راحق جل و علی چہ این قسم تائید گاہ ہست کہ از کافر و فاجر ہم آید قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ان اللہ لیؤید هذا الدین بالرجل الفاجر انتہی۔" مرزا صاحب تو کثرت و فراہمی مریدین کے وزارت فکر و تدابیر میں رہتے ہیں اور مرید بنا کر بڑی خوش ہوتے ہیں اور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں "مریدیکہ بطلب آید و ارادہ مشغولی نماید آزاد رنگ

Marfat.com

ببر وشیر باید دانست و باید ترسید کہ باوا ازین راہ خرابی او خواہند و استدراج او نمایند و اگر رضا در قدوم مرید در خود فرحے وسرورے یابند آنرا کفر و شرک دانند و تدارک آن بہ ندامت و استغفار چندان نمایند کہ اثری ازان نماند بلکہ بجائے آن فرح حزن و خوف نشیند انتہی" مرزا صاحب کی گذران و کاروبار کا مدار سب چندہ و مال مریدین پر ہی رہتا ہے۔ اور مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: و بنکت تاکید نمائند کہ طمعی در مال مرید و توقع در منافع دنیوی او پیدا نشود کہ مانع رشد مرید ست و باعث خرابی پیر چہ آنجا ہمہ دین خالص میطلبند الا للہ الدین الخالص شرک را در آنحضرت ہیچ وجہ گنجائش نیست و بدانند کہ ہر ظلمتے و کدورتے کہ بر دل طاری گردد ازالہ آن بتوبہ و استغفار و ندامت و التجا باسہل وجہ میسر ست۔ مگر ظلمتے و کدورتے کہ از راہ محبت دنیا بر دل طاری شود منغض میگردانند و متہجن میسازد و در ازالہ آن تعسر تام ست و تعذر بر کمال۔ صدق رسول اللہ تعالیٰ صلعم حب الدنیا راس کل خطیئۃ۔ نجانا اللہ سبحانہ و ایاکم عن محبۃ الدنیا و محبۃ ابنائہا و ازبابہا والاختلاط بھم والمصاحبۃ معھم فانہا سم قاتل و مرض ہالک و بلاء عظیم و داء عمیم انتہی" اور مرزا صاحب کے یہاں سب کچھ خوشگوار و ہضم ہے پھر توبہ و صدہا جیل و نہم میں فرمایا۔ نجات اخروی و فلاح سرمدی منوط بمتابعت سید الاولین والاخرین ست صلی اللہ علیہ وآلہ الصلوۃ والسلام انتہا و اکملہا لہذا بمتابعت و بمقام محبوبیت حق جل سلطانہ میرسند و بمتابعت و بتجلی ذات و تقدس مشرف میگردند و بمتابعت و بمرتبہ عبدیت کہ فوق جمیع مراتب کمالات ست و بعد از حصول مقام محبوبیت است سرفراز میسازند انتہی" مرزا صاحب چونکہ سلوک و فقر خانہ ساز و سب سے نرالا ہے کسی امر کی پرواہ نہ کریں لیکن عاجز نظر بر وصایا حقہ جو ہو بہو موافق ہدایت کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ نیز ارشاد فلا تزکوا انفسکم ھو اعلم بمن اتقی کو نصب العین کہکر اور بالآخر اپنے پیر و شیخ مرحوم کی نسبت عبودیت کے غلبہ کے باعث کوئی حرف و کلمہ شیخی و فضیلت و فخر کا زبان پر نہیں لا سکتا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا امیدوار ہے جو ہر بات پر قادر اور خیر الفاتحین ہے۔ ۳۔ عاجز کسی حقائق معارف آسمانی برکات و قرانی علوم کا ہرگز ہرگز دعوی نہیں کرتا اور نہ مجکو پیری مریدی یا کسی سے غلامی و اطاعت کی ہاتھ لینے کا شوق و حرص نہ اکھاڑوں جلسوں میں اپنی فضیلت ظاہر کرنیکی غربت و طمع۔ عاجز تو کالمیت بین یدی الغسال ہے بیر محسن مالک آقا جو چاہے کرے۔ ہماجز ادمی خالق مالک کے ارشاد میں مقید و بلا اختیار ہے اور اطاعت و فرمانبرداری اسے سر مو انحراف نہیں

Marfat.com

کرسکتا نہ مجھ سے ایسا ہوسکتا ہے مرزا صاحب کے مخالف الہاموں میں بھی عاجز بالکل معذور ہے۔ اول
اول مخالفت کا الہام۔ اِنَّ اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم سے شروع ہوا ہے جسکی
تفہیم بھی ہے کہ مرزا صاحب نے بلند پروازی و اظہار فضیلت خود بدولت میں مبالغہ کرکے حقارت و تحقیر
دیگر عاجز بندگان ارحم الراحمین و علی کل شیئ قدیر و ھو غالب علی امرہ میں پڑکر آپ خود ہی
خسران میں پڑے ہیں جسکا تدارک اب توبہ و استغفار ہے۔ ۴۔ براہ مہربانی مشہور بعلم الملکوت و
بلعم باعور وغیرہ کی قصص جو اللہ جلشانہ نے تکبر و تعلی وغیرہ اخلاق ذمیمہ سے پرہیز کرنیکو عبرتاً قرآن
مجید میں ذکر فرمائے ہیں مرزا صاحب اونکو بھی نظر انداز نہ فرماویں اور خیال فرماویں کہ اونکی
بسطت فی العلم کیسی تھی؟ اور قرآن مجید میں اللہ عزوجل نے قصہ خسف قارون میں بھی قارون
کی شیخی علم کا قول اسطرح نقل فرمایا ہے۔ قال انما اوتیتہ علی علم عندی۔ اور اوسکے بعد فرمایا ہے
اولم یعلم ان اللہ قد اھلک من قبلہ من القرون من ھو اشد منہ قوۃ و اکثر جمعا و لا
یسئل عن ذنوبھم المجرمون حکیم سنائی غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی خوب فرمایا ہے ؎ علم کز
تو ترا نہ بستاند * جہل ازان علم بہ بود صد بار * نہ بر آن لعنت است بر ابلیس * کہ نداند ہمین
یمین و یسار * بل بر آن لعنت است بر ابلیس * علم داند ولیک نکند کار * اور رسول اللہ صلعم
کی دعا بھی اللھم انی اعوذ بک من علم لا ینفع و من قلب لا یخشع و من نفس لا تشبع و
من دعوۃ لا یستجاب لہا۔ ۵۔ تفاخر و تعلی تو ایک مہلک مرض ہے علماء ربانی تو بموجب ارشاد
خداوندی جو عاجز کو الہام ہوا ہے۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کے ہمیشہ خشیت الٰہی میں
رہکر اس مرض سے کوسوں دور رہتے ہیں۔ نہایت تعجب ہے کہ مرزا صاحب علم ربانی کے دعویدار
ہوکر ایسی مہلک مرض تکبر و تفاخر و تعلی میں گرفتار ہوں۔ اور اللہ جلشانہ کے صریح ارشاد تلک
الدار الآخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض و لا فسادا۔ اِنَّ اللہ لا یحب کل
مختال فخور۔ حدیث شریف لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر۔ الکبریاء
ردائی والعظمۃ ازاری فمن نازعنی واحدا منہما ادخلتہ النار وغیرہ کا کچھ لحاظ و خیال
نکریں۔ ۶۔ حقائق معارف و معجزانہ اثر والی برکات کا تو مرزا صاحب کو بڑا دعوی ہے دوسرے
کسی عاجز کا کیا مقدور کہ ایسی جرأت کرے؟ مرزا صاحب کے حقائق معارف کا ذکر دوسرے موقع

آیا ہے۔ ایسا ہی جو مرزا صاحب کے معجزانہ اثر کا ظہور ہوا وہ بھی عرض ہو چکا ہے اور مرزا صاحب کی مستعدی مع جماعت کی نسبت عاجز فصل گذشتہ میں عرض کر چکا ہے جسکا حاصل یہی ہے کہ اگر یہ قول اونکا دلی حق و با اخلاص ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اپنے فضل و کرم سے اسکا سامان بہم پہونچا کر مرزا صاحب کو کامیاب کریگا۔ اور اگر اُسکے برعکس ہے تو اُسکی مطابق نتیجہ مرتب ہوگا۔

فصل ۱۰۔ ضرورۃ الامام مگر میں کیا کہوں اور کیا لکھوں معافی مانگ کر کہتا ہوں کہ جسوقت مینے آپکے الہامات لکھے ہوئے سُنے تھے اونمیں بھی بعض جگہ صرفی اور نحوی غلطیاں تھیں آپ ناراض نہوں مینے محض نیک نیتی سے اور غربت سے دینی نصیحت کی طرح پر یہ بھی بیان کر دیا ہے۔ با این ہمہ میرے نزدیک اگر الہامات میں کسی ناواقف و ناخواندہ کے الہامی فقروں میں نحوی صرفی غلطی ہو جائے تو نفس الہام قابل اعتراض نہیں ہو سکتا۔ یہہ ایک نہایت دقیق مسئلہ ہے اور بڑی بسط کو چاہتا ہے جسکا یہ محل نہیں ہے۔ اگر ایسی غلطیاں سنکر کوئی خشک ملا جوش میں آجاوے تو وہ بھی معذور ہے کیونکہ روحانی فلاسفی کے کوچہ میں اوسکو دخل نہیں لیکن یہ ادنے درجہ کا الہام کہلاتا ہے جو خدا تعالےٰ کے نور کی پوری تجلی سے رنگ پذیر نہیں ہوتا کیونکہ الہام تین طبقونکا ہوتا ہے ادنے اور اوسط اور اعلیٰ۔

جواب۔ عاجز کے الہامات اکثر آیات قرآن مجید ہوتے ہیں اگر کہیں کبھی کوئی غلطی ہو گئی جیسا کہ مرزا صاحب نے بھی "بعض جگہ" ہی لکھا ہے تو عجب نہیں۔ کیونکہ عاجز عربی میں بہت کم لیاقت ہے اسلئے کہ اسکو باضابطہ پڑھا نہیں یہہ جسقدر آتا ہے یہہ بھی پیر و شیخ علیہ الرحمۃ کے فیض صحبت کا اثر ہے اور صرف و نحو سے تو عاجز بالکل ہی ناواقف ہے۔ میرے شیخ مرحوم بھی بخیر اسکے شغل و مصروفیت کو بباعث غلبہ انابت و ذکر الٰہی ناپسند فرمایا کرتے تھے لہذا کسی صرفی و نحوی غلطی کا ہو جانا کیا عجب؟ لیکن بموجب قول مرزا صاحب کے نفس الہام قابل اعتراض نہیں ہو سکتا۔ گو مرزا صاحب اسکو بمقابلہ خود بدولت حقارت کی نظر سے دیکھ کر ناقص و ادنی ہی قرار دیں۔ ۲۔ ناراضی کی اسمیں کوئی بات نہیں عاجز تو اپنے آپکو ذرہ بمقدار و ناخواندہ اول ہی جانتا ہے۔ ناراض وہ ہو جو اپنے آپ کو سب سے اعلیٰ عالم کبھی غلطی نہ کرنیوالا سمجھتا ہو جس سے عاجز اللہ تعالیٰ کی حفاظت و پناہ کا سائل ہے

عاجز و دوسرے غریب تو ناخواندہ و ناواقف ہوئے لیکن مرزا صاحب کو تو واقفی و علم فضل کا بڑا دعوے ہے حتی کہ اپنی برابر کسیکو نہیں جانتے وہ ذرا اپنے الہامات کی طرف بھی نظر کریں کہ ان میں کسقدر غلطیاں ہیں ؟ جس زبان میں اچھی دسترس نہو اوسمیں کچھ پس و پیش ہونا کچھ بھی محل تعجب نہیں - جیسا کہ مرزا صاحب کی انگریزی الہامات کا حال ہے گو وہ متعدد ہی ہیں لیکن اونکی عبارت تو بہت غلط ہے پھر اون کے عربی الہامات جس زبان میں آپ کو قرآن مجید کی ظل پر فصاحت و بلاغت کا معجزانہ دعوے ہے اون پر بھی مولویان ماہر فن نے بہت اعتراضات کئے اور کرتے ہیں اور غلطیاں نکالتے ہیں جنکی طرف آپ توجہ ہی نہیں فرماتے تا کہ کسی مرید کے کان میں یہ بات نہ پڑے -

۳ - اللہ تعالی خالق مالک نے اپنی مختلف مخلوق کو مختلف القویٰ والاستعداد خلق فرمایا ہے کوئی کیسا اور کوئی کیسا - مرزا صاحب فارسی اردو پنجابی سے واقف ہیں - الحمد للہ کہ عاجز بھی یہ زبانیں جانتا ہے لیکن الحمد للہ کہ عاجز کو کسی قسم کا دعوے اسمیں نہیں غیر زبان عبرانی وغیرہ سے جیسے مرزا صاحب ناواقف ہیں ایسا ہی عاجز بھی ناواقف ہے - انگریزی مرزا صاحب بالکل نہیں جانتے عاجز نے اوسکو کچھ پڑھا ہے لیکن عاجز کے نزدیک وہ زبان دانی و لسانی جو باعث تکبر و شیخی و دوری و حجاب جناب الہی ہو کسی کام کی نہیں ؎ فہم و دانش تیز کردن نیست راہ ✣ جز شکستہ می نگیرد فضل شاہ ✣ اور سعدی رحمۃ اللہ علیہ بھی خوب فرماتے ہیں ؎ جز یاد دوست ہر چہ کنی عمر ضایع است ✣ جز سر عشق ہر چہ بخوانی بطالت است ✣ سعدی بشوئے لوح دل از نقش غیر حق ✣ علمے کہ راہ بحق ننماید جہالت است ✣ ۴ - قوت بیانی و لسانی اور تحریر میں بڑے بڑے کامل و ماہر موجود ہیں جنکو دین و رضائے الہی و قرب الی اللہ سے کچھ غرض و واسطہ نہیں - ایسا ہی نظم و شعر اشعار کا حال ہے جسکو مرزا صاحب کرامتاً پیش فرمایا کرتے ہیں اور یہ خیال نہیں کرتے کہ شاعر و ناظم تو ہر قوم و ملت میں ہوتے ہیں لہذا یہ کچھ فضیلت کی دلیل نہیں ہو سکتی - گو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں حسان وغیرہ رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین ایسے تھے جو موقع و ضرورت پر کلام موزون کرتے لیکن ہادی جن و انس صلعم جنکی برابر نکوئی ہوا اور نہ ہوگا اونکی واسطے

Marfat.com

قرآن مجید میں ارشاد خداوندی جلشانہ وعم نوالہ موجود ہے۔ وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ
الخ جس سے ظاہر ہے کہ کمال معرفت الہی ومنصب ہدایت سے اوسکا کچھ تعلق وواسطہ نہیں
کیونکہ اگر کچھ فضیلت وفخر وکمال اسمیں ہوتا تو آنحضرت صلعم کے حق میں اللہ عزوجل وما ینبغی
لہ کیوں فرماتا لہذا یہ کچھ قابل فخر نہیں تھا، علیہ عاجز کے شیخ علیہ الرحمۃ تو شاعری کو غیر مناسب
شان ومنصب نبی متبوع علیہ الصلوۃ والسلام وبعید از کمال معرفت سمجھکر بفحوائے آیات
کریمہ والشعراء یتبعھم الغاون الم تر انہم فی کل واد یہیمون وانہم یقولون ما لا
یفعلون وحدیث شریف رسول اللہ صلعم جسمیں ذکر ہے کہ قریہ عرج میں جب ایک شاعر کو شعر
پڑھتے دیکھا آپ صلعم نے فرمایا خذوا الشیطان او امسکوا الشیطان لان یمتلی جوف رجل قیحا
خیر لہ من ان یمتلی شعرا رواہ مسلم۔ اس سبب سے اللہ تعالی کی پناہ مانگتے تھے اور اپنے
مریدین کو بھی اس شغل سے منع فرماتے اور کہتے تھے کہ "این سد راہ حلاوت قرآنی است"۔ ۵
یہ مرزا صاحب کے معمول میں داخل ہے کہ دوسرے عاجزوں کی الہامات کو خواہ ادنی اور خداتعالی
کے نور کی پوری تجلی سے خالی فرماکر خود بدولت کی برابر کسی کو نہ سمجھنا۔ بھلا یہ تو فرماویں کہ اگر الہام
خداتعالی کی طرف سے ہو تو وہ ادنی کیوں ہوا؟ ہاں اگر خداتعالی کی طرف سے نہیں
حدیث النفس یا القاء شیطانی ہے تو وہ پھر ادنی اوسط کیا اوسکو بالکل مردود سمجھکر دلیسا کہنا
چاہئے اور اونکے واسطے ادنی اوسط واعلی درجات تراشنے کی کیا ضرورت ہے؟ اور یہ بھی
مرزا صاحب ہی کا حصہ ہے کہ اول اپنی فضیلت وعلم جتلانیکو خود بدولت کی غلطیوں سے اغماض کرکے
دوسرے کی صرفی ونحوی غلطیاں صرف زبان سے کہہ بھی دیں اور پھر فرمادیا کہ "باینہمہ نحوی صرفی
غلطی ہو جاوے تو نفس الہام قابل اعتراض نہیں ہوسکتا" اور پھر تعجب کہ زبان سے غلطی
کہدی لیکن کسی ایک غلطی کے بھی ظاہر کرنے اور بتانیکی تکلیف نہیں فرمائی۔

فصل ۱۰۔ ضرورۃ الامام۔ بہر حال ان غلطیوں سے مجھے شرمندہ ہونا پڑا اور میں
اپنے دلمیں دعا کرتا تھا کہ میرے معزز دوست کسی شریر خشک ملا کو یہ الہامات جو بظاہر قابل
اعتراض ہیں نہ سناویں کہ وہ خواہ نخواہ ٹھٹھا وہنسی کریگا۔

جواب۔ مرزا صاحب کے شرمندہ ہونیکی تکلیف کی جو عاجز کے الہامات سنکر آپکو ہوئی عاجز

Marfat.com

معافی مانگتا ہے۔ اور یہ امر قابل مشکوری ہے کہ آپ باین حوصلہ خود بدولت کی غلطیوں سے تو کبھی ایسا شرمندگی کا خیال بھی نزدیک نہیں آنے دیتے اور عاجز کی غلطیوں سے اونکو فوراً شرمندہ ہونا پڑا۔ اور تعجب یہ کہ اوسوقت کوئی غیر آدمی بھی عاجز کا مخالف و عیب چین موجود نہ تھا۔ ۲۔ مرزا صاحب کا یہ جملہ کہ "میں اپنے دل میں دعا کرتا تھا" بظاہر تو اسکا کچھ ثبوت نہیں محض رسمی طور سے دلمیں دعا کرنیکا فقرہ مرزا صاحب کی قلم سے نکلا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اسوقت بہ تصدیق و موافقت فقرہ الہام عاجز ہو۔ جنوری ۹۵ء روز جمعہ کا ہی جسمین بعد ملاقات و گفتگو عاجز کے اس کہنے پر کہ "**آپ بھی تو مٹی ہو جاینگی اور میں بھی اور ہم سب۔ اسپر کشیدہ رو ہو گئی**" خود بدولت پر وہی حالت کشیدہ روئی کی طاری تھی نہ کہ انابت الی اللہ و استغراق و مصروفیت دعا۔ کاش اگر وفور شفقت سے بجائے دلمیں دعا کرنیکے بظاہری دعا کر دیتے تو عاجز کو اس عرض کا موقعہ ہی نہ ملتا۔ خیر عاجز کو کیا ضرورت کہ مرزا صاحب سے اس امر کی واقعی و صحیح ہونیکا عہد لے اور عرض کرے کہ آپ علیم بذات الصدور و عالم الغیب و الشہادۃ کو حاضر ناظر خیال فرما کر فرماوین کہ ضرور آپ دعا ہی میں مصروف تھے؟ لہذا ان سبکو نظرانداز کرکے عاجز مرزا صاحب کی دلی دعا کا اگر انہوں نے واقعاً کی ہی تو شکریہ کرتا ہے۔ ۳۔ شریر اور خشک ملا تو جب ہنستے ہنسی ٹھٹھا کرتے ویا کرتے لیکن یہاں تو سر دست شرافت نژاوت اور سب موجودہ مخلوق آلہی سے افضلیت خلافت فاضلہ و امامت کی دعویدار رہتی ہی ہنسی ٹھٹھا کیئیں کچھہ فرق و پرہیز نہیں کیا۔ اور شاید ارشاد خداوندی جل جلالہ کی تصدیق کیواسطے واذ لم یہتدوا بہ فسیقولون ھذا افک قدیم مرزا صاحب خیال فرماوین کہ اب ہنسی ٹھٹھا کرکے شریر و خشک بقول مرزا صاحب کے کون بنا ہے۔

۴۔ مرزا صاحب اس پر بھی توجہ فرماوین کہ خود بدولت نے بھی تو ایسے ہی قابل اعتراض الہامات وغیرہ عام مخلوق کو نہ صرف سنائی بلکہ بارہا طبع کرا کر شایع فرمائے ہیں جنپر طرح طرح کی ہنسی و اعتراضات ہوئی اور ابتک ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ایک نظیر یعنی ترجمہ چیٹھی انگریزی مورخہ ۲۹۔ اکتوبر ۹۹ء جو سلطان احمد خانصاحب نے دہلی سے بنام اڈیٹر اخبار پاینیر الہ آباد لکھی اور وہ پائنیر ۲۔ نومبر ۹۹ء میں شایع ہو کر بعدہ دیگر مختلف انگریزی اخباروں میں خوب مشتہر

جاننے والا سینوں کے بھید اور جاننے والا غائب و ظاہر کو ۵۲ اور جب انہوں نے اس سے ہدایت نہ پائی تو فرمائیں گے کہ یہ جھوٹ ہے پرانا

ہوئی بطور نمونہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے جس سے آشکارا ہو جائیگا کہ اس سے بڑھکر اور کیا
ہنسی ٹھٹھا۔ مخول استہزا و تمسخر۔ مضحکہ و تحقیر موہوم خدائے مرزا صاحب ہو سکتی ہے؟ نعوذ باللہ
منہا۔ وہو ہذا:۔

"آپکے اخبار امروزہ میں مرزا غلام احمد قادیانی ایک ایسی تجویز پیش کرتا ہی جو ہمارے غیر ملہم
دلوں کو نہایت ہی انوکھی معلوم ہوتی ہے۔ انیسویں صدی کے آخیر میں بہت سی جدید
و تحیر انگیز باتیں ظہور پذیر ہوئی ہیں۔ لیکن ہمکو تعجب ہوگا اگر کوئی شخص پیغمبر قادیانی
کی تجویز سے بڑھکر زیادہ نرالی بات بتلا سکے تاہم بطور جملہ معترضہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ملہم مرزا
کے پاس کوئی ایسا عذر نہیں جس سے وہ مولویان کو بغاوت کے سنگین الزام کا اسلئے متہم
کرے کہ وے اسکو بدعتی و کافر سمجھتے ہیں۔ اس سے ہمکو کچھ سروکار نہیں کہ مولویان کی رائے
مرزا کی نسبت صحیح ہے یا غلط۔ لیکن انکو اپنی آزادانہ رائے کے اظہار کا ایسا ہی حق ہے
جیسا مرزا کو اپنی رائے ظاہر کرنیکا۔ یہ مقابلہ صرف مولویان تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ اس
مقابلہ کی ساری دنیا کو دعوت کیگئی ہے۔ لیکن مرزا بظاہر بیکس نظر آتا ہے تاوقتیکہ گورنمنٹ
اسکی مدد کو نہ اُٹھے اور دو فریق کے مابین یعنی ایک طرف مرزا اور دوسری طرف تمام ہندو مسلمان
عیسائی علماء و ملہمین کے درمیان ایک طرح کی ضامن نہ بنجائے۔ وہ کہتا ہے کہ تاریخ معینہ سے
ایک سال کے اندر ایک ایسا نشان دکھلاونگا جسمیں قدرت الٰہی کی بدیہی علامتیں موجود ہونگی
اور تمام انسانی طاقت و منصوبہ سے بالاتر ہوگا۔ اور اگر دوسرا فریق بھی ایک ایسا نشان دکھلانے میں
کامیاب ہوجاوے تو مفہوم ہوگا کہ میں مامور من اللہ نہیں ہوں۔ اس دلیل بازی میں ایک صریح
مغالطہ پڑتا ہے اور تعجب ہے کہ یہ مغالطہ ہوشیار اور ملہم مرزا سے کیوں نظر انداز ہوگیا کیونکہ
اگر کوئی نشان ربانی ہو اور اگر ایک سے زیادہ آدمی اسکے ظاہر کرنے میں کامیاب ہو جاویں تو اسکے
ربانی ہونمیں فرق نہیں آتا۔ لیکن شاید الہام و منطق کی آپسمیں موافقت نہیں اسلئے مغالطہ
کا کوئی مضایقہ نہیں۔ مرزا گورنمنٹ کو نصیحت یہ تحریک کرتا ہے کہ وہ خطاکار انسانوں کی رفاہ
کے لئے اسکو (مرزا کو) امداد دیوے۔ وہ کہتا ہے کہ ممکن ہے کہ میرا آسمانی نشان دکھلانا مختلف
دینی گروہوں میں اتفاق پیدا کرائے اور تمام احمقانہ تکراروں جھگڑوں مذہبی فسادوں

Marfat.com

اور فرقوں کی باہمی عداوتوں کو قطعی طور پر بند کرادے۔ اور یہ باتیں ایسی خطرناک حدتک پہونچ
گئیں کہ انکے باعث قانون بغاوت کا نفاذ ضروری ہوگیا۔ ظاہرًا مرزا کی خواہش ہے کہ قانون
بغاوت کی بجائے کوئی زبانی قایم مقام مقرر کرے۔ اور یہ غرض بیشک قابل تحسین ہے لیکن
اگر مرزا ایسا نہایت حیرت انگیز معجزہ دکھلانے پر قادر ہے۔ جو آجتک کسی پیغمبر قدیم یا حال نے
نہیں دکھلایا یعنی تمام مذہبی و دینی اختلافات و عداوتوں کو مٹانا اور ساری انسانی قوموں کو
ایک ہی حبل اتحاد میں جکڑنا تو وہ اس معاملہ میں گورنمنٹ کی تحریک کی انتظار کیوں کرتا ہے؟
(مضمون نویس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایسی قدرت موجود ہے تو پھر بنظر شفقت علی الخلق قادیانی
اسکو فورًا عمل میں کیوں نہیں لاتے؟)۔ شاید مرزا کا یہ اعتقاد ہے کہ قدرت الٰہیہ بدون حکم گورنمنٹ
ہند کام نہیں کرسکتی سو یہ شاید نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی تعریف ہے جو کسی گورنمنٹ کو آجتک
اپنی قدرت کاملہ کی نسبت حاصل ہوئی ہوا تھے فقط" مرزا صاحب غور فرماویں کہ آپ اپنی تراشیدہ
قواعد و تدابیر سے کیسے کیسے تمسخر و استہزا اوپر اسلام پر اور اپنے آپ پر کراتے ہیں؟ ۵ مرزا صاحب
قانون الٰہی کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلعم سے مخالف ہوکر خود رائی سے جسقدر حیلہ و حوالہ و
تدابیر شہرت خود بدولت تراشینگے اسیقدر انپر اعتراض و تمسخر ضرور ہونگے جنکا جواب معقول
مرزا صاحب کبھی نہیں دیسکینگے لہذا مرزا صاحب اسمیں فکر کریں اور توبہ و استغفار کرکے کتاب
اللہ و سنت کو موافق سلف و کبرائے امت چنگل ماریں پھر دیکھیں کہ کبھی کوئی اعتراض و تمسخر انپر
قایم نہو سکیگا۔ ۶ دنیا میں مختلف الاستعداد مخلوق کے باعث اگرچہ بعض نادان کوتاہ فہم
و سطحی نظر والے صدق و صادقوں پر بھی معترض ہوتے و استہزا و تمسخر کرتے رہتے ہیں لیکن
ان لغو اعتراضوں کی کچھ ہستی و وقعت نہیں ہوتی۔ ذرا سے تامل و جواب سے وہ ہباءً منثورا ہوجاتے
ہیں برخلاف اُن تمسخر و اعتراضوں کے جنکا مصنوعی و متکبر دعویدار فضیلت کبھی کچھ معقول
جواب نہیں دیسکتا۔ ۷ پھر متبعین و مبینین صادقوں کا اللہ سبحانہ و تعالیٰ خود حافظ و ناصر حامی
ہوکر بموجب وعدہ انا کفیناک المستھزئین کے انکے معترضین مستہزئین کیواسطے کافی
ہوتا ہے جیسا کہ قرآن مجید کے ارشادات ذیل سے بھی اونکا حال و مآل عیاں ہے وما یاتیھم
من ذکر من الرحمن محدث الا کانوا عنہ معرضین فقد کذبوا فسیاتیھم انباء ما کانوا

Marfat.com

به یستهزؤن - ثم کان عاقبة الذین اساؤا السوای ان کذبوا بایات الله وکانوا بها
یستهزؤن - وبدا لهم سیئات ما کسبوا وحاق بهم ما کانوا به یستهزؤن - و
بدا لهم سیئات ما عملوا وحاق بهم ما کانوا به یستهزؤن - فلما جاءتهم رسلهم
بالبینت فرحوا بما عندهم من العلم وحاق بهم ما کانوا به یستهزؤن - فاصابهم سیات
ما عملوا وحاق بهم ما کانوا به یستهزؤن - ولقد استهزی برسل من قبلک فحاق بالذین سخروا منهم
ما کانوا به یستهزؤن - ۸ چونکہ صادق عباد الرحمٰن خوب جانتے ہیں کہ ہدایت کا مالک تو خود وہ ہادی جل جلالہ
وعم نوالہ ہی ہے جنہوں فرمایا والذین اھتدوا زادھم ھدی واتھم تقوٰھم - اور ہدایت نصیب بھی اُنہی کے
ہے جنکی نسبت فرمایا وما یتذکر الا من ینیب - ویھدی الیہ من اناب - لہذا وہ حصول رضا
الٰہی کیواسطے مصروف تعمیل احکام تو ضرور رہتے ہیں لیکن مرزا صاحب کی طرح وہ کسی کے تمسخر
وہنسی وغیرہ کا فکر خیال و پرواہ نہیں کرتے کیونکہ وہ مطمئن ہوتے اور جانتے ہیں کہ جب یہ سب کچھ
اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے اور ہمارا اسمیں کچھہ دخل و تصنع نہیں تو خواہ کوئی خوش قسمتی سے قبول
کرے و یا بدبختی و نادانی سے اعتراض و ہنسی کرے ہمیں کیا؟ انا کفیناک المستھزئین فرمایا تو والا
خود ہی سمجھ لیگا - ہاں جس بناوٹی کی بناوٹ و تراش خراش کا ان الٰہی امور میں دخل ہوگا اسکو
ضرور شرمندہ ہونا پڑیگا - ۹ - بالآخر مرزا صاحب بھی عاجز کے الہامات وغیرہ کی جو اکثر آیات
قرآن مجید ہوتے ہیں اونکی تکذیب و تحقیر و اسپر استہزا کرتے وقت براہ مہربانی ان آیات و ندایات
احکم الحاکمین خالق السموات والارض جل علاہ وعم نوالہ کی طرف ضرور خیال فرماویں -

فصل ۲۰ ا - ضرورۃ الامام - جو الہام حقایق معارف سے خالی اور علیلوں سے بھی پُر ہو
کسی موافق یا مخالف کو فایدہ نہیں پہونچا سکتا خاصکر اس زمانہ میں بلکہ بجائے فایدہ نقصان
کا اندیشہ ہے میں ایمان سے اور سچائی سے حلفاً کہتا ہوں کہ یہ بات سراسر سچ ہے -

جواب - آپ ایمان سے اور حلفاً کہنے کی کیوں تکلیف کرتے ہیں یہ عاجز بلا حلف ہی قبول
کرتا ہے کہ یہ صحیح اور بالکل سچ ہے جیسا کہ خود بدولت کی الہامات سے فایدہ نہیں ہوا بلکہ بجائے
فایدہ مخالفت بڑھی - کسی زمانہ کی کیا خصوصیت ہر زمانہ میں یہی حال ہے مصرعہ ہوئے
جنسیت کند جذب صفات - لیکن عاجز تو فایدہ نقصان وغیرہ کسی چیز کی فکر نہیں کرتا

Marfat.com

کیونکہ الہامات میں جب کسی بشر کا دخل نہو تو پھر وہ جیسے ہوں ہوں ہم تو فرمانبردار ہیں مالک خالق
خواہ کسی کو فایدہ پہنچا وے یا نقصان اُس کا اختیار ہے۔ مابندگان عبودیت شعاریم بفتح و
شکست کارنداریم وبقول سید عبداللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ۔ بندۂ خدمت کارم
و باقبال و ادبار کہ در قدرت و اختیار قادر مختار ہست کار ندارم۔ ہمارا دخل ہی کیا؟ اپنی فضیلت
و شیخی جتا ئینگو کے کیوں بڑھیں۔ ہم حسب الحکم و حسب استطاعت اطاعت و خدمت میں
دست بستہ حاضر ہیں آگے وہ جانے اور اُسکا کام۔ خود ہمارے ہادی علیہ افضل الصلوۃ والتحیات
کو جبرا و سختی فرمایا ہے۔ لست علیہم بمصیطر۔ قل لست علیکم بوکیل۔ انک لا تہدی
من احببت ولکن اللہ یہدی من یشاء (یہ تین آیتیں عاجز کو الہاما بھی ارشاد ہو چکی ہیں)
وما انت علیہم بوکیل۔ ما انت بہادی العمی عن ضلٰلتہم ان تسمع الا من یومن بآیاتنا
فہم مسلمون۔ لیس علیک ہدٰہم ولکن اللہ یہدی من یشاء فان اعرضوا فما ارسلناک
علیہم حفیظا۔ ان علیک الا البلاغ وغیرہ تو پھر اور کسی کی کیا حقیقت ہے۔ ۲ حقائق
و معارف کا بیان کئی جگہ ہو چکا ہے نمونہ کے طور پر فصل ۸۹ ملاحظہ ہو۔

فصل ۱۰۳۔ ضرورۃ الامام ہمیری عزیز دوست توجہ الی اللہ کی طرف زیادہ ترقی
کریں کہ جیسی جیسی دل کی صفائی بڑھیگی ایسا ہی الہامات میں فصاحت کی صفائی بڑھیگی
یہی بھید ہے کہ قران کی وحی دوسرے تمام نبیوں کی وحیوں سے علاوہ معارف کی فصاحت
بلاغت میں بھی بڑھکر ہے وغیرہ لئے بیعت ایک خرید و فروخت کا معاملہ ہے۔ ۲ میرا یقین

جواب۔ عاجز کی توجہ الی اللہ کا جو محض اسی واہب العطیات وارحم الراحمین کی عطا
و بخشش ہے مرزا صاحب کو یہ اثر ہوا کہ آپ ایسے ناراض و برہم ہوئے کہ اُسکے رد میں و ناکی
ناچیزی ثابت کرنیکو یہ رسالہ قریبًا دو جزو کا تحریر فرماکر نام نہاد نصیحت شایع فرمایا ہے
پس اب اگر عاجز حسب ارشاد اُنکے زیادہ توجہ کرے اور جو کچھ بفضلہ تعالے اسکا زیادہ نتیجہ ہو
اسپر خود بدولت بھی حسب دستور زیادہ رد فرماکر کوئی زیادہ حجم والا رسالہ شائع فرمانیکا قصد
فرماتے ہونگے؟ جو ایسی نصیحت عاجز کو فرماتے ہیں۔ ہاں اگر مرزا صاحب نے الہامات مندرجہ

Marfat.com

ہذا ملاحظہ فرماکر اظہار خوشی فرمایا تو عاجز انشاء اللہ العزیز تعمیل ارشاد میں بعونہ تعالیٰ و تقدس سعی کریگا وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ ۲۔ مرزا صاحب خود فرماتے ہیں کہ قرآن کی وحی تمام نبیوں کی وحیوں سے فصاحت میں بڑہکر ہے اور عاجز کی الہامات اکثر آیات قران مجید ہی ہوتے ہیں یا الا ماشاء اللہ تو پہر محض اظہار فضیلت خود بدولت کیلئے اونکی فصاحت و صفائی پر نکتہ چینی کیوں کرتے ہیں؟ شاید مرزا صاحب نے جو کبیدہ خاطری و برہمی مزاج کی حالت میں ان الہامات کو سنا لہذا خیال نہیں کیا کہ یہ کیسے ہیں؟ ۔ ۳۔ مرزا صاحب کی نوٹ کی عاجز تصدیق کرتا ہے جبسے اللہ جلشانہ نے اپنے فضل وکرم سے مرزا صاحب کی اصلی حقیقت سے مطلع فرماکر انکی طرفداری و حمایت چھوڑنیکی توفیق عطا فرمائی ہے اوس دن سے رنگ عمدہ اور کچہہ اور ہی ہو گیا ہے و ناشناختگی وغیرہ کا نقص جاتا رہا ہے اور جو پہلے کچھ بھی قبض و تحیر کی حالت لاحق تہی وہ مبدل بہ بسط و اطمینان ہوگئی ہے فالحمد للہ حمداً کثیراً۔ ۴۔ یہہ بھی غنیمت ہے کہ توجہ الی اللہ کو ترقی فصاحت کی صفائی اور کامل رنگ کا موجب فرمادیا ہے ورنہ جو کچھ مرزا صاحب کا عملدرآمد اور جسکا در زات اعلان ہے وہ تو یہی ہے کہ کل ترقی و صفائی اور کامل رنگ وغیرہ نعماے اوسی کے لئے خاص ہیں جو انکی غلامی و چاکری میں اپنے نفس کو معہ لوازم آپکے ہاتہہ پر بیچدے۔ اوسکو ہاتہہ میں ہاتہہ ہلانے میں سب کچھ زبانی فوراً ملجاتا ہے گو اسکا کچھ ثبوت اور نمونہ کبھی دیکھا نہیں گیا۔ اور مرزا صاحب یہ تو فرماویں کہ اپنے مقابلہ پر تو آپ کسی دوسرے کی توجہ الی اللہ کی کچھہ حقیقت نہیں جانتے تو پہر خود بدولت کی الہامات میں اسقدر عرصہ دور دراز کی بعد بھی فصاحت اور کامل رنگ کیوں نہیں پیدا ہوا؟ جسکی باعث علماء دہلوی غلطیاں نکالتے ہیں۔

فصل ۱۰۴ ضرورۃ الامام صفحہ ۲۹ اور میں حلفاً کہتا ہوں کہ جسقدر ہمارے دوست فاضل مولوی عبد الکریم صاحب وعظ کیوقت قرآن شریف کی حقائق معارف بیان کرتے ہیں مجہکو ہرگز امید نہیں کہ انکا ہزارواں حصہ بھی میرے عزیز دوست کے موںہہ سے نکل سکے۔ اسکی یہی وجہ ہے کہ الہامی طریق بہی ناقص و کسی طریق عقلی متروک نہ معلوم کسی محقق سے قران سننے کا بھی موقع ہوا یا نہیں۔

جواب۔ ابھی صفحہ ۲۸ ضرورۃ الامام پر حلف اٹھاکر بیان کیا۔ اب پہر حلف۔ تعجب ہے کہ مرزا صاحب بدعوی اسلام و قرآندانی ارشاد خداوندی وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَانِكُمْ کی پرواہ نکرکے تعداد

Marfat.com

ایمانہم جُنۃ فصدوا عن سبیل اللہ انہم ساء ما کانوا یعملون والون میں کیوں داخل ہوتے
ہیں؟ اور پھر پیروان و متبعان قرآن مجید کے سامنے بار بار قسمیں اوٹھانے میں آیہ کریمہ ولا تطع کل
حلاف مہین پر کیوں خیال نہیں کیا؟ مرزا صاحب بضرورت حلفونکی تکلیف نکریں عاجز بلا
حلف ہی اس امر کو تسلیم و قبول کرلیتا ہے کیونکہ عاجز نے طلاقت لسانی ذہن آزمائی کی مشق تو
درکنار کبھی اس کوچہ میں پانوں بھی نہیں رکھا اور نہ کبھی خیال کیا بخوف حکم من قال فی القرآن برأیہ
فلیتبوء مقعدہ من النار ومن قال فی القرآن برأیہ فاصاب فقد اخطی۔ اور معاذ رضی اللہ تعالی
عنہ والی حدیث کا آخری حصہ جسمیں رسول اللہ صلعم نے انکو فرمایا ثکلتک امک یا معاذ وھل
یکب الناس فی النار علی وجوھھم او علی مناخرھم الا حصائد السنتھم بھی مد نظر ہی وغیرہ
۲- مرزا صاحب تو ہزارم حصہ فرماتے ہیں عاجز کی کیا مجال کہ لاکھواں بلکہ کروڑم حصہ کے بیان کرنیکا
بھی دعوی کرے۔ اور عاجز کو اس کا بھی کچھ مضایقہ نہیں کہ آپ عاجز کے الہامی طریق کو
بزبان خود اپنے مرید کے مقابل ناقص کہکر کسبی طریق کو بکلی متروک کہیں گو مولوی صاحب
کو خود اپنے ملہم ہونیکا یقین نہو کیونکہ آجتک عاجز نے انکا دعوی الہام و یا کوئی الہام
انکا نہیں سنا۔ ہاں مولویصاحب کی چونکہ مرزا صاحب خود نہایت خاطر تواضع خدمت
و مدارات کرتے رہتے ہیں لہذا مولویصاحب بھی اسکی عوضانہ میں ہر خطبہ و موقعہ پر مرزا صاحبکی
گوناگون مدح و ثنا کرنے میں حتی الوسع بہت ہی مصروف و مبالغہ کرتے رہتے ہیں کیونکہ اس کام کے
سوا اور کوئی خدمت بھی بظاہر مولویصاحب کے ذمہ نہیں اور یہی کام مرزا صاحب کو نہایت
پسند خاطر و مرغوب طبع ہی لہذا اسیکو حقایق معارف جانتے اور اسکی تعریف کرتے رہتے ہیں.
(۲) "انکا ہزارم حصہ بھی عاجز کے مونہہ سے نہیں نکل سکتا" اور یہ کہنا مرزا صاحبکا صحیح و
درست ہو۔ عاجز پر کیا موقوف کوئی مخلص مومن اپنا شغل ذکر اللہ عز وجل و عبادت الہی
ترک کرکے محض خاطر و تواضع کے سبب مرزا صاحب کی خلاف واقعہ غیر صحیح مخالف شریعت
مدح و ثنا میں مصروف ہوکر اپنی تضییع اوقات و عمر رایگان کیونکر کر سکتا ہی؟ مولویصاحب کے
حقائق معارف کا ذکر باب سوم میں آتا ہے۔ ۳ ہاں مرزا صاحب نے بھی خود بدولت کا عرفی
کسبی سلسلہ کبھی نہیں بیان فرمایا کہ کس بزرگ سے یہ کمال کسب فرماکر حاصل کیا ہے جسطرح کہ عاجز نے

Marfat.com

اپنے امام و پیر سید عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے فیض صحبت و تعلیم کا مقر و مشکور ہے
اور اسیطرح دوسرے فقراؤں میں بھی اپنے اپنے مشایخ وسلسلہ کے قائل و مداح ہیں۔ اگر
مرزا صاحب فرماوین کہ کوئی عرفی کسبی سلسلہ نہیں بلکہ۔ خواندم در دبستان محمد۔
اور براہ راست تعلیم و بستان کریم سے ہے جیساکہ شہادۃ القران کے صفحہ ۲ میں تحریر فرمایا
ہے کہ خدا تعالے نے میرے دلکو دنیا سے پھیر دیاہے اور اپنی محبت سی بھر دیا نہ میری کوشش
سے بلکہ اپنے فضل و کرم سی" تو اس صورت میں دوسرے عاجزوں کیواسطے اوسکو کیون محال
و مسدود خیال فرماتے ہیں؟ کیا ضرور ہے کہ اُس شہنشاہ عالی جاہ کی رحمت محدود و خرچ
ہوچکی ہوئی خیال کریں یا کہ الہام عاجز قل لو کنتم تملکون خزائن رحمۃ ربی اذا لا
مسکتم خشیۃ الانفاق والیکے مرزا صاحب بار بار بخواہ نخواہ مصداق بنیں ایسی تفاخر بلند
پروازی و شیخی کے الفاظ کے مقابلہ پر براہ مہربانی عاجز کے الہامات انی مہین لمن اراد
اہانتک۔ ہیچ قومی را خدا رسوا نکرد + تا دلے صاحبدلے نامد بدرد۔ ان اللہ لا یغیر ما
بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم وغیرہ وغیرہ پر توجہ فرماوین۔ مرزا صاحب تحقیر فرماکر اونکو
ناقص فرماویں لیکن جب عاجز روز بروز اونکو اوسیطرح پورا و واقع ہوتا دیکھتاہی تو عاجز انکو
ایسا کیونکر خیال کرسکتا ہے؟ اور کسی طریق سے مرزا صاحب کی یہی مراد معلوم ہوتی ہی کہ انکی
بیعت کرنے حاصل کیا جاوے سو اسمین معذوری ہی کیونکہ عاجز طرح طرح سی ادہر سی روکا
جاتا ہے۔ ۵۔ قرآن مجید اللہ تعالی جل جلالہ و عم نوالہ کے محض اپنے فضل و کرم سی الہنا" ا
اس خاکسار روزہ بمقدار کو اکثر پڑھایا جاتا ہی کبی سوا اور کتنا ہی حصہ پڑھ چکا ہون اگرچہ اول بھی
کچھہ اپنے شیخ مرحوم کی صحبت میں پڑھا تھا جو اپنے وقت میں اہل قران تھی فالحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ
کما تحب ربنا و ترضا۔ بقول سید عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سبحانہ ثم سبحانہ ما اتم لطفہ و اسنا
واعم فضلہ و احسانہ سوا منتا ند ۵ اینچہ نیکی ہا کہ با من کردہ + با من اران نا زنا پر وردہ +
آن لعین از نعمتت محروم باد + کان بیا ردنام غیرت را بیاد + ای خدا قربان احسانت شوم + اینچہ
احسان ست قربانت شوم + چنانچہ در بیانی شعر عاجز کو الہام بھی ہوا ہے دوسرے کسی محقق سے قرآن
سننے کا کیا عرض کرون مرزا صاحب کو اختیار ہی جو چاہین فرمادیں ولکن اس ارشاد و من لا

Marfat.com

یجیب داعی اللہ فلیس بمعجز فی الارض ولیس لہ من دونہ اولیاء اولئک فی ضلال مبین پر بھی ضرور نظر و غور فرماویں۔

فصل ۱۰۵ ضرورۃ الامام - ہم انکار نہیں کرتے کہ آپ پر لدنی علم کے چشمے کہل جائیں مگر ابہی تو نہیں - خوابوں اور کشفوں پر استعارات و مجازات غالب ہوتے ہیں مگر آپنے اپنی خواب کو حقیقت پر حمل کر لیا۔

جواب الحمد للہ کہ کسی کے انکار و اقرار کی لدنی علم میں کچھہ مداخلت نہیں ثم الحمد للہ حمداً کثیراً کہ یہ نعمت بلکہ ہر نعمت اس مالک علیم نے اپنی ہی قبضہ قدرت میں رکھی ہوئی ہے - اگر کسی ایسے بخیل و ممسک تنگدل و تنگ چشم کا دخل و اختیار ہوتا جو کسی دوسرے پر نعمت الٰہی دیکھہ نہیں سکتا تو اذاً لامسکتم خشیۃ الانفاق والا ہی معاملہ کرتا۔ ۲ مرزا صاحب کا "مگر ابہی نہیں" کہنا تب معقول و بجا تہا اگر مرزا صاحب نے سوائے اپنے مریدین کے کسی دوسرے غریب مسلمان پر لدنی علم کے چشمے کہلے ہوئے قبول فرمائے ہوتے - لیکن جس حالت میں سوائے خود بدولت کے کسی اور کو اسکا مستحق و مستفیض خیال ہی نہیں فرماتے اور نہ امید کہ بایں حالات و دعاوی آیندہ کو بہی کسی دوسرے کیلئے جائز کہیں تو پہر یہ قول ہی فضول ہے خیر آپ سے اتنا ہی غنیمت ہے کہ عاجز پر لدنی علم کے چشمے کا دروازہ بالکل بند نہیں فرمادیا بلکہ اسکی قابل امیدواروں میں گو "ابہی نہیں" داخل تو کر لیا ہے - ۳ بیشک خوابوں و کشفوں پر استعارات و مجازات غالب ہوتے ہیں اور اسی لئے عاجز اونکو جبتک کہ کتاب و سنت کی موافق نہ ہاوے اونپر ہرگز اعتبار نہیں کرتا یہ مرزا صاحب ہی ہیں کہ خود بدولت کی ذرہ ذرہ خیالات و اوہام کو بہی الہام و وحی کا درجہ دیتے ہیں اور بنابراں اخیر پر اونکو ندامت و شرم سے تاویلوں کی تکلیف اوٹہانی پڑتی ہے - ۴ مرزا صاحب نے یہ کیونکر فرمایا عاجز نے تو خواب کو ہرگز حقیقت پر حمل نہیں کیا - یہ تو آپکی مریدین ہی ہیں کہ مجازات و استعارات تو درکنار خود الہام میں بھی فرق نہیں کر سکتے اور تسپر بہی خود بدولت اونکی اشتہاری سارٹیفکٹوں کو جو آپکے تراش خراش و درستی کے بعد طبع ہوتے ہیں بسر و چشم فخراً قبول کر لیتے ہیں اور اونپر یہ خیال ہرگز نہیں آتا کہ خوابوں کو حقیقت پر کیوں حمل کر لیتے ہیں - ۵ مرزا صاحب کے مخالف عاجز کے بہت الہامات ہیں اور ہوتے رہتے ہیں - اور جس حالت میں کہ وہ خواب تصدیق اور بعینہ پورا ہوگیا - تو اب اگر اسکو حقیقت پر بھی حمل کریں تو کیا مضایقہ کیونکہ وہ اسیطرح واقع ہو چکا - عاجز نے اپنا خواب صرف

خواب ہی کے طور بیان کیا تھا جسکے آپ خود مقر ہیں تو لازم تھا کہ آرام سے آپ اسکی تعبیر فرماتے نہ کہ جوش میں آکر اپنی فضیلت کے اظہار کیلئے رسالہ لکھ مارتے۔

فصل ۷۔ ۱۰ ضرورۃ الامام ۔ مجدد صاحب سرہندی نے ایک کشف میں دیکھا تھا کہ آنحضرت صلعم کو انکے طفیل خلیل اللہ کا مرتبہ ملا اور اس سے بڑھ کر شاہ ولی صاحب نے دیکھا تھا کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے ہاتھ پر بیعت کی ہے مگر انہوں نے بباعث بسطت علم کے وہ خیال نہ کیا جو آپنے کیا۔ بلکہ تاویل کی۔ منہ

جواب ۔ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے یہ الفاظ تو نہیں فرمائے جو آپنے انکی عبارت سے نکالکر فرمائے ہیں اور نہ انہوں نے کوئی تاویل کی ہے۔ بلکہ جہاں اس امر میں کچھ تحریر فرمایا ہے وہاں صاف فرمایا ہے "چہ آن فرد این کمال را بتابعت آن نبی یافتہ است وبطفیل او باین دولت رسیدہ پس آن کمال فی الحقیقت ازان نبی است ونتیجہ متابعت اوست وآن فرد بمثابہ خادم اوست کہ از خزاین او خرچ کردہ لباسہا مزیت طیار کردہ می آرد کہ باعث مزید حسن وجمال مخدوم میگردد و عظمت کبریائی او می افزاید الخ" اور شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان ہی معارف امام ربانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شرح میں اول بہت کچھ تحریر فرما کر پھر فرمایا ہے "واگر تحقیق دانشمندانہ در حل این اشکال سر دہیم میتوانیم گفت کہ غرض شیخ اثبات اصل خلت است آنحضرت را صلعم در اول امر بتعبیر توسط اثبات توسط خود در فیضان خلت بر بنی آدم بآن معنی کہ بتوسط او بعد ہزار سال مردمان حصہ از ان خلت یافتند و در اینجا خدشہ نمی آید زیرا کہ فضائل اضافیہ مثل مقتدا ومتبوع مجسم شدن بتوسط خلفا متحقق شدہ است وہمچنین ہر عالمے کہ بسبب او جمعی مہتدی شوند واتباع حضرت خاتم الانبیا صلعم درست کنند آن عالم واسط عموم دعوت ومقتدا بودن آنحضرت مر آن قوم را خواہد بود وانکار آن مکابرہ است والحمد للہ"۔ ۲ ۔ ایسا ہی شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو تعلیم کے طور پر بیعت کا طریق اگر آنحضرت صلعم نے سکھایا تو یہ بھی کوئی تاویل طلب امر نہیں فیوض الحرمین میں شاہ صاحب نے کئی جگہ اس تعلیم کا حال لکھا ہے چنانچہ مشہد ۷ میں فرمایا کہ مجکو سالک بنایا خود آپ رسول اللہ صلعم نے اور آپنے تربیت فرمائی میری پس میں اویسی ہوں اور شاگرد ہوں رسول اللہ صلعم کا بلا واسطہ کسی کے الخ مشہد ۸ میں فرمایا کہ عطا کیا مجھے اللہ تعالے نے کالبد اپنی رستہ کے سلوک کا بواسطہ رسول اللہ صلعم

Marfat.com

کے اور باعث عطا کا ہوئی اونکی روح بکرم الخ مشہد ۲۶ فیض صحبت رسول اللہ صلعم سے مجھ پر کھلگئے
بہت علوم اللہ تعالی کی معرفت کی الخ مشہد ۲۸۔ افاضہ ہوئی مجھ پر جناب مقدس رسول اللہ صلعم
سے کیفیت بندہ کی ترقی کی اپنی حیز سے حیز قدس کی طرف الخ مشہد ۳۳ میں فرمایا مستفید ہوا
میں جناب نبی صلعم سے الخ وغیرہ۔ ۳ اور انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں شاہ ولی اللہ صاحب رح
نے مفصل تحریر فرمایا ہے "در عالم باطن ارتباط این فقیر از جہت بیعت و صحبت و خرقہ و فیض توجہ و
تلقین بجناب عالی حضرت پیغمبر صلعم ست و تفصیل این اجمال آنکہ فقیر در واقعہ دید کہ بخدمت آنحضرت
صلعم رسیدہ است و مقابل آنحضرت صلعم نشستہ نخست آنحضرت صلعم صورت مثالیہ افاضہ فرمودند"
اسجگہ بعد تشریح مراتب و حالات کی فرمایا "چون این معرفت جلیلہ بخاطرم ہما گرفت آنحضرت صلعم تبسم
کنان سر از جیب مراقبہ بیرون آوردند و دو دست خویش برداشتند و اشارت فرمودند بہ بیعت و مصافحہ
این فقیر برخاست و زانو بزانو متصل ساختہ دو دست خود درمیان دو دست آنحضرت صلعم نہاد و
بیعت کرد بعد از فراغ از بیعت چشم فرو بستند و این فقیر نیز در حضور مبارک چشم بستہ متوجہ شد آنگاہ
ہمان نسبت خاصہ کہ سابقاً علم آن دادہ بودند عطا فرمودند فاحطت بہا علما و خاشا درین واقعہ
ہیچ کلمہ و کلام درمیان نہ بود و افاضہ روحانیہ بود با اشارت و فعل سو چون این فقیر بزیارت مدینہ
منورہ رسید و مدتے بر قبر مبارک متوجہ شد مراتب جذب و سلوک ہمہ از ابتدا تا انتہا در نظر آنحضرت
صلعم طی کرد آنگاہ این فقیر را بتزکی و حکیم ملقب ساختند و طریقہ عنایت فرمودند و آنچہ در علم
مشکلات داشتم پرسیدم جواب با صواب اکثر آن چیزہا در رسالہ فیوض الحرمین نوشتہ ام و بیان طریقہ
در رسالہ ہمعات مبین شد" الخ شاہ ولی اللہ صاحب رح نے تو اپنی بیعت کا ذکر اسطرح لکھا ہے جو بیان
ہوا اور مرزا صاحب نے لکھدیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے اونکے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ اگر اسی بیعت بیان
فرمودہ شاہ صاحب رح کو مرزا صاحب نے اس پیرایہ عبارت میں بہ لیاقت سلطان القلمی و امانت و
دیانت امام الزمانی ڈھالا ہے تو بجز اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ پڑھنے کی اور کیا کہا جاوے۔
۴۔ امام ربانی مجدد الف ثانی و شاہ ولی اللہ صاحب رضی اللہ عنہما ہر دو صاحب بکمال متبع کتاب اللہ
و سنت تھے اور اسلیئے حیلہ و فریب نفس و شیطان سے بفضلہ تعالی و تقدس خوب ماہر و واقف تھے لہذا انہوں
نے ہر موقع پر عبودیت ہی کو مدنظر رکھا اگر خدانخواستہ مرض تعلی و تفاخر و ہوس دیگری نیست

Marfat.com

مین مبتلا ہوتے تو شاید حالات و کمالات پر خیال کر کے مثل ناواقفوں و خود پسندوں کے کچھ کا کچھ بن بیٹھتے لیکن نہیں بنے - اور یہی راسخین فی العلم و اہل کمال کی شان ہے مرزا صاحب بھی اسپر توجہ فرماویں - ۵ - مرزا صاحب نے ان ہر دو حضرات کی بسطت علم کا اقبال و اعتراف فرمایا ہے تو انکی نصائح و اقوال متبرکہ پر بھی توجہ فرمائیں - امام ربانی مجدد الف ثانی رح کی نصائح کا ذکر کبھی جگہ اس کتاب میں ہوا ہے خصوصاً بجواب فضل ۹۹ - اسمین خاصکر فضیلت مرتبہ عبدیت قابل ملاحظہ مرزا صاحب ہے کہ اسکو اپنی تفاخر و تعلی و بلند پروازی سے موازنہ کریں کہ کسقدر بعد المشرقین ہے - ۶ - امام ممدوح رح نے اپنے مکتوب میں شیخ عبد اللہ کو کتاب تبصرۃ الرحمن بعد مطالعہ واپس فرماتے وقت تحریر فرمایا کہ مصنف این کتاب خیلی میل بمذہب فلاسفہ وارد و نزدیک است کہ حکما را عدیل انبیا سازد علیہم الصلوات والتسلیمات - آیۃ درسورہ ہود منظور آن کہ بیان آنرا بطرز حکما کہ خلاف طور انبیاء است علیہم الصلوات والتحیات کردہ است و تسویہ در میان انبیاء و حکما دادہ و گفتہ است در میان کریمہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ باتفاق الحکما الا النار الحسی - با وجود اجماع انبیاء علیہم الصلوات اتفاق حکما چہ گنجائش دارد و در عذاب اخروی قول شما را چہ اعتبار است؟ علی الخصوص کہ مخالف قول انبیاء بود علیہم الصلوات والتسلیمات - فلاسفہ کہ عذاب عقلی اثبات می نمایند مقصود رفع عذاب حسی است کہ اجماع انبیا بر ثبوت آن واقع شدہ است - در مواضع دیگر آیات قرآنی را موافق مذاق حکما بیان میکند ہر چند مخالف مذہب متکلمین بنود مطالعہ این کتاب بے مزہ ہائے خفیہ بلکہ جلیہ نسبت اظہار این معنی لازم دانستہ سخنے چند بکلمہ متصدع گشت والسلام فقط - مکتوب بست و سوم میں فرمایا کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام عالمیان کیلئے رحمت ہیں - انہی بزرگوں کی بعثت کے ذریعہ سے حضرت حق سبحانہ وتعالے نے ہم ناقص عقلان و قاصر ادراکان کو اپنی ذات و صفات سے خبر دیکر باندازہ فہم کوتاہ اپنے کمالات ذاتیہ و صفاتیہ مراضی و نامراضی پر اطلاع بخشی - اگر انکے وجود شریف کا توسل نہوتا تو عقول بشری اثبات صانع تعالی سے عاجز اور ادراک کمالات او سبحانہ میں ناقص و قاصر رہتیں - قدما فلاسفہ جو اپنے آپ کو اکابر ارباب عقول سمجھتے ہیں منکر صانع گذرے ہیں اور اشیاء کو نقصان عقل کے سبب دہر یہ منسوب کرتے - چنانچہ مجادلہ نمرود بادشاہ کا بحضرت خلیل علے نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام در اثبات

خالق السموات والارض مشہور ہے اور قرآن مجید میں اسکا ذکر ہے۔ بالجملہ عقل اس دولت عظمیٰ کے اثبات میں قاصر ہے اور بدون ہدایت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس دولت سرا تک اوسکی رسائی نہیں۔ جب انبیاء علیہم السلام کی دعوت بخدائی خالق زمین وزمان بتواتر شہرت یافت ان بزرگواروں کا کلمہ بلند ہوا تو ہر زمانہ کے سفہا جنکو ثبوت صانع میں تردد تھا وہ اپنے قبح پر مطلع ہو کر بے اختیار وجود صانع کے قائل ہو گئے۔ یہ نور انوار انبیاء سے مقتبس ہوا اور یہ دولت انہی کے خوان سے ظاہر ہوئی۔ اسی طرح جو تبلیغ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ہمکو پہنچا نسبت صفات کمال واجبی جل سلطانہ بعثت انبیاء عصمت ائمہ علیہم الصلوٰۃ والسلام حشر۔ نشر۔ وجود بہشت ودوزخ۔ تنعیم وتعذیب دائمی وغیرہ جنپر شریعت ناطق ہے عقل اسکے ادراک میں قاصر ہے اور بغیر سماع ان بزرگواران سے انکے اثبات میں ناقص وغیر مستقل جسطرح طور عقل طور حسّی کے علاوہ ہے کہ جو کچھ حس سے مدرک نہو عقل اسکا ادراک کرلیتی ہے اسیطرح طور نبوۃ علاوہ طور عقل کے ہے جو کچھ عقل سے سمجھا نہیں جاتا بتوسل نبوۃ سمجھ میں آجاتا ہے۔ اور جو کوئی سوائے طور عقل کے اور کوئی طریقہ معرفت اثبات کا نہیں مانتا فی الحقیقت وہ منکر طور نبوۃ و مصادم بداہۃ کا ہے پس جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے چارہ نہیں تا کہ شکر منعم جل سلطانہ جو عقلاً واجب ہے اسکی طرف دلالت کریں اور تعظیم مولی جل وعلے جسکا تعلق علم وعمل سے ہے اوسی شے معلوم کرکے ظاہر کریں کیونکہ تعظیم او تعالی جو او سبحانہ سے استفادہ نہو وہ اسکی شکر کے شایان نہیں اسلیئے کہ قوت بشری اسکی ادراک میں عاجز ہے۔ اغلب ہے کہ غیر تعظیم او سبحانہ کو تعظیم او تعالی سمجھکر شکر سے ہجو کی طرف چلے جاویں۔ طریق استفادہ و تعظیم آنحضرت جلشانہ از آنحضرت تعالے وتقدس مقصور بر نبوۃ و منحصر بہ تبلیغ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کے ہے اور الہام اولیاء انوار نبوت سے مقتبس ہے اور برکات وفیوض متابعت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ہے۔ اس امر میں اگر عقل مکتفی ہوتی تو فلاسفۂ یونان جنہوں نے عقل کو اپنا پیشوا بنایا ہوا تھا وہ بادیہ ضلالت میں نرہتے اور حق سبحانہ کو سب سے زیادہ شناخت کرتے حالانکہ وہ جاہل ترین مردم ذات وصفات واجبی جل سلطانہ میں ہیں کہ حق سبحانہ کو بیکار ومعطل جانکر اپنی پاس سے عقل فعال تراشکر حوادث کو خالق سموات وارض سے علیحدہ کرکے اس سے منسوب کرتے ہیں۔ حالانکہ حق سبحانہ اپنی آپ کو خالق السموات والارض رب المشرق ورب المغرب فرماتا ہے۔ ان سفیہونکو اپنی زعم فاسد میں

Marfat.com

حضرت حق سبحانہ تعالےٰ سے کوئی احتیاج نہین اور نہ اس ذات پاک سے کچھ سر نیاز انکو چاہیے
کہ اضطرار و احتیاج کیوقت بھی اپنی عقل فعال کیطرف ہی رجوع کرین اور اُسی سے اپنی قضاء حاجات
چاہیں۔ کیونکہ معاملہ کو جو اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں عقل فعال جب انکے نزدیک موجب
نہ مختار تو قضاء حاجت اس سے چاہنا بھی معقول نہیں ان الکفرین لا مولی لھم۔ عقل فعال
کی کیا حقیقت کہ سر انجام اشیاء و حوادث اوسپر موقوف ہو؟ اسکے خود نفس وجود و ثبوت مین ہزار
سخن ہیں۔ کیونکہ اسکے تحقیق و حصول کی بنا مقدمات زراندودہ فلسفہ پر ہے جو بمقابلہ اصول
فقہ اسلامیہ کے ناتمام و نافرجام ہیں۔ ایکبھی بعقلی ہوگی کہ اشیاء کو قادر مختار جلشانہ سے الگ
کر کے ایسے امر موہوم کیطرف نسبت کرین۔ بلکہ اشیاء کو ہزاران ننگ و عار ہے کہ فلسفی کی
خانہ ساز و تراشیدہ شئ کیطرف منسوب ہون بلکہ اشیاء اپنے عدم پر راضی و خورسند ہوکر ہرگز
موجود ہونیکی آرزو نکرینگی اسلیئے کہ انکے ظہور و وجود کی نسبت ایک سفسطی کی تراشیدہ شئ کیطرف
کیجائے اور وہ سعادت انتساب بقدرت قادر مختار جلسلطانہ سے ممتنع ہون کبرت کلمۃ تخرج
من افواھم ان یقولون الا کذبا۔ کفار دار الحرب باوجود بت پرستی اس جماعت سے اچھے
ہین کہ تنگی کیوقت حق سبحانہ جل و علا سے التجا کرتے اور بتونکو وسیلہ شفاعت کا پیش کرتے ہین
عجب ہے کہ ان سفہاء کو حکماء کہتے اور بحکمت منسوب کرتے ہیں اور اکثر احکام انکے خصوصاً الہیات
ہیں کہ مقصد اعلے ہے کاذبہ ہیں اور مخالف کتاب و سنت۔ باوجود سراسر جہل مرکب کی جو انکے
حصہ مین ہے اطلاق حکماء انپر کس اعتبار پر کیا جاوے؟ مگر بر سبیل تحکم و استہزا کہا جاوے ویا
جیسا اطلاق بصیر کا اعمی پر ہوتا ہے؟۔ ان سفہاء میں سے ایک جماعت انکی جو بغیر التزام طریق
انبیاء علیہم الصلوۃ والتسلیمات کی تقلید صوفیہ الہیہ جو ہر عصر مین متبعان انبیاء علیہم الصلوۃ والتحیات
سے ہوتے رہے ہیں طریق ریاضت و مجاہدات اختیار کیا اور اپنے وقت کی صفائی پر مغرور ہوکر
اپنے خواب و خیال پر اعتماد کیا اور کشوف خیالی کو اپنا مقتدا بنا کر گمراہ ہوئے اور دوسرونکو گمراہ
کیا۔ یہ نہین جانتے کہ یہ صفائی صفائی نفس ہے جو ضلالت کی طرف لیجاتی ہے برخلاف صفائی
قلب کے جو دریچہ ہدایت ہے اور صفائی قلب وابستہ متابعت انبیاء علیہم الصلوۃ والتسلیمات کے ہے
اور تزکیہ نفس کا مربوط بصفائی قلب و اسکی سیاست کے ہے جو خاص نفس کیلئے ہے۔ بالجملہ طریق ریاضت

Marfat.com

ومجاہدات درنگ طریق نظر واستدلال تب قابل اعتبار واعتماد ہوتا ہی جب مقرون بتصدیق انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام ہووے جو وہ حق جل وعلی کیطرف سے تبلیغ فرماتے ہیں اور تائید او سبحانہ موید ہیں۔ آن بزرگواران کا کارخانہ بنزول ملائکہ معصومین کید و مکر دشمن لعین سے محفوظ ہے ان عبادی لیس لک علیہم سلطان انکی نقدوقت ہے اور دوسرونکو یہ دولت نصیب نہین ہوئی اور نہ دام نافرجام لعین سے رہائی منصور تاوقتیکہ التزام متابعت انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کرین اور انہی کے اثر قدم پر چلین ؎ محال است سعدی کہ راہ صفا + توان رفت جز در پئے مصطفا۔ عجب معاملہ ہے عقول ناقصہ فلاسفہ گویا در طرف نقیض بطور منوۃ پڑی ہیں مبدا اور معاد دونوں ہیں اور انکے احکام مخالف احکام انبیاء علیہم السلام ہین انکا نہ ایمان باللہ درست اور نہ ایمان باٰخرۃ۔ قدم عالم کے قایل ہین۔ حالانکہ حدوث عالم بجمیع اجزاہ اجماع نہیں ہے اسیطرح انشقاق سموات وانتشار کواکب واندکاک جبال وانفجار بحار جو روز قیامت موعود ہی اسکے بھی قایل نہین۔ حشر اجساد و نصوص قرانی کے منکر۔ انکے متاخرین جو اپنی کو زمرہ اسلام میں داخل کرتے ہین وہ بھی اسیطرح اصول فلسفہ پر راسخ ہیں اور قدم سموات وکواکب وغیرہ کے قایل اور انکی عدم فنا وہلاک پر حکم کرتے ہین انکار و تکذیب نصوص قرانی پر اور انکے حصہ میں انکار ضروریات دین ہے۔ عجب مومن ہیں کہ خدا تعالی و رسول پر ایمان لائے لیکن جو کچھ اللہ تعالی اور اسکے رسول نے فرمایا وہ قبول نہیں ؎ فلسفہ چون اکثرش باشد سفیہ پس کل آن + ہم سفیہ باشد کہ حکم کل حکم اکثر است۔ انہون نے ایسی آلہ کے تعلیم و تعلم میں جو خطائے فکری سے بچانیوالا تھا اپنی کو مصروف کیا اور اسمین باریکیان بھی نکالیں چونکہ مقصد اقصائی ذات و صفات افعال واجبی جل سلطانہ نہ تھا (گویا نیت صحیح و درست نہ تھی) لہذا اپنی ہاتھ و پانون کو کھو بیٹھے اور آلہ عاصمہ کو چھوڑ کر خبطون میں پڑکر مہالک تباہیان ضلالت میں رہ گئے مثل اس شخص کی جو سالہا آلات حرب طیار کرے اور بوقت حرب اپنی ہاتھ و پانوں کھوکر اونکو کام میں نہ لائے۔ لوگ علوم فلسفہ کو منسق و منتظم جانکر خطا و غلطی سی محفوظ خیال کرتے ہین۔ بر تقدیر تسلیم یہی ان علوم ہین صادق ہوگا کہ ان ہیں عقل کو استقلال ہے جو خارج از مبحث و داخل دایرہ مالایعنی ہیں۔ اور انکا آخرت سی جو دائمی ہی کچھ کام نہین اور نجات اخروی کا اونسے کچھ ربط نہیں۔ بات تو ان علوم ہین ہے کہ عقل انکی ادراک

Marfat.com

مین عاجز و قاصر ہے اور وہ طور نبوۃ سے مربوط ہیں اور نجات آخروی او نسی وابستہ ہے ۔ حجتہ
الاسلام امام غزالی رح رسالہ منقذ من الضلال مین فرماتا ہے کہ علم طب و علم نجوم کو فلاسفہ نے کتب
انبیاء با تقدم علی نبینا و علیہم الصلوۃ والتسلیمات سے سرقہ کیا اور خواص ادویہ وغیرہ جنکے ادراک مین
عقل قاصر ہے انکو صحف و کتب منزلہ با نبیاء علیہم الصلوۃ والتسلیمات سے اقتباس کیا علم تہذیب اخلاق
کتب صوفیہ الٰہیہ سے جو ہر عصر مین ہر امت پیغمبر مین ہوتے رہے فلاسفہ نے اپنے اباطیل کے رواج
دینے کیلئے چرا یا ۔ پس یہ تینون معتبر علوم انکے تو چرائے ہوئے ہین اور جو خبط علم الٰہی ۔ ذات
و صفات واجبی جل سلطانہ مین اُنہوں نے کیا ہے اور ایمان باللہ اور ایمان بآخرت مین بر
مخالفت نصوص قرآنی سے کی اسکا کچھ ذکر ہو چکا ہے ۔ باقی رہا علم ہندسہ و مثل اُسکے جسکو ایک
طرح کی اونسے خصوصیت ہے اگر وہ بھی منسق و منتظم ہووے تب بھی وہ کس کار آمد اور کس عذاب
و وبال آخرۃ کو دور کر سکتا ہے ۔ علامۃ اعراضہ تعالی عن العبد اشتغالہ بما لا یعنیہ ۔ جو کچھ
آخرت میں بکار نہ آوے لا یعنی ہے منطق جو علم الٰہی ہے اور اسکو خطا سے بچانیوالا کہتے ہیں
وہ او نکے کام نہ آیا اور مقصد اصلی میں غلطی اور خطا سے اُنکو نہ نکالا تو دوسرونکے کس کار آمد ہو سکتا
اور خطا سے کیونکر بچا سکتا ہے ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ
انک انت الوھاب ۔ تعبض آدمی ناواقف جو تسویلات (سخن آرائی) فلاسفہ کے گرویدہ ہین
وہ اونکو حکماء جانکر انبیاء علیہم الصلوۃ والتسلیمات کے ہم پلہ جانتے ہین بلکہ قریب ہے کہ انکے کاذبہ
علوم کو صادقہ جانکر شرایع انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات پر تقدم کرین اعاذنا اللہ سبحانہ
عن ھذا الاعتقاد ۔ جبکہ انکو حکماء جانتے اور انکے علم کو حکمت کہتے ہین تو ناچار اس بلا مین پڑے
کیونکہ حکمت عبارت علم شے سے ہے جو مطابق نفس الامر ہو اور جو علم اسکے مخالف ہوگا وہ غیر
مطابق نفس الامر کے ہوگا ۔ بالجملہ انکی اور انکی علوم کی تصدیق مستلزم تکذیب انبیاء علیہم الصلوۃ
والتسلیمات و تکذیب علوم انبیاء ہے علیہم الصلوات والتسلیمات کیونکہ یہ ہر دو علوم ایکدوسرے کے نقیض
پڑے ہیں ایک کی تصدیق دوسرے کی تکذیب کی مستلزم ہے پس جو چاہے ملت انبیاء علیہم السلام
کا التزام کرکے حزب حق جل و علے اور اہل نجات میں سے ہووے اور جو چاہے فلسفی بنکر گروہ
شیطان میں داخل و خاسر و خائب ہو قال اللہ تبارک و تعالی فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر

انا اعتدنا للظالمین نارا الخ والسلام علی من اتبع الهدیٰ والتزم متابعۃ المصطفیٰ علیہ وعلی جمیع اخوانہ من الانبیاء الکرام والملائکۃ العظام الصلوات والتسلیمات اتمہا واکملہا انتہے

۷- ان حالات ومقالات طیبہ کی دیکھا دیکھی مرزا صاحب بھی پہلے شروع تو اسیطرح ہوئے تھے جیسا انکی کتاب سرمہ چشم آریہ واس بیت سے ظاہر ہے ۵ فلسفی را چشم حق بین سخت نابینا بود گرچہ ہمکین باشد و یا بو علی سینا بود - لیکن تہیدستی قسمت و نامساعدت بخت و نامحرمی سلوک کے سبب اسحالت پر قایم نرہے اور انہو حکماء و فلاسفہ کی تقلید و انکی مسلمات و اقوال کے ایسے شائق و گرویدہ ہوئے ہیں کہ قرآن مجید کی آیات کی مقابلہ پر بھی اُنہی کے اقوال پیش کرتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ نیا و پرانا فلسفہ بالاتفاق اسکو محال ثابت کرتا ہی کہ انسان اس جسم خاکی کے ساتھہ کرۂ زمہریر تک پہونچ سکے" کبھی کہتے ہیں علم طبعی کی تحقیقاتیں ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑوں کی چوٹیوں کی ہوا ایسی مضر صحت ہی کہ اسمین زندہ رہنا ممکن نہیں "کبھی کہتے ہین کہ انسان سطح زمین سے چھہ میل تک صعود کر کے زندہ نہیں رہ سکتا" جیسا صفحہ ۳۰ مین ذکر ہوا - کبھی کہتے ہین کہ بہرحال اسکو ماننا پڑتا ہے جو ڈریپر نے بیان کی ہے" وغیرہ اور تفسیر اور اپنے حقائق معارف بھی خلاف سلف صالحین حسب مذاق حکماء فلاسفہ بے بصیرتی کرتے ہیں غور کرین کہ جن اہل اللہ کے بسطت علم و بزرگی کے آپ قایل ہین انکے فلسفہ و فلسفیونکی نسبت کیسے خیالات ہیں ؟ ۸- امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا مکتوب صدم بھی نہایت قابل توجہ ہے جو آپنے ملا حسن کشمیری کے سوال پر تحریر فرمایا "جب ملا صاحب نے پوچھا کہ شیخ عبد الکبیر یمنی نے کہا ہے کہ حق سبحانہ و تعالی عالم الغیب نہیں" اسکے جواب مین مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "مخدوما فقیر را تاب استماع امثال این سخنان ، ہرگز نیست بے اختیار رگ فاروقیم در حرکت می آید و فرصت تاویل و توجیہ آن نمیدہد - قائل آن سخنان شیخ کبیر یمنی باشد یا شیخ اکبر شامی - کلام محمد عربی علیہ وعلے آلہ الصلوۃ والسلام درکارست نہ کلام محی الدین عربی و صدر الدین قونوی و عبد الرزاق کاشی - مارا بنص کار ست نہ بفص - فتوحات مدینہ از فتوحات مکیہ مستغنی ساختہ است - حق تعالی در کلام مجید خود را بعلم غیب خود می ستاید و خود را عالم الغیب می فرماید - نفی علم غیب کردن از و سبحانہ بسیار مستقبح و مستکرہ است فی الحقیقت

Marfat.com

تکذیب است وحق سبحانہ از غیب را معنی دیگر گفتن از شناعت بمی برآید کنگ کلمۃ تخرج
من افواههم فیالیت شعری ما حملهم علی التفوه بامثال هذه الکلمات الصریحۃ فی خلاف الشریعۃ منصور اگر انا الحق گوید و بسطامی
سبحانی معذور اند و مغلوب اند در غلبات احوال اما این قسم کلام مبنے بر احوال نیست تعلق بعلم
دارد و مستند بتاویل ست عبدالغنی شاید و ہیچ تاویل درین مقام مقبول نیست فان کلام
السکاری یحمل ویصرف عن الظاهر لا غیر و اگر متکلم این کلام مقصود از اظہار این کلام ملامت
خلق داشتہ باشد و نفرت ایشان آن نیز مستکرہ ست و مستہجن از برائے تحصیل ملامت خلق
راہہا بسیار است بچہ ضرورت کسی ا لسبر حد کفر رساند الخ‘‘ دیکھئے ایک تو یہ مجدد زمان تھے
کہ خلاف شریعۃ شیخ عبدالکبیر یمنی۔ شیخ اکبر محی الدین عربی صدرالدین قونوی وعبدالرزاق
کاشی رحہ اور ان کی کتب فصوص و فتوحات مکیہ کی بھی بمقابل ارشاد قرآن مجید و ارشاد محمد
عربی صلعم کچھ پرواہ نہ کرتے ور ایک آپ بزبان خود مرزا صاحب مجدد ہیں کہ بمقابلہ قرآن مجید و
حدیث شریف کے فلاسفر کی اقوال ور محرف و بے سند کتب کی حوالجات پیش کرتے ہیں اور
ڈریپر وغیرہ کے قول کو قبول کرکے سنداً اپنی کتب میں درج کرتے ہیں ۔ ببین تفاوت
راہ از کجا است تابکجا۔ ۹۔ یہ تو امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی باوجود بسطت علم کے
معتقدات بیان ہوئے۔ اب ایک فتوی شاہ ولی اللہ صاحب محدث رحمۃ اللہ علیہ کی طرف بھی
توجہ فرماویں جو مرزا صاحب کی امامت کی بالکل موافق حال ہے وہ یہ ہے کہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ
علیہ اپنی کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں فرماتے ہیں ۔۔۔ یکی از ان ہا جواب ہا کہ در شیوعش
الحرمین مرقوم نیست ایشان نوشتہ شد آن نقیر در جناب آنحضرت صلعم عرض کرد بوجہ از کلام و حال
آنحضرت چہ میفرمایند در فرقہ شیعہ کہ محبت اہلبیت دعوی میکنند و باصحاب آنحضرت صلعم
عداوت دارند؟ افاضہ فرمودند کہ مذہب این جماعت باطل ست و بطلان مذہب ایشان از
تامل در تعریف امام کہ ایشان مقرر کردہ اند ظاہر خواہد شد انتہی بعد از افاقت ازان حالت
در معنی امام تامل کردہ شد معلوم گشت کہ ایشان می گویند کہ امام معصوم مفترض الطاعۃ
میباشد۔ ووحی باطنی کہ عبارت از القاے حکم الہی بر باطن ست بطریق اجتہاد یا الہام با
امن از خطا در ان مسئلہ اور اثبات می کنند۔ ومیگویند اورا خدا تعالے نصب کردہ است برائے

Marfat.com

مردمان تا ایشان را احکام الٰہی رسانند۔ وتحقیقت معنی نبوۃ ہمین خصال رجوع می کنند زیرا کہ
بعثہ اللہ لتبلیغ الاحکام۔ حاصلش ہمین نصب افتراض طاعت است پس بحقیقت
ایشان قائل بختم نبوۃ نیستند و ائمہ را رضی اللہ عنہم معنی نبوۃ اثبات میکنند۔ اگرچہ نام نبوۃ
نمیگویند وھل عقیدۃ اقبح من ذلک یعنی اس عقیدہ سے بھی کوئی اور بدتر عقیدہ ہے؟
انتہےٰ۔ آپ مرزا صاحب توجہ فرماوین کہ خود بدولت بھی اپنی امامت کو بعینہ ایسا بلکہ اس سے
بھی بڑھ چڑھ کر قرار دیتے اور بیان فرماتے ہین اپنے آپ کو معصوم عن الخطا قرار دیتے ہین
(گو سالہا سال کے بعد ایام الصلح مین کچھ قدرے قلیل اپنی غلطی وغیرہ کا اعتراف بھی کیا ہی)
جیسا کہ اپنی پاک الہامات کا شیطانی الہامات سے مشتبہ نہونا ص۱۳ مین اور الہامی عبارت کا غلطی
سے پاک ہونا ص۱ مین اور اپنے الہامات سے باقی الہامات کی صحت ثابت ہونا ص۲۲ مین لکھا ہے
مفترض الطاعت ایسے بنتے ہین کہ جو شخص پیروی و بیعت مین داخل نہو اُسکو خدا اور رسولؐ
کی نافرمانی کرنیوالا اور جہنمی کہکر مرزا صاحب کہتے ہین ؎ بعد از رہم ہر آنچہ پسند ہیچ نیست +
بد قسمت آنکہ در نظرش ہیچ محترم۔ وحی باطنی والقائے حکم الٰہی بر باطن بطریق اجتہاد یا الہام
کیسا بلکہ صریح وحی کے مہبط بنکر مرزا صاحب نے کہا ہے ؎ من می زیم بوحی خدائے کہ بامن است +
پیغام اوست چون نفس روح پرورم + بلکہ علانیہ کہتے اور لکھتے ہین کہ خدا کا کلام جو میرے پر
(مرزا پر) نازل ہوا اسکے یہ الفاظ ہین الخ جیسا اشتہار ۲۵ می سنہ ۱۹ء صفحہ ۳ پر لکھا ہے۔
امن از خطا در مسائل کے ایسے مصر کہ اپنی خطا کسی امر مین مانتے ہی نہین جیسا ضرورۃ الامام
مین فرمایا اگر دینی حقائق کے بیان مین کسی کی رائے اوسکی رائے کے مخالف ہو تو حق امام
کی طرف ہوتا ہے" اور الہامات مین تو حضرت مسیح علیہ السلام و سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ
علیہ کو شیطانی الہامات ہونے بیان کئے ہین لیکن اپنے الہامات کو دخل شیطانی سے مبرا
گنا ہے۔ خداتعالےٰ کی طرف سے بیا تہا ئے بے شمار امامت پر مقرر ہونیکی ثبوت مین رسالہ
ضرورۃ الامام بہر دیا ہے اور دوسری جگہ کہا ہے ؎ اینک منم کہ حسب بشارات آمدم +
عیسی کجاست تا بنہد پا بمنبرم + اور کہا مامورم و مرا چہ درین کار اختیار + رواین سخن بگو بخدائے
آمرم + مخلوق الٰہی کو احکام الٰہی تبلیغ کرنے مین مرزا صاحب کہتے ہین ؎ حکم است ز آسمان

بزمین می رسانش + گر بشنوم نگویمش آرزا بکجا برم - وغیرہ - اب مرزا صاحب فرماوین کہ حسب قول
شاہ ولی اللہ صاحب رح اس سے بڑھکر اور کیا حقیقت و معانی نبوۃ کے ہین - ؟ - اور مرزا صاحب
کے دعاوی کے موافق یہ فتوی شاہ صاحب مرحوم رح والا کہ جو ایسا اعتقاد کرے وہ حقیقت
ختم نبوۃ کا قایل نہین اور اس عقیدہ سے اور کوئی بدتر عقیدہ نہین فقط یہ فتوی مرزا صاحب
کی امامت کے بعینہ حسب حال ہی کہ نہین ؟ - ۹ - ختم نبوۃ سے انکار کا فتوی تو شاہ ولی اللہ
صاحب رح نے رسول اللہ صلعم سے مستفیض ہوکر فرمایا - اب دیگر دعاوی مثل عیب کو چابک سوار
کی طرح ہر پہلو سے اپنی قبضہ مین کرنے وغیرہ کا فتوی کسی خدا خوف و عاقبت اندیش مولوی سے مرزا
صاحب دریافت فرمالین کیونکہ اپنے مجسم و مجبوب عیوب آدمی کو خود نظر نہین آتے جیسے
سرمہ کی سلائی انکھہ مین جاکر - ۱۰ - مولوی نور الدین صاحب بھی شاہ ولی اللہ صاحب کے اس فتوے
کا ذکر فرمایا کرتے ہین - وہ ہی براہ مہربانی ذرہ تامل و غور فرماکر اور خالق مالک الارض و السموات
وعلی کل شئ قدیر و شدید العقاب احکم الحاکمین العدل القہار کا خوف کرکے انصاف سے آیۃ
قرآن مجید یا ایہا الذین امنوا کونوا قوامین بالقسط شہداء للہ ولو علی انفسکم او الوالدین
والاقربین ان یکن غنیا او فقیرا فاللہ اولی بہما فلا تتبعوا الہوی ان تعدلوا وان تلووا او
تعرضوا فان اللہ کان بما تعملون خبیرا - مد نظر رکھکر فرماوین کہ آیا شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
والا یہ انکار ختم نبوۃ کا فیصلہ یا فتوی مرزا صاحب کی امامت اد عاعیہ پر من وعن چسپان ہے
یا نہین ؟ بینوا توجروا - ۱۱ - باقی رہا مرزا صاحب کا فرمان کہ مگر انہون نے (یعنی مجدد صاحب
و شاہ صاحب رضی اللہ تعالے عنہما نے) وہ خیال نہ کیا جو آپنے کیا ؟ سو جواب عرض ہی کہ عاجز
خاکسار نے تو اسپر کچھہ بھی خیال نہین کیا تھا مجرد اپنا خواب آپکو سنایا تھا جو بالکل ٹھیک طرح
صحیح و پورا ہوگیا - آپ آرام سے ٹھنڈے دل سے اسکی تعبیر بتلاتے نہ کہ مجرد اسقدر خفیف
لفظ کے سننے سے ایسے برافروختہ ہوتے کہ طرح طرح سے غصہ نکالنے لگے دیگر کرنے و لتاڑ وغیرہ سے
اس رویا عاجز کی تصدیق یعنی سید عبد اللہ غزنوی کی تحقیر شروع کردیتے جو بالکل خلاف
متانت و ثقاہت و حوصلہ تھی جسپر عاجز حیران و متعجب تھا کہ یا الٰہی یہ کیا معاملہ ہے یہ دعوی
کمال نیابت نبوت اور یہ حوصلہ ؟ ! لیکن حق تو یہ ہے کہ حق کو کون روک سکتا ہے - ۱۲ -

مضمون یعنی مجدد صاحب شاہ ولی اللہ صاحب رحمہما اللہ کے اختتام پر عاجز کو بحالت منام اول غیب سے آواز آئی "السلام علیکم" اوسکے جواب مین "وعلیکم السلام" کہنے پر عاجز کو خطاب ہوا سنا اجی میان مرین محمد" اور اسکے بعد الہام ہوا "انا للنصر سلنا - کلا بل تحبون العاجلۃ" اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جو حالات ومقالات اِن ہر دو اکابر کے اسجگہ درج ہوئے ہین وہی حقیقتاً دین محمدی ہین وبس - باقی الہام کا مطلب اظہار احسان ہے جو اس مضمون کے بہم پہونچانے مین ہوئے کیونکہ عاجز جلدی کے مارے اُسکی تلاش سے اوکتا تا تھا -

فصل ۷ - ا ضرورۃ الامام - آپ برائے خدا ناراض نہون اب تک بیعت کی حقیقت نہین سمجھی کہ اس مین کیا دیتے ہین اور کیا لیتے ہین -

جواب مرزا صاحب بے ضرورۃ وبلا وجہ ناراضگی پر بار بار زور دیتے ہین عاجز اپنے محسن خالق کا نہایت شکر گذار ہے کہ اوسنے اپنے فضل وکرم سے ذرہ ذرہ بات پر ناراض ہو کر طیش و غضب مین اگر جلتے بلتے رہنے اور ذرات انتقام کے فکر مین لگے رہنے والون مین عاجز کو داخل نہین کیا وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء اور ناراض ہونے یا برا ماننے کی بات ہی کیا ہے بقول سہ گر تو اچھا ہے برا ہو نہین سکتا اے ذوق + ہے برا وہی کہ جو تجھکو برا جانتا ہے + اور اگر تو ہی برا ہے تو وہ سچ کہتا ہے + کیون برا کہنے کو تو اوسکی برا مانتا ہے ہان جو چیز بظاہر خلاف اسلام وغیر سبیل المومنین معلوم ہو اوسمین خواہ نخواہ خلاف ارشاد لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا ہان مین ہان ملانے سے باز رہنے کو ناراضگی کوئی نہین کہتا -

۲ - بیعت کا ذکر کچھ تو پہلے ہو چکا اب اسقدر اور عرض ہے کہ مرزا صاحب نے بے ضرورت اُسکی حقیقت کو پیچیدہ ومشکل بنا کر لین دین کا سودا بنا دیا ہے - مرزا صاحب کی بار بار بیع وشرا پر زور دینے سے معلوم کیا مدعا ہے ؟ کیا آپکا منشاء مقصود کہین آیۃ شریفہ ان اللہ اشترى من المؤمنین انفسهم واموالهم الخ کے مصداق بننے کا ہے ؟ اور کھولکر کہنے سے اسلئے جھجکتے ہین کہ مبادا لوگ یہ دعوی سنکر یکلخت دہم برہم ہو جاوین اور اگلی تراوت بھی جاتی رہے ہے لیکن ایسا سودائے خام پکانیکے پہلے اپنی کائنات ہستی عجز وضعف وناتوانی پر بھی خیال رکھین - کہ اتنی قدرت بھی نہین ہے کہ اپنی منکوحہ آسمانی پر ہی قبضہ کر سکین ۳ - بہلا یہ تو فرماوین کہ جبر

Marfat.com

جنس اعنی دعا و تعلیم حقایق معارف قرآن مجید کی دوکان خود بدولت نے کہولی ہی تو انکی
بیع و شری اسلامی شریعت مین کہان جایز و درست ہے؟ کیونکہ قرآن مجید تو صاف نہی فرماتا
ہے لا تشتروا بآیتی ثمناً قلیلاً و ایای فاتقون۔ لیکن مرزا صاحب ایسی صاحب حوصلہ مین کہ
اس کمائی پر فخر فرماتے۔ اور کرامت کا اثر ٹہراتے ہین۔ کیا اسلئے کہ مرزا صاحب کو اعمل ما شئت
کا پروانہ مل چکا ہے؟۔ ۴ ۔ طرفہ تر یہ بات ہی کہ لوگ تو پیر و مرشد اسلئے پکڑتے ہین کہ دعاؤن
وغیرہ کی توجہ سے پیر ہمارے مشکلات و مہمات مین کام آوین اور یہان اسکی برعکس ہے کہ آئے
دن بیچارے مریدین پیر کی خلاصی و حل مشکلات کیلئے پریشان مقدمات میں وکلا کی تقرری
و فراہمی چندہ وغیرہ مین دن رات حیران و سرگردان پہرتے ہین۔ ایسی پیری مریدی بیشک
نادر الوجود اور ایسا بیوپار بہی دنیا ہی نرالا ہے۔ اللہ تعالے عاجز بندگان کو ایسی خسر الدنیا و
الاخرۃ کے سودے سی بچاوے اور اپنی پناہ مین رکھے آمین۔ ۵ ۔ بیعت کی حقیقت صاف
و ظاہر ہے کہ اللہ تعالی نے اوسکی تعریف اپنی کلام عزیز قرآن مجید مین فرمائی رسول اللہ صلعم
کو اسکا حکم دیا اور اونہون نے بیعت کی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین کرتے رہے
ابتک یہ سلسلہ جاری ہی۔ اسمین بنظر ارشاد اللہ عزوجل و سنت رسول مقبول صلعم بہت فوائد
و منافع ہین۔ کیونکہ منہیات شرعی کے ترک کا عہد و گناہون سی توبہ کرنا تو ہر وقت انسان پر
فرض ہے۔ یہی اسکی حقیقت ہی اور کیا ہی؟ اور جو شخص اسکو ذریعہ معاش و گذران بنائے
اور اُس ہی پیٹ پالنا اور بندگان الہی کو اپنا غلام و چاکر بنانا ہی مقصود رکہی جیسا کہ مرزا صاحب
کی نظم و نثر مین بھی مضمون آرزو ہوتی ہے چنانچہ قصیدہ الہامیہ مین کہا ہے ؎ دل خون
شد است از غم این قوم ناشناس ٭ واز عالمان کج کہ گرفتند چنبرم ٭ گر علم خشک کور ئے باطن
نہ رہ زوے ٭ ہر عالم و فقیہہ شدی ہمچو چاکرم ٭ وہ خود اپنا نقصان آپ ہی کریگا فانما حسابہ
عند ربہ۔ عاجز کے پیر و شیخ علیہ الرحمۃ کا تو یہ حال تہا کہ ایکمرتبہ ایک قدیمی مخلص دوست نے
بنظر خیر خواہی بسبیل تذکرہ اون سی اس مضمون کی درخواست کی کہ اگر آپ مریدین سی بیعت
لیکر اونکو توجہ بہی دیا کرین تو انکو بہت جلدی دینی فایدہ و سلوک مین ترقی نمایان ہو اور
انکی خدمت سی جناب کے عیال و اطفال کو بہی گذران مین سہولت و آرام ہوا کرے۔ اس بات کے

Marfat.com

سنتے ہی آپکا چہرہ سُرخ ہو گیا اور دوست خیر خواہ سے توبہ کراکے تجدید ایمان کرائی اور فرمایا کہ سوائے اللہ عزوجل کے کسی غیر پر کسی قسم کا بھروسہ رکھنا یا کوئی کام سوائے حصول رضائے الٰہی کرنا یا کسی سے کسی قسم کے حصول فایدہ کی اُمید رکھنا بہ شرک ہے اور تم ایسے خیالات کی موجودگی مین ہرگز کبھی کسی سے بیعت مت لیا کرو جو شخص کسی دینوی مفاد کے لیئے یہ طریق عمل اختیار کرے وہ ہرگز اس لائق نہین کہ لوگ اُسکے ہاتھ پر بیعت کرین انتہے"۔ غور فرماوین کہ امام اور بیعت لینے والے ایسے ہوتے ہین نہ ایسے کہ بیعت کرکے بندگان الٰہی غریب مخلوق کی جان و مال و ہر چیز کے مالک خدا بن بیٹھین وغیرہ اور آئے دن مبایعین سے طرح طرح کے چندے وصول کرکے جائدادین وزیور بنائین۔ مکان فراخ و آراستہ کرائین اپنی یادگاری مینار قائم کرین وغیرہ۔ اللّٰھمّ احفظنا من زلّت الاقدام والافہام واجعلنا من عبادک الصّٰلحین المخلصین آمین یارب العٰلمین۔

فصل ۸۰۱۔ ضرورۃ الامام - ہماری جماعت مین اور میری بیعت کردہ بندگان خدا مین ایک مرد ہین جو جلیل الشان فاضل ہین اور وہ مولوی حکیم حافظ حاجی حرمین نورالدین صاحب ہین جو گویا تمام جہان کی تفسیرین اپنے پاس رکھتے ہین اور ایسا ہی اونکے دل مین ہزارہا قرآنی معارف کا ذخیرہ ہے اگر آپکو فی الحقیقت بیعت لینے کی فضیلت دیکھنی ہے تو ایک قرآن کا سیپارہ اُن ہی کو مع حقائق معارف کے پڑھا دیوین یہ لوگ دیوانہ تو نہین کہ اونہون نے مجھ سے ہی بیعت کرلی اور دوسرے ملہمون کو چھوڑ دیا اگر آپ حضرت مولویصاحب موصوف کی پیروی کرتے تو آپکے لیئے بہتر ہوتا آپ سوچین کہ فاضل موصوف خانمان چھوڑ کر میرے پاس آبیٹھے اور کچے کوٹھون مین تکلیف سے بسر کرتے ہین۔ کیا وہ بغیر کسی بات کے دیکھنے کے دانستہ اس تکلیف کو گوارا کیئے ہوئے ہین؟

جواب - مرزا صاحب نے جو مولویصاحب کی تعریف فرمائی ہے عاجز کو بھی قبل از تجربہ و وقوف براصل حقیقت سماعی بنیاد پر حسن ظن سے ایسا ہی گمان تھا لیکن جون جون حالات سے آگاہی ہوتی گئی بفضلہ تعالٰے وتقدس اس غلط حسن ظن سے بھی نجات ہوتی گئی مثلاً (۱) سبب اول تو اس حسن ظن مین فرق ڈالنے والا مولویصاحب کا وہ حلفی اشتہار ہوا جو اُنہون نے

عبداللہ آتھم کے بارہ مین پیشگوئی پورا ہونیکا دیا باوجودیکہ اس اشتہار سے پہلے ایک شخص کے
استفسار پر تحریری شہادت دیچکے تہے کہ وہ پیشگوئی پوری نہین ہوئی (۲) مولویصاحب کے علم و
فضل کا جو نمونہ خط وکتابت مندرجہ رسالہ خلاف بیانی مین موجود ہے وہ جیسا عبرتناک پردہ
برانداز ہی محتاج بیان نہین کہ اول ایک خط بدرخواست ترک مخالفت اور برس چہہ ماہ تک
نشان دیکہنے کیلئے خاموش رہنے کیواسطے لکہکر بہیجا پہر انکار کردیا کہ ایسا کوئی خط نہین لکہا
بعد مین جب وہ خط ظاہر ہونے لگا اور آرندہ خط نے وہ خط لاکر پہونچادینے کا لوگون کی روبرو
اقبال کردیا تو پہر وہی خط مشتہر کردیا ہے (۳) مولویصاحب نے بمخالفت قاضی سلیمان صاحب
اپنے خط موسومہ نورالدین مطبوعہ اخبار الحکم ۲۴ - نومبر ۱۸۹۹ء مین ایسا اندہیر کیا اور اپنی لیاقت
ودیانت کا ایسا ثبوت دیا کہ اپنے فضل وکمال کے بارہ مین کسی قسم کی حسن ظنی کی گنجایش باقی
نہیں چہوڑی بتون اور مندرون کی پجاریون کو نعوذ باللہ سچے نبی کہا اور پہر اپنے امام
صاحب کی حمایت مین انکی پیشگوئیون کو جہٹلایا ہے - اور ایسے بدیہی البطلان وغلط حوالجات
سے کام لیا ہے کہ الامان مشن سکول کے طالبعلم بہی انکی توراۃ دانی وکج فہمی پر حیران ہین
اور مولویصاحب نے باوجود اپنے اس سقیم الحالی کے الٹا قاضی صاحب کو خلاف دیانت و امانت
دہوکا دہ وہوکر کہا ہوا لکہکر انکے انہ من سلیمان کا مصداق بننے کو (جو آیۃ قرآنمجید قاضی
صاحب نے اپنی کتاب کی سرورق پر تبرکاً لکہی ہے) محل طعن قرار دیا ہے باینوجہ کہ وہ سکھ
ریاست مین نوکر ہین حالانکہ مذہبی آزادی مین اس ریاست جیسی کوئی دوسری ریاست
نہین کیونکہ علاوہ اسکی انتظامی اراکین مسلمان ہونیکے اسکا رئیس مسجد کا بانی وخادم اور
وہان تعطیل کا دن بہی جمعہ ہی مقرر رہا - لیکن مولویصاحب کے فہم پر کچہہ ایسا سرپوش آیا کہ
انہون نے اس تحریر کیوقت اتنا نہ سوچا کہ ہم بمقابلہ قاضی صاحب حق پوشی کرکے ایسی
ریاست مین سالہا سال رہے جہان دینی آزادی کا نام ونشان تک نہ تہا - کیونکر حق نما
ونورالدین بنے رہے؟ سبحان اللہ نور امامت کے لیے کیسا انعکاس کیا ہے کہ صاف جگہ پر تو تنکے
نظر آتے ہین اور جہان شہتیر اور لٹہونکے ڈہیر لگے ہین انکی خبر ہی نہین - ۳ - اول تو
تمام جہان کی تفاسیر کہنا ایک خلاف واقعہ امر ہے جو مبالغہ سے مرزا صاحب نے انکی تعریف

Marfat.com

مین لکھدیا ہے اور وہ بہی خوش ہوتے ہونگے پھر اگر کوئی تمام جہان کی تفسیرین اور کتابین
درحقیقت اپنے پاس بہی رکھے تو کیا مجرد رکہنے ہی سے وہ خدارسیدہ ۔ معارف وحقیقت شناس
لطائف ونکتہ رس ۔ معانی سنج ۔ حقائق ورموزدان ۔ عالم باللہ ۔ ولی الرحمن ۔ روحانی سینٹ
مہاآتما ۔ فوق العادت خارق اعجازی شخص بلا عمل ہی بنجاتا ہے ۔ کہ مرزا صاحب نے انکی تفاسیر
داری پر ایسا فخر وناز کیا ہے ؟ اگر ایسا ہی ہے تو آیۂ کریمہ قرآنمجید مثل الذین حملوا التوراۃ
ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفارا الخ کے کیا معنے ہین اور اسکی شان نزول کیا ہے ؟ کتاب
داری تو تب ہی قابل قدر ہوتی ہے کہ جب تعمیل احکام واطاعت خیر الانام مین اسکا پیرو کار
ہوکر اپنی صحت فہم ۔ درایت ۔ حقیقت وحقیت دانی کا علمی وعملی نمونہ دکھلاوے ورنہ حمال
کیطرح باربرداری وطوطی کی طرح حفظ کرنے ورٹنے سے کیا فائدہ ؟ بقول مولوی روم
صاحب ؎ علم گر برجان زنی یارے بود ✤ علم گر برتن زنی مارے بود ✤ جان جملہ
علمہا اینست این ✤ کہ بدانی من کیم در یوم دین ✤ یہ دوسرا شعر عاجز کو الہام بھی ہوا ہے مگر بہیز
بجائے اول لفظ جان کے علم ہے ۔ ۳ معارف کا ذخیرہ جو مولویصاحب مین مرزا صاحب
بتلاتے ہین وہ مرزا صاحب ہی کو نظر آتا ہوگا اور وہ ہی اس ذخیرہ سے فیضیاب ہوتی ہونگے
ویا خود مولویصاحب اسکی ذائقہ وسرور مین محظوظ ومسرور رہتے ہونگے ۔ دوسرو نمبر مولویصاحب
نے اس عرصہ دراز مین بطور مشتے از خروار ذخیرہ معارف منتشر فرمایا ہے اوسمین سے تو
یہی نکلا وظاہر ہوا ہے کہ (۱) مولویصاحب خط مندرجہ خلاف بیانی مین دریافت کرتے ہین
کہ دو ملہموں کے مخالف الہامات مین کس معیار سے ہم تفرقہ کرین ؟ گویا انکو اب تک یہ معلوم
ہی نہین کہ اسلام مین کتاب وسنت ایسی کامل اکمل معیار ہین جنسے حق وباطل صحیح وغلط ۔
راست وکج خوب کما حقہ پرکہا جاسکتا ہی خواہ کوئی کسی بہیس مین روپ بدلکر مدعی الہام
ووحی ۔ ونبوۃ ۔ ورسالت وغیرہ ہوکر آوے (۲) خوبی قسمت سی فہم وعلم ہبیل مین جو انکو
کمال ہے وہ یہ ہی کہ بتون ومندرون کے پجاری وسیچے نبی مین انکو امتیاز نہین اور ایک کا
دوسرے سے فرق نہین کرسکتے ۔ پہر طرفہ یہ کہ چارسو پجاریون کو سچے کہکر پہر اونکی پیشگوئی
کو جہوٹھا کہین ۔ تو جناب الہی کے شان مین کوئی بٹہ نہین لگتا ۔ لیکن اگر مرزا صاحب کے

Marfat.com

مخالف کسی کو سچا الہام ہو تو اُسمین نعوذ باللہ جناب الہٰی کے شان مین بٹہ لگتا ہے اور اسلام کا سر چور ہوتا ہی جیسا خط مندرجہ رسالہ خلاف بیانی مین لکھا ہے (۳) آیۃ شریف و لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا کے معنے و تفسیر معلوم مولویصاحب نے کہاں سے یہ سیکھے ہین کہ جس عبد الرحمٰن کو مولویصاحب کے وہمی و فرضی خود تراشیدہ اعتقادات کے مخالف الہام و کشف ہو وہ اس اختلاف مین داخل ہے جیسا کہ اُنہون نے خط اسمی حافظ محمد یوسف صاحب مطبوعہ الحکم ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء مین ظاہر فرمایا ہے جس سے مستنبط ہوتا ہے کہ وہ آیۃ شریف کے اصلی معنے اُسے بیخبر ہین جو عام فہم اور معمولی سمجھ کے لئے بھی سہل ہین اور وہ یہ ہین کہ اگر قرآن مجید اللہ تعالےٰ کا کلام نہوتا تو تم اسمین بہت اختلاف پاتے جس سے صاف و صریح طور پر ظاہر و باہر ہے کہ جو کلام نقیض و متضاد باتون و افراط تفریط سے ایسا پر ہو جیسا مرزا صاحب کی تحریر ہوتی ہے تو وہ ہرگز اللہ تعالےٰ کی طرف سے نہین ہوسکتا کیونکہ یہہ مصرعہ دروغگو را حافظہ نباشد صادق آتا ہے - اور اسی سے یہ بھی عیان ہی کہ جو کلام الہٰی و ربانی تعلیمات یعنی شرع نبوی علیہ و علی آلہ الصلوات والتحیات کی مخالف ہو وہ بھی اسی بنا پر بالکل مردود و مطرود ہی (۴) دو شخصونکے الہامات مین اختلاف ہونیکو لو کان من عند غیر اللہ الخ کے نیچے لاکر مرزا صاحب کی حمایت مین بلا دلیل انکے مخالف کو ساقط الاعتبار قرار دیتے ہین اور تعجب یہ ہی کہ اوسی مخالف کی نسبت کامل یقین سے سچے اور مفتری علی اللہ نہونیکی خود بکمال وثوق اخبار الحکم ۳ اگست ۱۸۹۹ء مین اپنی شہادت مشتہر کرتے ہین پس اب مقتضائے راستی و دیانت یہ ہی کہ مولویصاحب جن لوگون کو کامل یقین سے مفتری علی اللہ ہرگز نہین جانتے تو انکے الہامات کو بھی جو بالکل متفق و یکزبان ہین تسلیم و قبول کرلین ہان اگر کوئی الہام کا مدعی یہ کہے کہ مجھکو یہ الہام ہوتے ہین کہ حج ملتوی کرو - زکوٰۃ کا مصرف ایسے غنی کے حوائج کو سمجھو جسپر پانچ سات ہزار روپیہ کی آمدنی کے سبب انکم ٹیکس تجویز ہو خواہ وہ بعد مین عذر داری و حسب مدعا خود شہادت پیش کرکے معاف ہی کرلے - غیر سبیل المومنین اپنی طرح طرح کی تصویر اُترو اکر شغل بُت پرستی کی بنیاد رکہنا جائز ہے - بلا ضرورت و بلا حاجت عمارات بلند گھنٹہ گھر و یادگاری مینار جسکے نیچے جلسہ کا کمرہ ہو بر خلاف تعلیم و حکم

Marfat.com

رسول اللہ صلعم غریبون سے چندہ کر کے بنواوٗ وغیرہ تو مولویصاحب اونکی تائید وتصدیق سے بلا تامل پرہیز وحذر کرین اور مخالف کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلعم ہونیکے باعث اون الہامات کو قبول نکرین بلکہ انکی تردید کو فرض سمجھین یہ کہ دوسرے بے بناوٹ غیر مومنین کے الہامات حقہ ومتفقہ کو محض مرزا صاحب کے خلاف عقل ونقل وعاوی کے مخالف ہونیکی وجہ سے اونکی مخالفت پکمر باندھین اور حق سے روگردانی کرین (ہ) باوجود ان اوصاف کے مولوی صاحب کی کتاب فصل الخطاب لمقدمۃ اہل الکتاب کا نام خلاف محاورہ عربی وغلط ہونے پر جو اعتراض ہوا اوس کا مولویصاحب اتبک کچھ جواب نہین دیسکے۔ نظر برین حالات ایسا ذخیرہ معارف جس قدر کے لائق ہے وہ ظاہر وعیان ہے۔ غرض یہ مولویصاحب کی معارف کا نمونہ ہے جسکے لئے مرزا صاحب نے بھی بعینہ مخالفین اسلام کی طرز پر خود بدولت کی شان وفضیلت بڑہانیکے لئے انکو مبالغہ سے لیسے عالی خطابات سے متصف فرمایا ہے کیونکہ یہ تو مخالفین اسلام کا قاعدہ ہے کہ جب کوئی مسلمان مرتد ہو کر انکے ساتھ جاملے تو اونکو اسلامی فضیلت کے خطابات دینی مین ضرور مبالغہ کرتے ہین اسی طرح مرزا صاحب بھی اپنے مریدین کو محدث۔ حافظ حاجی مولوی۔ عالم۔ فاضل۔ اور بالکل ناخواندونکو امام فخر الدین رازی وغیرہ وغیرہ کے القاب عطا فرماتے رہتے ہین جسکے واسطے خلاف واقعہ اور بموجب تعلیم رسول اللہ صلعم مدح وثنا باعث خرابی وضرر ممدوح ہونیکے اسلام ہرگز اجازت نہین دیتا۔ نظایر مرقوم الصدر سے بخوبی واضح ہوسکتا ہے کہ مولویصاحب کیسے معارف دان فاضل وسلیم العقل ہین اور انکا ذخیرہ علم ومعارف غبطہ کے لائق ہے یا ایسا ہی جسکے لئے رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے دعا اللھم انی اعوذ بک من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع الخ تعلیم فرمائی ہے؟ ہے۔ مرزا صاحب تو مولویصاحب کو ایک سیپارہ پڑہانا ظاہر فرماتے ہین۔ گو عاجز تو واقعا ومطلقاً کچھ چیز وحقیقت نہین لیکن اگر کسی وقت میری قادر قدیر مولے ومحسن کو یہہ کام ہی لینا منظور ہوا اور اسکا حکم آیا تو ایک سیپارہ کیا کل قرآن مجید قران مجید وانکی حکم وفضل سے انکو پڑہا دیگا۔ بارہا الہام تو ہوا ہے واللہ یجتبیکم الخ

ویعلمك من تاویل الاحادیث - والله غالب علی امره ولکن اکثر الناس لا یعلمون
اور کیا عجب کہ مولویصاحب کو پڑہانیکی ضرورت ہی نہ پڑے اور جیسی عاجز کے پیر سید
عبد اللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ کی نسبت تھی کہ انکی صحبت بابرکت مین اکثر احباب
کو بغیر سلسلہ و مشقت تعلیم و تعلم خود بخود پڑہنا پڑہانا و حقایق معارف بفضلہ سبحانہ
و تعالے آجاتے تھے اوسی طرح مولویصاحب کو بھی خود بخود اوس مالک علی کل شئ قدیر
کے فضل و کرم سے سب کچھ آجاوے اور موجودہ ردّی خیالات و فاسد توہمات انکی صفحہ دلسے
زایل و محو ہو جاوین - وذلك علی اللہ یسیر وھو علی کل شئ قدیر - مرزا صاحب خواہ
تعجب کرین عاجز کے نزدیک تو یہ امر بالکل سہل اور ذرا بھی محل تعجب نہین - ایام گذشتہ
مین تو عاجز حسب استدعا مولویصاحب انکی واسطے دعا کرتا رہا ہے جو شاید انکو یاد ہوا اور
آیندہ کی علیم و خبیر کو خبر ہے کہ کون کون بندگان اللہ تعالے عزوجل عاجز سے آکر ملینگے
کیونکہ ایک دو دفعہ اس خبر کی الہامًا اطلاع تو ملی ہے - قال امنتم بہ قبل ان اذن لکم -
لیکن ابھی معلوم نہین کہ اسکا ظہور و واقعہ کس طرح ہوگا - ۵ - مولویصاحب کا سب
دیگر ملہمین راشدین سالکین تربیت یافتہ حسب سنت رب العالمین و طریقہ سید الاولین
والاخرین کو چھوڑکر مرزا صاحب کی بیعت مین داخل ہونا مولویصاحب کے اوسی قول
صادق کے موافق معلوم ہوتا ہے جو وہ خود فرمایا کرتے ہین کہ "بعض پنہانی قصور و گناہ ایسے
ہوتے ہین کہ مرتکب کو کسی صادق کی صحبت مین ٹھرنے نہین دیتے" سو معلوم (غافر
الذنوب معاف فرماوے) کہ کس پنہانی جرم و قصور کے پاداش مین مولویصاحب کو باوجود
بہت سے اولیاء اللہ صادقین مستغرقین ذکر اللہ تعالی کی صحبت کیمیا خاصیت میسر آنکی بھی
ان کو ان بزرگان عارفان باللہ کی خدمت مین جنکی انہون نے ایک لمبی فہرست بیان
فرمائی ہے ٹھرنا و مستفیض ہونا نصیب نہین ہوا - اور مکھن کے بال کیطرح کوری صاف
نکلکر چلے آئے اور آخر ایک ایسی دلدل مین آنکر پھنس گئے جس سے رہائی کیواسطے اگر صدق
دلسے انابت الی اللہ - توبہ و استغفار نکرینگے تو عاقبت محمود معرض خطر مین ہے - اور
اسلئے مولویصاحب کی خدمتمین خیرخواہانہ و مخلصانہ نصیحت ہے کہ وہ آیۃ شریف الم یان

Marfat.com

للذین امنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ پر جو ایک دفعہ عاجز کو خاص انکے لئے الہام ہوئی تھی بغور تدبر و تفکر فرماوین اور اپنے حسن خاتمہ کا فکر کرین۔ ونعوذ باللہ من سوء الاعمال والمال۔ اللھم افتح اقفال قلوبنا بفضلک ولا تومنا مکرک ولا تنسنا ذکرک ولا تہتک عنا سترک ولا تجعلنا من الغافلین آمین آمین ۔۶۔ مولویصاحب کی دیوانگی خانمان چھوڑکر مرزا صاحب کے پاس ہنا کچے کوٹھون مین بسر کرنا کچھ نیا نہین۔ اوّل تو اُن کا خانمان عیال و اطفال کو سب اونکے ساتھہ ہی ہے دوم مرزا صاحب اور مولویصاحب کا مذاق ملتا ہی کیونکہ مولویصاحب مین مرزا صاحب سے پہلے ہی باتباع یا بموافقت سرسید بالقابہ مسیح علیہ السلام کو مرنے مارنے اور انکی قبر کہودنے کا خبط موجود تھا۔ اب اُنکو ایک مددگار ہمخیال ملگیا۔ بلکہ اکثر تو اسبات کی قائل ہین کہ یہ چہیڑ اونہون نے ہی چہیڑی۔ اور مرزا صاحب نے اُسکو اپنے مفید مطلب سمجھکر اُسکی تکمیل کا بیڑا اوٹھالیا اور شاید کوئی اور تعلقات بھی باعث ہون۔ اسلئے وہ مرزا صاحب کی گرویدہ ہین۔ اسطرح بموجب عام قاعدہ کی دوسرے ہزارون بلکہ لاکہون مرید اپنے اپنے پیرون پر بباعث ہم مذاقی و ہم جنسی کے فدا ہین یہ کچھہ تعجب و اچنبا نہین۔ کند ہمجنس با ہمجنس پرواز مشہور مقولہ ہے۔ ۷ مولوی صاحب کا ڈیرہ لگانا تو ذرہ بھی تعجب خیز نہین اونکی طبیعت و عادت قدیم سے ہی ایسی ہے کیا مرزا صاحب کو یاد یا خیال نہین رہا کہ عمر گذشتہ مین اونہون نے کس کس جگہ ڈیرہ نہین لگایا رام پور مین لکھنؤ مین حکیم علی حسن صاحب کی خدمت مین۔ مکہ معظمہ زاداللہ شرفھا مین مولوی رحمت اللہ صاحب و مولوی محمد صاحب کی خدمت مین۔ مدینہ منورہ مین شاہ عبد الغنی صاحب مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین۔ حتی کہ سید انجہانی کے بھی جو مرزا صاحب کے دعاوی کی کبھی موافق نہوئے محب و معتقد رہکر نہ صرف خود ہی اونکو مضامین و روپیہ سے امداد دیتے رہے بلکہ دوسرون کو بھی اُنکی موافقت و امداد کی دعوت و ہدایت امداد اسلام سمجھکر کرتے رہے وغیرہ وغیرہ انکے علاوہ دیگر مقامات و اشخاص بھی ہین جنکا ذکر مولویصاحب نے اپنے خط اسمی عاجز مین کیا ہے۔ بغرض صرف حسن عقیدت سے سب کچھ آرام آسایش رونق آمدنی وغیرہ فراموش کرکے ڈیرہ لگانا تو درکنار اونپر خوبی قسمت سے یا حسن ظنی ایسا غالب تہا کہ اسکی سبب یا غلبہ فطرت کی باعث عمداً مکار دغاباز و فریبیون کی فریب مین بھی آجاتے رہے اور اُنکے کہنے کی تعمیل دہوکہ کہا کر

Marfat.com

بعد تجربہ بھی کرتے رہے ہین جیسا انہون نے کئی مواقع خود بیان فرمائے ہین اور اسلئے یہ بات
سب ہین انکے دوستون تک مشہور ہے کہ اون مین مادہ مردم شناسی ہرگز نہین ہی۔ اور انکی
اس عالی حوصلگی اور نیک طبیعت کا (بشرطیکہ بے اختیاری نہو) عاجز قائل ہے جزاہ اللہ خیر
الجزاء۔ وہ تو سبھی مقامات طبیعت و مذاق پسند پر ایسا ہی کرتے رہی ہین اور ابھی بشرط زندگی
خدا جانے آئندہ کیا کچھ کرینگے پھر مرزا صاحب کے پاس کچے کوٹھون مین رہنا کیا تعجب والوکھی بات
ہے ؟ ۸۔ یہ امر ضرور غور طلب و قابل لحاظ ہے کہ مولویصاحب کو مرزا صاحب کی صحبت سی کیا
فیض اور کسقدر روحانی ترقی ہوئی سو در حقیقت اوسکا اصل حال تو خود مولویصاحب ہی کو معلوم ہوگا
سوا انکے دوسرا جو کوئی کہیگا وہ ظاہری حال پر نظر و قیاس کرکے کہیگا۔ سو ظاہری حال سی تو کچھہ
روحانی ترقی دکھائی نہین دیتی بلکہ بجائے ترقی کے اونکی پہلی حالت مسکنت کہ باوجود وسعت
کے بھی ریل کے سوم درجہ مین بہ معیت غربا سفر کرنا۔ فروتنی ایسی کہ بیمارون وغیرہ سے نہایت
رفق و خلق سی پیش آنا۔ زہد بظاہر ایسا کہ خورونوش لباس وغیرہ کی کچھہ پرواہ نکرنا۔ انابت الی اللہ و
اخلاص ایسا کہ انکی ہر امر و حالت و عظ وغیرہ مین اوسکا نمایان اثر جو صدق کا خاصہ ہی ظاہر
ہونا۔ طالبعلمون پر ایسی شفقت کہ اونکو اپنے پاس سی امداد فیس و پارچات دینا اور انکی سخت و سست
کہنے پر بھی تحمل و بردباری سے پیش آنا وغیرہ۔ سو اب بظاہر تو ان سب اخلاق حسنہ مین کمی دکھائی
دیتی ہے کہ بجائے مسکنت کی طبیعت مین ایسی تعلی شروع ہوگئی ہی کہ (۱) مخلص خادم دوستون کو
احمقانہ رنگ والے کہدیتی ہین ذرا سی بخلاف نفس پر انکی سب خدمات و احسانات فراموش کرکے ان لا الہ
الا اللہ کہنے والون سی ترک ملاقات کرتے ہین۔ گو وعظ خوش اخلاقی اور اچھی طرح ملنی کی تاکید کا کرتے مین
(۲) طالب علمون سی بجائے نرمی کے سختی سے پیش آتے و جھڑکتے ہین (۳) جواب کیلئے و ٹکٹ یا منی
کرنے و جوابی کارڈ بھیجنے پر بھی مسائیل کا جواب مشکل سی دیتے ہین اور دیتے ہین تو ناتمام و بعضے ہرگز
(۴) ایک شخص نے تصویر کا مسئلہ پوچھا تو کہدیا کہ یہ بہت آسان ہی اور کاغذ کی کمی کا عذر ...
(۵) معاملات مین جو عفائی و قسط سکے عاملین جو حق العباد ادا کرنیکے فکر کرنیوالون سے انکی ...
ہے۔ (۶) اللہ جل جلالہ نے قرآنمجید مین جو فرمایا ہے اعدلوا هو اقرب للتقوی واتقوا اللہ ان
اللہ خبیر بما تعملون۔ واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربی وبعهد اللہ اوفوا۔ ان اللہ

یامر بالعدل والاحسان الخ ان کے عملدرآمد وصفت عدل واحسان مین باوجود روز قرآن مجید پڑہنے کی مولویصاحب نے یہ ترقی کی ہے کہ جو شخص مرزا صاحب کی مخالفت مین سختی ودرشتی وتیز کلامی کرے اسکو تو کچھ نہین کہتے لیکن جو نرمی وملائمت سے مرزا صاحبکو حضرت وجناب خطاب کرکے مہذبانہ مدلل آیات قرآنی واحادیث شریف انکی دعاوی کی حقیقت واصلیت ظاہر کرے تو ایسی مہذب مدلل وملایم تحاریر پر ناراض وخفا ہوکر انکی مخالفت پر مستعدی ظاہر کرتے ہین جیساکہ غایت المرام مصنفہ قاضی سلیمان صاحب کی نسبت اور شمس الہدایہ مصنفہ پیر مہر علیشاہ صاحب کی نسبت مولویصاحب نے کیا ہے۔ شمس الہدایہ کی دیکہنے کا اتفاق عاجز کو بھی اخیر جولائی سنہ ۱۹۰۰ مین ہوا ہے نہایت متانت ونرمی سے بادلائل محققانہ لکہی ہے لیکن معلوم مولویصاحب بجائے ویسا ہی مدلل ومعقول جواب دینے کی ناراض کیون ہوتے ہین؟

۷۔ صداقت اخلاص ومعرفت کی اثر کا یہ حال ہے کہ مولویصاحب نے ۲۔ جولائی سنہ ۱۹۰۰ کو لاہور مین مضمون مسائل باران پر وعظ مین اول تو رجماً بالغیب ایک مدعی امام الزمانی مفتری علے اللہ کی صادق ہونیکی نسبت بہت قسمین کہا کر بعد لمبی چوڑی تقریر کے کہا کہ جبتک تمام مسلمان مرزا صاحب کو امام وقت نمانینگے ہرگز بارش کا موُنہہ نہ دیکھینگے اور کئی اور بلیات کا نشانہ بنینگے۔ جیساکہ اخبار لائل پور گزٹ ۱۶۔ جولائی سنہ ۱۹۰۰ صفحہ ۳ پر بعنوان "ہر فرعونے راموسے" معہ تردید درج ہے (بلکہ بعض سامعین نے تو اونکا بجائے بارش کی خاک وگرد وبجائے ٹہنڈک کے آگ برسنا بیان کرنا بھی بتلایا ہے) سو اُسکی نسبت مختصراً یہ عرض ہے کہ ارحم الراحمین نے اپنی عاجز مخلوق کو مولویصاحب کی اغوا وتذبذب سے بچانیکو ایسا فضل وکرم کیا کہ مولویصاحب کے لاہور سے رخصت ہوتے ہی باران رحمت کا نزول شروع ہوگیا۔ اور الحمد للہ علی احسانہ کہ انکی اس وعظ وتشریف بری کی بعد اخیر جولائی تک چہہ مرتبہ بارش ہوئی اور زیادہ فضل ورحمت الٰہی کی امیدواری ہے۔ الحمد للہ تعالے کہ مولویصاحب نے اپنی تذکیر مین رحمت الٰہی کی نفی کا پہلو لیا اگر اسکے برعکس فرماتے تو شاید غریب عاجز مخلوق کو تکلیف ہوتی۔ کیونکہ انکے ایام کے خلاف کتاب اللہ وسنت دعاوی کے سبب انکی اکثر باتین الٹی ہی ظہور پذیر ہوتی ہین چنانچہ سال گذشتہ مین مرزا صاحب نے جو اشتہار دیا تہا کہ بارش ہوگی اگر بارش نہوئی تو ہمارے

Marfat.com

مریدون پر رحمت نازل ہوگی" اسکا بھی اُلٹا ہی اثر ہوا تھا کہ بارش کا خوب امساک ہوا۔ اور مریدونپر یہ رحمت ہوئی کہ ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور کی نوٹس پر رات بہر اشتہار مرہم عیسیٰ کو بازارون گلیون وکوچون سے اتارنے مین حیران وسرگردان رہے۔ اسیطرح طاعون سے بھی جسکی اشتہاری میعاد انتہائی مقررہ مرزا صاحب سرا گذشتہ مین ختم ہوگئی بفضلہ تعالیٰ وتقدس امن وامان رہی۔ لہذا اگر مخلوق الٰہی کی خیر خواہی کی مخالف ہی بیان فرمایا کرین تو بحق مخلوق بظاہر مفید ہی کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ بھی سنت ہے کہ اپنی عاجز مخلوق کو ضلالت سے بچانیکی خاطر کذاب ومفتری کے خذلان کیلئے برعکس ہی اسکی امور ادعائیہ کا ظہور فرماتا ہے۔ ۹۔ بلکہ اونکی حالت کا تنزل تو اسی سے عیان ہو کہ باوجود مولوی عالم فاضل مفسر محدث مصنف مناظر۔ حافظ قاری حاجی حکیم (یعنی طبیب) وغیرہ وغیرہ لقب پانیکے انکو آیہ شریف اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابًا من دون اللہ الخ کے مشہور ومعروف معنے وتفہیم کی طرف توجہ والتفات ہی نہین ہی۔ چہ جائیکہ حدیث شریف من رأی منکم منکرًا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان پر اونکو عمل کی جرأت ہو۔ عاجز اونکے ادب پر معاذ اللہ اعتراض نہین کرتا۔ کیونکہ عاجز کو تو خود الہام ہوچکا ہے ۵ از خدا خواہیم توفیق ادب * بی ادب محروم ماند از لطف رب * مگر وہ ہی ادب اور اوسیقدر جیسا ہادی علیہ الصلوۃ والسلام نے تعلیم فرمایا ہے اور جسکی تعمیل وپیروی کرکے سیدنا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جنکی اولاد مین ہونیکا مولویصاحب کو دعویٰ وفخر ہے) عالی مدارج پر فائز المرام ہوئے۔ اور جیسا ادب آنحضرت صلعم کا وقتًا فوقتًا وہ کرتے رہے امید کہ مولویصاحب کو معلوم ہوگا۔ ہان باطن کا عالم الغیب والشہادۃ واقف ودانا ہے کسی دوسریکو کیا خبر کہ مولویصاحب قبل از ملاقات وصحبت مرزا صاحب اول اپنی نورانی وحالی حالتین ہمیشہ اپنی ساتھ رکھتے تھی اور اب ترقی کرکے اخفاء حال کی خاطر جو بعض فقراء ملامتیہ کی حالت ہوتی ہے۔ (گو سلسلہ تعلیم نبوت مین جس کا مرزا صاحب کے ہان دعوٰے ہی اس اخفاء حال کی کچھہ ضرورت نہین) مولویصاحب بھی اسیطرح اس فیض وبرکت وغیرہ کو جو مرزا صاحب کی صحبت سے حاصل فرمایا تھی بروقت سفر اوسجگہ قادیان چند عرصہ کیلئے چھوڑ آتے ہون۔ واللہ

Marfat.com

اعلم بحقیقت الحال و المآل – ۱۰- اللہ تعالےٰ مولویصاحب کا ہادی ہو اور امید کہ وہ غفور و شکور انکی
اخلاص کو ضایع نکرے بشرطیکہ وہ ذخیرہ معارف کی تعریف کا علمی گھمنڈ چھوڑکر صدق دل سے
ارشاد الٰہی الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ - کو نصب العین رکھکر قرآن مجید و
حدیث شریف کی تفسیر و تشریح مین صحابہ تابعین و سلف صالحین کا اتباع مدنظر رکھین اور
فلسفیانہ و حکیمانہ مذاق کی مداخلت نکرین - نیز مسیح علیہ السلام کی تحقیر - بے ادبی - و کاوش سے
جسکے درپے ہین باز رہین اور اپنے سینہ کو اس کدورت سے پاک صاف کرین - ۱۱- چونکہ مولویصاحب
کی عاجز سے بھی چندی محبت رہی ہے عاجز کو دعا کرنیکے واسطے زبانی کہتے و خطوط بھیجتے رہے
جنکی عاجز تعمیل کرتا رہا - اور اب یہان بھی جو کچھ لکھا ہے اونہی ملاقات و محبت کی سبب اخلاص سے
مولویصاحب کی خیر خواہی و مخلوق الٰہی کی نفع رسانی کی نظر سے لکھا ہے جیسا کہ حدیث شریف
مین بھی حکم ہے ان احدکم مرآت اخیہ فان رای بہ اذی فلیمط عنہ - المومن مرآۃ المومن لخو
المومن یکف عنہ ضیعتہ و یحوطہ من ورائہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے رحم اللہ امرأً
اھدی الینا عیوبنا - ابوطالب سے مروی ہے - ان عمر خطب الناس فقال انشد اللہ عبدًا علم
فیّ عیبًا الا اخبرنی بہ لھذا مولویصاحب کو بہ دعوی عمری المنصب حسب روش و عادت سیدنا عمر رض عاجز
کی اس خیر خواہی و خدمت پر خوش و راضی ہونا چاہیئے اور اگر کوئی لفظ یا جملہ مولویصاحب کو ناگوار
یا باعث ناراضی خاطر ہو تو عاجز کو اسکے جائز و شرعی معافی کا خواستگار ہو نہین کچھ تامل نہوگا
انشاء اللہ العزیز - ۱۲- قادیان مین جب عاجز کے الہامات مطالعہ فرمارہے تھے تو فرماتے تھے کہ مین
دیکھتا ہون کہ خطابات موسوی و عصا، تو الہامات مین ہین لیکن انکا پتہ نہین لھذا نشان و اثر
نظر نہین آتا) لہذا مولویصاحب کا یہ تردد رفع کرنیکے لئے عاجز عرض پرداز ہے کہ مولویصاحب
عاجز و رفیق کی لیاقت و استعداد علم سے تو خوب واقف ہین کہ خیر ہی خیر ہے پس اب اس کتاب
عاجز پر نظر عمیق ڈالکر غور فرماوین کہ یہ کام اور یہ تحریر عصا موسی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کام ہے
یا نہ؟ یعنی جو عصا موسی علیہ السلام عاجز نے ایک رویا مین اپنے ہاتھ مین دیکھا تھا؟ کیونکہ بے بضاعتی
عادت خاموشی خلوت پسندی - نفرت شہرت - رغبت گمنامی کی سبب عاجز کو تو اپنے و رفیق جیسے ہیچکارہ
و نالائق سے اسقدر و ایسی تحریر ہونا عجائبات و قدرت الٰہیہ ہی معلوم ہوتا ہے - ۱۳- مرزا صاحب

جب مولویصاحب کو ایسا جلیل الشان فاضل تمام جہان کی تفسیرین اپنے پاس رکھنے والا اور ایسا ہی انکے دلمین ہزارہا قرآنی معارف کا ذخیرہ جانتے اور بیان فرماتے ہین اور خود بدولت کا دعوی بھی اشاعت قرآن مجید و اعلاء کلمۃ اللہ و فیضرسانی خلق اللہ کا ہے تو پھر مرزا صاحب مولویصاحب کو قرآنی حقائق و معارف سنانے اور قرآنی فیضرسانی کیلئے لاہور آنکر قرآن مجید پڑہنے و پڑہانیکی اجازت کیون نہین عطا فرماتے ہے حالانکہ لاہور والے شائقین کئی دفعہ علے التواتر اوس فیض کیلئے متعدد درخواستین و عرائض بھی ارسال خدمت کر چکے ہین اور آپنے وعدی بھی فرمائے مگر نہ معلوم کہ اونکو قلیل عرصہ کیلئے بہی مولویصاحب کی غیر حاضری و مفارقت کیون گوارا نہین ؟ باوجودیکہ دعوی یہ ہے کہ فراہمی و کثرت جماعت کیواسطے کسی دوسرے کی موجودگی و توسط کی آپ کو کچھ پرواہ نہین - ۱۴ - پھر مرزا صاحبکا مولویصاحب پر ایک احسان یہ ہے کہ انکی رعایت سخن و پاس خاطر سے یوز آصف یعنی فرضی مسیح علیہ السلام کی قبر کو جسکی تشریح قاضی فضل احمد صاحب نے اپنی کتاب کلمہ فضل رحمانی مین خوب لکھی ہے اور جسکو اولا مرزا صاحب نے بلاد شام مین قرار دیا تھا اب بخلاف تحریر سابقہ خود اوسکو کشمیر مین ہی رہنے دیا اور اپنی زبانی قوت جاذبہ و قدرت کاملہ سے اوسکو مثل منارہ دمشقی قادیان مین نہین کھینچ لیا ورنہ ایسا کرنا کیا مشکل تھا کیونکہ روپیہ جسپر بزعم مرزا صاحب کھیلونکا مدار ہے بقول مرزا صاحب اب بہت آتا ہے - اونکی قبر کو بھی اگر کسی جگہ قادیان مین قرار دیدیتے - تو گواہ بہت مہیا ہو جاتے - کتبہ بھی نکل آتا بلکہ ان سب سے بڑھکر شاید بتدبیر مرزا صاحب خود صاحب قبر بول اوٹھتی کہ ہان مین مسیح ابن مریم ہون اور آپ میرے جانشین ہین اور پھر اس معجزہ یا کرامت مرزا صاحب مین چون و چرا کی گنجایش بھی بہت نہوتی - کیونکہ تاریخ یونان و ہندوستان مین اس امر کے ثبوت کیلئے کئی نظائر موجود ہین - بہت آدمی مطلق خوابکے بنا پر بزرگون کی خانقاہین جہان چاہتے ہین بنا لیتے ہین جنپر اونکی اپنی اور عام لوگون کی اوقات بسری بھی ہونے لگتی ہے چنانچہ عاجز نے بچشم خود ایسی قبرین اپنے سامنے بنتی دیکھی ہین اور یہان تو کسی موجودہ قبر کا فقط نام ہی بدلنا پڑتا - ۱۵ - مولویصاحب فرماتے تھے کہ انکا عقیدہ دربارہ ولادت مسیح علیہ السلام سرسید والا ہی تھا لیکن اسوقت مرزا صاحب کے عدم اتفاق

Marfat.com

کے باعث وہ گویا تقلیداً ساکت ہین تو اس لئے بپاسخاطر مولویصاحب کیا مرزا صاحب ضروری
نہین سمجھتے کہ خود بدولت بھی اپنے عقیدہ ولادت مسیح علیہ السلام کو مولویصاحب کے ساتھہ موافق
فرماکر عوام پر اُسکا اظہار فرماوین؟ تاکہ انکی پیدائش مین خلاف نیچر بے پدری کی خصوصیت
نرہکر اونکی موت کی ساتھہ مطابق ہوجاوے اور انکی حالت ولادت و وفات مین مرزا صاحب کے نزدیک
کوئی خصوصیت و نقیض نرہے؟ جب مرزا صاحب ایسا کرینگے تو پھر امید ہے کہ مولویصاحب علاوہ
زن و فرزند روپیہ آبرو جان تمام آپ کا ملک کرنے کی باقی رہا سہا دین و ایمان بھی خود
بدولت پر قربان کردینگے اور ایسی ہی اطاعت موافقت و خدمات پر خیال کرکے مرزا صاحب نے
نشان آسمانی صفحہ ۴۵ و ۴۶ پر مولویصاحب کی غلامی و عطیہ ہمت ۳۰۰۰۰ روپیہ پر خوش ہوکر مثل شاعران
مولویصاحب کی تعریف کرکے فرمایا ہے ؎ چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دین بودے ✣
ہمین بودے اگر ہر دل پر از نور یقین بودے ✣ مرزا صاحب کی خوشی تو اس مین ضرور ہے کہ ہر ایک نور دین
جیسا خادم اور جان و مال سے ہماری خدمت کرنیوالا ہی ہو لیکن خالق ما ہانے مخلوق کو وقد
خلقکم اطوارا خلق کرکے ہر امر مین مساوات نہین رکھی اور اسلئے جہان مولوی نور دین صاحب
جان و مال سے خدمت کرنے والے ہین وہان ایسے بھی ہین کہ صرف باتین بناکر اور ہاتھ کھاکر اپنی
خدمت ہی کرائین اور خرچ کوڑی نکرین۔ اور وقد خلقکم اطوارا کے اول اللہ جل جلالہ کیا عمدہ
ارشاد فرماتے ہین مالکم لا ترجون للہ وقارا جسکا کیسا صاف مطلب ظاہر ہے کہ تم فانی اشیاء
و فانی انسانون پر کیا تمنائین و امیدین کرتے ہو کہ وہ ایسے ہوتے تو کیا خوش ہوتا۔" تمکو کیا ہوگیا
کہ تم اللہ عز و جل علی کل شئ قدیر کا وقر کیون نہین کرتے جو سب کچھہ کرا کر دینے والا ہے؟ مرزا
صاحب اسپر توجہ فرماوین۔ ۱۶- اسوقت نشان آسمانی کو دیکھتے ہوئے عاجز کی نظر صفحہ ۴۴
کی ضروری گذارش پر جا پڑی جسمین لکھا ہے کہ آگے تو ہماری صرف بیرونی مخالف تھی او
فقط بیرونی مخالفت کی ہمین فکر تھی اور اب وہ لوگ بھی جو مسلمان ہونیکا دعوی کرتے
ہین بلکہ مولوی و فقیہہ کہلاتے ہین سخت مخالف ہوگئے ہین" اسکی مطالعہ سے مرزا صاحب کا
الہام لا تثریب علیکم الیوم جو غالباً اونہوا نے بمقام ہوشیار پور ۱۸۸۶ء مین بتلا کر فرمایا تھا
کہ اسکے یہ معنی ہین کہ مخالف اب موافق ہوجاوینگے" یاد آگیا اور خیال آیا کہ اب جو دشمن بڑے

Marfat.com

کے بعد بخلاف الہام ۲۶ شعبان ۱۳۱۳ھ جنوری ۱۸۹۶ء کی چھپی ہوئی کتاب میں مرزا صاحب نے سخت مخالفت کا اقرار کیا ہے اور اسوقت الہام کی سند پر کہا تھا کہ اب مخالف موافق ہو جاوینگے۔ تو یہ پیشگوئی و تفہیم بھی مرزا صاحب کی کیسی پوری و صحیح ہوئی؟ مرزا صاحب اپنی تفہیمات پر غور فرماویں کہ کیسی درست اور صحیح ہوتی ہیں کہ آپ مغرب کو مشرق ہی سمجھتے ہیں۔ ۷ امرزا صاحب کا اجبر پر مولویصاحب کی پیروی کرنیکی نصیحت فرمانے سے اونکی مراد بعیت و مریدی میں داخل ہونا ہی معلوم ہوتا ہے۔ سو اسکی نسبت پہلے عرض کر چکا ہوں کہ بباعث ممانعت شیخ عربی والہامی منامی و وجدانی معذوری و مجبوری ہے۔ طرفہ تر یہ کہ طالبان مولےٰ عز وجل و مشتاقان دین متین تو اپنی اطمینان و نجات کی خاطر خود پیر و مرشد کے خواہان و جویان ہوتے ہیں لیکن یہاں برعکس اوسکے مرزا صاحب کو مریدان و طالبان کی ضرورت طلب و تلاش و فکر ہے۔!!

فصل ۱۰۹۔ ضرورة الامام۔ صفحہ ۲۹ و ۳۰۔ ہمارے عزیز اور دوست ملہم صاحب یاد رکھیں کہ وہ ان خیالات میں سخت درجہ کی غلطی میں مبتلا ہیں اگر وہ اپنی الہامی طاقت سے پہلے مولویصاحب موصوف کو قرآن دانی کا نمونہ دکھلاویں اور اس خارق عادت کی چمکار سے نوردین جیسے عاشق قرآن سے بیعت لیں تو پھر میں اور میری تمام جماعت آپ پر قربان ہے کیا چند ناشناختہ الہامی فقروں کے ساتھ کہ وہ بھی اکثر صحیح نہیں یہ مرتبہ حاصل ہو سکتا ہے کہ انسان اپنے تئیں امام الزمان خیال کرے عزیز من امام الزمان کے لئے بہت سی شرائط ہیں تب ہی تو وہ ایک جہان کا مقابلہ کر سکتا ہے ع ہزار نکتۂ باریکتر ز مو اینجا است ؎

نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند ؎

جواب۔ سخت درجہ کی غلطی تو بخیال مرزا صاحب ان سے عدم موافقت ہے جس میں عاجز معذور ہے الہامی طاقت سے قرآن دانی کا نمونہ دکھلانیکا سوال بھی ایسا ہی جیسا اور لوگ مرزا صاحب پر کیا کرتے ہیں اوسکو تو خود بدولت ناپسند فرمایا کرتے ہیں لیکن یہاں نہ ہر چہ بر خود میپسندی بدیگران مپسند و ارشاد والذی نفسی بیدہٖ لا یؤمن عبد احتی یحب لاخیہ المسلم ما یحب لنفسہ کو نظر انداز کرکے عاجز پر وہی سوال بلا تامل فرما دیا۔ مرزا صاحب یہہ تو فرماویں کہ الہام وغیرہ الہی امور اپنے اختیاری ہیں کہ مداریوں کی طرح جو کسی نے کہا

Marfat.com

اور ہانگا فورًا گر دکھایا۔ اَعُوذُ بِاللہِ اَنْ اَکُونَ مِنَ الجاھِلِین۔ یہہ آیت عاجز کو خواب مین مرزا صاحب کے نازیبا کلامی پر الہام بھی ہوئی ہے۔ ۲۔ کبھی مرزا صاحب عاجز کو ایک جلسہ مین سورۂ اخلاص کے حقائق معارف بیان کرتے جس سے ہزار درجہ بڑہکر خود بدولت بیان نہ کر سکین اور کبھی مولوی عبدالکریم کے حقائق معارف کی ہزارم حصہ کی برابر بیان کرنے مین عاجز کو عاجز جاننے مین حلف اوٹھاتے اور کبھی مولوی نورالدین صاحب کو ایک سیپارہ پڑہانے اور کبھی الہامی طاقت سے قرآن دانی کا نمونہ دکھلانیکو اور کبھی خارق عادت کی چمکار سے بیعت لینی کو فرماتے ہین جائے غور ہے کہ یہ طلب آیات کیسے مشابہ ہے یا نہین جیسا کہ قرآن مجید مین اللہ جل جلالہ نے طلب آیات والون کے قول نقل فرمائے ہین مثلاً لَوْلَا اُنزِلَ عَلَیہِ آیَاتٌ مِن رَبِّہ۔ وَقَالُوا لَن نُؤمِنَ لَکَ حَتّٰی تَفجُرَ لَنَا مِنَ الاَرضِ یَنبُوعًا اَو تَکُونَ لَکَ جَنَّۃٌ مِن نَخِیلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الاَنہَارَ خِلٰلَہَا تَفجِیرًا اَو تُسقِطَ السَّمَآءَ کَمَا زَعَمتَ عَلَینَا کِسَفًا اَو تَاتِیَ بِاللہِ وَالمَلٰئِکَۃِ قَبِیلًا اَو تَکُونَ لَکَ بَیتٌ مِن زُخرُفٍ اَو تَرقٰی فِی السَّمَآءِ وَلَن نُؤمِنَ لِرُقِیِّکَ حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَینَا کِتٰبًا نَقرَءُہٗ وغیرہ۔ انکی جواب تو ماشاء اللہ مرزا صاحب کو امید معلوم ہونگے کیونکہ آیات طلبی پر جنگ مقدس تاریخ ۲۶ مئی ۱۸۹۳ء صفحہ ۲ مین مرزا صاحب نے قُل اِنَّمَا الاٰیَاتُ عِندَ اللہِ سے شروع کرکے پہر صفحہ ۱۲ و ۲۲ مین لکھا ہے کہ نشان کہلانا اقتداری طور پر انسان کا کام نہین ہے بلکہ خدا تعالی کے ہاتہہ مین ہے "اور پہر یہ کہکر کہ میرا دعوی خدائی کا ہے اور نہ اقتدار کا او مین ایک مسلمان آدمی ہون جو قرآن شریف کی پیروی کرتا ہون۔ وہی انجیل متی باب ۱۲ آیۃ ۳۸ و ۳۹ و باب ۱۶ آیۃ ۳ و ۴ والی انجیلی جواب ہی دیکر اونکو ٹالا تھا جس مین کہا ہے کہ اس زمانہ کی بد اور حرامکار لوگ نشان ڈہونڈہتے ہین۔ الخ" لیکن یہان عاجز مسلمان منتی قرآن مجید پر ویسی ہی اقتداری نشان کہلانیکو بار بار زور ڈالا یہ عجب انصاف ہے۔ خیر یہ بھی غنیمت ہے کہ مرزا صاحب نے اَرِنَا اللہَ جَہرَۃً والا سوال جو موسی علیہ الصلوۃ والسلام پر ہوا تہا ابھی نہین کیا۔ اگرچہ اسکا جواب بھی قرآن مجید مین موجود ہے۔ ۳۔ مرزا صاحب خود بدولت کی الہامی طاقت اور خارق عادت کی چمکار کی طرف بھی خیال و غور فرماوین کہ عاجز اور عاجز کے رفیقان کیواسطے خود بدولت نے سالہا سال سے کسقدر توجہ کی و زور لگایا۔

۵۴ کہہ۔ اسکے نہین کہ نشانیان اللہ تعالی کے پاس ہین ۱۲

Marfat.com

اور عاجز کو پیغام بھی اپنے خاص مریدون کی معرفت بھجوائے کہ "تمہاری علیحدگی بیعت کا
باعث اور بہت لوگ بھی رکے ہوئے ہین"۔ اور مولوی نوردین صاحب بھی ہمیشہ انجن کے ساتھ
گاڑی ملانیکی بہت ہی تاکید فرماتے رہے اور ملاقات گذشتہ ستمبر ۱۸۹۸ء پر بھی جسکا نتیجہ ظہور
رسالہ ضرورۃ الامام ہے مرزا صاحب نے عاجز کے مطیع کرنیکو بہت ہاتھ پاؤن مارے اور زور
لیاقت خرچ کرنے مین کچھ کسر نہ رکھی۔ پھر فرماوین کہ اسکا نتیجہ و اثر کیا ہوا؟ اور عاجز تو کسی قسم
کا دعوی نہین رکھتا لیکن مرزا صاحب کرامات اقتدار و اجابت دعوات کی کیسے مدعی ہین کہ
بظاہر دنیا مین کوئی ایسا نہین ہے۔ ۴۔ یہان پر اپنے صادق الحال شیخ کا حال یاد آگیا کہ
جب بوجہ جور مخالفین کے شہر سے باہر چلے گئے تو وہان لوگ انواع الواع چیزین لیکر جوق جوق
حاضر ہوتے تو اسوقت آپ نے دعا کی کہ یا اللہ من از تو ترا می خواہم بندگان را نمے خواہم اور
ادہر مرزا صاحب ہین کہ بمصداق آیت یقولون ما لا یفعلون قول تو یہ کہ ؎ در دو عالم مرا عزیز
باتوئی + آنچہ می خواہم از تو نیز توئی۔ اور عمل یہ کہ اپنی جمعیت بنانیکے لئے لوگون کو ورغلانے اور
پھسلانے مین خود بھی ہمہ تن مصروف رہین اور دلالون کو بھی مقرر فرما کر لوگونکے پیچھے لگائی
رکھین عجائب معاملہ ہے۔ ۵۔ الہامی طاقت و خارق عادت کی چمکار خاصکر پیشگوئیون کو
اپنی قرارداد مندرجہ براہین احمدیہ کے مخالف بڑا کمال قرار دیکر انکی دیکھنے دکھانیکے مرزا صاحب
عاشق تو بہت ہین لیکن تقدیر الٰہی سے ان اپنی بناوٹی ہوؤن مین اکثر ناکام ہی رہتے ہین۔
دوسرے اہل اللہ کے نزدیک یہ دیکھنے دکھلانے و شیخی بگھارنیکے کام معصیت و شرک مین لہذا وہ
کبھی ایسی خلاف اخلاص و لغو امور کیطرف توجہ نہین کرتے۔ چنانچہ عاجز کے شیخ رحمۃ اللہ علیہ
فرمایا کرتے کہ این کار جوگیان ہست اور سوائے نیت حصول رضاء رب العالمین کسی اور فضول شغل
سے ممانعت فرماتے۔ اسکے مطابق مرزا صاحبکو یاد ہوگا کہ جب لودہانہ مین انکو شیخ سید عبد اللہ صاحب
غزنوی رح کے مرید حافظ صاحب کو مرزا صاحب نے بطلب مدد بعض امور [illegible] کیلئے توجہ و
دعا کرنیکو کہا تھا اور انہون نے مرزا صاحب کا کہنا مانکر توجہ کی تو انکو فوراً معلوم ہوا اور جواب
ملا کہ یہ شرک ہے جو انہون نے اسیوقت مرزا صاحب سے کہدیا تھا۔ مرزا صاحب خود بھی براہین کے
صفحہ ۲۳۰ مین لکھ چکے ہین کہ اہل اللہ پیشگوئیون سے نہین بلکہ معرفت اپنی توکل خارق عادت

Marfat.com

کامل محبت ۔ انقطاع تام ۔ صدق وثبات ۔ انس باللہ ۔ شوق وذوق ۔ غلبہ خشوع وخضوع ۔ تزکیہ
نفس ۔ ترک محبت دنیا ۔ لاثانی تقویٰ وطہارت ۔ انشراح صدر وغیرہ سے شناخت کیجاتے ہین
پیشگوئیان انکا اصل مطلب نہین ۔ ملخصاً ۔ اور حق بھی یہی ہے کیونکہ اگر پیشگوئیان وامثال ان پر بندگی
وتقرب الی اللہ کا مدار ہوتا تو جنم پتری بنانیوالے پنڈت جوتشی ۔ جوگی ۔ رمال ۔ سادہو وغیرہ وہی
عارفان باللہ ومقربان الٰہی ہوتے کیونکہ انمین بروئے حساب ہندسہ قیافہ قیاس ۔ عمل مشقت
خلاف نفس وغیرہ وسائل ناجائز پیشگوئیون کا مادہ وسامان اکثر ہوتا ہے اور مرزا صاحب کی نسبت
انکی پیشگوئیان بدرجہا بہتر وزیادہ معتبر نکلتی ہین جیساکہ یہ امر بہت انسانون وعاجز کا تجربہ شدہ
ہے اور یہ امور کچھہ قابل قدر بھی نہین ہین ۔ اس جگہ ان امور وواقعات سے بحث نہین ہے جنکو وہ
ذات پاک علیم وخبیر وعلی کل شئے قدیر خود بخود اپنے فضل وکرم سے اپنی عاجز ومنین بندگان پر
بسبب بلا درخواست کشف فرماوے اور کھولدے ۔ کیونکہ ان مین نہ اون بندگان کی کچھ درخواست وآرزو ہوتی
ہے اور نہ انکا کچھہ دخل وتراش خراش لہذا اسمین کسیکی کیا شیخی ہ ۶-۹ ۔ عاجز تو بندگان الٰہی
کو اپنے اوپر قربان ہونے دینا ہرگز ہرگز گوارا نہین رکھتا بلکہ حد سے زیادہ تعظیم وتکریم مرزا صاحب
کی جو انکی مریدین کرتے ہین اور مرزا صاحب عالی حوصلگی وخوشی سے ارشاد وہدایت قرآنیکو نظرانداز
کرکے اوس غلو وتعظیم کو پسند وگوارا فرماتے اور انکی نفوس کو مع لوازم کے اپنا ملک اور خود بدولت کو
اونکا مالک قرار دیتے ہین عاجز ایسی تعظیم کو خلاف شرع ہونیکا باعث اور بندگان الٰہی کی نفوس
کی مالکی کو شرک وناجائز سمجھکر اس سے بہت متنفر ہے کیونکہ یہ مخالف ومنافی نسبت عبودیت ہے ۔
۷ ۔ مرزا صاحب نے ابھی صفحہ ۲۷ و ۲۸ پر حقائق ومعارف وآسمانی برکات کے عوض اپنا ہاتھ دینے
وخود مع جماعت کے بیعت کرنیکی مستعدی ظاہر کی اور اعراض کرنیوالیکو بدذات کہا جسکا ذکر فصل
۹۸ و ۹۹ مین ہوا ہے اور اب یہان یہ شرائط پیش کرتے ہین کہ پہلے مولوی نورالدین کو ایک سپارہ
پڑھاؤ ۔ قرآن دانی کا نمونہ دکھلاؤ ۔ وخارق عادت کی چمکار سے اوس سے بیعت لو وغیرہ ۔ سبحان اللہ
کیسی استقامت وراستبازی ونیک نیتی ظاہر ہو رہی ہے ۔ ۸ ۔ الہامات جب آیات قرآنی ہون اور
مزید بران اوسی طرح پورے وواقع بھی ہوتے رہین بلکہ مرزا صاحب خود انکی عملاً تصدیق کرین ۔ اور
ہون بھی بے شمار پھر اونکو چند ۔ ناشناختہ ۔ الہامی فقرے وغیر صحیح وغیرہ کہنا کیونکر صحیح ہوا ؟

Marfat.com

کیا اسلئے کہ وہ سوائے مرزا صاحب کبھی ورعاجز کو ہوئی ۹ ہان عرصہ کی بعض الہام (یعنی ملاقات گذشتہ ستمبر ۹۰ء سے پہلی ۱۸۹۰ء) کے کچھ کچھ من وجہ ناشناختہ تھے جیسے ان تصبک حسنة تسؤهم - فتزل قدم بعد ثبوتها - کانوا قوما عالین - ان ترن انا اقل منک مالا و ولدا الخ ففررت منکم لما خفتکم - ان الله لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسهم - ساوریکم ایٰتی فلا تستعجلون - لا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار - سینالهم غضب علی غضب یہان لفظ ظلموا بڑا غور طلب ہی قرآن مجید مین اللہ تعالے فرماتا ہے ان الشرک لظلم عظیم سو مرزا صاحب نے جسقدر شرک فی الالوہیت وشرک فی النبوۃ مین غلو کیا ہی محتاج بیان نہین - قل الله ای وربی لتنبؤن بما عملتم - ما منا من شهید - تالله لاکیدن اصنامکم - قل هل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الخ - انهم لشرذمة قلیلون - ما قدروا الله حق قدره بیت چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد * میلش اندر طعنۂ پاکان کند * لو ما تاتینا بالملئکة وهم شاهدون الربک البنات ولکم البنون کیف تحکمون - خادم کو مخدوم نہین بنانا چاہئے رددنا اسفل سافلین - کرمنا بنی آدم جعلته کالرمیم - خدا تجھہ پاس تو ڈہونڈے جنگل مین * ڈہونڈورا شہر مین لڑکا بغل مین * یا دو مولے سے فقط کام تو رکھ * اس سوا اور کسی کام سے کام نرکھہ ان دو اخیر شعرون مین مرزا صاحب سے انقطاع کی کیسی صریح تعلیم ہے جنمین صاف طور سے بتلایا گیا ہے کیونکہ ہم تو مرزا صاحب و انکی جنگل قادیان کو حسن ظنی سے جائے امید سمجھتے تھے اسلئے اُسکی بالکل ویران ہونے اور اپنی غلط خیالی پر اطلاع دیگئی علی ہذا القیاس دوسرے شعر مین مرزا صاحب کے طرف التفات اور انکی تالیفات کا شغل توجہ ماسوی اللہ مین داخل کہی گئے - اور یا د مولی کی تاکید ہے - اور اسیطرح خدا تجھہ پاس کہکر جو قریبا نحن اقرب الیه من حبل الورید کا ترجمہ ہے تاکید فرمائی گئی - پہر الہام ان اول بیت وضع للناس للذی ببکة مبارکا - جس سے ظاہر ہے کہ اول و اصل قبلہ قابل تعظیم و توجہ و مرجع خلائق جو لوگون کے لئے بنایا گیا وہ وہی ہی جو مکہ مبارکہ مین ہے نہ اسکی جا جیسا کہ مریدین مرزا صاحب نے اوس اصل بیت و قبلہ مکہ معظمہ کو فراموش کرکے مرزا صاحب و انکے مکان کو قبلہ و کعبہ قرار دیا ہے - اسمین بھی مرزا صاحب کے اعتقادات وغیرہ کی طرف ملتفت ہونے سے ممانعت ہی - سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

یہ سب اور دیگر چند الہامات جو اول عاجز کو بوجہ کچھ ناشناختہ تہے کہ حسن ظنی سے اُنکا محل تعلق و مخاطب مرزا صاحب کو کہنے مین تامل تھا لیکن اب مرزا صاحب نے مہربانی و احسان فرمایا کہ عندالملاقات اول اپنی تقریرین اور پہر رسالہ ضرورۃ الامام وغیرہ مین سب کا خود بدولت کو مخاطب محل و مصداق ہونا ثابت و ظاہر فرما دیا جس سے یہ سب ناشناختہ شناختہ ہوگئے۔ ہداہ اللہ تعالیٰ ۹ – امام الزمان کبھی اور عاجز کا ہونا مرزا صاحب تو بیشک بہت ناپسند فرماتے ہین لیکن بہ فحوائے ارشاد ان الفضل بید اللہ یوتیہ من یشاء واللہ واسع علیم۔ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم اُوس خالق مالک قادر عزوجل کے کارخانہ مین کسکو دخل ہے؟ یہ سب کچھ اوسکی ہاتھ مین ہے اُسکو اختیار ہے جسکو جب چاہے بنا دیوے اور سرافراز فرما دیوے اور بنے ہوئے کو اوسکی نالایقی تکبر و تعلی وغیرہ جرائم کے سبب بگاڑ دے۔ عاجز تو ہر طرح راضی ہے کسی طرح کا کچھ عذر نہین اگر کسیکی غلامی مین ڈالکر راضی ہوے تو وہ بادشاہت اور سلطنت تمام جہان سے بدرجہا اعلے و اولی ہے۔ عاجز کو الہاماً بار ارشاد بھی ہوتا ہے تعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شئ قدیر۔ مرزا صاحب کے ایک جاہل کے ساتھ مقابلہ کرنیکا ذکر آئندہ عرض ہوگا۔ ۱۰ – اخیر پر جو لکھا ہے ۹ ہزار نکتہ باریک تر ز مو اینجاست ٭ نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند ٭ اسپر مرزا صاحب توجہ کرین کہ زبانی دعاوی فضل و کمال و کبھی مثیل و کبھی موعود کبھی کچھ کبھی کچھ بن بیٹھنے سے کچھ نہین ہو سکتا جبتک کہ انسان اپنی عبودیت مد نظر رکھکر سراپا عجز و انابت سے بدل و جان مطیع و فرمانبردار کتاب اللہ عزوجل و سنت رسول اللہ صلعم نہ بنے۔

فصل ۱۱ ضرورۃ الامام صفحہ ۳ ملخصاً میری عزیز ملہم اس وہم مین نہ رہین کہ فقرات الہامی اکثر اونپر وارد ہوتے ہین مین سچ سچ کہتا ہون کہ میری جماعت مین اس قسم کے ملہم اسقدر ہین کہ بعض کے الہامات کی ایک کتاب بنتی ہے سید امیر علی شاہ ہر ایک ہفتہ کے بعد الہامات کا ایک ورق بھیجتے ہین اور بعض عورتین٭ میرے مصدق ہین وغیرہ (یہان مبالغہ سے بصیغہ جمع عورتین کہکر پہر فقط ایک کا ذکر کیا کہ اوسکی الہام مین آپ کی نسبت غلطی کم ہوتی ہے) ایسا ہی کئی ملہم ہماری جماعت مین موجود ہین ایک لاہور مین ہی تشریف رکھتی ہین مگر کیا ایسی الہامات سے کوئی شخص امام الزمان کی بیعت سے مستغنی ہو سکتا ہے۔

٭ یہ لیتھہ والی بائی سلطان باہو صاحب کی خاندان قادریہ سے متعلق ہین اور مرزا صاحب سے کبھی اونکی ملاقات بھی نہین ہوئی اور ان سے کچھ تعلق ہے اور معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اب اسکو بھی مرزا صاحب کی مخالف الہام ہوتے ہین جنکو مرزا صاحب کا مرید شایع نہین ہونے دیتا۔

جواب - اگرچہ مرزا صاحب کے مریدین کی خوابون والہامون کی کیفیت وماہیت کسیقدر عاجز
کو بھی معلوم ہی کہ مجازات استعارات والہام کی تمیز سے بالکل بے بہرہ ہین اور انکو خواہ وہ ازرو
کتب تعبیر کیسی ہی صریح مخالف کیون نہون متابعت ہوا وہوس خود حقیقت پر ہی حمل کرتے
ہین اور نعوذ باللہ اپنی اضغاث احلام کو قسیمۂ الہام آلہی کہنے کی جسارت کرتے ہین حالانکہ امیر المومنین
وامام الملہمین عمر رضی اللہ تعالے عنہ جیسے جلیل الشان اکابر اسلام وصحابہ عظام اپنے الہامات
کو خدا تعالی کیطرف منسوب کرنے سے حذر فرماتے تہے جنکا ذکر ہو چکا ہے لیکن مرزا صاحب کے مرید
بیچارے بہی معذور ہین کیونکہ انکو خوبی قسمت سے پیر ہی ایسا ملا ہے جو بے رہبر وبلا پیر ہی
کام چلاتا ہی بااینہمہ کثرت ملہمین سے دل ما شاد وچشم ما روشن اللہ تعالے جلشانہ وعم نوالہ
کرے کہ اور زیادہ ہون مگر حدود شرعیہ اسلامیہ کے پابند ہون اور یہ دولت سارے جہان
کو نصیب ہو تاکہ زمین ظلمت وفساد اور غفلت وعناد سے پاک ہو جو عین علت غائی ومراد الٰہی
ہے معاذ اللہ عاجز خواہ نخواہ حسد کرکے حدیث شریف ایاکم والحسد فان الحسد یاکل الحسنات
کما تاکل النار الحطب کے وعید کے نیچے کیون آوے - ۲ - عاجز کو یقین کامل ہی کہ اُس قادر قدیر
کی رحمت ختم ہونیوالی نہین اور نہ کسی ایک ہی شخص کو بطور ٹھیکہ عطا ہو کر اورون کو اوس
سے محروم کیا جاتا ہی مرزا صاحب کو اختیار ہے ایسا خیال فرماوین - عاجز کا تو ایمان ہے
ما یفتح اللہ للناس من رحمۃ فلا ممسک لہا وما یمسک فلا مرسل لہ من بعدہ وھو العزیز
الحکیم - اور عاجز کو کسی کے مقابلہ سے کیا غرض بقول لنفسی ابکی لست ابکی لغیرہا لنفسی
فی نفسی عن الناس شاغل - عاجز نے تو اپنے الہامات بتفصیل مرزا صاحب کو سنائے تہے
لیکن معلوم ہوتا ہی کہ بباعث ناگوار گذرنے وتغیر حالت کے مرزا صاحب انکو توجہ سے نہین سن سکے
تاکہ صحت ومقابلہ کا موازنہ صحیح ہوتا - ۳ - مرزا صاحب نے لاہور مین صرف ایک ہی ملہم کا الہامی
رکہنا فرمایا ہی حالانکہ لاہور کے مریدین مین نصف درجن سے زیادہ مدعیان الہام ہین کیا
مرزا صاحب باقی مریدین مدعیان الہام کو مجنون دعویدار ہی خیال فرماتے ہین اگر وہ بہی واقعی
راستگو وراستباز ملہمین ہین جیسے کہ مرزا صاحب اپنی جماعت کی بارہا تعریف فرما چکے ہین تو پہر
اون بیچارون کو فہرست ملہمین مین قبول وشامل کیون نہین فرمایا گیا - کیا اونپر کسی قسم کا شک ہے؟

Marfat.com

۴ - آخر پر مرزا صاحب کی بیعت سے استغنا کا باعث تو الہامات ہین جنکی مخالفت سے مرزا صاحب خود ڈراتے ہین کہ اس صورت مین انسان کے خاتمہ بد ہونیکا خوف ہے" اور پھر سالہا سال کی ملاقات معاملات و تجارب ہی مانع ہین۔

فصل ۱۱۱ - ضرورۃ الامام - اور مجھے تو کسیکی بیعت سے عذر نہین مگر بیعت سے غرض افاضہ علوم روحانیہ اور تقویت ایمان ہے اب فرمایئے کہ آپ بیعت مین کونسی علوم سکھلائینگے اور کونسی قرآنی حقائق بیان فرمائینگے آپ آئیے اور امامت کا جوہر دکھلائیے ہم سب بیعت کرتے ہین ۵ حضرت ناصح گر آئین دیدہ و دل فرش راہ * پر کوئی مجھکو تو سمجھائے کہ سمجھائینگے کیا

جواب - اللہ اکبر مرزا صاحب کو کسی کی بیعت سے عذر تو درکنار خواب کی حالت مین بھی جو بے اختیاری ہے کسی عاجز مخلص کا بے تکلف و بی ساختہ مجرد کہنا کہ مرزا صاحب بیعت کر لین پسند تو کہان اُسکا مطلق سُننا بھی گوارا نہین ہوا چہ جائیکہ خواب سمجھکر اوسکی تعبیر کے لئے ذرہ تامل و صبر فرماتے اور آرام و محبت سے فرماتے صرف اسی بات پر ایسی ناخوش اور ایسی برافروختہ ہو کر غیض و غضب فرمایا کہ اُسی ایک خواب کے جملہ پر رسالہ لکھکر طرح طرح سے لتاڑا اور دھمکایا کبھی اپنے مقابلہ - کبھی اپنے مریدکے اور کبھی مولوی نور دین صاحب کو سیپارہ پڑھانیکے واسطے للکارا اور اب بھی اخلاص سے رضاء الہی کیلئے نہین بلکہ امامت کا جوہر دیکھنے کے لئے منکرین مقابلین حق فاتنا بما تعدنا کہنے والون کیطرح کہدیا کہ آئیے امامت کا جوہر دکھلائیے" (جسکا جواب قرآن مجید مین ہے قال انما یاتیکم بہ اللہ ان شاء وما انتم بمعجزین) اور پھر مرزا صاحب فرماتے ہین کہ مجھکو کسی کی بیعت سے عذر نہین" سبحان اللہ واللہ اکبر - مرزا صاحب توجہ سے آیات قرآن مجید لم تقولون ما لا تفعلون - کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون کی ارشاد نیز وان ربک لیعلم ما تکن صدورھم وما یعلنون - وما من غائبۃ فی السماء والارض الا فی کتاب مبین اور حدیث شریف علیکم بالصدق فان الصدق یہدی الی البر وان البر یہدی الی الجنۃ الخ - واذا کذب العبد تباعد عنہ الملک میلا من نتن ما جاء بہ پر غور فرماوین اسلام مین صدق و راستی بکار ہے ایسی بناوٹ کی بات و پولیٹکل چال کی ضرورت نہین ہے - ۲ - سبحان اللہ عجب قدرت الٰہی ہے - مولوی عبدالرحمن صاحب مرحوم

Marfat.com

جنہون نے مدینہ منورہ مین ایسی مرض سے جسمین موت لفیحوائے حدیث شریف شہادت ہے
جان بجان آفرین سپرد کرکے قرب و جوار رسول اللہ صلعم مین قیام تا قیامت کرکے اپنی محبت
واتباع رسول اللہ صلعم کا بین ثبوت دیا۔ انکا الہام **مرزا صاحب فرعون** بھی کیسا صحیح
وحق ثابت ہوتا ہے جسکے معنی و تشریح یہ ہے (۱) باضافت **صاحب** طرف فرعون کے جسکا
معنے ہوا کہ مرزا ساتھی فرعون کا ہے جیسا کہ مرزا صاحب کی تعلی و تفاخر و تکبر و خودستائی
سے ظاہر ہے (۲) الہامی عبارت کل کو عربی کہا جاوے **مرزا صاحب فرعون**
مرزا مبتدا صاحب فرعون اسکی خبر ہے جسکا ترجمہ یہ ہوا مرزا صاحب فرعون کا ہے
(۳) یا بطریق ماضی لفظ **صاحب** کا واقع ہوا ہے جسکے معنے ہونگے کہ مرزا نے فرعون کی ہمراہی
کی ہے۔ پھر ایسے ہی مضمون کے الہام جسمین مرزا صاحب کے تفاخر تعلی و شیخی کی خبرین
ہوتی ہین عاجز کو بھی ہوتے ہین جنکا ذکر صفحہ ۳۲ و ۶۶ پر ہوا ہے اور عجب تر یہ کہ ادھر مرزا صاحب
بھی اپنی تقریر و تحریر مین ان الہامات کی تصدیق مین وہی تعلی تفاخر و تکبر والی فرعونی
نسبت کو ضرور باصرار ظاہر کرتے ہین مثلاً دیکھہ لیجئے کہ مرزا صاحب کا (۱) اپنی فضیلت
جایداد آسودگی وکثرت جماعت وغیرہ کا فخر کرنا قول یٰقوم الیس لی ملک مصر وھذہ
الانہار تجری من تحتی کے کیسا مشابہ ہے؟ (۲) عاجز کو حقائق معارف کی بیان کرنے
مین درماندہ اور خود بدولت کو ہزار درجہ بڑہکر بیان کرنا بلکہ حلفاً کہنا کہ امید نہین بمقابلہ
ہمارے مرید کی ہزارم حصہ بھی (عاجز کے) موہنہ سے نکل سکے۔ یہ بھی قول انا خیر من
ھذا الذی ھو مھین ولا یکاد یبین کے کیسا ہمشکل و ہم معنی ہے؟ (۳) پھر عاجز کو
الہامی طاقت سے قرآن دانیکا نمونہ دکھلانیکو سپارہ پڑھانیکو۔ خارق عادت کی چمکار سے
بیعت لینے کو معجزانہ اثر والی برکات دکھلانیکو کہنا قول فلولا القی علیہ اسورۃ من
ذھب او جاء معہ الملائکۃ مقترنین کے کیسا ہو بہو ہے؟ مرزا صاحب و مریدین
اسپر بہت غور سے توجہ کرین اور دیکھین کہ عاجز غریب بندگان الٰہی کے الہامات کیسے سچے
وزبردست ہوتے ہین کہ بلزم خود اپنی زبان و قلم سے طرح طرح سے انکی تصدیق کرتا ہے
اسکو توجہ فکر کرکے اس فرعونی تکبر و تعلی والی نسبت و عملدرآمد سے توبہ و استغفار کرکے صادق

Marfat.com

وصحیح نسبت - رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر کہنے والیکی پیرو ہوکر ظاہر و باطن متبع
کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلعم ہوا جس مین فلاح دارین یقینی ہے - آگے اپنے اپنے
نصیب - ۳ - دوسرا امر کہ بیعت مین کون سے علوم سکھلائینگے وغیرہ سو اوسکی نسبت یہ عرض
ہے کہ عاجز کے پاس سوائے ہدایت و ارشاد مولی خبیر و علیم تعلیم رسول رؤف و رحیم صلعم کے اور
کیا شے ہے؟ ہان اوسکے فضل و کرم پر بھروسہ کرکے امید کرتا ہے کہ انشاء اللہ العزیز (۱)
بحکم لا تتخذوا من دونی اولیاء - ما لکم من دون اللہ من ولی ولا نصیر - رب
المشرق والمغرب لا الہ الا ہو فاتخذہ وکیلا - لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم
واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا - توحید الٰہی کے مقابل تمام عالم و عالمیان کو ہیچ سمجھنا
اور اوسی کو اپنا والی و کارساز جیسا کہ وہ حقیقتاً ہے جاننا اور اوسکی ذات و صفات مین نجات
عسر و یسر و مقدمات وغیرہ کبھی کسی کو شریک نبانا کسی پر بھروسا نکرنا اور نہ کبھی کی خوشامد
کرنا (۲) بحکم من یطع الرسول فقد اطاع اللہ - من یطع اللہ ورسولہ یدخلہ جنت
تجری من تحتہا الانہار خلدین فیہا وذلک الفوز العظیم - ومن یعص اللہ ورسولہ
ویتعد حدودہ یدخلہ نارا خلدا فیہا ولہ عذاب مہین - ما اتکم الرسول فخذوہ
وما نہکم عنہ فانتہوا - لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق - اطاعت اللہ تعالی
عز و جل و رسول اللہ صلعم مین کسی اہل دنیا کہین مہین کی پرواہ نکرنا - شارع علیہ الصلوۃ
والسلام کے مفسر احکامات و تعلیمات مین خود غرضی و خود رائی کو دخل نہ دینا اور اسکی امر و نہی مین
بحکم ما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم
ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا - سر تسلیم خم کرنا - پابندی رسوم غیر شرع
بحکم من عمل عملا لیس علیہ امرنا فہو رد - و خواہش نفس کی حسب ارشاد ولا تتبع الہوی
فیضلک عن سبیل اللہ - ان الذین یضلون عن سبیل اللہ لہم عذاب شدید بما نسوا یوم
الحساب کی تابعداری نہ کرنا - (۳) بہ تعظیم ارشاد وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن
المنافقین لا یعلمون - لا نفرق بین احد من رسلہ - ویل لکل ہمزۃ لمزۃ ن الذی
جمع مالا و عددہ - لا یغتب بعضکم بعضا - بحسب امری من الشر ان یحقر اخاہ المسلم

Marfat.com

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام و اولیاء کرام سلف صالحین و بزرگان دین متین مین سے کسی کی بہی
عیب چینی توہین و تحقیر نہ کرنا نہ اسے خلاف پر مسلمانان مولویان و فقراء کو سب و شتم و تبرا بازی
کرانیکے واسطے کسی دریدہ دہن و ناپاک بان کو اسی کام کیلیئے نان و پارچہ پر اپنے پاس رکہنے کو
خلاف شرم حیا سمجہنا اور نہ فکر حصول مال مین نادہندگان و ناموافقان کیلیئے اپنی مجالس کو
غیبت گاہ بنانا بلکہ بحکم لیحجبك عن الناس ما تعلم من نفسك کی اپنے نفس کے فکر سے بہی غافل
ہنونا (۴) حسب الحکم ان تؤدوا الامانات الی اہلہا - فان امن بعضکم بعضا فلیؤد الذی
اؤتمن امانتہ - والذین ہم لاماناتہم وعہدہم راعون - امانت مین امین ہونا اور جس طرح
ہو سکے اوسکو ادا کرنا اور بے محل صرف سے باز رہنا اور جس محل پر خرچ ہنکو روپیہ آوے اوسکو اوسی محل
پر خرچ کرنا کسی اپنی نفسانی حاجت کو ہرگز مقدم نکرنا - (۵) بموجب حکم اوفوا بالعقود - اوفوا
بالعہد ان العہد کان مسئولا ایفاء عہد و وعدہ کا پابند رہنا خواہ مشکل ہو یا آسان ہوگی
اوسکا خلاف نکرنا اور بنظر تعمیل حکم ولا تأکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بہا الی الحکام
لتأکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون کو بیگانہ مال کہا جانے و خورد برد کرنے حق العباد
کے مواخذہ سے ڈرنا اور جس طرح ہو سکے اوسکو ادا کرکے سبکدوش ہونا - (۶) قل ما اسئلکم علیہ
من اجر وما انا من المتکلفین - وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء
الآیہ کے موافق - اپنی فضیلت و بزرگی قایم و ثابت کرنیکو حیلہ حوالہ کوئی تدبیر نکرنا اور نہ ایسی
داؤگہات اور فکر مین لگے رہنا کہ کسی طرح کوئی پیچ ایسا لگے جس سے اپنی قدرت نمائی کا
لوگون پر پڑے جیسا کہ الہام غثم غثم [illegible] والا جلی قلم سے لکہکر مرزا صاحب کی مسجد و مکانون
مین چسپان اور مریدون مین مشتہر کیا گیا اور اخیر پر اوسکی تصدیق و تکمیل معافی بخس
صاحب نے عاجزان کے روبرو بیان فرمائی - تو اوسکی وہی مثل ہوئی بہت شور
سنتے تہی پہلو مین دل کا * جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا * (۷) بحکم فلا تزکوا انفسکم ھو
اعلم بمن اتقی - ولہ الکبریاء فی السموات والارض وھو العزیز الحکیم - ان اللہ لا
یحب کل مختال فخور - الکبریاء ردائی والعظمۃ ازاری فمن نازعنی واحدا منہما
ادخلتہ النار - لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر - تعلی و تفاخر

Marfat.com

وکبریائی کو خاصۂ الوہیت جانکر اُس سے حذر کرنا عبودیت کو ہمیشہ مدنظر رکھنا - اپنی بقا کے
لئے طرح طرح کی اپنی تصویرین مریدین مین تقسیم کرنا و یا اپنی یادگاری مینار گھنٹہ گھر وغیرہ
بنوانیکو غیر سبیل المؤمنین سمجھکر ایسے امور سے پرہیز کرنا اور ان سے دور بھاگنا وغیرہ (۸) بحکم
لا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلا - الا للہ الدین الخالص - الدعاء مخ العبادۃ عبادت یعنے
دعا وغیرہ کیلئے تقرری و تقاضائے اجرت و نذرانہ مین اصرار نکرنا اور طمع کرکے اپنی اوقات
صافیہ کو اس غرض سے ایک س کیواسطے وقف کرنا - بلکہ جو کچھ کرنا بلا طمع خالص بہ نیت رضاء
الٰہی کرنا - (۹) بحکم یا ایہا الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان
تقولوا ما لا تفعلون - یستخفون من الناس ولا یستخفون من اللہ وھو معہم اذ
یبیتون ما لا یرضی من القول وکان اللہ بما یعملون محیطا - تجدون شر الناس یوم
القیامۃ ذا الوجہین الذی یأتی ھؤلاء بوجہ وھؤلاء بوجہ - کہ قول و فعل یکسان کرنا -
کوئی بات دوزخی پہلودار بناوٹ کی نکرنا ظاہر باطن یکسان رہنا اور اپنی مطلب براری کی
خاطر ناجائز حیلہ حوالہ نکرنا اور اسبات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالےٰ سے کوئی امر پوشیدہ نہین
ہے (۱۰) بحکم واذکر اسم ربک وتبتل الیہ تبتیلا - والذین یذکرون اللہ قیاما و
قعودا وعلی جنوبہم الخ - یا ایہا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا وسبحوہ بکرۃ واصیلا
واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفۃ ودون الجہر من القول بالغدو والاصال
ولا تکن من الغافلین - ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا کے مدام ذکر و توجہ الی اللہ
مین مشغول و مستغرق رہ کر اوسکی رضا کا طالب رہنا وغیرہ وغیرہ جیسا کہ ارحم الراحمین و رؤف
الرحیم نے محض اپنے فضل و کرم سے عاجز کو سکھلایا اور امتثال اوامر و اجتناب نواہی کے
لئے جوارح اپنی قابو و حفظ و امان مین رکھے فسبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ سو امید ہے کہ انشاء اللہ العزیز الرحمن عاجز کے روحانی متعلقین
ومتوسلین مین بھی یہی ملکہ راسخہ بفضلہ وکرمہ پیدا ہو جاویگا آگے سوا فہم عاجز مسکین
بے بضاعت کی پاس اور کیا ہے؟ اور مرزا صاحب غور فرمالین کہ یہ سب امور افاضہ علوم
روحانیہ اور تقویت ایمان کیواسطے جنبیا انہون نے فرمایا ہے کافی و وافی ہین یا نہین؟

Marfat.com

۳ - مرزا صاحب نے جو اپنی ہم قوم مرزا غالب کا شعر نقل کیا ہے ۵ حضرت ناصح گر آئین
دیدہ و دل فرش راہ + پر کوئی مجھکو تو سمجھا دے کہ سمجھائینگے کیا + اوسکی نسبت عرض ہے
کہ عاجز کا کیا مقدور کہ اس بے بضاعتی سے مرزا صاحب کی ناصح ہونیکا فخر کرے - لیکن
اوس مولی محسن ہادی کے کرم و فضل پر امید ہے کہ اگر مرزا صاحب ظاہر و باطن یکسان
فرما کر اوس مالک یوم الدین و احکم الحاکمین کے حصول رضا کے لئے دیدہ و دل فرش
راہ بناوینگے - تعلی و تفاخر لفاظی و شاعرانہ گھمنڈ کو دور فرما کر حصول روشنی کے لئے اپنے
کھڑکیون کی کواڑ کھولدینگے تو وہ ارحم الراحمین غفور شکور جو کسیکی سعی و اخلاص کو ہر گز
ضائع کرنیوالا نہین وہ مالک قادر بضرور بالضرور حسب وعدہ و ارشاد والذین جاھدوا
فینا لنھدینھم سبلنا کے مرزا صاحب کو جیسا مناسب انکی حسب حال ہوگا سمجھانیکا سامان بہم
پہونچاویگا ورنہ کسی دوسرے کی کیا طاقت کہ مرزا صاحب کو سمجھاوے اور آجکل وہ کسی عاجز
کی عرض و سمجھانے پر باین خیالات بلند پروازی التفات ہی کب فرماتے ہین؟ -

فصل ۱۱۲ - ضرورۃ الامام - ص۳۰ و ۳۱ مین نقارہ کی آواز سے کہہ رہا ہون کہ جو کچھ
خدا نے مجھے عطا فرمایا ہے وہ سب بطور نشان امامت ہی جو شخص اس نشان امامت کو دکھلاتے
اور ثابت کرے کہ وہ فضایل مین مجھ سے بڑھکر ہے مین اسکو دست بیعت دینے کو طیار ہون لیکن
خدا کے وعدون مین تبدیلی نہین اسکا کوئی مقابلہ نہین کر سکتا آج سے قریباً بیس برس
پہلے براہین احمدیہ مین یہ الہام درج ہے الرحمن علم القرآن - لتنذر قوما ما انذر
اباءھم و لتستبین سبیل المجرمین - قل انی امرت و انا اول المؤمنین - اس الہام کی
رو سے خدا نے مجھے علوم قرآنی عطا کئے ہین اور میرا نام اول المؤمنین رکھا اور مجھے سمندر کیطرح معارف
و حقایق سے بھر دیا ہے اور مجھے بارہا الہام دیا ہے کہ اس زمانہ مین کوئی معرفت الہی اور کوئی محبت
الہی تیری معرفت اور محبت کی برابر نہیں -

جواب - بیشک مرزا صاحب کی محنت ہمت و سر توڑ سعی جو آپنے نقارہ و ڈھول کی طرح [illegible] و اشاعت
اشتہارات مین صرف کرکے اپنی فضیلت کی دور دراز بمبئی مدراس وغیرہ تک پہونچانے مین ظاہر
فرمائی بے نظیر ہے کیونکہ کسی ربانی بزرگ عبد صالح و اہل اللہ سے بذات خود اظہار فضیلت مین بقدر

Marfat.com

محنت وسعی سُننے مین نہین آئی البتہ یہ تو سُنا اور پڑھا ہی حدیث شریف وعن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلعم ان اللہ اذا احب عبدًا دعا جبرئیل فقال انی احب فلانا
فاحبہ قال فیحبہ جبرئیل ثم ینادی فی السماء فیقول ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ فیحبہ اھل
السماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض واذا ابغض عبدا دعا جبرئیل فیقول انی ابغض
فلانا فابغضہ قال فیبغضہ جبرئیل ثم ینادی فی اھل السماء ان اللہ یبغض فلانا
فابغضوہ قال فیبغضونہ ثم یوضع لہ البغضاء فی الارض - مدعا یہ کہ اللہ تعالی الودود
اپنے محبوبین سے محبت کرکے اونکی شہرت وقبول فی الخلق خود فرماتا ہی انکو اپنی فضیلت وبزرگی کا
نہ خود خیال ہوتا ہی نہ وہ اسمین جانکنی کرکے کسی قسم کے مشقت ومحنت اُٹھاتے ہین بصرفیت
ذکر اللہ وطلب رضاء الٰہی سے انکو فرصت کہان کہ نقارہ کی طرح بجنے مین وذرات کی بستہ ودہن کشادہ
رہین - ۲ - چونکہ اللہ جل جلالہ کسی کی محنت وسعی ضایع نہین فرماتا جیساکہ فرمایا قولہ تعالی
من کان یرید حرث الاخرۃ نزد لہ فی حرثہ ومن کان یرید حرث الدنیا نوتہ منہا
وما لہ فی الاخرۃ من نصیب - اسی کے موافق اُس خالق مالک نے مرزا صاحب کو اس آواز پہنچانے
مین مثل دیگر تجاران واشتہار دہندگان کچھ کامیاب کیا اور اطراف وجوانب سے آپکے نقارہ کی آواز
سُنکر جیساکہ عوام الناس کا دستور ہے بمصداق آوازہ دہل ہی خوش آیند دور کا - لوگ مرزا
صاحب کے پاس آگئی - لیکن تعجب یہ کہ نزدیک والے واقفین ومحرم رازون سے کوئی شاذ ہی اور وہ
بہی کسی ضرورت وسبب سے یہ آواز سنکر مرزا صاحب کی طرف ملتفت ہوا! اس جگہ وہ مقولہ تو ہرگز
موافق مثال وچسپان نہین ہوسکتا کہ نبی اپنے ملک مین عزت نہین پاتا اور دوسرے لوگ اور
ملک والے ہی اوسکو قبول کرتے ہین" کیونکہ صدق وحق مین تو ہمیشہ سے ایسی تاثیر ہی کہ زبردستی
دوسرونکے دلونمین گہر کرتا اور سکو اپنا قائل بناتا ہی اور کیا اپنے ملک والے اور کیا غیر ملک والے سب بے اختیار
اوسکے گرویدہ ومطیع ہوتے ہین ہمکو کسی دوسری نظیر کی ضرورت نہین ہمارے سید ومولی صلعم
کی مثال ہی کافی ہے کہ ایذا وتکالیف بدنصیب مخالفین پر بحکم مالک قادر جب دوسرے شہر مین
تشریف لیگئے تو ملک والے واقف حال ومحرم راز غلامون کی طرح حلقہ بگوش ہوکر ساتھ گئے چیدہ
وسربرآوردہ جو ملک کے روح روان بلکہ سب ملک وشہر والون کی برابر بلکہ اونسے اعلی واولی تہے وہ سب

Marfat.com

سب ہی حاضر ہو گئے۔ عزت آبرو ملک وطن جائیداد وغیرہ کی کچھ بھی پرواہ نہ کی شیفتہ ووالہ
ہو کر ذرہ بہر غیر حاضری وعلیحدگی برداشت نہ کر سکے اور السابقون الاولون من المہاجرین کے
عالیشان خطاب والقاب سے معزز و سرفراز ہوئے لیکن مرزا صاحب کے یہان اسکا پاسنگ بھی موجود
نہین کیونکہ جو چند لوگ نووارد ہین تو وہ شمار مین کتنے ہین؟ اور کیا یہان کوئی مولوی عالم طالب
حق نہ تہا جو آپکی بیعت وصحبت کو غنیمت وسعادت عقبی سمجھکر شامل ہو جاتا؟ پہر ساتھ دینے والون
مین سے بھی جون جون کوئی واقف ومحرم راز ہوتا جائے بشرطیکہ خالص طالب رضا مولی ہو اور
کسی تعلق ذات وحاجت مندی ومعیشت وغیرہ کے زنجیر مین گرفتار نہو تو وہ رفتہ رفتہ مرزا صاحب
سے رخصت ہو جاتا ہے جسپر مرزا صاحب کے مریدین موجودہ کو غور کرنی چاہئے۔ ۳۔ نقارہ کی آواز کی
مثال مرزا صاحب نے کچھ عمدہ سوچ سمجھکر نہین دی یا قدرت قادر نے ہی حق الامر کے موافق سوجہا دی
بہتر ہوتا اگر کوئی شرعی مثال درج فرماتے کیونکہ اس ملک مین تو بیچارے تنگی کے مارے بوالہوس
وشوریدہ حال دہوکا دہی وعجوبہ نمائی سے پیٹ پالنے والے ایسے ایسے لوگ ہی مثل بازی گر۔
مداری۔ ڈہولی وغیرہ لغو تماشا کرنیوالے اپنے تماشائیون کو جمع کرنے اور ان سے ایک ایک دو
پیسہ وصول کرنیکی خاطر ہی نقارہ کی آواز لوگون کو سنایا کرتے ہین۔ ۴۔ نشان امامت کا
فضائل کا مرزا صاحب کا بیعت کیلئے طیار وآمادہ ہونیکا ذکر گذر چکا۔ ۵۔ مرزا صاحب فرماتے
ہین کہ کوئی دکہلاوے اور ثابت کرے کہ وہ فضائل مین مجھسے بڑہکر ہے" غور فرماوین کہ بمقابلہ ایک
خاکی نژاد انسان مگر محبوب برگزیدہ رحمن کے پہلے پہل کس بدنصیب نے دعوی اپنی فضیلت وبہتر
ہونیکا کیا تہا؟ اگر اس پر بھی دلمین کچھہ فکر پیدا ہو تو خیال کرین کہ دکہلانے اور ثابت کرنے پر تو
وہ آمادہ ہو جسکو مرزا صاحب کی طرح اظہار فضیلت وبزرگی کا جوش وعشق ہو یا وہ جو انانیت
والی نسبت کا مغلوب ہو دوسرا کوئی غریب مسلمان عبودیت وعاجزی کی نسبت والا جو ریا ودکہاوا
شرک وگناہ جانتا ہو وہ کیون اسطرف خیال کرنے لگا؟ پہر اگر کوئی مرزا صاحب کا ہم مذاق دکہلانے
اور ثابت کرنیکو آمادہ بھی ہو تو کسکے سامنے ثابت کرے اور دکہلاوے؟ کیونکہ مرزا صاحب تو سوا خود
بدولت کے کسی دوسرے کی فضیلت کے قائل ہی نہین۔ بہتر وافضل تو کجا کسیکو اپنے برابر بھی ہرگز نہین
جانتے لہذا اگر کوئی ثابت کرنے پر مستعد بھی ہو تو فائدہ کیا؟ اور پہر مرزا صاحب اخیر اپنے نشانون

کو بھی نظر عمیق سے دیکھین کہ کیسے ثابت ہوئے اور ملنے گئے؟ اور ان پنج خیالات و مقالات پر غور کرین کہ اہل اللہ اور ربانیون کی یہی شان ہے؟ ۶- باوجودیکہ عاجز کو مرزا صاحب کے بہت الہام یاد و معلوم ہین جنہین اون کی تفہیم کے خلاف و برعکس واقعات کا ظہور ہوا جیسا مرزا صاحب نے عرصہ دراز کے بعد ایام الصلح مین کچھ تو ہی قبول فرمایا ہے تاہم چونکہ عاجز مین مادہ تفاخر ہیچ من دگرے نیست والا نہین لہذا بدظنی نہین کرتا لیکن یہ ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کا مسلک بسبب بے رہبر ہونیکے سلف و خلف صالحین امت محمدیہ علیہ و علی آلہ الصلوۃ والتحیہ کے مخالف ہے مرزا صاحب اپنے اوہام و خیالات کو بھی الہامات الٰہیہ کہتے و سمجھتے ہین اور پھر اپنی تراش و خراش کا بھی مضایقہ نہین جانتے اور دوسری طرف عاجز کو جب اسی قسم کے الہامات جیسے انا اتینٰک سبعا من المثانی والقران العظیم - انا اول المسلمین - انا اخترتک - انی جاعلک للناس اماما اصطفیتک علی الناس - الرحمٰن علم القران - یٰس والقران الحکیم انک لمن المرسلین وغیرہ ہوتے رہتے ہین اور یہ بھی سمجھایا جاتا ہے کہ اسوقت تیرے برابر کوئی دوسرا نہین وغیرہ تو عاجز باتباع کبرائے امت انکو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلعم پر عرض کرکے مطابق احکام شرعیہ اونپر عامل و کاربند ہوتا ہے - نیز اون مین تصرف و ترمیم کے خیال کو بھی معصیت و افترا سمجھکر نہایت ڈرتا و حذر کرتا ہے اور شہرت کے لئے اشتہار وغیرہ دینے تو کجا - یہ مرزا صاحب کی ہی فراخ حوصلگی ہے کہ مریدون تک کی خواب دیا جسکو وہ الہام کہین اُسکو بھی اپنی مرضی کے موافق درست کر دیتے ہین چنانچہ عاجز نے مرزا صاحب کی دستخطی خط مین ایک دفعہ پڑھا تھا کہ ایک راسخ الاعتقاد مرید جو انکی معتقدات کی پیروی مین بھی بہت سرگرم رہا اوسکی تحریر پر اوسکی الہامی لفظ مرد کو عضد سے بدلدیا یعنی م کو ع سے اور ر کو ض سے بدلکر رد کا عضد بنا دیا جسکے معنی اگر کچھ ہوسکین تو بظاہر برعکس ہوگئے - خیال فرمائیے کسقدر فرق عظیم ہوگیا اور مرزا صاحب نے ترمیم کی وجہ شاید یہ رقم فرمائی تھی کہ تمہاری تفہیم مین غلطی ہوئی ہے فقط ان ہی اسباب سے مرزا صاحب کی ساتھہ موافقت کرنی کبھی بلکہ عاجز کو اودھر رُخ کرنے سے بھی روکا و ڈرایا جاتا ہے جس سے عاجز معذور سمجھا جاتا ہے

۷- مرزا صاحب اپنے نشانون و کرامات وغیرہ کا ذکر بار بار کرتے ہین لہذا اسکی متعلق کچھ مختصر عرض کیا جاتا ہے (۱) یہ سب کائنات زمین و آسمان اور جو کچھہ ان دونون مین طرح طرح کی مخلوق انسان

Marfat.com

نیک بد۔ حیوان مفید و مضر وغیرہ جو ظاہر و پوشیدہ ہی۔ اسکا خالق و مالک اللہ تعالےٰ رب العلمین
ہے جسنے اسکو پیدا کرکے ایک محکم و مضبوط قانون اسکے لئے مقرر فرما دیا ہے جسپر یہ کارخانہ چل رہا
ہے چونکہ مخلوق عاجز ضعیف و محدود العقل و الفہم تہی لہذا اسکو اپنا قانون و اپنا منشا رضا
رضا سمجہانیکا بہی اپنی رحمت سے آپ ہی سامان فرمایا جسکے واسطے الحمد للہ الذی ھدانا لھذا
وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق وختمہم بافضلہم
واکملہم محمد ن الذی جاء بالصدق صلوات اللہ تعالی سبحانہ و برکاتہ علیہم و
علی من تابعہم اجمعین الی یوم الدین امین کہنا بالکل صحیح اور ضروری ہے (۲) اس
مخلوق کی دو حقیقتیں ہیں۔ اول حقیقت کونیہ یعنی خلق ہوکر موجود ہونا۔ دوم حقیقت
دینیہ امریہ یعنے عملدرآمد بموجب حکم خالق سو نیا ہیں چونکہ انسانون و جنونکو باعث عطا
ہونے عقل و فہم و ادراک و دیگر مختلف حواس و قوے کے مکلف باحکام ہونا لازمی و
عند العقل واجب ہے اور دوسری ایسی مخلوق جسکو ایسا فہم و ادراک و قوی وغیرہ نہیں
ملے جس سے وہ مکلف باحکام ہونے کی لائق ہوسکے اور نہ وہ مکلف و مخاطب احکام کئے گئے
لہذا اسکا ذکر چہوڑکر صرف مکلف باحکام مخلوق انسان وغیرہ کا ہی یہان ذکر ہوگا۔ (۳)
حقیقت کونیہ میں تو سب کائنات و مخلوق داخل ہے لیکن انکا فرق نیک و بد۔ اچھا
و برا وغیرہ تفاوت باہمی حقیقت دینیہ امریہ سے پیدا و ظاہر ہوتا ہے جسکو اللہ تعالےٰ نے
محض اپنی فضل و کرم و رحمت سے اپنے قانون و کتاب مبارک میں مفصل بیان فرمایا ہے
جو صاف و صریح مطابق عقل و فہم و فطرت انسانی ہے اور وہ یہ کہ جو کوئی صدق دل و
ایمان و اخلاص سے اللہ تعالےٰ کے قانون و احکام مقررہ کے مطابق اس ہی محبت تعظیم و
تکریم و اسکی اطاعت کرے۔ اسکی ناراضی و غضب سے ڈرے۔ اسکی رضا کا طالب
وہی عمل کرنے جو اسکو پسند اور اسکی رضا کا باعث ہیں اور ایسی حالت پر اسکا خاتمہ بالخیر
الخیر و خاتمہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے اولیاؤن متقین صالحین پیاری و برگزیدہ بندگان میں سے ہے
اور ایسے ایماندارون و فرمانبردارون و استقامت والون پر فرشتے نازل ہوکر جنت کی خوشخبری
سناتے اور سلام کرتے ہیں وغیرہ۔ انکو اولیاء الرحمن کہتے ہیں لیکن جو کوئی اس خالق و مالک

Marfat.com

کے حکم وقانون مقررہ کی باوجود استطاعت پیروی واطاعت نکرے بلکہ بموجودگی عقل وفہم کے مخالفت کرکے وہ عمل کرے جو باعث کراہت وناراضی وغضب اس ذات تعالی وتقدس کے ہین اور ایسی ہی حالت پر اسکا دنیا مین اخیر وخاتمہ ہو تو وہ اس احکم الحاکمین کی مخالفون نافرمانون ۔ سرکشون ۔ باغیون ۔ ودشمنون مین سے ہے اور شیطان نافرمان لعین کا دوست ہے جو شیطان اپنے دوستون کی طرف وحی کرتا ہے اور شیاطین ہر ایک جھوٹے گنہگار پر اُترتے ہین ۔ یہ اولیاء الشیطان کہلاتے ہین ۔ اور یہ ایسا بدیہی امر ومسئلہ ہے کہ عوام بھی ذراسے فکر وتامل سے اسکو سمجھ سکتے ہین زیادہ بحث ودلائل کی ضرورت نہین اور قرآن مجید مین بھی اسکا مفصل ذکر ہے (۴) جب یہ امر ہر طرح سے ثابت وظاہر ہے کہ اللہ تعالی کے مطیع وفرمانبردار اُسکے اولیاء ، دوست وپیارے ہونے چاہئین اور ہین اور اسکے نافرمان سرکش باغی اُسکے دشمن واعدا ہونے چاہئین اور ہین تو ان ہر دو کی حالات کا یعنی جو کچھ بباعث خوشنودی ورضامندی خالق مالک اولیاء اللہ پر انعام واکرام اور بباعث ناخوشنودی ونارضامندی نافرمانون ودشمنان الٰہی پر زجر وتوبیخ وغیرہ ہو ۔ کیا اس جہان اور کیا اُس جہان مین ویا جو کچھ اونسے اور سلوک ہو رہا ہو گا ۔ ان سب کا مختلف وجدا جدا ہونا بھی لازمی وضروری ومقتضائے عدل وانصاف ہے تاکہ ان ہر دو مین مابہ الامتیاز ہو ۔ اور چونکہ دنیا مین عاشقان دنیا چالاک دہوکا دہ ولسان ایسے بھی ہوتے رہتے ہین کہ شعبدہ ۔ سحر ۔ حاضرات وغیرہ عجوبہ نمائی وزبانی تقریرون سے بڑا اوصاف کی ربانی نبی رسول مجدد محدث وغیرہ اولیاء اللہ بنکر لوگون سے خدمات ومال لینے کا سلسلہ وطریق جاری کرتے ہین ویا نادان وناواقفی علوم دینی سے شیطان ونفس وجن کے دہوکے مین اگر بغیر صحیح فرمانبرداری احکام الٰہی وپوری اطاعت رسول اللہ صلعم کے اپنے آپکو صاحب مناصب اولیاء الرحمن جاننے لگتے ہین ۔ لہذا اکابر امت نے اس مضمون پر عمدہ قیمتی وقابل قدر تصانیف فرماکر فرق درمیان اولیاء الرحمان واولیاء الشیطان خوب وضاحت سے ظاہر کرکے مخلوق الٰہی کو خبردار کیا ہے شکر اللہ سعیہم (۵) مجرد کثرت مال واولاد جماعت جائداد تن آسانی ۔ خوش گذرانی ۔ دنیوی آسودگی وغیرہ جنکو مرزا صاحب نشان کرامت اولیائی کہکر اُسپر فخر کیا کرتے ہین یہ امور تو ہرگز رضائے

Marfat.com

خالق مالک کے نشان و علامات نہین ہو سکتے - کیونکہ دنیا مین اکثر آسودہ حال ہی اللہ تعالےٰ
کی فرمانبرداری و اطاعت سے منحرف بلکہ بعض بالکل ہی اُس ذات مجمع صفات حی قیوم خالق
مالک سے منکر سرکشی کرنیوالے گذری ہین اور اب بھی موجود ہین جیسا کہ مولوی روم رحمۃ نے بھی فرمایا
ہے ۵ ہیچ جادیدی گدائے بینوا * روبگردانادچو فرعون از خدا * پس بندگان مطیع فرمانبردار
اولیاء اللہ اگرچہ بظاہر بلحاظ دنیا کچھ آسودگی و جایداد نرکھین تاہم اُنکی حالت انس و محبت
ذوق و شوق مصروفیت ذکر اللہ عزوجل طمانیت خاطر جو وابستہ و لازمہ ذکر ہے حسب ارشاد
الا بذکر اللہ تطمئن القلوب - و رضا برضائے الٰہی وغیرہ ایسی عجیب و غریب و راحت بخش
اعلےٰ و ارفع ہوتی ہے کہ دینوی بادشاہوں حاکموں و دولتمندون کو اسکا پاسنگ بھی کبھی خواب
و خیال مین نہین آیا - اور دوسرے انعام و اکرام جو بارگاہ رب العزت سے ان بظاہر غریبوں خستہ
حالونپر ہوتے ہین انکا عشر عشیر بھی دینوی دولتمندونکو کبھی نصیب نہین ہوا لیکن یہ سب کچھ
موقوف و وابستہ اطاعت و فرمانبرداری احکام خالق مالک احکم الحاکمین ارحم الراحمین ہے و بس
متکبر خودپسند زبانی جنبین و چنان شیخی و تعلی والونکو ہرگز نصیب نہین تاوقتیکہ توبہ و استغفار
کرکے ویسے ہی منیب و فرمانبردار نہ بنین - (۶) عباد الرحمٰن مین سے سب سے اول اعلےٰ و ادنےٰ
درجہ کے انعام و اکرام تو اُنپر ہین جنکو خالق و مالک نے اپنے دوسری محدود العقل و ضعیف الفہم
مخلوق کی ہدایت رہنمائی و پیشوائی کے منصب پر خود منتخب و مقرر کرکے بھیجا جیسے کہ انبیاء
و رسل علیہم الصلوات و التسلیمات جنہون نے مطابق ارشاد خالق و مالک کے اپنی تمام عمر اطاعت
اللہ و ہمدردی - بہتری و خیرخواہی و نفع رسانی مخلوق اللہ مین صرف کی - لہذا اُنکے حالات
نشان و برہان بھی سب دوسری مخلوق سے اعلےٰ و ارفع و اولیٰ ہین اور اُنکو برہان آیات و معجزات
کہا جاتا ہے - انبیاء و رسل علیہم الصلوات و التحیات کی بعد انکے فیض صحبت و تعلیم یافتہ اصحاب
کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا درجہ ہے اور پھر آگے اُنکے شاگردان و پیروان وغیرہ اولیاء اللہ
ہین جو اُسی طرز و طریق پر مطابق قانون و احکام الٰہی کے ایمان اخلاص و صدق دل سے
وہی چال و راہ چلے اور چلتے ہین جس کام کے کرنیکا حکم ہوا اسکو کرتے اور جس سے منع ہوا اُس سے
باز رہتے ہین لہذا اللہ تعالیٰ خالق و مالک فرشتون اور روح القدس سے اُنکی مدد کرتا اور کُمک

Marfat.com

دلون مین اپنے انوار ڈالتا اور کرامات سے اپنے اولیاء متقین کی تکریم و عزت کرتا ہے اور یہ اسکا قدیمی قانون ہے سبحانہ وتعالی - اور سب اولیاء الرحمن ان انعام و اکرام پر کبھی غرہ ہوکر تکبر و شیخی و تعلی و خود ستائی مین مصروف نہین ہوتے بلکہ ہمیشہ خائف و ڈرتے ہی رہتے ہین جیسا کہ صحیح بخاری مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم فرماتے قسم اللہ تعالے کی مین نہین جانتا قسم اللہ تعالے کی مین نہین جانتا حالانکہ مین رسول اللہ ہون کہ مجھسے کیا ہوگا اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا؟ بی بی عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے آیۃ قرآن مجید والذین یؤتون ما اتوا و قلوبھم وجلۃ کی نسبت رسول اللہ صلعم سے سوال کیا کہ کیا وہ شراب پینے والے و چوری کرنیوالے ہین؟ تو آپنے فرمایا کہ نہین بلکہ وہ وہ ہین کہ روزے رکھتے ہین نمازین پڑھتے ہین اور صدقات خیرات کرتے ہین اور پھر ڈرتے ہین کہ ایسا نہو کہ یہ ہمارے اعمال (کسی نقص کے سبب) قبول نہون فرمایا کہ یہی لوگ یسارعون فی الخیرات ہین مرزا صاحب ذرا ان احکام و تعلیم اسلامی کو اپنے فخر و تعلی سے موازنہ کرین (۲) برگزیدہ اولیاء اللہ کی کرامات دین کیلئے حجت و با واسطے حاجات مسلمین کے ہوتی ہین او مثل معجزات انبیاء علیہم السلام - اور یہ کرامات اولیاء محض برکت اتباع اپنے رسول صلعم سے ہین اور فی الحقیقۃ معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم مین ہی داخل ہین جیسے -

معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم

شق القمر جسکا ذکر شروع چشم آریہ مین ہے آپکے ہاتھ مین سنگریزونکا تسبیح کہنا آپ کی پاس درخت کا چلکر آجانا - راستہ مین پہاڑ و درخت کا السلام علیکم یا رسول اللہ کہنا - اور آپکی صداقت پر شہادت دینا ستون درخت کھجور کا آپکے مفارقت سے رونا گریہ کرنا - آپکا شب معراج بیت المقدس کے حالات سے خبر دینا - دوسری امور گذشتہ و آیندہ کی خبرین دینا جو اسیطرح بموجب فرمودہ واقع ہوئین کتاب العزیز قران مجید مبارک بمثل کا لانا کئی دفعہ طعام اور پانی کا بڑھ جانا جیسے کہ خندق کے دن اکہزار لشکر ایک ہنڈیا سے سیر کردیا اور ہنڈیا مین کچھ کمی نہوئی - دوسرے موقعہ پر جب لوگون نے اونٹون کے ذبح کرنیکا قصد کیا تو جو اونکی پاس تہا جمع کرکے اللہ تعالے سے دعا کی تو ایسی برکت ہوئی کہ تمام لشکر نے جو اکہزار تھا طعام و زاد سے اپنی برتن بھر لیئے - غزوہ خیبر مین ایک برتن پانی سے تمام لشکر سیر کردیا اور اسمین کچھ کمی نہوئی غزوہ تبوک جب ۹ سنہ میں جو آخر غزوہ ہے اسمین تھوڑی طعام لشکر جو قریبا تیس ہزار تہا اسکی تمام برتن

اوراس مین سے کچھ کم ہوا انس رضہ جو چند ٹکڑے نان جو بغل مین دبا کر ابو طلحہ و ام سلیم سے لیگئے تھے
اُن ہی سے اسّی آدمی سیر ہوئے اور پھر کھانا بچ رہا۔ ایک بکری کی کلیجی سے ایک سو تیس آدمیونکو
کھانا کھلانا اور پھر بھی بچ رہنا۔ انس رضہ جو کچھ کھجورین گھی و پنیر رلا ملا ایک برتن مین لیگئے تھے آپنے
اُسپر ہاتھ مبارک رکھکر کچھ پڑہا پھر دس دس آدمیونکو فرماتے کہ بسم اللہ کہکر کھاؤ تین سو آدمیونکے
سیر ہونیکے بعد بھی کھانا اسیطرح تہا۔ آپکے ہاتھ مبارک کی انگلیون سے کئی مرتبہ حاجت
کیوقت پانی چشمہ کی طرح جاری ہوتا حتی کہ آپکے ہمراہیون کو جو چودہ یا پندرہ سو غزوہ حدیبیہ
مین تھے کافی ہوا (اور ایک نیا ثبت نبوۃ کی دعویدار مرزا صاحب ہین کہ آئے دن چندون سے طعام
مہمانداری وغیرہ کے نام مریدون کی کہلڑی اوتارتے گذران کرتے ہین اور دل مین مزے ہی کہتے
رہتے ہین)۔ قتادہ رضہ کی جب دونو آنکھین رخسارے پر گر پڑین تو آپکے دست مبارک سے رکھدینے
پر پہلے سے بھی بہتر ہوگئین۔ محمد بن مسلمہ کا جب پاؤن ٹوٹ گیا تو آپ کے ہاتھ مبارک
لگانیسے صحیح وسالم ہوگیا۔ اسیطرح عبداللہ بن عتیک کی پنڈلی ٹوٹ گئی تو آپکے ہاتھ مبارک
لگانیسے صحیح ہوکر بالکل شکایت نرہی۔ ایساہی سلمہ بن الاکوع کی ساق کو ایسی ضرب شدید
پہنچی کہ لوگون نے کہا کہ مرگیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے تین مرتبہ دم
کرنے پر بالکل تندرست وصحیح ہوگیا (اور ایک خوارق کے دعویدار مرزا صاحب ہین کہ ایک
خاص الخاص مرید دنرات مدح وثنا کے گیت گاہو لیئے تھی ایک آنکھہ اور ایک ٹانگ بھی آسمانون
مین شور ڈالنے والی تقدیرین بدلنیوالی دعا کرکے درست نہین کرا لیتے اور نہ لاف وگزاف سے
باز آتے ہین)۔ عبداللہ والد جابر رضہ جب غزوہ احد مین شہید ہوئے تو انپر ایک یہودی کا تیس
وسق قرض تہا جابر رضہ نے اوس یہودی سے کہا کہ اس قرضہ کے عوض سب کھجورین لیلے لیکن
اُسنے نہ مانا تو جابر رضہ نے رسول اللہ صلعم سے حال عرض کیا آپکی تشریف آوری پر اوسنے
نے سب قرض ادا کردیا اور سترہ وسق بچ بھی رہین۔ جابر رضہ کہتے ہین مین راضی تہا کہ میرے
والد کا قرض ادا ہوجاوے خواہ ایک کھجور بھی ہمکو نہ ملے لیکن وہ کہتے ہین کہ ایسی برکت ہوئی کہ
جب مین بڑے انبار کو جسپر نبی صلعم بیٹھے تھے دیکھا تو ایسا تہا کہ ایک کھجور بھی اسمین سے کم نہین ہوئی
(ایک مدعی افضلیت بر صحابہ مرزا صاحب ہین کہ قرض وحق العباد لیکر ہضم کرجانا یا تو کرامت سمجھتے ہین)

Marfat.com

یا قرضخواہ کو چندہ خیرات وغیرہ سے خود ہی اپنا روپیہ وصول کرنے پر بڑا عقلمند خود بدولت کا خیرخواہ ودیندار تصور کرتے ہین۔ اور قرضہ کی صفائی وحساب کو زرپرست بنیون بقالون کا کام ہونیکے اشتہار دلولتے ہین)۔ یوم حنین جب جنگ زورون تھا تو آپنے ایک مشت سنگریزہ یا خاک اُٹھاکر مخالفین کیطرف پھینک کر کہا قسم ہے رب محمدؐ کی الغرض وہ بھاگ گئے بجز داس فرمانیکے دشمنان بیٹھ و بکر بھاگ گئے اور ہر ایک کی آنکھین خاک سے بھر گئین (مرزا صاحب مقابلہ کیوقت سب وشتم ولعنتونکے فیر چلاتے ہین اور حیلہ و حوالہ کرکے میدان چھوڑ دیتے ہین)۔ ابوہریرہ رضہ کی والدہ مشرکہ تھی رسول اللہ صلعم کی شان مین کچھ بے ادبانہ کہا ابوہریرہ رضہ روتے آئے اور رسول اللہ صلعم سے اسکی ہدایت کی دعا کرائی آپ کی دُعا کرنے پر وہ فوراً مخالفت چھوڑکر مسلمان ہوگئی (مرزا صاحب خُلق عظیم کے مدعی ہوکر ایسے موقع پر مخالفون کے حق مین بجائے دُعا کرنیکے اون سے قطع رحم کا حکم فرماتے اور اُنکی موت و ذلت وغیرہ کی پیشگویون سے دھمکاتے وڈراتے ہین)۔ ایام قحط مین بروز جمعہ خطبہ مین ایک اعرابی نے کھڑے ہوکر کہا یارسول اللہ صلعم مال مویشی ہلاک ہوگیا اور عیال بھوک سے تنگ آپ اللہ تعالے سے دُعا فرماوین اُسپر آپنے ہاتھ اوٹھائے اور اُسوقت کوئی بادل نہ تھا۔ آپنے ابھی دُعا سے ہاتھ نیچے نہ کئے کہ پہاڑون کیطرح بادل آگئے اور ابھی آپ منبر سے نہین اُترے تھے کہ بارش شروع ہوگئی اور لگاتار دوسرے جمعہ تک ہوتی رہی پھر اُس اعرابی یا کسی دیگر نے کہا کہ یارسول اللہ صلعم مکان گرگئے اور مال غرق ہوگیا اللہ تعالے سے آپ دُعا کرین تو آپنے ہاتھ مبارک اٹھاکر فرمایا یا الٰہی ہمارے گرد ٹیلون پہاڑون وجنگلون پر برسے اور ہمپر نہ برسے بس اُسیوقت بادل کھلگیا اور دھوپ مین لوگ چلنے پھرنے لگے اور باہر سے بھی بارش کی ایسی ہی خبرین آئین دایک بزبان خود رحیم پر شفقت مہربان امام الزمان مرزا صاحب ہین کہ لوگون کی ہلاکت وعذاب ہی خواہان ہین اور اگر بھول چوک کر کبھی بارش ورحمت الٰہی کا جوش ذالہام مشتہر فرما بھی دین تو انکے خذلان کیلئے اولٹا ہی ظہور ہوتا ہے)۔ ایک اعرابی جنگلی نے جب کہا کہ اللہ تعالے کے واحد لاشریک و آپ کے رسوؐل اللہ ہونیکی اور کون شہادت دیتا ہے؟ آپنے فرمایا یہ درخت پھر اسکو بلایا اور وہ زمین چیرتا ہوا سامنے آکر کھڑا ہوگیا اور تین مرتبہ شہادت دیکر پھر اپنی اصلی جگہ جا کھڑا ہوا۔ اسی طرح ایک اور اعرابی نے کہا کہ ہم کسطرح پہچانین کہ آپ نبی ہین؟ اُسپر آپ کے

بلانے سے ایک شاخ کہجور ٹوٹ کر آپ کی طرف گر پڑی اور پہر آپکے فرمانیسے اُسجگہ اپنے اصلی جگہ جاکر
پیوند ہوگئی اور وہ اعرابی مسلمان ہوگیا (مرزا صاحب کے اپنی مرید و خویش بھی مرتد ہوکر اسلام چھوڑ
گئے افسوس) ابو ہریرہ رضہ نے اکیس دانہ کہجور لیجاکر آپ سے برکت کی دعا کرائی آپنے انگو ہاتہہ مبارک
لگاکر دعا فرماکر فرمایا کہ انکو ڈال رکھو ضرورت پر ہاتہہ ڈالکر لیلیا کرو۔ اور انکو باہر نہ پہیلاؤ۔ ابو ہریرہ رضہ
فرماتے ہین کہ ان مین سے کئی وسق فی سبیل اللہ دین اور آپ بھی کھاتے اور دوسرونکو بھی کہلاتے
رہے اور وہ جگہ کبھی خالی نہوئی حتی کہ بروز قتل (شہادت) عثمان رضہ وہ ختم ہوئین۔ (مرزا صاحب
کے کئی اخص مریدین جو اول بر سر کار و آسودہ حال تھے اب آپکے ملنے و ملاقات کی برکت سے اونکی
اوقات بسری غریب مریدین کے چندون و تنخواہ مقرر کردہ پر ہی ہے) عمر رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے
ہین کہ ایک دن پہلے رسول اللہ صلعم نے کفار بد کے گرنے و موت کی جو جو جگہ انشاء اللہ فرماکر ہمکو
نشان دی و دکہلائی تھی اوس حد سے ذرہ تجاوز نہین ہوا۔ (ادہر مرزا صاحب ہین کہ جو ہین
وعاوی فضیلت جو کچھ دعوے سے کہتے و تبلاتے ہین وہ کبھی پورا نہین ہوا بلکہ اُسکے برعکس ہی
ظہور ہوتا ہے) جب رسول اللہ صلعم مع ابی بکر صدیق رضہ عامر بن فہیرہ رضہ اور عبد اللہ اللیثی رضہ مکہ شریف سے
ہجرت کرکے مدینہ منورہ کو تشریف لیجارہے تھے تو راستہ مین ام معبد کے خیمہ کے کنارے ایک
درماندہ بکری کو جو دودہ دینے کے لائق نہ تھی اُمکو ام معبد سے اجازت لیکر اللہ تعالے کا اسم مبارک
لیکر دعا دیکر دوہا تو اُس نے اسقدر دودھ دیا کہ ام معبد نے سیر ہوکر پیا۔ آپکے ہمرہیان نے سیر ہوکر
پیا سب کے بعد آپنے پیا اور پہر دوبارہ دودھ سے برتن پُر کرکے اُمکو چھوڑ دیا اور روانہ ہوئے۔ وغیرہ معجزات
بہت ہین قریب ایکہزار کے تو شیخ الاسلام تقی الدین احمد بن عبد الحلیم رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کئی ہین
اور اسیطرح آپکے اصحاب و تابعین وغیرہ سائر الصالحین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی کرامات تو
بہت ہی کثرت سے ہین جن مین سے چند ذیل مین درج ہین۔

کرامات صحابہ و التابعین و الصالحین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین الیٰ یوم الدین

اُسید بن حضیر رضہ کے سورۃ کہف کی تلاوۃ کیوقت آسمان سے سائبان ساجسمین مثل چراغان کے
تہا اوترا اور وہ فرشتے تھے جو اُنکی قراءۃ سُننے کیلئے نازل ہوئے تھے۔ عمران بن حصین رضہ کو فرشتے
سلام کرتے (مرزا صاحب فرشتون کے زمین پر نازل ہونیکے منکر ہین) سلمان فارسی و ابو الدرداء رضہ

جس طشت مین کہانا کہا رہے تھے اُسنے اور جو کچھ اسمین تھا اُسنے تسبیح کہی۔ اُسید بن حضیر رض
و عبّاد بن بشیر رض کو رسول اللہ صلعم کے پاس باتین کرتے دیر ہوگئی۔ جب وہان سے نکلے تو
رات بہت اندہیری تھی دونون کے ہاتہون مین چھڑیان تھین ایک کی چھڑی کا کنارہ روشن ہوگیا
اور اوسکی روشنی مین چلے جب ایکدوسرے سے علیحدہ ہوئے تو دوسرے کا عصا روشن ہوگیا اور اُسکی
روشنی مین اپنے اہل تک پہونچا۔ یوم احدؔ جابر رض کے والد عبد اللہ رض نے اپنے بیٹے کو بلا کر کہا کہ مجھے
ایسا دکہائی دیتا ہے کہ رسول اللہ صلعم کے اصحاب مین سے مین اول قتل ہونگا۔ چونکہ سوا رسول اللہ
صلعم کے تم ہی مجھکو عزیز ہو پس میرا قرض ادا کرنا اور میری وصیت کی موافق بہنون سے نیک سلوک
کرنا۔" صبحکو اول وہی شہید ہوئے اور عمرو بن الجموح جو انکے دوست تہے اونکے ساتھہ اکٹھے دفن ہوئے
اصحاب الصفہ فقرا لوگ تہے جنکا گھر بار و مال وغیرہ کچھہ نہ تہا۔ رسول اللہ صلعم فرما دیتے کہ جسکے
پاس دو آدمیونکا کہانا ہو وہ تیسرے کو ان فقرا مین سے اپنے ہمراہ لیجاوے اور جسکے پاس چار آدمیون کا
کہانا ہو وہ پانچوان یا چھٹا اپنے ساتھہ لیجاوے۔ ایکروز ابو بکر رضی اللہ تعالے عنہ تین فقرا کو اور
رسول اللہ صلعم دس فقرا کو اپنے اپنے ہمراہ لیگئے۔ ابو بکر رضی اللہ تعالے عنہ کو رسول اللہ صلعم کے
پاس کہانا کہانے اور نماز عشا پڑہنے وغیرہ مین دیر ہوگئی گھر مین کسی نے کہانا نہ کہایا۔ مہمانان
فقرا نے بھی اُنکے بغیر کہانیسے انکار کیا جب گھر پہنچے تو مہمانون کو کہانا نہ کہلانے سے خفا ہو کر کہانا
نکہانیکی قسم کہائی۔ اُنکی اہلیہ و مہمانون نے بھی قسم کہائی۔ بعدہ ابو بکر رض نے فرمایا کہ یہ شیطانی
حرکت ہے" پہر کہانا منگوا کر باہم کہانا شروع فرمایا جسقدر کہاتے اوس سے زیادہ نیچے سے بڑہتا
جاتا حتی کہ بعد سیر ہونیکے کہانا پہلے سے بہی تین حصہ زیادہ تہا۔ پہر اسکو رسول اللہ صلعم کے پاس
اوٹھا کر لیگئے وہان بھی بہت آدمیون نے اوس سے کہایا۔ عبد اللہ بن مسعود رض طعام سے
اُسکا سبحان اللہ کہنا سنتے تہے۔ خبیب بن عدی رض جب مشرکین مکہ کے پاس قید تہے تو خلاف
موسم خوشہ انگور کہایا کرتے حالانکہ مکہ معظمہ مین اُسوقت انگور نہ تھا۔ عامر بن فہیرہ رض کے
جسد کو بعد شہادت ہرچند دشمنون نے تلاش کیا نہ پایا۔ عامر بن طفیل رض نے دیکھا کہ اُنکا جسد
اوپر اُٹھایا گیا ہے۔ عروہ رض نے کہا کہ لوگ خیال کرتے تہے کہ فرشتے اُنکو اُٹھا لیگئے ہین۔ (مرزا صاحب
کو مسیح علیہ السلام کے رفع قبول کرنیمین بھی اپنا مدعا فوت ہونیکے خوف سے مشکلات پیش آ رہے ہین)

Marfat.com

ام ایمن رضہ جب ہجرۃ کرکے نکلی توزادراہ وپانی نہونیکے سبب پیاس سے قریب المرگ ہوگئی۔ روزہ دار تھی افطار کرنیکے وقت اوپر سے آوازسی سُنی جب سر اوٹھاکر دیکھا تو ایک ڈول سفید پانی کا لٹکتا ہوا دیکھا اوس سے خوب سیر ہوکر پیا اور بقیہ عمر پھر کبھی پیاس نہ لگی۔ سفینہ رضہ مولی رسول اللہ صلعم جب ارض روم مین راستہ بہولکر لشکر سے علیحدہ پڑکر لشکر کی تلاش مین تہے تو ناگہان ایک شیر ملگیا اُس سے کہا کہ یا ابا الحارث مین رسول اللہ صلعم کا مولےٰ ہون اور رستہ گم ہوگیا ہے اسپر شیر دم ہلاکر اُنکے ساتھہ ہولیا اور لشکر تک پہونچاکر واپس ہوا۔ براء بن مالک جب اللہ تعالے پر قسم کہاتے تو اللہ تعالے اونکی قسم پوری فرماتا۔ چنانچہ لڑائی کی شدت مین مسلمان اونسے کہتے کہ یا براء اپنے رب کو قسم دو تو وہ کہتے یا رب مین تجہپر قسم کرتا ہون کہ تو دشمنون کی پیٹھہ ہمکو دکہادے اور ہمارے قابو مین کردے تو اللہ تعالے مخالفون کو شکست دیتا۔ جنگ قادسیہ مین قسم دیکر کہا کہ یا رب دشمنون کی پیٹھہ دکہا اور مجکو پہلا شہید بنا پس اُسیطرح ہوا کہ براء رضہ شہید ہوگئے اور مقابلین شکست کہاکر قابو مین آگئے۔ خالد بن الولید رضہ نے جب یمامہ مین ایک بڑے قلعہ کا محاصرہ کیا ہوا تہا تو محصورین نے کہا کہ تم یہ زہر پی لو تو ہم اسلام قبول کرتے ہین۔ اُنہون نے زہر پی لی اور اللہ تعالے کے فضل وکرم سے اُسنے کچھ ضرر نکیا۔ سعد بن ابی وقاص جنہون نے لشکر کسرے کو شکست دی اور ملک عراق فتح کیا ایسے مستجاب الدعوۃ تہے کہ جو دعا کرتے وہ ضرور قبول ہوجاتی (مرزا صاحب جو مع جماعت رو رو کر عبد اللہ آتہم اور اپنے حریف مرزا احمد بیگ کے داماد وغیرہ کی نسبت دعائین کرتے رہے اونکی طرف خیال فرماوین کہ کیا نتیجہ ہوا؟) عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک لشکر بہیجا اسپر ایک شخص ساریہ نام کو امیر کیا۔ ایکروز عمر رضی اللہ تعالے عنہ خطبہ کہتے ہوئے پکارنے لگے یا ساریۃ الجبل یعنی اس پہاڑ کو اپنی پیٹھہ پیچھے کرلو۔ جب لشکر سے قاصد آیا تو اُسنے بیان کیا کہ یا امیر المومنین ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوا تو اونہون نے ہمکو پسپا کیا اس اثنا مین ایک پکارنے والے کی آواز سُنی "یا ساریۃ الجبل" تو ہمنے پہاڑ کو اپنی پیٹھون پیچھے کرلیا۔ اور اللہ تعالے نے اونکو شکست دی۔ زبیرہ رضہ کو اللہ تعالیٰ کے راہ مین اسلام لانیکے سبب مارپیٹ وغیرہ سے تکلیف دیگئی۔ انکی بصارت جاتی رہی تو مشرکون نے کہا کہ اِسکی بینائی کو لات وعزا نے ضرر پہنچایا ہے۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم یہ امر ہرگز نہین ہے۔ تو اللہ تعالے نے اُسکی بصارت اسکو واپس کردی

Marfat.com

سعید ابن زید رضؓ پر اروی بنت اویس نے مروان ابن الحکم کے سامنے دعوی کیا کہ اوس نے کچھ اسکی زمین لیلی ہے، سعید رضؓ نے جواب مین کہا کہ مین اُسکی زمین سے کچھ لیتا بعد اسکے کہ مینے سُنا ہے رسول اللہ صلعم سے"؟ مروان نے پوچھا تم نے کیا سُنا ہے؟ جواب مین کہا کہ مینے سنا رسول اللہ صلعم فرماتے کہ جو شخص ظلم سے ایک بالشت زمین لیگا سات زمین تک کا طوق اسکو ڈالا جاویگا" یہ سنکر مروان نے کہا کہ اسکے بعد مین تمسے کوئی اور ثبوت نہین پوچھتا، بعدہ سعید نے کہا کہ یا الہی اگر یہ جھوٹی ہے تو اسکو اندھا کر اور اسکی زمین مین اسکو موت دے" پس وہ نابینا ہو کر اپنی زمین مین چلتی ہوئی ایک گڑھے مین گر کر مری صحیح مسلم مین ہے کہ محمد بن زید نے اُسکو بحالت نابینائی دیکھا کہ دیوارین ٹٹولتی اور کہتی کہ مجکو سعید رضؓ کی بددعا لگی ہے، جس گھر کیلیے جھگڑا کیا تھا اُس مین ایک کنوان تھا اسمین گر ہی اور وہین اُسکی قبر ہوئی۔ علاء بن حضرمی رضؓ ملک بحرین پر رسول اللہ صلعم کی طرف سے عامل تھے دُعا کرتے ہوے یا علیم یا حلیم یا علی یا عظیم کہتے اور انکی دُعا قبول ہو جاتی۔ پانی نملنے پر اللہ تعالے سے دُعا کی کہ مع ہمراہیون کے پانی پلاے جائین اور وضو کرائے جائین اور پس ماندہ بھی پلاے جائین تو اُنکی دُعا قبول ہوگئی۔ اور جب دریا سامنے آیا جس سے گذرنے پر قدرت نہ پائی تو اللہ تعالے سے دُعا کرکے سب آپ و لشکر گھوڑون پر دریا پر سے گذر گئے اور گھوڑون کے زین تر نہوئی۔ اللہ سے دُعا کی کہ میرا جسد کوئی نہ دیکھے جب فوت ہوئے تو لوگون نے لحد مین اُنکو نہ پایا۔ ایسا ہی ماجرا ابو مسلم خولانی رضؓ کا ہے جو آگ مین ڈالے گئے تھے۔ وہ بھی مع لشکر دجلہ پر سے چلکر پار اتر گئے تھے حالانکہ دجلہ چڑھاؤ کے سبب لکڑیان پھینکتا تھا۔ پار اُترکر اپنے ہمراہیون سے پوچھا کہ کوئی شے اسباب سے گم نہین ہوئی؟ تاکہ مین اللہ تعالےٰ سے اُسکے لئے دُعا کرون؟ تو بعض نے کہا کہ میرا توبرہ نہین ملتا۔ کہا کہ میرے پیچھے آؤ جب وہ گیا تو توبرہ ایک چیز سے لٹکا ہوا پایا اور لیلیا اسود عنسی نے جب دعوی نبوت کیا تو ابو مسلم رضؓ کو بلا کر کہا کہ تو میرے رسول اللہ ہونیکی شہادت دیتا ہے" جواب دیا کہ مین نہین سُنتا" اوس نے کہا کہ تو شہادت دیتا ہے کہ محمد رسول اللہ ہین" تو کہا کہ ہان بیشک، اسپر اُسکے کہنے سے آگ مین ڈالے گئے لوگون نے دیکھا کہ آگ مین کھڑے نماز پڑھ رہے ہین اور آگ اُنپر سرد اور باعث سلامتی ہو رہی ہے۔ بعد رسول اللہ صلعم کے جب مدینہ منورہ آئے تو عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے انکو اپنے و ابوبکر صدیق رضؓ کے درمیان بٹھلا کر کہا کہ الحمد للہ جسنے مجھے امت محمد صلعم مین سے

Marfat.com

ایسا شخص ہم کہنے سے پہلے موت نہین دی جسکے ساتھہ وہی معاملہ کیا گیا جو ابراہیم خلیل اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ (بفضلہ تعالی وتقدس) کیا گیا تھا۔ ایک کنیز نے انکے کھانے مین زہر ڈالدی اور آپنے کھانا کھا لیا اُس نے کچھ ضرر نہ کیا ایک عورت نے انکی بی بی سے فریب کیا یا اس کو ان نے پوشیدہ کر دیا تو ان کی بد دعا سے وہ اندھی ہوگئی پھر آنکر تائب ہوئی تو آپکے دعا کرنے سے اسکی آنکھین درست وصحیح ہوگئین عامر بن عبد القیس جب مکہ شریف مین اپنے حصے کا دو ہزار درہم لیکر آیا کرتے تو رستے مین جو سائل ملتا اس کو بے گنتی دیدیتے پھر جب اپنے گھر پہونچتے تو ان کے وزن وشمار مین کچھ کمی نہ ہوتی۔ ایک قافلہ سے ملے جسکو شیر نے روکا ہوا تھا۔ یہہ آگے چلے گئے یہانتک کہ ان کے کپڑے شیر کے منہ کو جا چھوئے پھر اپنا پاؤن شیر کی گردن پر رکھکر کہا کہ تو اللہ رحمن کے کتون مین سے ایک کتا ہے اور مجھے اللہ تعالے سے حیا آتا ہے کہ مین اسکے سوا کسی غیر سے خوف کرون تو قافلہ روانہ ہوگیا۔ اللہ تعالے سے دعا کی کہ موسم سرما مین وضو کرنا مجھ پر سہل کردے اس پر انکو گرم پانی ملجاتا آپنے رب سے دعا کی کہ نماز مین میرے دل کو شیطان سے بچائے تو شیطان کو ان پر قدرت نہ ہوئی حسن بصری رح حجاج سے روپوش ہوئے اس کے آدمی چھہ مرتبہ ان پر گئے انھون نے اللہ تعالی سے دعا کی تو وہ انکو نہ دیکھہ سکے۔ خوارج مین سے ایک شخص ایذادہ مخلوق پر بد دعا کی تو وہ گر پڑا اور مر گیا۔ وصیلۃ بن اشیم کا گھوڑا لڑائی مین مر گیا۔ کہا کہ یا الٰہی کسی مخلوق کا احسان مجھ پر نہ کیجیو۔ اور اللہ عزوجل سے دعا کی تو اللہ تعالے نے ان کا گھوڑا زندہ کر دیا جب گھر پہونچے تو آپنے فرزند سے کہا اس کی زین اتار لو یہ گھوڑا عاریت ہے جب زین اتار لی تو گھوڑا مر گیا۔ ایک دفعہ ملک اہواز مین ان کو بھوک لگی اللہ تعالے سے دعا مانگی اور کھانا طلب کیا تو تازہ کھجورین ریشمی کپڑے مین انکے پیچھے آپڑین کھجورین کھالین اور کپڑا عرصہ تک انکی بی بی کے پاس رہا۔ صحرا مین رات کے وقت نماز پڑھ رہے تھے کہ شیر اُن کے پاس آنکلا۔ جب سلام پھیر لیا تو شیر سے کہا کہ کسی اور جگہہ جا کر اپنا رزق تلاش کر۔ وہ آواز کرتا ہوا وہان سے لوٹ گیا سعید بن المسیب ایام حرہ مین جب کہ یزیدی لشکر نے مدینہ منورہ مین لوٹ مار کی اور جو شام سے واسطے قتال اہل مدینہ صحابہ وتابعین کے بلایا گیا تھا۔ اور امیر مسلم بن عقبۃ المری امیر تھا سنہ ۶۳ ہجری مین اور اسکے بعد ہی یزید ہلاک ہوا۔ ان دنون مسجد مبارک نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین تین رات تک نہ اذان ہوئی نہ اقامت اور سوائے سعید بن المسیب کے اور کوئی مسجد مین نہ تھا تو یہ اوقات نماز قبر مطہر ومبارک نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اذان سننے سے ہی پہچانا کرتے۔ بی بی عائشہ صدیقہ رض فرماتی ہین کہ نجاشی (بادشاہ حبشہ) کی وفات کے بعد ہمیشہ اسکی قبر پر نور دیکھے جانے کا ہم مین تذکرہ ہوتا۔ مدینہ مین قحط ہوا لوگون نے بی بی عائشہ رض سے شکایت کی تو آپ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک سے آسمان کی طرف ایک روشندان ایسا کرو کہ درمیان قبر مبارک اور آسمان کے کوئی سقف

نذر ہے۔ لوگون نے ایسا ہی کیا تو ایسی بارش ہوئی کہ گھاس بہت ہوا اور اونٹ خوب موٹے تازے ہو گئے اور اس سال کا نام عام الفتق ہوا۔ انس رضی اللہ عنہ جنہون نے دس سال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور ان کے لیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی انکا ایک باغ تھا جو سال مین دو مرتبہ پھلتا اور اسکے ریحان سے ریح المسک آتی قبیلہ نخع سے ایک شخص کا گدہا راستہ مین مرگیا۔ اسکے ہمراہیون نے کہا کہ تمہارا اسباب ہم بار برداریون پر رکھ لیتے ہین اس نے کہا تھوڑی دیر ٹھیر جاؤ۔ پس اس نے عمدہ طرح وضو کرکے دو رکعت نماز پڑہکر اللہ تعالے سے دعا کی تو اللہ تعالے نے اسکا گدہا زندہ کردیا اور اس نے اپنا اسباب اسپر لادلیا۔ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا تو انکے کپڑون مین لوگون نے کفن دیکھے جو پہلے ان کے پاس نہ تھے اور انکے لیے ایک قبر کہدی ہوئی جس مین تہر کے اندر لحد بنی ہوئی تہی پائی اسی مین ان کو وہی کفن پہنا کر دفن کیا عمر بن عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ ایک دن سخت گرمی مین نماز پڑہ رہے تہے تو ابر نے ان پر سایہ کیا لڑائیون مین وہ اپنے ساتہیون سے شرط کرلیتے کہ مین تمہاری خدمت کرونگا جب اپنے ساتہیون کی سواریون کے جانور چرایا کرتے تو درندے انکی حفاظت کرتے مطرف بن عبداللہ بن الشخیر رضی اللہ عنہ جب اپنے گہر مین آتے تو ان کے برتن ان کے ساتہ سبحان اللہ کہتے۔ وہ مع ایک ساتہی کے اندہیرے مین جارہے تہے تو ان کے واسطے چابک کا ایک کنارہ روشن ہوگیا۔ احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کی وفات پر ایک آدمی کی ٹوپی انکی قبر مین گرگئی جب وہ کلاہ لینے کو جھکا تو دیکھا کہ جہانتک نظر پہونچتی ہے قبر وہانتک کشادہ ہے۔ ابراہیم التیمی رضی اللہ عنہ مہینہ دو دو مہینے کچہ نہ کہاتے۔ ایک دفعہ اپنے عیال کے لیئے غلہ خریدنے نکلے تو غلہ نملا ایک سرخ ٹیلے سے گذرتے ہوئے اس مین سے کچہ ریت بانکر لیکر اپنے عیال کی طرف لوٹے جب اسکو کہولا تو سرخ گیہون تہی جب اسے زراعت کرتے بوتے تو جڑ سے پتہ تک خوشہ ہی ہوتا تہ بہ دانون سے بہرا ہوا عتبۃ الغلام نے اپنے رب تعالے سے تین چیزون کا سوال کیا۔ خوش آوازی۔ آنسو جاری۔ طعام بلا تکلف۔ پس یہ حال تہا کہ جب قرآن مجید پڑہتے خود بہی روتے دوسرون کو بہی رلاتے۔ اور آنسوان کے عمر بہر جاری رہے۔ گہر مین جب آتے تو انکا طعام ملجاتا اور یہ نہ جانتے کہ کہان سے آیا ہے عبداللہ بن واحد بن زید رضی اللہ عنہ کو فالج ہوگیا آپ نے رب تعالے سے دعا کی کہ ہر وقت وضو اعضا کہلجایا کرین پس وضو کے وقت اعضا کہلجاتے بعد وضو پہر ویسے ہی ہوجاتے وغیرہ اور بہت واقعات ہین جن کا ذکر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کرکے کہا ہے کہ خود ہمارے زمانہ مین بہت واقعات ہین اور اس زمانہ مین مشہور و معروف مین وہ بہت ہین اس کے بعد (۸) پہر فرقان مین اولیاء الشیطان کے حالات کرامات گونا گون بہت بیان فرمائے ہین جن مین سے چند بطور نمونہ ذیل مین درج ہین +

احوال شیطانیہ کے متعلق

Marfat.com

عبد اللہ بن صیاد کا حال جو زمانہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین ظاہر ہوا تہا اور بعض صحابہ نے گمان کیا کہ وہی دجال ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بہی اسکے امر مین توقف فرمایا۔ حتے کہ بعد مین آپکو ظاہر ہوا کہ وہ دجال نہین بلکہ کاہنون کی جنس سے تہا۔ لکہا ہے کہ آخر وہ توبہ کر کے مسلمان ہو کر مرا۔ احادیث مین اسکا ذکر ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اس سے پوچہا کہ تو میرے رسول ہونے کی شہادت دیتا ہے تو اس نے جواب دیا کہ آپ اُمیین کے رسول ہین۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ دخان دل مین رکہکر اس سے فرمایا کہ مینے تیرے لیئے ایک بات چہپائی ہے" اس نے کہا ہو الدخ"۔ آپ نے فرمایا دور ہو تو اپنے قدر سے ہرگز نہ بڑہ سکیگا آپ کی مراد تہی کہ تو کاہنون کے بہائیون مین سے ہے اور کاہنون مین ہر ایک کے لیئے شیطانون مین سے ایک قرین ہوتا ہے جو اسکو اکثر غیب کی خبرین دیتا ہے جو ملائکہ سے سنکر اور اس مین جہوٹ سچ ملا کر بتلاتے ہین جیسا صحیح بخاری وغیرہ مین ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملائکہ عنان (سحاب) مین اترتے ہین اور آپس مین جس امر کی قضا آسمان مین ہوتی ہے اسکی بات چیت کرتے ہین اور شیطان چوری سے کان لگا کر سنکر کاہنون کو وحی کرتے ہین اور وہ اپنے پاس سے سو جہوٹ ملا لیتے ہین صحیح مسلم مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم چند انصار مین بیٹہے تہے ناگہان ایک تارا ٹوٹ کر روشن ہوا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ایام جاہلیت مین اسکو کیا کہتے تہے؟ انہون نے عرض کیا کہ ہم کہتے تہے کوئی بڑا آدمی مریگا یا کوئی بڑا آدمی پیدا ہوگا"۔ آپ نے فرمایا کہ کسی کی موت وحیات کے لیئے ستارے نہین پہینکے جاتے ولیکن ہمارا رب تبارک وتعالے جب کسی امر کی قضا فرماتا ہے تو حاملان عرش تسبیح پڑہتے ہین پہر ان کے متصل آسمان والے (ملائکہ) پہر انکے متصل والے یہانتک کہ اس آسمان والون تک تسبیح کی نوبت پہونچتی ہے بعدہ ساتوین آسمان والے حاملان عرش سے دریافت کرتے ہین کہ ہمارے رب نے کیا فرمایا؟ تو وہ ان کو خبر دیتے ہین۔ پہر نوبت بنوبت ہر آسمان والے خبر پوچہتے ہین یہانتک کہ اس نچلے آسمان دنیا والے ملائکہ کو خبر پہونچتی ہے تو شیطان سنی بات کو اچک لیتے ہین تو ان کی طرف ستارون کا شعلہ پہینکا جاتا ہے پہر شیطان اس بات کو اپنے دوستون کے کانو مین ڈالتے ہین پس جو بات ٹہیک لے آتے ہین وہ اسی طرح سچ ہوتی ہے ولیکن وہ اپنی طرف سے مین بڑہا لیتے ہین اسود عنسی جس نے نبوت کا دعویٰ کیا اسکے ساتہ بہی شیطان تہے جو اسکو بعض غیبی امور کی خبر دیتے تہے جب مسلمانون نے اس سے لڑائی کی تو اس امر کا اندیشہ کیا کرتے کہ جو کچہ ہم کہتے ہین پہیر شیطان اسکو خبر نہ کر دین حتی کہ اسکی زوجہ نے اسکے کفر ظاہر ہونے پر مسلمانون کی اعانت کی اور وہ قتل ہوا۔ اسی طرح مسیلمۃ الکذاب کے ساتہ شیطان تہے جو اسکو غیب کی خبرین بتلاتے اور بعض کا ہنر

Marfat.com

پر اسکی اہانت کرتے اور ایسے اور بہت گذرے ہین جیسا کہ حارث دمشقی جہنی شام مین عبدالملک بن مروان کے
عہد مین دعوی نبوت کیا۔ شیطان قید بیڑی سے اسکے پاؤن باہر نکال دیتے۔ اور سلاح ہتیار اسکی جسم
مین نہ جاتا۔ وہ جب کنکریون کو اپنا ہاتہہ لگاتا تو وہ سبحان اللہ پڑہتین۔ لوگون کو قاسیون کے پہاڑ پر
پیادہ اور گہوڑون کے سوار ہوا مین دکہلا کر کہتا کہ یہ ملائکہ ہین حالانکہ وہ جن ہوتے جب مسلمانون نے اسپر
قابو پایا تو ایک نیزہ باز نے اسکو نیزہ مارا لیکن اس کے جسم مین کچہ اثر نہ ہوا۔ تب عبدالملک نے اس شخص
سے کہا کہ تو نے بسم اللہ نہین پڑہا" پہر اس شخص نے بسم اللہ پڑہکر نیزہ مارا تو وہ مارا گیا (۹) پہر شیخ الاسلام
نے اور بہت سے حالات شیطانیہ بیان فرمائے ہین مثلاً کوئی شیطانی حال سے آگ مین داخل ہوتا ہے یا سیٹیون
اور تالیون کے سماع مین شیطان اسپر نازل ہوکر اسکی زبان پر کلام کرتا ہے اور بعض حاضرین کو اسکے دل
کی بات بتلا دیتا ہے (بعض سنگ ابرق جہلکہ سنگترہ و روغن مینڈک بدن پر ملکر یا کسی اور ترکیب طبعیہ سے
بہی آگ مین داخل ہوتے ہین) شیطان کسی کے پاس روپیہ پیسہ طعام میوہ جات شیرینیان وغیرہ جو دہان دستیاب
نہ ہون لے آتا ہے بعض کو بیت المقدس وغیرہ اور بعض کو شب عرفہ عرفات لیجا کر اسی رات واپس لے آتا ہے۔
میقات حد مقررہ پر پہونچکر احرام نہین باندہتا اور نہ لبیک کہتا ہے نہ مزدلفہ کا وقوف نہ بیت اللہ کا طواف
نہ صفا مروہ مین سعی نہ رمی جمار کرتا ہے اپنے معمولی لباس مین عرفات مین ٹہیر کر واپس آجاتا ہے۔ اور باتفاق
مسلمین یہ شرعی حج نہین ہے بلکہ ایسا ہے جیسا کوئی شخص جمعہ ہین حاضر ہوکر بغیر وضو کے قبلہ کے سوا کسی
اور طرف نماز پڑہے۔ شیطان کسی مردہ کی صورت مین اسکے مرنے کے بعد آکر قرض وامانتین متعلق میت
ادا کر جاتا ہے حالانکہ وہ مردہ آگ مین جلا دیا گیا ہوتا ہے لیکن وہ خیال کرتے ہین کہ وہ موت کے بعد زندہ
ہوگیا ہے۔ کسی کو ہوا مین ایک تخت اور اسپر نور دکہائی دیتا ہے۔ آواز سنتا ہے کہ مین تیرا رب ہون"
اگر وہ شخص اہل معرفت سے ہوتا ہے تو جان لیتا ہے کہ یہ شیطان ہے پس اسکو دہمکاتا ہے اور اس کے
شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہے تو شیطان دور ہوجاتا ہے۔ کسی کا خواب مین سر مونڈ جاتا ہے۔ کپڑا پہنا جاتا
ہے اور صبح کو ویسا ہی سر منڈا ہوا اور کپڑا موجود ہوتا ہے۔ اور یہ جن کا کام ہوتا ہے۔ بعض اسماء اللہ یا بعض
اسکی کلام کو نجاست سے لکہنا یا سورہ فاتحۃ الکتاب سورہ اخلاص یا آیۃ الکرسی وغیرہ سورتون کو الٹا کرنا
یا نجاست سے لکہنا یہ سب شیطانی حالات والون کے کام ہین۔ جن بہی کافر فاسق خطا کار مسلمان یہودی
نصرانی سنی بدعتی وغیرہ ہوتے ہین۔ ان سے تعلق رکہنے والا شخص جیسا ہوتا ہے ویسا ہی وہ اس سے معاملہ
کرتے ہین جب یہ لوگ کفر جنون کی موافقت کرتا ہے تو وہ اس کی مدد بہی کرجاتے ہین۔ پانی کو زمین مین خشک
کر دیتے ہین۔ ایک جگہہ سے نقل کرکے دوسری جگہہ لے جاتے ہین۔ کبہی کسی عورت واڑکے کو جس کو وہ چاہی

Marfat.com

ہوا مین اٹہا کر یا دہکیل کر مجبور کر کے اسکے پاس لے آتے ہین۔ وغیرہ بہت امور ہین جنپر ایمان لانا جبت جادو اور
طاغوت شیطان پر ایمان لانا ہے۔ بعض سورج چاند و ستارہ پرستون اور ان کو پکارنے والون پر شیطان اترکر
ان سے خطاب کرتا اور بعض امور کی انکو خبر دیتا ہے اور وہ لوگ اسکا نام روحانیت انکواکب رکہتے ہین حالانکہ
وہ شیطان ہوتا ہے (مرزا صاحب بہی روحانیت انکواکب اور ان کے اثر کے بڑے قائل ہین جس کے لیئے
توضیح مرام مین بہت کچہ لکہا ہے) پہر فرقان مین فرمایا کہ مین اسکو جانتا ہون جس سے زمین کی نباتات اپنے منافع
وخواص اسکو بتلاتے ہین۔ اور درحقیقت شیطان ان مین گہسا ہوا ہوتا ہے۔ اس کو بہی جانتا ہون جسکو
پتہر و درخت کہتے ہین "مبارک تجہکو یا ولی اللہ"۔ پہر جب وہ آیۃ الکرسی پڑہتا ہے تو یہ کرشمے دور ہو جاتے
ہین۔ اسکو بہی جانتا ہون جو کسی پرند کے شکار کا قصد کرتا ہے تو چڑیا وغیرہ پرندے اسکو کہتے ہین "کہ مجہکو
پکڑ لے تاکہ فقرا لوگ کہائین"۔ ان مین بہی شیطان گہسا ہوا ہوتا ہے جیساکہ انسانون مین گہسکر ایسی
باتین کرتا ہے۔ اسکو بہی پہچانتا ہون جسکو کہنے والا کہتا ہے کہ "مین اللہ تعالے کے امر سے ہون تو مہدی
ہے جس کی بشارت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے"۔ اور اسکے لیے پرندون مین تصرف کرنے کے
خوارق ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً اس کے خیال مین گذرے کہ ہوا مین پرندے ٹڈی وغیرہ بائین جاوین
تو جدہر کا ارادہ کرتا ہے ادہر ہی چلی جاتی ہین۔ اور جب اس کے دل مین بعض مواشی کے کہڑے ہو جانے
یا سو جانے یا چلے جانے کا ارادہ آتا ہے تو اسکے موافق بغیر حرکت ظاہری کے ہو جاتا ہے۔ کبہی اسے
اٹہا کر مکہ معظمہ لے جاتے ہین۔ کبہی اس کے پاس خوبصورت اشخاص لا کر کہتے ہین کہ یہ کروبی ملائکہ ہین
انکو آپکی زیارت کا شوق تہا۔ جب وہ دل مین کہتا ہے کہ یہ بے ریش لڑکون کی صورت کیونکر بنگئے پہر سر اٹہا کر
دیکہتا ہے تو ان کو ریش دار پاتا ہے۔ اور اسکو کہتے ہین کہ تیری مہدی ہونے کی یہ علامت ہے کہ ایک
مسا تیرے بدن پر نکلے گا تو وہ نکل پڑتا ہے اور وہ اسکو دیکہتا ہے اور اسکے سوا اور بہی بہت کچہ
اور یہ سب شیطانی مکر ہین۔ کوئی گہر کے اندر بیٹہا ہوتا اور دروازہ بند ہوتا ہے تو وہ اپنے آپ کو
اس گہر و دروازے سے باہر دیکہتا ہے یا اسکے برعکس اور ایسا ہی شہر کے بند دروازون مین اس سے
واقعہ ہوتا ہے۔ دراصل یہ جن کا کام ہوتا ہے جو اسے جلدی سے دروازہ بند کے اندر لیجاتا اور کبہی باہر نکال
لاتا ہے۔ یا اسکو انوار دکہاتا۔ یا جس کو چاہے اسکو لا حاضر کرتے ہین۔ یہ سب حرکات شیطانیہ ہین اور
آیۃ الکرسی بار بار پڑہے تو دور ہو جاتے ہین۔ بعض مشائخ نے بیان کیا کہ کوئی روشن چیز پانی یا آئینہ کی طرح
جن مجہکو دکہلاتے ہین۔ اور جو کوئی مجہ سے کچہ پوچہتا ہے اسکی صورت اس مین کہینچ دیتے ہین۔ تو مین لوگون
کو بتلا دیتا ہون۔ اور ان مین سے جب کسی کو آشکارا ہوگیا کہ یہ شیطان سے ہین۔ تو جن کو اللہ تعالے

Marfat.com

توبہ کی توفیق دیتا ہے وہ توبہ کرتے ہین۔ فرمایا کہ یہ بات اسقدر وسیع ہے کہ جو کچھ اسکے متعلق دیکھا اور سنا اگر وہ لکھین
تو اس مین گنجایش نہین اور ایک بڑی جلد کی ضرورت پڑے (۱۰) فرمایا کہ شیطانی احوال اُن ہی کو حاصل ہوتے ہین
جو کتاب اور سنت سے باہر نکلتے ہین اور اُن کا یہی حال ہے کہ جب اُن کے پاس شیطانون کے دور کرنے والا ذکر جیسے
آیۃ الکرسی پڑہا جاتا ہے تو شیطان انہین چھوڑ کر چلے جاتے ہین۔ کیونکہ ابو ہریرہ رض والی حدیث سے (جسکا ذکر صفحہ
۲۲۸ پر گذرا) ثابت ہو چکا ہے کہ بار بار بصدق دل اسکا ورد احوال شیطانیہ کو باطل و زائل کر دیتا ہے۔ کیونکہ
توحید شیطان کو دفع کرتی ہے اور اسی لیے جب شیطانی حال والون سے کوئی ہوا مین اٹھا یا گیا جب اس نے کہا
"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" تو گر پڑا۔ کبھی کسیکو شیطان اٹھا کر ہوا مین لیجانے کو گھر سے باہر لایا تو ایک نے اولیاء اللہ مین سے
حاضر ہو کر اسکے شیطان کو بھگا دیا تو وہ گر پڑتا ہے۔ چنانچہ یہ ماجرا کئی ایک کو پیش آیا ہے۔ پھر فرمایا کہ اگر انسان
ظاہر و باطن اللہ تعالی اور اُسکے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا مطیع ہو تو شیطانون کی طاقت نہین
کہ اس کے کام مین دخل دین و یا اسکے ساتھ میل جول رکھین۔ یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ خاص ذاکرین مسلمانون
پر بہ سبب انکی مصروفیت ذکر اللہ تعالی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ آیۃ الکرسی وغیرہ پڑہنے سے مرزا صاحب کے منتر
و افسون تدابیر و حیل گوناگون کچھ اثر نہین کر سکے (۱۱) پھر لکھا ہے کہ کرامات اولیاء اللہ مین اور احوال
شیطانیہ جو اُن کے مشابہ ہین ان کے درمیان کئی طرح کے فرق ہین۔ ایک تو یہ کہ اولیاء اللہ کی کرامت کا سبب
ایمان و تقوی ہوتا ہے اور احوال شیطانیہ کا سبب وہ امور ہوتے ہین جن سے اللہ تعالے اور اسکے رسول صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے (جیسے لقدا و یر کھینچنی و کھچوانی بلند عمارات منار بنانے خلاف شریعت مسائل
نکالنے بتلانے وغیرہ) یہ بھی فرمایا کہ خوارق شیطانی والون مین لابد ہے کہ جہل ہے و یا دیدہ و دانستہ دروغگوئی
بھی ہو۔ اب مرزا صاحب و اُن کے مریدین تامل سے لیئے عملدر آمد خلاف شریعت۔ دروغگوئیان بیشمار جن کا ذکر
آئندہ بذیل ذکر نیابت نبوۃ آتا ہے۔ پیشگوئیون پر زور دینے۔ طاعون۔ موت۔ ذلت و رسوائی کی دہمکی دیکر
سب کو سب و شتم لعن و طعن کرنے وغیرہ پر غور کرکے نیز اس کو بھی ذہن مین رکھکر کہ اولیاء اللہ سلف و خلف
کبراء امت مین سے کبھی بھی کسی نے باوجود کثرت خوارق و کرامات رحمانیہ وغیرہ دیگر انعامات الٰہیہ کے مرزا صاحب
کی طرح شیخی تکبر کرکے اپنے آپ کو لاثانی کہکر (جو لازمی اوصاف و علامات شیطانیہ ہین) اظہار فضیلت و شہرۃ
کے لیئے ایسے تدابیر و اشتہار بازی کی ہے؟ و یا کسی ولی اللہ مامور من اللہ و یا عام متبع مومن سے بھی اتباع نفس
مین در بارہ نکاح ایسے خط و کتابت ہوئی ہے جیسے مرزا صاحب کے خط و کتابت بنام محمدیہ قادیانی کا نکاح شیطانی
یا نکاح آسمانی کی راز نہانی چشمہ نور پریس امرتسر مین ۱۶۔ اگست ۱۹۰۰ء کو طبع ہو کر غلام احمد کیطرف سے بلا
قیمت شائع ہوئی ہے۔ اُن سب امور پر نظر کرکے انصاف کرین کہ آپ کن اولیاؤن مین داخل ہو سکتے ہین

Marfat.com

اور ایسے کرامات جن کا وجود و نام و نشان سوائی آپ کی زبان و قلم کے اور کہین بھی نہین اگرچہ مثل جبیل وغیرہ کے ہون بھی تو وہ تلبیسات شیطانیہ کے مشابہ ہین یا کرامات رحمانیہ سے؟ (۱۲) اصل کرامات اولیاء اللہ کی نسبت فرمایا چونکہ اکثر خوارق ایسے ہوتے ہین جن سے انسان کا درجہ ناقص ہو جاتا ہے اسی لئے اکثر صالحین ایسی باتون سے ڈر کرتے رہے ہین اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے بخشش مانگتے رہے ہین جس طرح کہ زنا و چوری سے توبہ کی جاتی ہے بعض صالحین پر یہ خوارق پیش کی جاتی ہین تو وہ اللہ تعالے سے ان کے دور ہونے کا سوال کرتے ہین اور سب صالحین اپنے مرید سالک کو فرماتے رہتے ہین کہ ان خوارق پر نہ ٹھیر جاوے اور ان کو اپنا اصلی مقصود نہ ٹھیرائے اور ان پر خوش نہ ہو۔ باوجودیکہ وہ ان کرامات کو کرامات ہی خیال کرتے ہین پس جب وقعی کرامات پر مغرور و خوش ہونا درست نہین تو جب شیطانون کی طرف سے دہوکا دینے والے حالات ہون تو ان پر غرہ ہونا کیونکر درست ہے"۔ فرمایا کہ غایت درجہ کی کرامت یہ ہے کہ شریعت پر مستقیم رہے اس سے بڑہکر کوئی کرامت نہین کہ اللہ تعالے اپنے بندے کو ان امور کی توفیق دے جنکو وہ چاہتا اور جن سے وہ راضی ہو اور ایسے اعمال زیادہ کرے جو اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف قریب کرین اور اس کے درجات بلند ہون"۔ اب مرزا صاحب اہل اللہ کے ان عالی خیالات پر غور کرین۔ اور پھر اپنے سطحی خیال حب و فروشی خود نمائی و ہر دم اظہار فضیلت کی عشق و دہت کو دیکھکر باہم موازنہ کرین (۱۳) معجزات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام و کرامات اولیاء الرحمٰن مذکورہ صفحہ ۲۰۴ نعایۃ اہم سے بخوبی ظاہر ہے کہ ان انعامات الٰہیہ کا ظہور یا تو بہتری و خیر خواہی و حاجت روائی مخلوق اللہ کے لئے ہوا۔ و یا محض اظہار انعام و احسان الٰہی کے طور پر ہوا اور بسا اوقات بلا کسی کی آرزو و دعا و بغیر کسی کے مقابلہ و تحدی کے لیکن مرزا صاحب کے بیان چونکہ ڈہول خالی کی طرح محض زبانی آواز ہی ہے اور در اصل مطلق کچھ نہین ہے لہذا موقعہ پر عبدالکریم کی آنکھہ و ٹانگ کی صحت کی درخواست پر اشتہار نور الابصار مین تحدی بالمقابل کی شرط گہڑکر اپنی طرف سے لگادی اور خشیۃ اللہ و انصاف مدنظر رکھکر یہ نہین خیال کیا کہ قتادہ کی آنکھین تعلمہ کا پاؤن اور اسی طرح عبداللہ بن عتیک کی پنڈلی اور سلمہ بن الاکوع کی ساق جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ لگانے سے فوراً اچھا ہو کر سب صحیح و سالم ہو گئے تھے بہلا وہان تحدی مقابلہ و انکار وغیرہ کہان تہا؟ افسوس مخلوق الٰہی کو دہوکا دینے کے لئے خوف اللہ عزوجل چہوڑ کر کیسے کیسے اصول تراشے جاتے ہین؟ پھر بطور تنزل اگر شرط تحدی مان بھی لین تا کہ مرزا صاحب کی ہند ہوٹے تو لیجئے تحدی بھی مولوی حافظ حاجی عبدالحق صاحب غزنوی کے اشتہار جولائی سنہ ۱۹۰۰ مین موجود ہے جس مین انہون نے اعلان دیا ہے کہ مرزا مع ذرضی تعداد تیس ہزار حواریان کے عبدالکریم کی ایک آنکھہ و ٹانگ کی صحت کے لئے دعا کرین اور ہم مخالفت پر دعا کرینگے کہ اے اللہ سچ کو غالب کرنیوالے اور باطل کو مٹانے اور جہوٹون کو ذلیل کرنے والے اسکو تاحین حیات اسی طرح کانا و لنگڑا ہی رکھ۔ اور لکھا ہے کہ ہم آپ کی شرط کے موافق چالیس روز پیشتر ہی نام لیکر شکر

کرتے ہین کہ عبدالکریم سیالکوٹی تا حین حیات ایساہی رہیگا الخ" اب دیکھیے کیا یہ تحدی نہین ہ؟ پھر ملا محمد بخش صاحب نے بھی اپنے اشتہار مین ضمیمہ سعفرزٹلی ۲۰ اگست سنہ ۱۹۰۰ مین تحدی کا کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا۔ لیجیے تحدیان بھی ہوگئین اب بھی اپنے دعاوی وشیخی کے موافق کچھ کرکے دکھادین۔ (۱۴) فرقان مین فرمایا ہے کہ خوارق عادات امور مین لوگ تین قسم ہین۔ اول وہ ہین کہ سوائے انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے اور کسی کے لیئے ان کے وجود کے بالکل انکاری ہین۔ کبھی مجملاً مان بھی لین توجب بہت لوگون سے ان خوارق کا صادر ہونا ان سے ذکر کیا جاوے تو انکار کردیتے ہین اسلیئے کہ وہ لوگ ان کے نزدیک اولیاء اللہ مین سے نہین ہین۔ دوم ایسے لوگ ہین کہ جس کسی سے کوئی امر خوارق عادت ہو اسکو ولی اللہ مان لیتے ہین اور اسی لیئے کہتے ہین کہ مشرکین واہل کتاب کے ساتھ بھی اولیاء اللہ ہوتے ہین جو مسلمانون سے لڑنے اور مقابلہ کے وقت ان مشرکین وغیرہ کی مدد کرتے ہین" اور یہ دونو اول انکاری و دوسرے ذرا سا اچنبا دیکھکر سب کو ولی اللہ مان لینے والے خطا پر ہین۔ سیوم قول صحیح وصواب یہ ہے کہ مشرکین واہل کتاب کے ساتھ ایسے لوگ ہوتے ہین جو مسلمانون پر ان کی نصرت وامداد کرتے ہین لیکن وہ انہی کے ہم جنس ہوتی ہین ہرگز اولیاء اللہ نہین ہوتے شیطان ان کے قرین ہوتے ہین اور انکے مناسب حال ان سے خوارق صادر ہوتے ہین۔" (۱۵) آجکل بھی اسی قسم کے لوگ ہین بعض انگریزی خوان فلسفہ مزاج لوگ برکات ونورانیت اسلام سے ناواقف باتباع حکماء فلاسفہ معجزات وکرامات اسلامیہ سے انکاری ومنکر ہین بلکہ تمام اخبار ماضیہ وامور گذشتہ کو اسلیئے کہ وہ ان کے مشاہدہ مین نہین آیے ویا ان کی رسائی عقل سے بالا ہین انکو بے اعتباری حقارت وہنسی کی نظر سے دیکھتے ہین اور نہین مانتے۔ اگرچہ اس مین کسی مومن کا کچھ حرج تو نہین لیکن ان منکرین کو خیال کرنا چاہیئے کہ کیا جو شے مشاہدہ مین نہ آوے۔ اپنے سامنے نہ ہووے۔ یا جس کا جواس خمسہ ظاہری سے ثبوت نہ ملے تو کیا وہ سب ناقابل اعتبار ہے ظاہر ہے کہ اگر اس قاعدہ کی پابندی فرض ضروری ہے تو اس سے نہ صرف کل اہم واقعات تاریخی اور جو ان سے فوائد ونتائج انسانی بہبودی وکمالیت کو حاصل ہوتے ہین وہ کل کے کل ستیاناس ونیست ونابود ہوتے ہین بلکہ یہانتک نوبت پہونچتی ہے کہ انسان اپنی پیدائش ماں باپ وغیرہ قریبی رشتہ دارون ومتعلقین پر ایسی لغو بنیاد پر شک واعتراض کرے اور نہ مانے اور اس طرح نہ کوئی کسیکی جائداد کا وارث بنے اور نہ قرار دیا جاوے اور اس لغو قاعدے وقانون سے جو فتور وفساد نظام دنیا مین واقعہ ہوگا وہ عیان ہے امید کہ کوئی شخص دنیا مین موجودگی ہوش وحواس وعقل اسکو کبھی پسند وجائز نہ رکھے گا اور چار ناچار کوئی قاعدہ وقانون ایسی بے اعتباری کرنے والون کو وضع قائم کرنا پڑیگا جس سے اخبار ماضیہ وامور وواقعات گذشتہ کو قبول کیا جاوے ومانا جاوے تاکہ انتظام وکاروبار دنیا قائم رہے وچلے۔ پس جو قاعدہ اسمین کوئی مقرر کرے ویا آجتک جو

Marfat.com

قواعد ضروریات کی سبب عقلاء زمانہ نے اسکے لیئے مقرر کر رکھے ہین ان سب قواعد وقوانین سے بڑھ چڑھ کر بدرجہا بہتر واحسن ان معجزات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام وکرامات اولیاء کرام کے ثبوت وتصدیق کے لیئے اسلام مین ایسا قاعدہ موجود ہے کہ اس سے زیادہ عمدہ وبہتر ہونا ہرگز ممکن نہین ہے۔

فضل (۱۱۳) **ضرورۃ الامام** - بس بخدا مین کشتی کے میدان مین کھڑا ہون جو شخص مجھے قبول نہین کرتا عنقریب وہ مرنے کے بعد شرمندہ ہوگا اور اب حجۃ اللہ کے نیچے ہے

جواب کشتی کے میدان مین کھڑے ہونے مین بظاہر رونق وگرم بازاری اور چپ چاپ مین بے رونقی و سرد بازاری تو لازمی ہے اور اسی لیئے جب ایک دو ماہ چپ چاپ گذرنے پر کچھ چرچا سرد ہو جاتا ہے تو مرزا صاحب کوئی نہ کوئی تدبیر سوچکر ایک ایسا اشتہار شائع کر دیتے ہین جس پر پھر چرچا وگفتگو شروع ہو کر گرم بازاری ہو جاتی ہے چونکہ یہ حالات عاشقان دنیا ودنیا پرستون کے ہوتے ہین اہل اللہ کی یہ شان نہین لہذا اشتیاق شہرت وناموری کے شیدائیون پر مقناطیسی اثر کا حکم رکھتے ہین۔ ۲۔ مرزا صاحب میدان مین آنے اور بلا لحاظ موافق ومخالف ودوست ودشمن سب کے ساتھ مقابلہ کو زبانی ودکھلانے کو تو ہر طرح سے آمادگی وطیاری ظاہر کرتے ہین لیکن یہ تو ظاہر ہو کہ کسی میدان مین کبھی بھی ان سے کچھ بن پڑا ویا بمقابلہ مخالفین کبھی عہدہ برا ہو سکے ہین؟ اور جب کوئی مقابلہ پر آکھڑا ہوا تو حیلہ حوالہ شرائط پیچیدہ وعذرات لاطائل سے اپنی جان چھڑا کر اپنے گھر مین بیٹھکر مضامین ترشکر اپنی فتح کے خلاف واقعہ اشتہارات شائع کرنے پر زور آزمائی کرنے کے سوا مرزا صاحب نے کبھی اور کچھ کیا ہے؟ ہرگز نہین جیسا کہ مرزا صاحب کے عملدرآمد وکارروائی مباحثہ لودھیانہ، دہلی، سیالکوٹ وغیرہ سے عیان ہے۔ ۳۔ ان دنون مین بھی نہ معلوم کسی کی اصلاح ومشورہ پر یا خود ہی یہ خیال کر کے کہ پیر **مہر علی شاہ صاحب** چشتی سجادہ نشین گولڑہ گو عالم وفاضل ہین لیکن معمور الاوقات وہمہ وقت ذکر اللہ کے سبب مقابلہ منظور نہ کرینگے مرزا صاحب نے ان کے واسطے خصوصاً ۸۶ کس دیگر علماء وفضلاء ومولویان وغیرہ کے مقابلہ کے واسطے ۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء کو ۴ صفحہ کا اشتہار دیدیا اس مین اول ہی صفحہ پر ان کو علم قرآن وحدیث سے بے بہرہ بالکل پست ومحدود خیالات والے لکھکر لکھا کہ وہ اپنے تمام ذخیرہ لغویات مین ایک بھی آیت یا حدیث پیش نہین کر سکے جس کے اندر کچھ روشنی ہو پھر کہا کہ کسی حدیث سے حضرت عیسے علیہ السلام کا مع جسم عنصری آسمان پر چڑھ جانا یا کسی آخری زمانہ مین مع جسم عنصری نازل ہونا ثابت نہین اگر لکھا ہے تو کیون ایسی حدیث پیش نہین کرتے پھر شرائط مقرر کین کہ بحث لاہور مین ہو مولوی عبد اللہ پروفیسر، مولوی عبد الجبار غزنوی ومولوی محمد حسین شہادت کے لیئے مجھے منظور ہے کہ منتخب ہون۔ دوسرے مولوی بمقابلہ والے چالیس سے کم نہ ہون۔ اگر مین حاضر نہ ہوا تب بھی کاذب سمجھا جاؤن گا وغیرہ۔ پیر صاحب موصوف بحث مباحثہ ومقابلہ کے شائق

Marfat.com

وتذاق والے تو نہ تھے مگر قدرت الٰہی و تحریک بابی سے ایسے آمادہ ہوئے کہ حسب اشتہار مرزا صاحب اول اشتہار منظوری
مقابلہ و شرائط مرزا صاحب شائع کر کرا کر بروز جمعہ ۲۴ اگست ۱۹۰۰ء کو مع کثیر جماعت علماء و فضلاء و مولویان کے
جن کے نام اکثر مرزا صاحب کے اشتہار مین درج تھے مع انبوہ کثیر مخلوق اللہ کے لاہور آ پہونچے۔ مولوی عبد الجبار
صاحب مولوی عبد اللہ صاحب ٹونکی پروفیسر بھی آ موجود ہوئے۔ بعد انتظار مرزا صاحب کے ایک بڑا بھاری
جلسہ علماء و فضلاء و وکلاء و روساء و دیگر باشندگان شہر کا اور جو بیرونجات سے آئے ہوئے تھے شاہی جامع
مسجد لاہور مین ہوا۔ افسوس کہ اس موقعہ پر مرزا صاحب لاہور نہ آئے۔ پیر مہر علی شاہ صاحب لاہور مین مقیم رہے
اور مرزا صاحب کے مریدین اس اثنا مین پیر صاحب کے انکار و فرار کے اشتہارات گلی کوچون و بازارون مین
چسپان کرتے رہے اور آخر جب پیر صاحب ۲۹ تاریخ کو بعد انتظار لاہور سے واپس چلے گئے تو مرزا صاحب
کا ایک اشتہار زرد رنگ (علامت زرد روئی و ندامت) بلا تاریخ نکلا کہ پیر صاحب نے ہمارا طریق فیصلہ منظور
نہین کیا اور چال بازی کی"۔ ۴۔ چونکہ مرزا صاحب فن حیل مین بڑے استاد و مشاق و تجربہ کار ہین
لہذا ایک اور اشتہار مسمیٰ "آخری حیلہ" شائع کیا اسکی تاریخ طبع قادیان ۲۸ اگست ۱۹۰۰ء ہے لیکن
وہ لاہور مین پیر صاحب کی تشریف بری کے کئی روز بعد تقسیم ہوا۔ اس مین مرزا صاحب نے اس امر کی بابت
شکایت کی ہے کہ پیر صاحب نے جوابی اشتہار مین پہلے نصوص قرآنیہ و حدیثیہ کے رو سے مباحثہ ہونا کیون
لکھا ہے"؟ تعجب ہے کہ مرزا صاحب نے یہ اعتراض و شکایت کرتے وقت یہ نہین سوچا کہ ہم نے خود ہی تو اول انکو
علم قرآن و حدیث سے بے بہرہ محدود خیالات و لغویات وغیرہ کے ذخیرہ والا کہہ کر حدیث رفع و نزول عیسیٰ
علیہ السلام کا ان سے مطالبہ کیا ہے کہ پیش کرین۔ پس اگر پیر صاحب نے مرزا صاحب کی غلط بیانی ثابت
کرنے کو اپنا علم قرآن و حدیث۔ و بلندی خیالات۔ ذخیرہ معارف کا ثبوت دینے و آیات قرآن مجید و حدیث
دربارہ رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام پیش کرنے کے لیئے اول نصوص قرآنیہ و حدیثیہ کی رو سے مباحثہ ہونا
لکھ دیا تو کیا بیجا کیا؟ بلکہ انہون نے عین مرزا صاحب کے الفاظ و مطالبہ کی موافقت کی لہذا مرزا صاحب
کی یہ شکایت صحیح نہین۔ علاوہ ازین پیر صاحب کی طرف سے اشتہار ۱۲ اگست ۱۹۰۰ء مین کل شرائط مقررہ
مرزا صاحب منظور ہو کر ۲۵ اگست کو جانبین کا لاہور مین پہونچ جانا قرار پا چکا تھا جس کے بعد مرزا صاحب
کا کوئی عذر و حیلہ باقی نہ تھا۔ اگر مرزا صاحب یہ عذر کرین کہ پیر صاحب نے اپنی شرط چھوڑ کر ہماری ہی کل
شرائط منظور کرنے کا اشتہار اپنے نام سے نہین دیا"۔ تو اس کا جواب ظاہر ہے کہ مرزا صاحب نے بھی پیر صاحب
کے اشتہار منظوری مباحثہ کے جواب مین اپنے نام سے کب مشتہر کیا تھا کہ ہم اپنے ہی مخصوصہ شرائط پر
مقابلہ کرینگے اور پہلے جو ہم نے پیر صاحب کے علم و احادیث رفع و نزول کا مطالبہ کیا تھا اسکو اب ہم واپس لیتے ہین

Marfat.com

پہر اگر مرزا صاحب کہین کہ ہمارے مرید کا اشتہار ہمارا ہی اشتہار ہے اس مین شرط تقریر زبانی سے انکار درج ہے"
تو مرزا صاحب انصاف کرین کہ پیر صاحب کے مرید حکیم سلطان محمود صاحب کا اشتہار جس مین لکہا ہے کہ اگر مرزا
صاحب کی خرق عادت و تائید آسمانی کا انحصار صرف بحث تحریری مین ہی ہے اور مرزا صاحب کی الٰہی و آسمانی
طاقت مناحثہ تقریری کے وقت اُن کو جواب دیجاتی ہے (اگرچہ تمام انبیا و مرسلین و مامورین علیہم السلام کی
تقریر زبانی ہی سنت ہی ہے) اور مرزا صاحب کی علمی و عملی کمزوریان انکو اپنی گہڑی ہوئی شرطون کے احاطہ
سے باہر نہین نکلنے دیتین اور اسی پر ضد ہے تو تمہاری شرطین بعینہٖ منظور مین" وہ اشتہار کیون پیر صاحب
کا اشتہار نہ مانا جاوے ؟ مرزا صاحب کے مرید کا اشتہار معتبر و حجت ہو اور پیر صاحب کے مرید کا اشتہار قابل التفات
نہ ہو یہ کیا انصاف ہے (نور الابصار کے صفحہ ۴ پر مرزا صاحب کے سر آوردہ مرید نے اپنے اظہار فضیلت مین
پیر صاحب کو جن کے مقابلہ پر آنے سے آنکے امام صاحب تو حیلے حوالے ہی کرتے رہے لیکن یہ صاحب لکہتے ہین کہ
مین مناظرہ تحریری کے لیے مستعد و آمادہ ہون اگرچہ آپ کو (پیر صاحب کو) اپنا مخاطب صحیح نہین سمجہتا مگر کیا کیجیے
با ہمہ ہر دمان بباید ساخت ٭ چہ توان کرد مردمان اینند ٭ سبحان اللہ و اللہ اکبر یہ تعلی و تفاخر دا ناخبرنہ کہنے والی
نسبت و درجت کسی اہل اللہ مخلص مصروف الذکر طالب رضاء الٰہی مین نہ دیکہی سنی اور مرزا صاحب کے تمام خاص
و عام مریدین مین اسکے سوا کچہ اور ہے ہی نہین) **۵**۔ مرزا صاحب نے اشتہار مین لکہا ہے کہ مین بہر حال لاہور
پہونچ جاتا مگر مینے سنا ہے کہ اکثر پشاور کے جاہل سرحدی پیر صاحب کے ساتہ مین اور ایسا ہی لاہور مین اکثر
سفلہ و کمینہ طبع لوگ گلی کوچون مین گالیان دیتے پہرتے مین مخالف مولوی وعظ کر رہے مین کہ یہ شخص
واجب القتل ہے بعض کا غذ گندی گالیون کے مجہے پہونچے مین جو چوہڑون چمارون کی گندی گالیون سے زیادہ ہین
وغیرہ" اس مین اکثر حصہ تو خلاف واقعہ و پُر از مبالغہ ہے جس کا کچہ وجود نہین اور پہر تعجب ہے کہ مرزا صاحب باوجود
اللہ تعالیٰ کو اپنا حافظ ناصر حمایتی و مددگار جانتے اور نصرت الٰہیہ کی از بس زبانی دعویدار ہوتے اور قرآن مجید
کی آیات وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ۔ وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ وغیرہ کے عامل و معارف ہونے
اور اللہ تعالیٰ تجہکو لوگون کے شر سے محفوظ رکہیگا
کے مدعی ہونے کے پہر موقع وقت پر کیسے ڈر جاتے اور اپنا پردہ فاش کرتے ہین۔ اگر مرزا صاحب صادق ہوتے
تو ان ارشادات قرآن مجید سے اعراض کرکے ایسے خائف و لرزان کیون ہوتے ؟ اور اگر شیخ سعدی کے
اقوال سے دو چیز تیرہ عقل ست دم فرو بستن ٭ بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی ٭ پر ہیز ہے کہ بعد از
جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد ٭ پر ہی فکر کرتے تو ایسے لاطائل بے بنیاد نا مقبول بے ہنگام عذرات نہ گہڑتے
لیکن اگر ایسا نہ کرتے تو لوگون پر ان کے کذب کی زیادہ حقیقت کیونکر کہلتی اور عاجز کے الہام جو ۲۰ اگست
۱۹۰۰ء جمعہ کو جو قبل از استماع خبر آمد پیر صاحب ہوئے "رفعت شان رفت براوج فلک جو بحق پیر صاحب ہوا

Marfat.com

اور بعدہ الہام "کالعھن المنفوش" (مثل اون کی دھنی ہوئی) جو بحق مرزا صاحب ہوا ان ہر دو کی حقیقت و صداقت کیونکر ظاہر ہوئی؟ ۶۔ اس اشتہار میں مرزا صاحب نے کہا ہے کہ میں دو امر کا خواہشمند ہوں جن پر میرا لاہور پہونچنا موقوف ہے۔ ایک یہ پیر صاحب بغیر شرط زیادہ لکھنے کے اپنے نام سے اشتہار مصدقہ پانچ معزز و مشہور ارکان لاہور شائع کریں دوم میرے لاہور پہونچنے کے لئے تین رئیس ایک تحریر بالاتفاق اس ذمہ داری کی شائع کریں کہ پیر مہر علی شاہ کے مریدوں ہم عقیدوں (جو قریبا تمام مسلمان مرزا صاحب کے مخالفین ہیں) و ہم جنس مولویوں کی طرف سے کوئی گالی یا کوئی وحشیانہ حرکت ظہور میں نہ آئیگی۔ سبحان اللہ یہ خوب انصاف ہے کہ خود بدولت مرزا صاحب تو کسی کی ایک شرط بھی ہرگز قبول نکریں اور آپ شرائط پر شرائط بڑہاتے جائیں اور وہ بھی ایسے ناممکن العمل کہ کبھی ہو نہ سکیں۔ بھلا تین رئیس تمام دنیا کے مسلمانان وغیرہ مخالفین مرزا صاحب کے الفاظ و حرکت کے کیونکر ذمہ وار ہو سکتے ہیں؟ اور ان کو غرض ہی کیا ہے کہ اس دردسری میں مبتلا ہوں؟ باوجودیکہ وہ مرزا صاحب کی چال تدابیر و حیلہ حوالہ سے بھی بخوبی ماہر و واقف ہوں جب مرزا صاحب لاہور میں آنے سے ایسے ہراسان و ترسان تھے تو اول خود ہی اشتہار دیکر انہوں نے اپنی جان کو اس جنجال میں کیوں ڈالا؟ افسوس مرزا پر عادت حیلہ سازی نے ایسا غلبہ کیا ہے کہ بیجا حیلہ بہانوں کے سوا بات ہی نہیں کرتے اور سیدھا راستی سے یوں نہیں فرماتے کہ "وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ" (اور ڈالدیا ان کے دلوں میں ہیبت خوف کو) والا معاملہ ہمارے ساتھ ہوا اسلیئے ہم لاہور نہیں آسکے"؟ ۷۔ کسی دوسرے کی گالیوں کی شکایت مرزا صاحب کس طرح زبان پر لا سکتے ہیں؟ ذرا اپنی بدزبانی سب و شتم لعن طعن مذکور صفحہ ۴۴ تا ۱۰۴ اور پھر مرید خاص واحد لعین صاحب کی زبان درازی کو جس سے کوئی بھی نہیں بچ سکتا۔ پھر اسی مرید صاحب جسکو فاضل جلیل القدر مولوی سید محدث اور فقیہ زبردست اشتہار میں کہکر لکھا ہے کہ ان کے ساتھ بحث کرنا پیر صاحب کے لیے فخر تھا" ذرا ان کی تحریروں کو بھی غور سے دیکھیں کہ ماشاء اللہ خوبی قسمت سے باوجود ضعیف العمری سید کہلانے وغیرہ اوصاف عطیہ مرزا صاحب و فیض صحبت زبانی امام الزمان کے ابتک تمسخر ہنسی و دوسرے مومنین کو برا بھلا کہنے و لکھنے سے سیر ہو کر انابت الی اللہ و خشیت الہی کی فکر اپنے پاس پھٹکنے ہی نہیں دیتی۔ جبکہ کل جماعت کی زبان درازی و تبرا بازی کی یہ نوبت ہو تو پھر مرزا صاحب کو دوسروں کی شکایت کرنا کب زیبا ہے؟ اور پھر طرفہ یہ کہ اب شکایت کرتے وقت بھی اپنی اس بدگوئی کی عادت سے نہیں چوکے۔ ۸۔ پھر کہا ہے کہ اس فتنہ و اشتعال کے وقت بجز شہر کے رئیسوں کی پوری طور کی ذمہ واری کے لاہور میں قدم رکھنا گویا آگ میں قدم رکھنا ہے کیا شرع و عقل فتوے دے سکتی ہے کہ پر جوش و مشتعل لوگوں کے مجمع میں بغیر کسی پوری قانونی بندوبست کے جانا مضائقہ نہیں؟ مرزا صاحب یہ تو فرما دیں کہ اس مجمع کا باعث و محرک سوائے خود بدولت کے اور کون ہے؟ خود ہی تو تمام دنیا کو مقابلہ کے واسطے بلاتے دعوت کرتے و اشتہار پر اشتہار دیتے ہیں اور جب بتعمیل حکم خود بدولت وہ لوگ آ نکر جمع ہوں تو پھر گھبرا

Marfat.com

کہتے ہین کہ ایسے مجمع مین جانا گویا آگ مین قدم رکھنا ہے۔ ذرا اسکو بھی غور کرو کہ اللہ تعالی کے فرستادی و مرسل تو سچ مچ دہکتی آگ مین بھی ڈالدیے گئے اور وہ نار انکے لیے بحکم حافظ حقیقی برداً وسلاماً ہو گئی جیسا کہ سیدنا حضرت ابراہیم علے نبینا وعلیہ السلام کا معاملہ ہوا۔ پھر مرزا صاحب کیسے مرسل من اللہ ہونے کے دعویدار ہین کہ اپنی ہی سلگائی ہوئی وہمی آگ سے ایسے خائف و بدحواس ہوتے ہین اور اللہ تعالی خیر الحافظین و خیر الناصرین کی حفاظت و نصرت و توکل کو بالای طاق رکھکر اسسے ایسی بے تعلقی ظاہر کرتے ہین کہ گویا آپ کو اس ذات پاک لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ (نہ آتی اسکو اونگھ اور نہ نیند) وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُہُمَا وَہُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ (اور آسمان و زمین کی حفاظت اسپر گران نہین اور وہ عالی شان عظمت والا ہے) موصوف و ارحم الراحمین کی حفاظت پر اعتماد نہین و یا اس حی و قیوم کی خبر ہی نہین ہے۔

۹- اخیر پر مرزا صاحب نے سہل طریق فیصلہ یہ لکھا ہے کہ بعد ذمہ واری رئیسان لاہور کے مجمع عام مین جس مین پہر رئیس موصوفین بھی ہون تین گھنٹہ اپنے دعوی کے دلائل مین سناؤن پہر پیر مہر علی شاہ صاحب قرآن و حدیث سے نزول مسیح کا ثبوت دین" اسکا جواب ظاہر ہے کہ پیر صاحب تو فقط اسی غرض سے ہی حسب اشتہار مرزا صاحب لاہور آئے تہے اگر مرزا صاحب بھی ذرہ حوصلہ کرکے اللہ تعالی کے حافظ حقیقی و ناصر تحقیقی ہونے کا یقین رکھکر آجاتے تو اسکا فیصلہ ہو جاتا۔ مگر پیر صاحب کے سفر دور و دراز کرکے مع علما آنے پر آپکے ہراسان ہوکر پہلوتہی کرنے اور ادہر رخ بھی نکرنے سے یہ تصفیہ ہو گیا اور مرزا صاحب کے دعاوی کی نسبت ایک بین و آسمانی نشان ظاہر ہو گیا یعنے وہی جو مرزا صاحب نے کہا تہا کہ "اگر مین حاضر نہ ہوا تب بھی کاذب سمجھا جاؤنگا"۔

۱۰- مرزا صاحب کے اس سہل طریق سے بھی سہل طریق شیخ عبد الرحمن بازار کشمیری لاہور کے اشتہار مین لکھا ہے وہ کہتے ہین کہ "مرزا صاحب لاہور مین مسجد شاہی مین محراب و منبر کے سامنے کہڑے ہوکر علماء اسلام کے روبرو ویسی ہی قسم کہاوین جو مرزا صاحب نے علماء مکفرین کے واسطے تجویز کی ہے پہر آخر مین کہین الہی اگر مین جہوٹا ہون اور اس منصوبے سے بالکل بری و بے لوث نہین ہون تو ایک سال کے عرصہ کے اندر مجہ پر کوئی عذاب نازل کر کہ اہل اسلام کے لیے حجت قائم ہو جاوے اور کوئی ہمارے دام فریب مین نہ پہنسے" پہر اس قسم کے بعد اگر ان پر ایک سال خیریت سے گذر گیا اور مرزا صاحب اور ان کی جماعت پر کوئی بلا نازل نہ ہوئی تو ہم (مشتہر اشتہار) ہزار روپیہ نقد دینگے اور یہ ایسا فیصلہ ہے کہ مرزا صاحب ہی کا تجویز کردہ ہے کوئی اسپر بحث بھی نہین کر سکتا مرزا صاحب اسیطرح اپنے مخالفین کو قسم کہانے کے لیے بلایا کرتے اور سال کی میعاد لگایا کرتے ہین۔ اس تدبیر پر اگر مرزا صاحب عمل کرین تو وہ جو آسمانی گواہی و نشان کے تین سال مین ظہور کا مرزا صاحب نے اشتہار [illegible] مین دیا ہوا ہے جسکی میعاد دسمبر ۱۹۰۲ء تک ہے اسکا بھی اسیطرح ایک ہی سال مین فیصلہ ہو سکتا ہے۔

۱۱- حفاظت کے لیے مخلوق کی ذمہ واری لینے اور اسپر بہروسہ کرنے کے بجا اگر مرزا صاحب خیر الحافظین و خیر الناصرین کی حفاظت و حمایت پر اعتماد کرین تو اسلامی طریق و عملدرآمد کے موافق و مطابق ہے۔ بیچاری مخلوق جو

فانی ہے اور اپنے نفع ونقصان کی مالک نہین تو پہر وہ کسی دوسرے کے نفع ونقصان کی کیونکر ضامن و ذمہ دار ہوسکتی
ہے؟ ۔ یہ مرزا صاحب کے کشتی مین کہڑا ہونے کے حالات ہین جن سے اُن کے دعویٰ کا صدق یا کذب نصف النہار
کی طرح روشن ہے ۔ ۱۲ ۔ کیا خوب و عمدہ ہو اگر مرزا صاحب کا میدان کشتی مین کہڑا ہونا مخلصانہ طلب رضاے
الٰہی کی خاطر ۔ ارشاد وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ۔ اُدْعُ اِلٰی سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ
وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ اَحْسَنُ وغیرہ احکام کے مطابق ہو اور باعث بہبودی و منفعت خلق اللہ ہو کر وہ کشتی
قابل تحسین ہو ۔ لیکن یہ تب ہوسکتا ہے جب مرزا صاحب بیہودہ پہلو تفاخر تعلی کبر و پندار روا لا بدکر توبہ و استغفار
کے بعد اطاعت اللہ تعالیٰ اور اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا طریق اختیار فرماوین ۔ ۱۳ ۔ یہ امر تو مرزا
صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ کشتی مین بہادری اسی کا نام نہین کہ ہر ایک کو ہر امر مین جس طرح ہوسکے اپنے مقابلہ
مین اپنے گہر بیٹہ کر ہیچ پوچ حقیر و لاشئے سمجہ و ٹہیرا کر خواہ نخواہ ہر ایک پہلو سے زبان خود اپنی ہی فضیلت شیخی
اور فوقیت بیان کیے جاوین جیسے مرزا صاحب کی عادت ہے اور جسکا مظہر رسالہ ضرورۃ الامام ہے ۔ تعجب ہے کہ
مرزا صاحب کو باین دعاوی معرفت انا خیر منہ والی مہلک مرض و نسبت سے بچنے و ابائی و مقبول نعمت رَبَّنَا ظَلَمْنَا
اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ والی نسبت حاصل کرنے کا کبہی فکر و خیال نہین آتا
ہمیشہ اپنی مشیخت و لاثانیت و بے نظیری ظاہر و ثابت کرنے کی تدابیر و دہن مین مستغرق رہتے ہین ۔ اللہ تبارک
و تعالیٰ ہدایت کرے اور توفیق توبہ عطا فرماوے ۔ آمین ۔ ۱۴ ۔ عاجز کو تو سر دست مقابلہ و کشتی کے میدانون سے
پرہیز کرنے کے لیے نصحاً و تعلیماً الہام ہوتا ہے ۔ ۵ با دوستان تلطف با دشمنان مدارا ۔ آیندہ جیسا ہوگا اس کی
تعمیل کو بتدقیقہ و احسانہ حاضر ہے وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم ۔ ۱۵ ۔ مرنے کے بعد شرمندہ ہونے کی ہی عمدہ و عجیب
دہمکی ہے ۔ اول مرزا صاحب کا اپنے دعاوی مین صادق ہونا تو ثابت ہو پہر یہ امر بہی قابل غور و لحاظ ہوسکتا ہے اور
مرزا صاحب غور کرین کہ جن لوگون نے یہان انکو قبول نہین کیا بلکہ قبول و سکوت تو بجائے خود از دست خوب عمدہ
طرح سے مقابلہ کیا مقدمات کیے اور مخالفت مین تحریراً و تقریراً کسی طرح کوتاہی نہین کی جیسے مولوی محمد حسین
صاحب جنکو مرزا صاحب منذر الہامون سے ڈراتے و دہمکاتے بہی رہے ۔ قاضی سلیمان صاحب مولوی اسمعیل
صاحب مولوی عبد اللہ صاحب امروہی مفتی سعد اللہ صاحب مولوی محمد بشیر صاحب شیخ حسین صاحب مصنف
فتح الربانی مولوی صوفی عبد الحق صاحب غزنوی قاضی فضل احمد صاحب مولوی عبد اللہ صاحب پیر مہر علی شاہ
صاحب مصنف شمس الہدایہ سید حسین شاہ صاحب ہزاروی مصنف منور الایمان سلطان محمود خان صاحب
مشتہر اشتہار وحید الاظہار مولوی محمد شفیق صاحب مولوی محمد غازی صاحب مولوی غلام احمد صاحب مصنف
مسیلمہ قادیانی کا مکر شیطانی مولوی محمد صاحب کہچمکرالی ملا محمد بخش صاحب وغیرہ تو کیا جیسے یہ لوگ بیان

Marfat.com

مرزا صاحب ۔ پھر جن لوگون لو زیادہ ؟ شرمندہ ہونگی یا اس سے بھی زیادہ کے بعد شرمندہ ہونے کے بعد قبول نکرنیوالے مرنے کے بعد شرمندہ ہونگی یا اس سے بھی زیادہ

شرمندہ ہوئی ہین اسی طرح دوسرے قبول نکرنیوالے مرنے کے بعد شرمندہ ہونگی یا اس سے بھی زیادہ ؟ پھر جن لوگون لو مرزا صاحب نے ایسا ہی ہمکایا اور ایسی خبرین سنائیں ان کا ابتک کیا بگڑا ہے اور کیا شرمندہ ہوئے ہین ؟ مرزا صاحب انکو سمجھا دین

نے ایسا ہی ہمکایا اور ایسی خبرین سنائیں ان کا ابتک کیا بگڑا ہے اور کیا شرمندہ ہوئے ہین ؟ مرزا صاحب انکو سمجھا دین

مین ایسا شرعی طریق اختیار کرین یہ مخلوق الٰہی سمجھکر ایسے لوگون کے حال سے عبرت پکڑکر خود بدولت کی غلامی مین داخل

ہونے کی فکر کرین ۱۶ ۔ جب مرزا صاحب کی دنیوی و زمینی پیشگوئیون کا یہ حال ہے جیسا مختصر اس مین عرض ہوا کہ

تو آسمانی و عقبے کے حالات کی خبرون کا اسپر قیاس ہو سکتا ہے بقول ؎ تو براوج فلک چہ دانی چیست * چون

ندانی کہ در سرایت کیست * ملکہ عاجز کو تو الہامًا یہی بشارت ملتی ہے کہ جو کوئی مرزا صاحب کے دعاوی کا انکار بائین

الفاظ کرے ؎ عیسے نتوان گفت بتصدیق خرِ چند * صلوات بر آن کس کہ ہمین ورد بگوید ۔ تو اسکے واسطے سرخ

روئی ہے جیسے الہام قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَلْيَفْرَحُوا سے ظاہر ہے ۱۷ ۔ محبت الٰہی اگر ثابت ہو تو پھر جو معانی

بدبخت ہے مگر یہان تو سراپا مصرع برعکس نہادہ نام زنگی کافور ۔ والا معاملہ ہی ہے وبس ۔

فصل ۱۴۸ ضرورۃ الامام ۔

ای عزیز کوئی کام دنیا کا ہو یا دین کا بغیر لیاقت کے نہین ہو سکتا مجھے یاد ہے کہ انگریز حاکم کے پاس ایک خاندانی شخص پیش کیا گیا کہ اسکو تحصیلدار بنا دیا جاوے اور جسکو پیش کیا وہ محض جاہل تھا اردو بھی نہین آتی تھی اس انگریز نے کہا کہ اگر مین اسکو تحصیلدار بنا دون تو اسکی جگہ پر مقدمات کون فیصلہ کرے گا مین اسکو بجز پانچ روپیہ نوکری اور کوئی نوکری نہین دے سکتا اسیطرح اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ

جواب لیاقت کی نسبت اول عرض ہو چکا ہے مرزا صاحب اسپر بار بار زور دیتے مین یہ تو فرما دین کہ کل لیاقت اس شہنشاہ عالی جاہ مالک الملک حی و قیوم خالق السموات والارض وھو علی کل شئ قدیر ان من شئ الا عِنْدَنَا خَزَائِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ فرمانے والے کے خزانہ عامرہ سے خرچ ہو چکی ہے اور اب اور کسی کو کچھ نہین مل سکتی ؟ معاذ اللہ معاذ اللہ وہ ذات پاک ایسے بخیلانہ ویسے ادنا خیال بَلْ اللّٰهُ یَفْعَلُ سے پاک و منزہ و اعلے وارفع ہے ۔ بَلْ یَدَاہُ مَبْسُوْطَتَانِ اسکی شان دائمی ہے اور ہمیشہ ابد الآباد تک رہیگی اور عاجز کو الہام بھی ہو چکا ہے بَلْ یَدَاہُ مَبْسُوْطَتَانِ یُنْفِقُ کَیْفَ یَشَآءُ یَفْعَلُ ۔ مرزا صاحب نے جو انگریز حاکم و ناخواندہ خاندانی شخص کے تحصیلدار یا نوکری بنانے کی مثل تراشی ہے اول تو اسکو بحث ہی نہین فقیرے کچھ لیاقت چاہئین ۔ علاوہ بران دنیوی حاکمون کی بھی کئی ایسی مثالین و نظیرین موجود ہین کہ ادنیٰ اردلیون اور چپراسیون وغیرہ سے تحصیلدار یا ڈپٹی اسسٹنٹ کمشنر جج بنائے گئے کئی ڈپٹی ناخواندہ جو محض دستخط ہی کر سکتے تھے دیکھنے مین آئے ہین بلکہ اب بھی آنریری مجسٹریٹون مین جنکی مجسٹریٹی کی ماتحت کیی گانو ہین بحالت ناخواندگی مقدمات فیصل کرتے ہین جس سے مرزا صاحب کی تراشیدہ مثال نیست و نابود و کالعدم ہو جاتی ہے ۔ ۳۳ ۔ یہان کے

Marfat.com

حاکم چونکہ خود اول حصول علم ولیاقت کے واسطے مصیبت ومحنت برداشت کرکے مغز زنی ومشقت کی تکلیف شب وروز اٹھا کے پھر کسی حکومت کے حاصل کرنے مین بارادہ الٰہی کامیاب ہوتے ہین لہذا وہ اگر کسی ناخواندہ و نالیاقت شخص سے کچھ کام نہ لے سکین تو کچھ عجب نہین لیکن جو حاکم ہمہ قدرت ہمہ علم احکم الحاکمین ارحم الراحمین واہب العطیات منزل البرکات ایسا ہو جس کی شان وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ - اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ - وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ - وَاِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وغیرہ وغیرہ ہو جس کے سہارے وفضل پر ان سب حاکمون بلکہ کل مخلوقات کی کامیابی کا حصر ہے اور جو ناخواندہ واونٹ بکری چرانے والون کو ایک ان مین امر کن سے کل لیاقتین وفضیلتین بخشکر تحصیلدار وڈپٹی کیا تمام دنیا کی بادشاہت بلکہ اسکے ساتھ ہی عاقبت کی بادشاہت بھی بخشتا رہا ہو اسکو کیا ضرور ہے کہ کسی کی ناخواندگی ونالیاقتی کا اپنے کاربار چلانے مین فکر کرے کیا جسطرح پہلے وہ قادر قدیر ان ناخواندہ اونٹ بکری چرانے والون سے اپنے اہم واہم دینی و دنیوی خدمات لیتا رہا ہے تو اب اس ادنے درجہ کی خدمت بھی کسی سے نہین لے سکتا؟ یا معاذ اللہ اسکے اختیارات محدود ہو گئے جھین گئے یا اس نے اقرار کر لیا اور اعلان دیدیا کہ اب کسی قسم کی بخشش وعطا کسیپر نہین کرونگا؟ معاذ اللہ معاذ اللہ افسوس کہ ایسے محسن مالک الملک لایزال با اختیار کی تشبیہ کیسی بے اختیار حاکم سے دی گئی اور بمقابلہ ارشاد قرآن مجید فَلَا تَضْرِبُوا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ کیسی لغو وردی مثال گھڑی اور تراشی گئی - ۴ - سچ ہے جب اللہ تعالے قہار کا غضب آتا ہے تو ناک کان کاٹ کر صورت ہی مسخ نہین کرتا بلکہ دلکو مسخ کر دیتا ہے جس سے مغضوب علیہ اس کی ذات وصفات کا انکار کرنے لگتا ہے سو مرزا صاحب فکر وغور کرین کہ کہین صفت خالقیت مرغی کے حوالہ کر دیتے ہین کہین اسکے اختیارات حکومت کو محدود کرتے کہین نعوذ باللہ قرآن مجید کی غلطیان نکالنے لگتے کہین اسکی آیتون وعبارت کو الٹ پلٹ کرتے ہین تو کیا اس سے توبہ توبہ انجام کار یہ خوف معلوم نہین ہوتا کہ کہین اس قادر قیوم واجب الوجود کو آخر ہستی سے جواب نہ دینے پر آمادہ ہون جیسا کہ اکثر خودبین متکبرین شیخی خورون کا حال ہوا - اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَبِاِسْمِكَ الْعَظِيمِ ۵ - مرزا صاحب تو بدعوی علم وفضل اَللّٰهُ يَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ کو بصیغہ مضارع تحریر فرماتے ہین لیکن عاجز اسکو بصیغہ افعل التفضیل اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ جیسا کہ قرآن مجید سورہ انعام الجزء الثامن ربع اول مین ہے پڑھتا جانتا اور اسپر کامل ایمان رکھتا ہے مرزا صاحب اپنی نسبت تو اس آیہ شریفہ کو سند لیتے ہین لیکن دوسرون نے کیا گناہ کیا ہے کہ انکے واسطے بغیر کسی وجہ کے اسکو محال خیال فرماتے ہین؟

فصل ۱۱۵ ضرورۃ الامام - کیا جسکے پاس ہزارون دشمن دوست سوالات واعتراضات لیکر

آتے ہین اور نیابت نبوت اسکو سپرد ہوتی ہے اسکی یہی شان چاہیئے کہ صرف چند الہامی فقرے اسکی بغل مین ہون اور وہ بھی بے ثبوت کیا قوم اور مخالف قوم اس سے تسلی پکڑ سکتے ہین الخ

جواب بعد الہامی دعا اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ کے عرض ہے کہ اول ہم بزعم خود مرزا صاحب کی منطقی و فلسفیانہ دلائل کو بمقابلہ معترضین اسلام وانگریزی طالب علمون کے بڑا کام سمجھتے تھے سو الحمد للہ کہ اس حکیم علیم نے اس تعجب و غلطی کو دور فرمایا الہام ہوا اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن اٰمن باللہ والیوم الاٰخر جس سے صاف و صراحتاً ظاہر ہو گیا کہ جھگڑالو اور معترضین کو جواب دینے انکے جوش اعتراض کو آب دلائل سے فرو کرنا اور ضعیف اور بد اعتقادون کی بوسیدہ عمارت کی خود رشیدہ اوزارون سے پچی کاری کرنا جو امام فن مناظرہ اور سرسید وغیرہ بھی کرتے رہے یا یون کہو کہ اپنی ہی مسجد علیحدہ بنانا (کیونکہ یہان الہام مین لفظ "الحرام" مسجد کے ساتھ نہین فرمایا) یہ سب کچھ ایمان باللہ والیوم الآخر والون سے کبھی برابری نہین کر سکتا اور یہ الہام بھی ہوا سے گر باستدلال کار دین بدی + فخر رازی راز دار دین بدے + سبحان اللہ والحمد للہ الذی ھدٰنا لھٰذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدٰنا اللہ بلکہ یہ ہدایت بھی الہامی تعلیم ہے اسی آیت کریمہ اجعلتم سقایۃ الحاج الخ کے بعد اللہ جل جلالہ خود بھی فرماتا ہے لا یستوٗن عند اللہ اور آمن باللہ والیوم الآخر والون کا بمقابلہ دوسرون کے تو لطف و کرم سے کئی جگہ تعریف سے ذکر فرمایا جیسا اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا الخ تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ نَجْعَلُہَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی ۔ فَمَا اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّہِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ۔ لہذا اب عاجز رد و قدح بحث مباحثہ و خشک تقاریر والون کو بمقابلہ کمن اٰمن باللہ والیوم الآخر والون کے ہرگز ترجیح و وقعت نہین دے سکتا ۔ **۳** ۔ پھر مرزا صاحب ایمان و انصاف سے غور فرماوین کہ انہون نے معترضین کے کیا کیا اعتراضات دور کیئے ہین ؟ مباحثہ عیسائیان مین ۔ پھر سراج دین کے خود اعتراضات دور کرانے کے لیئے عرصہ تک قادیان مرزا صاحب کی صحبت مین رہا ۔ اور پھر عام علماء و مولویان کے جو مرزا صاحب کے نئے تراشیدہ مسائل و عقاید پر بدلائل قرآن مجید و حدیث شریف اعتراضات کرتے ہین کہان دور کیئے ہین **۴** ۔ نیابت نبوت کی ذیل مین مرزا صاحب مسائل ذیل پر غور سے توجہ فرماوین (۱) قرآن مجید مین ارشاد ہے وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۔ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِیْلَ ۔ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا ۔ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ ۔ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِکَ

Marfat.com

لَن عَزَمْتُم الْاُمُوْرِ (یہ آیت عاجز کو بہی کئی بار الہام ہوچکی ہے) وغیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو عاجز کو بہی الہام ہوا ہے الراحمون یرحمھم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء الہام ختم ان اللہ تعالیٰ رفیق یحب الرفق

رفع القلم عن ثلثۃ عن النائم حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یبلغ وعن المعتوہ حتے یعقل اور بیان مرزا صاحب مدعی مسیحیت ونیابت نبوۃ ایسے بے صبر وتند وسخت گیر کہ ایک خفیف کلمہ خواب کو (کہ مرزا صاحب بیعت کرین) جو کہ بموجب حدیث شریف موصوفہ کچہ مواخذہ نہین ہوسکتا اسکو خود بدولت نے ایسا سخت پکڑا اور ایسا جوش کیا کہ ایک کتاب تحریر فرماکر شائع کردی یہ کیسی نیابت ہوئی؟

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بارہا احادیث شریفہ مین لعن طعن سب وشتم سے منع فرمایا کہ یہ مومن کی شان نہین ہے جیسا صفحہ ۱۴۷ پر ذکر ہوا اور مرزا صاحب کی کتب مین لعن وطعن وسب وشتم کا حد وحساب نہین بعض جگہہ ہزار تک لعنتین پوری کرکے تحریر فرمائی ہین۔ اور نہ صرف مخالفین اسلام کو بلکہ عوام وخاص مسلمانان کلمہ گویان اہل قبلہ۔ پابند صوم وصلوۃ۔ حج وزکوۃ۔ ذاکرین اللہ عزوجل۔ مولویان وفقراء وسجادہ نشینان خادمان اسلام علماء قرآن مجید وحدیث شریف کو بہی نہین چہوڑا حالانکہ حدیث شریف مین ہے المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہٖ (مسلمان وہ ہے جسکی ہاتھ اور زبان سے مسلمان بچے رہین) یہ کیسی نیابت نبوت ہے؟ نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا الخ (ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے نفسون کی شرارت اور برے عملون سے پناہ مانگتے ہین)

(۳) ایسا ہی مرزا صاحب اپنے دعاوی کے انکار کے سبب سبکو ہلاکت وعذاب کی وعید سناتے رہتے ہین اور حدیث شریف مین ہے اذا قال الرجل ھلک الناس فھو اھلکھم۔ عن ابی ھریرۃ قال قیل یارسول اللہ ادع علی المشرکین قال انی لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمۃ۔ اسکے برعکس مرزا صاحب کا عمل ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔

(۴) آیات المنافقین مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اذا اؤتمن خان واذا حدث کذب واذا عاھد غدر (جب امانت دیا جاوے خیانت کرے اور جب بات کرے جہوٹ بولے اور جب معاہدہ کرے غدر یا خلاف کرے) واذا خاصم فجر (اور جب جہگڑا کرے فجور کرے) یطبع المؤمن علی الخلال کلھا الا الخیانۃ والکذب (مومن خیانت اور جہوٹ کے سوا تمام خصلتون پر مطبوع ہوتا ہے) اب مرزا صاحب غور فرماوین کہ اذا اؤتمن خان مین جو روپیہ سراج منیر چودہ سو روپیہ کی لاگت والی براہین کی قیمت مین آیا اسکو دوسری جگہ اپنی خانگی ونفسانی حاجات مین خرچ کرنا داخل ہے یا نہ؟۔ رسالہ سراج منیر کے چندہ دینے والے وبراہین کے خریدار کئی تو مرگئے اور بہت باقی بہی ہین جو حسب وعدہائے مرزا صاحب دو کتب کے منتظر وامیدوار ہین۔ نیز وہ روپیہ جو مرزا صاحب کے حساب مین آپ کو کہکر باین غرض جمع کیا گیا تہا کہ جب رسالہ موعودہ برای سٹر الگزانڈر وب امریکہ والا طیار ہوگا تو اس روپیہ سے ترجمہ کرایا جائیگا، سو وہ رسالہ تو دعدہ وعیدین نابود ہوگیا اور اسکے ساتہہ ہی وہ روپیہ بہی خرد برد ہوا۔ پہر جو روپیہ مسجد کے واسطے جمع ہوا وہ کہان گیا؟۔ براہین کی نسبت شاید یہ عذر پیش کرین کہ ہمنے واپسی روپیہ کا اشتہار دیدیا ہے اسلیئے بری الذمہ ہوگئے۔ لیکن اس مین یہ عرض ہے کہ اولاً تو پہلے کوئی ایسی کوئی شرط نہتی ثانیاً وہ اشتہار سب روپیہ دہندگان کے پاس کہان بہیجا گیا ہے؟ فقط اپنے مریدین مین

Marfat.com

ہی اسکی اشاعت کافی سمجھی گئی تھی تا نشاً اس اشتہار مین بہی ایک فن حکمت وچالاکی کی کہ بیچارے بہ لحاظ شرم ولحاظ خلق سے مطالبہ روپیہ کی جرئت نکرین اور اگر کرین بہی تو مرزا صاحب کے کسی معتبر کا سارٹیفکٹ پیش کرین۔ ایک آشنا نے مجھ سے پوچھا کہ بقیہ براہین خدا جانے کب آویگی؟ مینے جواب دیا کہ اسکی بظاہر کوئی امید نہین کیونکہ مرزا صاحب اسکی قیمت واپس کرنیکا اشتہار دیچکے ہین۔ وہ بولا کہ ہمکو تو خبر ہی نہین ہوئی بہلا اب روپیہ ملجاویگا مینے کہا ہان اگر آپ روپیہ دینے کا سارٹیفکٹ دیدین۔ تب اُس نے کہا کہ جسکی معرفت ہمنے روپیہ دیکر کتاب منگوائی ہے وہ تو مرگیا۔ فقط اسی پر دوسرے بیچاری خریدارون کا قیاس کرلینا چاہیے۔ پہر جن لوگون نے براہین کے واسطے سینکڑون روپیہ دیئے تہے وہ اشتہار انکے پاس ہی نہین پہونچا۔ اگر مرزا صاحب کی نیت بخیر ہوتی تو جیسا کہ عاجز کو ایک دفعہ فرمایا یا لکہا تہا کہ ہمنے روپیہ دہندگان کے نام و روپیہ کی کتاب کہولی ہوئی ہے تو اسکو قائم رکہتے اور اسکے موافق سب کو روپیہ واپس دیتے اگر کوئی لینے سے انکار کرتا تو پہر آپکا مال تہا۔ و یا اول روپیہ دہندگان و خریداران کو حسب ضابطہ رسید ہی دی ہوتی تا اسکو پیش کرکے روپیہ وصول کرسکتے۔ یہ حق العباد تہا اس بارہ مین جس قدر سعی و اہتمام ہوتا ثواب و عبادت مین داخل تہا۔ خیر یہ تو براہین کے روپیہ کا خیالی ہوا۔ باقی سراج منیر و سٹر الگزنڈر وب والے روپیہ کا کیا عذر ہے؟ علی ہذا القیاس اور بہت رقوم جو کہین کی کہین خرچ ہوئین۔ یہ سب کیون اذا اوتمن خان مین داخل نہین؟

(۵) اذا عاھد

(۵) اذا عاھد عذر / حلف مین جو وعدہ نسبت براہین احمدیہ جلد اول اعلان سرورق جلد اول و دوم مین کہ ضخامت سو جزو سے زیادہ ہوگی، قیمت اول پانچ پہر دس پہر پچیس اور اقرار کہ اسکی طبع مین آیندہ کبہی توقف نہین ہوگی، جلد سوم کے سرورق پر فرمایا کہ اب کتاب تین سو جزو تک پہونچ گئی ہے" اور اخیر صفحہ پر اسکے قیمت ایک سو روپیہ قرار دیکر فرمایا کہ اگر اسکے عوض ۱۰ ماہ ۲۵ روپیہ بہی مسلمان پیشگی نہ دین تو پہر گویا کام کے انجام سے خود مانع ہونگے" (اس فقرہ کی تحریر سے مرزا صاحب کے اپنے رئیس اعظم صاحب جائداد ہونے اور ہزارہا روپیون کے اشتہارات دینے کی حقیقت و ماہیت بہی خوب ظاہر ہوتی ہے کہ جو کچھ ملے پیشگی ملے) جلد چہارم مین آخر کار فرمادیا کہ اب اسکا متولی ظاہراً و باطناً رب العالمین ہے اور کچھ معلوم نہین کہ کس اندازہ و مقدار تک اسکو پہنچاویگا اور سچ تو یہ ہے کہ جس قدر اس نے جلد چہارم تک انوار حقیت اسلام ظاہر کیئے ہین اتمام حجت کے لیئے کافی ہین زندگی کا اعتبار نہین وغیرہ الخ۔ افسوس راستی موجب رضائے خداست۔ پہر جس کا عاجز کو الہام ارشاد ہوا ہے۔ خیال نکرکے یہ نہ فرمایا کہ اب بمصالحہ ایزدی ختم ہوچکا ہے اور جو ہمنے تین سو دلائل کا قید تحریر مین آکر طبع ہونا لکہا تہا غلط تہا اسلیئے آیندہ تولیت سے دست بردار ہوتے ہین اور روپیہ وصول شدہ حق العباد کی عباد اللہ سے معافی چاہتے ہین۔ پہر وعدہ طبع رسالہ سراج منیر جسکا چودہ سو روپیہ کے صرف سے طبع کا اعلان

Marfat.com

سنہ ۱۳۰۶ ہجری مین سرورق تحفہ حق پر ہوا تہا جسکے لیئے کئی مقامات سے خاطر خواہ چندہ آگیا تہا اور جسکی نسبت خاکسار نے جب مرزا صاحب انبالہ مین تشریف رکہتے تہے بذریعہ خط وعدہ خلافی کی شکایت کی تہی تو مرزا صاحب اسپر درہم برہم ہوکر خفا ہوئے تہے یہ سنہ ۱۸۸۶ع کا ذکر ہے جب سرمہ چشم آریہ چہپا تہا اور اسکے سرورق پر اسکی قیمت عـہ ۱۲ عام سے اور خاص فی استطاعت سے جو بطور امداد دین اس شرط و وعدہ پر مقرر کی کہ سراج منیر اور براہین کے لیئے اسی قسم سے سرمایہ جمع ہوکر اسکے بعد رسالہ سراج منیر پہر اسکے بعد پنجم حصہ براہین احمدیہ چہپنا شروع ہوگا۔ پہر وعدہ اجراء رسالہ ماہواری قرآنی طاقتون کا جلوہ گاہ آخر جون سنہ ۱۸۹۲ع کی بیس تاریخ سے ماہ بماہ نکلا کریگا۔ نیز رسالہ تجدید دین یا اشاعۃ القرآن۔ پہر ۲۸ مئی سنہ ۱۸۹۲ع جس کو سات برس سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے نشان آسمانی کے صفحہ ۴۲ و صفحہ ۴۳ مین ضروری گذارش باہمت دوستون کی خدمت مین امداد کے لیئے کی اور اسکی سرخی "اے مرداں بکوشید و برائے حق بجوشید" لکہکر فرمایا کہ پختہ ارادہ وخواہش ہے کہ اس رسالہ (نشان آسمانی وشہادۃ الملہمین) کے چہپنے کے بعد رسالہ دافع الوساوس طبع کراکر شائع کیا جاوے سو آئینہ کمالات اسلام کا دوسرا نام دافع الوساوس رکہکر مرزا صاحب اس سے تو بری الذمہ ہوگئے) اور بعد اسکے بلا توقف رسالہ حیات النبی وممات المسیح جو یورپ وامریکہ کے ملکون مین بہی بہیجا جاوے گا شائع اور اسکے بعد بلا توقف حصہ پنجم براہین احمدیہ جسکا دوسرا نام ضرورت قرآن رکہا گیا ہے ایک مستقل کتاب کے طور پر (یہ مطلب ہے کہ اسکی قیمت علیحدہ ہوگی براہین کی قیمت دینے والے اسپر اپنا حق قائم نہ سمجہین) چہپنا شروع ہو۔ لیکن اس سلسلہ کے قائم رکہنے کے لیئے یہ احسن انتظام خیال کرتا ہون کہ ہر ایک رسالہ جو میری طرف سے شائع ہو میرے ذی مقدرت دوست اسکی خریداری سے مجہ کو بدل وجان مدد دین" پہر فرمایا اگر میری جماعت مین ایسے احباب ہون جو ان پر بوجہ املاک و اموال و زیورات وغیرہ کے زکوۃ فرض ہو تو ان کو سمجہنا چاہیئے کہ اس وقت دین اسلام جیسا غریب اور یتیم اور بیکس کوئی بہی نہین اور زکوۃ نہ دینے مین جس قدر تہدید شرع وارد ہے وہ بہی ظاہر ہے اور عنقریب ہے جو منکر زکوۃ کافر ہوجائے پس فرض ہے جو اسی راہ مین اعانت اسلام مین زکوۃ دیجائے زکوۃ مین کتابین خریدی جائین اور مفت تقسیم کی جائین اور میری تالیفات بجز ان رسائل کے اور بہی ہین جو نہایت مفید ہین جیسے کہ رسالہ احکام القرآن۔ اربعین فی علامات المقربین۔ اور سراج منیر۔ اور تفسیر کتاب عزیز۔ لیکن چونکہ کتاب براہین احمدیہ کا کام ازبس ضروری ہے اسلیئے بشرط فرصت کوشش کیجائیگی کہ یہ رسائل بہی درمیان طبع ہوکر شائع ہوجائین آیندہ ہر ایک امر اللہ جل شانہ کے اختیار مین ہے"۔ کیفیت جلسہ۔ ۲۷۔ دسمبر سنہ ۱۸۹۲ع کے صفحہ ۴۲ پر درخواست چندہ (قابل توجہ احباب) مین کہا کہ تین قسم کی جمعیت کی ہمین سخت ضرورت ہے جسپر ہماری کام اشاعت حقانی معارف دین کا سارا مدار ہے اول دو پریس دوم ایک خوشخط کاپی نویس سوم

Marfat.com

کاغذات ان تینون مصارف کے لیئے ماردہ ۵ ماہواری کا تخمینہ لگایا گیا ہے ہر ایک دوست بہت جلد بلا توقف اس مین شریک ہو اور چندہ ہمیشہ ماہواری تاریخ مقررہ پر پہونچ جانا چاہیئے یہ تجویز ہوئی ہے کہ بقیہ براہین اور ایک اخبار جاری ہو اور آئندہ حسب ضرورت وقتاً فوقتاً رسائل نکلتے ہین الخ۔ اب مرزا صاحب نے عذرداری کی کس بین صماۓ سالانہ آمدنی کا جسکے اماۓ ۳۰۰ سے کچھ زیادہ ماہوار ہوئے اقبال کیا ہے اور اوسط سالانہ آمدنی جو چار ہزار قبول کی ہے اسکی ماہوار اوسط بھی ساۓ ۳۳۰ سے کچھ زیادہ ہوتا ہے اسکے علاوہ مرزا صاحب کی اپنی زمین و باغ وغیرہ کی آمدنی علیحدہ ہے۔ پریس بھی کئی موجود ہین خوشخط کاپی نویس مریدین حاضر لیکن بقیہ براہین وغیرہ کا ابتک نام ونشان نداردہ ہے دوسری جو کتاب نکلتی ہے اسکی قیمت بھی اسقدر بڑہکر ہوتی ہے کہ لاگت سے تگنا چوگنا منافع ہو اب فرماوین کہ یہ سب وعدے اس وعید اذا عاھد اخلف مین کیون داخل نہین؟ واضح رہے کہ یہ فقط وہ وعدے ہین جو تحریراً پبلک تک پہونچ چکے ہین زبانی و پرائیویٹ وعدے علیحدہ رہے ٭

(۴) اذا حدث کذب مین مرزا صاحب کا اپنے انکاری ومخالف کو خواہ اس بیچارہ کا اخلاص و نیک نیتی پر ہی مدار ہو بے ایمان وحرامزادہ صراحتاً یا پیچیدہ الفاظ مین کہنا کیون داخل نہین؟ کیونکہ تشخیص ایمان جو دلی حالت ہی اور تشخیص نطفہ یہ ہر دو غیبی امور ہین جنپر محیط ہونا سوائے عالم الغیب کے ناممکن ہے۔ نیز اپنی پیشگوئیون کے عدم ظہور پر خلاف واقع دلائل وعذرات پیش کرنا۔ اپنے مضمون وخطوط دوسرون کے نام سے لکھوانا اپنے مریدون کی تعداد بڑہاکر کچھ کا کچھ تبلانا پھر ایک طرف تو مسلمانون کو دم دینا کہ ہمارا سب کام حمایت اسلام کے لیئے لوجہ اللہ ہے دوسری طرف گورنمنٹ کو پٹی دینا کہ ہماری سب کارروائی گورنمنٹ کی خیرخواہی وخدمت کے لیئے ہے ان دو باتون مین ایک قول تو ضرور کذب ہے۔ اگرچہ قاضی فضل احمد صاحب نے جن پر خفیہ مخبری کرنے و ایذارسانی کے واسطے مرزا صاحب نے کوئی منصوبہ ودقیقہ فروگذاشت نکیا اپنی کتاب کلمہ فضل رحمانی مین اپنی تحقیق سے اصل حال ظاہر کرکے گورنمنٹ سے اسکا صلہ بھی پایا ہے۔ پھر ادہر تو اعلان دینا کہ مین کسر صلیب کے لیئے مامور ہون اور کسر صلیب کر رہا ہون اور ادہر اسی صلیبی گورنمنٹ کو بذریعہ اشتہارات جتلانا کہ مین قیام سلطنت کیواسطے دعائین کرتا ہون اور میری وجہ سے یہ سلطنت قائم ہے اس مین بھی ایک تو ضرور کذب ہے کیونکہ اجتماع ضدین محال ہے پھر کسیکی گرفت صحیحہ اعتراض پر حیلہ وبہانہ بنا کر ٹالنا جیسا منشی فضل حق صاحب المعروف بابو میران بخش سے عند المطالبہ سرراہ منیر کے مرزا صاحب نے عاجز کے مکان پر کیا تھا وغیرہ مثالی لک۔ یہ سب کیون کذب مین داخل نہین؟ وعلی ہذا القیاس ذوالوجوہ ہونے دو بلکہ سہ رخی باتین کہنا جن کی مثالین بیان کرنے کی کچھ حاجت نہین۔ پھر باوجود عدم استطاعت و عدم مقدرت کے ہزار ہا روپیہ کے اشتہار دینا کذب نہین تو اور کیا ہے؟ اخبار الحکم جو مرزا صاحب کا [illegible]

اشاعت کا آلہ ہے اور جس مین جہانتک ظاہر معلوم ہے مرزا صاحب کی ہدایت و اجازت سے مضامین شائع ہوتے ہین چنانچہ ہماری سامنے مولوی عبد الکریم نے شاید مولوی عبد القادر والے خط کے چھاپنے کی بھی اجازت مانگی تھی لیکن عدالت مین مرزا صاحب نے اس سے اپنی بے تعلقی و برائت بیان فرمائی۔ غرضیکہ اسی طرح کی اور بہت سی باتین اگر کذب نہین تو پہر نہ معلوم مرزا صاحب کی لغت و سمجہ مین کذب کے کیا معنے ہین؟

(۷) اذا خاصم فجر مین مرزا صاحب کی دُرفشانی مندرجہ صفحہ ۱۴۴ لغایت ۱۴۶ مع دشنامہای ذیل کے کیون داخل نہین؟ شیطان - دیوگمراہ - فرعون شقی - ملعون - حرامزادہ - لئیم بلا - بد سرشت - ظالم - کاذب - خبیث القلب - ولد الحرام - کورچشم - خنازیر - دیوانہ - درندہ - ذریت شیطان - غزنی کے ناپاک سکھ۔ سبحان اللہ یہ تو مرزا صاحب کی قرآن مجید و حقائق و معارف دانی آیت مبارکہ کان ابوہما صالحا کا نہایت ہی عمدہ نمونہ ہے) وغیرہ بلکہ ان سب سے بڑہکر ارشاد لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ الخ نظر انداز کر کے غیر
تم ان لوگون کو گالیان نہ دو جن کو اللہ تعالےٰ کے سوا پکارتے ہین
مذاہب والون کے معبودون کی بھی خوب خبر لی ہے اور نو مسلمانون کو جنہون نے خالصۃ للہ اپنے خویش و اقارب و اموال و نعماء دنیا کو چھوڑکر اسلام قبول کیا ان کے اظہار عیب کے لیئے ہندو زادہ استعمال کرتے ہین۔ تو اب اللہ تعالی کو حاضر ناظر جانکر ذرہ انصاف سے فرماوین کہ جو شخص ایسی گالیون و ناشائستہ الفاظ کا فوارہ و گنجینہ ہو اسکو رحمۃ للعالمین کہنا چاہیے یا زحمۃ للعالمین؟ اور ایسے مشتہر متکلم و معلم دشنامون کو سواے امام الفاسقین و الفاجرین کے اور کیا کہنا چاہیئے؟ - عاجز کے شیخ حضرت سید عبد اللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ جو بلا دعویٰ متبع و جان نثار سنت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تہے وہ اپنے دشمنون و ایذا رسانون کے واسطے بہی دلی خیر خواہی سے دعا فرماتے اگر کوئی کہتا کہ فلان مولوی درحق شما این طور بد میگوید تو حسن ظن سے جواب دیتے کہ ”برای خدا میگوید دعا کنید کہ اللہ تعالےٰ حق ظاہر کند“ اور ایک مرزا صاحب فضائل و کمالات کے بنایت کے دعویدار ہین جن کے حال کی گواہی کے یہ الفاظ مرقوم الصدر کافی ہین۔

(۸) فراہمی و محبت مال متاع الدنیا و طول امل ہین جو مرزا صاحب کا عمل اُس کتاب کے صفحہ ۱۴۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ مین ذکر ہوا وہ بہی ملاحظہ فرماوین کہ یہ کیسی نبوت ہے؟

(۹) اعظم رکن اسلام یعنے حج کی نسبت جو احکام اُس نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے پہونچائے اور جو اسکے مقابلہ پر مرزا صاحب کا عملدرآمد ہوا وہ بہی اس کتاب کے صفحہ ۲۳۲ مین درج ہو چکا ہے خود بدولت بہی باوجود استطاعت مال و جاہ و ہزارہا روپیہ کبہی اسکی طیاری نہین فرماتے اور دوسرے طالبان رضای الٰہی نے جب کبہی مستعد ہوکر اسکے لیئے صلاح و مشورہ طلب کیا تو انکو بہی مانع ہی ہوے تو یہ بہی خوف نیابت نبوت ہے۔

(۱۰) اوصاف لیلۃ القدر، صفات ملائکہ اور انکے نزول کی کیفیت جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام

Marfat.com

رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے بیان فرمائی اور جو کچھ اسکے مخالف مرزا صاحب نے تحریر فرمایا وہ اس کتاب کے
صفحہ ۱۷۱ و ۲۲۳ لغایت ۲۲۵ پر قابل ملاحظہ ہو ٭

(۱۱) قرآن مجید کی عبارت وتفسیر مین جناب کے تصرف وتحلیل حرام وتحریم حلال کا بھی کچھ بیان اس کتاب کے
صفحہ ۲۳۲ - ۲۸۹ - لغایت ۲۹۱ - مین حوالہ قلم ہوا ہے ٭

(۱۲) دعا جو مخ العبادۃ ہے اسکو توجہ الی اللہ کو مرزا صاحب کا بیجا یعنے انکا سوال لیکر اپنے اوقات صافیہ کو وقف
کرنا - یا روزہ جو خاص الہی عبادت ہے وہ کسی دنیوی یا اپنی غرض کے واسطے رکھکر مراقب ہونا - ان کی نظیرین
اور اس بارہ مین قرآنی حکم بھی اس کتاب کے صفحہ ۱۴۱ و ۲۴۴ و ۲۹۹ مین ہدیہ ناظرین ہے

(۱۳) زکوۃ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اسکے مصارف کا حکم قرآن مجید اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ
وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ
فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ سمجھکر اپنے اوپر اور اپنی اولاد پر تمام صدقات وزکوۃ کے مال کو
کثافت ومیل قرار دیکر حرام فرمایا - اور یہان یہ نیابت واتباع ہوا کہ مرزا صاحب نے دین اسلام کو یتیم غریب و
بیکس قرار دیکر اور اسکو اپنے جسم مین مجسم کر کے ان صدقات کا خود بدولت کو محل ومصرف ومستحق ٹھہرا دیا
جیسا ابھی ذکر ہوا ہے اگرچہ اسلامی امام وحاکم جو بیت المال کا امین ہو وہ صدقات زکوۃ وغیرہ فراہم کر کے اپنی
تجویز سے انکی صرف کرنیکا مجاز ہے - لیکن یہان امانت صدق راستی ودیگر لوازم شرائط وعلامات امامت کہان
ہین یہ جو روپیہ دعدہا ہے گونا گون کر کے لیا گیا اسکا تو پتہ کہین نہین - اگر بیت المال سپرد ہوا تھا یا ہین ہو تو
اسکا کیا حال ہوا -

(۱۴) قرآن مجید مین اللہ پاک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت واتباع کی بہت تاکید فرمائی ہے جیسا
لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ - وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وغیرہ - اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصیحت وتاکید فرمائی کہ اپنے حق مین کبھی بددعا نکرو جیسا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث
شریف مین ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدعوا علی انفسکم ولا تدعوا علی اولادکم ولا تدعوا علی
اموالکم لا توافقوا من اللہ ساعۃ یسال فیہا عطاء فیستجیب لکم مسلم اب مرزا صاحب فرماوین کہ اس
نصیحت وتاکید کے مخالف خود بدولت نے کس حکم کے موافق اپنی کتاب حقیقت المہدی مین یہ دعا مانگی ہے ٭
گر تو می بینی مرا در فسق و شر ٭ گر تو دیدستی کہ ہستم بدگہر ٭ پارہ پارہ کن من بدکار را ٭ شاد کن این زمرۂ
اغیار را ٭ آتش افشان بر در و دیوار من ٭ دشمنم باش و تباہ کن کار من ٭ شاید مرزا صاحب کہین
کہ ہمنے اگر کا لفظ شرطیہ لگا دیا ہے اور اپنی صداقت کے بھروسہ اللہ سے اسکو تب کرنے کے واسطے ایسا کہا ہے

تو اس مین سوال یہ ہے کہ آپ کو تو دعوی نیابت نبوت ہے لہذا اس امر مین منیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی نظیر دیا کوئی
حکم اپنے حق مین ایسی بد دعا کرنے کا بیان فرماوین تعجب اور افسوس کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم تو فرماوین کہ اپنی جان اپنی اولاد
و مال کیلئے واسطے بد دعا مت کرو بلکہ اپنے دین و دنیا کی بہتری فلاح و عافیت اور اللہ جل جلالہ سے فضل کا سوال کرو جیسا
اللہ جل جلالہ نے خود قرآن مجید مین ارشاد فرمایا ہے وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا اور رَبَّنَا اٰتِنَا
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وغیرہ بہت دعائین تعلیم فرمائین اور حدیث شریف
مین بھی بہت ادعیہ مروی ہین چنانچہ اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وعافنی وارزقنی - اللھم انی اسالک الھدی
والتقی والعفاف والغنی الخ اور صبح و شام فرماتے اللھم انی اسالک العافیۃ فی الدنیا والاخرۃ - اللھم انی
اسالک العفو والعافیۃ فی دینی ودنیای واھلی ومالی - اللھم استر عوراتی وامن روعاتی یہ دعا
عاجز کو الہاما بھی تعلیم ہوئی ہے) اللھم احفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی
واعوذ بعظمتک ان اغتال من تحتی یعنے الخسف اور عند الکرب فرماتے لا الہ الا اللہ العلی العظیم الحلیم لا
الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات والارض ورب العرش الکریم اور زوال نعمت و
عافیت سے پناہ مانگتے فرماتے اللھم انی اعوذبک من زوال نعمتک وتحول عافیتک وفجاءۃ نقمتک وجمیع
سخطک وغیرہ بہت ہین اور مرزا صاحب ان سب احکام و ہدایات کی مخالفت کرکے ان بے نصیب مخالفین اسلام
ابوجہل وغیرہ کے اقوال کی پیروی و اتباع کرین جسکا ذکر قرآن مجید پارہ ۹ رکوع ۱۸ مین اس طرح ہے وَ
اِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا
بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ اور پارہ ۲۳ رکوع ۱۱ مین وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ - غور فرمایئے
یہ کیسی نیابت نبوت ہوئی؟ ہم تو ہمیشہ اللہ جل جلالہ کے فضل و کرم کے حاجتمند ہین اور رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ورد کرتے ہین بمقولہ مولوی صاحب سے یا کریم العفو حی لم یزل
یا کثیر الخیر شاہ بے بدل + آتنا فی دار دنیا نا حسن + آتنا فی دار عقبیٰ نا حسن + مرزا صاحب کی اس دلیری و
جرأت سے اپنے لیئے بد دعا کرنے کی اصلیت یہ معلوم ہوتی ہے کہ آپ نے یہ سمجھ کر کہ اتنی مدت دشمنون کیلئے بتضرع و زاری مضطربانہ
نہایت بمعیت مریدین بلکہ بد دعا کرنیکا کیا نتیجہ ہوا جو آپ اس ظاہر داری کی دعا کا کچھ خوف و اندیشہ ہوئے ورنہ
ایسی دلیری کسی مسلمان سے کب ہو سکتی ہے خصوصا صاحب شرائط استحقاق عذاب یعنی فسق و شرائد وہی مخلوق اللہ
علاوہ حق العباد اور ہر ایک سے جنگ و فساد وغیرہ بھی موجود ہون کیونکہ احکام رب العزۃ رب العلام و شریعت غرا رسول
خیر الانام صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت سے بڑھکر اور کیا فسق و شر وغیرہ ہو سکتا ہے؟ بلکہ ایسی بیباکی تو فقط وہی شخص کر سکتا
ہے جو اللہ تعالیٰ کے سمیع بصیر و حاضر ناظر ہونے پر ایمان نہ رکھتا ہو اور اللہ جلشانہ کی قدرت اجابت دعا کا منکر ہو کا قائل و معتقد

Marfat.com

نہ ہو اور اسکو علی کل شیٔ قدیر بجا نتا ہو*

(۱۵) تصویر۔ مرزا صاحب نے ترمیم و تنسیخ مسائل شرعیہ خود بدولت کی یا جماعت مریدین طرح طرح کی تصویر و فوٹو اتروائی ہی اور اسکو مباح فرمایا ہے اس مسئلہ کو بھی نصوص بینہ قطعی الدلالت نے نہ مجرد اپنی رائے سے مسلمانون کو سمجھا دین کیونکہ اس امر مین شروع اسلام سے آجتک کسی مومن متقی ولی اللہ و مجدد و امام نے ایسی جرأت خلاف صریح احکام رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نہین کی لہذا یہ عمل بدیہی طور پر غیر سبیل المومنین مین داخل ہے۔ دوم۔ زیادہ افسوس یہ کہ مرزا صاحب کے اخص مریدین بڑے فخر سے اخبار مین با ین الفاظ ان تصاویر کی اشاعت و فروخت کر دیے اشتہار دین "قربان تیرے اے ہمارے مجدد اس اختلاف کا قضیہ بھی چکا دیا تصویر کی بحث لفظ پرستون معنے ناشناسون مین دیر سے چلی آتی تہی خلیفۃ اللہ نے جو مصداق ما ینطق عن الھوی ہے اپنے عمل سے اس راہ کو صاف کر دیا (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) اور مرزا صاحب خوشی سے اسکو پسند و قبول کر کے خاموش ہو رہین اور یہ خیال نکرین کہ یہ نا عاقبت اندیشانہ جملہ "لفظ پرست اور معنی ناشناس" کا فقرہ کہان صدر اسلام سید الاولین و الآخرین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و صحابہ کبار و ائمہ اہل بیت تابعین تبع تابعین وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین تک پہونچتا ہے "انما اشکو بثی و حزنی الی اللہ"۔ سوم۔ اگر اسلام مین تصویر جائز ہوتی یا اسکا رواج ہوتا تو صحابہ کرام مین سے جو جانثار و دلدادگان رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تہے کوئی بھی اس سید الاولین و الآخرین کی تصویر سے خالی نہ رہتا اور ایسا ہی کونسا اسلامی خاندان وگہر ہوتا جس مین آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم صحابہ کرام و اہل بیت عظام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی تصاویر موجود نہ ہوتین۔ اللہ تعالی خیر الفاتحین اسکا فیصلہ کرنے والا ہے۔ چہارم بعض اشخاص جواز تصویر مین بیان کرتے ہین کہ قرآن مجید مین سلیمان علیہ السلام کے واسطے آیا ہے۔ "یعملون لہ ما یشاء من محاریب و تماثیل" اسکے جواب مین عرض ہے کہ اگرچہ تفسیر معالم مین اسکے متعلق لکہا ہے "ای صور من نحاس و صفر و شبہ و زجاج و رخام وقیل کانوا یصورون السباع و الطیور وقیل کانوا یتخذون صور الملائکۃ و الانبیاء و الصالحین فی المسجد لیراھا الناس فیزدادوا عبادۃ ولعلھا کانت مباحۃ فی شریعتھم کما ان عیسی علیہ السلام کان یتخذ صورا من الطین فینفخ فیھا فیکون طیرا باذن اللہ" اور تفسیر جامع البیان مین ہے "و تماثیل صور الملائکۃ و الانبیاء و اتخاذھا مباح فی شریعتھم" اور اکلیل فی استنباط التنزیل مین ہے "و تماثیل و جفان کالجواب و قدور راسیات قال ابن الفرس احتج بہ فرقۃ فی جواز التصویر وھو ممنوع فانہ نسخ فی شرعنا" غور و تدبر کرنا چاہیئے کہ تفسیر معالم مین بھی بلا سند قیل کہکر تصویر سباع و طیور اور یہ قیل کہکر صور ملائکہ و انبیاء و صالحین کہکر آخر کہا کہ شاید ان کی شریعت مین مباح تہا جیسا حضرت عیسی علیہ السلام مٹی کی صورت بنا کر اس مین نفخ کرتے اور وہ باذن اللہ طیر ہو جاتا۔ ایسا ہی جامع البیان مین ہے کہ یہ ان کی شریعت مین مباح

Marfat.com

تھا اور اکلیل مین بھی ابن الفرس سے ایک مجہول الاسم فرقہ کا جواز تصویر مین تحت یکڑنا بیان کرکے فرمادیا کہ یہ منع ہے کیونکہ ہماری شریعت مین منسوخ ہے"۔ سو دیکھیئے کہ ان تفاسیر مین بھی کسینے اسکو جائز نہین کہا تاکہ جواز تصویر پر یہ دلیل ہو سکے۔ پنجم۔ پھر کوئی کہتا ہے تصویر وہی ہے جسکا سایہ پڑے اور ہاتھ سے بنائی ہوئی یا کھینچی ہوئی ہو عکسی تصویر تصویر مین داخل نہین" اچھا صاحب فرمائیے کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم جو پردہ پر تصویر ہونے سے ناراض ہوئے تھے ان تصویرون کا سایہ کہان پڑتا تھا؟ پھر اگر کوئی ہاتھ سے نہ بنادے کسی آلہ سے بنادے تو وہ تصویر نہین تو اور کیا ہے اسکو کیا کہین گے؟ اس طرح تو اگر کسی کفر شرک بدعت توہین اسلام وفسق و فجور کی بھری ہوئی کتاب کا عکس لیا جاوے تو کیا وہ بھی آپکے نزدیک واجب العمل جائز ومباح ہوگا؟ کیا بیجان آلون کلون واوزارون کے عملدرامد کو بھی شرعی حلت وحرمت مین دخل ہے؟ اگر ہے تو اس بنا پر تو جو حرام چیز ایجاد آلون اور کلون کے ذریعہ سے بنائی یا پکائی جاوے یا کچھ اور گناہ کا کام کیا جاوے وہ بھی جائز وحلال ہو سکتے ہین۔ اور اس کے برعکس تاثیر سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ عکسی یا دیگر مطبوعہ کتابین کلون کا بنا ہوا پارچہ بھی حرام ہو جاوے۔ اور ظاہر ہے کہ ان امور وہمیہ کو احکام شرعیہ سے کچھ تعلق نہین۔ ششم تصویر کے وعید تو عکسی ہونے کی وجہ سے اور کامل ہو جاتی ہے کیونکہ عکسی تصویر دستی تصویر سے بہت زیادہ صحیح ومکمل ہوتی ہے اور احادیث مین مطلق شبیہ تصویر جاندار کا ذکر ہے جیسے ابن عباسؓ فرماتے ہین کہ درخت وغیرہ غیر ذی روح ہو تو مضائقہ نہین۔ غرض احکام شریعت حیلہ حوالہ سے نیست ونابود نہین ہو سکتے۔ ہفتم۔ مرزا صاحب کے مریدین مرزا صاحب کی تصویر کی حمایت مین طرح طرح کی باتین و دلیلین بناتے ہین کہتے ہین کہ یہ ردیہ واشوقی پر تصویر ہوتی ہے اگر تصویر سے کراہت ہے تو اس کو لوگ کیون گھر مین رکھتے ہین؟ آئینہ دیکھتے وقت تصویر سامنے آجاتی ہے اسکو بھی نہ دیکھو۔ پانی مین شکل نظر آجاتی ہے اس مین بھی نظر نہ ڈالو انسان کے سامنے جو چیز ہو اسکی تصویر اسکی آنکھون مین موجود ہو جاتی ہے وغیرہ وغیرہ غرض نہی وکراہت تصویر جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث مین ہے اسکو خفیف کرنے ومٹانے کی خاطر یہ سب حیلہ حوالے پیش کرتے ہین۔ اور ان عقل کے پتلون کو یہ نہین سوجھتا کہ احکام شرعیہ کے مقابل ان خانہ ساز وسوسون کو مسلمان کب سنتے ہین؟ پھر یہ بھی خیال نہین کرتے کہ یہ سب امور شارع علیہ الصلوۃ والسلام سید الاولین والآخرین کے وقت موجود تھے۔ آپ آئینہ بھی دیکھتے پانی مین بھی نظر فرماتے ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہونے سے عکس بھی آنکھون مین پڑتا۔ اور باینہمہ علیہ الصلوۃ والسلام کے سامنے جب بھی تصویر ہوئی دیکھا اسکا ذکر ہوا تو آپنے نفرت وکراہت ہی فرمائی اور ان کے دور کرنے کا ارشاد فرمایا جیسا کہ احادیث مین مفصل ذکر ہے اور یہی آپ کے خلفاء راشدین وتابعین کا حال

رہا چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو ملک شام میں ایک نصاری نے دعوت کرکے بلایا تو آپنے فرمایا کہ ہم تمہاری کنیسیون گرجاؤن
میں تصویروں کے سبب جو وہان ہوتے ہین داخل نہین ہوتے۔ لہذا مسلمان تو اسی طریق پر چلینگے جس
چیز سے آپنے کراہت فرمائی اور منع فرمایا اس سے کراہت کرکے باز رہینگے اور جسکو آپنے پسند فرمایا اسکو
مرغوب و محبوب کہینگے۔ اپنے نفس کی خاطر اور اسکی پسندیدگی کے لیئے بمقابلہ احکام شرعیہ حیلہ حوالہ
کرنے والے کو وہ باغی و سرکش اسلام سمجھتے ہین باقی رہا یہ کہ روپیہ و اشرفی پر تصویر کا ہونا سو مسلمانون
کا اس سے کچھ تعلق و واسطہ نہین اور نہ اس مین انکی کچھ مداخلت و اختیار و مشورہ ہے۔ ان سے اگر
کوئی پوچھے تو وہ ہرگز سکون پر تصویر بنانے کی اجازت ندین اور یہی کہین کہ تصویر کی کوئی ضرورت
نہین تاکہ ہمانے کروڑہا بے سکے بغیر کسی تصویر کے چل چکے و رائج رہے ہین اور انپر تصویر کے نہ ہونے
سے کبھی کچھ حرج بھی نہین ہوا۔ اب بھی نوٹ کڑور ہا روپیہ کے چل رہے ہین اور انپر کوئی کسی قسم کی
تصویر نہین۔ علاوہ ازین ہر ایک قوم و ملت اپنے اپنے مذاق و طریق پر ہے علی الخصوص حکمران وقت
اپنے ہی طریق و مذاق کے موافق کاروبار سلطنت چلاتا ہے اسکو ہر امر مین رعایا مین سے کسی کی پسندیدگی
وغیرہ پسندیدگی کی پرواہ کہان ہوتی ہے اور پرواہ ہو بھی تو مختلف المذاہب فرقون مختلف الرائے و
مشورہ کی مطابقت کیونکر ہو سکتی ہے ۱۲ (حالانکہ سرکار انگریزی تو وضع قانون کے وقت استفسار رائے
رعایا بھی کرلیتی ہے جسکی دوسری سلطنت وے کچھ پرواہ نہین کرتے) سو چونکہ مسلمانون کا سکہ مروجہ کی ضرب
مین کچھ تعلق و مداخلت نہین جیسا ہو مثل دیگر رعایا مختلف المذاہب کے وہ بھی اس سے کام چلاتے
ہین اور یہ امر قدرتی و اضطراری ہے جیسا کہ ایک دوسرے کی تصویر آنکھون مین بلا ارادہ ضرور آجاتی ہے
اور اسپر کسیکا کچھ اختیار نہین بنا بر علیہ شرع اسلامی کے رو سے اسپر بظاہر کچھ اعتراض نہین ہو سکتا۔
ہان امور دینی و اختیاری مین وہ ضرور ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا پر بہر حال عمل کرینگے
اور ایک امر منہی عنہ کو ہرگز حیلہ حوالہ سے خلاف حکم شرع صلعم جائز نہ بنائینگے ہشتم یہ صحیح بخاری و مسلم
مین کس کثرت و زور سے کراہیت و ممانعت تصویر مین احادیث وارد ہین عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لم یکن یترک فی بیتہ شیئا فیہ تصالیب (ای تصاویر) الا نقضہ۔ بخاری۔ وعنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اشد الناس عذابا یوم القیمۃ الذین یضاہون بخلق اللہ۔ متفق علیہ۔ وعن عبد اللہ بن مسعود قال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اشد الناس عذابا عند اللہ المصورون متفق علیہ صحیحین مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے مروی ہے کہ آپکی آخری بیماری مین ملک حبش کے ایک گرجا کا آپکے پاس ذکر ہوا اور اسکی زینت و تصاویر کا
جو اس مین رکھی تھین بیان ہوا تو آپنے سر مبارک اٹھا کر فرمایا کہ یہ لوگ جب انکی قوم مین کوئی مرد صالح

مرجاتا تو اسکی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس مین وہ تصویرین کہینچ لیتے وہ لوگ قیامت مین اللہ تعالی کے نزدیک سب خلقت
سے بدتر ہین۔ وعن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مصور فی النار یجعل بصورۃ
صورہا نفسا فیعذبہ فی جہنم قال ابن عباس فان کنت لابد فاعلا فاصنع الشجر وما لا روح فیہ متفق علیہ
ہم۔ مرزا صاحب ابن عباس رضی اللہ عنہ کو جلیل القدر صحابی کہکر انکی منع فیہا کے معنے ممتاز نے مفید مطلب
سمجہ کر پیش فرمایا کرتے ہین اسلیے اب ہی تصویر کہچواتے وقت انکی روایت کی ہوئی حدیث شریف پر بہی
توخیال فرمایا ہوتا۔ اور یہ جو حدیث ہے وعنہا انہا کانت قد اتخذت علی سہوۃ لہا سترا فیہ تماثیل فہتکہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتخذت منہ نمرقتین فکانتا فی البیت یجلس علیہما متفق علیہ سو اسکو جواب و بیان
مین اول تو اس مین کلمہ فہتکہ قابل غور ہے جیسا امام نووی نے فرمایا معنے ہتکہ قطعہ واتلف الصورۃ التی
فیہ دوم حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبرئیل علیہ السلام قال
اتیتک البارحۃ فلم یمنعنی ان اکون دخلت الا انہ کان علی الباب تماثیل وکان فی البیت قرام
ستر فیہ تماثیل وکان فی البیت کلب فمر برأس التمثال الذی علی باب البیت فیقطع فیصیر
کہیئۃ الشجرۃ ومر بالستر فلیقطع فلیجعل وسادتین منبوذتین (ای مطروحتین ہوتا
رمفروشتین پامال کردہ شوند) ومر بالکلب فلیخرج ففعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسکا
مضمون احادیث مذکورہ کے مطابق وموافق ہے۔ سوم۔ اس کراہت و ناراضی رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم پر خیال کرین جسکا اس حدیث مین ذکر ہے وعنہا انہا اشترت نمرقۃ فیہا تصاویر فلما راٰہا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قام علی الباب فلم یدخل فعرفت فی وجہہ الکراہیۃ قالت فقلت یا رسول
اللہ اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذنبت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بال ہذہ النمرقۃ قالت
قلت اشتریتہا لک لتقعد علیہا وتوسدہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصحاب ہذہ الصور
یعذبون یوم القیامۃ یقال لہم احیوا ما خلقتم وقال ان البیت الذی فیہ الصورۃ لا یدخلہ
الملائکۃ متفق علیہ وغیرہ بہت احادیث ہین جنکے مقابلہ پر کسی دوسرے کے قول و فعل وادا کی کیا حقیقت و
وقعت ہو سکتی ہے جسنے وہ احادیث دیکہنی ہون وہ کتب احادیث مین دیکہ لے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تو تصاویر کے مٹانے کا حکم و تاکید کرین اور مرزا صاحب اسکو بنا دین اور دنیا مین پہیلا کر مع مریدین راضی
ہون یہ عجب اسلام ہے۔ دہم۔ پہر مرزا صاحب کا اپنا قاعدہ تعامل بہی یہان نسیا منسیا کا ذخورد ہو گیا
مقام غور ہے کہ اس تصویر کا اسلام مین کبہی بہی تعامل ورواج ہوا ہے؟ ہرگز نہین کیا یہ نیا بدعت کہ با وجود
اسقدر نفرت بیزاری و ممانعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آپ اپنے صاحبزادہ کو گود مین لیکر مع جماعت

بچہا دین اور پاؤن مین ملے جاوین اور کتے کے نکالنے کا حکم دے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا

Marfat.com

کے تصویر اتروا وین۔ پہر جب مرزا صاحب کے مسیح علیہ السلام کے معجزات کو جسکا قرآن مجید مین شرح و بسط سے ذکر ہے
مسمریزم عمل الترب۔ و شعبدہ کہکر مکروہ و قابل نفرت سمجہنے پر اعتراض ہوئے تو مرزا صاحب نے فرمایا کہ یہہ عمل شریعت
محمدی صلے اللہ علیہ وسلم مین نہ ہونے کے سبب ہمنے اسکو مکروہ وغیرہ کہا ہے" تو پہر فرماوین کہ اب یہ کیونکر
مباح و جائز ہو گیا؟ اول تو اس امر کے ہونیکی دوسری شریعتون مین کوئی دلیل و سند نہین اور بفرض محال اگر
مان بہی لین کہ کسی نبی و پیغامبر علیہ السلام کے وقت کوئی فعل جائز و مباح رہا تب بہی مسلمانون و مومنون کو
بموجب احکام قرآن مجید ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین
کیف یہدی اللہ قوما کفروا بعد ایمانہم وشہدوا ان الرسول حق وجاءہم البینات واللہ لا
یہدی القوم الظالمین - ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا واتقوا اللہ ان اللہ
شدید العقاب - من یطع الرسول فقد اطاع اللہ وغیرہ کے سوا شریعت قرآنی و اسلامی اتباع
سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور کے فعل و شریعت سے کیا غرض؟ ہان مرزا صاحب نے احکام
اسلامی کی ترمیم و تنسیخ پر کمر باندہکر بیڑا اٹہایا ہے سو دیکہیئے انجام کار آپ کو اسکا کیا صلہ و انعام ملتا ہے
مولوی صاحب کا مقولہ بد نظر فرماوین ❊ مشو مغرور بر حلم خدا ❊ دیر گیر و سخت گیرد مر ترا ❊ اور مرزا صاحب
کو اس قدر مہلت ملنی و اسپر انکے فخر کرنیکے جواب مین یہ شعر عاجز کو الہام بہی ہو چکا ہے ❊ حلم حق از تو
ہوا ساہا کند ❊ چونکہ از حد بگذری رسوا کند ❊ یازدہم۔ عاجز چونکہ کوئی عالم و مولوی نہین لہذا اعلمی محبت
کو علما کا حصہ جانکر اس بارہ مین صرف اتنا ہی ظاہر ظاہر مسئلہ عرض کیا ہے جس قدر معلوم تہا۔ اور
علاوہ ان سب دلائل کے اس بارہ مین عاجز کو یہ الہام ہوئے ہین لقد علمنا المستقدمین منکم والمستأخرین ترجمہ
ہم جانتے ہین کہ وہ مستقدمین طلب سبقت کرنیوالے و خواہان مغفرت تہے یہ تو ان مومنین صالحین گذشتگان
کی تعریف ہے جنکو مرزا صاحب کی جماعت نے بتہا لیا آپکے ایما منظوری و حکم سے طعن کرکے الفاظ پرست
ناشناس کہکر بے ادبی کی ہے۔ پہر الہام قتل الخراصون ما اکفرہ من ای شیء خلقہ۔ ثم السبیل
یسرہ۔ ثم اماتہ فاقبرہ ترجمہ ہلاک ہوئے اٹکل کرنے والے یعنے جو اٹکل سے اسکو مباح کرتے ہین کیا
کفر کیا ہے کیا نہین جانتا کہ کس چیز سے پیدا کیا اسکو پہر رستہ سہل کیا اسکو پہر مارا اور قبر مین داخل کیا اسکو
گویا یہ کائنات ہے تو کس شیخی پر تصویر کہچوا کر اپنی بزرگی و یادگار قائم کرتا اور بقا کا طالب ہوتا ہے؟ اسکے
بعد الہام ہوا فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم الآیہ ترجمہ قسم تیرے رب کی
ہرگز مومن نہین ہو سکتے یہانتک کہ حکم نہ بناوین تجہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے قضیون مین الخ یہ
اپنے عمل سے راہ صاف کرنے و قضیہ چکانے والان وغیرہ کے واسطے وعید ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

حکم اور انکے فیصلہ کو قطعی نہ مانین اور اپنی رائے یا عقل وغیرہ سے اس مین ترمیم و تنسیخ کرین وہ ہرگز ہرگز ایمان مع لانے
نہیں ہین مرزا صاحب مریدین اسپر بہت غور کرین ٭

(۱۶) تاثیر کواکب صحیحین مین ہے کہ حدیبیہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے بعد نماز صبح پڑھائی تو صحابہ کی
طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ تمہارے رب تعالی نے کیا فرمایا ہے وہ بولے کہ اللہ تعالی اور اسکا رسول اچھا جانتا ہے"
آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میرے بندون مین سے کوئی مجھپر ایمان لاتا ہے اور کوئی کافر ہوتا ہے پس جسنے
کہا کہ ہمپر اللہ تعالے کے فضل و رحمت سے بارش ہوئی وہ تو مجھپر ایمان لانیوالا اور ستارون سے منکر ہے اور جسنے کہا
کہ بارش فلان فلان سبب سے ہوئی وہ میرے ساتھ کفر کرنے والا اور ستارون پر ایمان لانیوالا ہے" فرمایا کہ اللہ تعالے
آسمان سے اپنی برکت نازل فرماتا ہے تو ایک فریق اس سے کافر ہوجاتا ہے اللہ تعالی بارش نازل فرماتا ہے وہ
کہتے ہین کہ ستارے کے فلان فلان سبب سے ہوئی" ان احکام کے مخالف مرزا صاحب نے لکہا ہے کہ تمام سیارات
کائنات الارض کی تکمیل و تربیت کے لیئے ہمیشہ مشغول ہین۔ تمام نباتات جمادات و حیوانات پر آسمانی کواکب کا
دن رات اثر پڑرہا ہے" وغیرہ۔

۵۔ اب مرزا صاحب اپنے دعوی نیابت نبوت کو اور دوسری طرف اپنے عملدرآمد کو جو حرف بحرف اور لفظ بلفظ
مخالف ہدایات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے دیکہین اور انصاف سے سوچین کہ یہ نیابت نبوت ہے یا سراسر
مخالفت و بغاوت و مقابلہ نبوت ہے اور جب سنت کے ہر حکم و ہدایت کو سب کچہ خلاف ہی کیا جاوے تو اسکو نیابت کیونکر کہہ
سکتے ہین ٭

۶ صرف چند الہامی فقرے اسکی بغل مین ہون اور وہ بہی بے ثبوت" یہ تعجب و افسوس ہے کہ مرزا صاحب نے طریق سلف
صالحین کو اور امت کے طالبان رضاء الہی کا۔ یعنی الہامات و کشوف پر غرہ نہ ہونا۔ انکو ذریعہ معاش و خوش گذران
دنیا۔ و شہرت۔ و فضیلت خود نہ بنانا۔ بلکہ جو الہام و کشف مخالف احکام کتاب و سنت ہو اسکو بے ثبوت و شیطانی
وسوسہ سمجہکر اللہ تعالی سے پناہ مانگنا وغیرہ پسند خاطر نہیں اسلیئے الہامات کو پوشیدہ بغل مین رکہنے کو عیب یا نہ
کراہت کرتے ہین۔ بیچارے کیا کرین۔ ریا سمع و آفات شہرت کا ذکر قرآن مجید و حدیث شریف مین بہ تفصیل ہے ان
سے واقف نہین کیونکہ ایسے امور کا سیکہنا حاصل کرنا ابتدا ہی سے خیال "ہم چو من دیگرے نیست" متمکن ہونے کے
سبب انکو نصیب نہین ہوا۔ پہر مرزا صاحب کے ایسے فقرات مومنین متبعین کی توہین و تحقیر کے جواب مین عاجز
کو جو الہام ہوا ہے کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم مرزا صاحب اسپر بہی غور و تامل فرماوین۔ عاجز تو خاکسار ذرہ بے
مقدار ہے اور کسی قسم کا دعویدار نہین لیکن ولہ اسلم من فی السموٰت والارض طوعا و کرہا و الیہ یرجعون
وللہ یسجد من فی السموٰت والارض طوعا و کرہا و ظلالہم بالغدو والآصال کے فرمانے

والے مالک کی طرف جسکے ارادہ و مشیت سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے خیال فرما کر عاجز مخلوق کی توہین و تحقیر سے باز آکر التعظیم لامر اللہ و الشفقۃ لخلق اللہ پر متوجہ ہوں۔

۷۔ مرزا صاحب کا فقرہ کہ "کیا قوم اور مخالف قوم اس سے تسلی پکڑ سکتے ہیں" کے جواب میں عرض ہے کہ دوسرے عاجز دن اور انکے الہامات کی تو مرزا صاحب کے سامنے کچھ حقیقت ہی نہیں اور نہ ہی انکو کسی قسم کا دعوی ہے۔ لیکن خود مرزا صاحب کے الہامات کی کارروائی سے قوم و مخالف قوم نے جو اطمینان و تسلی حاصل کی ہے اسکا بھی تو کچھ ثبوت و پتہ و نشان ہونا چاہیئے تاکہ عوام مخلوق الہی کو معلوم ہو نہ یہ کہ وہ تسلی صرف قادیان میں وہ بھی فقط مرزا صاحب کے مقبوضات کی چاردیواری میں ہی محدود و محفوظ رہے۔

فصل (۱۲۶) ضرورۃ الامام ۔ اب میں اس مضمون کو ختم کرنا چاہتا ہوں اور اگر اس میں کوئی گران لفظ ہو تو ہر ایک صاحب اور نیز اپنے دوست ہم صاحب سے معافی مانگتا ہوں کیونکہ مینے سراسر نیک نیتی سے چند سطریں لکھی ہیں۔ اور میں اس عزیز دوست سے مبلغ ہزار جان محبت سے کہتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا انکو ساتھ ہو فقط

جواب غنیمت ہے کہ مرزا صاحب نے اس بے ضرورت مضمون کو ختم کرنا چاہا۔ اگرچہ عادت مستمرہ کے باعث اس ابانی ارادہ کو پورا نہیں کر سکے جیسا کہ مرزا صاحب کے اس رسالہ کے بعد بھی اسی مضمون کے خطوط و اشتہارات وغیرہ شائع کرتے رہنے اور اپنے مریدین سے بھی کراتے رہنے سے ظاہر ہے۔ اور اسمیں مرزا صاحب ایک طرح معذور بھی ہیں کیونکہ سوائے اسکے ان کو اور کوئی کام و شغل بھی نہیں ہے۔ اور آپکے سارے کاروبار و سلسلہ ضیافت و غیرہ کا مدار بھی اسی کارروائی پر منحصر ہوا۔ ذکر۔ فکر۔ مراقبہ۔ استغراق جانتے ہی نہیں کہ کیا شے ہے قلت جلے تو کیا زبان و ہاتھ بھی نہ چلا دیں پھر کریں تو کیا کریں۔ ۲۔ زبانی معافی کا لفظ بولنا اور ایسا ہی واپس لینے کا لفظ کہنا انگریزی فیشن تو ضرور ہے جسکے ساتھ اگر دلی ارادہ و اخلاص نیت نہ ہو تو اہل اسلام کے نزدیک محض فضول و بیفائدہ بلکہ گناہ ہے لہذا اسلام میں یہی ہدایت ہے کہ اول ہی حزم و احتیاط کر کے زبان سے اسیقدر لکالے جسکا شریعت میں حکم و اجازت ہے اور جسکی تعمیل و پابندی پر قادر ہو تاکہ آخر پر بناوٹی و مصنوعی معافی مانگنے و یا الفاظ واپس لینے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ اور اگر نادانستہ و نادیدہ کچھ سرزد ہو جائے تو اسکے لیئے معافی و توبہ و استغفار کا تدارک ہے نہ یہ کہ اول برا بھلا جتنے کہتے بس کرے اور جب نامہ اعمال خوب پر ہو جاوے تو بعد میں منافقانہ معافی مانگنا بھی زبان سے نکالدے۔ ۳۔ مرزا صاحب یقین کریں کہ عاجز نے بھی جو کچھ لکھا ہے خیر خواہی و نصیحت۔ خدمت دینی و اظہار حق کی خاطر ہی لکھا ہے (اور نیت کا حال تو عالم الغیب ہی خوب جانتا ہے) اور وہ بھی اور کسی وجہ مرزا صاحب کی تنگ اندازی جسکی قدر کو عاجز نے بعد ازاں موسی علیہ السلام کھینچکر بلندی سے پست کیا جسکا ذکر صفحہ ۶ پر ہوا اور ذم بواعث بے حد بے نہایت اصرار و تاکید مرزا صاحب کے یہ شیت نادر مختہ ار ظونا ذکر ہا حوالہ قلم ہوا۔

رشتہ در گردنم افگندہ دوست ۞ سیبر د ہر جا کہ خاطر خواہ اوست ۞ ورنہ مرزا صاحب کو خوب معلوم ہے کہ عاجز کبھی ایسے شغل و بحث مباحثہ میں مشغول و معروف نہیں ہوا اور نہ کبھی محض بفضل و کرم مولیٰ کریم و رحیم اپنی شہرت ناموری کی خواہش میں مبتلا ہوا فالحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ کما یحب ربنا و یرضیٰ۔ بلکہ حق الامر یہ ہے کہ مرزا صاحب نے بھی عاجز کی عادت سکوت۔ نفرت بحث مباحثہ مخالفت شہرت و رغبت گمنامی و کسمپرسی وغیرہ پر قیاس کرکے اسقدر زور دیدیا۔ کیونکہ ان کو معاملات و تجربہ سے کامل یقین تھا کہ عاجز غلبہ فطرت کے باعث خلاف عادت ہرگز نہیں کریگا۔ بلکہ نام کے مشتہر ہونیکے ڈر سے گھبرا کر ہماری خوشامد کریگا جس سے ہمکو لوگوں میں اپنی فوقیت و فضیلت جتلانے کا موقع ہاتھ آئیگا" اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی قدرت یخرج الحی من المیت سے بیخبر ہو کر اس طرف مرزا صاحب کا خیال ہی نہ دوڑا کہ ے خاکساران جہان را بحقارت منگر ۞ توچہ دانی کہ درین گرد سواری باشد ۞ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انکے علو و غرور توڑنے کو قادر مطلق نے نالائق ہیچمدانوں سے یہ تحریر اظہار حق و خدمت دین میں کرالی۔ یہ مرزا صاحب کی آخری دعا کہ خدا انکے ساتھ ہو اسکے لیئے عاجز آمین ثم آمین ثم آمین کہتا ہے اور مرزا صاحب کے اظہار محبت کے عوض تعمیل ارشاد ہل جزاء الاحسان الا الاحسان کی دعا کرتا ہے کہ تواب و رحیم مرزا صاحب کو بھی انابت توبہ و استغفار کی توفیق بخشے۔ گو اس امر کے لیئے بہت سعی و کوشش اول بذمہ مرزا صاحب ہے۔

فصل ۱۱: جب یہ تاریخ قریب الاختتام پہونچی تو اس وقت جو الہامات ہوئے وہ یہ ہیں۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ الیوم یئس الکافرون عن دینکم کما یئس الکفار من اصحاب القبور۔ تبارک الذی جاء بہ موسیٰ۔ چند بار قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ ہٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ وَلَوْ کَانَ بَعْضُہُمْ لِبَعْضٍ ظَہِیْرًا۔ بارہا جس کا مطلب یہ ہے کہ آج میں نے تمہارے لیئے وہ طریق ہدایت جو اس کتاب کے ذریعہ ظاہر کرنا منظور تھا کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے واسطے اس دین اسلام کو جو ہم نے قرآن مجید و حدیث شریف سے نقل کیا ہے پسند کیا۔ آج کافر لوگ یعنی منکرین تمہارے دین سے ایسے ناامید ہو گئے جیسے کفار اہل قبر یعنی مردوں سے ہوتے ہیں۔ بابرکت ہے وہ چیز جسکے ساتھ موسیٰ آیا۔ موسیٰ عاجز کا الہامی نام ہے جسکی تعریف تشریحات و تمثیل لکل فرعون موسیٰ میں گذر چکی ہے اور مبارک چیز اس کتاب کا نام ہے بوجہ اسکے قرآن مجید و حدیث شریف کی ہدایات کے موافق ہونیکے۔ پھر اسکے مقابلہ کی ناکامی کا ذکر ہے کہ اگر انس و جن جمع ہو کر ایک دوسرے کی مدد کریں تو اس مجموعہ یا جمع ہونے کی چیز کا جو قرآن کے لغوی معنے میں ہیں باعث موافق و مطابق تعلیم حقہ قرآن مجید و حدیث شریف ہو کو مثل اسکے ہرگز نہ لا سکینگے کیونکہ یہ کلام معجز نظام یعنی آیات قرآن رب رحیم و احادیث نبی کریم صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کی نقل ہے بمقابلہ نفسانی و خود تراشیدہ بے سند تحریر کیے ۔ ۲ ۔ پھر بعد اختتام کے یہ الہام ہوے
وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَاءُ ۔ اَللّٰھُمَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ
لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ الخ ۔ لِمَنْ شَآءَ مِنْکُمْ اَنْ یَّسْتَقِیْمَ ۔ لِیَمِیْزَ اللّٰہُ
الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ ۔ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مِلَّۃً حَسَنَۃً ۔ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ الخ ۔
جَعَلْنٰہُ ھَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۔ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُھُمْ ۔ اسکے بعد کہا تو ہر طرح کی داو عفار سے ۔ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ
کَتَبَ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ ۔ جن کا خلاصہ و مدعا یہ ہے کہ اللہ تعالے جلشانہ نے اپنے اختصاص رحمت سے
یہ کام کرایا ورنہ عاجز و ضعیف ناچیز بے بضاعۃ کی کیا حیثیت و حقیقت تھی ۔ پھر موجودہ حالت اشغال
دنیوی سے فراغت ہو کر ساعی الی ذکر اللہ عز و جل ہونیکی خبر ہے جسکا ظہور انشاء اللہ العزیز وقت مقدر پر ہوگا
ازان بعد کتاب کی تعریف ہے کہ صراط مستقیم کے خواہان کے لئے موجب ہدایت ہی تو کہ اللہ تبارک
و تعالے خبیث و طیب مین فرق کر دے ۔ عاجز کے بعد ملۃ حسنۃ یعنی عمدہ طریق ہے ۔ پھر معاندین
کی طرف اشارہ ہی کہ یہ جو فیل کی طرح مست و سرشار ہین انکا وہی حال ہوگا جو اصحاب فیل کا ہوا ۔
ہمنے اسکو بکھری ہوئی دھول کر دیا ۔ پس انکی تجارت سود مند نہوئی ۔ ان سبکے بعد سلامتی و رحمت
کی خوشخبری ہے ۔ فالحمد للہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ۔ ۳ ۔ مرزا صاحب نے اوّل تو عاجز کے
حق مین بہت الفاظ مدح کے بشر انسان نیک بخت متقی پرہیزگار وغیرہ تحریر فرمائے ۔ اسکے بعد بھی
طرح طرح سے خبر لینی شروع کی اور مرید ان سے بھی تبرا بازی کرانے لگے ۔ لیکن الحمد للہ علی احسانہ کہ اللہ تعالے
نے محض اپنے فضل و کرم سے ان امور کے خیالات سے عاجز کو مستغنی فرمایا ہے اور اسبارہ مین الہام ہو چکا
ہے یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا ۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ۔ بلکہ حق تو یہ ہے کہ مرزا صاحب بہت کچھ سست
کہنے میں جسقدر عاجز کی نقص نمائی و عیب شماری بعد تحریر کی اظہار اوصاف کے فرما وینگے
وہ ہرگز ہرگز پوری ذکر سکین گے بقول شیخ سعدی علیہ الرحمۃ جسکی مین تہ دل سے تصدیق
کرتا ہون ۵ بتر زانم کہ خواہی گفت آنی ✤ کہ دانم عیب خود چون من ندانی ✤ ہان ہان ز فریب
و مکر نفس و شیطان عدو مبین کے دھوکے کے باعث اللہ تعالے رحیم و کریم کی ہدایت حلم و درگذر سے
غرا ہونیکی حالت کا بموجب ارشاد لَا یَاْمَنُ مَکْرَ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ ۔ جسکا عاجز کو الہام بھی
ہو چکا ہے ضرور ڈر و خوف رہتا ہے جسکے لئے دعا کرتا ہون ۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا
وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ۔ اَللّٰھُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَکْرِمْنَا وَلَا تُھِنَّا وَ
اَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیْنَا وَاَرْضِنَا عَنْکَ وَارْضَ عَنَّا ۔ اٰمِیْن ثُمَّ اٰمِیْن ۔

یہ آخری دعا الہام بھی ہوئی ہے۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنَ الَّذِیْنَ وَمَعَ الَّذِیْنَ مَا اَغْنٰی عَنْھُمْ سَمْعُھُمْ وَلَا اَبْصَارُھُمْ وَلَا اَفْئِدَتُھُمْ مِنْ شَیْءٍ اِذْ کَانُوْا یَجْحَدُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَحَاقَ بِھِمْ مَا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ آمین۔ رَبَّنَا عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا وَاِلَیْکَ اَنَبْنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ۔ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَۃً لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔ اور اس عاجز ناچیز عبد ذلیل کو توفیق رفیق بخش کہ اپنے عہد ذیل کو جو الہام میرے دل وزبان سے بار بار لیا گیا ہے دل وجان سے کما حقہ پورا کرے۔ مرا عہدیست با جاناں کہ تا جاں در بدن دارم ✣ ہوا خواہان کویش را بجاں خویشتن دارم ✣ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّنَا رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ آمین۔

شکر ہے ختم اب یہ باب ہوا — جس سے واقصر حق کا باب ہوا
محیی مردہ کی ہے قدرت یہ — مردہ جو لائق جواب ہوا
باعث اتباع آں حضرت — فضل رحمان اور وہاب ہوا
بھیجو صلوٰۃ اس رسول پہ سب — ہر بشر جس سے فیضیاب ہوا

قطعہ تاریخ مؤلفہ محب مخلص

عجب مرزا در یں وقت از ضلال وجہل شد گمراہ — کہ از تعلیم او بعضے ز دیں خارج شدہ ناگاہ
گہے عیسیٰ گہے مہدی گہے پیغمبر و نبی — بہر نوعے بعالم خویشتن را مید ہد افواہ
بزیر جامۂ اسلام میدارد تن الحاد — کسے کو رفت و بنالش بیفتاد آخر اندر چاہ
مسلمانے برائے انتباہ نیز زاں آخر — رقم کردہ کتابے محکم ومبسوط با اشباہ
چو کردم خوض بہر مصرعہ تاریخ ایں گفتہ — چہ خوش آمد ز عبد الحق رد دشمن حق واہ

۱۸ ۶ ۹۹

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

باب سوم متعلق خط ملحقہ رسالہ

۱- یہ خط جو رسالہ ضرورۃ الامام کے ساتھ ملحق ہے عاجز خاکسار کے نام نہین اور نہ عاجز اسمین مخاطب ہے وہ خط مرزا صاحب کے مرید نے اپنے ایک دوست کے نام لکھا ہے اُس مین اپنے والدین بھائیون وغیرہ سے علیحدہ ہو کر امام الزمان کی شناخت کے سبب مہینون سے قادیان مین دھونی رمائے بیٹھنا۔ کچھ اپنے اوصاف متقیانہ زندگی معائب سے بری ہونا۔ کتاب اللہ کے معارف اسرار سے بہرہ مند ہونا۔ پڑھنا پڑھانا۔ ایک معتدبہ جماعت مین مشار الیہ ہونا۔ کتب تفاسیر و تصوف کو پڑھنا وغیرہ۔ پھر کچھ اپنے خیالی امام الزمان کی مدح وثنا بیان کرکے بالآخر اپنی نیکی سے بھری ہوئی صحبتون کو اُن کی نیکدل اور پاک تہاری کو یاد دلاکر اپنے مکتوب الیہ صاحب کی ضمیر روشن اور فطرت مستقیمہ کی خدمت مین سوچنے اور وقت بہت نازک ہونیکی اپیل کی ہے اور اخیر پر ہاتھ مین ہاتھ دینے (بیعت) مین توقف کرنیسے خوفناک تبدیلی پیدا ہونیکا خوف ظاہر کرکے کہا ہے کہ دُنیا کا خوف چھوڑدو اور خدا کیلئے سب کچھ کہو کہ یقینا سب کچھ ملیگا گو عاجز کا اس خط سے کچھ تعلق تو نہین لیکن چونکہ مرزا صاحب نے مناسبت کی وجہ سے اُسکو اپنے رسالہ کے ساتھ ملحق فرمایا ہے لہذا اسکے ضمن مین کچھ اسکی حقیقت ظاہر کرنا بھی مناسب سمجھ سو مختصر عرض ہے

۲- کہ گو عاجز تو کاتب صاحب کے حالات سے واقف نہین مرزا صاحب کی طفیل ہی اُنسے ملاقات ہوئی تھی۔ تاہم وہ ایسے مشہور و معروف نہین کہ بہت لوگ اونسے اونکے خاندان سے اور اونکے ابتدائی حالات سے جبکہ اونکا سیالکوٹ مشن سکول سے اور پھر سید بالقابہ وغیرہ سے تعلق تھا خوب واقف ہین اور اب تو وہ مولوی صاحب کہلاتے ہین قادیان مین مرزا صاحب کے یہان جو بنیا اُنکا قدر و منزلت دو چند کسی اور کا نہین۔ مرزا صاحب و جماعت کی پیش امام وہ ہین۔ اخبار الحکم وغیرہ جسمین اکثر انہی کے اپنے مضامین ہوتے ہین اوسمین مشتہر کیا جاتا ہے کہ اونکی دعا واجعلنا للمتقین اماما قبول ہوگئی گویا وہ امام المتقین ہوگئے۔ مرزا صاحب کے احکام و خطوط نویس وہ ہین۔ مدحیہ مضامین نویس جو الحکم وغیرہ مین دربارہ تعریف و توصیف امام الزمان و جماعت نکلتے ہین وہ ہین۔ اور پھر مجلس مین مرزا صاحب کے حقایق و معارف کی

---

* ایسی الفاظ اکثر مشرک بُت پرست بیٹہا سہو بولتے ہین۔ قرآنی شرعی اسلامی مذاق والے اُن مشرکون کی تقلید ہرگز نہکینگے لیکن حق یہ ہے کہ اُنکے یہ کام یہی ایسا ہے جو فی الواقع انہی الفاظ مین ادا ہونیکے لائق ہے ۱۲

داد و دیگر مدح و ثنا کا بھاری کام بھی اونھوں نے سنبھال رکھا ہے۔ جیسا اخبار الحکم مورخہ ۲۰ جون ۹۹ء میں
فرمایا ہے اے میرے مرشد میرے آقا مسیح موعود واللہ تعالے کا سلام تجھ پر ہو۔ اے احمد اے مسیح اے مہدی اے
آدم اے نوح ثانی اے ابراہیم اے یوسف ثانی اے موسے اے عیسی اے فاروق خدا کی رحمت تجھ پر ہو" ۱۲ بظاہر مولوی
صاحب پر بہت کام و محنت ہے اور ان میں انکا بہت دماغ خرچ ہوتا ہے باوجودیکہ ضعف بعبارت ضعف
دماغ اور جسم وزنی ہوجانیسے قیام و رفتار میں تکلیف کی شکایت بھی مزید بران ہے لیکن مولویصاحب کے جوش
تقریر و عشق گویائی کو یہ امور مانع نہیں ہیں ادھر مرزا صاحب کی جماعت کیطرف سے بھی مولویصاحب کی خدمت
تواضع عزو پرداخت میں کسی قسم کی کمی و کوتاہی نہیں۔ الایچی تک اگر آدھی رات کو وہ مانگیں تو مرزا صاحب
خود آپنے ہاتھ سے اوسیوقت حاضر کرتے ہیں جیسا کہ عاجز کے روبرو خود مولویصاحب نے بیان کیا تھا۔ باوجودیکہ خدمتگار
بھی اونکی خدمت کو ہر وقت موجود رہتی ہیں اور مرزا صاحب سے بھی بڑھکر اونکا حکم مانا جاتا ہے اور یہ شاید اسلئے
بھی ہو کہ علاوہ رونق مجالس مدح وغیرہ ہونیکے امام الزمان بھی تو ہیں اور دیگر ادویہ مقوی دماغ و عصاب
مثل کولو مرکب فولاد کونین و کچلہ تریاق الٰہی وغیرہ کا تو کچھ حد و حساب نہیں کیونکہ مرزا صاحب کو خود بھی
اکثر انکا استعمال رہتا ہے اور مولویصاحب بھی ہر وقت حاجتمند پاس ہی ہوتے ہیں۔ ۱۲ چنانچہ عاجز کے
بتلانے کا ذکر ہے کہ مرزا صاحب نے جب عاجز کے رفیق السفر سے فرمایا کہ یہ انگریزی دواء کولو کے مقوی اعصاب
وغیرہ ہونیکی بہت تعریف کرتے ہیں تم بھی پیکر دیکھو" اوسپر رفیق نے کچھ ذرا تامل کیا تو مولویصاحب نے فوراً فرمایا کہ مجھ
دو جسکو ضعف اعصاب وغیرہ کے سبب بہت حاجت ہے" اوسپر مرزا صاحب نے وہ دوا اونکو پلادی لاہور میں
واپس آکر عاجز نے اس دوا کے خواص کی بابت ایک دوست انگریزی دوا فروش سے تفتیش کی تو اوسنے
کہا کہ "تم اسکو کیوں پوچھتے ہو وہ تو ٹیبری شراب ہوتی ہے" فقط ۱۲۔ ایسا ہی مرزا صاحب کے معتقد
مند مریدین و جماعت بھی اونکی خدمت میں قاصر نہیں بلکہ مرزا صاحب کی خدمت کی ساتھ ہی مولویصاحب
کی بھی خدمت کرتے ہیں مثلاً مرزا صاحب کے واسطے سب پارچات پوشیدنی طیار ہوتے ہیں تو اونکی بھی
مولویصاحب کیواسطے بھی ساتھ ہی ساتھ بنتے ہیں وغیرہ۔ اور شاید انہیں خدمات پر قیاس کرکے مولویصاحب
نے اپنے دوست کو لکھا ہے کہ "دنیا کا خوف چھوڑ دو اور خدا کیلئے سب کچھ کہدو کہ یقیناً سب کچھ ملجاویگا" کیونکہ
مولویصاحب کا ذاتی تجربہ ہے۔ مگر یہ معلوم نہیں کہ آیا اس دوست کی موجودہ حالت ویسی ہی جیسی کہ مولوی
صاحب کی دہونی رمانے سے پہلے تھی ویا کچھ فرق ہے؟ اگر ویسی ہی ہو اور اونکو یقین بھی ہو کہ
مولویصاحب کی طرح اونکی قدر بھی تابزیست ویسی ہی ہوگی تو تو یہ دعوۃ قابل قبول ہے بشرطیکہ خوف خدا

ہیچ کیا کریں مصروفیت ذکر اللہ کی تعلیم | نسبت نہیں احادیث فضیلت صمت و ترک و اہل اللہ کے اقوال سے دل ز پرگفتن بمیرد در بدن
گرچہ گفتارش بود در عدن ... کا مذاق و پرواہ نہیں ۱۲

Marfat.com

بلغ ہو۔ ۶۔ مرزا صاحب جسطرح دلسوزی سے وبیکسی اور غرض سے مخلوق الٰہی پر شفقت و مہربانی کرکے اونکو اپنی بعیت و غلامی مین داخل ہونیکے لئے وقتاً فوقتاً دعوۃ کرتے اور دن رات اسی فکر مین رہتے ہین اسیطرح مولویصاحب نے بھی اپنے دوست مکتوب الیہ کو اپنی ساتھہ ہمدرد بننے اور مرزا صاحب کی بعیت و جماعت مین داخل ہوکر تازہ ایمان وگناہ سوز آگ حاصل کرنیکو دعوۃ کی اور رغبت دلائی ہے اور حق یہی ہے کہ اگر ایسا ایمان حاصل ہو جاوے تو اور کیا چاہئے؟ لیکن مولویصاحب کو اب جو نعمت و حالت میسر ہے ظاہر ہے کہ انکو اپنے گھر سیالکوٹ مین جہان وہ بہت قلیل تنخواہ پر مشنری پادریون کے کئی برسون تک مخالف اسلام مدرسہ مین ملازم رہے وہان یہ حالت آسودگی و خاطر تواضع کبھی انکو خواب مین نہی نہ آئی ہوگی اور ایسی حالت مین ہوکر جو کچھ دوسرون پر اثر ہو سکتا ہے وہ تو ہوا ہی ہوگا لیکن حق تو یہ ہے کہ اگر مولویصاحب اوس حالت مین ہوکر جو پسند و معمول بہ ہادی جن و انس صلعم تھی جو حالت سیدنا ابوبکر صدیق سیدنا عمر خطاب رضی اللہ تعالی عنہما کی تھی جو حالت مہاجرین اصحاب صفہ وغیرہ رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کی بحالت حاضری خدمت اقدس صلعم تھی یعنے اصحاب صفہ وغیرہ کی بدن پر سوائے ستر عورت کوئی پارچہ نہین۔ کوئی مسکن نہین۔ کہانے پینے کا کچھ اہتمام نہین۔ دنیوی شروع مین تو انس نہین۔ نماز قرآن ذکر اللہ غرض سوائے عبادات و حصول رضائے رب العلمین اور کوئی شغل و شی مد نظر نہین جیسا ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین۔ قال جلست فی عصابۃ من ضعفاء المہاجرین وان بعضہم لیستتر ببعض من العری اور سرور عالم صلعم نے اونکو فرمایا۔ ابشروا یا معشر صعالیک المہاجرین بالنور التام یوم القیامۃ تدخلون الجنۃ قبل اغنیاء الناس بنصف یوم وذلک خمسمائۃ سنۃ۔ عن ابی ہریرۃ رض لقد رایت سبعین من اصحاب الصفۃ مامنہم رجل علیہ رداء اما ازار واما کساء قد ربطوا فی اعناقہم فمنہا ما یبلغ نصف الساقین ومنہا ما یبلغ الکعبین فیجمعہ بیدہ کراہۃ ان تری عورتہ۔ کہانیکا یہ حال ہے۔ اذا اصابہم جوع فاعطاہم رسول اللہ صلعم تمرۃ تمرۃ۔ ابن عمر رض فرماتے ہین ما شبعنا من تمر حتی فتحنا خیبر۔ عن ابی طلحۃ رض قال شکونا الی رسول اللہ صلعم الجوع فرفعنا عن بطوننا عن حجر حجر فرفع رسول اللہ

صلعم عن الجنۃ محجوبین۔ پہر حضرت سرورعالم صلعم صحابہ کو تاکید فرماتے۔ ایاکم والتنعم فان عباد اللہ لیسوا بالمتنعمین۔ صحابہ سے سوال کسیی ہے نکرینکی بعیت لیتے اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ کثرت سے پڑہنے کی تاکید فرماتے۔ اخفاء حاجت وبہوکہہ کے واسطے تعلیم فرماتے عن ابن عباس رض قال قال رسول اللہ صلعم من جاع او احتاج فکتمہ الناس کان حقا علی اللہ عزوجل ان یرزقہ رزق سنۃ من حلال۔ قال رسول اللہ صلعم ان اللہ یحب عبدہ المومن الفقیر المتعفف ابا العیال۔ مال وزیور کا توکیا ذکر بلکہ ذکر ہے عن ابی امامۃ ان رجلا من اہل الصفۃ توفی وترک دینارا فقال رسول اللہ صلعم کیۃ۔ قال ثم توفی اخر فترک دینارین فقال رسول اللہ صلعم کیتان اور زہد کیواسطے فرمایا۔ ازہد فی الدنیا یحبک اللہ وازہد فیما عند الناس یحبک الناس۔ کاش مولویصاحب کو سید عبداللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت کیمیا خاصیت نصیب ہوتی۔ تا ان سب احکام کے عملی نمونہ اونکے اصحاب درویشون مین آنکہون سے دیکہتے۔ غرض یہی حالات ہین جنکی تاثیرات نے تمام دنیا پر اثر ڈالکر منوادیا تہا کہ یہ روحانیت وللہیت کا ذایقہ ہے جسکے آگے سب ذایقہ وعیش ہیچ وگرد ہین۔ اے خنک آنکہ ازین ملک بجست ٭ کہ اجل این ملک ویران گرست ٭ اور صحابہ کرام رض پر اسحانت زہد کا یہانتک اثر تہا کہ سلطنت وحکمرانی کی حالت مین بھی وہ اثر زایل وکم نہوا۔ کیونکہ اونکو صحبت بابرکت کیمیا خاصیت سید الزاہدین صلعم میں یہ مسئلہ ذہن نشین ہوچکا تہا۔ ع انبیارا کار عقبی اختیار ٭ جاہلان را کار دنیا اختیار ٭ سو اگر مولویصاحب بہی زیادہ نہین دو تین برس ہی اس حالت مین گذار کر اور اس رنگ سے رنگین ہوکر دوبارہ ہمکو دعوت فرماتے تو لوگون پر اونکا صدق واخلاص ظاہر ہوجاتا اور پہر لوگ بہی امید کہ خود بخود ایسے گرویدہ ہوتے کہ بن بلائے ایمانی وروحانی ذایقہ کی چاشنی دیکہکر دوڑے چلے آتے لیکن جہان ان حالات وامور کا نام ونشان بہی نہو تو وہان مولویصاحب یہ رنگ کہان سے لاوین؟ اور آپ جس حالت قشری وکمانیہری مین مولویصاحب فی الحال وہان رونق افروز اور زیب محفل ہین اور دیگر احباب ابھی ایسی حالت کیواسطے دعوۃ کرتے ہین تو ایسی حالت کیواسطے طالبان

٭ کبہی کہا ہے کہ یہ اسلئے فرمایا کہ ظاہری دعوی وحالت فقر کے خلاف ایکدو دینار بہی کیون باقی چہوڑے؟

رضا الٰہی و دار آخرۃ جنکی نظر میں آسودگی دنیا کی کچھ حقیقت نہین رکھتی کم راغب ہونگے بلکہ نہین ہونگے
ہان عاشقان خوش گذرانی جنکا کہ عام کا حال ہے بیشک ایسی زندگی کو جس مین سوائے تحریر نی و تقریری
مدح سرائی بسر ہونے و داد دینے کے اور کوئی تکلیف اور کسی قسم کے کہانے پینے وغیرہ کا فکر نہو کیون نا پسند
کرنے لگے؟ بلکہ اغلب ہے کہ فریفتہ ہون سے مال دنیا دام مرغان ضعیف + ملک عقبی دام مرغان شریف +
چشم کودک ہمچو خر در آخر ست + چشم عاقل در حساب آخر ست + بہر حال اگرچہ مولویصاحب کے مدارات و خاطر
تواضع بہی بہت ہوتی ہے پر مولویصاحب نے بہی جو کام مرزا صاحب کی حمایت مین تقوی و خشیت اللہ
کو بالائے طاق رکھکر مسلمانون کو برا بہلا کہنے و گالیان نکالنے و تبرہ بازی کرنیکا اپنے ذمہ لیا ہوا ہے
وہ بہی کچھ کم نہین اور یہ تو اللہ تعالےٰ ہی کو معلوم ہے کہ ترازو مین کونسا پلہ بہاری نکلے؟ خیر چونکہ
عاجز کا ان امور سے کچھ تعلق نہین لہذا ارشاد و لاتزر وازرۃ وزر اخریٰ کو جو خاکسار کو ایکدفعہ
پر الہام بہی ہوا تہا مدنظر رکہکر اس مضمون کو ختم کرنا چاہتا ہے لیکن ایک سوال عاجز کے دل
مین بار بار کہٹکتا ہے بنابران معافی مانگ کر دریافت کرتا ہے باین التجا کہ اسکا جواب ... [illegible]
صحیح کے موافق عطا فرماوین اور وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کی مولویصاحب پر کمال ... [illegible]
اور محبت ہے اور دوسری طرف مولویصاحب بہی بظاہر ایسے گرویدہ ... [illegible]
ہو چکے ہین خدمات بہی بہت انکی یہ دیکہ بظاہر نہایت محنت و خوشی سے ... [illegible]
ہین اور خدمات اکثر تو دماغی و نظری ہین جیسے خطوط و مضمون نویسی ... [illegible]
خدمات جسمی ہین جیسے امامت و خطبہ وغیرہ جو کہ ... [illegible]
مولویصاحب شکایت کیا کرتے ہین یعنی ضعف دماغ ضعف بصارت و ... [illegible]
سو ضعف دماغ کیواسطے ادویہ اور ضعف و نقص بصارت کیواسطے چشمہ کا استعمال ... [illegible]
ہے نقص ... [illegible] نہین ہوسکتا ... ضعف نقص ... [illegible]
بہی کسی ... [illegible]
پریشانی ... [illegible]
مریم علیہا السلام ... [illegible]
استجابت دعوات ... [illegible]
قبول ہو چکی ہین اور انکی محبت ... [illegible]
پڑ جاتے ہین ... [illegible]

Marfat.com

ڈالتا ہے اونکے اقبال علی اللہ کی حرارت یعنی خدا تعالی کیطرف سخت توجہ کی گرمی آسمان پر کچھ بنانا شروع کردیتی ہے اور تقدیرین بدلتی ہین الہی ارادے اور رنگ پکڑتے ہین اور اخیر پر صفحہ ۱۲ ضرورۃ الامام مین فرمایا کہ ہین دعائے شیخ نے چون ہر دعاست ۰ فانی است و بوست او دست خداست ۰ گویا کہ اپنے سے فانی ہوکر اللہ تعالے کے ہاتہون سے اللہ تعالے کے آگے دعا کرتے ہین تو ایسی حالت مین قبولیت مین کیا شک ہوسکتا ہے ؟ - ۱۰ - اوسہر مولویصاحب نے اپنے مضمون دعا مشتہرہ اخبار الحکم ۱۷ - اگست ۱۹۰۳ء مین لکھا ہے کہ "دعا مضطر کی قبول ہوتی ہے" لوگون کو نصیحت کرکے کہا ہے کہ قبولیت دعا کی شرائط کے حصول اور اسباب معینہ معلومہ کے جمع آوری کا نشان کسی شخص مین یہ ہے کہ اوسکو خدا تعالے سے توفیق ملجاوے کہ وہ خلیفۃ اللہ لسان اللہ علیہ السلام کے زیر نظر رہے یہانتک کہ خود خداوند کریم اس داعی کی توجہ اسکی طرف پہیر دے وغیرہ" - پہر مرزا صاحب کا فرمان بیان کیا ہے کہ "دعا نہایت نازک امر ہے اسکے لئے شرط ہے کہ مستدعی و داعی مین ایسا رابطہ مستحکم ہوجاوے کہ اسکا درد اسکا درد ہوجاوے" وغیرہ - غرض مولویصاحب تو خود ان امور کے عالم و واقف ہین اور مرزا صاحب کے زیر نظر بہی ایسے کہ دوسرا کوئی نہین ہے اور رابطہ بہی مرزا صاحب سے ایسا محکم کہ کسی اور کا ایسا نہین - اور کام بہی وہ مرزا صاحب کی تائید کا بقول مرزا صاحب نزات دینی خدمت ہی کرتے ہین جسکی واسطے مرزا صاحب اپنے اندر تحریک پاتے ہین - گویا سب امور مہیا و موجود ہین ع - ۱۱ - پہر آئینہ کمالات اسلام مین مرزا صاحب نے اقتداری معجزات کے بیان مین رسول اللہ صلعم کے دوسرے معجزونکے ساتہہ ایک معجزہ بہی بیان فرمایا ہے کہ آپنے بعض اوقات انکہونکو جنکے ڈیلے لڑائی کے کسی صدمہ سے باہر جا پڑے تہے اپنے ہاتہہ کی برکت سے پہر درست کردیا اور بہی بہت کام اپنے ذاتی اقتدار سے کئے جنکے ساتہہ ایک چہپی ہوئی طاقت الہی مخلوط تہی" - پہر مرزا صاحب نے لکہا ہے اور ہمارے ہادی و مقتدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ اقتداری خوارق نہ صرف آپ ہی دکہلائے بلکہ ان خوارق کا ایک لمبا سلسلہ روز قیامت تک اپنی امت میں چہوڑ دیا جو ہمیشہ اور ہر زمانہ مین حسب ضرورت زمانہ ظہور مین آتا رہے اور اس دنیا کے آخری دنون تک اسیطرح ظاہر ہوتا رہیگا اور الہی طاقت کا پرتوہ جسقدر اس امت کی مقدس روحون پر پڑا ہے اسکی نظیر دوسری امتون مین ملنی مشکل ہے" اور اسمین کچہہ کلام نہین کہ مرزا صاحب کو تمام امت بلکہ بعض انبیاء ع سے بہی اعلے افضل و برتر ہونیکا دعوی ہے اور اسلئے الہی طاقت کا پرتوہ بہی ان

مرزا صاحب الہی طاقت کا پرتوہ اور توجہ کی حالت مین کن خطا نہ جانا امتیون اور خود بدولت کیواسطے تو ثابت کرتے ہین مگر نبی اولو العزم مسیح علیہ السلام کیواسطے انکو محال جانتے ہین - یہ عجب سمجہہ و عقل ہے -

Marfat.com

مین سب سے بڑھکر ہوتا ہو جب و نکی اچھی قرارداد کے ضرور ہیچ ہوا۔ پھر مرزا صاحب نے فرمایا کہ اب ان تقریرات سے ہماری غرض اسقدر ہے کہ لقاء کا مرتبہ جب کسی انسان کو میسر آتا ہے تو اُس مرتبہ پر متوج کی لفقات مین الٰہی کام ضرور اوس سے صادر ہوتے ہین اور ایسے شخص کی گہری صحبت مین جو شخص ایک حصہ عمر کا بسر کرے تو ضرور کچھ نہ کچھ یہ اقتداری خوارق مشاہدہ کریگا کیونکہ اس تموج کیحالتمین کچھ الٰہی صفات کا رنگ ظلی طور پر انسان مین آجاتا ہے یہانتک کہ اسکا رحم خدا تعالیٰ کا رحم اور اوسکا غضب خدا تعالیٰ کا غضب ہوجاتا ہے اور بسا اوقات وہ بغیر کسی دُعا کے کہتا ہے کہ فلان چیز پیدا ہوجائے تو وہ پیدا ہوجاتی ہے اور کسی پر غضب کی نظر سے دیکھتا ہے تو اوسپر کوئی وبال نازل ہوجاتا ہے اور کسی کو رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے تو وہ خدا تعالےٰ کے نزدیک مورد رحم ہوجاتا ہے اور جیسا کہ خدا تعالیٰ کا کُن دائمی

طور پر نتیجہ مقصودہ کو بلاتخلف پیدا کرتا ہے ایسا ہی اسکا کُن بھی اوس تموج اور تد کی حالت مین خطا نہیں جاتا۔ اور جیسا کہ مین بیان کرچکا ہون ان خوارق کی اصل وجہ یہی ہوتی ہے کہ یہ شخص شدت اتصال کیوجہ سے خداعزوجل کے رنگ سے ظلی طور پر رنگین ہوجاتا ہے اور تجلیات الٰہیہ اوسپر دائمی قبضہ کرلیتی ہین اور محبوب حقیقی حجب حایلہ کو درمیان سے اوٹھا کر نہایت شدید قرب کیوجہ سے ہم آغوش ہوجاتا ہے اور جیسا کہ وہ خود مبارک ہے ایسا ہی اوسکے اقوال و افعال و حرکات و سکنات اور خوراک و پوشاک اور مکان و زمان اور اوسکے جمیع لوازم مین برکت رکھدیتا ہے تب ہر ایک چیز جو اوس سے مس کرتی ہے بغیر اسکے جو یہ دُعا کرے برکت پاتی ہے اسکے مکان مین برکت اسکے دروازون کے آستانے برکت سے بھرے ہوئے اسکے گھر کے دروازون پر برکت برستی ہے جو ہر دم اسکو مشاہدہ ہوتی ہے اور اسکی خوشبو اسکو آتی ہے جب یہ سفر کرے تو خدا تعالےٰ مع اپنی تمام برکتو کے اوسکے ساتھ ہوتا ہے اور جب یہ گھر مین آوے تو ایک دریا نور کا ساتھ لاتا ہے غرض یہ ایک عجیب انسان ہوتا ہے جسکی کُنہ بجز خدا تعالےٰ کے اور کوئی نہیں جانتا انتہے ۱۲۔ اب ظاہر ہے کہ ان سب مراتب و حالات و درجات کا مصداق مرزا صاحب خود بدولت ہی کو ذات ویقین ہین اور کسی دوسرے کو اپنی برابر یا ان مراتب مین حصہ پانیوالا نہیں سمجھتے۔ آدمی مولویصاحب کی صحت گویا انکی اپنی صحت ہے۔ اور خدا نخواستہ مولویصاحب کی صحت کی زوال نہ کچھ بہت ردی حالت بھی نہین کوئی چیز بالکل مفقود نہین جو از سر نو پیدا کرنی پڑے۔ اگرچہ بدعوے اعجاز متذکرہ بالا مرزا صاحب کے کسی چیز کا از سر نو پیدا کرنا بھی کچھ مشکل نہین معلوم ہوتا۔ مولویصاحب کی صرف ایک آنکھ مین نقص بصارت اور ایسا ہی کچھ خلل فقط ایک ٹانگ مین ہی جو اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ایک

بر معقول لکھ شتہ ۱۲

طرفۃ العین مین دور ہو سکتا ہے - اسلئے سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب کی یہان جو ابر فیض
و برکات کا دریا بلکہ سمندر موجزن ہے تو کیا وجہ کہ محبت و فا عزم لا ینفک سے بہر
شور ڈالنے والے دعاؤن آسمانون مین دردناک غلغلہ ملائک مین اضطراب ڈالنے
تقدیرین بدلنے والی اور ارادہ الٰہی کو دوسرے رنگ مین کرنیوالی اقبال علی اللہ کی حرارت
شیخ نے چون ہر دو عاست + فانی است و دست او دست خدا است + اور کن جو تموج و دید
نہ جانیوالا جیسا کہ خدا تعالی کا کن دائمی طور پر نتیجہ مقصودہ کو بلاتخلف پیدا کرتا ہے تو ان سب کے فیض
و برکت سے مولویصاحب بیچارے باوجود اسقدر قرب صحبت عزیز منظور نظر حاضر باش دستور معظم نائب بلکہ
بحالت نماز امام اور وزارت دینی خدمات مین مستغرق و مصروف ہونیکے کیون محروم رہین ؟ اور ان شکایات
مرقوم العدر سے بتوجہ بموجودگی ایسے امام الزمان عظیم الشان کی جسکے نشان و معجزات بموجب انکی دعاوی
کے سیدنا مسیح علیہ الصلوۃ والسلام سے بھی کئی درجہ زیادہ و بڑھکر ہون جیسا مرزا صاحب نے خود لکھا
ہے کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونیوالے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئیگا جو مجھے دیا گیا ہے
وہ ہرگز نہین مریگا " ازالہ ص ۲ پھر ایکہزار روپیہ انعام دینے والے اشتہار ۱۴ - جنوری ۱۸۹۷ء مین لکھا
کہ میرا یہ بھی دعوی ہے کہ یسوع کی پیشگوئیون کی نسبت میری پیشگوئیان اور میری نشان زیادہ ثابت
ہین - تب ایسے دعویدار امام الزمان کی صحبت مین مولویصاحب کیون شفایاب نہون ؟ اور اس
برکت و فیض سے انکو محروم رکھنا مرزا صاحب کیون پسند فرماوین ؟ ۱۳ حسب ارشاد مرزا صاحب
کہ اوسکا رحم خدا تعالے کا رحم اور اوسکا غضب خدا تعالی کا غضب ہو جاتا ہے اور بغیر دعا کہتا ہے
کہ فلان چیز پیدا ہو جائے تو وہ پیدا ہو جاتی ہے " تو مرزا صاحب کو بلحاظ انکی خدمات و محبت کی
بلا درخواست انکی اوپر نظر رحم چاہئے تھی تاکہ یہ نقص بصارت و خلل زیرین حصہ جسم دور ہو کر مرزا
صاحب کی ظاہری باطنی اتباع و نیابت نبوۃ کا جسکے مرزا صاحب دعویدار ہین نیز مشابہت معجزہ
رسول اللہ صلعم کا بین نشان ہوتا جسکی نسبت ابھی مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ آپنے ایک صحابی
کی آنکھ کے ڈیلے باہر جا پڑے ہوئے اپنے ہاتھ مبارک سے درست کر دئے تھے اور دوسرا معجزہ متعلق درستی
ٹانگ جو مرزا صاحب نے نہین لکھا وہ مناسبت کی وجہ سے عاجز عرض کرتا ہے کہ رسول اللہ صلعم کے ہاتھ
مبارک سے ایسا کئی مرتبہ ہوا ہے چنانچہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالی عنہ جب رسول اللہ صلعم کے ایک کام پر
گئے او گر پڑنے سے انکا پاؤن ٹوٹ گیا تو صلعم نے اوسپر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا تو وہ بالکل صحیح و درست
ہو گیا - اسیطرح عبد اللہ بن عتیک کی پنڈلی ٹوٹ گئی تو آپکے ہاتھ مبارک لگانے سے بالکل شکایت نہ رہی

Marfat.com

...باوے تو دینی

...ہا ہے خواہشمند و مستدعی نہین

...ب ترقی درجات سے کبھی سیر نہین ہو

...بات نہین ہوا لیکن اب بہی ہوجاوے تو نہایہ

...ف بہراہی دیگر کرامات خود بدولت کے انکو بھی مشتہر کرنیکا مو...

...بلے واسطے مرزا صاحب ہر دم فکر تردد تدابیر و انتظامات کرنیکی تکالیف اٹھاتے ہین

...ی ہوجاوے اور خود بخود لوگ دوڑتے آوین اور ادہر مولویصاحب بھی مدامی تصانیف

...ویہ و حاجت عینک (جسکو اصلی حالت کے اخفاء کیلئے تصویر کشی کیوقت بہی علیحدہ نہین...

...ال عصاء سے نجات و مخلصی پاوین - ۱۵ - ہان مولویصاحب کا موحدانہ مضمون عام ہندر...

...۹۹ء بھی بہت غور طلب و قابل داد ہے جہان انہون نے مرزا صاحب کے مضمون

...مندرجہ آئینہ کمالات اسلام کے مقابل پر بلکہ ہر ہیچ صریح اسپر پانی پہیر کر اوسکی تردید و رد ہین

...جاہو کبھی نفس و شیطان کے دہوکے سے مطمئن نہ بیٹھو حتیٰ کہ اپنے اندر خالص ایمان کی

...قسم ہمین کسی دنیوی غرض کی آمیزش نہو خدا تعالے کے فرستادون کا کام ہے صراط مستقیم

...پنے قول سے نہ فعل سے یہہ کہان سے معلوم ہوا ہے کہ اولیاء اللہ کا کام ہے کہ اونکے متوسلین

...ہان سے جو قضا و قدر نازل ہوتی ہین وہ اونہین ٹالدیا کرتے ہین؟ **جواب** مولویصاحب

...ہوا مرزا صاحب کے کلمات و دعاوی سے جو اوپر درج ہین جنمین لکھا ہے کہ اونکی دعاؤن سے

...ن بدلتی الہی ارادے اپنا رنگ بدلدیتے ہین اور اونکا کن کبھی خطا نہین جاتا وغیرہ جسپر...

...نے ایسے خطوط و اشتہار ادہر بہیجنے شروع کردیئے کہ دعوی تو یہہ اور کچہہ ہونا ہوانا ندارد - اور

...خطوط کی کثرت پر آپکو اونکی تسلی و تسکین کی خاطر یہہ چہپنا سرکلر خط لکہنے کی تکلیف اٹھانی پڑی

...صاحب بہی بلند پروازی کے دعوے کرتے نہ مرید اونکو دعا ... ہونیکی شکایت لکہتے

Marfat.com